سنی دعوت اسلامی کا مقبول عام تبلیغی نصاب

فیضانِ شریعت

مؤلف

مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب

ناظم اعلیٰ انجمن نوریہ حبیبیہ

زیر اہتمام

انجمن نوریہ حبیبیہ شریفہ بلڈنگ روم نمبر ۵

۶۳ ٹمکر اسٹریٹ، ناگپاڑہ ممبئی۔ ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔(حدیث)

سنی دعوت اسلامی کا مقبول عام تبلیغی نصاب

فیضانِ شریعت

مؤلف

مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب

ناظم اعلیٰ انجمن نوریہ حبیبیہ

زیر اہتمام: انجمن نوریہ حبیبیہ شریفہ بلڈنگ روم نمبر ۵
۶۳ ممبکر اسٹریٹ، ناگپاڑہ ممبئی۔۸

ناشر: فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
New Delhi-110002

Marfat.com

© جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب : **فیضان شریعت** (Faizan-e- Shariat)

مؤلف : حضرت مولانا محمد ابراہیم آسی۔ شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ میرا روڈ، ممبئی

تصحیح : حضرت مولانا الحاج مقصود احمد بستوی، جامعہ قادریہ اشرفیہ، ممبئی

نظر ثانی : حضرت مفتی محمود اختر، مفتی سلیم اختر، مفتی حفیظ الرحمٰن (امریکہ)
مولانا محمد الطاف حسین قادری، خطیب و امام موتی مسجد بائیکلہ ممبئی

سن اشاعت اول : رجب المرجب ۱۴۲۰ھ مطابق اکتوبر ۱۹۹۹ء

سن اشاعت دوم : ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ مطابق جنوری ۲۰۰۶ء

زیر اہتمام : انجمن نوریہ حبیبیہ شریفہ بلڈنگ، ٹمکر اسٹریٹ، ناگپاڑہ، ممبئی۔ ۸

صفحات : 12+1152

قیمت : [redacted]-

ناشر

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

FARIDBOOKDEPOT(Pvt.)Ltd.

2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2
Phone: 23289789, 23289159 Fax: 23279998 Res. : 23262486
e_mail : farid@ndf.vsnl.net.in •farid_export@hotmail.com
Website: www.faridexport.com •www.faridbook.com

ملنے کا پتہ

انجمن نوریہ حبیبیہ شریفہ بلڈنگ، روم نمبر ۵، ٹمکر اسٹریٹ، ناگپاڑہ، ممبئی۔ ۸

23472909

Composed at: Urdu Book Review, New Delhi-2 Ph: 23266347

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حمد باری تعالیٰ

چل قلم اب حمد رب مقصود ہے — تیرا میرا سب کا جو معبود ہے
ہے وہی شاہد وہی مشہود ہے — نور اس کا ہرجگہ موجود ہے
اس نے ہی بخشے ہیں ہم کو مصطفٰے — وہ نہ ہوں تو زندگی بے سود ہے
یوں تو ہے قرآں ہدایت کی کتاب — پر کسی کا تذکرہ مقصود ہے
والضحیٰ و الشمس جس کی شان ہے — ہاں وہی احمد وہی محمود ہے
ان کا چرچا ہر زباں پر ہے رواں — ان کی خوشبو ہرجگہ موجود ہے
عظمتِ احمد میں جس کو ہے شبہ — ہاں وہی شیطان وہی مردود ہے
اور جو کرتا ہے ان پر جاں فدا — وہ مبارک ہے وہی مسعود ہے
نور کی برسات ہوتی ہے وہاں — جس جگہ پر محفل مولود ہے

پڑھتے رہیے نظمی نعت مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہاں اُسی میں روح کی بہبود ہے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

از: اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا — میرے مولیٰ میرے آقا تیرے قربان گیا
آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی — ہائے وہ دل جو تیرے در سے پر ارمان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا — سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام — للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی — نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے — پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر — بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

ماخوذ از
"حدائق بخشش"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

انتساب

میں اپنی اس تالیف فیضان شریعت کو روحانی حصول برکت کے لئے محبوب خدا حضور علیہ الصّلٰوۃ والسّلام کے نام جو باعثِ تخلیق کائنات ہیں۔ جملہ انبیاء کرام و مرسلان عظام علیہم السلام کے نام جن کا مقصد زندگی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اشاعت تھا۔ جملہ امّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کے نام جنہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجیت کا شرف ملا۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام جن کے ضوابط وقوانین عالم اسلام کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ جملہ شہدائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نام جنہوں نے رب تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی جانیں قربان کردیں۔ ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نام جنہوں نے فقہ کی تحقیق میں اپنی زندگیاں صرف کردیں۔ سلاسل اربعہ کے اُن مشائخ عظام کے نام جن کے روحانی فیض سے عالم میں رشد و ہدایت کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ جملہ مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نام جنہوں نے چمنستان اسلام کی آبیاری اپنے خون جگر سے کی۔ ان مسلمان خواتین کے نام جنہوں نے راہ اسلام میں بیشمار مصائب و آلام برداشت کئے۔ جملہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نام جن کی نظر عاطفت سے گمراہوں کو صراط مستقیم ملا۔

منسوب کرتا ہوں۔ طالبِ دُعا

محمد ابراہیم آسی

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

تقدیم

حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد سلیم اختر صاحب قبلہ مجددی نقشبندی بانی: دارالعلوم غریب نواز گوریگاؤں، بمبئی

دورِ حاضر میں انسان نفس پرستی میں مبتلا ہے اسی بہاؤ میں مسلمان بھی خس وخاشاک کی طرح بہا چلا جارہا ہے۔ فیشن پرستی کے اس دور میں مغربی تہذیب کو اپنا کر مسلمان اپنی شناخت کھوتا چلا جارہا ہے۔ جو ورثہ سنت کی شکل میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تھا، ہم انہیں چھوڑ کر جدید فیشن کو اپنائے جارہے ہیں نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ہم اپنے کردار، لباس، رفتار وگفتار، عادات واطوار سے پہنچانے جاتے تھے لیکن آج غیروں کا سب کچھ ہمارے اندر داخل ہو چکا ہے ایسے ہی ماحول میں کسی سنت کو زندہ کرنا سو شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بیشک مؤلف کتاب ''فیضان شریعت'' نے ایسی کتاب تحریر فرما کر احیاء سنت کی تحریک میں نئی روح ڈالی ہے آج کے دور میں ایسی کتاب کی تالیف جہاد فی الاصلاح والتبلیغ ہے۔

الحمدللہ! میں نے مولانا محمد ابراہیم آسی، کی کتاب ہذا کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ لائق صد تحسین ہیں مولانا آسی صاحب جنہوں نے وقت ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ملت کے گم گشتہ افراد کے قلوب کو منور کرنے کے لئے ''فیضان شریعت'' کے ذریعے ایک کامیاب کوشش کی ہے مولیٰ کریم ان کی اس پاکیزہ کوشش کو قبول فرمائے اور کتاب ہذا کو مقبول خاص وعام فرما کر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور خصوصاً مولانا آسی کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین...

محمد سلیم اختر مجددی، نقشبندی، صدر دارالعلوم غریب نواز، ملاڈ (بمبئی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت علامہ ومولانا مفتی وکیل احمد اعظمی علیہ الرحمۃ سابق شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ غریب نواز ممبرا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد: قال اللہ تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ

''اے رسول جو تم پر نازل کیا گیا اسے لوگوں تک پہنچادو''۔اس آیت کریمہ سے احکام کی تبلیغ کی فرضیت ثابت۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:'' میری طرف سے لوگوں کو پہنچادو اگر چہ ایک آیت''۔

تبلیغ دین کا اہم فریضہ پوری دنیا میں جاری ہے اسی سلسلۂ تبلیغ کی ایک کڑی ''سنی دعوتِ اسلامی بھی ہے، جو ملک اور بیرون ملک میں اجتماعات کے ذریعہ عامۃ المسلمین تک سنت وشریعت کو پہنچاتے ہیں مبلغین کے لئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں سیرت رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔سنت نبویہ، فرائض اسلام، موجود ہوں۔چنانچہ اس ضرورت اور کمی کو حضرت مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب نے اپنی بے بہا وعمدہ تالیف کے ذریعہ پوری کردی۔میں نے جستہ جستہ کتاب ہذا کا مطالعہ کیا۔مولانا آسی کا انداز تحریر پسند آیا۔مولانا کی یہ کاوش سوز جگر کے ساتھ، شرعی ذمہ داریوں کے ساتھ مستحکم سنت وشریعت کا دستاویز ہے۔میری گزارش ہے لوگ اور مبلغین اس کتاب کے ذریعے فریضۂ تبلیغ انجام دیتے رہیں۔مولانا آسی صاحب کے لئے صمیم قلب سے دُعا کرتا ہوں کہ مولیٰ عزوجل شانہ علم وعرفاں کی دولت سے نوازے اور اس کتاب کو ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے، مبلغین، معاونین، سامعین سبھی حضرات کو اللہ عزوجل اجر وثواب عطا فرمائے۔کتاب ہذا کی طباعت واشاعت پر زر کثیر خرچ کرنے والے کو دو جہاں میں فلاح وبہبود سے ہمکنار فرمائے۔آمین

محتاج دُعا: وکیل احمد اعظمی

سابق خطیب و امام موتی مسجد، بائیکلہ، بمبئی ۲۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

کتاب اور صاحب کتاب

ازنوکِ؟: حضرت علامہ مولانا الحاج محمد الطاف حسین قادری فاضل سنی دارالعلوم محمدیہ بمبئی

نام : محمد ابراہیم (علیگ)

تخلص : آسیؔ

والدگرامی : محمد مشرف علی نوریؔ

جدامجد : محمد اصغر علی (مرحوم)

متوطن : علی گنج، اسلامپور، اتر دیناجپور (دارجلنگ) ویسٹ بنگال، انڈیا

تولد : ۲۰/اپریل ۱۹۷۲ء

تعلیم : فاضل درس نظامیہ، منشی ڈبل، کامل، مولوی، عالم الہٰ آباد بورڈ
بی۔اے۔ایم۔اے۔بی ایڈ (اردو) (علی گڈھ مسلم یونیورسٹی)

مشغلہ : دینی کتب کا مطالعہ اور تالیف وتصنیف، درس وتدریس

اساتذہ : صوفی باصفا پیرو مرشد حضرت علامہ مولانا محمد یونس صاحب مریاویؔ علیہ الرحمۃ والرضوان، مفتی عبدالمجید خانصاحب، افریقہ، حضرت علامہ مولانا الحاج احمد قادری صاحب (افریقہ) حضرت مولانا داؤد کوثرؔ صاحب سیتل پوری، حضرت علامہ علیم الدین صاحب اعظمی (افریقہ) فاضل معقولات، حضرت علامہ ظفر الدین صاحب (بنارس) حضرت مولانا جمال الدین قادری، کانکی کشنگنج۔

تصنیف وتالیف: حضور پرنور علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی پیاری پیاری سنتوں کی تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں کتاب ''فیضانِ شریعت'' ہے۔ جو فاضل گرامی حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم آسیؔ (علیگ) نے بڑی کاوشوں سے

Marfat.com

قرآن واحادیث سے چن چن کر اس مجموعے کو قوم وملت کی راہ نمائی کے لئے پیش کیا ہے۔ کتاب ہذا میں مولانا موصوف نے اسلامی احکام، مسائل دینیہ، آداب زندگی، اخلاق و اطوار، عشق محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور زندگی کے جملہ احکام قرآن واحادیث اور سبق آموز درایات وحکایات کی روشنی میں ایک پُر اثر مجموعہ دیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور فاضل موصوف کا حسن انتخاب اور فکر ونظر کی لطافت ونفاست پر شاہد ہے حقیقت یہ ہے کہ مولانا آسی نے شبستانِ فرمودات سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیر کر کے اپنے پاکیزہ اور لطیف ذوق سے گلہائے رنگا رنگ سے دامن کو بھرا اور بڑے سلیقے سے اس گلدستے کی چمن بندی کی۔ الحمدللہ اس کا ہر پھول دل ودماغ کو معطر کرنے لگا۔ ہر مضامین کی ابتدا مولانا موصوف نے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات سے کی ہے اور بالخصوص ہر مضمون کی حدیث رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر قرآن کا فرمان عالی شان کوئی معمولی بات نہیں لیکن کتاب ہذا میں یہ خوش اسلوبی آپ کو ملے گی۔ یہ ایک ایسا نادر ونایاب تحفہ مولانا آسی صاحب نے دیا ہے جو ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے یکساں قبولیت رکھتا ہے اور اپنے مضامین کی بے پناہ خوبیوں کی بنا پر اپنی نوعیت کا یہ ایک ایسا داعیہ ہے جس میں رذائل کی مذمت، آخرت کی کامیابی، تکالیف پر صبر، بے عمل اور عیش پرستی سے اجتناب دنیا کی بے وفائی اور بے ثباتی پر غور اور ترک دنیا پر آمادگی، اس قسم کے بہت سے اعلیٰ علم وحکمت کے آبدار موتیوں سے آراستہ وپیراستہ کیا ہے۔

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب زید مجدہٗ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں سے نوازا ہے طالب علمی کے زمانہ ہی سے دینی مضامین لکھنے کا شوق تھا اور ان کے مضامین متعدد رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے۔ آسی صاحب قبلہ دین کی بات کہنے میں بے خوف ونڈر ہیں اور حق بات کو بلا جھجک لکھتے ہیں۔ دوران تعلیم انہوں نے ایک ایڈوکیٹ کو "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" کے مسئلہ پر چھ ماہ کی قلمی جنگ میں شکست فاش دی تھی اور عقلی ونقلی دلائل سے ثابت کیا تھا کہ مردوں کا حصہ عورتوں سے دوگنا ہے او

Marfat.com

ریہی انسب ہے۔ موصوف فراغت کے بعد کرناٹک میں دارالعلوم عربیہ جیلانیہ میں ایک مدت تک صدر مدرس کے عہدے پر فائز رہے پھر تصنیف وتالیف کی طرف متوجہ ہوئے ان کی تصانیف میں کئی عظیم دینی کتابیں بھی ہیں ان میں سے ایک بڑی خوبصورتی اور پندو نصائح کا مجموعہ ''دور حاضر کی تقریریں'' کی صورت میں منظر عام آچکی ہے جو صاحب علم بالخصوص طلباء کی جماعتوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا بحمدہٖ تعالیٰ شرف قبولیت حاصل ہوئی۔

موصوف نے قوم وملت کے لئے قرآن واحادیث کی روشنی سے تحریر میں حصہ لے کر وقتی تقاضے کو پورا کیا ہے یوں تو ہمارے علماء تقاریر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں مگر اس بات کی کمی محسوس کی جارہی ہے کہ تحریر میں بھی کوئی ایسا نادر ونایاب تحفہ بار بار قوم کے سامنے آتا رہے جس سے آقائے نامدار علیہ التحیۃ والثنا کے غلاموں کی دینی پیاس بجھاتے رہے۔ مولانا ابراہیم آسی نے اس کمی کو پورا ہی نہیں کیا بلکہ حق ادا کردیا ہے۔ کتاب ہذا (فیضان شریعت) کو ہر طرح سے سہل اور عام فہم اور مفید بنانے کی کوشش کی ہے اور بڑی محنت ولگن سے دن رات ایک کر کے بے شمار کتابوں کے مطالعے کے بعد اس کام کو انجام دیا ہے مجھے ان کی اس علمی کاوش پر بڑی مسرت ہے اور اس مجموعہ کی ترتیب پر مولانا محمد ابراہیم آسی اور ان کے احباب واعوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اس کتاب کو اسم بامسمیٰ کرے اور مقبولِ انام بنائے مولانا آسی کو سعادت دارین اور جزائے خیر عطا فرمائے اور اسلام وسنت کی زیادہ سے زیادہ تحریری خدمات لے اور قلمی قوت عطا فرما کر دین متین کی خدمت لے۔ آمین ثم آمین بجاہِ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ افضل الصلوٰۃِ والتسلیم۔

احقر العباد : محمد الطاف حسین قادری عفی عنہ، علی گنج، اسلامپور
خطیب وامام موتی مسجد، بائیکلہ۔ ممبئی

Marfat.com

''میں نے مولانا آسی کو سراپا خلوص پایا''

حضرت علامہ ومولانا الحاج مقصود احمد بستوی، استاذ جامعہ قادریہ اشرفیہ بمبئی ۸

محب گرامی حضرت مولانا محمد ابراہیم آسی صاحب اہلسنت والجماعت کے لائق و فائق بالکل حدیث السن عالم دین ہیں لکھنے پڑھنے کا شغل اور اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں یوں تو آپ قدوقامت اور جسم وجسمانیات کے لحاظ سے بہت مختصر اور منحنی سے ہیں مگر قدرت نے انہیں فکر وآگہی اور شعور وادراک کی دولت بڑی فیاضی سے دے رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا طائرہ خیال وفکر ہمیشہ بلندیوں کی سمت مائل بہ پرواز رہتا ہے اور کچھ نہ کچھ کر گزرنے کے بارے میں سوچتے ہی رہتے ہیں۔

''فیضان شریعت'' کہ جس کا ہر صفحہ نور علی نور ہے اور جس کی ترتیب وتالیف کا کام آپ ہی نے انجام دیا ہے بے شک یہ عظیم الشان دینی خدمت اور آپ کا گراں قدر کارنامہ ہے عرصہ سے ایک ایسی کتاب جو اصلاحی عام فہم اور دعوتی انداز کی حامل ہو اس کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی اور یہ خود ''سنی دعوت اسلامی'' کے جماعتی تقاضے میں بھی شامل تھا الحمدللہ آپ نے اسے پورا کیا بلکہ یوں یوں کہیے کہ جماعت پر قرض تھا جسے آسی صاحب نے اُتار دیا اللہ تعالیٰ ان سے تصنیف وتالیف کے میدان میں مزید کام لے آمین۔ مولانا موصوف سے میرے دیرینہ مراسم اور قریبی تعلقات ہیں میں نے ہمیشہ آپ کو سراپا خلوص پایا۔

میں نے کتاب ہذا کا مسودہ شروع سے آخر تک دیکھا۔ مضامین، عنوانات جملہ مندرجات ومشتملات کو بنظر غائر مطالعہ کیا بعد خود کو مطمئن اور تمام تر حوالیجات کو معتبر ومستند پایا۔ فقط

مقصود احمد بستوی، استاذ جامعہ قادریہ اشرفیہ، بمبئی ۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ہدیہ تشکر

خالق کائنات اللہ عزوجل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل دیگر مصروفیات کے باوجود چار ماہ کی قلیل مدت میں ایک ضخیم کتاب مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بڑی ناشکری ہوگی اگر میں ان حضرات کا شکر ادا نہ کروں جنہوں نے قدم قدم پر میری حوصلہ افزائی فرمائی اور میرا تعاون فرمایا بالخصوص شکر گزار ہوں عزت مآب الحاج ابراہیم نمک والا کا جنہوں نے اوّل تا آخر میرے ہمراہ اس کار خیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور حضرت علامہ مفتی محمود اختر، مفتی سلیم اختر، مفتی حفیظ الرحمٰن (امریکہ) حضرت علامہ مقصود احمد اور حضرت مولانا الحاج الطاف حسین قادری صاحبان کا جنہوں نے میرے مسودہ پر نظر ثانی فرما کر مجھ پر احسان عظیم کیا۔ اور جملہ احباء اور اعزاء کا جو میری خیر خواہی کے لئے کوشاں ہیں۔

دُعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام معاونین کی خدمت قبول فرما کر سعادتِ دارین سے نوازے اور اسلامی بھائیوں کو کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ آمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

طالب دُعا:
احقر محمد ابراہیم آسی

Marfat.com

{فہرست}

حمد باری تعالیٰ
نعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
انتساب
ہدیۂ تشکر
تقدیم
تقریظ
کتاب اور صاحب کتاب
فہرست ۱-۳۹
ماخذ و مراجع ۴۰

□□(باب ۱) ایمان کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۴۱
ایمان ۴۱
اقرار ربوبیت ۴۲
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی تفسیر ۴۳
اسلام یہ ہے ۴۳
ایمان کی ستر شاخیں ۴۵
جملہ انبیاء کرام کی تعلیم کا محور ۴۶
کلمہ طیبہ کی مثال ۴۷
کھجور کا درخت ۴۸
شاخ آسمان میں ۴۹
اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ۴۹
کامل ایمان ۵۰
آگ حرام ہے ۵۰
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت... ۵۱
دل چیر کر کیوں نہ دیکھا ۵۱
کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا ۵۲
ایک لاکھ چالیس ہزار برس ۵۲
کفر کی بیماری ۵۴
وزن ۵۵
ایمان تازہ رہتا ہے ۵۵
آنکھوں سے آنسو جاری ۵۶
وحشت سے نجات ۵۷
قُمْ بِاِذْنِ اللہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا ۵۷
شیطان کے فریبوں سے بچنے کا طریقہ ۵۸
خاص تحفہ ۵۹
گناہوں سے ناوے دفتر ۶۰
روز محشر کی شفاعت ۶۰
موت کے وقت ۶۲
آخری کلمہ ۶۳
دنیا اور جنت ۶۳
ایمان اور اسلام ۶۵
ضروری وضاحت ۶۵

□□(باب ۲) عقائد کا بیان

اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے متعلق... ۶۷
انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق عقائد... ۶۹
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق... ۷۱
فرشتوں کے متعلق عقائد ۷۴
جن کے متعلق عقائد ۷۵
قیامت کے متعلق عقائد ۷۵
قیامت کیا ہے ۷۶
میزان عدل کے متعلق عقائد ۷۶
مقام محمود کے متعلق عقائد ۷۷
پل صراط کے متعلق عقائد ۷۷
جنت و دوزخ کے متعلق عقائد ۷۸

Marfat.com

اعراف کے متعلق عقائد ۷۹
حوضِ کوثر کے متعلق عقائد ۷۹
عذاب قبر کے متعلق عقائد ۸۰
قرآن مقدس کے متعلق عقائد ۸۱
معراج کے متعلق عقائد ۸۱
امید ورحمت کے متعلق عقائد ۸۲
گناہ پر فخر ۸۲
کاہن اور نجومی ۸۲
نشہ میں کلمات کفر بکنا ۸۲
مذاق میں کفر ۸۲
شریعت کا مذاق ۸۳
مقامات انبیاء واولیاء ۸۳
مقام اولیاء ۸۳
رُسل فرشتوں سے افضل ہیں ۸۳
مجتہد کا مقام ۸۴
یزید کے متعلق عقائد ۸۴
مسلک اہلسنت والجماعت ۸۵
مومنوں کا حساب ۸۶

□□(باب۳) محبت رسول

قرآن کا فرمان عالی شان ۸۷
ایمان کی کسوٹی ۸۸
تو محبوب کے ساتھ ہے ۸۸
رُخ انور ۸۹
عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۹۰
حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے... ۹۰
ایک جانثار صحابی ۹۰
محبت کی علامت ۹۱
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پایاں محبت ۹۱
ایک عورت کا عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ۹۲
سب سے زیادہ محبوب ۹۲
محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام محبت اولاد پر غالب ۹۳
محبت میں جان دے دی ۹۴

□□(باب۴) فضائل خلفائے راشدین

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۵
شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۹۵
زیادہ محبوب ۹۶
ان کا نام آسمانوں میں صدیق ہے ۹۶
سب سے زیادہ بہادر ۹۷
حبیب کو حبیب کی طرف لے آؤ ۹۷
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۹۸
شان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۹۸
اسلام کو عزت عطا فرما ۹۸
ایک ہی مٹی سے بنائے گئے ۹۹
میری امت کا محدث ۹۹
لشکر کی رہنمائی ۹۹
دریائے نیل کے نام خط ۱۰۰
دعا قبول ہوئی ۱۰۱
جہنم کا دروازہ بند ۱۰۱
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۱۰۲
شانِ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۲
کاتب وحی ۱۰۳
نورِ قرآن ۱۰۳
یہ سعادت کسی کو حاصل نہیں ۱۰۳
جنت کا چشمہ ۱۰۴
بے مثال مہمانی ۱۰۴
حیاء عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۵
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ۱۰۶
شانِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۶
میں نے سات سال پہلے نماز پڑھی ۱۰۶
افضل ہوں گے ۱۰۷

Marfat.com

دریائے فرات کی طغیانی ۱۰۷
ابوتراب ۱۰۷
باب مدینۃ العلم ۱۰۸
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ۱۰۸
□□(باب۵) نماز کا بیان
قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۹
نماز گناہوں کا کفارہ ۱۰۹
نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں ۱۱۰
دین کا ستون ۱۱۱
فرعون اور ہامان کے ساتھ ۱۱۱
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذمہ داری... ۱۱۱
ہر قدم کے بدلے گناہ مٹا دیا جاتا ہے ۱۱۱
انسان اپنے رب کے بہت قریب ۱۱۲
شیطان روتے ہوئے بھاگتا ہے ۱۱۲
کسی چیز سے محبت نہیں ۱۱۳
جہنم میں کیا چیز لے گئی ۱۱۳
ایمان اور کفر کے درمیان فرق ۱۱۴
دین سے نکل گیا ۱۱۴
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ذمہ داری سے... ۱۱۵
اعمال برباد ہو جاتے ہیں ۱۱۵
سب سے پہلا محاسبہ ۱۱۵
گزشتہ نمازوں کا کفارہ ۱۱۶
امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز ۱۱۷
پیغمبروں اور شہیدوں کے ساتھ بہشت میں ۱۱۷
جو پیر کے دن نماز پڑھے اسے مروارید کا محل... ۱۱۸
قطرات بارش کے برابر نیکیاں ۱۱۸
قیامت اور قبر کی تاریکی دور ۱۱۹
ستر حوریں ملیں گی ۱۱۹
ستر سال کی عبادت کا ثواب ۱۲۰
تارک نماز کس طرح اٹھایا جائے گا ۱۲۰
مال اور گھرانے کی تباہی ۱۲۱
اہل وعیال برباد ہو گئے ۱۲۱
سرکار ریزہ ریزہ ہو جانا ۱۲۲
جنت میں داخل کروں گا ۱۲۲
حضور کی بارگاہ میں جبرئیل کا پیغام ۱۲۳
نماز ترازو ہے ۱۲۳
شیطان کا منہ کالا ۱۲۴
اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ۱۲۴
عرش الٰہی تک ۱۲۴
بلا حساب جنت میں ۱۲۵
پندرہ مصیبتیں ۱۲۵
جہنم میں جانے کا حکم ۱۲۶
بدبخت محروم کون ۱۲۶
زہر ستر سال تک جوش مارتا ہے ۱۲۷
زانی سے بدتر ۱۲۷
قبر میں شعلے ۱۲۷
نماز سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں ۱۲۸
جنت اور دو رکعت نماز ۱۲۸
تمام فرشتوں کی عبادتیں ایک نماز میں جمع ۱۲۹
نماز کی ایک مثال ۱۲۹
استقبال قبلہ کی تکمیل ۱۲۹
تکبیر تحریمہ اور قراءۃ کی تکمیل تین چیزوں سے ۱۳۰
ستائیں درجات زیادہ ۱۳۰
گھروں کو جلا دینے کا حکم ۱۳۰
گویا ساری عمر عبادت میں گزاری ۱۳۱
سینے کو عبادت سے بھر لیا ۱۳۱
نماز با جماعت کا ملنا حکومت ملنے سے بہتر ۱۳۱

Marfat.com

نمازی کا چہرہ سورج کی طرح روشن ۱۳۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی ۱۳۲
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز ۱۳۳
ظاہری و باطنی وضو ۱۳۳
آنکھوں کی ٹھنڈک ۱۳۳
بیہوش ہو کر گر پڑے ۱۳۴
بچھو نے چالیس بار ڈنک مارا ۱۳۴
پاؤں کٹا ہوا پایا ۱۳۴
عشق رسول میں ڈوبی ہوئی نماز ۱۳۵
پانچ کے بجائے پچاس ۱۳۵
میلا کچیلا جانور ۱۳۶
جنت کے دروازے ۱۳۶
روزی میں برکت ۱۳۶
اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان ۱۳۷
نمازی کی معراج ۱۳۷
نمازی بڑھیا ۱۳۷
زمین کی تمنا ۱۳۸
مومن کی پہچان ۱۳۸
قرعہ اندازی کرتے ۱۳۹
مالک پر مواخذہ ۱۳۹
نماز کسی حالت میں معاف نہیں ۱۳۹
قرآن میں نماز کی تاکید ۱۴۰
اسلام کا ستون ۱۴۲
پت جھڑ کا زمانہ ۱۴۳
دروازے پر نہر جاری ۱۴۳
نماز سے بہتر کوئی ڈھال نہیں ۱۴۴
قابل اعتماد قلی ۱۴۴
جنت میں نماز ہوگی یا نہیں ۱۴۵
نوانعامات ۱۴۵
بے نمازی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں ۱۴۶
فرشتوں کی آمین ۱۴۷
تیر ران میں چبھ گئی ۱۴۷
مکان جلتا رہا ۱۴۸
لاش کو دفن کر دو ۱۴۸
ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا ۱۴۸
جنت میں جائے گا ۱۴۹
گھسیٹتے ہوئے آئے ۱۴۹
ایمان کا جھنڈا لے گیا ۱۵۰
بے نمازی کی سزا قتل یا قید ۱۵۰
میرے بندے کو دیکھو ۱۵۰
کاموں میں اچھا کام ۱۵۱
وہ کام جو جنت میں داخل کرے ۱۵۱
فقط بدن سے نماز پڑھتے ہیں ۱۵۱
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عائشہ کو... ۱۵۲
ہر عضو کے گناہ معاف ۱۵۲
جہنم کی آگ بجھاؤ ۱۵۲
بہترین نفع فرض کے بعد دو رکعت نفل ۱۵۳
نام جہنم کے دروازے پر ۱۵۳
جماعت کا ثواب ۱۵۴
سراسر ظلم و کفر ہے ۱۵۴
بدترین چور ۱۵۴
شرابی کی بخشش (عجیب واقعہ) ۱۵۴

وضو کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۵۷
اعضائے وضو روشن ہوں گے ۱۵۷
وضو کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے ۱۵۸

Marfat.com

وضو کی وجہ سے قیامت میں پہچانے جائیں گے ۱۸۵
وضو سے شیطان بھاگتا ہے ۱۵۹
وضو سے خوف دور ہو جاتا ہے ۱۵۹
حضرت شبلی علیہ الرحمہ کا وضو ۱۶۰
سخت سردی میں وضو ۱۶۰
جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو ۱۶۱
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عمل ۱۶۱
بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرے ۱۶۱
جنت واجب ہوگئی ۱۶۱
حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کا تقویٰ ۱۶۲
وضو سے درجات بلند ہوتے ہیں ۱۶۲
وضو سے شہادت کا درجہ ۱۶۳
وضو چھوڑنے کو تیار نہ ہوئے ۱۶۳
وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا... ۱۶۳
وضو پر وضو نور علیٰ نور ہے ۱۶۴
اللہ والے معالجوں کے کہنے کی پرواہ... ۱۶۴
عرش کے تلے رکھی جاتی ہے ۱۶۵
وضو کے فرائض ۱۶۵
وضو کی سنتیں ۱۶۶
وضو کے متعلق چند ضروری مسائل ۱۶۶

اذان کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۶۷
اذان میری اُمت کی حجت ہے ۱۶۷
حضرت داؤد علیہ السلام کا دوست ۱۶۸
بہشت میں شہر ۱۶۹
بغیر حساب جنت میں ۱۶۹
قرعہ اندازی کرتے ۱۶۹
سب سے پہلی اذان ۱۷۰
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ کا شکر ہے ۱۷۱
لمبی گردن والے ۱۷۱
شیطان گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے ۱۷۲
قیامت میں گواہی ۱۷۲
شفاعت واجب ۱۷۳
وہ شخص جنت میں جائے گا ۱۷۴
تو آگ سے نکل گیا ۱۷۴
امام ضامن موذن امین ہوتا ہے ۱۷۵
سات سال ثواب کے لئے اذان دینا ۱۷۵
بکری چرانے والے ۱۷۶
مشک کا ٹیلہ ۱۷۶
مؤذن کی بخشش ۱۷۷
سب نمازیوں کے برابر ثواب ۱۷۷
اذان پر اجرت نہ لے ۱۷۷
دُعا رد نہیں ہوتی ۱۷۸
مانگو دیئے جاؤ گے ۱۷۹
مقام روحا تک ۱۷۹
بارہ سال تک اذان دینا ۱۷۹
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آنکھ لگ گئی ۱۸۰
اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ۱۸۱
اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت موذن کے سر پر ۱۸۱
موتی کے گنبد ۱۸۲
موذن جنت کی اونٹنیوں پر ۱۸۲
عورتوں کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی ۱۸۲
اذان کی دُعا ۱۸۳
اذان کے متعلق چند ضروری مسائل ۱۸۳
انتباہ ۱۸۴
اذان میں لحن کا حکم ۱۸۷

مسجد کے آداب

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۸۹

Marfat.com

ہر رکعت میں سو رکعت کا ثواب ۱۸۹
زمین فخر کرتی ہے ۱۹۰
جو مسجد کے لئے نکلے ہر قدم پر دس نیکی ۱۹۰
مسجد میں نماز پڑھنے والوں کی مغفرت ۱۹۰
مسجد میں جو زیادہ دور سے آئے ۱۹۱
مسجد کی طرف چلنا ۱۹۱
جنت میں مہمانی ۱۹۱
کامل نور کی خوش خبری ۱۹۲
ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں ۱۹۲
مسجد محبوب جگہ ۱۹۳
خاص سایۂ کرم ۱۹۳
ایمان کی گواہی ۱۹۴
بُرے اعمال ۱۹۴
مسجد سے تنکا دور کرنے کا ثواب ۱۹۴
جنت میں گھر ۱۹۵
تیری تجارت میں نفع نہ دے ۱۹۵
تھوک آنکھوں کے درمیان ۱۹۵
تمہیں سزا دیتا ۱۹٦
مسجدیں میرا گھر ۱۹٦
نیکیوں کی بربادی ۱۹٦
جنت واجب ۱۹۷
جسم کے ہر بال کے بدلے سو نیکیاں ۱۹۷
تمام گناہ معاف ۱۹۷
خدا تجھے واپس نہ دے ۱۹۸
جنت کے باغات ۱۹۸
مسجد میں نعت شریف ۱۹۸
ملائکہ کو تکلف ہوتی ہے ۱۹۹
مسجدوں میں بیٹھنا ۱۹۹
جو نیت کرو گے وہی پاؤ گے ۲۰۰
سات جگہ نماز پڑھنا منع ہے ۲۰۱
مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت ۲۰۱
دنیا کی سب سے پہلی مسجد ۲۰۲
مسجد میں داخل ہونے کی دعا ۲۰۲
مسجد سے نکلنے کی دعا ۲۰۳
مسجد کے متعلق چند ضروری مسائل ۲۰۳
مسجد میں چراغ جلانے کی فضیلت ۲۰۴

جمعہ کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۲۰۷
شان نزول ۲۰۷
جمعہ کیلئے اول آنے والے کو ایک اونٹ... ۲۰۸
جمعہ کے دن قیامت قائم ہوگی۔ ۲۰۸
شیاطین جھنڈے لے کر نکلتے ہیں ۲۰۹
شفا کے لئے فرشتے دُعا کرتے ہیں ۲۰۹
سونے کے قلم سے نام لکھا جاتا ہے ۲۱۰
دو جمعہ کے درمیان گناہ معاف ۲۱۰
افضل دن ۲۱۰
جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب... ۲۱۱
تمام دنوں میں جمعہ کا دن روشن ہوگا ۲۱۱
جمعہ کے دن ہر ساعت چھ لاکھ دوزخی آزاد... ۲۱۱
ایک مقبول حج کا ثواب ۲۱۲
جنت واجب ہوگئی ۲۱۲
آج کا دن کتنا اچھا ہے ۲۱۲
ہر قدم پر ایک سال کے روزے کا ثواب ۲۱۳
جمعہ کے دن غسل کی تاکید ۲۱۳
جمعہ کا احترام ۲۱۳
جمعہ کا افضل ترین ذکر ۲۱۴

Marfat.com

دوزخ کا پُل ۲۱۵
ہمارے لئے ہمارا رب کافی ہے ۲۱۵
فرشتے دُعائے مغفرت کرتے ہیں ۲۱۷
وہ گھڑی جس میں دُعا ضرور مقبول ہوتی ہے ۲۱۷
یہ دُعا حضور صلی اللہ تعالیٰ وسلم پر نازل ہوئی ۲۱۸
جمعہ کا اہتمام ۲۱۹
جمعہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے افضل ۲۱۹
جمعہ کے دن موت آنے پر اجر و ثواب ۲۱۹
عذاب قبر سے محفوظ ۲۲۰
نماز جمعہ چھوڑنے پر وعید ۲۲۰
گھروں کو جلا دوں ۲۲۱
دو سو برس کے عمل کا ثواب ۲۲۱
اپنی جگہ بدل دے ۲۲۱
اسی برس کے گناہ معاف ۲۲۲
درجۂ وسیلہ کیا ہے ۲۲۲
دس ہزار دینار خیرات کرنے کا ثواب ۲۲۳
خطبہ کی اذان کہاں دی جائے ۲۲۳
جمعہ کی شرطین ۲۲۳
جمعہ واجب ہونے کی شرطیں ۲۲۴
جمعہ کے متعلق چند ضروری مسائل ۲۲۴
انتباہ ۲۲۸
(باب ۶) روزہ کا بیان
قرآن کا فرمان عالی شان ۲۲۹
اعلان ۲۲۹
شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں ۲۲۹
اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۲۳۰
دوزخ سے آزادی ۲۳۰
رمضان برکت کا مہینہ ۲۳۱
حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مصافحہ ۲۳۱
دریا کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں ۲۳۱
حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا آمین کہنا ۲۳۲
وہ شخص بدنصیب ہے ۲۳۳
ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے ۲۳۳
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رنگ بدل جانا ۲۳۴
سحری کھانے والے پر رحمت ۲۳۴
رمضان کے ایک روزے کا بدل تمام... ۲۳۵
بدگوئی اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو ۲۳۵
روزہ آرام سے منزل تک پہنچا دے ۲۳۵
شوال کے چھ روزے گویا ہمیشہ روزہ رکھا ۲۳۶
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ۲۳۶
روزے کا انعام خود اللہ تعالیٰ... ۲۳۷
روزے کی حقیقت ۲۳۷
انہوں نے دودھ نہ پیا ۲۳۸
حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا روزہ ۲۳۸
صوم وصال کی وضاحت ۲۳۹
منہ کی بو مشک سے بہتر ۲۳۹
روزہ ڈھال ہے ۲۴۰
جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا کرو ۲۴۰
حلق سے خون کے لتھڑے نکلے ۲۴۱
اپنے آپ کو فرشتہ کی مانند بنائے ۲۴۱
سات سو برس کی عبادت کا ثواب ۲۴۲
ایک دن روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ۲۴۲
بہتر طریقہ ۲۴۲
دوزخ کی آگ کے درمیان خندق ۲۴۳
اس کے برابر کوئی عمل نہیں ۲۴۳
روزہ دار کے مثل ثواب ۲۴۳

Marfat.com

بھول کر کھانا پینا ۲۴۴
کون سا صدقہ افضل ہے ۲۴۴
گزشتہ سال کی برائیوں کا کفارہ ۲۴۴
افطار کرنے کا وقت ۲۴۵
افطار کرنے میں جلدی ۲۴۵
عاشورے کا روزہ ۲۴۶
ماہ رجب کا روزہ ۲۴۶
شعبان کا روزہ ۲۴۶
شوال کے چھ روزے ۲۴۷
ذی الحجہ کے روزے ۲۴۷
ہفتہ کے روزے کا بیان ۲۴۷
ایام بیض کے روزے ۲۴۷
صبر کا ثواب جنت ہے ۲۴۸
روزہ کا ثواب سونا سے بھی زیادہ ہے ۲۴۹
ایک لاکھ رمضان کا ثواب ۲۴۹
مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں ۲۴۹
صدیقین اور شہداء میں سے ۲۵۰
فرق سحری کا لقمہ ۲۵۰
اللہ کو کون سا بندہ پیارا ۲۵۰
دین ہمیشہ غالب رہے گا ۲۵۱
پانی سے افطار کرے ۲۵۱
افطار کے وقت کی دُعا ۲۵۱
حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مصافحہ کرنا ۲۵۲
رمضان کو رمضان کہے جانے کی وجہ ۲۵۲
روزے کی حکمتیں ۲۵۲
ہر وقت عابد رہتا ہے ۲۵۳
جنت میں موتی کا محل ۲۵۴
ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کا ثواب ۲۵۴
سو شہیدوں کا ثواب ۲۵۴
ایک لاکھ سال کا ثواب ۲۵۵
ایام بیض کسے کہتے ہیں ۲۵۶
ایام بیض کی وجہ تسمیہ ۲۵۶
آرام ہی دینا چاہتا ہوں ۲۵۷
دوزخ سے ستر برس کی مسافت مثل دوری ۲۵۷
روزہ عبادت کا دروازہ ہے ۲۵۸
روزہ دار کے لئے سونے کا دسترخوان ۲۵۸
عرش کے سائے میں ۲۵۸
ستر ہزار خدمت گار ۲۵۹
آج کی رات کیسی ہے ۲۶۰
اللہ تبارک وتعالیٰ تین مرتبہ فرماتا ہے ۲۶۰
خبردار ہو جا ۲۶۱
رمضان شریف میں قرآن کا نزول ۲۶۲
روزے کے ضروری مسائل ۲۶۳
روزے کی نیت ۲۶۳
جن چیزوں سے روزہ نہیں جاتا ۲۶۴
جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۲۶۵
صرف قضا لازم ۲۶۶
کفارہ بھی لازم ۲۶۷

شب قدر کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۲۶۹
ہزار مہینوں سے افضل ۲۶۹
سورۂ قدر کا شانِ نزول ۲۷۰
بنی اسرائیل کے ایک ولی کا واقعہ ۲۷۰
حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نزول ۲۷۲
عبادت کے لئے کھڑا ہو ۲۷۳
ساری چیز سے محروم ۲۷۳

Marfat.com

آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۷۳
شب قدر کا خاص وظیفہ ۲۷۴
چار عابد ۲۷۴
قرآن پاک کا نزول ۲۷۵
بیت العزت ۲۷۶
شب قدر کو عطا فرمانے کی وجہ ۲۷۶
عظیم تجلی ۲۷۷
تمام ماہِ رمضان کے قیام سے بہتر ۲۷۸
جنت میں داخل ہوا ۲۷۸
فرشتوں کا سلام و مصافحہ کرنا ۲۷۸
شب قدر کی تلاش ۲۷۹
سات عدد کی خصوصیت اور اس کے نکات ۲۸۰
شب قدر طاق راتوں میں ہے ۲۸۱
اگر تین کو نو سے ضرب دیا جائے ۲۸۱
خدا کی رضا ۲۸۲
شب قدر کی پہچان ۲۸۲
سرداری اور سروری ۲۸۳
چوتھائی تلاوت قرآن کا ثواب ۲۸۴
عذاب قبر سے محفوظ ۲۸۴
اللہ تعالیٰ کی رحمت والدین پر ۲۸۵
دُعا قبول ہوگئی ۲۸۵
شب قدر کا غیر متعین ہونا ۲۸۵
انسان کی عقل ۲۸۶
پانچ چیزوں میں پانچ چیزیں چھپی ہیں ۲۸۷
پانچ مخصوص راتیں ۲۸۷
شب قدر کی اطلاع ۲۸۸
شب قدر میں مومنوں کو اعزاز ۲۸۹
جنت میں ایک شہر ۲۸۹
ہزار محل ۲۸۹
سمندر کا پانی ۲۹۰
انتباہ ۲۹۰
افسوس ۲۹۰

اعتکاف کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۲۹۱
اعتکاف کسے کہتے ہیں ۲۹۱
دو حج دو عمرے کا ثواب ۲۹۲
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعتکاف فرمانا ۲۹۲
گناہوں سے محفوظ ۲۹۲
دس برس کے اعتکاف سے افضل ۲۹۲
آخری عشرہ کا اعتکاف ۲۹۳
اپنی نذر پوری کرو ۲۹۴
حضور نے شب قدر کی تلاش میں اعتکاف فرمایا ۲۹۴
عرش کا سایہ ۲۹۴
پانچ سو برس کی راہ ۲۹۵
اعتکاف کے لئے ضرور ہے ۲۹۵
شرائط اعتکاف ۲۹۵
اعتکاف کے درجات ۲۹۶
اعتکاف کی قسمیں ۲۹۶
واجب اعتکاف کا بیان ۲۹۶
نذر کی قسمیں ۲۹۷
اعتکاف کی نذر ماننے کا طریقہ ۲۹۷
واجب اعتکاف کے مسائل ۲۹۸
اعتکاف کا فدیہ ۲۹۹
سنت اعتکاف کا بیان ۲۹۹
نفلی اعتکاف کا بیان ۳۰۰
اعتکاف کی نیت ۳۰۰
نفلی اعتکاف کا طریقہ ۳۰۰
اعتکاف کی جگہ ۳۰۱

Marfat.com

اعتکاف میں مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں ۳۰۲
رفع حاجت ۳۰۳
اعتکاف کرنے والے کیلئے غسل کے احکام ۳۰۳
اعتکاف کرنے والوں کے لئے احکامِ وضو ۳۰۴
اعتکاف کرنیوالوں کے لئے احکام جمعہ ۳۰۵
ایک مسجد سے دوسری مسجد میں منتقل ہونا ۳۰۵
مفسدات اعتکاف ۳۰۶
قضا واجب ہوگئی ۳۰۶
نشہ آور چیز کا استعمال ۳۰۶
جنون اور بے ہوشی ۳۰۷
حیض ونفاس ۳۰۷
روزہ ٹوٹنے سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے ۳۰۷
اعتکاف ٹوٹ جانے سے کیا کرے ۳۰۷
اعتکاف توڑنے کی صورتیں ۳۰۸
ماں باپ بیوی بچوں کی تکلیف ۳۰۸
جنازہ ۳۰۸
زبردستی ۳۰۹
عورتوں کا اعتکاف ۳۰۹
اعتکاف کے متفرق مسائل ۳۱۰

عیدالفطر کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۳۱۳
پہلی نماز عید ۳۱۴
قبر میں ایک ہزار انوار ۳۱۴
شیطان کا گریہ وزاری ۳۱۵
انعام کی رات ۳۱۵
بہتر دن ۳۱۶
عیدالفطر کی نماز سے قبل حضور کھجور تناول... ۳۱۶
برائیوں کو نیکیوں سے بدل دینا ۳۱۷
جنت کی پیدائش ۳۱۷
دل نہیں مرے گا ۳۱۸
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے ۳۱۸
قوم ابراہیم علیہ السلام کی عید ۳۱۸
مومن کی عید اور کافروں کی عید میں فرق ۳۱۹
عید کس کے لئے ہے ۳۲۰
عید کی خوشی میں رب کی نافرمانی نہ کریں ۳۲۰
نفس کے ساتھ جنگ ۳۲۲
پانچ راتوں میں بیداری ۳۲۳
ایک راستے سے جانا دوسرے راستے... ۳۲۳
عید کی وجہ تسمیہ ۳۲۴
عید بھی اور وعید بھی ۳۲۴
امت موسیٰ علیہ السلام کی عید ۳۲۵
عید کے متعلق حضرت غوث الاعظم کا فرمان ۳۲۶
عید کے دن مستحبات ۳۲۶
نماز عید کی ترکیب ۳۲۷
صدقۂ فطر واجب ہے ۳۲۷
صدقۂ فطر کے متعلق ضروری مسائل ۳۲۸
مالک نصاب ۳۲۹
صدقۂ فطر کی مقدار ۳۲۹
عید کے متعلق ضروری مسائل ۳۳۰

□□(باب ۷) زکوٰۃ دینے کی فضیلت

قرآن کا فرمان عالی شان ۳۳۳
زکوٰۃ کی حقیقت ۳۳۳
سخت عذاب ۳۳۴
امراء فقراء کے باعث ہلاک وبرباد ۳۳۵
ایک عجیب وغریب واقعہ ۳۳۵
زکوٰۃ نہ دینے والے یہود ونصاریٰ کی طرح ۳۳۷
مال سانپ بن جائے گا ۳۳۷

Marfat.com

خشک سالی گھیر لیتی ہے ۳۳۸
بخیل کی زندگی سخی کی موت ۳۳۸
شیطان بخیل کو پسند کرتا ہے ۳۳۹
بخیل کے بارے میں شاعر کا قول ۳۳۹
ایک کھجور کا صدقہ پہاڑ کے برابر ۳۴۰
صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ۳۴۰
راہ خدا میں دے کر ۳۴۰
غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے ۳۴۱
ایک درہم لاکھ درہم سے زیادہ ۳۴۱
رحمت الٰہی کے سائے میں ۳۴۲
شراب طہور اور جنتی پھل ۳۴۲
جنت میں جاؤ گے ۳۴۳
احسان کو صدقہ جتا کر باطل نہ کرو ۲۴۴
بہترین خزانہ ۳۴۴
اسلام کا پورا ہونا ۳۴۵
اسلام کا پل ۳۴۵
راہِ ہدایت ۳۴۶
کامیابی ۳۴۷
رحمت خداوندی ۳۴۷
رحمت کی دُعا ۳۴۸
زکوٰۃ سے مال میں اضافہ ۳۴۹
مال ضائع نہیں ہوتا ۳۵۰
زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لئے خوف وغم نہیں ۳۵۰
زکوٰۃ کا اجر عظیم ۳۵۱
زکوٰۃ دینے والے جنت کے وارث ۳۵۲
جنت میں داخل ہو جا ۳۵۳
زکوٰۃ دوستی کی علامت ۳۵۳
دوزخ میں پہلا شخص ۳۵۴
زکوٰۃ نہ دینے پر قارون کا انجام ۳۵۴
اسرارِ زکوٰۃ ۳۵۶
کارِ خیر میں جلدی ۳۵۷
ایک صوفی کا واقعہ ۳۵۷
گنجا سانپ ۳۵۸
منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا حکم ۳۵۸
زکوٰۃ نہ دینے سے مال تلف ہو جاتا ہے ۳۵۹
جہنم کا گرم پتھر ۳۵۹
زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ۳۶۰
عبرتناک واقعہ ۳۶۰
ایک شبہ کا ازالہ ۳۶۳
مال تجارت کا نصاب ۳۶۴
نصابِ زکوٰۃ ۳۶۵
زکوٰۃ کے متعلق چند ضروری مسائل ۳۶۵
زکوٰۃ کس کو دیجائے ۳۶۷
فقیر ۳۶۸
مسکین ۳۶۸
عامل ۳۶۹
مولفۃ القلوب ۳۶۹
انتباہ ۳۶۹
رقاب مکاتب ۳۶۹
غارم یعنی قرضدار ۳۷۰
فی سبیل اللہ ۳۷۰
ابن السبیل یعنی مسافر ۳۷۱
□□ (باب ۸) حج کا بیان
قرآن کا فرمان عالی شان ۳۷۳
اللہ کے قاصد ۳۷۳
کعبہ نظر نہ آیا ۳۷۴

Marfat.com

جاؤ پھر حج کرو	۳۷۴
نفس کی قربانی	۳۷۵
ہر سال ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب	۳۷۶
حساب کتاب سے پاک	۳۷۶
چھ کے طفیل چھ لاکھ کی بخشش	۳۷۶
رہبانیت کے بدلے حج کا حکم	۳۷۷
حج سے عبرت حاصل کریں	۳۷۸
میں ڈرتا ہوں کہ لبیک کہوں	۳۷۸
لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہوں	۳۷۸
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکوت فرمایا	۳۷۹
جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو	۳۷۹
گناہ اور محتاجی سے چھٹکارا	۳۷۹
حاجی چار سو کی شفاعت کریگا	۳۸۰
قدم قدم پر درجہ بلند ہوتا ہے	۳۸۰
ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں	۳۸۱
اللہ تبارک وتعالیٰ کے ضمان میں	۳۸۱
بارش کے قطروں کے برابر گناہ معاف	۳۸۲
حج جلد ادا کرو	۳۸۳
یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر	۳۸۴
جنت واجب ہوگئی	۳۸۴
حج میں انبیاء اور فرشتے	۳۸۴
حاجی سے ملاقات	۳۸۵
پروردگار کے حکم کا منتظر	۳۸۵
حاجی اللہ تعالیٰ کا مہمان	۳۸۶
بیت اللہ شریف جا رہا ہوں	۳۸۶
شیطان کا بُرا حال	۳۸۷
آخری وقت	۳۸۸
حج کی حکمتیں	۳۸۸
پانچ جانوروں کا قتل محرم کے لئے مباح	۳۸۹
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حجۃ الوداع فرمانا	۳۸۹
پتھر کا تلبیہ کہنا	۳۹۰
اصطلاحات کی تشریح	۳۹۰
اشہر حج	۳۹۰
میقات	۳۹۰
آفاقی	۳۹۱
احرام	۳۹۱
اضطباع	۳۹۱
حرم	۳۹۱
حِل	۳۹۱
مدعی	۳۹۲
باب السلام	۳۹۲
مسجد حرام	۳۹۲
طواف قدوم	۳۹۲
مطاف	۳۹۲
رمل	۳۹۲
حجر اسود	۳۹۲
رکن بیت اللہ	۳۹۳
استلام	۳۹۳
حطیم	۳۹۳
میزاب رحمت	۳۹۳
ملتزم	۳۹۳
مقام ابراہیم	۳۹۴
زمزم شریف	۳۹۴
صفا و مروہ	۳۹۴
سعی	۳۹۴
میلین اخضرین	۳۹۴

Marfat.com

عرفات ۳۹۴
منیٰ ۳۹۵
حلق قصر ۳۹۵
مسجد صخرہ ۳۹۵
مسجد نمرہ ۳۹۵
مزدلفہ ۳۹۵
مشعر حرام ۳۹۵
وادی محشر ۳۹۶
رمی جمار ۳۹۶
مسجد خیف ۳۹۶
منحر ۳۹۶
جبل نور ۳۹۶
جبل ابی قبیس ۳۹۶
طواف زیارت ۳۹۷
طواف وداع ۳۹۷
طواف عمرہ ۳۹۷
آنسو بہانے کی جگہ ۳۹۷
حج کے متعلق ضروری مسائل ۳۹۷
لبیک کے الفاظ ۳۹۸
انتباہ ۳۹۹
حالت احرام میں جماع کا کفارہ ۳۹۹
ارکان حج ۴۰۰
حج کے واجبات ۴۰۰
حج کی سنتیں ۴۰۱
حج کی قسمیں ۴۰۱
حج افراد ۴۰۲
حج قران ۴۰۲
حج تمتع ۴۰۳
حج بدل کا بیان ۴۰۴
دس حج کا ثواب ۴۰۴
حج کا ثواب مُردے کو پہنچنا ۴۰۴
حج بدل کے متعلق ضروری مسائل ۴۰۶
حج منت ۴۰۷
سبق آموز واقعہ ۴۰۸
حج اکبر ۴۰۸
فرشتوں پر فخر فرمانا ۴۰۸
کوئی نیک عمل حاجیوں کے ثواب کو نہیں... ۴۰۹
عورت نے دریافت کیا ۴۱۰
سیاہ پتھر ۴۱۰
دیکھنے والوں کے لئے بھی رحمت ۴۱۱
حج نہ کرنے والوں کے لئے ۴۱۱
بوسہ نہ دینا ۴۱۱
فرشتے استقبال کرتے ہیں ۴۱۲
جنت واجب ۴۱۳
ایک حج کے ذریعے تین شخص جنت میں ۴۱۳
گناہوں کا عجیب واقعہ ۴۱۳
لبیک کہنے والے ۴۱۴
شیطان کی ذلت کا دن ۴۱۴

آب زمزم شریف کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان ۴۱۴
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمزم نوش فرمایا ۴۱۶
مجھے بھی پلاؤ ۴۱۶
منافق زمزم کو سیراب ہو کر نہیں پیتا ۴۱۷
زمین کا سب سے عمدہ پانی ۴۱۷
غذا بھی پانی بھی ۴۱۷
شفا بھی آسودہ بھی ۴۱۸
زمزم کا تحفہ ۴۱۸
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب اطہر کا غسل ۴۱۸
مریضوں کے لئے مفید ۴۱۹
زمزم سے بینائی تیز ہوتی ہے ۴۱۹
میں نے آزمایا ۴۲۰
بینائی کا حصول ۴۲۰

Marfat.com

قیامت کی پیاس سے محفوظ ۴۲۰
زمزم شفا ہے ۴۲۰
حضرت ابوذر غفاری کا تجربہ ۴۲۱
آبِ زمزم سے حافظہ تیز ہوتا ہے ۴۲۱
طلب حدیث کی نیت سے ۴۲۲
آب زمزم سے مکمل شفا ۴۲۲
میرا ذاتی تجربہ ۴۲۳
شیریں پانی ۴۲۳
زم زم کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا... ۴۲۳
تجربہ کی نیت ۴۲۳
زم زم کے فضائل ۴۲۴
پیشاب کا احساس نہ ہوا ۴۲۴
آپ کون ہیں؟ ۴۲۵
آب زمزم پینے کے آداب ودعاء ۴۲۵
آب زم زم کے متعلق ضروری باتیں ۴۲۶

قربانی اور یوم عرفہ کی فضیلت

قرآن کا فرمان عالی شان ۴۲۷
قربانی کیا ہے؟ ۴۲۷
قربانی سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں ۴۲۸
وہ عیدگاہ کے قریب نہ آئے ۴۲۸
خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی سارے... ۴۲۸
قربانی کے اجر میں مراتب کثیرہ ۴۲۹
قیامت کے دن قربانی کے جانور کی سواری ۴۳۰
جنت سے نزدیک ۴۳۰
تھوڑا خرچ اجر زیادہ ۴۳۰
بال نہ منڈائے ۴۳۱
تکبیر تشریق کے الفاظ ۴۳۱
تکبیر تشریق کب واجب ہے ۴۳۱
قربانی کس پر واجب ہے ۴۳۱
قربانی کرنے کا طریقہ ۴۳۲
قربانی کے متعلق چند ضروری مسائل ۴۳۲
عرفہ کا روزہ دوسال کے گناہوں کا کفارہ ۴۳۳
عرفہ کے دن ظہر کے بعد چار رکعتیں اور... ۴۳۳
گناہ کی بخشش ۴۳۴
اللہ تعالیٰ کے پانچ تحفے ۴۳۴
میں نے ان کو بخش دیا ۴۳۶
مغفرت ہوگئی ۴۳۷
ڈوبنے جلنے اور چوری سے محفوظ ۴۳۸
عرفات میں جبرئیل اسرافیل اور خضر علیہم السلام ۴۳۸
قربانی کس پر واجب ہے ۴۳۹
قربانی کا وقت ۴۳۹
قربانی میں شرکت کے مسائل ۴۴۰
گوشت اور کھال کے مسائل ۴۴۰
کن جانوروں کی قربانی ہوسکتی ہے ۴۴۱
کن جانوروں کی قربانی نہیں ہوسکتی ۴۴۲

□□ (باب ۹) ماں باپ کی خدمت کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان ۴۴۳
اس کی ناک خاک آلود ہو ۴۴۴
جنت ماں کے قدموں تلے ۴۴۴
جنت کا دروازہ ۴۴۴
جنت اور دوزخ ۴۴۵
رب کی خوشنودی ۴۴۵
کسی کے والدین کو گالی دینا گویا اپنے... ۴۴۵
گناہوں کی بخشش ۴۴۶
رب کی نافرمانی پھر بھی فرمانبردار ۴۴۶
باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا ۴۴۶
اولاد کی دُعائے مغفرت کی برکت ۴۴۶
اگر والدین فوت ہوگئے ۴۴۷
ماں کا مرتبہ ۴۴۷
ماں کی دُعا ۴۴۷
ماں کی ممتا ۴۴۸

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین ۴۴۸
ادا پسند آئی ۴۴۹
ماں کی دُعا کا اثر ۴۴۹
والد کی تعظیم ۴۵۰
والدین کے چہرے کو دیکھنا ایک حج کا ثواب ۴۵۰
ماں نہیں تو خالہ سے بھلائی کرو ۴۵۱
ماں کے قدم چومنے کی فضیلت ۴۵۱
جنت کی خوشبو نہیں پائے گا ۴۵۲
تین دُعائیں ۴۵۲
سب سے زیادہ عذاب ۴۵۲
باپ کی طرف سے حج کرو ۴۵۳
ماں کا حق ۴۵۳
حوضِ کوثر سے سیراب نہ ہوگا ۴۵۴
ماں کا حق زیادہ ہے ۴۵۴
عورت پر شوہر کا مرد پر ماں کا سب سے بڑا حق ۴۵۵
والدین کی طرف سے حج کرنا ۴۵۵
فرشتے زیارت کو آئیں ۴۵۶
حکایت ۴۵۶
کیا ماں کا حق ادا ہو گیا ۴۵۷
والدین کی خدمت کا صلہ ۴۵۷
وہ ملعون ہے ۴۵۸
ماں کی ناراضگی ۴۵۸
برابر اجر ملتا ہے ۴۵۹
پاکباز ماں ۴۵۹
والدین کی خدمت جہاد سے افضل ۴۵۹
کلیجے سے ماں کی ممتا بھری آواز ۴۶۰
بدن انسان کا اور سر گدھے کا ۴۶۰
والدین کے متعلق ضروری باتیں ۴۶۱
□□(باب ۱۰) پڑوسی کے حقوق اور آداب
قرآن کا فرمان عالی شان ۴۶۳
خدا کی قسم وہ مومن نہیں ۴۶۴
اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی ۴۶۴
جو اللہ پر ایمان رکھے پڑوسی کا اکرام ہے ۴۶۴
وہ کامل مومن نہیں جس کا پڑوسی بھوکا رہے ۴۶۵
پڑوسی کے لئے شوربا زیادہ کرو ۴۶۵
مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک ۴۶۶
ایک قابل تقلید عمل ۴۶۶
تحفہ کو حقیر نہ جانیں ۴۶۷
تحفہ کس کو دیں ۴۶۷
دین کیا ہے؟ ۴۶۸
کونسی بھلائی عمدہ ہے؟ ۴۶۸
سزا میں تاخیر کر ۴۶۹
اسّی فرشتوں کو ناراض کرنا ۴۶۹
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت ۴۶۹
نیکی کا بدلہ نیکی ۴۷۰
وہ جہنم میں ہے ۴۷۱
پڑوسی کا حق کیا ہے ۴۷۱
پڑوسی کا نیک ہونا سعادت کی بات ہے ۴۷۱
پڑوسی کے ساتھ ہمدردی کا انوکھا واقعہ ۴۷۲
دینی بھائی ایک دوسرے کی موافقت... ۴۷۳
حسن اخلاق کی وجہ سے اسلام قبول کیا ۴۷۳
عورت، گھر اور گھوڑا ۴۷۴
کتے کو مارنا ۴۷۴
پڑوسیوں کے متعلق چند ضروری ہدایات ۴۷۴
□□(باب ۱۱) مدینہ منورہ کے فضائل
قرآن کا فرمان عالی شان ۴۷۷
مدینہ منورہ میں تکلیف اٹھانے کا ثواب ۴۷۸
مدینہ ان کے لئے بہتر ہے ۴۷۸
میں اس کا شفیع ہوں ۴۷۹
مدینہ شریف میں برکت ۴۷۹
نمک میں پانی ۴۷۹
فرشتوں کی لعنت ۴۸۰

Marfat.com

فرشتے پہرا دیتے ہیں ۴۸۰
شفاعت واجب ہے ۴۸۰
گویا میری حیات میں زیارت کی ۴۸۱
مجھ پر جفا کی ۴۸۱
مدینہ منورہ کی مٹی میں خوشبو ۴۸۱
مدینہ طیبہ میں موت کی تمنا ۴۸۲
مدینہ منورہ سے امام مالک کو بے انتہا محبت... ۴۸۳
خاک مدینہ منورہ میں شفا ۴۸۳
مدینہ منورہ کا ادب واحترام ۴۸۴
مدینہ کا مسافر ۴۸۴
مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے کی سزا ۴۸۵
ریاض الجنہ میں نماز اور دُعا ۴۸۵
حضرت انس بن مالک بارگاہِ رسالت میں ۴۸۶
منبر شریف ۴۸۷
بارگاہِ رسالت میں سلام ۴۸۷
فرشتہ ندا کرتا ہے ۴۸۸
عاشقوں کا طریقہ ۴۸۸
اعلیٰ حضرت نے حالت بیداری میں حضور... ۴۸۹
یثرب کہنے کا کفارہ ۴۹۰
مدینہ منورہ کے مختلف نام ۴۹۰
مدینہ منورہ میں فرشتوں کا نزول ۴۹۱
روئے زمین سے افضل ۴۹۱
مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۹۲
دُعا ۴۹۲

درود شریف کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۴۹۵
درود شریف کی وجہ سے فرشتے کی توبہ قبول ہوئی ۴۹۵
دل پاک ہو جاتا ہے ۴۹۶
درود شریف سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے ۴۹۶
جنت کا راستہ بھول گیا ۴۹۷
بخیل کون؟ ۴۹۷
زیارت رسول سے تین شخص محروم ۴۹۸
چاندی کے کاغذ سونے کا قلم ۴۹۸
ایسا نور جو ساری دنیا پر چھا جائے ۴۹۸
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظلم کرنے والا کون؟ ۴۹۹
بخشش کا پروانہ ۴۹۹
کوئی بھی بدنصیب نہیں ۴۹۹
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ ۵۰۰
موت کے وقت بخشش ۵۰۰
دلوں کا زنگ ۵۰۱
خوشبودار سیاہی ۵۰۱
پل صراط کا نور ۵۰۲
دُعاؤں کا محافظ ۵۰۲
کم یا زیادہ ۵۰۳
نیکی لکھنے والے فرشتے کو تھکا دیا ۵۰۳
نیکیاں منہ پر ماردی جائیں گی ۵۰۳
درود پاک نے دوزخ سے بچالیا ۵۰۴
نجات کا راستہ ۵۰۵
سوالات قبر سے بچالیا ۵۰۶
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجرم کی نماز... ۵۰۷
موت کی سختی سے عافیت ۵۰۷
دلائل الخیرات لکھنے کی وجہ ۵۰۷
فرشتوں کے ساتھ ۵۰۸
سب سے زیادہ بخیل کون؟ ۵۰۸
قیامت میں حضور سے زیادہ قریب کون؟ ۵۰۹
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلام کا جواب... ۵۰۹
سو حاجتیں پوری ہوں ۵۱۰
ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب ۵۱۰
عرش کا سایہ ۵۱۱
ہر قطرہ سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے ۵۱۱
غلام آزاد کرانے سے بہتر ۵۱۱
میدان محشر میں پیاس سے حفاظت ۵۱۲
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جنت میں ۵۱۲

Marfat.com

جنت سے دوری ۵۱۳
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوسہ لیا ۵۱۳
ایک درود شریف سے ستر بخشے گئے ۵۱۴
درود پاک کی برکت سے اولاد ہوئی ۵۱۴
اور کشتی بچ گئی! ۵۱۴
سب دُعاؤں کا مجموعہ ۵۱۵
اسّی سال کے گناہ معاف ۵۱۵
اسّی برس کی عبادت کا ثواب ۵۱۵
گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے... ۵۱۶
درود شریف کی برکت سے شفا پانا ۵۱۶
درود خواں میرے نبیؐ کا محب ہے ۵۱۶
بُرائیاں مٹ جاتی ہیں ۵۱۷
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ۵۱۷
فرشتے درود بھیجتے ہیں ۵۱۸
ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ۵۱۸
امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخشش ۵۱۹
چودھویں کے چاند کی طرح ۵۱۹
درندے بھاگ گئے ۵۲۰
قرض سے چھٹکارا ملا ۵۲۰
دوزخ سے نجات کا پروانہ ۵۲۱
مجلس دبال ہو گئی ۵۲۱
ایک کے بدلے دس ۵۲۲
درود پاک بارگاہِ خداوندی میں ۵۲۲
ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے رہیں گے ۵۲۲
شفاعت واجب ہو جائے گی ۵۲۳
ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے ۵۲۳
زبان کاٹ دی گئی ۵۲۳
کاتب کا ہاتھ کٹ گیا ۵۲۴
ذلت کی موت ۵۲۴
کبھی محتاج نہ ہو ۵۲۴
شفاعت کا سوال ۵۲۵
اللہ تبارک وتعالیٰ کافی ہے ۵۲۵
گناہوں کا کفارہ ۵۲۵
حوضِ کوثر ۵۲۶
پیاس نہیں لگتی ۵۲۶
شفیع محشر ۵۲۷
حضرت حوا علیہا السلام کا مہر ۵۲۸
سب سے بڑا راستہ ۵۲۸
خیر کی چابی ۵۲۹
عمر بھر کی نیکیوں سے زیادہ وزن ۵۲۹
رب کی پناہ ۵۳۰
ظالم بادشاہ کی ہلاکت ۵۳۰
وہ کام جسے اللہ تعالیٰ نے خود کیا ۵۳۱
انوکھی بھیک ۵۳۱
رنج وغم مٹ جاتا ہے ۵۳۲
شہد میں مٹھاس ۵۳۳
خوشیاں لوٹ آئیں ۵۳۳
ہر قطرہ سونا ۵۳۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دس ہزار کان ۵۳۴
سبز رنگ کا رقعہ ۵۳۴
درود شریف کہاں مستحب ہے؟ ۵۳۵
اپنا تجربہ ۵۳۶
صلعم لکھنا کیا ہے؟ ۵۳۶
اگر کوئی قسم کھائے ۵۳۷
بیداری میں دیدار سے مشرف ۵۳۸
شرف زیارت ۵۳۸
قیمتی چیز ۵۳۹
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت ۵۳۹
منادی کی ندا ۵۴۰
ہزار بار درود شریف ۵۴۱
کافر مسلمان ہو گئے ۵۴۲

Marfat.com

دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی ۵۴۲
مدینہ منورہ سے نور کا آنا ۵۴۳
اللہ تعالیٰ تجھے بری کردے گا ۵۴۳
کوہِ قاف ۵۴۴
مفلسی کیسے دور کریں ۵۴۵
آدھی روٹی ۵۴۶
وزارت مل گئی ۵۴۷
پانچ درویش ۵۴۷
بیماری دور ہوگئی ۵۴۸
سیر ہوکر پیا ۵۴۸
درود شریف قبر کا ساتھی ۵۴۸
قبر میں سلامت ۵۴۹
چہرہ چمک اٹھا ۵۵۰
نور کی چمک ۵۵۱
دنیا سے نفرت ۵۵۱
فرشتوں کا امام ۵۵۲
ہر رات درود پاک پڑھا کرو ۵۵۲
آسمانوں میں ذکر ۵۵۳
محدث کی مجلس ۵۵۳
فرشتوں نے درود پاک شمار کیا ۵۵۴
خود سنتا ہوں ۵۵۴
درود تامہ ۵۵۵
درود شریف پڑھنے کے آداب ۵۵۶

□□ (باب ۱۲) تلاوت قرآن مجید کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۵۵۹
کانوں کے لئے کلام لذیذ ۵۶۰
یہ انسانی کلام نہیں ۵۶۰
اس جان پر حیرانی ہے ۵۶۲
چار جن فوت ہوگئے ۵۶۲
تم میں بہتر کون؟ ۵۶۴
تلاوت قرآن شریف کے آداب ۵۶۴
مانگے بغیر زیادہ عطا ہو ۵۶۴
ہر شخص پسند کرے گا ۵۶۵
جو قرآن کو اٹکتا ہوا پڑھے ۵۶۵
دو شخص قابل رشک ہیں ۵۶۵
علماء کرام و محدثین عظام نے یہاں حسد... ۵۶۶
بلند مرتبہ ۵۶۶
قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے... ۵۶۶
قرآن مقدس کے ہر حرف کے بدلے دس... ۵۶۷
تاج کی روشنی آفتاب سے زیادہ ۵۶۷
جو ناظرہ قرآن اولاد کو سکھائے اس کے اگلے... ۵۶۸
بیٹا کے پڑھنے سے باپ کا درجہ بلند ۵۶۸
آگ میں نہ جلے ۵۶۹
دس آدمیوں کی شفاعت ۵۷۰
دل نہیں ویران گھر ۵۷۰
تین حاملہ اونٹنی سے افضل ۵۷۰
دو ہزار درجہ ثواب ۵۷۱
دل کی صفائی ۵۷۱
اُمت کا افتخار ۵۷۲
دنیا میں نور آخرت میں ذخیرہ ۵۷۲
گھر ستاروں کے مانند روشن ۵۷۲
قرب الٰہی کا ذریعہ ۵۷۳
اللہ عزوجل شانہ، کے خاص لوگ ۵۷۳
اللہ عزوجل شانہ نے توجہ سے سنتا ۵۷۳
قیامت میں نور ۵۷۴
اگر تمام دریا سیاہی بن جائیں ۵۷۴
سورۂ فاتحہ کے فضائل ۵۷۵
قرآن شریف کا احترام نجات و بخشش ۵۷۸

Marfat.com

نابینا کو بینائی مل گئی ۵۷۸
بدکار کے سر پر تاج ۵۷۸
وہ ہم میں سے نہیں ۵۷۹
گانے سے بچو ۵۷۹
سب سے بڑی سورت ۵۷۹
شیطان بھاگتا ہے ۵۸۰
دو ہزار برس پہلے ۵۸۰
دجال سے محفوظ ۵۸۱
عرش کا خزانہ ۵۸۱
قرآن کا دل ۵۸۱
اعلانیہ صدقہ کی طرح ۵۸۱
جنت کی طرف کھینچتا ہے ۵۸۲
قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا ۵۸۲
سو رکعت نوافل سے بہتر ۵۸۳
وہ شخص غافل نہیں ۵۸۳
فتنوں سے بچنے کی صورت ۵۸۳
سورہ یٰسٓ شریف کی فضیلت ۵۸۴
فاقہ سے بچنے کی تدبیر ۵۸۵
سورۂ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا ۵۸۵
ہیبت سے فوت ہو گئے ۵۸۶
شیطان سے محفوظ رہنے کی تدبیر ۵۸۶
تہائی قرآن کا ثواب ۵۸۸
جنت میں چلا جا ۵۸۸
ستر ہزار فرشتے دعا کریں گے ۵۸۸
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں میں آنسو ۵۸۹
اللہ عزوجل شانہٗ کا خط ۵۸۹
ستر مرتبہ انسان کے دل میں ندا ہوتی ہے ۵۹۰
حافظ قرآن کا مرتبہ ۵۹۰
بخشش ہو گئی ۵۹۱
ایک لاکھ حور ۵۹۱
ہر حرف کے بدلے ایک فرشتہ کی پیدائش ۵۹۱
قبر اور قیامت میں عذاب نہ ہوگا ۵۹۲
کوئی تبدیلی نہیں ۵۹۲
سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ۵۹۲
کالا کتا ۵۹۳
فرشتوں کی ستر ہزار صفیں ۵۹۳
حق ہی حق ۵۹۴
قرآن مجید کے متعلق ضروری مسائل ۵۹۴
□□ (باب ۱۳) ذکر الٰہی کا بیان
قرآن کا فرمان عالی شان ۵۹۹
جنت کے اعلیٰ درجوں میں ۶۰۰
روٹی کھانا چھوڑ دی ۶۰۰
ملائکہ پر فخر ۶۰۱
کفن چور ۶۰۱
خون کے ہر قطرہ سے ذکر الٰہی ۶۰۲
ذکر الٰہی تمام عبادتوں کی جان ہے ۶۰۳
ذکر الٰہی سے زبان جان کو تر رکھنا ۶۰۳
مردوں میں زندہ ۶۰۳
باغ جنت کی سیر ۶۰۴
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا وزن ۶۰۴
بوڑھا غالب آ گیا ۶۰۴
عذاب قبر سے نجات ۶۰۵
چہروں پر نور ۶۰۶
جنت کے باغ کہاں ہیں ۶۰۶
دس غلام آزاد کرنے کے برابر ۶۰۷
دریا کے جھاگ کے برابر گناہ معاف ۶۰۷

Marfat.com

ہر کلمہ سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے ۶۰۸
فقراء نے عرض کی ثواب تو امراء نے لے لیا ۶۰۸
جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے ۶۰۹
رحمت کا سایہ ۶۰۹
راہ خدا میں مال لٹانے سے بہتر ۶۰۹
ذکر خدا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ۶۱۰
میرا پاؤں توڑ دے ۶۱۰
ایک نیک محفل دو لاکھ بُری مجلسوں کا کفارہ ۶۱۰
دنیا کہتی ہے ۶۱۱
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث ۶۱۱
جہنم سے پناہ ۶۱۱
فرشتے گھیر لیتے ہیں ۶۱۲
بخیل کیا کرے ۶۱۳
شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے ۶۱۳
علقمند لوگ کہاں ہیں ۶۱۳
شیطان ننگا ہو گیا ۶۱۴
تمام اذکار میں افضل ۶۱۴
حرام کام سے روک دے ۶۱۵
کلمہ عرش تک پہونچتا ہے ۶۱۵
کلمہ شریف پر جنت کا وعدہ ۶۱۵
عذاب قبر سے مامون ۶۱۶
کافر بادشاہ مسلمان ہو گیا ۶۱۶
جہنم حرام ہو گئی ۶۱۷
حضرت رابعہ بصری ۶۱۷
جہنم سے نکال دو ۶۱۷
جنت واجب ہو گئی ۶۱۸
چالیس ہزار نیکیاں ۶۱۸
بیس لاکھ نیکیاں ۶۱۹
چاند کی طرح روشن چہرہ ۶۱۹
کسی گناہ کا مطالبہ نہیں ۶۱۹
ایسے کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں ۶۲۰
ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں ۶۲۰
جنت میں درخت لگایا جائے گا ۶۲۱
احد پہاڑ کے برابر ۶۲۱
حضرت نوح علیہ السلام کی وصیت ۶۲۲
کھیتی کی تسبیح سے کھیتی والے کو ثواب ۶۲۳
سو اونٹ قربانی کرنے کا ثواب ۶۲۳
انگلیوں سے سوال ۶۲۴
خادم سے بہتر ۶۲۴
مردہ گدھے کی طرح ۶۲۵
جو ذکر الٰہی نہیں کرتا ۶۲۶
ایک بزرگ کا قصہ ۶۲۶
دل کی صفائی ۶۲۶
ذکر کرنے والا افضل ۶۲۷
بعد نماز فجر اور بعد نماز عصر ۶۲۷
ذکر الٰہی نفع بخش ہے ۶۲۸
اچھا عمل ۶۲۹
صبح و شام رب کو پکارنا ۶۲۹
دنیا ملعون ہے ۶۳۰
اہل اللہ کے ارشادات ۶۳۰
لوگ کیوں پریشان ہیں ۶۳۱
ذکر الٰہی کے چند فوائد ۶۳۲
□□ (باب ۱۴) علم دین کا بیان
قرآن کا فرمان عالی شان ۶۳۵
جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے ۶۳۵
جنت میں پہنچ جاتا ہے ۶۳۵
قیمت بڑھ گئی ۶۳۶

Marfat.com

قوم کا امام ۶۳۶
قبر میں مقدم ۶۳۶
حافظ قرآن کی عزت ۶۳۷
قابل رشک ۶۳۷
عالم دین کی مثال ۶۳۷
تین اعمال نفع بخش ہیں ۶۳۸
عالم کی فضیلت عابد پر ۶۳۸
اللہ کی راہ میں ۶۳۸
فرشتے پر بچھاتے ہیں ۶۳۹
آگ کی لگام ۶۳۹
جنت کی خوشبو ۶۳۹
تحصیل علم کی فرضیت ۶۴۰
بے علم عابد کی مثال ۶۴۰
علم بے عمل کی مثال ۶۴۱
آنکھوں کا نور ۶۴۲
غافل علماء ۶۴۲
آگ پر پاؤں رکھنا ۶۴۳
سب سے بڑا سخی ۶۴۳
اللہ کی حجت ۶۴۳
دوزخ چار سو بار پناہ مانگتا ہے ۶۴۴
تمہاری غلطی بڑی خطرناک ہے ۶۴۴
فرائض سیکھو ۶۴۵
جس کا علم نہ ہو کہہ دو اللہ تعالیٰ جانے ۶۴۵
کس عالم کی صحبت میں بیٹھے ۶۴۶
دین اسلام کا ستون ۶۴۶
یہ شخص فقیہ ہو گیا ۶۴۶
یہ شان و شوکت ۶۴۷
شیطان سبقت لے گیا ۶۴۷
جنت کے راستے ۶۴۸
رات بھر کی عبادت سے بہتر ۶۴۸
ہر صدی کے خاتمے پر ۶۴۹
انتباہ ۶۴۹
گناہ فتویٰ دینے والے پر ۶۴۹
رحمت ہی رحمت ۶۵۰
میں معلم بنا کر بھیجا گیا ۶۵۰
حدیث کے مذاق اڑانے پر عبرتناک سزا ۶۵۰
ہزار برس کی عبادت سے بہتر ۶۵۱
دو حریص آسودہ نہیں ہوئے ۶۵۱
ہم قرآن پڑھتے ہیں ۶۵۱
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ ۶۵۲
سب سے زیادہ حسرت قیامت میں کس کو ہوگی ۶۵۲
فرشتوں کو تعجب ہوگا ۶۵۳
پل صراط پر آسانی ۶۵۳
امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ۶۵۳
گم شدہ چیز ۶۵۴
علماء کا مقابلہ ۶۵۵
بنی اسرائیل کا عالم ۶۵۵
علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ۶۵۶
دوگنا اجر ۶۵۶
اسلام کو ڈھانے والی چیزیں ۶۵۷
علم کے دو برتن ۶۵۷
شیطان کی مکاری ۶۵۷
سات ہزار سال کی نیکی ۶۵۸
ریچھ کی صورت ۶۵۸
علماء کے قلم کی سیاہی ۶۵۹
علم دین کے متعلق چند ضروری مسائل ۶۵۹
عطیات صرف علماء کو ۶۶۰

Marfat.com

علم کے فوائد ۶۶۱

خوف الٰہی کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۶۶۳
دوزخ میں داخل نہیں ہوگا ۶۶۳
بے فکر ۶۶۴
بغیر حساب جنت میں ۶۶۴
فرشتے مصافحہ کریں ۶۶۴
ڈرتا ہوں ۶۶۵
آنسو اپنے چہرے پر ۶۶۶
بے خوف نہ ہو جانا ۶۶۶
اللہ کے خوف سے بیمار ۶۶۷
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ۶۶۷
ہزار دینار صدقہ کرنے سے بہتر ۶۶۷
مجھ سے ایسا ڈرو ۶۶۸
خوف خداوندی ۶۶۸
ایک نوجوان کا واقعہ ۶۶۹
دو آنکھیں ۶۶۹
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوف الٰہی ۶۷۰
ایک بال کے بدلے نجات ۶۷۰
اللہ تعالیٰ کا سلام ۶۷۰
مفلسی کے غم کا علاج ۶۷۱

فضائل توبہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۶۷۳
دل کی توبہ ۶۷۳
شراب خانے میں ۶۷۴
دل تین طرح کے ہیں ۶۷۴
گناہ آسمانوں تک ۶۷۵
بہترین خطا کار ۶۷۵
میں ان کو بخش دوں گا ۶۷۶
چالیس سالہ راہ ۶۷۶
اللہ کا دوست ۶۷۷
بندے کی توبہ سے خوشی ہوتی ہے ۶۷۷
زہر کھا کے پشیماں ہونا ۶۷۸
فرشتوں نے مبارکباد پیش کی ۶۷۸
ہماری بارگاہ میں لوٹے گا ۶۷۹
تیرا گناہ بڑا ہے یا رب ذوالجلال؟ ۶۷۹
تو کریم ہے میں بخیل ہوں ۶۸۱
فرشتوں کے برابر ۶۸۲
اشکبار آنکھیں ۶۸۲
دوستوں کو ڈراؤ ۶۸۲
توبہ کے سبب بہشت میں ۶۸۳
صبح اٹھے تو توبہ کرے ۶۸۳
حبشی نے جان دے دی ۶۸۳
غرور نہ کرو ۶۸۴
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توبہ ۶۸۴
دشمنوں کو خوش نہ ہونے دیں ۶۸۴
ایسی توبہ صحیح ہے ۶۸۵
مولیٰ تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب ۶۸۶
زبان کی توبہ ۶۸۶
بیس سال تک ہمکلام نہ ہوئے ۶۸۶
آنکھ کی توبہ ۶۸۷
ساٹھ سال تک آنکھ نہ کھولے ۶۸۷
ہاتھ کی توبہ ۶۸۸
ہاتھ کاٹ کر پھینک دیا ۶۸۸
پاؤں کی توبہ ۶۸۸
عورت غائب ہوگئی ۶۸۸

Marfat.com

نفس کی توبہ ۶۸۹
ہارون رشید اور زبیدہ کا جھگڑا ۶۸۹
دشمنوں کو راضی کرے ۶۹۰
شراب کی بوتل ۶۹۰
دفتر کھولا تو دیکھا ۶۹۱
عورت بے ہوش ہوگئی ۶۹۱
چہرہ زرد پڑ گیا ۶۹۲
سوال وجواب ۶۹۳
گناہ کی لذت ۶۹۳
توبہ میں تاخیر نہیں ۶۹۴
شیطان کے زخموں پر نمک چھڑکنا ۶۹۴
توبہ نہ کرنے کا سبب ۶۹۵
بعض گناہوں سے توبہ ۶۹۶
توبہ کو نبھانا ۶۹۷
ہر تنگی سے نجات کا راستہ ۶۹۷
توبہ پر بھروسہ ۶۹۷
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت ۶۹۸
اللہ کو وہ قوم پسند ہے جو بعد گناہ توبہ کرے ۶۹۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی ۶۹۹
نیک عورت ۶۹۹
فرشتۂ رحمت ۷۰۰
سو قتل کرنے کے بعد بھی توبہ قبول ۷۰۰
باب توبہ بند نہیں ہے ۷۰۱
چار ہزار سال قبل ۷۰۱
گناہوں پر کوئی گواہ نہیں ۷۰۲
توبہ کے بعد گناہ نہ کرو ۷۰۲
رب تبارک وتعالیٰ نے قسم کھائی ۷۰۳
گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ ۷۰۳
گناہ کو حقیر نہ جانو ۷۰۴
ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کی طرح ۷۰۴
□□(باب ۱۵) امر بالمعروف ونہی عن المنکر
قرآن کا فرمان عالی شان ۷۰۵
کمزور ترین ایمان ۷۰۵
ہر کلمہ کے بدلے ایک سال کی عبادت ۷۰۶
مگر خود نہیں رکتا ۷۰۶
بے عمل مبلغ ۷۰۶
بے رحم حاکم مسلط کردے گا ۷۰۷
انبیاء کی طرح نیک عمل کیے ۷۰۸
تین سو حوروں سے شادی ۷۰۸
رب تبارک وتعالیٰ کے لئے عمل ۷۰۹
گناہ نہیں لکھے جائیں گے ۷۰۹
سب سے افضل شہید ۷۱۰
نیکوں کا کیا قصور ۷۱۰
دریا کے مقابلے میں قطرہ ۷۱۰
ایسی جگہ لعنت برستی ہے ۷۱۱
گناہ پر راضی ۷۱۱
مومن پر فرض ہے ۷۱۲
گناہوں کے باعث شہر کو زیر وزبر کرنا ۷۱۲
آپس میں گالی گلوچ ۷۱۳
خود عمل نہیں کرتے ۷۱۴
عذاب کا مسلط ہونا ۷۱۴
دُعا قبول نہ ہوگی ۷۱۴
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے ۷۱۵
حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا ۷۱۶
راستے کا حق ۷۱۶
نیکیوں کا حکم دیتے رہو ۷۱۷
صبر کا عادی ۷۱۸

Marfat.com

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی... ۷۱۷
تبلیغ میں سستی ۷۱۸
ہاتھ میں انگار لینا ۷۱۹
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنت میں ۷۲۰
جنت سنواری جاتی ہے ۷۲۰
خاموش رہا ۷۲۱
مصیبت میں ڈال دیا ۷۲۱
گناہوں کی مجلس ۷۲۲
سب کو عذاب ۷۲۲
دو قسم کے مسلمان ۷۲۳
دوسروں کو نصیحت خود کو فضیحت ۷۲۳
سرخ اونٹوں سے بہتر ۷۲۴
بنی اسرائیل کا گناہوں میں مبتلا ہونا ۷۲۴
بھلائی کی کنجیاں ۷۲۵
برابر کا ثواب ۷۲۵
برائی دور کردے ۷۲۶
خیر خواہی ۷۲۶
حضرت ابوہریرہ کی تبلیغ ۷۲۷
شراب کے مٹکے توڑ ڈالے ۷۲۸
تین گروہ ۷۲۹
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ۷۲۹
نصیحت تنہائی میں کرنی چاہیے ۷۳۰
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پانچ شرائط ۷۳۰
معروف اور منکر ۷۳۲
ادب ضروری ہے ۷۳۳
اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ۷۳۴
بہترین جہاد ۷۳۴
مبلغ بن جاؤ ۷۳۴
پیاری امت ۷۳۵
اپنے رب کی طرف بلاؤ ۷۳۶
حق بات کہنا ۷۳۷
نفرت کا اظہار ۷۳۷
سونے کی انگوٹھی ۷۳۸
بدترین حاکم ۷۳۸
اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کا انداز تبلیغ ۷۳۹
محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ ۷۳۹
ماں کی بات نہ مانی ۷۴۰
بت کی آنکھوں سے آنسو جاری ۷۴۰
ہر شخص اپنے گھر کا مبلغ ۷۴۱
فیشن پرست ۷۴۲
اے اللہ! تو گواہ ہو جا ۷۴۳
امر بالمعروف کی چند صورتیں ۷۴۴
امر بالمعروف کے متعلق چند ضروری مسائل ۷۴۴
انتباہ ۷۴۴
گناہ کا وبال ۷۴۵

صبر اور شکر کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان ۷۴۷
صبر روشنی ہے ۷۴۷
مصیبتوں پر صبر کرنا ۷۴۸
رب کعبہ کی قسم تم مومن ہو ۷۴۸
آزمائش ۷۴۹
رحمت میں شکر! زحمت میں صبر! ۷۴۹
یہ تو کتا بھی کرتا ہے ۷۴۹
کانٹا چبھنے پر گناہ معاف ۷۵۰
صبر کے فضائل قرآن میں نوے مقامات پر ۷۵۰
صبر جنت کا خزانہ ہے ۷۵۰
مصیبتوں پر صبر ۷۵۱
صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے ۷۵۱

Marfat.com

رحمت کاملہ کا سایہ ۷۵۲
شرم آتی ہے ۷۵۲
اندھے ہونے کا اجر دیدار الٰہی ۷۵۲
صبر کر ۷۵۲
بے صبر انسان کی مثال ۷۵۳
جنت میں سب سے پہلے ۷۵۳
بے حساب اجر ۷۵۳
حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی بہشت میں ۷۵۴
زبان ذاکر، دل شاکر، مومنہ بیوی ۷۵۵
مصیبت میں زیادہ شکر گزار ۷۵۵
پتھر کا رونا ۷۵۶
گدھے پر سے گر گئے ۷۵۶
مال کی چوری ۷۵۷

کسب حلال کی فضیلت اور کسب حرام کی مذمت

قرآن کا فرمان عالی شان ۷۵۹
راہ خدا میں ہے ۷۶۰
چہرہ چاند کی طرح ہے ۷۶۰
تجھ سے زیادہ عابد ۷۶۰
آسمان سے سونا چاندی نہیں بھیجتا ۷۶۱
فرائض کے بعد فرض عین ۷۶۱
حلال روزی ۷۶۱
ہاتھ کی کمائی ۷۶۲
حرام کا لقمہ ۷۶۳
جنت میں داخل ہونا ۷۶۳
رزق حلال کے بغیر تقویٰ نہیں ۷۶۴
مصروف جہاد ۷۶۴
حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتھ جنت میں ۷۶۵
حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ نے دکانداری ترک ۷۶۵
جنت واجب ہوگئی ۷۶۶
کسب کرنا بہتر ہے ۷۶۶
فرشتے کی لعنت ۷۶۷
سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کسب معاش ۷۶۷
پاک ہی کو دوست رکھتا ہے ۷۶۷
حلال سے یا حرام سے ۷۶۸
صدقہ مقبول نہیں ۷۶۸
قسم کھاتے ہیں ۷۶۸
تاجروں کی کمائی ۷۶۹
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۷۶۹
حضرت سلیمان علیہ السلام کا کسب معاش ۷۷۰
کلام نہیں فرمائے گا ۷۷۰
ایک لاکھ نیکی ۷۷۰
جنت میں داخل کر دیا ۷۷۱
لکڑیوں کا گٹھا ۷۷۱
مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ وسلم کا کسب معاش ۷۷۱
عبادت قبول نہیں ۷۷۳
کوئی فائدہ نہیں ۷۷۳
اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ۷۷۴
وضاحت ۷۷۴
حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا کسب معاش ۷۷۴
تجارت میں نیت کیا ہو ۷۷۵
بہترین تجارت بہترین پیشہ ۷۷۶
ابلیس کا بیٹا ۷۷۶
استاذ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا پیشہ ۷۷۷
ایک تاجر کا قصہ ۷۷۷
بیت المقدس سے فرشتے کی ندا ۷۷۸
خوف خدا ۷۷۸

Marfat.com

ایک لاکھ درہم ۷۷۸
حرام کی کمائی ۷۷۹
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کسب معاش ۷۷۹
کہاں سے حاصل کیا ۷۸۰
نیکی خدا کا خزانہ ہے ۷۸۱
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ۷۸۱
کیا گناہ ہے ۷۸۱
پرہیزگاری کا عظیم درجہ ۷۸۲
نیک لوگوں کا دستور ۷۸۲
مشک کی خوشبو ۷۸۲
اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ۷۸۳
دین کی حفاظت ۷۸۳
کوئی پیشہ اختیار کرنا ۷۸۴
پرندوں کا رزق تلاش کرنا ۷۸۴
عبادت کا پہلا مرحلہ ۷۸۵
ذخیرہ اندوزی ۷۸۵
دل کا سخت ہوجانا ۷۸۵
سزا سے بچ جاؤں ۷۸۶
بیٹے کو نصیحت ۷۸۶
کھوٹا سکہ ۷۸۷
گھوڑے کا جواب ۷۸۸
تجارت میں جھوٹی قسم ۷۸۸
ریشم کے تاجر ۷۸۹
جو دھوکہ دے ہم میں سے نہیں ۷۸۹
عیب ظاہر کردیں ۷۹۰
دودھ میں پانی ۷۹۰
اخلاص ۷۹۱
بدترین شخص ۷۹۱
عیب ظاہر کردی ۷۹۲
جنت فروخت کرنا ۷۹۲
حج اور عمروں سے افضل ۷۹۳
بندوں کے حقوق ۷۹۳
کم تولنا ۷۹۴
دین میں خیر خواہی دنیا و مافیہا سے بہتر ۷۹۴
کم نفع نہ ٹھکراؤ ۷۹۵
حلال کے علاوہ کچھ نہ کھائیں ۷۹۵
تیس قرآن پاک ختم کرنا ۷۹۶
خرید و فروخت کے متعلق متفرق مسائل ۷۹۶
جب تک بستی میں نہ جاؤ گے رزق نہ پاؤ گے ۷۹۸
رزق کے معاملہ میں خدائے تعالیٰ پر تہمت ۷۹۸
نفس کے لئے روٹی کا نہ لینا ۷۹۹
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درے مارنا ۸۰۰
دوسروں کو دیدو ۸۰۰
□□ (باب ۱۶) سنتوں پر عمل کرنے کی فضیلت
قرآن کا فرمان عالی شان ۸۰۱
اتباع سنت میں سو شہیدوں کا ثواب ۸۰۲
سنت کو زندہ کرنے کا ثواب ۸۰۲
سنت پر عمل اور انعام الٰہی ۸۰۳
سنت کی پیروی ۸۰۳
سنت کو چھوڑنے والا حوض کوثر سے بھگایا جائے گا ۸۰۴
خلاف سنت ۸۰۴
یہود و نصاریٰ کی پیروی ۸۰۵
جنت میں داخل ہوگا ۸۰۵
تہتر فرقے ۸۰۵
اتباع سنت نصیب ہوجائے ۸۰۶
محبوب کی ادا ۸۰۶

Marfat.com

صوفی کون؟ ۸۰۶
جو کی روٹی ۸۰۷
ایک عارف کا فرمان ۸۰۷
وہ مجھ سے نہیں ہے ۸۰۷
سنت کی پابندی کرامت سے بڑھ کر ۸۰۸

سلام کے آداب اور سنتیں

قرآن کا فرمان عالی شان ۸۰۹
سلام سے محبت بڑھتی ہے ۸۰۹
سب کو سلام کرو ۸۱۰
سلام میں پہل کرنے والا رحمت الٰہی کا... ۸۱۰
کون کس کو سلام کرے ۸۱۰
پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے ۸۱۱
کھانے کے لئے نہ بلاؤ جب تک سلام نہ کرے ۸۱۱
حضرت آدم علیہ السلام کا سلام کرنا ۸۱۱
سلام کرنے کے لئے بازار جانا ۸۱۲
سلام نہ کرنے والا بخیل ہے ۸۱۲
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بچوں کو سلام کرتے ۸۱۳
راستہ کا حق ۸۱۳
سلام کرنے پر کتنی نیکی ۸۱۳
یہود و نصاریٰ کا سلام ۸۱۳
سلام کو رواج دو ۸۱۳
سلام سے نیکی اور زندگی میں اضافہ ۸۱۵
سلام کرنے سے سو حج کا ثواب ۸۱۵
سلام کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے ۸۱۶
سلام کا مستحب طریقہ ۸۱۶
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انداز سلام ۸۱۶
علیک السلام نہ کہو ۸۱۷
اگر کوئی شخص صرف "سلام" کہے ۸۱۷
نرمی لازم ہے ۸۱۷
سلام کرو برکت ہوگی ۸۱۸
گڈ مارننگ ۸۱۸
سلام سکھانے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے ۸۱۹
سلام کے متعلق ضروری مسائل ۸۱۹
سلام کا ہدیہ ۸۲۱
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خط کے سلام کا... ۸۲۱

گھر میں داخل ہونے کے آداب

قرآن کا فرمان عالی شان ۸۲۳
جواب نہ ملنے پر واپس ۸۲۳
اس کے لئے اجازت ہے ۸۲۴
کیا میں اندر آسکتا ہوں ۸۲۴
اندر آنے کے لئے ماں سے بھی اجازت لے ۸۲۵
سلام نہ کرے اجازت نہ دو ۸۲۶
کسی کے لئے یہ حلال نہیں ۸۲۶
آنکھ پھوڑ دے تو گناہ نہیں ۸۲۶
تین بار اجازت مانگیں ۸۲۷
شیطان پر دروازہ بند ۸۲۷
مفلسی دور ہوگی ۸۲۸
سلام ہی سلام ۸۲۸
سیدھا راستہ ۸۲۸
اپنا نام بتاؤ ۸۲۹
میں جبرئیل ہوں ۸۲۹
تاک جھانک ۸۳۰
گھر میں داخلہ ۸۳۱
گھر میں داخلہ ہونے کے متعلق ضروری باتیں ۸۳۲

کھانا کھانے کے آداب و سنن

قرآن کا فرمان عالی شان ۸۳۳
کھانا کھانے میں بھی عبادت کا ثواب ۸۳۳

Marfat.com

جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے ۸۳۳
داہنے ہاتھ سے کھاؤ ۸۳۴
اکٹھا کھانے میں برکت ہے ۸۳۴
بسم اللہ بھول جائے تو یہ کہے ۸۳۵
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبسم فرمایا ۸۳۵
وہ کھانا بیماری ہے ۸۳۵
یہ پڑھنے سے بیماری نہ ہوگی ۸۳۶
بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا طریقہ ۸۳۶
برتن کا استغفار کرنا ۸۳۷
اگر لقمہ گر جائے تو صاف کر کے کھالے ۸۳۷
تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کا طریقہ ہے ۸۳۸
کھانے کے کس حصے میں برکت ہے ۸۳۸
گری ہوئی روٹی کھانے سے مغفرت ۸۳۹
گرم کھانے میں برکت نہیں ۸۳۹
حضور دسترخوان اٹھاتے وقت یہ دُعا پڑھتے ۸۳۹
نبی کریم کھانے سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھتے ۸۳۹
اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے ۸۴۰
اول بسم اللہ آخر الحمد للہ ۸۴۰
کھانے پر سے اٹھنے کی ممانعت ۸۴۰
محتاجی دور ہوتی ہے ۸۴۱
کھانا جوتے اُتار کر کھاؤ ۸۴۱
چھری کاٹنے سے کھانا کھانا ۸۴۲
کھاتے وقت تکیہ لگانا ۸۴۲
میز پر کھانا متکبرین کا طریقہ ۸۴۲
کھانے کو ناپ لیا کرو ۸۴۲
کھانا بیچ سے نہ کھاؤ ۸۴۲
پیٹ سے بڑا کوئی برتن نہیں ۸۴۴
دو لقموں میں تمام کھانا کھالیا ۸۴۴
سرکہ بہترین سالن ہے ۸۴۴
قیامت میں سب سے زیادہ بھوکا کون؟ ۸۴۵
وہ ہم میں سے علاحدہ رہے ۸۴۵
بھوک اور جھوٹ اکٹھا مت کرو ۸۴۶
پیٹ میں جہنم کی آگ ۸۴۶
اگر کھانے میں مکھی گر جائے ۸۴۶
برتن دھو کر پینے سے ایک غلام آزاد ۸۴۷
کھانے میں سات چیزوں کا دھیان رکھیں ۸۴۷
غذا میں سب سے اہم بات ۸۴۸
ایک بزرگ کا معمول ۸۴۸
ستر بیماریوں سے شفا ۸۴۸
میں متکبر نہیں ۸۴۹
فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۸۴۹
کون شخص زیادہ گنہگار ۸۵۰
آزما کے تو دیکھئے ۸۵۰
شیطان کے پھندے میں ۸۵۰
جو سرخ دسترخوان پر کھائے اسے... ۸۵۱
اگر فرعون بھوکا رہتا ۸۵۱
کھانے کے بعد پانی نہ پینا سنت ہے ۸۵۱
گوشت ۸۵۲
بہترین گوشت ۸۵۳
مرغی کا گوشت ۸۵۳
مچھلی ۸۵۳
روغن زیتون ۸۵۴
کدو ۸۵۴
کدو سے محبت ۸۵۵
انگور ۸۵۵
کھانے کے آداب اور سنن ۸۵۵
کھانے کے متعلق چند ضروری مسائل ۸۵۷

Marfat.com

انتباہ ۸۵۷
انتباہ ۸۵۸
پانی پینے کے آداب اور سُنن
قرآن کا فرمان عالی شان ۸۵۹
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تین سانس میں ۸۵۹
اونٹ کی طرح پانی مت پیئو ۸۵۹
پانی کے برتن میں پھونکنا منع ہے ۸۵۹
کھڑے ہو کر پانی پینا ۸۶۰
وضو کا بچا ہوا پانی کیسے پیئیں ۸۶۰
داہنے کو مقدم رکھو ۸۶۱
کُتے کی طرح پانی میں منہ نہ ڈالو ۸۶۱
ہاتھ سے پاکیزہ کوئی برتن نہیں ۸۶۲
غلام آزاد کرنے کا ثواب ۸۶۲
پانی چوس کر پیئو ۸۶۲
ترجیح نہیں دوں گا ۸۶۳
سنت رسول سے غیر قوم بھی متاثر ہوئے ۸۶۳
ان کے لئے دنیا میں تمہارے لئے آخرت میں ۸۶۴
ٹھنڈا اور میٹھا پانی ۸۶۴
ایسی چیز جو کھانے اور پینے کا کام دے ۸۶۵
شہد میں پانی ملا کر پینا ۸۶۵
تین چیز دے تو منع نہ کرے ۸۶۵
بکری کے دودھ میں پانی ملا کر نوش کرنا ۸۶۶
بلی سے بدتر ۸۶۶
سیراب ہو گیا ۸۶۶
ستو پینا سنت ہے ۸۶۷
چلوں کا پانی ۸۶۷
سرد پانی کے متعلق قیامت میں سوال ۸۶۷
ٹھنڈا پانی نعمت ہے ۸۶۸
اسلام میں چھوت چھات نہیں ۸۶۹
پانی پینے کے آداب ۸۶۹
مہمان نوازی کے آداب وسنتیں
قرآن کا فرمان عالی شان ۸۷۱
ولیمہ میں ستو اور کھجوریں ۸۷۱
ولیمہ کی دعوت میں شریک ہونا چاہئے ۸۷۲
کون سا ولیمہ کا کھانا بُرا ہے ۸۷۲
دعوت کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھیں ۸۷۳
جو بغیر بلائے جائے وہ چور ہے ۸۷۳
پہلے کس کی دعوت قبول کرے ۸۷۳
فاسقوں کی دعوت ۸۷۳
جو اللہ پر ایمان رکھے وہ مہمان کی عزت... ۸۷۴
تین دن کے بعد صدقہ ہے ۸۸۴
مہمانی کروں یا بدلہ لوں ۸۸۴
مہمان کو دروازے تک رخصت کرے ۸۷۵
بے تکلف دوست کے گھر ۸۷۵
کھانے پینے میں بے تکلفی ایک بزرگ کا واقعہ ۸۷۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ تین شرط پر دعوت ۸۷۶
حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ ۸۷۶
اس کھانے کا حساب نہیں ۸۷۷
کسی کو کھانا کھلانا غلام آزاد کرنے... ۸۷۷
میں بھوکا تھا ۸۷۷
فیاضی ۸۷۸
لوٹا گروی رکھ کر ضیافت کر... ۸۷۸
جنت الفردوس سے حصہ ۸۷۸
لاؤں یا نہ لاؤں ۸۷۹
مہمان سے دشمنی خدا سے دشمنی ۸۷۹
قرض لے کر مہمان نوازی کرنا سنت ہے ۸۷۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان ڈھونڈتے ۸۸۰

Marfat.com

قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ ۸۸۰
پیٹ بھرنے کے لئے دعوت قبول نہ کرے ۸۸۰
جلدی کام شیطان کا ۸۸۱
مہمان میزبان کے گھر کس طرح رہے ۸۸۱
حضرت جنید بغدادی کا کمال تقویٰ ۸۸۱
دعوت کے متعلق چند ضروری مسائل ۸۸۱
انتباہ ۸۸۲
اخلاق اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ۸۸۳
ایمان کیا ہے ۸۸۳
دعوت قبول کرلوں گا ۸۸۴
امام حسنؓ کا واقعہ ۸۸۴

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۸۸۵
دونوں مسلمانوں کی مغفرت ۸۸۵
کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا ۸۸۶
مصافحہ کا دستور صحابۂ کرام میں بھی تھا ۸۸۶
گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں ۸۸۶
گزشتہ گناہوں کی بخشش ۸۸۷
مزاج کیسا ہے؟ ۸۸۷
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصافحہ کیا ۸۸۸
گلے لگایا اور بوسہ دیا ۸۸۸
یہی میرا مقصد تھا ۸۸۹
دو آنکھوں کے درمیان بوسہ ۸۸۹
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بوسہ دیتے ۸۸۹
حسن اخلاق ۸۹۰
امیر المومنین کے ہاتھ کو بوسہ ۸۹۰
جنت کے باغ میں سیر ۸۹۰
مصافحہ سنت ہے ۸۹۱
مصافحہ کرنے کا طریقہ ۸۹۱
ترقی یافتہ دور کا مصافحہ ۸۹۲
مصافحہ اور معانقہ کے متعلق چند ضروری باتیں ۸۹۲

بیٹھنے کے آداب وسُنن

قرآن کا فرمان عالی شان ۸۹۲
جگہ کشادہ کرو ۸۹۳
کوئی چیز چھوڑ جائے ۸۹۴
حضورؐ اپنی جگہ سے سرک گئے ۸۹۴
یہ جائز نہیں ۸۹۴
اس قسم کا بیٹھنا انکساری ہے ۸۹۶
جن پر خدا کا غضب ہے ۸۹۶
جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھو ۸۹۶
گناہ معاف ۸۹۷
جوتے اُتار لو ۸۹۷
حلقہ کے درمیان بیٹھنا ۸۹۸
ان کے لئے حسرت ہے ۸۹۸
مجلس کا انعقاد ۸۹۹
یہ بھی سنت ہے ۸۹۹
بیٹھنے کے متعلق ضروری باتیں ۹۰۰

چلنے کے آداب وسُنن

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۰۱
زمین میں دھنسا دیا گیا ۹۰۱
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چلنا ۹۰۲
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انداز رفتار ۹۰۲
تین شخص پر مخصوص عذاب ۹۰۲
جنت اور جہنم کی گفتگو ۹۰۳
حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ ۹۰۳
مغرور کم عقل ہوتا ہے ۹۰۴

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائے اقدس ۹۰۴
دو عورتوں کے درمیان چلنا ۹۰۵
چلتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھیں ۹۰۵
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں ۹۰۶
جب چلیں جوتے کی آواز نہ ہو ۹۰۶
عورتوں سے فرمایا ۹۰۷
مذہب اسلام سب سے اچھا ہے ۹۰۷
چلنے کے متعلق کچھ باتیں ۹۰۸

سونے کے آداب وسُنن

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۰۹
سونے کا سنت طریقہ ۹۰۹
داہنی کروٹ لیٹنا سنت ہے ۹۱۰
پیٹ کے بل لیٹنے والوں کو اللہ تعالیٰ... ۹۱۰
جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ ۹۱۰
بے روک والی چھت پر سونا منع ہے ۹۱۰
عصر کے بعد سونا ۹۱۱
ہر رات سوتے وقت حضور کا معمول ۹۱۱
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بستر مبارک ۹۱۲
چٹائی کا نشان حضور کے جسم مبارک پر ۹۱۲
ان کے لئے دنیا ہمارے لئے آخرت ۹۱۳
مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ وسلم زمین پر ہی... ۹۱۴
ایک سیٹھ کا واقعہ ۹۱۴
سلطنت کو ٹھکرا دینا ۹۱۵
سونے اور جاگنے کی دُعائیں ۹۱۶
سوتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ۹۱۶
عرش کا طواف ۹۱۶
رات لمبی ہے ۹۱۶
اعلیٰ حضرت کے سونے کا انداز ۹۱۷
سونے سے پہلے آگ بجھا دو ۹۱۷
مغفرت ہو جاتی ہے ۹۱۸
تکیہ سے ٹیک لگانا ۹۱۸
سونے کے متعلق چند ہدایات ۹۱۸

لباس کے آداب وسُنن

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۲۱
کھاؤ اور پہنو اور تکبر نہ کرو ۹۲۱
اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا ۹۲۲
وعید ان کے لئے ۹۲۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑا... ۹۲۲
حضور نے سلام کا جواب نہیں دیا ۹۲۳
ردّی حالت میں ہونا ایمان سے ہے ۹۲۳
ذلت کا کپڑا ۹۲۳
اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر ۹۲۴
ریشم پہننے والوں کے لئے آخرت میں... ۹۲۴
حضور کا لباس دھو کر پلانا بیماروں... ۹۲۵
سونا اور ریشم عورتوں کے لئے حلال... ۹۲۵
کپڑا پہننے کی دعاء ۹۲۵
حضور کا چہرۂ انور چاند سے زیادہ حسین ۹۲۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیوند لگی ہوئی چادر... ۹۲۶
باریک ڈوپٹہ پھاڑ دیا ۹۲۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا ۹۲۶
بدن نہ جھلکے ۹۲۷
اسلامی خواتین کا پردہ اور زمانے کی عریانیت ۹۲۷
ان عورتوں پر لعنت ۹۲۸
بھائی صاحب نہیں بہن صاحبہ ۹۲۹
کرامت کا حلہ پہنائے گا ۹۲۹
داہنے سے شروع کرے ۹۲۹
اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا ۹۳۰
حضور سے پاجامہ پہننا ثابت نہیں ۹۳۰

Marfat.com

حضور کے کپڑے میلے نہ ہوتے تھے ۹۳۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین لباس ۹۳۱
مومن کی خوبی ۹۳۱
کمبل اوڑھنا بھی سنت ہے ۹۳۱
مجھے خوب ستر پوشی کا حکم دیا گیا ۹۳۲
تہبند پہننا سنت ہے ۹۳۲
ایک صوفی کا جواب ۹۳۲
لباس میں بھی رب تعالیٰ کی رضا ۹۳۳
ایک ہی لباس ۹۳۳
لباس کے متعلق چند ضروری مسائل ۹۳۳
انتباہ ۹۳۴

کنگھی کرنے اور خوشبو ملنے کا بیان

خوشبو ۹۳۷
عمدہ خوشبو ۹۳۷
کافور ملا کر دھونی لیتے ۹۳۷
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر میں تیل ڈالتے ۹۳۸
گویا وہ شیطان ہے ۹۳۸
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر رات سرمہ لگاتے ۹۳۸
سرمہ لگانا سنت ہے ۹۳۹
خوشبو، تکیہ، دودھ قبول کرنا سنت ہے ۹۳۹
لال گلاب حضور کے پسینے کا صدقہ ہے ۹۳۹
مکان میں مشک کی خوشبو ۹۴۰
بہترین خوشبو ۹۴۰
نہ پھر چاہے دُلہن پھول ۹۴۱

انگوٹھی پہننے کا بیان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی شریف ۹۴۳
دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سنت ۹۴۴
نگینہ ہتھیلی کے جانب ۹۴۴
ہاتھ میں انگارہ ۹۴۴
بُت کی بو آتی ہے ۹۴۴
سونے کی انگوٹھی ۹۴۵
انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا منع ہے ۹۴۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی ۹۴۵
عقیق کی انگوٹھی ۹۴۶
انتباہ ۹۴۶
انگوٹھی کے متعلق ضروری باتیں ۹۴۷

عمامہ شریف کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۴۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے ۹۵۰
عمامہ فرشتوں کا نشان ہے ۹۵۰
عمامہ باندھنے سے عقل اور بزرگی بڑھتی ہے ۹۵۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ باندھتے ۹۵۰
حضور کا عمامہ شریف اور اس کے نکات ۹۵۱
دینی بھائی کے سر پر عمامہ باندھ دینا آقا کی... ۹۵۱
ستر رکعتوں سے افضل ۹۵۲
عمامہ دیکھ کر شیطان بھاگتا ہے ۹۵۲
واقعہ ۹۵۲
عمامہ کے متعلق چند ضروری مسائل ۹۵۳

جوتے پہننے کے آداب وسُنن

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۵۵
جوتے بکثرت استعمال کرو ۹۵۵
جوتے پہننے کا مسنون طریقہ ۹۵۶
ایک جوتا پہن کر نہ چلیں ۹۵۶
کھڑے ہو کر جوتے پہننا ۹۵۷
کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی رہیں ۹۵۷
اللہ کے نیک بندے ۹۵۷
مردانی عورت پر لعنت ۹۵۸
نعلین شریف کا نقشہ پاس رکھنے کی... ۹۵۹

Marfat.com

نعلین اقدس ۹۵۹
جوتے پہننے کے متعلق چند ضروری باتیں ۹۵۹

مسواک کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۶۱
ہر نماز کے لئے مسواک کے لئے حکم دیتا ۹۶۱
مسواک کی تاکید ۹۶۲
مسواک کی مقدار ۹۶۲
مسواک اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے ۹۶۲
مسواک کے فوائد ۹۶۳
حضور بیدار ہو کر مسواک کرتے ۹۶۳
عورتوں کے لئے مسواک کا حکم ۹۶۳
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب... ۹۶۴
حضرت جبرئیل نے مسواک کرنے کو کہا ۹۶۴
نماز کا ثواب ستر گنا زیادہ ۹۶۴
مسواک کان پر ۹۶۵
منہ کو مسواک سے صاف کرو ۹۶۵
روزی میں برکت ۹۶۵
ہر مرض سے شفا ہے ۹۶۵
مجھ پر تین چیزیں فرض اور میری امت... ۹۶۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری مسواک فرمانا ۹۶۶
مسواک سے جانکنی کے وقت کلمہ نصیب... ۹۶۷
مسواک کرنے کا طریقہ ۹۶۷
مسواک کے متعلق ضروری باتیں ۹۶۷

داڑھی رکھنے کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۶۹
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی داڑھی مبارک ۹۶۹
مردوں کو داڑھی عورتوں کو چوٹی ۹۷۰
داڑھی مردوں کی شان ہے ۹۷۰
آتش پرستوں کی مخالفت ۹۷۱
حضور کو داڑھی منڈانے والوں سے نفرت ۹۷۱
مخالفت یا موافقت ۹۷۲
فرشتے قسم کھاتے ہیں ۹۷۳
محبت کی نشانی ۹۷۳
داڑھی منڈانے والا حضور کا نہیں ۹۷۴
داڑھی کی اہمیت ۹۷۴
داڑھی منڈانے والے کی گواہی قبول نہیں ۹۷۵
تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا ۹۷۶
کاش داڑھی مل جاتی ۹۷۶
داڑھی کا مذاق نہ اُڑاؤ ۹۷۷
آپ بیتی ۹۷۷
کافروں کی عادت ۹۷۸
داڑھی ایک مشت سے زیادہ ہو تو کاٹ... ۹۷۸
تین شخص پر نظر رحمت ۹۷۸
ہجڑوں کی نقل ۹۷۹
سکھوں نے داڑھی رکھی ۹۷۹
کیا یہی محبت ہے ۹۸۰
اگر عورت کو داڑھی نکل آئے ۹۸۱
چہرہ بگاڑنے والوں پر لعنت ۹۸۱
میں باپ نہیں ماں ہوں ۹۸۲
گیسو بریدہ گالی ہے ۹۸۲
داڑھی کے متعلق چند ضروری باتیں ۹۸۳

حجامت وناخن بنوانے کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۸۵
پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ۹۷۶
جو ناخن نہ ترا شے وہ ہم میں سے نہیں ۹۸۶
چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں ۹۸۶
بڑھاپا قیامت میں نور ہوگا ۹۸۶
بال نیزہ بن جائے گا ۹۸۷

Marfat.com

کچھ بال منڈانا کچھ چھوڑ دینا ۹۸۷
جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے ۹۸۷
ناخن تراشنے کا مسنون طریقہ ۹۸۸
پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ ۹۸۸
چند ضروری باتیں ۹۸۸

چھینک اور جماہی کے آداب

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۹۱
چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے ۹۹۱
چھینک آئے تو الحمدللہ رب العلمین کہے ۹۹۲
چھینکنے والے کیلئے فرشتے الحمدللہ کہتے ہیں ۹۹۲
حضور نے الحمدللہ کہنے والے کو جواب دیا ۹۹۳
تمام گناہ معاف ۹۹۳
چھینک دوزخ کے آگ کے درمیان پردہ ہے ۹۹۳
پہلی چھینک حضرت آدم علیہ السلام کو آئی ۹۹۴
چھینک میں آواز کم نکالنا سنت ہے ۹۹۴
جماہی کے وقت منہ پہ ہاتھ رکھ لیں ۹۹۴
اگر نماز میں جماہی آئے تو اسے روکے ۹۹۵
اگر زکام سے چھینک آئے ۹۹۶
وہ بات حق ہے ۹۹۶
فائدہ ۹۹۶
انتباہ ۹۹۶
چھینک اور جماہی سے متعلق ضروری باتیں ۹۹۷

مریض کی عیادت کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان ۹۹۹
عیادت کو جانا سنت ہے ۱۰۰۰
میں بیمار ہوا تم نے عیادت نہ کی ۱۰۰۰
جنت کے پھل ۱۰۰۱
ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں ۱۰۰۱
جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور ۱۰۰۱
ترا چلنا اچھا ۱۰۰۲
ایک دن میں پانچ کام جنتیوں میں نام ۱۰۰۲
جنت میں داخل ہوگا ۱۰۰۲
عیادت کو جائے تو یہ دعا پڑھے ۱۰۰۳
ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ۱۰۰۳
حضور نے یہودی کے لڑکے کی عیادت کی ۱۰۰۳
شفا کے لئے دعا کریں ۱۰۰۴
درد کی شکایت ۱۰۰۴
جہنم کی آگ سے محفوظ ۱۰۰۴
طبیعت کیسی ہے ۱۰۰۵
بخار میں مبتلا ۱۰۰۶
بیمار یا طبیب ۱۰۰۶
گناہوں سے پاک ۱۰۰۷
مریض کا گناہ نہیں لکھا جاتا ۱۰۰۷
ایک حیرت انگیز واقعہ ۱۰۰۷
بے چارہ مسافر ہے ۱۰۰۸
مریض کی طبیعت بہل جائے گی ۱۰۰۹
پچاس برس کی عیادت کی ۱۰۰۹
عیادت کے متعلق ضروری باتیں ۱۰۱۰

سفر کے آداب وسُنن

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۱۱
تنہا سفر نہ کرے ۱۰۱۱
ایک کو امیر بنالیں ۱۰۱۲
عجیب وغریب واقعہ ۱۰۱۲
سفر سے جلدی لوٹنا ۱۰۱۳
حضور سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز ادا کرتے ۱۰۱۴
عورت کا تنہا سفر کرنا ۱۰۱۴
سفر کس لئے کرے ۱۰۱۵

Marfat.com

سامان سفر ۱۰۱۵
علم کی تلاش میں سفر کرنا ۱۰۱۶
حضرت سفیان ثوری کا سفر ۱۰۱۶
چار رکعت نماز سفر سے قبل پڑھے ۱۰۱۶
حالت سفر میں موت ۱۰۱۷
قدرت الٰہی کا مشاہدہ ۱۰۱۸
اللہ تعالیٰ کو مسافر محبوب ہے ۱۰۱۸
اہل وعیال کے لئے تحفہ لانا سنت ہے ۱۰۱۹
عبداللہ بن عمر کی پارسائی ۱۰۱۹
سنیچر اور جمعرات کا سفر مبارک ہے ۱۰۲۰
پہلے ساتھی پھر سفر ۱۰۲۰
الوداع کرنا مستحب ہے ۱۰۲۱
مسافر کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے ۱۰۲۱
فرشتے دعا کرتے ہیں ۱۰۲۲
سفر میں لاٹھی ساتھ رکھنا سنت ہے ۱۰۲۲
سفر میں دوست کی مدد کرنا ۱۰۲۳
اپنے لئے دُعا کرنے کو کہنا مستحب ہے ۱۰۲۳
سفر میں کیا پڑھے ۱۰۲۴
سواری پر سوار ہوتے وقت کی دُعا ۱۰۲۵
سفر کے متعلق چند ضروری مسائل ۱۰۲۵

نکاح کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۲۷
نکاح کرنا نوافل عبادت سے بہتر ۱۰۲۷
میرا نکاح کردو ۱۰۲۸
نکاح سنت ہے ۱۰۲۸
ستر رکعت سے بہتر ۱۰۲۹
شرم گاہ کی حفاظت ۱۰۲۹
نیک بیوی ۱۰۲۹
ایک بزرگ نے فوراً نکاح کیا ۱۰۳۰
عورت کے لئے ثواب ہی ثواب ۱۰۳۰
شادی شدہ مردوں کا ثواب ۱۰۳۱
عورت کے لئے بہشت کے ستر دروازے ۱۰۳۲
نیک بیوی سے بہتر کوئی نعمت نہیں ۱۰۳۲
وہ جنتی ہے ۱۰۳۳
ہزاروں شہیدوں کا ثواب ۱۰۳۳
ایک بزرگ کا واقعہ ۱۰۳۴
راز کی بات ۱۰۳۵
جہاد کے برابر ۱۰۳۵
بہترین شوہر اور بہترین بیوی ۱۰۳۶

موت کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۳۷
ہوشیار شخص ۱۰۳۸
موت کو یاد کرو شہادت کا درجہ... ۱۰۳۸
موت کی یاد زاہد بنا دیتی ہے ۱۰۳۸
موت کو یاد کرنا رات میں قیام سے... ۱۰۳۹
موت سے چھٹکارا نہیں ۱۰۳۹
بڑا دانشمند کون؟ ۱۰۴۰
موت کا ذکر ۱۰۴۰
موت کی تکلیف ۱۰۴۱
پسینہ کس لئے آرہا ہے ۱۰۴۱
مرنے سے ڈرنا ۱۰۴۱
مسافر کی طرح رہو ۱۰۴۲
موت کو یاد کرو دل نرم ہوگا ۱۰۴۲
موت کو بھول جانے سے... ۱۰۴۳
عبرت حاصل کرو ۱۰۴۳
لمبی زندگی ۱۰۴۴

Marfat.com

موت، کا پیغام ۱۰۴۴
ہر بال میں موت ۱۰۴۵
انبیاء کرام علیہم السلام پر موت... ۱۰۴۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھتے ہی... ۱۰۴۶
عبرت آموز واقعہ ۱۰۴۶
مومن کہتا ہے مرحبا مرحبا ۱۰۴۷
مردہ زندہ ہوگیا ۱۰۴۷
زندہ کون مردہ کون ۱۰۴۸
محافظ فرشتے ۱۰۴۸
پانچ چیز کو غنیمت سمجھو ۱۰۴۹
عمر کا آخری میدان ۱۰۴۹
حساب سے پہلے حساب کرو ۱۰۴۹
دُنیا کی حقیقت ۱۰۵۰
انسانی کھوپڑی کی داستان ۱۰۵۱
جانکنی کے وقت کیا کرنا چاہئے ۱۰۵۱
جانکنی کے متعلق ضروری باتیں ۱۰۵۲

جنازہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۵۳
جنازہ میں شریک ہونے کا ثواب ۱۰۵۳
سفارش قبول کی جاتی ہے ۱۰۵۴
جنازہ باعث عبرت ہے ۱۰۵۴
تین خوف سے نجات پانا ۱۰۵۴
ایک گنہ گار کا عجیب وغریب واقعہ ۱۰۵۴
ایک کا دوسرے مسلمان پر چار حق ہے ۱۰۵۵
جنت واجب ہوجاتی ہے ۱۰۵۵
آخرت کی پہلی منزل ۱۰۵۶
میت کو نہلانے کا طریقہ ۱۰۵۶
کفن پہنانے کا طریقہ ۱۰۵۷
جنازہ میں کندھا دینا عبادت ہے ۱۰۵۷
کفنی لکھنے کا فائدہ ۱۰۵۸
بسم اللہ شریف لکھنے کی فضیلت ۱۰۵۹
نمازِ جنازہ ۱۰۵۹
میت کو قبر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھیں ۱۰۶۰
اول اور آخر قبر ہے ۱۰۶۱
آبادی قبرستان کی ۱۰۶۲

قرض دینے کی فضیلت

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۶۳
ہر روز صدقہ کرنے کا ثواب ۱۰۶۴
قرض دینے والے کی بخشش ہوگئی ۱۰۶۴
قرض دار ہو کر مرجانا اللہ تعالیٰ کو سخت... ۱۰۶۵
بعد وفات بھی ادائے قرض فرمایا ۱۰۶۵
جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ۱۰۶۶
خدا کی لعنت ۱۰۶۶
وہ شخص قیامت میں چور ہوگا ۱۰۶۷
قرضدار مومن کی روح معلق رہتی ہے ۱۰۶۷
خدا کی ضمانت ہی کافی ہے ۱۰۶۷
ملت اسلامیہ کے پیارے ایمان والو! ۱۰۶۹
نرمی سے کام لو ۱۰۶۹
ضرورت کے وقت قرض لینا سنت ہے ۱۰۷۰
وہ قوم پاک نہیں ہوسکتی ۱۰۷۰
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی پرہیز گاری ۱۰۷۱
قرض دینے کا ثواب ۱۰۷۱
قرضدار کا تحفہ قبول نہ کرے ۱۰۷۲
اللہ تعالیٰ قیامت میں قرض ادا فرمادے گا ۱۰۷۲
اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو ۱۰۷۳
فرض۔قرض۔مرض ۱۰۷۳

Marfat.com

ریا کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۷۵
ریا شرک خفی ہے ۱۰۷۵
شرک اصغر کیا ہے ۱۰۷۶
بروز محشر ایک منادی کی ندا ۱۰۷۶
ریا کی سزا ۱۰۷۶
کیوں روتے ہو؟ ۱۰۷۷
جس نے ریا کے ساتھ صدقہ دیا ۱۰۷۷
بت اور پتھر نہیں پوچھیں گے ۱۰۷۷
گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا ۱۰۷۸
جلد حاصل ہونے والی خوشخبری ۱۰۷۹
ریا کار اور جب الحزن ۱۰۷۹
لوہا سے زیادہ مضبوط ۱۰۷۹
آسمان وزمین میں لعنت ۱۰۸۰
جنت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ۱۰۸۰
سات فرشتے سات آسمان ۱۰۸۱
نماز پھر سے پڑھو ۱۰۸۳
تمہارے لئے دو ثواب ۱۰۸۳
اخلاص کا ثواب ۱۰۸۴
اللہ تعالیٰ کی رضا ۱۰۸۴
وہی عمل قبول کرتا ہوں ۱۰۸۵
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا ۱۰۸۵
ہونٹ اور آگ کی قینچی ۱۰۸۶
ریا سے بچو ۱۰۸۶
ریا کاری سے بچنے کا علاج ۱۰۸۶
پارسائی ظاہر نہ ہو ۱۰۸۷
دکھاوے کا روزہ ۱۰۸۷
ریا کاروں پر جنت حرام ۱۰۸۸
ریا کار اللہ کو فریب دیتا ہے ۱۰۸۸
بیش قیمت لباس ۱۰۸۸
اخلاص کی کمی ۱۰۸۹
ریا کے متعلق ضروری باتیں ۱۰۸۹

جہاد کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۹۱
کون سا عمل افضل ہے ۱۰۹۱
ایک مہینے کے روزوں سے بہتر ۱۰۹۲
مشک جیسی خوشبو ۱۰۹۲
ستر سال نماز ادا کرنے سے بہتر ۱۰۹۲
ایسا کوئی عمل نہیں ۱۰۹۳
سو درجات بلند ۱۰۹۳
جنت تلواروں کے سائے میں ۱۰۹۳
شہادت کی تمنا ۱۰۹۴
یہ حسین گھر شہیدوں کے لئے ۱۰۹۴
تیرا بیٹا جنت الفردوس میں ۱۰۹۵
سات سو اونٹنیاں دی جائیں گی ۱۰۹۵
شہادت میں تکلیف نہیں ہوتی ۱۰۹۵
سخت تکلیف میں مبتلا ۱۰۹۵
بچوں کا جوش جہاد ۱۰۹۶
غسیل الملائکہ ۱۰۹۶

فضائلِ میلاد

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۰۹۷
سارا گھر نور سے منور ہو گیا ۱۰۹۸
فضائلِ میلاد ۱۰۹۸
انوار ملائکہ اور انوار رحمت ۱۰۹۸
سال میں دو مجلسیں ۱۰۹۹
بھنے ہوئے چنے پر فاتحہ ۱۰۹۹

Marfat.com

میلاد شریف کا فائدہ ۱۰۹۹
جنات نعیم ۱۱۰۰
فضائل عاشورہ
قرآن کا فرمان عالی شان ۱۱۰۳
دس ہزار شہیدوں کا ثواب ۱۱۰۳
گناہوں کو مٹا دیتا ہے ۱۱۰۴
عاشورہ کا روزہ ساٹھ برس کی عبادت... ۱۱۰۴
آسمان سے پہلی رحمت ۱۱۰۵
نور کے ہزار محل کی تعمیر ۱۱۰۵
موت کا احساس نہ ہوگا ۱۱۰۵
روزی کی فراخی ۱۱۰۶
عاشورہ کا روزہ جانور بھی رکھتے ہیں ۱۱۰۶
تمام سال روزہ رکھنے کا ثواب ۱۱۰۷
بقیہ دن پورا کرو ۱۱۰۷
ستر ہزار فرشتے ۱۱۰۸
ماہِ رجب کی فضیلت
قرآن کا فرمان عالی شان ۱۱۰۹
حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ۱۱۰۹
رجب کے روزے کی فضیلت ۱۱۱۰
عذاب قبر سے محفوظ ۱۱۱۰
عرش کے سایہ میں دسترخوان ۱۱۱۱
تمام گناہ معاف ۱۱۱۱
ایک ہزار برس کے روزوں کا ثواب ۱۱۱۲
زمین کی مقدار سونا ۱۱۱۲
صدیقین کے ساتھ جنت میں ۱۱۱۲
کرامتِ عظمیٰ ۱۱۱۳
جنت عدن ۱۱۱۳
ہزار درجہ ۱۱۱۴
جنت کے ایک نہر کا نام ۱۱۱۴
ہزار حوریں ملیں گی ۱۱۱۴
ستائیس رجب کے روزے کی فضیلت ۱۱۱۵
چار راتوں میں عبادت ۱۱۱۵
شب برأت کے فضائل
قرآن کا فرمان عالی شان ۱۱۱۷
شعبان میں روزے رکھنا ۱۱۱۷
بہت زیادہ محبوب ۱۱۱۸
پتھر میں آدمی ۱۱۱۸
تمام لوگوں کی بخشش ۱۱۱۹
شب برأت کے انعامات ۱۱۱۹
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ۱۱۲۰
پاکی کا طلب گار ۱۱۲۱
اچھے نام رکھنے کی فضیلت
قرآن کا فرمان عالی شان ۱۱۲۳
اولاد کا حق والد پر یہ بھی ہے کہ... ۱۱۲۳
اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارا نام ۱۱۲۴
انبیاء کرام کے نام پر نام رکھو ۱۱۲۴
دونوں بہشت میں ۱۱۲۴
جنت میں جاؤ ۱۱۲۵
ایک محمد دو محمد یا تین محمد ۱۱۲۵
وہ ضرور جاہل ہے ۱۱۲۵
اس کی عزت کرو ۱۱۲۶
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نام بدل دیا ۱۱۲۶
اپنا نام سہل رکھو ۱۱۲۶
دوبارہ رحمت الٰہی کا نزول ۱۱۲۷
جب مشورہ کریں ۱۱۲۷
اس دور کے نام پر افسوس ۱۱۲۸
عورتوں کا رجحان ۱۱۲۸

Marfat.com

نام بگاڑ کر نہ بلائیں ۱۱۲۹
ایسے نام نہ رکھیں ۱۱۲۹
بچوں کے نام اس طرح رکھیں ۱۱۳۰
نام کے متعلق چند ضروری باتیں ۱۱۳۰
نام کا اثر ۱۱۳۱

خاموشی کی فضیلت اور گفتگو کے آداب

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۱۳۳
اچھی گفتگو نجات کا ذریعہ ۱۱۳۳
واضح گفتگو کرنا حضور کی سنت ہے ۱۱۳۳
اچھی گفتگو کرنے والے کو انعام ۱۱۳۴
اپنے اعمال نامہ کو فضول باتوں سے بچاؤ ۱۱۳۴
زبان کی حقیقت ۱۱۳۵
خاموشی میں نجات ۱۱۳۵
اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو ۱۱۳۶
آسان عبادت ۱۱۳۶
زبان دانتوں تلے ۱۱۳۶
منہ میں کنکریاں ۱۱۳۷
خاموشی حکمت ہے ۱۱۳۷
جنت حرام ۱۱۳۷
کیڑے مکوڑے پر بھی لعنت نہ کرو ۱۱۳۸
نادان کی خاموشی ۱۱۳۸
مسلمان پر لعنت کرنا اور قتل کرنا برابر ہے ۱۱۳۸
تھوڑا ہنسو گے زیادہ روؤ گے ۱۱۳۹
تمہارا منہ خون سے بھرا ہوا ہے ۱۱۳۹
بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی ۱۱۳۹
نادان کی خاموشی ۱۱۴۰
عذاب میں مبتلا ۱۱۴۰
جنت کی خوشخبری ۱۱۴۰
باتیں کم کرو ۱۱۴۱
زبان کی نگہداشت ۱۱۴۱
زبان کی احتیاط ۱۱۴۱
گفتگو کے متعلق چند ضروری باتیں ۱۱۴۲

دعا کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان ۱۱۴۳
بددعا نہ کرو ۱۱۴۳
جلدی نہ کرو ۱۱۴۴
اللہ تعالیٰ بے شمار سے دینے والا ہے ۱۱۴۴
کونسی دُعا زیادہ سنی جاتی ہے ۱۱۴۴
عافیت کا سوال ۱۱۴۵
دعا میں ہاتھ اٹھانا ۱۱۴۵
جامع دُعا ۱۱۴۵
دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں ۱۱۴۶
راستہ بھولنے پر یہ دُعا پڑھو ۱۱۴۶
دُعا قبول نہیں کروں گا ۱۱۴۷
بزرگ کی دعا ۱۱۴۸
تین دعائیں ۱۱۴۸
ہر نبی کے لئے ایک مخصوص دُعا ۱۱۴۹
دعا میں ایک ہاتھ ۱۱۴۹
مصیبت پر نعم البدل ملنے کی دُعا ۱۱۵۰
دعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ۱۱۵۰
جامع دعا ۱۱۵۱
اسنادِ دُعائے غوث اعظم ۱۱۵۲

اعتذار

Marfat.com

ماخذ ومراجع

قرآن مجید
تفسیر روح البیان
تفسیر کبیر
تفسیر خزائن العرفان
تفسیر نعیمی
تفسیر عزیزی
مدارک
تفسیر قرطبی
بخاری شریف
مسلم شریف
ابوداؤد شریف
ترمذی شریف
نسائی شریف
ابن ماجہ شریف
دارمی
دار قطنی
مشکوٰۃ شریف
بیہقی
مسند احمد
شرح السنہ
طحاوی
طبرانی
شرح مشکوٰۃ
مرات المناجیح
ابن عساکر
احیاء العلوم
کیمیائے سعادت
مکاشفۃ القلوب
منہاج العابدین
غنیۃ الطالبین
عوارف المعارف

ہشت بہشت
کشف المحجوب
سبع سنابل شریف
انیس الارواح
افضل الفوائد
نزہۃ المجالس
فتح الباری
مستدرک حاکم
ریاض الصالحین
حجۃ اللہ البالغہ
مدارج النبوۃ
جذب القلوب
تکمیل الایمان
سرور القلوب
راحت القلوب
الکلام الاوضح
شرح الصدور
تنبیہ الغافلین
القول البدیع
حصن حصین
شواہد الحق
دلیل العارفین
مطالع المسرات
ذکر خیر
فجر منیر
درۃ الناصحین
مقاصد السالکین
مفاخر الاسلام
کشف الغمہ

تذکرۃ الواعظین
آبِ کوثر
اسرار الاولیاء
روض الفائق
العقد الثمین
حسن المحاضرہ
معجزات الشفا
زاد المعاد
تذکرۃ الاولیاء
مشیر الغرام الساکن
فاکہی
شفا شریف
روض الریاحین
رونق المجالس
جامع المعجزات
شمائل شریف
خصائص کبریٰ
حلیہ
ابن حبان
ابن ہشام
لمعۃ الضحیٰ
حیاۃ الحیوان
الامن والعلیٰ
تاریخ الخلفاء
عوالی الفرش
نسیم الریاض
ابن خزیمہ
الدر الثمین
حیات اعلیٰ حضرت

ملفوظات اعلیٰ حضرت
مطالع المسرات
تعلیمات اعلیٰ حضرت
تہذیب التہذیب
مثنوی شریف
شواہد النبوۃ
سعادۃ الدارین
فتاوٰی رضویہ
فتاوٰی افریقہ
ہدایہ
دیلمی
زرقانی
جامع صغیر
درمختار
حدائق بخشش
تحفۂ رحیمی
عیون الحکایات
درمنثور
عالمگیری
بہارِ شریعت
احکامِ شریعت
سیرۃ الصحابہ
ترغیب
احسن الوعا
جوہرہ
اولیا رجال الحدیث
فتاوٰی شامی
برکات الامداد لاہل الاستمداد

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

کلمہ طیبہ کی فضیلت، اہمیت اور برکت

باب ایمان کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ،

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

[ترجمہ کنزالایمان، پ ۱۶ ع ۱۰]

ایمان

پیارے اسلامی بھائیو! ایمان کے لغوی معنی ہیں امن دینا۔ اور شریعت میں ایمان ان اسلامی عقائد کا نام ہے جنہیں قبول کر کے انسان عذاب الٰہی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے اور ان میں سب سے بڑا رکن کلمہ طیبہ ہے جسے انسان پڑھ کر صاحب ایمان بنتا ہے۔

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں پہلا جز "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور تمام معبودانِ باطل کا انکار ہے اللہ عزّوجل شانہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور خالقِ کائنات ہی عبادت و بندگی کے لائق ہے اور دوسرا جز "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" یعنی توحید کے ساتھ ساتھ اللہ کے پیارے حبیب و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرنا ہے اور اللہ کے سچے رسول ہونے کی گواہی دینا ہے ان دونوں جزوں کو دل و جان سے قبول کرنے کا نام ایمان ہے۔

Marfat.com

اقرارِ ربوبیت

پیارے دینی بھائیو! کلمہ کی تصدیق اور اقرار کا سلسلہ عالمِ ارواح ہی میں شروع ہو چکا تھا چنانچہ قرآن مقدس میں خالقِ کائنات ارشاد فرماتا ہے:

"وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِیْنَ"

اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے اس کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۹ ع ۱۲]

یہ وہ اقرار ہے جسے تمام روحوں نے عالمِ ارواح میں کیا تھا اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں پیدائش سے لے کر موت تک ہماری زندگی کا سامان مہیّا کرنے والا تو ہی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت اقدس پر ہاتھ پھیرا تو قیامت تک پیدا ہونے والی روحیں نکل آئیں تو ان کی الگ الگ جماعتیں مقرر فرمادیں۔ نبیوں کی الگ، ولیوں کی الگ، مسلمانوں کی الگ، کافروں کی الگ، نیکوں کی الگ، بدوں کی الگ، ہر ایک کی ویسی ہی صورتیں بنائیں جیسی کہ دُنیا میں بنانا تھا، ہر ایک کو بولنے کی طاقت وقوت دی۔ تب اللہ عزوجل شانہ، نے فرمایا: "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا ہاں تو ہی ہمارا رب و مالک ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور تمہارے باپ آدم کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ تم نے میری ربوبیت کا اقرار کرلیا ایسا نہ ہو کہ تم کہنے لگو ہمیں خبر نہ تھی۔ تم جان لو! میرے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میرے علاوہ کوئی رب نہیں۔ میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرنا اس قول واقرار کو یاد دلانے کے لئے نبیوں اور رسولوں کو بھیجوں گا اور تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا، اس پر تمام انسانوں کی روحوں نے یہ کہہ کر اقرار کیا "لَآ اِلٰـہَ لَنَا غَیْرُکَ" تیرے سوا ہمارا کوئی

Marfat.com

معبود نہیں۔

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی تفسیر

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عمدہ میں میں نے لکھا دیکھا کہ خواجہ یوسف چشتی سے روایت ہے کہ جس وقت "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کی آواز آئی تو اس وقت تمام مسلمانوں اور کافروں کی روحیں ایک جگہ تھیں آواز کے آتے ہی ان کی چار قسمیں ہو گئیں۔

پہلی قسم کی روحوں نے جب آواز سُنی اسی وقت سجدے میں گر پڑیں اور دل و زبان سے کہا: "قَالُوْا بَلٰی" (انہوں نے کہا ہاں) دوسری قسم کی روحوں نے بھی سجدہ کیا اور زبان سے "قَالُوْا بَلٰی" لیکن دل سے نہ کہا۔ تیسری قسم کی روحوں نے دل سے کہا۔ چوتھی قسم کی روحوں نے نہ دل سے کہا اور نہ زبان ہی سے کہا۔

پھر خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ جنہوں نے سجدہ کیا اور دل و زبان سے اقرار کیا وہ اولیاء کرام اور انبیاء عظام اور مومن تھے اور جنہوں نے زبان سے کہا اور دل سے نہ کہا وہ ان مسلمانوں کا گروہ تھا جو پہلے مسلمان ہوتے ہیں اور مرتے وقت بے ایمان ہو کر دُنیا سے جاتے ہیں۔ تیسری قسم جنہوں نے زبان سے نہ کہا لیکن دل سے کہا وہ ایسے کافر تھے جو پہلے کافر ہوتے ہیں بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں۔ لیکن چوتھی قسم جنہوں نے نہ دل سے کہا اور نہ زبان سے وہ کافر تھے جو پہلے سے ہی کافر ہوتے ہیں اور بعد میں بھی کافر ہی ہو کر دنیا سے گزر جاتے ہیں۔

[هشت بهشت]

اِسلام یہ ہے

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے کہ ایک شخص جلوہ افروز ہوئے جن کا لباس بہت سفید اور بال بہت زیادہ کالے تھے ان پر سفر کے آثار ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہ تھا اور وہ حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے اپنے گھٹنے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹنے شریف سے مَس کر دیئے اور اپنے ہاتھ اپنے زانو پر رکھے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اسلام کے متعلق بتایئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان شریف کے روزے رکھو اور خانۂ کعبہ کا حج کرو اگر استطاعت رکھو۔ عرض کیا آپ نے سچ فرمایا!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو ان پر تعجب ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں عرض کیا مجھے ایمان کے متعلق بتائے تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخری دن کو مانو اور اچھی بُری تقدیر کو مانو۔ عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ عرض کیا مجھے احسان کے متعلق بتایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ نہ ہو سکے تو گمان کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ عرض کیا قیامت کی خبر دیجئے۔ حضور مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں۔ عرض کیا قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں ننگے بدن والے فقیروں بکریوں کے چرواہوں کو محلّوں پر فخر کرتے دیکھو گے۔

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے یں کہ پھر سائل چلے گئے۔ میں کچھ دیر ٹھہرا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سائل کون ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول جانیں! فرمایا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

[مسلم شریف]

پیارے دینی بھائیو! مبادا ہرگز ہرگز اس سے آپ قطعی گمان نہ کریں کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم نہیں تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی عطا سے دانائے غیوب ہیں اور عالمِ ما کان و ما یکون ہیں جس پر درجنوں آیات بیّنات اور احادیثِ مبارکہ شاہد و عدل ہیں اور قیامت کا علم بھی غیب ہی سے متعلق ہے لہٰذا ہم سُنّی بھولے

Marfat.com

بھالے مسلمانوں کا یہی عقید ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں اور تمام غیبی امور کا علم ہے وہیں قیامت کب آئے گی اس کا بھی علم ہے واضح ہو کہ وہابی، نجدی، دیوبندی اور یوں ہی دیگر فرقۂ باطلہ اس حدیث پاک کے تناظر میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے کُلّی غیب کا انکار کرتے ہیں۔ سر دست گمراہوں اور بدمذہبوں کے ہوش ٹھکانے پر لگاؤں اور حدیث مذکور کی شرح و وضاحت سے کام لوں۔ بخوفِ طوالت پہلو تہی کر رہا ہوں البتہ اپنے سُنّی بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں علماء حق کی کتابوں سے رجوع کریں خصوصاً جاء الحق اور فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب الدَّولَۃُ المکیۃ سے استفادہ کریں جس میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے علم غیب کے ثبوت پر دلائل و براہین کے دریا بہائے گئے ہیں اور گستاخانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہروں کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی علمی قلعی کھولی گئی ہے اور خرد ماغی کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے۔

ایمان کی ستر ۷۰ شاخیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخیں ہیں ان میں سے اعلیٰ یہ کہنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ کوئی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دے اور حیا بھی ایمان کی شاخ ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

[مسلم و بخاری]

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے جنگ کروں تا کہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جناب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں جب یہ کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیں گے سوا اسلامی حق کے کیونکہ ان کا

Marfat.com

حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

[بخاری شریف]

جُملہ انبیاء کرام کی تعلیم کا محور

اولادِ آدم جوں جوں دنیا کے جال میں پھنس کر کلمۂ طیبہ کے معنی و مفہوم سے بے خبر ہوتی رہی تو اللہ تبارک وتعالیٰ انبیاء کرام کو بھیج کر اس کی یاد دہانی کراتا رہا چنانچہ ہر نبی نے اپنی اپنی قوم میں اسی کلمہ پاک اور توحید و رسالت کی تبلیغ کی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ"

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ ہی کو پوجو۔

[ترجمہ :کنزالایمان پ ۱۷ ع ۲]

اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اسی کلمہ کی دعوت دی جیسا کہ قرآن مقدس میں بیان کیا گیا ہے۔

"لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ"

بے شک ہم نے نوح کو اس قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

[ترجمہ :کنزالایمان پ ۸ ع ۱۵]

برادرانِ اسلام! جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں تشریف لائے سبھوں نے اس کلمے کی دعوت دی۔ آخر میں جب سید الانبیاء خاتم المرسلین مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِ فانی میں تشریف لائے تو انہوں نے بھی کلمۂ طیبہ کی دعوت دی چنانچہ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِکْ

Marfat.com

بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا"

تم فرماؤ ظاہری صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی اُمید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کا شریک نہ کرے۔

[ترجمہ :کنز الایمان پ۱۶ ع۳]

برادرانِ اسلام! حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے رُسُلانِ عظام اس خاکدانِ گیتی پر تشریف لائے ہر ایک نے یہی پیغام دیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ! قرآن مقدس میں جگہ جگہ اس کی تعلیم دی گئی ہے اور اللہ کی وحدانیت کا ذکر کیا گیا ہے۔

کلمہ طیّبہ کی مثال

پیارے دینی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلمہ طیبہ کو قرآنِ مقدس میں شجرۂ طیبہ کا نام دیا ہے جس کا مطلب پاکیزہ درخت ہے میں سورۂ ابراہیم کی آیت کا ترجمہ پیش کرتا ہوں جس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ رب عزوجل شانہ نے کلمہ طیبہ کی کیا بہترین مثال بیان فرمائی ہے

"کیا تم نے نہیں دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے۔ اپنے رب کے حکم سے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں اور گندی بات کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔

[ترجمہ : کنزالایمان پ۱۳ ع۱۶ سورۂ ابراھیم]

کلمہ طیبہ سے مراد "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور کلمۂ خبیثہ سے مراد اس کلمہ کا انکار کرنا یعنی کفر ہے ایمان اور کفر کو ایک مثال

Marfat.com

کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ ایک پاکیزہ اور عمدہ درخت کی مانند ہیں اور اس کی جڑیں کافی گہری ہوتی ہیں جس وجہ سے تیز آندھی اور طوفان اسے جڑوں سے اکھاڑ نہیں سکتے۔ اس کی شاخیں خوب پھیلی ہوئی اور اونچی ہوں کیونکہ شاخوں کے پھیلی ہوئی ہونے سے اس کا سایہ خوب گھنا ہوتا ہے اور اس پر پھل بھی زیادہ لگتا ہے اور اس کا پھل مزیدار ہوتا ہے یعنی کلمۂ طیبہ میں یہ تمام خوبیاں موجود ہیں اس کی جڑیں دل کی گہرائیوں میں ہوتی ہیں مصائب اور مشکلات کا طوفان ایمان کو ہلا نہیں سکتا۔ شاخوں کی بلندی سے مُراد کلمہ قبول کرنے والوں کی اخلاقی عظمت ہے پھل سے مراد اللہ کی عبادت اور اس کا اجر ہے۔ ایمان کے برعکس کفر ایک خبیث درخت کی مانند ہے جس کی جڑیں نہیں ہوتیں ہوا کا ایک جھونکا آیا اور اسے اکھاڑ کر زمین پر پھینک دیا۔ ایسے درخت کی شاخیں کہاں ہوں گی اور وہ پھل کیا دے گا یعنی کفر کا اس دُنیا میں نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ آخرت میں بلکہ اُلٹے کفر کی بناء پر آخرت میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

کھجور کا درخت

حدیث شریف میں ہے کہ آقائے نعمت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے فرمایا وہ درخت بتاؤ جو مومن کی طرح ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل ہوتی رہتی ہیں) صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غور وفکر کرنا شروع کیا کہ ایسا کون درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہے۔ چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لئے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا جب حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں خیال آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابۂ کرام تشریف فرما تھے میں چھوٹا تھا اسلئے میں ادباً خاموش رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم بتا دیتے تو مجھے خوشی ہوتی۔

[بحوالہ کنز الایمان]

Marfat.com

شاخ آسمان میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کلمہ طیبہ سے مُراد "لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اللہ " کی شہادت ہے پاکیزہ درخت مومن کی طرح ہے اس کی جڑ مضبوط ہے یعنی مومن کے دل میں "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ " جما ہوا ہے اس کی شاخ آسمان میں ہے یعنی کلمہ طیبہ کی وجہ سے اس کے اعمال آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ کسی نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ درجات میں بہت بڑھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد رکھو اگر تمام دنیا کی چیزیں انبار لگا دو تو بھی وہ آسمان تک نہیں پہنچ سکتیں۔ تجھے ایسا عمل بتاؤں جس کی جڑ مضبوط اور جس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ، اَللہُ اَکْبَرُ وَسُبْحٰنَ اللہ وَالْحَمْدُ للہ " ہر فرض نماز کے بعد دس بار کہہ لیا کرو جس کی اصل مضبوط اور جس کی فرع آسمان میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں

پیارے دینی بھائیو! دنیا و آخرت میں اللہ ہی کا نام ہے اور اسی کا حکم دنیا میں چل رہا ہے اور پھر مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اس لئے وہی بندگی کے لائق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ موت کے بعد جب ہر طرح سے خدا ہی کی طرف رجوع کرنا ہے تو پھر اس دنیا میں بھی اسی کا کلمہ پڑھو اور اسی کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرو ہر انسان کو دعوت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو خدا بنا کر مت پکارو اسی وحدہٗ لاشریک کی عبادت میں زندگی گزارو کیونکہ دنیا میں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے صرف اللہ ہی کی ذات ہمیشہ باقی رہے گی اسی لئے اس کی رضا کے مطابق زندگی گزارو اللہ عزوجل شانہٗ کی ذات کے علاوہ کوئی شئے باقی رہنے والی نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَلَا تَدْعُ مَعَ اللہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ"

اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز

Marfat.com

فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔

[ترجمہ کنز الایمان پ ۲۰ ع ۱۲]

کامل ایمان

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کامل ایمان کے متعلق دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دوستی کرو اور دشمنی کرو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سوا اور کیا ہے؟ فرمایا لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو اور ان کے لئے وہ ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔

حضرت وہب بن منبہ سے عرض کیا گیا کہ کیا کلمہ "لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ" جنت کی چابی نہیں فرمایا ہاں ہے لیکن کوئی چابی دندانہ بغیر نہیں ہوتی تو تم اگر دندانہ والی چابی لے کر آؤ گے تو تمہارے لئے دروازہ کھلے گا ورنہ نہیں کھلے گا۔

[مرأة المناجيح]

پیارے دینی بھائیو! سبحان اللہ کیا نفیس مثال ہے یعنی کلمہ طیبہ چابی ہے اور ارکانِ اسلام روزہ نماز وغیرہ اس کے دندانے ہیں جیسے چابی میں دانتوں کی ضرورت ہوتی ہے ایسے مسلمانوں کے لئے ارکان اربعہ ضروری ہے۔

آگ حرام ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کجاوہ پر تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ردیف تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے معاذ! عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فرمایا اے معاذ! عرض کیا حاضر خدمت ہوں یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور نے پھر فرمایا اے معاذ! عرض کیا حاضر ہوں یا نبی اللہ۔ تین بار فرمایا ایسا کوئی شخص نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے سچے رسول ہیں سچے دل سے مگر اللہ اسے آگ پر حرام فرمادے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دوں

Marfat.com

کہ وہ خوش ہو جائیں فرمایا تب تو وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گناہ سے بچنے کے لئے اپنی وفات کے وقت خبر دی۔

[مرأة المناجيح]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد توحید الٰہی کو عام کرنا ہے تا کہ لوگ تا قیامت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر قائم رہیں اور ایک خدا کی پوجا کریں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لانے کا مقصد یہی کلمہ طیبہ کا چرچا کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ تین کافر حاضر ہوئے اور پوچھا کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں مانتے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللہ" اسی کلمہ کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور اسی طرف لوگوں کو بُلاتا ہوں اس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً۔

[در منثور]

اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمہ طیبہ کی دعوت کے لئے مبعوث ہوئے اور دین کی اس دعوت سے لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے مطلب یہ ہوا کہ کلمہ مسلمان ہونے کی بنیاد ہے۔

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللہ" کہا اور ان معبودوں کا انکار کیا جن کو خدا کے سوا پوجا جاتا ہے اس نے اپنے مال و جان کو مجھ سے بچا لیا اور اس کے اقرار کی حقیقت کا حساب لینا خدا پر ہے۔

[مسلم شریف]

دِل چیر کر کیوں نہ دیکھا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور ہم صبح ہی صبح قبیلہ جہینہ کی آبادیوں کے قریب پہنچ گئے میں نے ایک شخص کو جا کر پکڑا اس نے فوراً "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللہ" کہہ دیا میں نے اس کو نیزہ مارا

Marfat.com

اور قتل کر دیا اس کے بعد میرے دل میں افسوس پیدا ہوا کہ تو نے یہ کام اچھا نہیں کیا واپس آ کر میں نے اس کا ذکر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہنے کے بعد بھی تم نے اس کو مار ڈالا میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نے ہتھیاروں کے خوف سے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه" کہا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ اس نے یہ کلمہ دل سے کہا تھا یا ہتھیاروں کے ڈر سے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار میرے سامنے یہ الفاظ دہراتے رہے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

[بخاری شریف]

کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا

ایک ہندو تھا جو سالہا سال سے بتوں کی پوجا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ سخت مشکل میں پڑ گیا اس نے مشکل حل کرنے کے لئے کافی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ سالہا سال جس بُت کی پوجا کی ہے اس سے اپنی مراد مانگوں اس نے بُت کے سامنے اپنی مشکل و پریشانی بیان کی اور مراد مانگی مگر بُت نے اس کی ایک نہ سُنی۔ سن بھی کیسے سکتا تھا؟ جب کہ خود تراشیدہ پتھر تھا وہ شخص بُت سے نا اُمید ہو گیا اس نے سوچا کہ مسلمان ایک خدا کو مانتے ہیں میں بھی اپنی مُراد اسی سے مانگ کر دیکھوں چنانچہ اس نے نگاہ شرمسار آسمان کی جانب اُٹھائی اور بلند آواز سے کہا "یَا صَمَدُ" فضا میں کڑک پیدا ہوئی، بجلی چمک اٹھی نور کا ہالہ فلک پر چھایا اور ندا آئی "لَبَّیکَ یَا عَبْدِی" اے میرے بندے میں موجود ہوں مانگ جو مانگتا ہے تیری ہر حاجت پوری کی جائے گی۔ فرشتوں نے خدائے واحد کی اتنی نظر شفقت دیکھی تو پوچھا وہ شخص مدت سے بُت کی پوجا کرتا رہا مگر اس نے کوئی بات نہیں سنی جب کہ تجھے ایک مرتبہ پکارا اور تو نے جواب دے دیا۔ خداوند کریم نے فرمایا: اگر میں بھی اس بُت کی طرح جواب نہ دوں تو پھر جھوٹے اور سچے خدا میں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔ اس شخص نے جب یہ ماجرا دیکھا تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

[نزهة المجالس]

ایک لاکھ چالیس ہزار برس

اللہ عزوجل شانہٗ نے قلم کو پیدا کیا اور اس کو حکم دیا کہ لکھ! قلم نے پوچھا اے پروردگار کیا

Marfat.com

لکھوں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے ان سب کو لوحِ محفوظ میں لکھ۔ پھر دوسری مرتبہ حکم دیا گیا کہ اے قلم لکھ! قلم نے عرض کی: میرے پروردگار کیا لکھوں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا لکھ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه"، قلم نے اس کلمے کو ستر ہزار سال میں لکھ کر مکمل کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے قلم لکھ! قلم نے پوچھا اے پروردگار اب کیا لکھوں فرمایا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب قلم نے لکھنا شروع کیا اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے نام پاک پر پہونچا تو اس نام کی ہیبت سے شق ہوگیا اور سات ہزار برس تک بے ہوش پڑا رہا پھر جب ہوش آیا تو سات ہزار برس تک تھر تھراتا رہا۔ پھر سجدے میں گرا اور سات ہزار برس کے بعد سجدہ سے سر اٹھایا باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے قلم! لکھ "محمد رسول اللہ" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قلم نے عرض کی کہ اے پروردگار کیا تیرے نام پاک کے سوا کوئی دوسرا نام بھی ہے جو اس درجے کا عظیم الشان اور بزرگ وبرتر ہو؟ حکم ہوا اے قلم! ادب اختیار کر!! کیونکہ "محمد رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین عرش وکرسی لوح وقلم کچھ بھی پیدا نہ کرتا بلکہ اپنی ربوبیت کو بھی ظاہر نہ کرتا۔ میں نے یہ تمام مخلوقات اس کے طفیل اور اس کے نور سے پیدا کئے ہیں بس قلم نے ستر ہزار برس میں یہ کلمہ لکھا اس طرح قلم نے لوحِ محفوظ میں ایک لاکھ چالیس ہزار برس میں پورا کلمہ طیبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه" تحریر کیا۔ جب کمال ہیبت سے قلم شق ہوگیا تھا اس شگاف پر اللہ تعالیٰ نے استبرق کی ستر ہزار پٹیاں باندھیں ہر پٹی کے درمیان ستر ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے جب قلم یہ لکھ چکا تو حکم الٰہی ہوا اب لکھ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه" ابھی قلم نے یہ کلمہ لکھا بھی نہ تھا کہ روح پاک محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ" جناب باری تعالیٰ عزوجل شانہٗ نے غلبۂ محبت کے ساتھ فرمایا: "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحِ مبارک سے آواز آئی "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ" جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو اللہ تعالیٰ نے سلام وبرکات کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا آپ نے اس روحانی عالم میں بھی اپنی اُمت کو فراموش نہیں کیا بلکہ اس انعامِ الٰہی اور رحمت وشفقت میں اُمت کے صالحین کو شامل فرمالیا۔

Marfat.com

الغرض قلم کی ضخامت بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ اگر آسمان وزمین کو چھیل کر باریک کاغذ کی طرح پھیلایا جائے اور پھر وہ کاغذ قلم پر رکھا جائے تو قلم کے مقابلے میں وہ کاغذ ایسا ہوگا جیسے انار کا دانہ یا کوئی رائی کا دانہ کسی میدان میں پڑا ہو اس وقت قلم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے نہایت عظیم الشان مخلوق بنایا ہے اور اپنی رحمت سے یہ عزت بخشی کہ اس کلمہ پاک کو لکھنے کا حکم دیا اور میں نے تیرے حکم سے دو کلمے ایک عرصۂ دراز میں جس کی مدت ایک لاکھ چالیس ہزار برس ہوتی ہے تحریر کئے اور وہ دو کلمے یہ ہیں "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه" پس تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ اس قدر مدت تک زندہ رہے گا جو اس کلمۂ پاک کو پورا کر سکے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کا ارشاد ہوا کہ اے قلم! میں آخری زمانے میں اپنا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کروں گا جس کا نام نامی اسمِ گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ میں نے اس کو اور اس کی اُمّت کو نہایت عزت وعظمت دی ہے لیکن ان کی عمریں دوسری اُمتوں کے مقابل بہت کم رکھی ہیں میں نے اس اُمت کو اس قدر شرف بخشا کہ ایک دن میں یہ کلمہ ستر ہزار بار زبان پر لا سکے گی۔

کُفر کی بیماری

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے میں گھر سے نکل گیا اور اپنی سواری کو قبلہ کی طرف دوڑانا شروع کیا مگر میری سواری ولایتِ روم کے ایک شہر قسطنطنیہ کی جانب بڑھتی رہی یہاں تک کہ میں قسطنطنیہ پہنچ گیا۔ وہاں لوگوں کے ایک جم غفیر پر نظر پڑی جو ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے میں نے بعض لوگوں سے صورت حال دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا ہمارے بادشاہ کی لڑکی پر دیوانگی کا دورہ پڑا ہے اور کسی طبیب کی تلاش جاری ہے۔ میں نے کہا میں اس لڑکی کا علاج کروں گا وہ لوگ مجھے شاہی محل میں لے گئے جب میں دروازہ کے قریب پہونچا تو اندر سے آواز آئی اے جنید! (رحمۃ اللہ علیہ) تو اپنی سواری کو کب تک ہماری طرف آنے سے روکتا رہے گا جب کہ وہ آپ کو ہماری طرف بُلا رہی ہے جب میں نے اندر قدم رکھا تو ایک حسینہ جمیلہ عورت کے سراپا پر نظر پڑی جو کہ پابہ زنجیر تھی اس عورت نے مجھ سے کہا حضرت میرے واسطے کوئی دوا تجویز

Marfat.com

فرمائیں جس سے میں صحتیاب ہو جاؤں اور میری دیوانگی جاتی رہے میں نے اس سے " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ " پڑھنے کو کہا اس نے بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھا پڑھتے ہی زنجیر ٹوٹ کر گر پڑی۔ بادشاہ حیران ہوا۔ اور کہنے لگا واللہ! کتنا پیارا اور کامیاب حکیم ہے کہ ایک پل میں میری لڑکی کی بیماری کو دور کر دیا۔ میں نے بادشاہ سے کہا تم بھی کلمہ شریف پڑھو (تمہارے دل سے کفر کی بیماری ختم ہو جائے گی) اس نے کلمہ شریف پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ کلمہ شریف کا یہ کمال دیکھ کر لوگ کثیر تعداد میں اسلام میں داخل ہو گئے۔

[نزھۃ المجالس]

وزن

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جو ان کے درمیان ہے جو کچھ اس کے نیچے ہے اگر وہ تمام ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور کلمہ کو دوسرے پلڑے میں تو پھر بھی وہ وزن میں بڑھ جائے گا۔

[طبرانی]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ کے یہاں ہر عمل کے پہنچنے کے لئے درمیان میں حجاب ہوتا ہے مگر "لا الہ الا اللہ" اور باپ کی دُعا اولاد کے لئے کوئی حجاب نہیں۔

[جامعِ صغیر]

ایمان تازہ رہتا ہے

ایمان کی تروتازگی سے مُراد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہنا ہے یعنی ایمان کا تقاضہ ہے کہ دل میں جب اللہ عزوجل کی محبت اور اس کا خوف رہے گا تو انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہوگا۔ اور یہ بات اس وقت ہوگی جب انسان بار بار کلمہ طیبہ پڑھے گا اس لئے فرمایا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ کی کثرت کرو تا کہ تمہارا ایمان اس سے تروتازہ ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ایمان تازہ کرتے رہو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض

Marfat.com

کیا۔یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کو تازہ کس طرح کریں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کو کثرت سے پڑھا کرو۔

[طبرانی]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن رات کے کسی حصہ میں کلمہ پڑھے اس کے نامۂ اعمال سے بُرائیاں ختم کردی جاتی ہیں اور اس کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

[ترغیب]

اسلامی بھائیو! گناہوں سے نورِ ایمان کم ہو جاتا ہے اور ایمانی قوت کمزور ہونے لگتی ہے اس لئے فرمایا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ کا ورد کثرت سے کرو تا کہ قوت ایمان برقرار رہے اور گناہ ختم ہو جائیں حدیث شریف میں ہے جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نشان پڑ جاتا ہے اگر وہ اللہ کا ذکر کر کے توبہ کرے تو وہ نشان ختم ہو جاتا ہے ورنہ وہ نشان کالا ہی رہتا ہے پھر جب وہ دوسرا گناہ کرتا ہے تو وہ دوسرا کالا نشان بڑھ جاتا ہے اسی طرح زیادہ گناہوں سے دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے پھر اس کالے دل پر حق بات اثر نہیں کرتی۔لہٰذا اس اثر کو ختم کرنے کے لئے کلمہ طیبہ کثرت سے ذکر کرنا ضروری ہے تا کہ گناہ ختم ہو کر ایمان تازہ رہے۔

آنکھوں سے آنسو جاری

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات کے پہاڑ پر چڑھے اور میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دوگانہ نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف چہرۂ انور کر کے "لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰه" پڑھنا شروع کیا اور آپ کی دونوں چشمِ مبارک سے آنسو جاری ہو گئے یہاں تک کہ آپ داڑھی مبارک سے آنسو بہہ گئے اور سینۂ مبارک اور زانو مبارک سے بہہ کر زمین پر ٹپکنے لگے آپ کے رونے سے میں بھی رونے لگا۔ایک لمحہ کے بعد آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہوئے اور میری طرف دیکھ کر فرمایا اے انس! میں تیری آنکھیں تر دیکھتا ہوں۔میں عرض کیا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو روتے دیکھ کر میں رونے لگا۔

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری اس شخص کے لئے جس کی زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہیں۔

وحشت سے نجات

وحشت کا مطلب بے قراری اور بے چینی ہے جو کسی خوفناک انجام کی وجہ سے ہوتی ہے کلمہ طیبہ ہر طرح کی وحشت سے نجات دلاتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" پڑھنے والوں پر نہ قبر میں یوم حشر کو وحشت ہوگی گویا "لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللہ" والوں کا منظر میرے سامنے ہے اور جب وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اٹھیں گے اور کہیں کہ تمام تعریف اسی کے لئے ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کے لئے رنج و غم دور کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" والوں پر نہ موت کے وقت اور نہ قبر میں وحشت ہوگی۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! انسان جب اس دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی پہلی منزل قبر میں جاتا ہے تو اس وقت اور قیامت کے دن جب لوگ اپنی اپنی قبروں سے دوبارہ زندہ ہوں گے تو ان کے چہروں پر گھبراہٹ اور وحشت ہوگی کیونکہ آخرت کی منزل سے ہر کوئی اللہ کو حساب دینے سے گھبرائے گا مگر جن لوگوں نے زندگی میں کلمہ پڑھا ہوگا انہیں اس روز کوئی غم نہ ہوگا کیونکہ کلمہ کی برکت سے وہ لوگ ہر طرح کی وحشت سے محفوظ رہیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبان پر کلمہ طیبہ جاری رکھیں تا کہ روزِ محشر کی وحشت سے محفوظ رہ سکیں۔

قُمْ بِاِذْنِ اللہِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک دِن حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غمگین تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اللہ عزوجل شانہٗ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا کہ آپ کو رنجیدہ اور غمگین دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے (حالانکہ حق تعالیٰ شانہٗ دلوں کے بھید کو جاننے والا ہے لیکن اکرام و اعزاز اور اظہار شرافت کے واسطے

Marfat.com

اس قسم کے سوالات کرائے جاتے تھے) حضور آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل مجھے اپنی اُمّت کی فکر لاحق ہے کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ کافروں کے بارے میں یا مسلمانوں کے بارے میں۔ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے بارے میں فکر ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساتھ لیا اور ایک مقبرہ پر تشریف لے گئے جہاں قبیلہ بنو سلمہ کے لوگ دفن تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک قبر پر ایک پَر مارا اور ارشاد فرمایا "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ" (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا) اس قبر سے ایک نہایت خوبصورت چہرہ والا اٹھا اور کہہ رہا تھا "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ لوٹ جاوہ چلا گیا۔ پھر دوسری قبر پر دوسرا پَر مارا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا اس میں سے ایک شخص نہایت ہی بدصورت کالا منہ کیری آنکھوں والا کھڑا ہوا اور کہہ رہا تھا ہائے افسوس، ہائے شرمندگی، ہائے مصیبت، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اپنی جگہ لوٹ جا! اس کے بعد مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جس حالت پر یہ لوگ مرتے ہیں اسی حالت پر اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔

شیطان کے فریبوں سے بچنے کا طریقہ

شیطان نے انسانوں کو گناہوں میں مبتلا کرنے کے لئے مکر و فریب کے جال چاروں طرف بچھا رکھے ہیں تا کہ انسان گناہوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ" اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو اور شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" اور استغفار سے ہلاک کیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو ان کو نفسانی خواہش سے ہلاک کیا اور وہ اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے رہے۔

[جامع صغیر]

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح انسان

Marfat.com

گناہوں میں مبتلا ہو جائے اور جو شخص گناہوں میں مبتلا ہو گیا گویا اس کی ہلاکت کا سبب پیدا ہو گیا اس کے برعکس اگر وہی انسان اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اور استغفار کثرت سے پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے معاف کر دے گا۔ بندوں کی بخشش سے شیطان کو بڑا دکھ ہوتا ہے جو اس کی ہلاکت کے مترادف ہے اس لئے شیطان کے وسوسوں اور مکر وفریب سے بچنے کے لئے کلمہ پاک کا ورد کثرت سے کرنا چاہئے۔

خاص تحفہ

کلمہ طیبہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص عطیہ ہے اور نہایت ہی قیمتی چیز ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے جب کسی خاص بندے نے اللہ عزوجل شانہٗ سے خاص تحفے کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی تعلیم فرمائی کیونکہ توحید سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے پھر رب کائنات کا کرم یہ ہے کہ اس خصوصی تحفے سے ہر کوئی فیض اٹھا سکتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل شانہٗ کے حضور عرض کی اے میرے پروردگار! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دے کہ جس کے ذریعے میں تجھے پکاروں تو باری تعالیٰ نے فرمایا "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه" پڑھا کرو انہوں نے کہا یہ تو ہر بندہ پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰه" پڑھا کرو تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار کسی خاص تحفے کا سوال ہے تو خالقِ کائنات جل شانہٗ نے فرمایا اگر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو ایک پلڑے پر رکھ دئے جائے اور دوسرے پر کلمہ طیبہ رکھ دیا جائے تو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" والا پلڑا جھک جائے گا۔

[نسائی شریف]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خاص تحفے کا مطالبہ کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلمہ شریف کی تاکید فرمائی جو مخصوص عطیہ عنایت کیا گیا ہے وہ کافی وزنی اور کافی قابل قدر ہے ہمیں چاہئے کہ اس انمول تحفے کی قدر کریں اور زیادہ سے زیادہ وِرد میں رکھیں۔

Marfat.com

گناہوں کے ننا وے دفتر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل شانہٗ میری اُمّت میں سے ایک شخص کو چن کر الگ کردے گا اور اس پر ننا وے گناہوں کے دفتر کھول دے گا۔ ہر دفتر اتنی دور تک ہوگا جتنی دور تک نگاہ جاتی ہوگی پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کیا ان میں سے تجھے کسی (گناہ) کا انکار ہے۔ یہ تیرے سامنے تیرے اعمال ہیں ان کو دیکھ لے کیا میرے لکھنے والے محافظوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے وہ عرض کرے گا نہیں اے پرودگار پھر باری تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اچھا تیرا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے پرودگار! پھر فرمانِ الٰہی ہوگا میرے پاس تیری ایک نیکی ہے اور یہ بالکل یقینی ہے کہ آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا اتنے میں ایک کپڑے میں لپٹا ہوا ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں لکھا ہوگا "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے میزان کے پاس حاضر ہو وہ عرض کرے گا ابھی بھلا ان دفتروں کے مقابلے میں اس پرچے کی کیا حقیقت ہے اللہ عزوجل شانہٗ ارشاد فرمائے گا ہاں آج تجھ پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔ حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے تمام دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا اور رکھتے ہی پرچہ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھی بھاری نہیں ہوتی۔

[ترمذی شریف]

روزِ محشر کی شفاعت

قیامت کے روز اللہ عزوجل شانہٗ کے حکم سے انبیاء کرام علیہم السلام اولیائے عظام اور شہداء کرام مسلمانوں کی شفاعت کریں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی شفاعت سے بے شمار گنہ گاروں کو بخش دے گا۔ شفاعت کا اوّلین اور اعلیٰ حق شفیع محشر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا اور جس شخص نے کلمہ پڑھا ہوگا حضور اس کی ضرور شفاعت کریں گے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا کون حقدار ہوگا تو رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے احادیث پر تمہاری خواہش دیکھ کر یہی گمان ہوا تھا کہ اس بات کو تم سے پہلے کوئی دوسرا نہ پوچھے گا تو پھر آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری شفاعت کی سعادت مندی اسے حاصل ہوگی جو اپنے دل اور نفس کے خلوص کے ساتھ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کہے۔

[بخاری شریف]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) قیامت کے روز میری شفاعت فرمایئے آپ نے فرمایا: میں تیری شفاعت کروں گا۔ عرض کی یا نبی اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں آپ کو وہاں اس دن کہاں تلاش کروں گا تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن تین جگہوں پر تجھے ملوں گا (۱) پل صراط (۲) میزان کے پاس (۳) اور حوضِ کوثر پر۔

[ترمذی شریف]

کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر کوئی پل صراط پر ان کو پکارتا ہوگا
عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا

(حضرت علامہ حسن بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

شفیع محشر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے یہ اختیار دیا کہ میں یا تو اپنی آدھی اُمّت جنت میں داخل کرالوں یا شفاعت پسند کروں تو میں نے شفاعت پسند کی اور یہ ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اسی حالت پر مرے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باوضو ہوکر "لا الہ الا اللہ" پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بارہ مقامات عطا فرمائے گا (۱) اسلام کی حالت میں دُنیا سے اٹھائے گا (۲) جانکنی کی سختی اس پر آسان ہوگی۔ (۳) اس کی قبر روشن ہوگی۔ (۴) منکر ونکیر اس کے سامنے اچھی صورت میں آئیں گے (۵) قیامت کے دن شہداء کی جماعت کے ساتھ اس کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (۶) میزان

Marfat.com

عمل میں اس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا۔(۷) پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائے گا (۸) اس کے جسم کو اللہ عزوجل شانہٗ دوزخ پر حرام کردے گا۔ (۹) شراب طہور سے سیراب کیا جائے گا۔(۱۰) بہشت میں ستر حوریں اس کی بیبیاں ہوں گی۔ (۱۱) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اس کو قبول ہوگی (۱۲) اللہ تعالیٰ کا دیدار اس کو حاصل ہوگا۔

موت کے وقت

جانکنی کے وقت کلمۂ طیبہ کا پڑھنا موت کی سختیوں کو دور کرتا ہے کلمہ پڑھنے سے خاتمہ بالا یمان ہوتا ہے جان آسانی سے نکل جاتی ہے حضرت یحییٰ بن طلحہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ کو افسردہ حالت میں دیکھ کر لوگوں نے کہا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا بے شک میں نے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے جو شخص اسے موت کے وقت پڑھے تو اس سے موت کی تکلیف دور ہو جائے گی، چہرے کا رنگ چمکنے لگے اور آسانی دیکھے مجھے وہ کلمہ پوچھنے کی جرأت نہیں ہوئی حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک مجھے معلوم ہے تو انہوں نے پوچھا کیا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم ہے کہ کوئی کلمہ اس سے بڑا نہیں جو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو پیش کیا تھا "لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہ" تو کیا یہی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم یہی ہے۔

[بیہقی]

ایک دفعہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ فلاں صحابی نزع میں ہے آپ تشریف لائے اور اس کو تلقین کرتے تھے مگر اس کی زبان کی قوت گویائی ساتھ نہ دیتی تھی اس نے ناچار کلمہ کی انگلی آسمان کی جانب اٹھائی اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا اسی وقت حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا صحابیوں نے عرض کیا آپ پر ہمارے ماں باپ قربان! اس وقت تبسم کی وجہ کیا ہے؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نے اس بیمار کو کلمۂ شہادت پڑھنے کے لئے کہا اور اپنی زبان سے پڑھ نہ سکا تو اس نے اشارہ آسمان کی طرف کیا تو اِدھر ارحم الراحمین کی سرکار سے ملائکہ کو ندا ہوئی کہ میرے

Marfat.com

بندے کی زبان بند ہوئی اور کسی کو اپنے کلمہ کا گواہ نہ بنا سکا تب اس نے ہماری طرف رجوع کیا کیونکہ ہم سینوں کے راز سے واقف ہیں اس لئے ہمیں اپنے کلمہ کا گواہ بنایا ہم نے اس بندے کو بخشا وہ ہمارا بندہ اور ہم اس کے خدا ہیں کبھی مرتے وقت زبان بند ہو جاتی ہے منہ سے کلمہ نہیں نکلتا لیکن دل میں اس کا اعتقاد موجود ہے تو اُمید نجات قائم ہے۔

آخری کلمہ

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کی پیشانی پر کلمہ طیبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه" لکھ دیا ہے جس وقت ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے کے لئے آتے ہیں اور مسلمان ملک الموت کی صورت دیکھتا ہے تو سب سے پہلے ملک الموت کی پیشانی پر جو کلمہ "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه" لکھا ہے اس پر نظر پڑتی ہے اور اسے پڑھنے لگتا ہے ادھر اس نے ملک الموت کی پیشانی کا لکھا ہوا پڑھا اور ادھر حکم ہوا کہ ہمارا بندہ کلمہ ختم نہ کرنے پائے عین کلمہ پڑھنے کی حالت میں اس کی جان قبض کر لے۔ حکم الٰہی کے مطابق ملک الموت لفظ اللہ پر مومن کی روح قبض کرتے ہیں اور روح کو جنت کی طرف لے جاتے ہیں کیونکہ خدا نے اپنے نبی کی زبان فیصلہ کر دیا ہے۔ "مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامُهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّةَ" جس کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہوا وہ مسلمان جنت میں داخل ہوگا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک عرش مُعلیٰ کے سامنے ایک نور کا ستون ہے جب کوئی "لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰه" کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے تو اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے کہ رُک جا! تو وہ کہتا ہے کیسے رُک جاؤں کیونکہ کلمہ پڑھنے والے کی ابھی تک مغفرت نہیں ہوئی تو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ اچھا میں نے اس کی مغفرت کر دی تو وہ ستون رُک جاتا ہے۔

[بزار]

دنیا اور جنت

ایک مرتبہ ایک بزرگ لڑائی میں تشریف لے گئے مگر چلتے چلتے راستہ بھول گئے اور ایک پہاڑ پر جا نکلے۔ پہاڑ پر نصرانیوں کا ایک ہجوم دیکھا جن کے درمیان ایک خالی کرسی پڑی

Marfat.com

تھی۔ بزرگ نے نصرانیوں سے کرسی خالی ہونے کا مطلب پوچھا۔ نصرانیوں نے جواب دیا کہ ہمارا پادری (مذہبی پیشوا) ہے جو سارے سال میں ایک مرتبہ اس جگہ تشریف لاتا ہے اور ہمیں وعظ سناتا ہے یہ کرسی اسی کے لئے خالی پڑی ہے۔ بزرگ بھی نصرانیوں کے درمیان تشریف فرما ہو گئے اتنے میں پادری بھی آ گیا اور کرسی پر بیٹھ کر لوگوں سے مخاطب ہوا آج میں تم کو وعظ نہیں سناؤں گا کیونکہ تمہارے درمیان اُمّتِ محمدیہ کا ایک بزرگ موجود ہے۔ پادری نے کہا اے بزرگ تجھے اپنے رب کی قسم! کھڑا ہو جا تا کہ تیرا دیدار کر سکیں۔ وہ بزرگ کھڑے ہو گئے تو پادری نے کہا میں آپ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ براہ کرام جواب عنایت فرمائیں وہ محمدی بزرگ نے کہا سوال کیجئے۔ پادری کہنے لگا اللہ نے جنت کو پھلوں سے مزین کیا ہے کیا ان پھلوں جیسے پھل دنیا میں پیدا فرمائے ہیں۔ بزرگ نے جواب دیا دنیا میں جنت کی مثل پھل موجود تو ہیں مگر صرف نام اور شکل کی حد تک۔ ذائقہ اور لذت الگ ہیں۔ پادری نے کہا۔ جنت کے تمام محلات میں درخت طوبیٰ کی شاخ ہے، کیا دنیا میں اس کی مثال ہے۔ بزرگ نے فرمایا ہاں جب سورج نصف النہار پر ہوتا ہے تو کوئی محل اور مکان ایسا نہیں رہتا جس پر سورج کی کرن نہ پڑتی ہو پادری نے کہا جنت میں چار نہریں ہیں جو ذائقے اور لذت میں مختلف ہیں۔ کیا دنیا میں اس کی مثال ہے بزرگ نے فرمایا ہاں کہ کان سے پانی نکلتا ہے مگر غلیظ اور کڑوا آنکھ سے پانی نکلتا ہے مگر نمکین ناک سے بھی نکلتا ہے مگر بدبودار منہ سے بھی پانی نکلتا ہے مگر شیریں ان چاروں کی اصل ایک ہے یعنی سر، پادری نے مزید سوال کیا کہ جنت میں ایک تخت ہے جس کی مسافت (لمبائی) پانچ سو سال کے برابر ہے۔ بہشتی جب اس پر چڑھنے کا ارادہ کریں گے تو وہ تخت نیچا ہو جائے اور بہشتی جب اس پر چڑھ جائے گا تو وہ تخت بلند ہو جائے گا۔ دنیا میں اس کی مثال کیا ہے۔ بزرگ نے جواب دیا ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ" یعنی اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کیا عجب نمونہ سے پیدا کیا گیا ہے کہ آدمی اس پر سوار ہونا چاہے تو بیٹھ جاتا ہے اور سوار ہو جانے کے بعد بلند ہو جاتا ہے۔ پادری نے سوال کیا۔ اہل جنت کھائیں گے پئیں گے مگر پیشاب پاخانہ نہیں کریں گے اس کی مثال دنیا میں کیا ہے؟ بزرگ نے جواب دیا کہ بچہ ماں کے پیٹ میں زندہ رہتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے ماں کا خونِ حیض اس

Marfat.com

کے لئے غذا ہے اس کے باوجود نہ پیشاب کرتا ہے اور نہ پاخانہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے پادری سے سوال کیا کہ میں نے تیرے اتنے سوالات کے جوابات دیئے اب تو بھی میرے ایک سوال کا جواب دے کہ جنت کی کنجی کیا ہے؟ پادری نے قوم سے خطاب کر کے کہا کہ اس محمدی بزرگ نے مجھ سے جنت کی کنجی کے بارے میں پوچھا ہے تو مجھے بتلانا ہی پڑے گا کہنے لگا میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جنت کی کنجی "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُـحَـمَّـدٌ رَسُـوْلُ اللّٰهِ" ہے یہ کہہ کر پادری مسلمان ہو گیا۔ قوم کو جب یہ معلوم ہوا کہ جنت کی کنجی "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہے تو وہ بھی کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔

ایمان اور اسلام

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہے لیکن ایمان کے مفہوم سے مراد تصدیق قلبی ہے اور حال باطن ہے اور اسلام ظاہری اعمال کے اتباع اور انعقاد کا دوسرا نام ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا"

گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۲۶ ع ۱۴]

اس حکم سے مراد یہ ہے کہ ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے اس میں کسی قسم کی مغایرت نہیں۔

ضروری وضاحت

یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف سچا نبی جان لینے کا نام ایمان نہیں بلکہ دل سے اس کی تصدیق کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ جاننا اور چیز ہے تصدیق کرنا اور چیز۔ تصدیق سے مُراد قبول کرنا ہے۔ تمام کفار عرب خصوصاً یہود تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا نبی جانتے تھے اور یہ جاننا اتنا مضبوط تھا جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچان رہے ہوں۔ "يَعْرِفُوْنَ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَ هُمْ" وہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی خبریں

Marfat.com

آپ کی صورت وسیرت وعادات وخصائل نام ونشان، مقام پیدائش یہودیوں کی کتابوں میں لکھا تھا ان کی زبانوں پر جاری تھا۔ بہت سے یہودی اسی انتظار میں دنیا کے مختلف ممالک سے اٹھ کر مدینہ منورّہ میں آباد ہو گئے تھے اور اپنی عمریں اسی شوق میں گزار دیں اور مرنے سے پہلے اپنی اولاد کو یہ وصیت کرتے رہے کہ اگر نبی آخر الزماں تشریف لائیں تو ہمارا سلام پہنچاؤ اور ہمارے اسلام لانے کی خواہش کا اظہار کرو غرضیکہ یہود سے بڑھ کر کسی کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق علم نہ تھا مگر جب شہنشاہِ کونین سرورِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے تو یہودیوں کی شقاوت ازلی نے ان کی عقلوں پر پردہ ڈال دیئے اور حسد کی وجہ سے حقیقت حال نہ پا سکے۔ کفر وانکار کے گڑھوں میں گر گئے اور نجات کی ساری راہوں سے محروم ہو گئے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ علم وعقل بجز عنایتِ الٰہی اور ہدایتِ خداوندی کے کسی کو کام نہیں آئے اور اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

جب یہ بات ہو گئی کہ ایمان کی حقیقت قلبی تصدیق کا دوسرا نام ہے۔ تصدیق قلبی ایک ہی ہوا کرتی ہے تو اس میں تعداد کا دخل نہیں تو پھر ایمان میں کمی وبیشی نہیں ہو سکتی کیونکہ کمی بیشی بھی تو ایک عدد ہے جس میں کثرت وتعدد پائی جاتی ہے۔ اگر تصدیق کے باوجود اعمال بھی داخلِ ایمان کر لیا جائے تو پھر عمل کی زیادتی اور کمی کو بھی ایمان پر اثر انداز ہونا ماننا پڑے گا۔ چونکہ ایسا نہیں تو یہ بات بھی نہیں حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے: ''وَلَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ'' حقیقت یہ ہے کہ اعمال ایمان کا حصہ نہیں ہیں اور یہی اہلسنت والجماعت کا مسلک ہے۔

[تکمیل الایمان، حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ]

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْآنَ وَھَدٰنَا بِہٖ اِلٰی عَقَائِدِ الْاِیْمَانِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

عَقَائد کا بیان

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

ہم کو سیدھا راستہ چلا

اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے متعلق عقائد

وہ یکتا ہے اس نے فرمایا کہ وہ بلا شبہ واحد اور یکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہان کا پیدا کرنے والا اور اس کے انتظام کو چلانے والا اللہ کے علاوہ اور کوئی دوسرا نہیں۔ وہ زندہ، دانا، قادر اور صاحب اختیار ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے۔ اسے کسی قسم کا جبر یا اضطرار نہیں ہوتا کیونکہ اتنی بڑی دُنیا پیدا کرنا جس میں بڑی خوبی اور اتقاق پایا جاتا ہے ان صفتوں کے بغیر ممکن نہیں ہے کیونکہ مُردہ جاہل مجبور ہستی ان انتظامات کو چلا نہیں سکتی۔

[تکمیل الایمان]

عقیدہ : اللہ عزوجل شانہٗ بے پرواہ ہے کسی کا محتاج نہیں تمام دنیا اس کی محتاج ہے۔

عقیدہ : پروردگارِ عالم کی ذات قدیم، ازلی، ابدی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اسی طرح اس کی صفات بھی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

عقیدہ : صفات خداوندی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے یعنی فنا ہونے والی بتائے وہ گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ : جو دنیا میں سے کسی چیز کو قدیم مانے یا اس کے حادث ہونے میں شک کرے یعنی یہ کہے کہ وہ چیز فنا نہیں ہوگی وہ کافر ہے۔

عقیدہ : اللہ تبارک وتعالیٰ حی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اسی کے ہاتھ

Marfat.com

میں ہے جسے جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔

عقیدہ : اللہ تبارک وتعالیٰ ہر اچھی خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے پاک ہے جو عیب دار ہے اور ہر بُرائی سے پاک ہے مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، فریب، جہل، چوری ان سب چیزوں کو اللہ عزوجل شانہٗ کے لئے ممکن ماننا کفر ہے۔

عقیدہ : اللہ تبارک وتعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا چیزیں بدلتی ہیں لیکن اس کا علم نہیں بدلتا وہ دلوں کے وسوسوں اور باتوں سے واقف ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔

عقیدہ : بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مرضی الٰہی کے حوالے کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے منجانب اللہ کہے اور جو بُرائی سرزد ہو اُس کو شامتِ نفس تصور کرے۔

عقیدہ : اللہ عزوجل شانہٗ، جہت، زماں، حرکت، سکون، شکل وصورت جمیع حوادث سے پاک ہے۔

عقیدہ : دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل شانہٗ کا دیدار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لئے ممکن۔

عقیدہ : اللہ تبارک وتعالیٰ جو چاہے جیسا چاہے کرے کسی کا اس پر کوئی دباؤ نہیں اور نہ کوئی اس کے ارادے سے اس کو روکنے والا ہے۔

عقیدہ : اللہ تعالیٰ کو نہ نیند آئے نہ اونگھ اور تمام دُنیا پر نگاہ رکھنے والا تمام دنیا کو پالنے والا ماں باپ سے زیادہ مہربان ماں کے پیٹ میں جیسی چاہے صورت بنانے والا جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے جس کو چاہے سیدھی راہ پر لائے جس کو چاہے نواز دے وہ جو کچھ کرتا ہے عدل وانصاف سے کرتا ہے وہ ظلم سے پاک ہے۔

عقیدہ : نفع ونقصان اسی کے ہاتھ میں ہے اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ : اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں۔

عقیدہ : آنکھ دیکھتی ہے کان سنتا ہے آگ جلاتی ہے پانی پیاس بجھاتا ہے اگر اللہ

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ چاہے تو آنکھ سے پانی جلائے اور آگ بجھائے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق عقائد

عقیدہ : نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو اور کتاب۔

عقیدہ : اللہ عزوجل شانہٗ نے انسانوں میں سے اپنے رسول بھیجے وہ انسانوں کو جنت کی خوشخبری سناتے رہے اور دوزخ سے ڈراتے رہے انسانوں کی دین و دنیا کے کاموں میں رہنمائی فرماتے رہے۔

عقیدہ : انبیاء کرام علیہم السلام سب بشر تھے اور مرد کوئی جن نبی نہ ہوا اور نہ کسی عورت کو نبوت ملی۔

عقیدہ : نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم جاننا سمجھنا گمراہی ہے انبیاء کے معصوم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے لئے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہوا جس کی وجہ سے ان سے گناہ کا سرزد ہونا شرعاً محال ہے اور ائمہ کرام و اولیاء عظام کو بھی اللہ عزوجل شانہٗ محفوظ رکھتا ہے ان سے گناہ نہیں ہوتا مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ : تمام انبیاء کرام علیہم السلام شرک و کفر سے پاک ہیں اور ہر ایسی چیز سے پاک ہیں جو باعثِ نفرت ہو مثلاً جھوٹ، چوری، خیانت، جہل، ظلم ایسے افعالِ قبیحہ سے پاک قبل نبوت بھی اور بعد نبوت بھی۔

عقیدہ : اللہ عزوجل شانہٗ نے انبیاء کرام علیہم السلام پر بندوں کے لئے جتنے احکامات نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی نبی نے بعض احکام چھپا رکھا اور بندے تک نہیں پہنچایا وہ کافر ہے۔

عقیدہ : انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک کا ایسے امراض سے پاک ہونا ضروری ہے جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔

عقیدہ : اللہ عزوجل شانہٗ نے اپنے علوم غیب سے انبیاء کرام علیہم السلام کو عطا

Marfat.com

فرمایا۔زمین وآسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیش نظر ہے اورانبیاء کرام علیہم السلام کا علم غیب عطائی ہے ذاتی نہیں۔

عقیدہ : تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم فرض عین ہے بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

عقیدہ : جو شخص نبی کو نبوت زائل ہونا سمجھے وہ کافر ہے۔

عقیدہ : حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سید المرسلین خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک سبھی انبیاء کرام برحق ہیں کسی کا انکار کفر ہے۔قرآن شریف میں چند انبیاء کرام کے نام مبارک کا تذکرہ ہے وہ یہ ہیں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت عاد علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور سید المرسلین خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عقیدہ : حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ بنایا اور فرشتوں سے انہیں سجدہ کرایا۔

عقیدہ : حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں۔دنیا کے سبھی لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں۔

عقیدہ : انبیاء کرام علیہم السلام کی کوئی تعداد مقرر کرنا جائز نہیں کیونکہ حدیثیں اس سلسلے میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں کسی نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی ماننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر کی ہیں لہٰذا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ اللہ عزوجل شانہٗ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

Marfat.com

عقیدہ : انبیاء کرام علیہم السلام کے مختلف درجے ہیں بعض کو بعض پر فضلیت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین حضور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر حضرت نوح علیہ السلام کا ہے ان حضرات کو مرسلین اور اولوالعزم کہتے ہیں۔ یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء اور مرسلین جن و انس و ملک اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

عقیدہ : تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک وجاہت و عزت والے ہیں ان حضرات کو اللہ کے نزدیک چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔

عقیدہ : انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبر میں اسی طرح بحیات ہیں، حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق عقائد

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ظاہری معجزوں اور مکمل نشانیوں سے ثابت ہے۔ ہر نبی کے معجزے ایک دو مقاصد کے لئے ظاہر ہوئے مگر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات تمام مقاصد کے لئے دلیل نبوت بن کر آئے ہیں اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصرف تمام اجزائے عالم پر تھا۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ذاتِ مقدسہ میں جو انفرادی کمالات پائے جاتے ہیں وہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اجتماعی طور پر پائے جاتے ہیں۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

عقیدہ : سابقہ انبیاء کرام کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوتی لیکن حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان و جن بلکہ ملائکہ و حیوانات و جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح جن و انس پر اللہ عزوجل شانہٗ کی اطاعت فرض ہے اسی طرح ہر مخلوق پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ضروری ہے۔

عقیدہ : حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملائکہ و انس و جن، حور و غلمان حیوانات و

Marfat.com

جمادات غرض کہ ساری دنیا کے لئے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان۔

عقیدہ : مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے سلسلہ نبوت حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم کر دیا۔ اب کوئی نیا نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ جو شخص سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا ملنا جائز سمجھے وہ کافر ہے۔

عقیدہ : اگر کوئی شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل ہونا مانے تو وہ کافر ہے۔ کسی کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفتِ خاصہ میں ہونا محال ہے۔

عقیدہ : اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا ہے کہ تمام مخلوق رضائے الٰہی کی طالب ہے اور اللہ عزوجل شانہٗ رضائے مصطفیٰ کا طالب۔

عقیدہ : حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں معراج پاک ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور عرش وکرسی بلکہ بالائے عرش ایک کے ایک خفیف حصہ میں جسم مبارک کے ساتھ تشریف لے گئے اور قرب خاص حاصل ہوا اور جمالِ الٰہی کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا۔

عقیدہ : قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا تاج سرورِ کائنات شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک پر ہوگا جب تک آپ شفاعت نہیں کریں گے کسی کو مجال نہ ہوگی۔ اللہ عزوجل شانہٗ کے حضور مخلوقات میں صرف شفیع سرکار مدینہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن، کافر، مطیع، عاصی سب کے لئے ہے۔

عقیدہ : ہر قسم کی شفاعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہت۔ شفاعت بالمحبت۔ شفاعت بالاذن، ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ : حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت مدارِ ایمان ہے بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔ جب تک سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام دنیا سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان (مومن کامل) نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ : حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے اور

Marfat.com

اطاعت الٰہی بے طاعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناممکن ہے۔

عقیدہ : حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔

عقیدہ : حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم جس طرح اس وقت تھی جب کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اس طرح فرض اعظم ہے جب سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آئے تو بکمالِ ادب وانکساری نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھے: " صَلَّی اللّٰہ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلوٰۃً وَّ سَلَاماً عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عقیدہ : جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ نہ پکارے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، یَانَبِیَّ اللّٰہ، یَا حَبِیْبَ اللّٰہ!

عقیدہ : حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی قول وفعل یا عمل وحالت کو حقارت کی نظر سے دیکھنا کفر ہے۔

عقیدہ : سب سے پہلے نبوت سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملی۔ روزِ میثاق تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا۔

عقیدہ : تمام انبیاء کرام علیہم السلام ہمارے نبی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت میں کام کیا۔

عقیدہ : جو یہ کہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ) وہ گستاخِ رسول اور کافر ہے۔

عقیدہ : سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کو عطائی علم غیب نہ تھا کفر ہے۔

اِنتباہ

انبیاء کرام علیہم السلام سے جو لغزشیں ہوئیں ان کا ذکر کرنا، تلاوت قرآن یا روایتِ حدیث کے علاوہ حرام ہے۔ اوروں کو لب کشائی کی کیا مجال! اللہ جل شانہٗ ان کا مالک ہے

Marfat.com

اور وہ اللہ کے پیارے بندے ہیں ان کے یہ افعال جو لغزش سے تعبیر کئے جائیں ہزار ہا حکمتوں پر مبنی ہیں ایک لغزش ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کی دیکھیں اگر وہ سرزد نہ ہوتی جنت سے نہ اُترتے تو دنیا آباد نہ ہوتی۔ نہ کتابیں اترتیں نہ رسول آتے نہ قرآن ملتا نہ خدا ملتا یہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کا ثمرہ ہے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی لغزش عام انسان تو کس شمار میں صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔

فرشتوں کے متعلق عقائد

اس بات پر عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے پیدا کئے۔ ان کی پیدائش نور سے ہوئی ہے اور وہ ہر شکل اختیار کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ان کا بدن ہی ان کے لئے لباس کا کام دیتا ہے۔

عقیدہ : فرشتوں میں مذکر و مؤنث نہیں اور ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ نہیں پایا جاتا۔

عقیدہ : آسمان و زمین بلکہ تمام اجزائے عالم پر فرشتے مؤکل ہیں اجزائے عالم پر مربی اور نگہبان ہیں۔ ایک ایک آدمی پر کئی کئی فرشتے مقرر ہیں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تمام مخلوقات کے دس حصہ مان لیے جائیں تو اس کے نو حصے صرف فرشتے ہی ہیں۔

عقیدہ : فرشتوں کے پر اور بازو بھی ہوتے ہیں دو، دو، تین، تین، چار، چار، قرآن مقدس نے فرشتوں کے بازوؤں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

عقیدہ : اس بات پر بھی عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ فرشتوں کی پروں کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو ۶۰۰ پر دیکھے۔

عقیدہ : فرشتے وہی کرتے ہیں جو حکمِ الٰہی ہے۔ خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔ نہ جان بوجھ کر نہ انجانے میں۔ وہ اللہ کے معصوم مخلوق ہیں۔ ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔

عقیدہ : ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں کسی کو انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں وحی

Marfat.com

لانا۔ کسی کو پانی برسانا، کسی کو روزی پہنچانا، کسی کو نامۂ اعمال لکھنا وغیرہ وغیرہ۔

عقیدہ : فرشتوں کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے

عقیدہ : فرشتوں کی تعداد اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتا ہے اس کے بتائے چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام اور یہ چاروں تمام ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔

عقیدہ : کسی فرشتہ کی ادنیٰ گستاخی کفر ہے بعض جاہل لوگ اپنے کسی دشمن کو دیکھ کر کہتے ہیں ملک الموت یا عزرائیل آ گیا۔ یہ قریب کلمۂ کفر ہے۔

عقیدہ : فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں یہ باتیں کفر کی ہیں۔

جن کے متعلق عقائد

جنات آگ سے پیدا کئے گئے ہیں جیسا کہ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ"
اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے

[ترجمہ کنزالایمان پ۲۷ ع ۱۱]

جنات کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔

عقیدہ : ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی اور مسلمانوں میں نیک بھی ہیں فاسق بھی، سنی بھی ہیں اور بدمذہب بھی۔

عقیدہ : ان کے وجود کا انکار کرنا یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیاطین رکھنا کفر ہے۔

قیامت کے متعلق عقائد:

قیامت بیشک قائم ہوگی اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ : حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کے متعلق جتنی خبریں دی ہیں مثلاً مغرب سے سورج کا طلوع ہونا۔ توبہ کا دروازہ بند ہونا۔ دجّال اور دابۃ الارض کا نمودار ہونا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا۔ صور کا پھونکا جانا ان سب باتوں پر

Marfat.com

ایمان رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ : تمام اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک دُنیا میں تشریف لائیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے۔

قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا نیکوں کو داہنے ہاتھ میں۔ بدوں کو بائیں ہاتھ میں۔ کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس کے پس پشت نکال کر پیچھے دیا جائے گا۔

قیامت کیا ہے؟

کبھی تو صور پھونکنے کو قیامت کہا جاتا ہے مگر بعض نے موت سے لے کر دخولِ جنت تک سارے عرصہ کو قیامت سے تعبیر کیا ہے۔ حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو روزانہ انسانوں پر ایسے حالات گزرتے ہیں لوگ پھر بھی قیامت کے حالات سے بے خبر ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس وقت شام آتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں وحشت وخوف چھا جاتا ہے۔ تمام پرندے اور حیوانات اپنے اپنے آشیانوں میں گھس جاتے ہیں اور رات کو نیند کی وادی میں پہونچ جاتے ہیں اور ان پر ایک قسم کی موت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ نفخۂ اولین کا معمولی سا اثر ہے۔ پھر صبح ہوتے ہی تمام جاندار بے اختیار بیدار ہو کر آب ودانہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھیل جاتے ہیں یہ نفخ ثانی کی علامت ہے۔

میزانِ عدل کے متعلق عقائد

قیامت کے دن انسان کے اعمال وافعال کا وزن ہوگا اگر چہ اللہ تبارکَ وتعالیٰ اعمال وافعال کو اچھی طرح جانتا ہے مگر پھر بھی اعمال کے وزن کرنے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ ایک حکمت تو یہ ہے کہ اس طریقے سے انسان پر اپنے اعمال کی حقیقت خود بخود ظاہر ہو جائے گی اور دوسری حکمتوں کو اللہ عزوجل شانہٗ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ : میزان عدل حق ہے اس پر عقیدہ رکھنا ضروری ہے اس پر لوگوں کے اعمال نیک اور بد تولے جائیں گے نیکی کا پلّہ بھاری ہوگا لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اوپر کو اٹھے گا۔ دنیاوی پلّہ کے خلاف کہ بھاری ہونے پر پلّہ نیچے جھکتا ہے۔

عقیدہ : میزان کے متعلق یہ بات تحقیق سے کہی جاسکتی ہے وہ حقیقی ترازو ہے اس کے دو پلڑے ایک ڈنڈی اور ایک سوئی ہے ہر پلڑا زمین وآسمان کی وسعتوں سے کہیں زیادہ

Marfat.com

ہوگا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بتایا کہ اگر زمین و آسمان اور ان کی ساری موجودات کو میزان کے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو سما جائے گا۔ نیکیوں کا پلڑا عرش کی دائیں جانب جنت کے دروازے کے سامنے ہوگا اور گناہوں کا پلڑا عرش کی بائیں جانب دوزخ کے بالکل سامنے ہوگا۔

عقیدہ : جن اعمال کو تولا جائے گا ان کی ایک صورت ہوگی اللہ تعالیٰ ان نیک اعمال کو نورانی صورتوں میں ظاہر کرے گا اور بُرائیوں کو ظلماتی صورتوں میں ظاہر کرے گا۔

عقیدہ : اس شخص کے اعمال میزانِ عدل پر لانا جنہوں نے ایک بھی نیکی نہ کی ہو یا جنہوں نے ایک بھی گناہ نہ کیا ہو اظہارِ رسوائی یا اظہارِ شرافت کے لئے ہوگا۔

کافروں کے اعمال تولنے میں بھی حکمت ہے ورنہ کفار کے پاس نیکیاں کہاں جن کا وزن کیا جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ بعض کفار کی بعض خاص نیکیاں ان کے عذاب میں تخفیف کا سبب بن سکیں۔

مقام محمود کے متعلق عقائد

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل شانہٗ مقام محمود عطا فرمائے گا۔ تمام اولین اور آخرین حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد و ستائش کریں گے۔

شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لواء الحمد کہتے ہیں تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے۔

پل صراط کے متعلق عقائد

پل صراط حق ہے یہ جہنم کی پشت پر نصب کیا جائے گا بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔

عقیدہ : دوزخیوں کے پاؤں لڑکھڑا جائیں گے اور وہ دوزخ میں گر جائیں گے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے "وَاِن مِّنکُمْ اِلَّا وَارِدھَا" اس سے معلوم ہوا کہ پل صراط پر سے گزرنا ہر ایک کے لئے عام ہے حتیٰ کہ انبیاء کرام اور خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط پر سے گزریں گے۔

Marfat.com

عقیدہ : بعض اہلِ دل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پل صراط سے گزرنے میں یہ حکمت ظاہر کی ہے کہ آپ اپنے بعض گنہ گار اُمتیوں کو جو بدقسمتی سے دوزخ میں گرفتار ہوں گے جمال باکمال سے ایام فراق کی غمگساری فرمائیں گے۔

عقیدہ : ایک روایت میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کے عموم سے مخصوص ہیں۔ آپ کھڑے ہوں گے اور دیکھتے رہیں گے تاکہ ساری اُمّت آپ کے سامنے سے گزریں اور حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ آگ سے گزریں تو وہ گلستاں بن جائے گی۔ ایک عام مومن کے گزرنے سے آگ فریاد کر کے کہے گی۔ اے مومن! جلدی سے گزرو تمہارے نور ایمان نے میرے شعلوں کو مدھم کر دیا ہے۔ جب سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزریں گے تو آگ کی حقیقت کیا ہوگی۔ آپ کے نور نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ فرما کر کس طرح آگ کو گلزار بنا دیا اور جب وہ نورِ مجسّم بے واسطہ خود تشریف لائیں گے تو اس کے اثر کا کیا عالم ہوگا۔

جنت و دوزخ کے متعلق عقائد

جنت اور دوزخ کا بیان جس طرح قرآن و احادیث میں آیا ہے حق ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ : جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزار ہا سال ہوئے وہ اب بھی موجود ہیں یہ نہیں کہ قیامت کے روز بنائی جائیں گی۔

عقیدہ : ان کے مقامات کے متعلق کوئی صریح نص نہیں پائی جاتی ان مقامات کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ شرح مقاصد میں لکھا ہے کہ جنت و دوزخ کے مقامات کے متعلق کوئی قطعی نص نہیں ہے لیکن اکثر علماء کرام کی رائے ہے کہ بہشت ساتویں آسمان پر عرش کے نیچے ہوگی اور دوزخ ساتویں زمین کے نیچے ہوگی لیکن مشکل بات یہ ہے کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے "وَجَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ" جنت کا عرض آسمان و زمین کے پہنائیوں کے برابر ہوگا جب جنت کی وسعت کا یہ عالم ہو تو اس کا زمین یا آسمان پر مکان متعین کرنا کسی طرح درست ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب مفسرین نے یوں دیا ہے کہ جنت کا

Marfat.com

عرض جب زمین وآسمان کے برابر ہوگا زمین وآسمان آپس میں ملے ہوئے ہوں گے مگر ایسا نہیں ہے چوں کہ عقل انسانی کے سامنے آسمان وزمین سے کوئی بھی چیز کشادہ نہیں لہٰذا جنت کی وسعت کا مبالغہ بیان کرنے کے لئے زمین وآسمان کی تمثیل پیش کی گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ جنت کی وسعت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا جنت کا ایک چھوٹا سا گھر زمین و آسمان کی وسعتوں کے برابر سے زیادہ ہوسکتا ہے۔

اعراف کے متعلق عقائد

اعراف اس مقام کو کہا جاتا ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے نہ اس میں جنت کی راحت ہوگی اور نہ دوزخ کی سی تکلیف۔

عقیدہ: اعراف کا وجود صحیح نقل اور قطعی نص سے ثابت نہیں ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مشرکین کے بچوں اور ان لوگوں کے لئے جن کی زندگی میں وحی نہیں ہوئی اعراف میں رکھنے کا اعلان فرمایا۔ امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رائے ہے کہ اس اعراف کا وجود حدیث سے ثابت نہیں ہے اور علماء کرام بھی اس کے قائل نہیں ہیں قرآن پاک کی یہ آیت:

"وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ"

اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۸ ع ۱۲]

اس سے جنت اور دوزخ کی دیواروں اور بلندیوں کی طرف اشارہ ہے جو جنت ودوزخ کے درمیان واقع ہے اور رجال سے پیغمبر وشہداء اور نیک مومن علماء کرام اور فرشتے مراد ہیں۔ جنتی اور دوزخی ان کی پیشانی کے نشانات سے پہچانے جائیں گے۔

عقیدہ: جنت اور دوزخ میں کسی کو موت نہ آئے گی۔

عقیدہ: جنت اور دوزخ ہمیشہ باقی رہیں گے۔

حوض کوثر کے متعلق عقائد

حوضِ کوثر کا وجود اور قیام حق ہے اللہ عزوجل شانہٗ نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

Marfat.com

قیامت کے دن حوضِ کوثر کا مالک بنادیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ"

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا کیں

[ترجمہ کنز الایمان پ ۳۰ ع ۳۳]

عقیدہ: حوض کوثر کی وسعت ایک ماہ کے سفر کے برابر ہوگی۔ اس کا پانی دودھ سے سفید تر اس کی خوشبو مشک سے بہتر اس کے کوزے آسمان کے ستاروں سے زیادہ روشن ہوں گے۔ ایک دفعہ پانی پی لینے کے بعد دوسری بار پیاس محسوس نہ ہوگی۔ قرطبی کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو حوض ہوں گے۔ دونوں کے نام کوثر ہی ہوں گے۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ساقی حوضِ کوثر ہوں گے۔ آج جوان کی محبت میں سیراب نہیں ہے اس کے لئے مشکل ہے کہ وہ حوض کوثر سے پانی پی سکے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس کے دل میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت نہیں آبِ کوثر سے اس کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا جائے گا۔

عذابِ قبر کے متعلق عقائد

اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق عذابِ قبر حق ہے اسے تسلیم کرنا ضروری ہے۔ قبر سے مراد عالم برزخ ہے۔

عقیدہ: منکر اور نکیر دو فرشتوں کے نام ہیں جو بڑے ہی عظیم ہیبت ناک، سیاہ رنگ اور نیلی آنکھوں والے ہیں وہ قبر میں آتے ہیں اور ہر انسان سے اس کے پروردگار، اس کے دین (مذہب) اور اس کے رسول کے متعلق سوال کرتے ہیں۔

عقیدہ: بعض علماء نے کہا ہے کہ منکر نکیر گناہ گاروں کے لئے ہیبت ناک فرشتے بن کر آتے ہیں مگر نیک انسانوں کے لئے مبشر اور بشیر نامی دو فرشتے قبر میں آتے ہیں۔

عقیدہ: منکر نکیر کے سوالات میت کے دفن کرنے کے بعد نہیں ہوتے بلکہ ظاہری زندگی سے علاحدہ ہونے کے بعد ہر صورت میں سوال ہوتے ہیں۔ جب میت کو کسی تابوت میں رکھا جائے اگر کسی کو درندہ کھا جائے تو اس کے پیٹ میں ہی اس سے سوال کر لئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

عقیدہ: صحیح بات یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے قبر میں سوال نہیں کئے جاتے اور اگر ان سے استفسار کیا بھی جاتا ہے تو صرف توحید اور احوالِ اُمّت پر ہی استفسار کیا جاتا ہے اور استفسار میں بھی انبیاء کرام کا شرف و تعظیم برقرار رکھا جاتا ہے۔

قرآن مقدس کے متعلق عقائد

عقیدہ: قرآن کریم تمام آسمانی کتابوں میں افضل ہے۔ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا جو خصوصیت اس میں ہے دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔

عقیدہ: تمام کتب الٰہی اللہ عزوجل شانہٗ کے کلام ہونے کی حیثیت سے برابر ہے۔ اگرچہ دوسرے اعتبار سے بعض بعض سے افضل ہیں۔

عقیدہ: نبی کریم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن حکیم ہے۔

عقیدہ: اللہ عزوجل شانہٗ کی صفت قدیم اور اس کا کلام بھی قدیم ہے روز قیامت تک دنیا میں محفوظ رہے گا۔

عقیدہ: قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں قرآن کریم کو جو کلام الٰہی ہونے سے انکار کرے وہ کافر ہے۔

عقیدہ: قرآن پاک کی توہین کرنے والا یا اس کا مذاق اڑانے والا کافر ہے۔

عقیدہ: قرآن کریم اس سے پہلے تمام کتابوں کا ناسخ ہے۔ اب قیامت تک کوئی کتاب نہیں آئے گی۔ قیامت تک یہی کتاب لوگوں کے لئے مشعلِ ہدایت ہے۔

معراج کے متعلق عقائد

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں جسم مبارک کے ساتھ معراج شریف ہوئی۔ آپ زمین سے آسمان تک پھر اس کے بعد جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا جسمِ مبارک کے ساتھ گئے۔

عقیدہ: واقعہ معراج کو بلا توقف و تأمل یقینی طور پر مان لیا جائے اس میں ذرّہ برابر بھی شک اور خلجان نہیں ہونا چاہئے۔

Marfat.com

اُمید ورحمت کے متعلق عقائد

اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے اور اللہ کی رحمت سے کافر کے علاوہ کوئی بھی مایوس نہیں ہوتا مسلمان خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

عقیدہ: اللہ عزوجل شانہٗ کے خوف سے بے نیاز ہونا بھی کفر ہے اللہ کے خوف سے محض کافر ہی بے نیاز ہو سکتے ہیں۔

گناہ پر فخر

گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ حلال جاننا، ہلکا تصور کرنا کفر ہے۔ غلبۂ شہوت اور شیر ہونے کی وجہ سے اگر گناہ کا ارتکاب ہو جائے تو گناہ ہی جاننا چاہئے۔

عقیدہ: اگر گناہ ہو جائے تو اس کا اعتراف کرنا چاہئے گناہِ صغیرہ کو ہلکا جاننا یہ ہے کہ گناہ صغیرہ کو بے حقیقت جانے اور اس کو عذاب کا سبب نہ تصور کرے۔

کاہن اور نجومی

جو کاہن غیب جاننے کا دعویٰ کرے اسے سچا ماننا بھی کفر ہے۔ حدیث پاک میں موجود ہے جو کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچا مانے وہ کافر ہو جاتا ہے اور اس دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں رہتا جس دین کو حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

نجومی بھی کاہن کی طرح ناقابل یقین شخصیت ہے نجومی کی بات پر یقین کرنا اسے سچا ماننا کفر ہے۔

نشہ میں کلمات کفر بکنا

نشے کی حالت میں کلمۂ کفر سرزد ہونے سے کافر نہیں ہو جاتا کیونکہ نشہ کی حالت میں عقل ماؤف ہو جاتی ہے لیکن نشہ میں اسلام لانا درست مانا گیا ہے۔ اسلام پسندیدہ اور مرغوب چیز ہے جس طرح بھی ہو اس کا اثبات ضروری ہے۔

مذاق میں کفر

کلمۂ کفر مذاق میں بھی کہنا کفر ہے اگرچہ اس کے معنی دل میں کچھ اور ہی لئے جائیں،

Marfat.com

مذاق سے دراصل استخفاف پیدا ہوتا ہے جب گناہ کا استخفاف کفر ہے تو کفر کا استخفاف بدرجۂ اولیٰ کفر ہے۔

شریعت کا مذاق

احکامِ شرع کا مذاق اُڑانا کفر ہے یہ مذاق دراصل شریعت کو جھٹلانے اور انکار کرنے کی علامت ہے۔

مقامات انبیاء واولیاء

کوئی ولی نبی کے رتبہ کو نہیں پہونچ سکتا کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام تو گناہ سے معصوم ہوتے ہیں انہیں نبوت سے معزولی اور برطرفی کا خوف نہیں ہوتا انہیں وحی آتی ہے جو یہ کہے کہ ولی نبی کے رتبہ کو پہنچ سکتا ہے وہ کافر ہے۔ ولایت تو قرب الٰہی کا ایک درجہ ہے مگر نبی پر انعام الٰہی کی خصوصیت ہوتی ہے جو شخص ولی کو نبی جیسا یا نبی سے افضل مانے وہ گمراہ ہے۔

مقامِ اولیاء

اولیاء اللہ کی کرامتیں برحق ہیں مگر ولی اس شخص کو کہا جائے گا جسے معرفت خداوندی حاصل ہو طاعتِ خداوندی پر قائم رہے۔ عصیان ومعصیت سے کنارہ کش رہے اور لذت شہوانیہ سے پرہیز کرے۔

عقیدہ: ولایت کے لئے ضروری نہیں کہ اظہارِ کرامت بھی ہو۔ ولی اللہ بغیر کرامت کے بھی ولی اللہ ہوسکتا ہے۔ اصل کرامت تو یہ ہے کہ دین پر استقامت دکھائی جائے۔ "اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْکَرَامَةِ" نبی سے جو چیز بطور معجزہ ظاہر ہوتی ہے وہ ولی اللہ سے بطریق کرامت ظاہر ہوسکتی ہے۔

رسل فرشتوں سے افضل ہیں

انبیاء ورسل علیہم السلام تمام فرشتوں سے افضل ہیں کیونکہ فرشتے تو انبیاء علیہم السلام کے پیغام رساں اور خدمت گزار ہوتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ سجدہ خدمت کی اعلیٰ ترین علامت ہے۔

Marfat.com

انبیاء کرام علیہم السلام کی فضیلت فرشتوں پر اہل سنت و جماعت کے نزدیک ثابت ہے۔

مجتہد کا مقام

مجتہد بعض اوقات غلطی کا ارتکاب کر سکتا ہے مگر اجتہادی غلطی پر وہ معذور سمجھا جاتا ہے بلکہ اس غلطی کے ارتکاب میں بھی اسے اجر و ثواب ملتا ہے کیونکہ وہ اپنی انتہائی کوشش اور پوری دیانتداری کے کام کرتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

"اِنْ اَخْطَأْتَ فَلَکَ حَسَنَةٌ وَاِنْ اَصَبْتَ فَلَکَ حَسَنَتَانِ"

اگر تم اجتہاد میں غلطی کر بیٹھے تو تمہیں ایک نیکی ملے گی اگر کامیاب رہے تو تم دو نیکیوں کے حقدار ہو گے۔

بعض علماء کی یہ رائے ہے کہ ہر مجتہد کامیاب ہوتا ہے اور اس کی سچی علامت یہ ہے کہ وہ اجتہاد میں کوشاں رہتا ہے۔

یزید کے متعلق عقیدہ

یزید کے متعلق کیا عقیدہ رکھا جائے بعض علمائے اہلسنت تو یزید کے معاملہ میں توقف سے کام لیتے ہیں مگر بعض اس کی شان بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین پر ضروری تھا کہ اس کی اطاعت کرتے۔

"نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَ مِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ"

یزید حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوتے ہوئے امیر ہو نہیں سکتا کیونکہ صحابہ کرام اور صحابہ کرام کی اولاد بھی موجود تھی یزید کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے کیونکہ وہ زانی، فاسق، شرابی تھا۔ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جس کی رائے ہے یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ ہی وہ شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رضا مند تھا لیکن یہ رائے مردود باطل ہے۔ ایک طبقہ کی رائے یہ ہے کہ قتلِ حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لئے مخصوص ہے لیکن ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث پاک سے بے خبر ہیں کیونکہ خاتونِ جنت

Marfat.com

فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے دشمنی کرنا اور انہیں تکلیف دینا ان کی توہین کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور ان سے دشمنی کرنا ہوگا یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ دیں گے کیا رسول کی اہانت اور دشمنی کفر ولعنت کا سبب نہیں؟۔

بعض لوگوں کا خیال ہے چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہوسکتا ہے کہ ارتکاب کفر ومعصیت کے بعد اس نے توبہ کرلی ہو اور آخر کار تائب ہوگیا ہو۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے اور بعض علماء سلف نے یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی جو شریعت اور حفظِ سنت میں بڑے متشدّد تھے اپنی کتاب میں یزید پر لعنت علماء سلف سے نقل کیا ہے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ یزید مبغوض ترین انسان تھا اس بد بخت نے جو کارہائے بد انجام دیئے ہیں۔ اُمّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے کسی سے نہیں ہوسکے اس کی توبہ اور رجوع کا مزید حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور الفت سے محفوظ رکھے۔

[تکمیل الایمان.شیخ عبدالحق محدث دھلوی]

مسلک اہلسنّت والجماعت

اہلسنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشہ نیک الفاظ سے یاد کرنا چاہئے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے محبت رکھیں۔ کسی بھی صحابی کی توہین نہ کریں۔ ان کی آپسی شجرات مجادلات میں نہ پڑیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر وناظر سمجھیں اور آپ کو غیب داں تصور کریں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کافر سمجھیں اور ان سے اپنا تعلق قطع کرلیں۔ علماء حرمین طیبین نے جو توہین کرنے والے پر کفر کا فتویٰ صادر کئے ہیں اس کو تسلیم کریں اور مجدّد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو احکام دشمنان رسول کے لئے صادر کئے ہیں اس پر عمل پیرا رہیں۔ انہوں نے جو انداز جو سلیقہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنے کے سکھائے ہیں اس پر گامزن رہیں۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور دنیا کے تمام لوگوں اور اپنی جان سے زیادہ اہم سمجھیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

Marfat.com

مومنوں کا حساب

اہلسنت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل شانہٗ مومن کو حساب کے لئے بُلائے گا تو ان کو اپنے قریب کر کے ان پر دستِ کرم رکھے گا یہاں تک کہ لوگوں سے چھپالے گا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن مومن کو بُلایا جائے گا اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا دستِ کرم رکھے گا یہاں تک کہ اس کو لوگوں سے چھپالے گا۔ بندۂ مومن اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرے گا اور دل میں سوچے گا کہ میں ہلاک ہوگیا۔ مگر اللہ عزوجل شانہٗ فرمائے گا میرے بندے! یہ تیرے گناہ ہیں چونکہ میں نے دنیا میں انہیں چھپائے رکھا تھا آج میں تیرے لئے ان کو بخشتا ہوں۔ حساب لینے کے معنی یہ ہیں کہ بندے کے سامنے برائیوں اور نیکیوں کی فہرست پڑھ کر اس کے تمام اعمال کی جزا وسزا کی مقدار سے واقف کیا جائے اور جو چیز اس کو نقصان پہنچانے والی ہے اس سے آگاہ کر دیا جائے۔

اعمال کے وزن کئے جانے کے اعتبار سے تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ (۱) وہ لوگ جن کی نیکیاں بُرائیوں سے کم ہوں گی ان کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ (۲) وہ لوگ جن کی بدیاں اور بُرائیاں نیکیوں پر غالب آئیں گی ان کو دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا۔ (۳) وہ لوگ جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی یہ لوگ اعراف والے ہوں گے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

محبتِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

قرآن کا فرمان عالی شان

"قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ "

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

[ترجمہ کنزالایمان پ ۱۰ ع ۹]

شمع رسالت (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پروانو! اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ تمام رشتے دار مال و دولت سے زیادہ محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہونا چاہئے حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ہی ایمان کی جان ہے جس کو آقائے دو جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت نہ ہو اس کا ایمان نہیں قرآن و احادیث سے ثابت ہے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو باعث تخلیق کائنات ہیں انہیں کے صدقے و طفیل ہمیں قرآن ملا نماز ملی ایمان ملا اللہ عزوجل شانہٗ کی وحدانیت کا پتہ ملا پھر کیوں نہ ان سے

Marfat.com

محبت رکھنا ایمان کے لئے ضروری ہو۔ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں۔تم میں سے کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ایمان کی کسوٹی

ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان جو میری جان پوشیدہ ہے اس کے علاوہ آپ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہیں یہ سُن کر سارے جہان کے مولیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کو اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوں یہ ارشاد سُن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر ایسا ہے تو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ کتاب ہدایت دے کر بھیجا آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں یہ سن کر خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اب تمہارا ایمان مکمل ہوا ہے۔

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ]

تو محبوب کے ساتھ ہے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک شخص رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کب قائم ہوگی؟ اشرف الانبیاء حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا قیامت کی فکر ہے لیکن تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے اس نے عرض کیا میں نے اس کی کوئی تیاری

Marfat.com

نہیں کی ہے نہ تو میرے پاس نمازوں کا ذخیرہ ہے اور نہ روزوں کا سرمایہ مگر ہاں میرے پاس ایسی ایک چیز ہے جس کو میں نہایت اہم خیال کرتا ہوں وہ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات سے سب سے بڑھ کر محبت رکھتا ہوں اس کی یہ بات سُن کر محبوب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو ان کے ساتھ ہے جن کو تو محبوب رکھتا ہے۔

[شفا شریف]

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

رُخ انور

ایک شخص بارگاہِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا اور مجلسِ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بیٹھ کر ٹکٹکی باندھے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو دیکھتا رہا اور کسی جانب اس نے توجہ ہی نہ کی آقائے دو جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس کو اس حال میں دیکھا تو اس سے دریافت فرمایا وہ عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کے رُخِ انور سے فیض حاصل کر رہا ہوں لیکن دل میں یہ خیال ہے کہ کل قیامت کے دن جب آپ اعلیٰ مقام پر ہوں گے اس وقت میرا کیا حال ہوگا ایک قول کے مطابق اس عاشقِ رسول کے کہنے پر یہ آیت نازل ہوئی ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کی پابندی کرے گا تو وہ ان حضرات کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ لوگ کیسے اچھے ساتھی ہیں'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

[شفاء شریف]

دِل میں ہے روشن شمعِ عشق حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے

[فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان]

Marfat.com

عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آرام گاہِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھول دیا جائے تا کہ میں زیارت کر سکوں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجرۂ مبارکہ کو کھول دیا وہ عورت حجرۂ شریفہ میں داخل ہوئی اور رونے لگی یہاں تک کہ روتے روتے اس نے وہیں جان دے دی۔

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پر قربان گیا

[فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ]

حُبِّ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرتبہ بڑھا دیا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ فرشتہ بن کر جنت میں اُڑ رہے ہیں اور ان کے بازوؤں کے اگلے دونوں حصوں سے خون جاری ہے اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے ان سے کم مرتبہ پایا میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا مرتبہ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کم ہوگا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کم نہیں مگر ہم نے جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ بڑھا دیا اس لئے کہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہیں۔

[الامن والعلیٰ]

ایک جان نثار صحابی

فتح مکہ سے پہلے کفار مکہ حضرت زید کو حدودِ حرم سے باہر قتل کرنے کے ارادے سے لائے اس وقت ابوسفیان نے حضرت زید سے دریافت کیا کہ میں تجھ سے قسم کے ساتھ یہ معلوم کرتا ہوں کہ تو یہ چاہتا ہے کہ اس وقت تیرے بجائے (خاکم بدہن) محمد (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی گردن ماردی جائے اور تجھے آزاد کر دیا جائے تا کہ تو اپنے اہل و عیال میں جا کر آرام کرے ابوسفیان کی یہ خرافات سُن کر حضرت زید نے فرمایا مجھے یہ ہرگز گوارہ نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں اس وقت رونق افروز ہیں وہاں آپ کو کانٹا بھی

Marfat.com

چھپے اور میں بیٹھا رہوں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اس محبت بھرے جذبات سے لبریز کلمے کو سن کر ابوسفیان نے کہا کہ ہم نے ایسے جاں نثار کسی کے نہیں دیکھے جیسے کہ محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ہیں یہ آقائے دوجہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر محبوب رکھتے ہیں کہ اس کا مقابلہ کسی سے نہیں کیا جاسکتا۔

[شفاء شریف]

حُسنِ یوسف پہ کٹی مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

[اعلیٰ حضرت]

محبت کی علامت

حضرت قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف میں فرماتے ہیں کہ رسولِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کی علامت یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ آپ کا ذکر کیا جائے کیونکہ محب اپنے محبوب کا ذکر بہت زیادہ کرتا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سیاح لامکاں حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد آپ کا ذکر نہایت عقیدت و محبت اور عاجزی اور انکساری کے ساتھ کرتے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے وقت ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے اور ان پر خشیت طاری ہوجاتی تھی اور یہی کیفیت بعض تابعین پر بھی ہوتی تھی وہ محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کھوئے اور آپ کے ذکر میں ڈوبے رہتے تھے۔

نورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

[فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے پایاں محبت

امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے ہر گوشے سے عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک دفعہ آپ کے نام ایک خط آیا آپ نے خادم سے کہا کہ پڑھ کر سناؤ خادم نے خط پڑھا تو کہنے لگے حضور کسی گستاخِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

Marfat.com

آپ کو نازیبا کلمات اور گالی لکھ کر بھیجا ہے یہ سُن کر امام عشق ومحبت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ بہت خوش ہوئے خادم نے عرض کیا حضور اس گستاخ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو گالی لکھ کر بھیجا ہے اور آپ خوش ہو رہے ہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا مجھے گالی لکھ بھیجا ہے اسی لئے تو خوش ہو رہا ہوں کیونکہ جس وقت مجھے گالی لکھا ہوگا اس وقت تو میرے محبوب رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی سے تو باز رہا ہوگا۔

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

ایک عورت کا عشقِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

روایت میں ہے کہ ایک انصاری عورت کا باپ بھائی اور شوہر ایک جنگ میں شہید ہوگئے یہ سُن کر وہ عورت روتے ہوئے گھر سے نکلی اور لوگوں سے پوچھنے لگی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں ہیں؟ وہ کیسے ہیں؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اس عورت کو مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر خوش ہوگئیں کہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو خیریت سے ہیں اور کہنے لگی اب مجھے کوئی غم نہیں اور میرا تمام کنبہ آپ پر قربان ہوگیا اس سے زیادہ خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے۔

دے خدا ہمت کہ یہ جان حزیں
آپ پر واریں وہ صورت کیجئے

[فاضل بریلوی]

سب سے زیادہ محبوب

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر مجھ کو اور کوئی محبوب نہیں۔

شیر خدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور مال سے زیادہ محبوب ہے اور آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ تیز دھوپ ہو شدت کی گرمی پڑ رہی ہو پیاس سے حلق خشک ہو گیا ہو ایسی حالت میں مجھے ٹھنڈا

Marfat.com

پانی سے بھی زیادہ محبوب تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

شربت نہ دیں، نہ دیں تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پرواشکر کی ہے

محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام محبت اولاد پر غالب

ایک مرتبہ کفار قریش اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوئی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ابوجہل کی طرف سے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لڑکے تھے اس لڑائی کے کچھ دن بعد سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اسلام لے آئے ایک دن انہوں نے دوران گفتگو کہا ابا حضور لڑائی کے دن میری تلوار آپ کی گردن تک پہنچ چکی تھی لیکن میں نے آپ کو والد سمجھ کر چھوڑ دیا اتنا سننے کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے میرے بیٹے سن! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میری تلوار تجھ تک پہنچ جاتی تو میں عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تم کو بیٹا سمجھ کر چھوڑ نہیں دیتا بلکہ دشمن رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر تمہاری گردان اُڑا دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا اتفاقاً اسی زمانے میں میرے پاس کچھ مال موجود تھا میں نے کہا اگر میں ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کبھی بڑھ سکتا ہوں تو آج بڑھ جاؤں گا یہ سوچ کر میں گھر گیا اور جو کچھ گھر میں تھا اس میں سے آدھا لے آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے''؟ میں نے عرض کیا کہ آدھے چھوڑ آیا ہوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ گھر میں تھا سب لے کر بارگاہِ نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں حاضر ہوئے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا''؟ انہوں نے عرض کیا: اپنے گھر والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ آیا ہوں ؎

Marfat.com

پروانے کو چراغ ہے تو بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول ؐ بس

[صحابہ کا عشق رسول]

محبت میں جان دے دی

ایک یہودی تورات پڑھ رہا تھا اس تورات میں ایک صفحہ پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا دیکھا۔ یہودی نے عداوت میں اس نام پاک کو کھرچ ڈالا۔ دوسرے روز تورات کھولی تو اسی صفحہ پر یہ نام اقدس چار جگہ لکھا دیکھا غصہ میں اس نام پاک کو پھر کھرچ ڈالا تیسرے روز اس نے دیکھا اس صفحہ پر یہ نام اقدس آٹھ جگہ لکھا ہوا ہے اب اس کی حالت بدلی اور دل میں اس نام کی محبت پیدا ہوگئی اور اس نام والے محبوب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے شام سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا اتفاق دیکھئے کہ اِدھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا جب مدینہ منورہ پہنچا تو اس کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور انہیں سے وصال کا علم ہوا یہ سخت بے چین ہوا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن مبارک کا کوئی کپڑا دکھایئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کپڑا مبارک اسے دیا اس یہودی نے تو پہلے اسے سونگھا پھر تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھا اور مسلمان ہو کر دُعا مانگی کہ الٰہی اگر تو نے میرا اسلام قبول کر لیا ہے تو مجھے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بلا لے اتنا کہا اور وہیں انتقال کر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے غسل دیا اور جنت البقیع میں دفنایا۔

[نزهته المجالس]

آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی ہائے وہ دِل جو تیرے در سے پُر ارمان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی الله تعالیٰ عنه]

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں تو تم میں سے جو ان کی اقتدا کرے گا روشنی پائے گا۔

فضائل خلفائے راشدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

قرآن کا فرمان عالی شان

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ،

وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۲۶ ع ۱۳]

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ملت اسلامیہ کے وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بلا واسطہ تعلیم اور تربیت کا شرف حاصل ہوا اسلام کی اشاعت میں بے پناہ تکلیفیں اٹھائیں اور راہ حق میں بے انتہا مصیبتیں برداشت کیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سچے مسلمان اور جنتی ہیں سب کی تعظیم و محبت تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے یہ مہاجر بھی ہیں انصار بھی ہیں۔ غازی بھی ہیں اور شہید بھی یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ میں امتحان لے لیا'' آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ساری امت سے افضل اور بہتر ہیں۔ اسلام کی عظمت انہیں سے بلند ہوتی ہے صحابی کے مرتبہ کو اب کوئی نہیں پا سکتا اولیاء اقطاب غوث و قطب صحابیٔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ اور مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔

[شان صحابہ]

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے کسی کے مال سے اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا ابوبکر کے مال سے ہوا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں اور میرے مال کی کیا حیثیت جو کچھ بھی ہے وہ آپ کے لئے ہے۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنت کے معمر لوگوں کے سردار ہیں وہ اولین ہوں یا آخرین سوائے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب تک یہ دونوں حیات ہیں تم انہیں اس بات کی خبر نہ دینا۔

[ابن ماجه]

زیادہ محبوب

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ اشرف الانبیاء حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو کون زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) عرض کیا گیا مردوں میں کون زیادہ محبوب ہے فرمایا عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا باپ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

شفیع محشر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کب تک زندہ رہوں گا تو میرے بعد ان دونوں کی پیروی کرنا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب اشارہ فرمایا۔

[ابن ماجه]

ان کا نام آسمانوں میں صدیق ہے

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا۔ چار برس کی عمر میں آپ کے باپ ابوقحافہ بُت خانے میں آپ کو لے گئے اور یہ کہا ''یہ ہیں تمہارے بلند و بالا خدا انہیں سجدہ کرو'' سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بُت کے سامنے تشریف لے گئے تو فرمایا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے میں پتھر مارتا ہوں

Marfat.com

اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچالے وہ بُت بھلا کیا جواب دیتا آپ نے اس کو ایک پتھر مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں بہت غصہ آیا انہوں نے تھپڑ آپ کے رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپ کی ماں ام الخیر کے پاس لائے سارا واقعہ بیان کیا ماں نے کہا اسے اس کے حال پر چھوڑ دیجئے جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ ''اے اللہ کی سچی لونڈی تجھے مژدہ ہو کہ اس آزاد بچے کا آسمانوں میں صدیق نام ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محب و رفیق ہے میں نہیں جانتی کہ وہ محمد [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کون ہیں اور کیا معاملہ ہے؟

اس وقت سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے بُرائی کی طرف نہیں بلایا۔ یہ روایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود مجلس اقدس میں بیان کی جب یہ بیان کر چکے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کیا ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں۔

[عوالی الفرش الی معالی العرش]

سب سے زیادہ بہادر

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ بہادر حضرت صدیق اکبر ہیں بدر کی لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت کے لئے عریش (ایک محفوظ چھپر) بنایا گیا تھا خدا کی قسم ہم میں سے کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس عریش کو کفار سے محفوظ رکھنے کے لئے سپر (ڈھال) بن جاتے اس نازک موقع پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے جس نے بھی حضور الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا انہوں نے اس کی مدافعت فرمائی۔

[تاریخ الخلفاء]

حبیب کو حبیب کی طرف لے آؤ

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات سے پہلے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے تابوت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ انور کے پاس لا کر رکھ دینا اور '' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمْ'' کہہ کر عرض کرنا کہ آقا ابو

Marfat.com

بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا ہے اگر اجازت ہوئی تو دروازہ کھل جائے گا اور مجھے اندر لے جانا ورنہ جنت البقیع میں دفن کر دینا راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت پر عمل کیا گیا اور ابھی وہ کلمات ختم بھی نہ ہوئے تھے دروازہ کھل گیا اور آواز آئی کہ حبیب کو حبیب کی طرف لے آؤ۔

[شواهد النبوت]

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۲۲ رجمادی الآخر ۱۳ھ کو غروب آفتاب کے بعد ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ترسٹھ ۶۳ برس کی تھی کم وبیش ستائیس ۲۷ مہینے خلافت آپ کے ہاتھ میں رہی اس قلیل مدت میں آپ نے جو نظام حکومت قائم کیا اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رفیع المنزلت عمارت کھڑی کر دکھائی۔

[شان صحابه]

شان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بولے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمان والوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کی خوشی منائی۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حق تعالیٰ عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مصافحہ فرمائے گا عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو سب سے پہلے سلام کرے گا اور سب سے پہلے ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا۔

[ابن ماجه]

اسلام کو عزت عطا فرما

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ اے اللہ! اسلام کو عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ذریعے خاص طور پر عزت واحترام عطا فرما۔

Marfat.com

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر ان کے بعد عمر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان پر حق جاری فرما دیا ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں حق ہی کہتے ہیں۔

[ابن ماجه]

ایک ہی مٹی سے بنائے گئے

رسول اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی مٹی سے بنائے گئے۔ چنانچہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جاتا ہے میں اور ابو بکر اور عمر ایک ہی مٹی سے بنے اور اسی میں دفن ہوں گے۔

[شان صحابه]

میری امت کا محدث

آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سابقہ اُمتوں میں ایک ایسی جماعت تھی جنہیں محدثین کہا جاتا تھا اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوگا تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے یہ بات اس حقیقت کی بھی تائید ہے جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اگر کسی معاملہ میں رائے دی تو وحی الٰہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام کے مطابق ہی نازل ہوئی۔

[شواهد النبوة]

لشکر کی رہنمائی

ایک روز سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک آپ نے

Marfat.com

خطبہ ترک کر کے دو تین بار "یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلُ" فرمایا اور پھر خطبہ میں مشغول ہو گئے خطبہ ختم ہوا تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ عمر ابن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کیا ہو گیا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کے بعد ان سے آ کر پوچھا اے عمر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کو کیا ہو گیا تھا کہ آپ خطبہ میں ہی "یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلُ" کہنا شروع کر دیئے اور لوگوں کو اپنے آپ پر طعنہ زنی کا موقع دیا آپ نے فرمایا جس وقت میں نے ایسا کہا تھا میں دیکھ رہا تھا کہ ساریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ان کے ساتھی کفار سے ایک پہاڑ کے دامن میں جنگ کر رہے تھے اور کفار آگے پیچھے ان پر ٹوٹ پڑنے کو تھے جب میں نے دیکھا تو بے اختیار ہو گیا اور مجھے یہ الفاظ زبان پر لانا پڑا تا کہ پہاڑ کے پیچھے کی طرف لوٹ کر وہ دشمنوں سے رہائی پائیں۔

[شواهد النبوة]

دریائے نیل کے نام خط

جس وقت مصر فتح ہوا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہاں کے حاکم تھے اہل مصر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ دریائے نیل ایک بات کا عادی ہے جو پوری نہ ہو تو بہنا بند کر دیتا ہے اور اس کا پانی خشک ہو جاتا ہے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا وہ کون سی عادت ہے انہوں نے کہا جب اس ماہ کی بارہ تاریخ گزر جاتی ہے تو ہمیں ایک لڑکی ڈھونڈنا پڑتی ہے اور اس کے والدین کو اس کے حصول کے لئے بہت سا مال و دولت دیتے ہیں پھر اسے نہایت عمدہ لباس زیب تن کرواتے ہیں اور اسے زیورات سے سجاتے ہیں اور اس حال میں اسے دریائے نیل میں پھینک دیتے ہیں حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنا تو فرمایا یہ معاملہ اسلام کے خلاف ہے اب ایسا کبھی نہیں ہوگا جب اس تاریخ سے تین روز گزرے تو دریائے نیل خشک ہو گیا اور اہل مصر وہاں سے نقل مکانی شروع کر دی۔ حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پورا واقعہ سیدنا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھ بھیجا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً ایک کاغذ پر کچھ لکھ بھیجا اور ساتھی ہی ہدایت فرما دی کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے اسے دریائے نیل میں پھینک دو جب آپ کا خط حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ملا تو آپ نے خط کو چاک کیا تو لکھا تھا۔

Marfat.com

اللہ کے بندے امیر المومنین کی جانب سے دریائے نیل کے نام امابعد! اگر تم اپنے آپ بہتے تھے تو آئندہ مت بہنا اور اگر اللہ تعالیٰ واحد القہار کے حکم سے بہتے ہو تو میں اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری وساری کر دے۔

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہ خط دریائے نیل میں ڈال دیا اگلے دن صبح پانی تیرہ [۱۳] فٹ اونچا بہنے لگا اس وقت سے اہل مصر اس کی عادت بد سے محفوظ ہو گئے۔

[شواهد النبوة]

دُعا قبول ہوئی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دعوت توحید کا آغاز کیا تو کفار قریش نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر دو قریشی طویل القامت نوجوان پر پڑی تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا یا اللہ! ان دونوں میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے اپنے دین کو قوت عطا فرما۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے اپنے محبوب کے دل سے نکلی ہوئی دُعا قبول فرمائی۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پہلی بار مسلمانوں کو کعبہ میں نماز پڑھنے کی سعادت ملی سیدنا حضرت عمر نے اسلام کی سربلندی کے لئے شب و روز محنت کی اور عظیم کارنامے انجام دیئے اور ہمیشہ شجاعت عقل وشعور کا پیکر اور عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سرشار تھے۔

[شان صحابه]

جہنم کا دروازہ بند

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے قفل جہنم کے بیٹے! حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد کے متعلق یہ جملہ سُن کر بہت پریشان ہوئے اور گھر جا کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ابا جان! عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو قفل جہنم (یعنی جہنم کا تالا) کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سنی تو حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس پہونچے اور دریافت فرمایا کہ آپ نے میرے حق میں یہ الفاظ کیوں استعمال فرمایا حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن سلام کہنے لگے اس کی وجہ ہے کہ مجھے میرے باپ نے اور انہیں ان کے آباو اجداد کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر دی کہ پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ عنہ کی امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جسے عمر ابن الخطاب کہا جائے گا وہ مبارک نفس جب تک امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں رہے گا تب تک جہنم کا دروازہ بند رہے گا وہ جہنم کا قفل ہوگا جب ان کا انتقال ہوجائے گا تو جہنم کا دروازہ کھل جائے گا اور لوگ اپنی نفسانی خواہشوں میں مبتلا ہوکر اِدھر اُدھر پریشان ہوکر متفرق ہوجائیں گے۔

[نزهته المجالس]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات

۲۲ رذی الحجہ ۲۳ھ کو صبح نماز فجر کی ادائیگی کے لئے تکبیر کے لئے ہاتھ باندھے ہی تھے کہ ایک مجوسی نے زہر آلود خنجر سے آپ کے شکم مبارک میں تین کاری زخم لگائے آپ بے ہوش ہوگئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی ذرا ہوش آیا تو فرمایا الحمد للہ ایک کافر کے ہاتھ سے شہادت ملی اور یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو وصال ہوا جس دن آپ کا انتقال ہوا اس دن سورج کو گہن لگا سارے مدینہ میں اندھیرا ہوا اس طرف لوگوں کا رونا اس سورج کا سیاہ ہونا ایک معرکہ قیامت نظر آتا تھا مدینہ کے بچے اپنی ماؤں سے پوچھتے تھے اے ماں کیا آج قیامت ہے؟ مائیں کہتی تھی کہ نہیں آج امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا ہے۔

شان عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھی عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا کاش اس وقت صحابہ میں سے کوئی میرے پاس ہوتا ہم نے عرض کیا آپ کے لئے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بلائیں۔ آپ نے خاموشی اختیار کی

Marfat.com

ہم نے عرض کیا عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بلائیں آپ پھر خاموش رہے ہم نے عرض کیا عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بلائیں آپ نے فرمایا ہاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے کچھ تنہائی میں گفتگو فرمائی آپ گفتگو کرتے جاتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ متغیر ہوتا جاتا تھا۔

[ابن ماجه]

کاتبِ وحی

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی تھے۔ رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تھی آپ کے حکم سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ لیا کرتے تھے۔ کاتب وحی ہونے کے علاوہ آپ حافظِ قرآن بھی تھے۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن کریم حفظ کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے حافظِ قرآن ہیں وحی کے علاوہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذاتی اور نجی خطوط بھی آپ لکھا کرتے تھے۔

[شانِ صحابه]

نورِ قرآن

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے ایک شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تو آپ نے اس سے کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایک شخص تم میں سے میرے پاس آتا ہے جس کی آنکھوں میں زنا کے آثار نظر آتے ہیں اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی وحی کا سلسلہ جاری ہے آپ نے فرمایا یہ وحی نہیں بلکہ نورِ قرآن ہے۔

[شواهد النبوة]

یہ سعادت کسی کو حاصل نہیں

حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی تو ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

آپ کے نکاح میں آئیں۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اگر میری کوئی تیسری بچی ہوتی تو میں اس کا بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر دیتا۔ کہتے ہیں کہ انسانوں میں سے کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی جس کے نکاح میں پیغمبر کی دو بیٹیاں ہوں یہ سعادت صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی۔

[شواهد النبوة]

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی (رضی الله تعالیٰ عنه)]

جنّت کا چشمہ

جب مہاجرین مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آئے تو یہاں کا پانی کھارا ہونے کی وجہ سے پسند نہ آیا۔ مدینہ منورہ میں ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جس کا نام رومہ تھا وہ شخص اس چشمے کا پانی قیمتاً دیتا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم اپنا یہ چشمہ میرے ہاتھ جنت کے چشمے کے عوض بیچ دو اور جنت کا چشمہ مجھ سے لے لو۔ اس نے عرض یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری اور میرے بال بچوں کی معاش اسی سے ہے یہ خبر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے ۳۵ ہزار نقد دے کر اس شخص سے وہ چشمہ خرید لیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جس طرح آپ اس شخص کو جنت کا چشمہ عطا فرماتے اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو کیا آپ وہ جنت کا چشمہ مجھے دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں دوں گا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں نے وہ چشمہ خرید لیا ہے اور مسلمانوں پر اسے وقف کرتا ہوں۔

بے مثال مہمانی

ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرے غریب خانہ پر اپنے دوستوں سمیت تشریف لائیں اور ما حضر تناول فرمائیں آپ نے یہ دعوت قبول فرمالی اور صحابۂ کرام رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے چلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے اور آپ کا ایک ایک قدم مبارک گننے لگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا اے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں چاہتا ہوں کہ حضور کے ایک ایک قدم کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کروں چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تک جس قدر قدم مبارک پڑے اسی قدر غلام حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد کیے۔

[جامع المعجزات]

حیاء عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دولت کدے میں لیٹے ہوئے تھے آپ کی پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی آپ اسی طرح بدستور لیٹے رہے اور پنڈلی مبارک سے بدستور کپڑا ہٹا رہا اور گفتگو فرماتے رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دے دی حضور بدستور لیٹے رہے اور پنڈلی مبارک سے اسی طرح کپڑا ہٹا رہا اور آپ گفتگو فرماتے رہے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً اٹھ بیٹھے اور اپنا کپڑا برابر فرماتے ہوئے پنڈلی مبارک کو ڈھانپ لیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب لوگ چلے گئے تو میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت کیا کیا بات ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ بدستور لیٹے رہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو بھی بدستور لیٹے رہے مگر جب عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو فوراً آپ اٹھ بیٹھے اور کپڑا برابر فرمالیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میں اس شخص سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

۱۸/ذی الحجہ ۳۵ھ میں سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن شریف پڑھتے ہوئے شہید کر دیا گیا ان کی زوجہ نائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچانے کے لئے دوڑیں تو ان کی ہتھیلی اور انگلیاں کٹ گئیں بلاشبہ آپ کی شہادت تاریخِ اسلام کا سب سے بڑا سانحہ کہے جانے کا مستحق ہے آپ نے بارہ سال امور خلافت انجام دیئے اور بیاسی [۸۲] سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

[شان صحابه]

شانِ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ تم سے مومن کے علاوہ کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے سوا کوئی عداوت نہ رکھے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی (یعنی بھائی بھائی)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے آپ راستے میں ایک جگہ اترے اور لوگوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک نہیں ہوں؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے فرمایا تو جس کا میں ولی ہوں اس کا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی ولی ہیں اے اللہ جو اس سے الفت رکھے تو اس سے الفت رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ۔

[ابن ماجه]

میں نے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس

Marfat.com

کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا بھائی ہوں اور میں ہی صدیق اکبر ہوں اور اس خطاب کا دعویٰ میرے بعد کوئی کذاب (جھوٹا) ہی کرے گا میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

حُبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ہوں۔

[ابن ماجه]

افضل ہوں گے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسن و حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنت کے جوانوں کے سرادر ہوں گے اور ان کے والدین ان سے افضل ہوں گے۔

[ابن ماجه]

دریائے فرات کی طغیانی

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل کوفہ نے عرض کیا امسال طغیانی کے باعث ہماری کھیتیاں ضائع ہوگئی ہیں کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ دریا کا پانی کم ہو جائے آپ اٹھ کر گھر تشریف لائے اور آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ پہنے عمامہ شریف سر پر باندھے اور عصائے مبارک ہاتھ میں لئے باہر تشریف لائے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے سب لوگ آپ کے پیچھے پیچھے پیادہ پا چل دیئے فرات کے کنارے پہنچے تو آپ گھوڑے سے اتر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی عصائے مبارک ہاتھ میں لے کر فرات کے پُل پر آگئے آپ نے عصا سے پانی کی طرف اشارہ کیا پانی پھر ایک فٹ کم ہوگیا تو لوگوں نے کہا امیر المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بس اتنا کافی ہے۔

[شواهد النبوة]

ابوتُراب

ایک دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی دیوار کے پاس زمین پر آرام فرما تھے اور آپ

Marfat.com

کی پیٹھ مبارک سے مٹی لگی ہوئی تھی اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زمین پر لیٹے ہوئے دیکھ کر اٹھایا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا "اِجْلِسْ اَبَاتُرَابٍ" مٹی والے اٹھ بیٹھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ التحیہ والثنا کے منہ سے "ابوتراب" کا لفظ بہت پسند آیا اور آپ کو اپنے اصلی نام سے زیادہ یہی پسند آنے لگا اور علی کہنے سے آپ اتنا خوش نہ ہوتے تھے جتنا ابوتراب کہنے سے خوش ہوتے تھے۔

[تاریخ الخلفاء]

باب مدینۃ العلم

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک آدمی کی شکل میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ باب مدینۃ العلم ہیں ذرا جبرئیل کی تلاش تو کیجئے اور بتایئے کہ اس وقت جبرئیل کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے دائیں اور بائیں دیکھا پھر زمین کی طرف دیکھا اور فرمایا اس وقت جبرئیل نہ تو آسمان میں نظر آئے اور نہ کہیں زمین میں نظر آیا لہٰذا میرے خیال میں جبرئیل آپ ہی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ جامع مسجد کوفہ میں شقی ازلی ابن ملجم خارجی اس شمع ہدایت پر جس کی حیات کا ایک لمحہ نوع انسانی کے لئے مشعل راہ تھا۔ زہر آلود خنجر سے زخمی کیا اور یہ علم وفضل کا آفتاب ۱۲ رمضان المبارک ۴۰ھ کو غروب ہو گیا۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہِ

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

نماز مومنوں کی معراج ہے

نماز کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے

[ترجمہ کنزالایمان پ۵ ع ۱۲]

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں جو شخص اس کی عظمت کو سمجھتے ہوئے مکمل شرائط کے ساتھ نماز کو ادا کرتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جنت میں اس کو داخل فرمائے گا اور جو نماز کو ادا نہیں کرتا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو جنت میں داخل فرمائے۔

[مکاشفۃ القلوب]

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جو نماز کے اوقات کے درمیان انسانوں سے سرزد ہوتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔

بردرانِ اسلام! انسان سے جو گناہ صغیرہ صادر ہوتا ہے۔ نماز پڑھنے کی وجہ سے وہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے لیکن گناہِ کبیرہ معاف نہیں ہوتا وہ صرف صدق دل سے توبہ کرنے سے معاف ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔

اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں۔ بیشک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان پارہ ۱۲ آیت ۱۰]

یعنی نیکیاں گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں گویا کہ گناہ تھے ہی نہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ سنایا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اس کا کفارہ پوچھنا چاہتا تھا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

تو اس شخص نے عرض کی کہ کیا یہ حکم خاص میرے لئے ہے؟ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہیں بلکہ میرے ہر اس امتی کے لئے جس نے ایسا کام کیا۔

[مکاشفۃ القلوب]

نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کی مجھ پر حد جاری فرمایئے۔ اس نے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یہی بات کہی مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے توجہ نہیں فرمائی۔ پھر نماز پڑھی گئی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا وہ آدمی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میں حاضر ہوں! آپ نے فرمایا تو نے مکمل وضو کر کے ہمارے ساتھ ابھی نماز پڑھی ہے؟ اس نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا تو گناہوں سے ایسا پاک ہے جیسے تیری ماں نے تجھے جنا تھا۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ اس لئے کہ وہ ان وقتوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

[مکاشفۃ القلوب]

Marfat.com

دین کا ستون

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس نے نمازیں ضائع کر دی ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی نیکیوں کی پروا نہیں کرے گا۔

ایک دوسری جگہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو ڈھا دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا، نماز کو ان کے اوقات میں ادا کرنا۔

[مکاشفة القلوب]

فرعون اور ہامان کے ساتھ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے مکمل طہارت کے ساتھ صحیح اوقات میں ہمیشہ پانچ وقتوں کی نماز ادا کیا۔ قیامت کے دن اس کی نمازیں اس کے لئے نور اور محبت ہوں گی اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ فرعون اور ہامان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[مکاشفة القلوب]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذمہ داری سے نکل گیا

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے جان بوجھ کر نمازیں چھوڑیں وہ حد کفر کے قریب ہو گیا۔ یعنی وہ ایمان سے نکلنے کے قریب ہو گیا۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی کو چھوڑ دیا اور دین کے ستون کو گرا دیا۔

جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذمہ داری سے نکل گیا۔

[مکاشفة القلوب]

ہر قدم کے بدلے گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز کے

Marfat.com

ارادے سے نکلا۔ وہ نماز میں ہے، جب تک کہ وہ نماز کے ارادہ سے مسجد کی طرف چلتا رہے اس کے ہر قدم کے بدلے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسرے قدم کے بدلے گناہ مٹایا جاتا ہے جب تم میں سے کوئی اقامت سنے تو اس کے لئے تاخیر مناسب نہیں تم میں سے زیادہ اجر وہ پاتا ہے جس کا گھر مسجد سے دور ہوتا ہے۔ پوچھا گیا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مسجد تک زیادہ قدم چلنے کی وجہ سے اس کو یہ فضیلت حاصل ہے۔

[مکاشفة القلوب]

انسان اپنے رب کے بہت قریب

روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے لئے دُعا فرمایئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے آپ کی شفاعت کے مستحقین میں سے بنائے اور جنت میں آپ کی صحبت نصیب فرمائے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سجدے کی کثرت سے میری اعانت طلب کرو کیونکہ انسان سجدے میں رب کے بہت قریب ہوتا ہے جیسا کہ ربُّ العالمین قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ

اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ

[ترجمہ: کنزالایمان] [مکاشفة القلوب]

شیطان روتے ہوئے بھاگتا ہے

سرکار مدینہ عَلَیْہِ التَحِیَة و الثَّنَا ارشاد فرماتے ہیں جب انسان سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے بھاگتا ہے اور کہتا ہائے افسوس! اسے سجدوں کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر کے جنت پالی اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تھا مگر میں نے نافرمانی کی اور میرے لئے جہنم بنایا گیا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

برادانِ اسلام! اگر آپ چاہتے ہیں کہ شیطان آپ سے دور ہو جائے اور شیطان آپ سے ناراض رہے تو آپ اپنے رب کی فرمانبرداری کرتے ہوئے نماز ادا کیجئے تو یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ آپ سے خوش ہو جائے گا اور شیطان بیٹھ کر روئے گا۔

کسی چیز سے محبت نہیں

روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ مٹی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ جناب یوسف بن اسباط علیہ الرحمۃ الرضوان فرمایا کرتے۔ اے جوانو! مرض سے پہلے تندرستی کو غنیمت سمجھتے ہوئے آگے بڑھو، ایک آدمی کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس پر میں رشک کرتا ہوں۔ وہ رکوع اور سجدہ مکمل کرنے والا یہی میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئے ہیں۔ حضرت عقبہ بن مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو بندہ کی اس عادت سے بڑھ کر کوئی اور چیز زیادہ پسند نہیں ہے۔ جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کوئی ایسا لمحہ نہیں جس میں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہو جاتا ہے جب کہ اپنا سر سجدے میں جھکا دیتا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سجدے کے سوا مجھے دنیا میں کسی چیز سے محبت نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان سجدے کی حالت میں رب تبارک وتعالیٰ سے بہت قریب ہو جاتا ہے لہٰذا سجدے میں بہت زیادہ دُعائیں مانگا کرو۔

[مشکاشفة القلوب]

جہنم میں کیا چیز لے گئی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ دوزخیوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان سے جہنم میں یہ پوچھا جائے گا کہ تم کو جہنم میں کیا چیز لے گئی؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے والوں میں سے تھے بلکہ بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے۔

جناب احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

Marfat.com

ایمان اور کُفر کے درمیان فرق

مسلم کی روایت ہے کہ آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔
ترمذی کی روایت ہے کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔
ابن ماجہ کی روایت ہے کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔
ایک اور روایت میں ہے کہ اس نے اسلام کو برہنہ کر دیا اور اسلام کی تین بنیادیں ہیں جس پر اسلام کی عمارت قائم ہے جس نے اس میں سے ایک کو ترک کر دیا وہ کافر ہے اور اس کا قتل کر دینا حلال ہے۔ کلمہ شہادت پڑھنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا فرض نماز ادا کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

دوسری روایت جس کی اسناد حسن کے ساتھ نقل کیا گیا ہے یہ ہے جس نے ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا وہ اللہ تعالیٰ کا منکر ہے اس سے کوئی حیلہ اور بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا اس کا خون اور مال لوگوں کے لئے حلال ہے۔

[مکاشفة القلوب]

دین سے نکل گیا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات باتوں کی وصیت فرمائی کسی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ شریک نہ ٹھراؤ چاہے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے یا پھانسی پر لٹکا دیا جائے جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ دین سے نکل گیا۔ گناہ اور نافرمانی نہ کرو یہ اللہ تعالیٰ کے قہر کے اسباب ہیں اور شراب نہ پیو کیونکہ یہ گناہوں کی جڑ ہے۔

[طبرانی]

روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کو چھوڑنے کے علاوہ کسی اور عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

[ترمذی]

روایت ہے کہ جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں، جس کا وضو صحیح نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا دین نہیں رہا۔ جیسے وجود میں سر کا مقام ہے اسی

Marfat.com

طرح دین میں نماز کا مقام ہے۔

[طبرانی]

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمہ سے نکل گیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کنیز حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پانی ڈال رہی تھی کہ ایک شخص نے آکر کہا کہ مجھے وصیت فرمائی جائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اگر چہ تجھے کاٹ دیا جائے یا جلا دیا جائے والدین کی نافرمانی نہ کرو اگر چہ وہ تجھے تیرے گھر اور مال و دولت چھوڑنے کو کہیں تو سب کچھ چھوڑ دے۔ شراب کبھی نہ پی کیونکہ یہ ہر بُرائی کی کنجی ہے اور فرض نماز کبھی بھی جان بوجھ کر نہ چھوڑ کیونکہ جس نے ایسا کیا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمہ سے نکل گیا۔

[طبرانی]

اعمال برباد ہو جاتے ہیں

روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو شخص ان میں سے تین کو پورا کرتا ہے مگر ایک کو چھوڑ دیتا ہے اُسے عذاب الٰہی سے کوئی چیز نہیں بچائے گی یہاں تک کہ وہ چاروں پر عمل کرے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔

اصبہانی کی روایت ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس کے اعمال کو برباد کر دیتا ہے اور اسے اپنے ذمہ سے نکال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

ابن نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف روایت کی ہے کہ جس نے نماز کو چھوڑ دی اس کا دین نہیں ہے۔

[مکاشفة القلوب]

سب سے پہلا محاسبہ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ

Marfat.com

اللّٰہِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝

اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

[ترجمہ : کنز الایمان ،سورۂ منافقون پارہ ۲۸ آیت ۱۴]

مفسرین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ یہاں ذکر سے مُراد نمازیں ہیں، لہٰذا جو شخص نماز کے وقت اپنے مال کی وجہ سے مثلاً خرید وفروخت میں مشغول ہو کر نماز سے غافل ہو گیا یا اپنی اولاد میں مشغول ہو کر نماز بھول گیا۔ وہ نقصان پانے والوں میں سے ہے۔ اسی لئے حضور رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن انسان کے سب اعمال سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا اگر اس کی نماز مکمل ہوئیں تو وہ کامیاب ہو گیا اور اگر اس کی نمازیں کم ہو گئیں تو وہ برباد ہو گیا۔

[مکاشفة القلوب]

گذشتہ نمازوں کا کفارہ

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز کے کفارہ کا ذکر ہوا تو میرے پیر ومرشد نے فرمایا کہ امیر المومنین سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی ہیں تو پیر کی رات پچاس رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور ایک دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی گذشتہ نمازوں کا کفارہ کرتا ہے۔ (خواہ اس نے سو سال بھی نمازیں ادا نہ کی ہوں)

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن بیس رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے تو قیامت کے دن صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ اٹھے گا۔ ہر رکعت کے بعد دن رات کا ثواب اسے ملے گا اور ہر حرف کے بدلے نور پائے گا اور پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا۔

[ہشت بہشت ، کتاب انیس الارواح صفحہ ۲۸]

Marfat.com

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس سال تک رات کو نہیں سوئے اور آپ کا پہلو مبارک زمین پر نہیں لگا۔

جب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخری حج کیا تو کعبے کے دروازے پر آئے اور کہا دروازہ کھولو! آج کی رات اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرلیں کون جانتا ہے کہ دوسری دفعہ مجھے حج کی قدرت حاصل ہو یا نہ ہو۔ دروازہ کھل گیا اور آپ اندر تشریف لے گئے۔ خانہ کعبہ کے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر آدھا قرآن شریف پڑھ کر رکوع اور سجدہ پورا کر کے کہا: اے خداوند! میں نے تیری اطاعت ایسی نہیں کی جیسا کہ اطاعت کا حق تھا اور میں نے تجھے نہیں پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا۔

غیب سے آواز آئی اے ابوحنیفہ! تو نے پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا میں نے تجھے اور جو تیرے پیرو ہیں اور وہ لوگ جو تیرے مذہب پر چلیں گے۔ بخشا سبحان اللہ

[هشت بهشت]

پیغمبروں اور شہیدوں کے ساتھ بہشت میں

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص سنیچر کے روز چار رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں "اَلْحَمْدُ" ایک مرتبہ اور "قُلْ یٰاَیُّهَا الْکافِرُونَ" تین مرتبہ پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہر یہودی اور یہودن کی تعداد کے برابر ایک سال کی ایسی عبادت لکھتا ہے جس میں دن کو روزہ رکھا ہو اور رات کو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو گویا اس نے اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزاد کیا۔ توریت، زبور، انجیل اور قرآن پڑھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کے

Marfat.com

گلے میں ہزار گلوبند پہنا کر پیغمبروں اور شہیدوں کے ساتھ بے حساب جنت میں بھیجے گا۔

[هشت بهشت ، افضل الفوائد]

جو پیر کے دن یہ نماز پڑھے اسے مروارید کا محل ملے گا

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص پیر کے دن دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ ایک مرتبہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر دس[۱۰] مرتبہ والدین کے لئے بخشش طلب کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود شریف بھیجے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے سفید مروارید کا بنا ہوا محل عنایت کرے گا جس میں سات کوٹھریاں ہوں گی۔ ہر ایک کوٹھری کی کشادگی سات سو ہاتھ ہوگی۔ پہلی خالص چاندی کی بنی ہوگی دوسری سونے کی، تیسری مروارید کی چوتھی زبرجد کی پانچوں یاقوت کی چھٹی موتیوں کی اور ساتویں نور کی اور ہر ایک کوٹھری میں ایک تخت پر ایک حور ہوگی جو پاؤں سے لے کر زانوں تک زعفران سے تر ہوگی اور زانو سے سینے تک مشک سے تر ہوگی، سینے سے گردن تک عنبر اشہب سے اور گردن سے سر تک کافور سفید سے آراستہ و پیراستہ ہوگی۔

[هشت بهشت]

قطراتِ بارش کے برابر نیکیاں

شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص منگل کے روز جس روز اللہ تبارک وتعالیٰ نے بارش بنائی ابلیس روئے زمین پر آیا اور اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے پھر ملک الموت علیہ السلام بندگان خدا کی جانیں قبض کرنے پر مسلط ہوئے۔ اسی روز قابیل نے ہابیل کو مارا اور اسی روز ایوب علیہ السلام بیماری میں مبتلا ہوئے۔ دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد ایک بار والتین ایک بار اور اخلاص ایک بار اور معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ بارش کے قطروں کے برابر

Marfat.com

اسے نیکیاں عنایت فرماتا ہے اور بہشت میں ایک سنہری محل عنایت فرمائے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند ہوں گے اور اسے حضرت آدم حضرت موسیٰ حضرت ہارون اور حضرت ایوب علیہم السلام کا ثواب ملے گا اور بہشت کے ساتوں دروازے اس پر کھلے ہوں گے اور تمام مصیبتوں اور آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

[افضل الفوائد]

قیامت اور قبر کی تاریکی دور

شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بدھ کے روز کہ جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے تاریکی اور روشنی پیدا کی۔ دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ "اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرضُ" ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت اور قبر کی تاریکی اس سے دور کردے گا ایک سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور سفید اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

[هشت بهشت]

ستر حوریں ملیں گی

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ نے بہشت پیدا کیا جو شخص اس دن دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور اذا جآء پانچ مرتبہ پڑھے۔ جب عصر کی نماز ادا کرے تو چالیس مرتبہ "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" اور استغفار پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بہشت میں ایک محل عنایت کرے گا اور جس میں ستر حوریں ہوں گی اور فرشتوں کی تعداد کے برابر ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا اور ہر آیت کے بدلے ہزار ہزار شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔

[هشت بهشت]

Marfat.com

ستر سال کی عبادت کا ثواب

آثارِ اولیاء میں آیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص عمر بھر میں ایک مرتبہ نماز چاشت ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ستر سال کی عبادت لکھتا ہے اور ستر سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور بہت سا ثواب عنایت فرماتا ہے۔

جو شخص ہر مہینے میں یہ نماز ادا کرتا ہے اسے بہشت میں بڑے اعلیٰ درجے ملتے ہیں۔ نماز کی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت نماز ایک سلام سے ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار اور جو سورۃ یاد ہو پڑھے اور پندرہ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" اور تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" اور پندرہ مرتبہ "سُبْحَا ن اللّٰہ" تا آخر کہے اور سر اٹھائے اور "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور پندرہ مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ تا آخر پڑھے پھر سجدہ کرے اور پھر "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" دس مرتبہ کہے اور دوسرے سجدے میں بھی دس مرتبہ کلمہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" دس مرتبہ کہے اور دوسرے سجدے میں بھی دس مرتبہ کلمہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" پڑھے اسی طرح چار رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" تا آخر پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی طلب کرے۔ یہ نماز بہت ہی بزرگ ہے۔

[هشت بهشت]

تارکِ نماز کس طرح اٹھایا جائے گا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا تذکرہ فرمایا جس نے نمازوں کو پابندی سے ادا کیا وہ نماز اس شخص کے لئے قیامت کے دن نور، حجت اور نجات ہوگی اور جس نے نمازوں کو ادا نہ کیا قیامت کے دن نماز اس کے لئے نور حجت اور نجات نہ ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

بعض عُلماء کا کہنا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ تارک نماز کو اس لئے اٹھایا جائے گا کہ اس نے اگر مال و اسباب کی مشغولیت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ قارون کی طرح ہو گیا اور وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اگر ملک کی مشغولیت میں وہ نماز نہیں پڑھی تو فرعون کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھے گا۔ اگر وزارت کی مشغولیت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ ہامان کی

Marfat.com

طرح ہے وہ اسی کے ساتھ اٹھے گا۔ اگر تجارت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ ابی بن خلف تاجر مکہ کی طرح اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[مکاشفه القلوب]

مال اور گھرانے کی تباہی

صحیح ابن حبان کی روایت ہے کہ جس کی نماز قضا ہوگئی تو گویا اس کا مال اور گھرانا تباہ ہوگیا۔ حاکم کی روایت ہے کہ جس نے بغیر عذرِ شرعی کے دو نمازوں کو یکجا کیا تو وہ کبیرہ گناہوں کے دروازہ میں داخل ہوا۔ صحاح ستہ کی روایت ہے کہ جس کی نماز عصر قضا ہوگئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور مال تباہ ہوگیا۔

ابن خزیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ امام مالک کا قول ہے کہ اس سے مُراد وقت کا نکل جانا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

اہل وعیال برباد ہوگئے

نسائی کی روایت ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ نماز قضا ہوگئی تو گویا اس کے اہل وعیال مال ومتاع سب تباہ ہوگیا اور وہ ہے نمازِ عصر۔ مسلم کی روایت ہے کہ یہ نماز عصر تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے کھودیا پس تم میں سے جو شخص اسے پابندی سے پڑھتا ہے اسے دوگنا ثواب ملتا ہے۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل برباد ہوگیا۔

[بخاری شریف]

جس نے جان بوجھ کر عصر کی نماز چھوڑی دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور اس کے لئے کوئی عذر بھی نہیں تھا تو گویا اس کا عمل برباد ہوگیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس نے جان بوجھ کر عصر کی نماز چھوڑ دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو گویا اس کے اہل وعیال اور مال برباد ہوگیا۔

[طبرانی]

Marfat.com

سر کا ریزہ ریزہ ہو جانا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کرتے تھے تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو بیان کرے۔ لوگ اپنے اپنے خواب سنایا کرتے۔ ایک صبح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتلایا کہ میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے مجھے جگا کر کہا ہمارے ساتھ چلئے میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ ہم نے ایسے آدمی کو دیکھا جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا ایک بھاری پتھر لئے کھڑا تھا جب وہ بھاری پتھر اس کے سر پر مارتا تو اس سونے والے کا سر ریزہ ریزہ ہو جاتا پھر وہ پتھر اٹھا لیتا ہے اور اس آدمی کا سر صحیح ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ وہ پھر پتھر مارتا ہے اس کا سر پہلے جیسا پھر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ میں نے ان دونوں سے کہا سبحان اللہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا ابھی اور چلئے! اور چلئے! پھر ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں لوہے کی سنسی لئے کھڑا تھا۔ سونے والے کے چہرے کی ایک جانب سنسی سے اس کی باچھ کو گدی کی طرف کھینچتا ہے اور اس کے نتھنوں اور آنکھوں سے بھی یہی سلوک کرتا ہے اور اس کے اعضائے بدن گدی کی طرف مڑ جاتے ہیں پھر وہ دوسری سمت سے آتا ہے اور اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو پہلے کر چکا ہے۔ جب وہ دوسری جانب جاتا ہے تو پہلی جانب چہرہ صحیح ہو جاتا ہے۔ پھر وہ واپس آتا ہے اور پہلی طرف سے اس کے چہرے کو وہی اذیت دیتا ہے۔

ایک طویل خواب بیان کرنے کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں وہ آدمی جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جو قرآن مجید پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتا اور فرض نمازوں سے سو جاتا ہے ادا نہیں کرتا اور وہ آدمی جس کی باچھیں نتھنے اور آنکھیں سنسی سے گدی کی طرف موڑی جا رہی تھیں وہ ایسا آدمی ہے جو جھوٹ گھڑتا ہے اور جھوٹی باتیں پھیلاتا ہے۔

[بخاری شریف]

جنت میں داخل کروں گا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے

Marfat.com

آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میرا وعدہ ہے کہ جو شخص ان نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرے گا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی پابندی نہیں کرے گا میرا اس شخص سے کوئی وعدہ نہیں۔

[ابن ماجه]

احمد اور حاکم کی روایت ہے کہ جس شخص نے یہ جان لیا کہ نماز اس پر واجب اور ضروری ہے اور اس نے اسے ادا کیا وہ جنت میں جائے گا۔

حدیث میں ہے کہ حشر کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر پوری ہوئیں تو انہیں مکمل لکھ دیا جائے گا اور اگر کم ہوئیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کی نفل عبادت ہے اور اس سے فرض عبادت پوری کی جائے گی پھر زکوٰۃ کا حساب ہوگا اسی طرح پھر سارے اعمال کا۔

[نسائی]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جبرئیل علیہ السلام کا پیغام

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کا پیغام لے آئے اور کہا: رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں نے آپ کی اُمّت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص صحیح وضو سے صحیح وقت میں صحیح رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرے گا ان نمازوں کے سبب میرا ان سے وعدہ ہے کہ میں انہیں جنت میں داخل کروں گا اور جس نے مجھ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس کی نمازیں کم ہیں تو میرا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں ہے چاہوں تو اسے عذاب دوں اور چاہوں تو اس پر رحم کروں۔

[طبرانی]

نماز ترازو ہے

بیہقی کی حدیث ہے کہ نماز ترازو ہے جس نے اسے پورا کیا وہ کامیاب ہے۔ ابوداؤد کی راویت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز اور

Marfat.com

ذکر قبول نہیں کرتے ان میں سے ایک وہ ہے جو وقت گذر جانے کے بعد نماز پڑھتا ہے۔
[مکاشفة القلوب]

شیطان کا منہ کالا

حدیث شریف میں ہے کہ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ صدقہ اس کی کمر توڑتا ہے اللہ کے لئے لوگوں سے محبت اور علم سے دوستی اسے شکست فاش دیتی ہے جب تم یہ اعمال کرتے ہو تو شیطان تم سے اتنا دور ہو جاتا ہے جیسے کہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ غروب ہونے کی جگہ سے دور ہے (یعنی مشرق اور مغرب کے درمیان کی دوری) حاکم کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل سے ڈرو اور پانچ نمازیں پڑھو ماہِ رمضان کے روزے رکھو، مال کی زکوٰۃ دو اپنے حاکموں کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت پالو گے۔
[ترمذی]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل نماز کو اس کے صحیح وقت میں ادا کرنا ہے پھر والدین سے حسن سلوک پھر راہ خدا میں جہاد کرنا۔
[بخاری شریف]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک آدمی نے عرض کی۔ مجھے بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کونسا عمل پسند ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو صحیح وقت میں ادا کرنا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے اسی لئے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید زخمی کر دیا گیا تو کسی نے آپ سے کہا۔ امیر المومنین! نماز آپ نے فرمایا بہت اچھا بلاشبہ اس شخص کا دین میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو ضائع کر دیا اور آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔
[مکاشفه القلوب]

عرش الٰہی تک

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو اس

Marfat.com

کی نماز آسمانوں کی طرف جاتی ہے اور وہ نورانی شکل میں ہوتی ہے یہاں تک کہ عرش الٰہی تک جا پہنچتی ہے اور نمازی کے لئے قیامت تک دُعا کرتی رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے جیسے تو نے میری حفاظت کی ہے اور جب آدمی بے وقت نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز سیاہ شکل میں آسمان کی طرف چڑھتی ہے جب وہ آسمان تک پہنچتی ہے تو اسے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر پڑھنے والے کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

[بیہقی]

بلاحساب جنت میں

بعض علماء کا کہنا ہے اور حدیث شریف میں ہے جو شخص نماز کی پابندی کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ پانچ چیزوں سے نوازتا ہے۔ اس سے تنگدستی ختم کر دی جاتی ہے۔ اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔ نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور جنت میں بلاحساب داخل ہوگا۔

[مکاشفة القلوب]

پندرہ [۱۵] مصیبتیں

جو شخص نمازوں میں سستی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ مصائب میں مبتلا کرتا ہے پانچ دنیا میں تین موت کے وقت تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

دنیاوی مصائب یہ ہیں کہ اس کی عمر سے برکت چھن جاتی ہے اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی مٹ جاتی ہے اس کے کسی بھی عمل کا اللہ تعالیٰ اجر نہیں دیتا اس کی دُعا آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی۔ نیکوں کی دُعاء میں اس کا کوئی بھی حصہ نہیں ہوتا۔

اور جو مصائب اسے موت کے وقت درپیش ہوں گے وہ ہیں کہ وہ ذلیل ہو کر مرے گا بھوکا مرے گا اور پیاسا مرے گا اگر اسے دنیا کے تمام سمندر پلا دئے جائیں تو بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی۔ قبر کے مصائب یہ ہیں کہ قبر اس پر تنگ ہوگی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ اس کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی جس کے انگار دں پر رات دن لوٹتا رہے گا۔ اس کی قبر میں ایک اژدہا مقرر کیا جائے گا جس کا سر شجاع یعنی گنجا ہوگا اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے ہوں گے جن کی لمبائی

Marfat.com

ایک دن کے سفر کے برابر ہوگی وہ کڑک دار بجلی جیسی آواز میں میت سے ہمکلام ہوگا اور کہے گا میں گنجا اژدہا ہوں میرے رب نے حکم دیا ہے میں تجھے نماز چھوڑنے کے بدلے صبح سے شام تک ڈستا رہوں صبح کی نماز کے لئے سورج نکلنے تک نماز ظہر چھوڑنے کی وجہ سے عصر تک۔ عصر ترک کرنے کی وجہ سے مغرب تک اور مغرب کو چھوڑنے کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کو نہ پڑھنے کی وجہ سے صبح تک ڈستا رہوں اور جب اسے ڈسے گا ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا اور قیامت تک اسی طرح عذاب ہوتا رہے گا۔ اور جو مصائب اسے قبر سے نکلتے ہوئے حشر کے میدان میں جھیلنے ہوں وہ ہیں سخت حساب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم میں داخلہ۔

[مکاشفة القلوب]

نوٹ: اس حدیث میں مجموعی تعداد تو پندرہ بتائی گئی ہے مگر تفصیلات میں چودہ کا ذکر ہے شاید راوی حدیث پندرہویں بات بھول گئے۔ بھوک پیاس کی حالت میں مرنے کو ایک ہی مصیبت شمار کرنے کی وجہ سے پندرہ کی تعداد پوری نہ ہوئی اگر دونوں الگ الگ مستقل مصیبت مان لیں تو تفصیل میں پندرہ کی تعداد مکمل ہو جائیگی۔

جہنم میں جانے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں جانے کا حکم دے گا اور پوچھے گا یا اللہ! مجھے کس لئے جہنم بھیجا جا رہا ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا نمازوں کو وقت سے تاخیر کر کے پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

بد بخت محروم کون؟

بعض محدثین سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے کہا تم یوں دُعا مانگا کرو اے اللہ! ہم میں سے کسی کو شقی اور محروم نہ بنا پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جانتے ہو بد بخت محروم کون ہے؟ کہا گیا کون ہوتا ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! تو آپ نے ارشاد فرمایا جو نماز نہیں پڑھتا۔

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

زہر ستر[۷۰] سال تک جوش مارتا ہے

سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے نماز نہ پڑھنے والوں کے منہ کالے کئے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے علم کہا جاتا ہے اس میں سانپ رہتے ہیں۔ ہر سانپ اونٹ کی طرح موٹا ہوتا ہے اور ایک ماہ کے سفر کے برابر لمبا ہوگا۔ وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت گل جائے گا۔

[مکاشفة القلوب]

زانی سے بدتر

روایت میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئی اور عرض کی اے نبی اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور توبہ بھی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگئے کہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرمائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تو نے کونسا گناہ کیا ہے وہ کہنے لگی کہ میں زنا کی مرتکب ہوئی اور جو بچہ پیدا ہوا ہے میں نے اسے قتل کر دیا ہے یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے بد بخت نکل جا! کہیں تیری نحوست کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں نہ جلا دے۔

چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر وہاں سے چل پڑی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے موسیٰ! (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے گناہ سے توبہ کرنے والی کو کیوں واپس کر دیا ہے؟ کیا تو نے اس سے بھی زیادہ بُرا آدمی نہیں پایا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے جبرئیل! اس عورت سے زیادہ بُرا کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اس سے بُرا وہ ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے۔ العیاذ باللہ

[مکاشفة القلوب]

قبر میں شعلے

بعض صالحین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی مُردہ بہن کو دفن کیا تو اس کی تھیلی بے خبری میں قبر میں گر گئی۔ جب سب لوگ اسے دفن کر کے چلے گئے تو اسے اپنی تھیلی یاد آئی

Marfat.com

چنانچہ وہ آدمی لوگوں کے چلے جانے کے بعد قبر پر پہنچا اور اسے کھودا تا کہ تھیلی نکال لے اس نے دیکھا کہ اس کی قبر میں شعلے بھڑک رہے ہیں چنانچہ اس نے قبر پر مٹی ڈالی اور انتہائی غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا ماں! یہ بتاؤ کہ میری بہن کیا کرتی تھی؟ ماں نے پوچھا تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ وہ بولا میں نے اپنی بہن کے قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھا ہے۔ اس کی ماں رونے لگی اور کہا تیری بہن نماز میں سستی کرتی تھی اور نمازوں کو تاخیر سے پڑھتی تھی۔ یہ تو اس کا حال ہے جو نمازوں کو وقت سے تاخیر کر کے پڑھتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا جو نماز پڑھتے ہی نہیں۔

[مکاشفة القلوب]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں وقت پر نماز ادا کر کے ایسے دردناک عذاب سے بچنا چاہئے اور اپنے دوست واحباب اہل وعیال سبھی کو نماز کی تاکید کرنا چاہئے۔

نماز سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں سے بعض وہ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز میں تہائی چوتھائی پانچواں یا چھٹا یہاں تک کہ آپ نے دسویں تک گنا اور فرمایا ثواب لکھا جاتا ہے یعنی نماز میں سے اسی حصہ کا ثواب ملتا ہے جس کو وہ مکمل یکسوئی اور توجہ سے پڑھتا ہے۔

ایک دوسری جگہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بندے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں کہ اسے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

[مکاشفه القلوب]

جنت اور دو رکعت نماز

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اگر مجھے دو رکعت نماز اور جنت میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کو کہا جائے تو میں جنت پر دو رکعت نماز کو ترجیح دوں گا کیونکہ دو رکعت نماز میں رضاء الٰہی ہے اور جنت میں میری رضا ہے۔

پیارے دینی بھائیو! غور کرنے کا مقام ہے آج ہم دنیاوی مفاد کے لئے کاروبار و تجارت کے لئے نماز کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کرام جنت کے بدلے بھی نماز

Marfat.com

چھوڑنے کو تیار نہیں۔

تمام فرشتوں کی عبادتیں ایک نماز میں جمع

بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب سات آسمانوں کو پیدا فرمایا تو انہیں فرشتوں سے ڈھانپ دیا وہ اس کی عبادت سے ایک لمحہ غافل نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان کے فرشتوں کے لئے عبادت کی ایک قسم مقرر فرمادی ہے چنانچہ ایک آسمان والے قیامت تک کے لئے قیام میں ہیں، کسی آسمان والے رکوع میں ہیں کسی آسمان والے فرشتے سجود میں ہیں اور کسی آسمان والے فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہیبت اور جلال سے اپنے بازو جھکائے ہوئے ہیں علیین اور عرش الٰہی کے فرشتے صف بستہ عرش الٰہی کا طواف کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ مگر اللہ رب العزت نے یہ تمام عبادتیں ایک نماز میں جمع کردی ہیں تا کہ مومنوں کو آسمانی فرشتوں کی ہر عبادت کا حصہ عنایت فرما کر انہیں عزت وتوقیر بخشے اور اس میں تلاوت قرآن مجید کی عزت بخشی اور مومنوں سے عبادت کا شکر ادا کرنے کی فرمائش کی۔ نماز کا شکر اس کی مکمل شرائط وحدود سے ادائیگی ہے۔

[مکاشفة القلوب]

نماز کی ایک مثال

جان لیجئے کہ نماز کی مثال اس دعوتِ ولیمہ کی سی ہے جسے بادشاہ نے منعقد کیا ہو اور اس میں قسم قسم کے کھانے تیار کئے گئے ہوں۔ کھانے اور پینے کی چیز کا جداگانہ لذت وذائقہ ہو پھر وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے ایسے ہی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس جانب بلایا اور اس میں مختلف رنگا رنگ اذکار رکھے ہیں تا کہ بندے اس کی عبادت کریں اور عبودیت کے رنگا رنگ مزے لیں اس میں افعال کھانے کی طرح اور اذکار پینے کی چیزوں کی طرح ہیں۔

[مکاشفة القلوب]

استقبال قبلہ کی تکمیل

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف مکاشفۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ استقبال

Marfat.com

قبلہ تین چیزوں سے مکمل ہوتا ہے۔ پہلا یہ کہ تیرا منہ قبلہ کی جانب ہو دوسرا یہ کہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور تیسرا یہ کہ تو انتہائی عاجزی اور انکساری سے حاضر ہو۔ پابندیٔ وقت تین چیزوں پر منحصر ہے۔ اول یہ ہے کہ تو اتنا علم رکھتا ہو کہ وقت کا تعین کر سکے۔ دوسرا یہ ہے کہ تیرے کان آذان کی آواز پر لگے رہیں۔ تیسرا یہ ہے کہ تیرا دل نماز کی پابندی کے متعلق متفکر ہو۔

تکبیر تحریمہ اور قرأۃ کی تکمیل تین چیزوں سے

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ تین چیزوں سے مکمل ہوتا ہے۔ پہلا یہ ہے کہ تم صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور صحیح طور پر اللہ اکبر کہو۔ دوسرا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھاؤ اور تیسرا یہ کہ تکبیر کہتے ہوئے تمہارا دل بھی حاضر ہو اور انتہائی تعظیم سے تکبیر کہو۔

قرأت بھی تین چیزوں سے مکمل ہوتی ہے پہلا یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کو صحیح تلفظ سے ٹھہر ٹھہر کر گانے کے طرز سے احتراز کرتے ہوئے پڑھے۔ دوسرا یہ ہے کہ اسے غور و فکر سے پڑھے اور اس کے معانی میں سوچ بچار کرے تیسرا یہ ہے کہ جو کچھ پڑھے اس پر عمل بھی کرے۔

ستائیس درجات زیادہ

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ التسلیم فرماتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے سے نماز باجماعت کو ستائیس درجہ فضیلت حاصل ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے چالیس روز تمام نمازیں باجماعت ادا کیں اور اس کی تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے دو براتیں لکھ دیتا ہے ایک نفاق اور دوسرا جہنم سے

[مکاشفة القلوب]

گھروں کو جلا دینے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو نمازوں کی جماعت میں دیکھ کر فرمایا میرا ارادہ یہ ہوا کہ کسی آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں ان لوگوں کے یہاں جاؤں جو جماعت سے رہ گئے ہوں اور ان

Marfat.com

کو ان کے گھر کو جلادوں دوسری روایت میں ہے کہ پھر میں ان لوگوں کے گھروں کے لکڑیوں کے گٹھوں کے ساتھ ان پر جلانے کا حکم دوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔

[مکاشفة القلوب]

گویا ساری عمر عبادت میں گذاری

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو عشاء کی جماعت میں گذاری اور جو صبح کی جماعت میں شامل ہوا گویا اس نے آدھی رات عبادت میں گذاری اور جو صبح کی جماعت میں شامل ہوا گویا اس نے ساری عمر عبادت میں گذاری۔

[مکاشفة القلوب]

سینے کو عبادت سے بھر لیا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے نماز باجماعت ادا کی پس اس نے اپنے سینے کو عبادت سے بھر لیا۔ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ بیس برس سے متواتر میں اس وقت مسجد میں ہوتا ہوں جب مؤذن اذان دیتا ہے جناب محمد بن واسع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دنیا میں تین چیزوں کی خواہش رکھتا ہوں، ایسا بھائی اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کر دے بغیر کاوش کے مختصر رزق جس کی باز پرس نہ ہو۔ اور نماز باجماعت جس کی غلطیاں میرے لئے معاف کر دی جائیں اور جس کی فضیلت مجھے بخش دی جائے۔

[مکاشفة القلوب]

نماز باجماعت کا ملنا حکومت ملنے سے بہتر ہے

منقول ہے کہ حضرت میمون بن مہران مسجد میں آئے تو آپ سے کہا گیا کہ لوگ تو واپس لوٹ گئے ہیں یعنی نماز ہو چکی ہے آپ نے یہ سُن کر فرمایا "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" اور کہا کہ اس نماز پا لینے کی فضیلت مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ پسند تھی۔

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

نمازی کا چہرہ سورج کی طرح روشن

کہا گیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو قبروں سے ایک ایسی جماعت اٹھے گی جن کے چہرے چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے فرشتے ان سے کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم جب اذان سنتے تھے تو وضو کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے کسی اور کام میں مشغول نہیں ہوتے تھے۔ پھر ایک ایسی جماعت آئے گی جن کے چہرے چاند کی طرح ہوں گے وہ فرشتوں کے سوال کے بعد کہیں گے ہم وقت سے پہلے وضو کیا کرتے تھے پھر ایک ایسی جماعت اٹھے گی، جن کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوں گے اور وہ کہیں گے ہم اذان مسجد میں سنا کرتے تھے یعنی اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے تھے۔

[مکاشفة القلوب]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ اے موسیٰ! جب تو دل شکستہ ہو کر مجھے یاد کرتا ہے تو میں تجھے یاد کرتا ہوں کامل اطمینان اور خشوع سے میرا ذکر کیا کر اپنی زبان کو دل کا فرمانبردار بنا۔ میری بارگاہ میں عبد ذلیل کی طرح حاضری دے۔ خوف زدہ دل سے مجھے پکار اور سچائی کی زبان سے مجھے بلا تارہ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی اُمت کے گنہ گاروں سے کہہ دو میرا ذکر نہ کریں۔ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا میں اسے یاد کروں گا یہ جب مجھے یاد کرتے ہیں تو میں ان پر لعنت کرتا ہوں۔

[مکاشفة القلوب]

پیارے دینی بھائیو! یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جو گنہ گار ہیں مگر یادِ خدا سے غافل نہیں ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو بدکار بھی ہیں اور یادِ خدا سے غافل بھی ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے انسان نماز میں جس قدر سکون اطمینان لذت اور سرور حاصل کرتا ہے اس قدر قیامت کے دن وہ پُرسکون ہوگا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کشف المحجوب میں لکھتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو ان کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور فرماتے کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے جس کا بوجھ آسمان و زمین اٹھانے سے عاجز تھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو آپ کے بطن مبارک سے ایسا جوش اٹھتا جیسے دیگ میں جوش آتا ہے۔

ظاہری و باطنی وضو

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے میں نے پوچھا آپ نماز کس طرح ادا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب اس کا وقت آتا ہے ایک ظاہری وضو کرتا ہوں اور ایک باطنی۔ ظاہری وضو پانی اور باطنی وضو توبہ سے۔ پھر جب مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو مسجد حرام کے روبرو دونوں کے درمیان مقام ابراہیم رکھتا ہوں اور اپنی داہنی جانب جنت کو اور بائیں جانب دوزخ کو دیکھتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ میرے قدم پل صراط پر ہیں اور ملک الموت میرے پیچھے کھڑا ہے اس حال میں کمال عظمت کے ساتھ تکبیر، حرمت کے ساتھ قیام، خوف کے ساتھ قرأت تواضع کے ساتھ رکوع تضرع کے ساتھ سجود حلم و وقار کے ساتھ قعدہ اور شکر اطمینان کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔

[کشف المحجوب]

آنکھوں کی ٹھنڈک

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ" نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب معراج کی رات مقامِ قُرب سے سرفراز فرمایا گیا اور آپ (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مشاہدے میں مستغرق ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے التجا کی اے میرے رب! مجھے بلاؤں کی جگہ واپس نہ بھیج تو فرمانِ الٰہی ہوا اے محبوب! صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم ہمارا حکم ایسا ہی ہے کہ ہم تمہیں دنیا میں واپس بھیجیں تا کہ تمہارے ذریعہ شریعت کا قیام ہو اور جو کچھ ہم نے تمہیں یہاں عطا فرمایا ہے وہاں بھی عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ جب دنیا میں تشریف لائے تو جب بھی آپ کا دل مبارک اس مقام معلّٰی کا مشتاق ہوتا تو فرماتے "اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالصَّلٰوۃِ" اے بلال نماز کی اذان دے کر ہمیں آرام پہنچاؤ یہاں تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بن گئی۔

[کشف المحجوب]

بے ہوش ہو کر گر پڑے

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا۔ جب انہوں نے تحریمہ کے وقت اللہ اکبر کہا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے گویا کہ جسم میں حرکت ہی نہیں رہی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بوڑھے ہو گئے تو اس بوڑھاپے میں بھی جوانی کے کسی وِرد کو نہ چھوڑا۔ لوگوں نے عرض کیا اے شیخ! اب آپ بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں کچھ نوافل چھوڑ دیجئے، انہوں نے فرمایا یہی تو وہ چیزیں ہیں جن کو ادا کر کے میں اس مقام پر پہونچا ہوں اب یہ ناممکن ہے کہ آخر عمر میں پہونچ کر ان سے دستبردار ہو جاؤں۔

[کشف المحجوب]

بچھو نے چالیس [۴۰] بار ڈنک مارا

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے وہ عورت خوب یاد ہے جسے میں نے بچپن میں دیکھا تھا جو بہت عبادت گزار تھی بحالت نماز اس عورت کو بچھو نے چالیس بار ڈنک مارا مگر اس کی حالت میں ذرہ برابر بھی تغیر نہ ہوا جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا اے اماں! اس بچھو کو تم نے کیوں نہیں ہٹایا؟ اس نے کہا: اے فرزند! تو ابھی بچہ ہے یہ کیسے جائز تھا میں اپنے رب کے کام میں مشغول تھی اپنا کام کیسے کرتی۔

[کشف المحجوب]

پاؤں کٹا ہوا پایا

حضرت ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاؤں میں آکلہ تھا۔ طبیبوں نے مشورہ دیا کہ یہ

Marfat.com

پاؤں کٹوا دینا چاہئے مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ کے مریدوں نے طبیبوں کو مشورہ دیا کہ نماز کی حالت میں ان کا پاؤں کاٹ دیا جائے کیونکہ اس وقت انہیں اپنی خبر نہیں ہوتی چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر دیکھا تو پاؤں کٹا ہوا پایا۔

[کشف المحجوب]

عشق رسول میں ڈوبی ہوئی نماز

پیارے دینی بھائیو! پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے لیکن یاد رکھئے وہ نماز جنت کی کنجی ہوگی جو عشق رسول میں پڑھی جائے وہ نماز جنت کی کنجی ہوگی جو ادائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھی جائے کیونکہ بغیر عشق مصطفیٰ کے نماز مکمل ہو نہیں سکتی جو نماز یادِ مصطفیٰ اور عشق مصطفیٰ سے خالی ہو وہ نماز منہ پر ماردی جائے گی جو نماز سرکار مدینہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد سے خالی ہو وہ نماز جنت کی کنجی نہیں بلکہ جہنم کی کنجی ہوگی اسی لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے

[حدائق بخشش]

پانچ کے بجائے پچاس

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں جب میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا؟ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا میری اُمت پر رب تبارک وتعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز فرض کی ہے تو موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے واپس جایئے اور اپنے رب سے کم کرا لیجئے کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ سرکار مدینہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس جاتے ہیں اور نمازیں کم کراتے ہیں اسی طرح پینتالیس وقت کی نماز کم کرا لیتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے کلام میں کوئی تبدیلی نہیں جو بندہ خشوع اور خضوع کے ساتھ پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہے اسے پچاس وقت کی نماز کا ثواب ملتا ہے۔

Marfat.com

میلا کچیلا جانور

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جارہے تھے آپ کی نظر ایک سفید نورانی رنگ کے جانور پر پڑی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جانور دریا کے کیچڑ میں لوٹ پوٹ کر رہا ہے جس کی وجہ سے اس کا بدن میلا ہوگیا پھر وہ جانور وہاں سے نکل کر دریا میں نہاتا ہے جس سے وہ پھر سفید ہو جاتا ہے۔ وہ جانور اسی طرح پانچ مرتبہ کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانور کی اس حرکت کو دیکھ کر متعجب ہوئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو تعجب میں دیکھ کر فرمایا یہ جانور جو آپ نے دیکھا یہ نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نمازی اُمتی کی مثال ہے اور یہ کیچڑ ان کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا ان کے نمازوں کی مثال ہے گنہ گار امتی پانچ نمازوں کے ادا کرنے کے سبب گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے۔

جنت کے دروازے

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اس نمازی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان جو حجابات ہوتے ہیں ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حورانِ جنت اس کا استقبال کرتی ہیں۔

[طبرانی]

پیارے دینی بھائیو! بے شک نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہے نمازی جنت کے مہمان ہیں اسی لئے تو حورانِ جنت نمازی کا استقبال کرتی ہیں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ مومن بندہ جب نماز پڑھتا ہے تو دس صفیں فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں ہر صف دس ہزار کی ہوتی ہے ان فرشتوں کی تعداد ایک لاکھ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان ایک لاکھ فرشتوں کے سامنے اس نمازی بندہ پر فخر کرتا ہے۔

روزی میں برکت

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں نماز اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے ملائکہ کی محبت کا باعث ہے، ایمان کی اصل ہے، دعا کی قبولیت کا سامان ہے،

Marfat.com

شیطان کی ناراضگی کا سامان ہے۔ اعمال کے مقبول ہونے کا ذریعہ ہے اور جب قیامت ہوگی تو یہی نماز نمازی کے اوپر سائبان کی طرح ہوگی اور نماز رزق میں برکت کا ذریعہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا احسان

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے دو رکعت نماز ادا کرنے کی توفیق دی گئی۔

بزرگانِ دین نماز کی بڑی قدر کرتے تھے انہیں نماز سے بڑی محبت ہوا کرتی تھی جیسے ہی وقت ملتا فرائض کے علاوہ نفل نماز ادا کرتے رہتے۔ نماز کے لئے دنیاوی نقصان خوشی خوشی برداشت کر لیتے۔ نماز کے لئے جسمانی تکلیف بھی برداشت کر لیتے لیکن نماز کسی حالت میں ترک نہ کرتے۔

نمازی کی معراج

اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز حکم فرمائے گا اے فرشتو! میرے ہمسایہ کو بلاؤ تو فرشتے تعجب کریں گے اور عرض کریں گے اے پروردگار! تو زمان ومکان سے پاک ہے تیرا ہمسایہ کون ہو سکتے ہیں؟ تو حکمِ الٰہی ہوگا۔ میرے ہمسایہ میرے وہ بندے ہیں جو مسجدوں کو میرے ذکر سے آباد رکھتے تھے قرآن شریف کو شوق سے پڑھتے تھے اور اس کی ہدایتوں پر عمل کرتے تھے یہی لوگ میرا ہمسایہ ہیں۔

پیارے دینی بھائیو! غور کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ مسجد میں نماز پڑھنے والوں کو اپنا ہمسایہ کہہ رہا ہے انسان کے لئے اس سے بڑی خوش بختی اور معراج کی بات کیا ہوگی۔ اسی لئے تو سرکار مدینہ سیدنا محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ" نماز مومنوں کے لئے معراج ہے۔

نمازی بڑھیا

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان آیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ جو میرے برگزیدہ بندے ہیں ان کو اپنے ساتھ لے لو اور کشتی میں سوار ہو

Marfat.com

جاؤ۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک بڑھیا سے بھی وعدہ کرلیا کہ جب طوفان آئے گا تو تم کو بھی ساتھ لے لوں گا لیکن جب طوفان آیا اور سبھوں کو کشتی پر سوار کر لئے لیکن بڑھیا کا خیال نہ رہا طوفان آیا اور تباہی مچاتا رہا اور بڑھیا اپنی جھونپڑی کے اندر نماز میں مشغول رہی۔ طوفان ختم ہو جانے کے بعد اچانک نوح علیہ السلام کو بڑھیا کا خیال آیا آپ بہت افسوس کرنے لگے جب بڑھیا کی جھونپڑی کے پاس سے گذرنے لگے تو دیکھا بڑھیا عبادت الٰہی میں مشغول ہے آپ نے سلام کیا بڑھیا بولی کیا طوفان آگیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ طوفان تو آکر بھی گذر گیا کیا آپ کو خبر نہیں؟ بڑھیا بولی مجھے کوئی خبر نہیں میں تو یہاں نماز میں مصروف تھی۔

پیارے دینی بھائیو! بڑھیا نماز کے صدقے اور طفیل طوفان سے نجات پا گئی۔ اگر ہم عشق مصطفیٰ میں نماز پڑھیں تو ہم بھی طوفان عذاب سے نجات پا سکتے ہیں۔

زمین کی تمنا

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی صبح و شام ایسی نہیں کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہو کہ کوئی نیک بندہ تو تم پر گذرا جس نے تم پر نماز پڑھی ہو یا ذکر الٰہی کیا ہو اگر وہ ہاں کہے تو اس کے سبب اپنے اوپر بزرگی کا تصور کرتا ہے۔

ایک دوسری جگہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں جس وقت بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے سارے گناہ باندھ کر اس کے سر پر رکھے جاتے ہیں اور جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ سارے گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

مومن کی پہچان

پیارے دینی بھائیو! ہمیں نماز پڑھنا چاہئے اور اپنے اہل وعیال کو نماز کی تاکید کرنا چاہئے کیونکہ نماز مومن کی معراج ہے نماز مومن کی شان نماز مومن کی پہچان ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ عَمَدًا فَقَدْ کَفَرَ" جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی اس نے کفر کیا۔

Marfat.com

قرعہ اندازی کرتے

مجدّدِ دین ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اوّل میں نماز کا اس قدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ اندازی پر فیصلہ ہوتا سب سے پہلے امام پر رحمت نازل ہوتی ہے پھر صف اول میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو پھر اس محاذی کی داہنی جانب پھر بائیں جانب اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام پر پھر دائیں پھر بائیں اور اسی طرح آخری صفوں تک۔

[تعلیمات اعلیٰ حضرت]

مالک پر مواخذہ

اس زمانے میں دیکھا جارہا ہے کہ اگر کوئی کسی کا نوکر ہوگیا تو اسے نماز تک کی فرصت نہیں دیتے حالانکہ نوکر اگر نماز نہ پڑھے تو مالک کو چاہئے کہ اس کو تاکید کریں کہ وہ نماز پڑھے۔ اگر حتیٰ المقدور تاکید نہیں کرے گا تو وہ گنہ گار ہوگا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر نوکر نماز نہ پڑھے تو آقا پر مواخذہ ہے یا نہیں؟ تو مجدد دین ملت نے فرمایا جتنی تاکید کرسکتا ہے اتنی نہ کرے تو مواخذہ ہے ورنہ نہیں۔

[تعلیمات اعلیٰ حضرت]

نماز کسی حالت میں معاف نہیں

پیارے دینی بھائیو! نماز ایک ایسی عبادت ہے جو ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ کسی صورت و حالت میں معاف نہیں اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز جب تک عقل باقی ہے کسی وقت معاف نہیں، رمضان شریف کے روزے حالت سفر یا مرض میں کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اجازت ہے کہ قضا کرے اسی طرح زکوٰۃ صاحب نصاب پر اور حج صاحب استطاعت پر فرض ہے لیکن نماز سب پر بہر حال فرض ہے یہاں تک کہ کسی حاملہ عورت کے نصف بچہ پیدا ہوگیا ہے اور نماز کا وقت آگیا

Marfat.com

تو بھی رخصت نہیں حکم ہے کہ گڈھا کھودے یا دیگ پر بیٹھے اور اس طرح نماز پڑھے کہ بچے کو تکلیف نہ ہو یا بیمار ہے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں دیوار یا عصا (لاٹھی) یا کسی شخص کے سہارے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور اگر اتنی دیر کھڑا نہیں رہ سکتا تو جتنی دیر ممکن ہو قیام فرض ہے اگر چہ اس قدر کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہہ لے اور بیٹھ جائے اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹے لیٹے اشاروں سے پڑھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی کثرت فرمائے یہاں تک کہ پائے مبارک سوج جاتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض کرتے حضور اس قدر کیوں تکلیف گوارہ فرماتے ہیں مولیٰ تبارک وتعالیٰ حضور کو ہر طرح کی معافی عطا فرمائی ہے۔ ''اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا'' تو کیا میں کامل شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ یہاں تک کہ رب عزوجل نے خود ہی بکمال محبت ارشاد فرمایا:

'' طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ'' اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

[کنزالایمان پارہ ۱۶ آیت ۱۰]

غرض کہ نماز مرتے دم تک معاف نہیں

[تعلیمات اعلیٰ حضرت]

قرآن میں نماز کی تاکید

پیارے دینی بھائیو! نماز تمام فرضوں میں اہم فرض اور تمام عبادتوں میں افضل العبادت ہے۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام فرائض اور عبادات سے زیادہ نماز کا حکم دیا ہے اور بار بار نئے عنوانوں کے ساتھ نماز کی فرضیت اور اہمیت کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ'' اور نماز قائم رکھو

[ترجمہ : کنزالایمان پارہ ۱ آیت ۵]

''حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى . وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۚ'' نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کے حضور ادب سے

[ترجمہ : کنزالایمان پارہ ۲ آیت ۱۵]

Marfat.com

یاایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

[کنزالایمان، پ ۲ ع ۳]

"وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا" اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ۔

[کنز الایمان پارہ ۱۶ رکوع ۱۷]

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ،

بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

[ترجمہ کنزالایمان پارہ ۲۱ آیت ۱]

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ۔"

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

[ترجمہ کنز الایمان پارہ ۳۰ آیت ۳۲]

"فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوْا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔"

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

[ترجمہ: کنز الایمان پارہ ۱۶ رکوع ۷]

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَ اِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ۔ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَ اَنَّھُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان پارہ ۱ رکوع ۵]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! نماز کی اہمیت وفرضیت پر جتنی تاکیدیں آئی ہیں اور نماز چھوڑنے پر جس قدر وعیدیں وارد ہوئی ہیں اتنی کسی دوسرے فرائض کے بارے میں تاکید اور وعید نازل نہیں ہوئیں اس لئے کہ نماز اہم الفرائض اور افضل العبادات ہے۔

اسلام کا ستون

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ" اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ "شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ الْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ" اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس کے بعد نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ مَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ"

نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے دین کو برباد کر دیا (ڈھا دیا)

پیارے دینی بھائیو! اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین اسلام کو ایک خیمے سے تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہے ان میں کلمہ شہادت وہ ستون ہے جو خیمہ کے بیچ میں ہوتا ہے اور باقی چار ارکان یعنی نماز، زکوۃ، حج، اور رمضان شریف کے روزے ان چار ستونوں کے مانند ہیں جو خیمہ کے چاروں کونوں پر ہوتے ہیں اب اگر خیمہ کے بیچ کا ستون گر پڑے جب تو خیمہ ہو ہی نہیں سکتا اور اگر درمیان کا ستون موجود ہو مگر چار کونوں کے ستون گر پڑیں تو خیمہ کھڑا تو ہو جائے گا مگر اس کے چاروں کناروں قائم نہیں رہیں گے اور اگر ان چاروں ستونوں میں سے کوئی ایک ستون گر پڑا تو خیمہ کے اس جانب کا حصہ گرا ہوا ہوگا اور پورا خیمہ اپنی استقامت اور خوبصورتی کے ساتھ قائم نہیں رہے گا تو اس مثال کا

Marfat.com

حاصل یہ ہوا اگر کسی نے کلمۂ شہادت ہی چھوڑ دیا جب تو اس کے اسلام کا خیمہ ہی نہیں ہوگا اور وہ مسلمان نہیں رہے گا اور اگر کسی نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، چاروں ارکان کو چھوڑ دیا اگر چہ اس کے اسلام کا خیمہ کھڑا تو ہو جائے گا مگر اس کے اسلام میں چاروں طرف نقصان ہی نقصان ہوگا اور اگر ان چاروں ارکان میں سے کسی ایک رُکن کو چھوڑ دے گا اگر چہ اس کے اسلام کا خیمہ کھڑا ہو جائے گا مگر ناقص اور عیب دار ہوگا۔

پت جھڑ کا زمانہ

امام احمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑے کے موسم میں مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے۔ پت جھڑ کا زمانہ تھا ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکڑ کر ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو پکارا تو انہوں نے عرض کیا کی لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اور حاضرِ خدمت ہو گئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے بدن سے اس طرح گناہ گر پڑتے ہیں جس طرح یہ درخت کے پتے گرے۔

دروازے پر نہر جاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آقائے نامدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ؟ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فَكَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا"

ترجمہ: یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان پانچوں نمازوں کی وجہ سے نمازی کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔

[صحیحین]

Marfat.com

نماز سے بہتر کوئی ڈھال نہیں

پیارے دینی بھائیو! آپ یہ نہ سمجھیں کہ نماز صرف آخرت ہی میں کام آنے والی چیز ہے بلکہ نماز مومن کے لئے دُنیا و آخرت دونوں جگہ کے لئے کامیابی کا سامان ہے جہنم کے عذاب اور دنیا کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے مومن کے پاس نماز سے بہتر کوئی ڈھال نہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا یہی معمول رہا ہے کہ وہ تمام مصائب و آلام کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: " كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ فَزَعَ اِلَى الصَّلٰوةِ" جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی سخت معاملہ درپیش ہوتا تھا تو آپ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

[ابوداؤد]

قابل اعتماد قُلی

پیارے دینی بھائیو! اس عبرت آموز واقعہ کو سنیئے اور اس سے عبرت حاصل کیجئے۔

کوفہ میں ایک بہت ہی نیک اور قابل اعتماد قلی رہتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ لوگوں کا قیمتی سامان اور نقد لے کر سفر میں روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک مکار ڈاکو ملا جو اپاہج بن کر بیٹھا ہوا تھا۔ مکار ڈاکو رو رو کر کہنے لگا بھائی میں چلنے سے مجبور ہوں مجھے اپنے خچر پر بٹھالو میں تمہیں کرایہ دوں گا۔ نیک قلی اس کے قریب گیا اور رحم کھا کر اس ڈاکو کو بٹھالیا قلی چلنے لگا تو ڈاکو کہنے لگا کہ بھائی یہ راستہ لمبا ہے میں تمہیں قریب کا راستہ بتاتا ہوں۔ قلی اس کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑا لیکن ابھی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ ایک خوفناک جنگل آ گیا قلی نے دیکھا کہ یہاں بہت سی لاشوں کی ہڈیاں پڑی ہیں اور آگے راستہ بند ہے۔ ڈاکو کمر سے خنجر نکال کر قلی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا قلی نے حیران ہو کر کہا بھائی یہ کیا کر رہے ہو؟ مکار ڈاکو نے گرج کر بولا خبردار! اب تم بچ نہیں سکتے ہو۔ قلی نے کہا تم میرے سب مال و اسباب لے لو لیکن مجھے چھوڑ دو لیکن ڈاکو راضی نہ ہوا۔ وہ نیک قلی مایوس ہو کر کہا اچھا! تم مجھے دو رکعت نماز

Marfat.com

پڑھ لینے دو اس کے بعد مجھے تم قتل کر دینا۔ ڈاکو نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور کہا اچھا جلدی کر قلی نے نماز شروع کر دی الحمد شریف پڑھنے کے بعد پریشانی میں کوئی سورت یاد نہیں آئی ادھر ڈاکو خنجر دکھا کر تقاضا کر رہا تھا کہ جلدی کر، بے اختیار قلی کی زبان پر یہ آیت جاری ہوگئی:

"اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ"

قلی اس آیت کو پڑھنے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ابھی رکعت بھی پوری نہیں ہو پائی تھی کہ اچانک جنگل کی طرف سے ایک سوار نمودار ہوا اور قریب آ کر اس مکار ڈاکو کی گردن پر ایسی تلوار ماری کہ اس کا سر کٹ کر جسم سے الگ ہو گیا اور اچانک اس کی لاش پر غیبی آگ کے شعلے بلند ہو گئے۔ قلی نے سلام پھیر کر دیکھا تو ڈاکو کی لاش جل کر راکھ ہو چکی تھی۔ قلی نے سجدۂ شکر ادا کیا اور غیبی سوار سے دریافت کیا کہ خدا کے لئے آپ بتا دیجئے کہ آپ کون ہیں؟ اور کس طرح یہاں تشریف لائے ہیں غیبی سوار نے کہا۔ میں امن یجیب المضطر فرمانے والے مالک و مولیٰ کا ایک بندہ ہوں اور اسی کے حکم سے تمہاری مدد کے لئے یہاں پہنچا ہوں۔ اب تم بے خوف ہو۔

[نزهته المجالس]

جنت میں نماز ہوگی یا نہیں

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور خلیفہ حضرت شیخ عبدالواحد لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ عالموں سے پوچھا کہ جنت میں تمام نعمتیں تو ہوں گی۔ یہ بتایئے کہ جنت میں نماز بھی ہوگی؟ یا نہیں؟ عالموں نے کہا حضرت! جنت میں نماز کہاں سے ہوگی جنت تو اعمال صالحہ کی جزا کا مقام ہے وہاں اعمال صالحہ کی تکلیف کہاں سے ہوگی؟ یہ سن کر شیخ عبدالاحد لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سرد آہ کھینچی اور رونے لگے پھر نہایت حسرت کے ساتھ فرمایا کہ بغیر نماز کے جنت میں کس طرح چین نصیب ہوگا۔

نو انعامات

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز پنجگانہ کی پابندی کرنے والے کو نو چیزیں انعام میں ملیں گی۔ (۱) خدائے تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا لے گا (۲)

Marfat.com

اس کو تندرستی عطا فرمائے گا (۳) فرشتے اس کی حفاظت فرمائیں گے (۴) اس کے گھر میں برکت ہوگی (۵) اس کے چہرے پر صالحین کا نور ہوگا (۶) اس کا دل نرم ہوگا (۷) وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا (۸) جہنم سے نجات پائے گا (۹) جنت میں ایسے لوگوں کا پڑوسی ہوگا جن کی شان میں "لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" کی بشارت آئی ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ (۱) نماز رضائے الٰہی کا سبب ہے (۲) فرشتوں کا محبوب عمل ہے (۳) انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے (۴) نورِ معرفت ہے (۵) برکتِ رزق ہے (۶) ایمان کی جڑ ہے (۷) بدن کی راحت ہے (۸) دشمنوں کے مقابلہ کے لئے ہتھیار ہے (۹) شفاعت کرنے والی ہے (۱۰) قبر کا چراغ ہے (۱۱) وحشتِ قبر کی مونس ہے (۱۲) مقبولیتِ دُعاء ہے (۱۳) منکر نکیر کے جواب میں آسانی کرنے والی ہے (۱۴) ظلمت میں روشنی ہے (۱۵) آتش جہنم کے لئے آڑ ہے (۱۶) میزان عمل کا بوجھ ہے (۱۷) پل صراط پر جلدی گزارنے والی ہے (۱۸) جنت کی کنجی ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

بے نمازی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

پیارے دینی بھائیو! امام ترمذی حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے سوائے نماز کے۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا یہی مذہب تھا کہ بلا عذر نماز چھوڑنے والا کافر ہے اور بعض ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مثلاً امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ تارِک نماز کافر ہو گیا اگرچہ ہمارے امام امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تارِک نماز کی تکفیر نہیں فرماتے بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ جس نے بلا عذر نماز کو چھوڑ دیا وہ اگرچہ کافر تو نہ ہوا مگر اس نے کافر کا کام کیا۔ کیونکہ نماز چھوڑ دینا کافر کا کام ہے۔

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! پابندی کے ساتھ نماز پڑھتے رہیے کیونکہ یہی کیا کم ہے کہ بعض صحابہ کرام بے نمازی اور بعض ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کے نزدیک کافر ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ

فرشتوں کی آمین

محمد بن سماعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روزانہ دوسو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے اور فرماتے ہیں کہ مسلسل چالیس برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا اس دن ایک وقت کی جماعت چھوٹ گئی تو میں اس خیال سے کہ جماعت کی نماز کا ثواب پچیس گنا زیادہ ملتا ہے اس نماز کو میں نے اکیلے پچیس مرتبہ پڑھا اسی درمیان مجھے غنودگی آگئی تو کسی نے خواب میں آکر کہا پچیس نمازیں تو تم نے پڑھ لیں مگر فرشتوں کی آمین کا کیا کروگے؟ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب امام "وَالاَ الضَّالِّیْنَ" کہے تو تم لوگ آمین کہو کہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہوتی ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو اس فضیلت کو تم بغیر جماعت سے نماز پڑھے ہوئے کس طرح حاصل کر سکتے ہو۔

[تهذيب التهذيب]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں جماعت کی پابندی کرنا چاہیئے اگر ہماری آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہوگی تو یقیناً ہمارے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

تیر ران میں چبھ گیا

پیارے دینی بھائیو! یہ واقعہ مشہور ہے کہ امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ایک مرتبہ جہاد میں تھے کہ کسی کافر کا تیر آکر آپ کی مقدس ران میں چبھ گیا لوگوں نے نکالنا چاہا مگر نہ نکال سکے پھر لوگوں نے یہ طئے کیا کہ جب آپ نماز میں مشغول ہوں گے اس وقت تیر نکال لیا جائے گا۔ چنانچہ جب حضرت مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے نماز کی نیت باندھ لی تو لوگ آئے اور جوں ہی آپ سجدے میں گئے تو لوگوں نے تیر زور سے کھینچ کر نکال لیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ شاید تم لوگ تیر نکالنے کے

Marfat.com

لئے جمع ہوئے ہو؟ لوگوں نے کہا ہم نے تیر نکال بھی لیا آپ نے فرمایا: الحمدللہ مجھے خبر بھی نہیں ہوئی۔

[مثنوی شریف]

مکان جلتا رہا

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روزانہ بلا ناغہ ایک ہزار رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تھے جب آپ وضو فرماتے تو خوف الٰہی سے آپ کا چہرۂ مبارک زرد پڑ جاتا اور آپ کے جسمِ اطہر پر لرزہ طاری ہو جاتا۔

ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ مکان میں آگ لگ گئی مگر آپ نماز میں مشغول رہے لوگوں نے آگ بجھا کر عرض کیا۔ حضور آپ کا مکان جلتا رہا اور آپ نماز پڑھتے رہے؟ ارشاد فرمایا: الحمدللہ! میں جہنم کی آگ کے خیال میں اس قدر محو تھا کہ مجھے اس دنیا کی آگ کی خبر بھی نہیں ہوئی۔

لاش کو دفن کر دو

حضرت عبدالرحمٰن بن نعم بجلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی عبادت گذار اور پرہیز گار تھے۔ حجاج بن یوسف ان کی حق گوئی پر ان کا دشمن ہو گیا اور ان کو گرفتار کر کے ایک اندھیری کوٹھری میں بند کر دیا اور پندرہ دن تک دروازہ کو بند کر دیا۔ پھر حجاج نے حکم دیا کہ تالا کھول کر ان کی لاش کو دفن کر دو غالباً لاش سڑ چکی ہو گی مگر جب تالا کھولا گیا تو یہ نظر آیا کہ آپ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حجاج بن یوسف آپ کی یہ کرامت دیکھ کر دنگ رہ گیا اور پھر اس پر ایسی ہیبت طاری ہو گئی کہ اس نے آپ کو رہا کر دیا۔

[اولیاء رجال الحدیث]

ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا

حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص آگ میں ہرگز نہ داخل ہوگا جو سورج نکلنے سے

Marfat.com

پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے نمازیں پڑھتا ہے یعنی فجر کی نماز اور عصر کی نماز ادا کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں۔ فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر تم میں جو رات گذاریں وہ واپس ہو جاتے ہیں ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

[مسلم شریف، بخاری شریف]

جنت میں جائے گا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو ٹھنڈی نمازیں پڑھا کرے وہ جنت میں جائے گا۔

حضرت جندب قسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو فجر کی نماز پڑھ لے وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ تم سے اپنی امان کے بارے میں مواخذہ نہ کرے گا کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی اپنے عہد کا مواخذہ کرے گا تو اسے پکڑ لے گا پھر اسے اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے گا۔

[مسلم شریف]

گھسیٹتے ہوئے آتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور صف اول کا ثواب کیا ہے تو پھر بغیر قرعہ ڈالے اسے نہ پا سکیں تو قرعہ ہی ڈالیں اور اگر جانتے کہ دوپہر کی نماز میں کیا ثواب ہے تو اس کی طرف دوڑ کر آتے اور اگر یہ جان لیتے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ثواب ہے تو گھسیٹتے ہوئے پہونچتے۔

[مشکوٰۃ شریف]

Marfat.com

ایمان کا جھنڈا لے گیا

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو فجر کی نماز کی طرف گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے گیا اور جو سویرے ہی بازار کی طرف گیا وہ شیطان کا جھنڈا لے گیا۔

پیارے دینی بھائیو! انسان کے دو گروہ ہیں حزب اللہ اور حزب الشیطان ان کی پہچان یہ ہے کہ اللہ والے دن کی ابتداء نماز اور ذکر خدا سے کرتے ہیں اور شیطان والے دنیاوی کاروبار سے کرتے ہیں۔ خیال رکھئے! دنیاوی کاروبار کرنا منع نہیں مگر سویرے اٹھتے ہی نہ خدا کا نام نہ خدا کی عبادت بلکہ دیگر کاموں میں لگ جانا شیطانی کام ہے۔

[مرأة شرح مشكوٰة]

بے نمازی کی سزا قتل یا قید!

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندے اور کفر کے درمیان نماز کو چھوڑنا ہے۔

[مسلم شریف]

یعنی نماز اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے جو کفر تک پہونچنے نہیں دیتی۔ جب یہ دیوار ہٹ گئی تو کفر تک پہونچنا آسان ہو گیا ممکن ہے کہ یہ شخص آئندہ کفر بھی کر بیٹھے۔ بعض ائمہ ترکِ نماز کو کفر بھی کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک بے نمازی لائق قتل ہے۔ اگرچہ وہ کافر نہیں ہوتا۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بے نمازی کو مار پیٹ اور قید کیا جائے جب تک کہ وہ نمازی نہ بن جائے۔ ہمارے امام صاحب کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریب کفر ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترک نماز سے نماز کا انکار ہے یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔

[مرأة شرح مشكوٰة]

میرے بندے کو دیکھو!

حضرت عامر بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا۔تمہارا پروردگار اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔اس بندے کو دیکھو جو محض میرے خوف سے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میں نے اپنے بندے کے گناہ معاف کر دیئے اور میں نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

[نسائی شریف]

کاموں میں اچھا کام

حضرت مالک سے روایت ہے کہ ان کو یہ حدیث پہنچی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز نیک کاموں کو شمار نہ کر سکو گے اور یہ سمجھو کہ تمہارے سب کاموں میں اچھا کام نماز ہے اور مسلمان شخص ہی ہمیشہ وضو کی حفاظت اور نگہداشت کرتا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی غمناک واقعہ پیش آتا تو نماز پڑھتے۔

وہ کام جو جنت میں داخل کرے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو اس شخص نے قسم کھائی کہ نہ اس میں کوئی زیادتی کروں گا نہ کوئی کمی کروں گا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے یہ سچ کہا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

فقط بدن سے نماز پڑھتے ہیں

رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کو نماز سے رنج وتھکاوٹ کے سوا کچھ نصیب نہیں ہوتا یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ فقط بدن سے نماز پڑھتے ہیں دل غافل رہتا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض نمازی ایسے ہیں جن کی نماز کا فقط چھٹا یا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے۔

Marfat.com

[کیمیائے سعادت]

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں پہچانتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصروف گفتگو ہوتے تھے جب نماز کا وقت آتا تو آپ مجھے نہیں پہچانتے تھے نہ میں آپ کو پہچانتی تھی یعنی نماز کا وقت آتے ہی معبود برحق کی عظمت وہیبت ہمارے ظاہر و باطن پر طاری ہو جاتی تھی اور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نماز میں دل حاضر نہ ہو اللہ تبارک وتعالیٰ اس طرف دیکھتا بھی نہیں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھتے تھے دور سے ان کے دل کا جوش سنائی دیتا تھا۔

[کیمیائے سعادت]

ہر عضو کے گناہ معاف

حضرت ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر فرض نماز پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس دن جو گناہ چلنے سے ہوئے ہوں اور وہ گناہ جوان کے کانوں سے صادر ہوتے ہیں اور وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو جن کو اس کی آنکھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو معاف فرما دیتا ہے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے یہ حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا۔

جہنم کی آگ بجھاؤ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد اٹھو اور جہنم کی آگ جو تم نے اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے بجھاؤ، نیک لوگ اٹھتے ہیں اور ظہر کی نماز

Marfat.com

پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے اسی طرح عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت عشاء کے بعد لوگ سو جاتے ہیں اس کے بعد اندھیرے میں کچھ لوگ برائیوں کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ عبادت و وظائف کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

[طبرانی]

بہترین نفع فرض کے بعد دو۲ رکعت نفل

ابن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ لڑائی میں خیبر کو فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنے مال غنیمت کو نکالا، جس میں طرح طرح کے سامان تھے۔ خرید و فروخت شروع ہوگئی اتنے میں ایک صحابی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے آج کی تجارت میں اتنا نفع ہوا کہ ساری جماعت میں کسی کو اتنا نفع نہیں مل سکا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعجب سے فرمایا کہ کتنا نفع ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ سامان خریدتا رہا بیچتا رہا جس میں تین سو اوقیہ چاندی نفع میں بچی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں بہترین نفع کی چیز بتاؤں انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور بتایئے تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز۔

نام جہنم کے دروازے پر

حضرت ابواللیث سمرقندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرۃ العیون میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک فرض نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے اس کو اس میں جانا ضروری ہے۔

پیارے دینی بھائیو! نماز پابندی سے پڑھئے ایسا نہ ہو (خدانخواستہ) آپ نماز ترک کردیں اور آپ کا نام بھی دوزخ کے دروازے پر لکھ دیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اور ہمیں بھی نماز کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

جماعت کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے اور وہاں پہونچ کر معلوم کرے جماعت ہو چکی ہے تو بھی اس کو جماعت کا ثواب ملے گا اور اس ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔

[ابو داؤد شریف]

سراسر ظلم و کفر ہے

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سراسر ظلم ہے کفر ہے اور نفاق ہے جو اللہ کے منادی یعنی موذن کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں با جماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اس لئے جماعت کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔

[نسائی]

بدترین چور

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں بھی چوری کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں کس طرح چوری کرے گا تو ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے۔

شرابی کی بخشش، عجیب واقعہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب مکاشفۃ القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

ایک آدمی جو گناہوں میں ڈوبا رہتا تھا مر گیا۔ وہ بصرہ کے قریب رہتا تھا مگر جب وہ مرا تو اس کی عورت نے کوئی ایسا آدمی نہ پایا جو جنازہ اٹھانے میں اس کی مدد کرے۔ چنانچہ اس نے دو مزدور اُجرت پر لئے اور وہ اسے جنازہ گاہ میں لے گئے مگر کسی نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور وہ اسے صحرا میں دفن کرنے کے لئے لے گئے اس علاقے کے نزدیک پہاڑ پر ایک بہت بڑا زاہد رہتا تھا جب اپنے شوہر کا جنازہ اٹھوا کر لے گئی تو زاہد کو منتظر پایا چنانچہ زاہد نے اس کی نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ زاہد پہاڑ سے اُترا ہے تا کہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائے چنانچہ شہر کے سب لوگ وہاں روانہ ہو گئے اور انہوں نے زاہد کی اقتداء میں نمازِ جنازہ پڑھی۔

لوگوں کو زاہد کے اس فعل سے سخت حیرت ہوئی زاہد نے کہا کہ مجھ سے خواب میں کہا گیا ہے کہ فلاں جگہ جاؤ وہاں تمہیں ایک جنازہ نظر آئے گا جس کے ساتھ صرف ایک عورت ہو گی تم اس شخص کی نماز جنازہ پڑھو کیونکہ وہ مغفور ہے یہ بات سن کر سب لوگ تعجب میں پڑ گئے۔

زاہد نے عورت سے اس مرد کے حالات دریافت کئے اور اس کی بخشش کے اسباب کی تحقیق کرنا چاہی تو اس عورت نے کہا جیسا کہ مشہور ہے اس کا سارا دن شراب خانے میں گزرتا اور شراب میں مست رہتا۔ زاہد نے کہا کیا تم اس کی نیک عادت کو بھی جانتی ہو عورت نے کہا ہاں تین چیزیں جانتی ہوں جب وہ صبح کے وقت مدہوشی سے افاقہ پاتا تو کپڑے تبدیل کرتا وضو کرتا اور صبح کو نماز باجماعت پڑھتا تھا۔ پھر شراب خانہ میں جاتا اور بدکاریوں میں مشغول رہتا۔

دوسرے یہ کہ اس کے گھر میں ہمیشہ ایک دو یتیم رہا کرتے تھے ان سے وہ اولاد سے بھی زیادہ مہربانی سے پیش آیا کرتا تھا۔ تیسرے یہ کہ جب وہ رات کی تاریکی میں نشہ کی مدہوشی سے افاقہ پاتا تو روتا اور کہتا اے رب کریم! جہنم کے کونوں میں سے کون سے کونے کو میرے اس خبیث نفس سے تو پُر کرے گا؟ زاہد یہ سنتے ہی لوٹ گیا اور اس کی بخشش کا راز کھل گیا۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

وضو کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمانِ عالی شان

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ۝

اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۶ ع۶]

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانو! قرآن مجید کو چھونے کے لئے اور نماز کی ادائیگی کے لئے وضو ضروری ہے۔ وضو کے فرائض چار ہیں۔ منہ کا دھونا، ہاتھ کا دھونا، سر کا مسح کرنا اور پیر کا دھونا۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے عادی تھے۔ اگر چہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض ونوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لئے جدا اور تازہ وضو کرنا زیادہ برکت وثواب کا باعث ہے۔ بعض مفسرین کرام کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اور جب تک حَدَث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب ادا کرنا جائز ہے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

اعضائے وضو روشن ہوں گے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مصطفےٰ جانِ رحمت

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کو قیامت کے دن اس حالت میں بلایا جائے گا کہ آثارِ وضو سے ان کے اعضاء روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو شخص اپنی چمک بڑھا سکتا ہے وہ ایسا کرے (یعنی اعضاء وضو کو اچھی طرح سنت کے مطابق دھوئے)

حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخن کے نیچے سے

[ریاض الصالحین]

وضو کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مومن بندہ وضو کرتا ہے پس چہرہ دھوتا ہے تو تمام گناہ جن کا تعلق آنکھوں کے ساتھ دیکھنے سے ہے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جو ہاتھ کے ذریعہ ہوتا ہے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جو پاؤں کے ساتھ مل کر کئے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

[مسلم شریف]

وضو کی وجہ سے قیامت میں پہچانے جائیں گے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لے گئے اور فرمایا اے قوم مومن کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا ہم آپ کے بھائی ہیں؟ آپ نے فرمایا تم میرے ساتھی ہو ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کے جو امتی ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچانتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

Marfat.com

بتاؤ! اگر کسی شخص کے سفید پیشانی اور سفید پاؤں والے گھوڑے نہایت کالے گھوڑے میں ملے جُلے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟ عرض کی ہاں ضرور پہچانے گا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے فرمایا وہ لوگ وضو کی وجہ سے روشن اعضاء کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض (کوثر) پر ان سے پہلے پہنچوں گا۔

[ریاض الصالحین]

وضو سے شیطان بھاگ جاتا ہے

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ بہترین وضو شیطان کو دور بھگا دیتا ہے۔ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ جو شخص اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ باوضو ذکر اور استغفار کرتے ہوئے رات گذارے تو اسے ایسا کرنا چاہئے کیونکہ روحیں جس حالت میں قبض کی جاتیں ہیں اسی حالت میں اٹھائی جاتیں ہیں۔

[مکاشفة القلوب]

وضو سے خوف دور ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ کا غلاف لانے کے لئے مصر بھیجا وہ صحابی شام کے ایک علاقہ میں ایسی جگہ ٹھہرے جس کے قریب اہل کتاب کے ایک ایسے بڑے عالم کا گرجا تھا کہ کوئی عالم اس سے زیادہ علم والا نہ تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاصد کے دل میں اس عالم سے ملنے اور اس کی علمی گفتگو سننے کی خواہش پیدا ہوئی چنانچہ وہ اس کی عبادت گاہ کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا مگر بہت دیر کے بعد دروازہ کھولا گیا پھر وہ عالم کے پاس گئے اور علمی گفتگو کی فرمائش کی اور اسے اس عالم کی علمی لیاقت سے کافی تعجب ہوا آخر میں انہوں نے دروازہ دیر سے کھولنے کی شکایت کی تو وہ عالم بولا کہ جب آپ آئے تو ہم نے آپ پر بادشاہوں جیسی ہیبت دیکھی۔ لہٰذا ہم خوف زدہ ہو گئے اور ہم نے آپ کو دروازہ پر اس لئے روک دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) جب تجھے کوئی بادشاہ خوفزدہ کرے تو وضو کر اور اپنے گھر والوں کو بھی وضو کا حکم دے تو جس سے ڈر رہا ہے اس سے میری امان میں آجائے گا۔ چنانچہ ہم نے دروازہ بند کر دیا یہاں تک کہ میں اور اس میں رہنے والے

Marfat.com

تمام آدمیوں نے وضو کرلیا پھر ہم نے نماز پڑھی لہٰذا ہم تجھ سے بے خوف ہو گئے اور پھر ہم نے دروازہ کھول دیا۔

[مکاشفة القلوب]

حضرت شبلی علیہ الرحمہ کا وضو

حضرت شبلی علیہ الرحمہ نے ایک دن مسجد میں جانے کے لئے وضو کیا غیب سے آواز آئی کہ تم نے تو ظاہر کو آراستہ کرلیا باطن کی صفائی کہاں ہے؟ وہ لوٹ آئے اور تمام ساز وسامان صدقہ کر دیا اور ایک سال تک صرف اسی قدر لباس پہنا جس سے نماز جائز ہو سکے پھر جب وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے تو فرمایا اے ابوبکر (شبلی علیہ الرحمہ کی کنیت) جو طہارت تم نے کی ہے وہ بہت فائدہ مند ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس پاکیزگی پر قائم رکھے اس کے بعد حضرت شبلی آخری وقت تک کبھی بے وضو نہ رہے جب ان کے انتقال کا وقت قریب آیا تو ان کا وضو ٹوٹ گیا آپ نے اپنے مرید کی طرف اشارہ فرمایا کہ وضو کرادو مرید نے انہیں وضو کرایا لیکن ڈاڑھی میں خلال کرنا وہ بھول گیا اس وقت حضرت شبلی علیہ الرحمہ کی کلام کرنے کی سکت نہ تھی مرید کا ہاتھ پکڑ کر داڑھی کی طرف اشارہ فرمایا پھر اس نے داڑھی میں خلال کیا حضرت شبلی علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے میں نے کبھی وضو کا کوئی ادب (یعنی سنت) ترک نہیں کیا جب بھی ایسا ہوا تو میرے باطن پر نصیحت ظاہر ہو گئی۔

[کشف المحجوب]

سخت ٹھنڈی میں وضو کرنا

سیدنا حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا انہوں نے منہ ہاتھ دھوئے میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ کامل وضو کرتا ہے اللہ عزوجل شانہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔

Marfat.com

جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے (یعنی سنت کی ادائیگی کے ساتھ) پھر پڑھے "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

[مسلم شریف]

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صبح کو رحمت دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ پائی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں اذان کہتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کر لیتا ہوں اور جب میرا کبھی وضو ٹوٹتا ہے وضو کر لیا کرتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اسی سبب سے۔

بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرے

سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضو کامل نہیں دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک سارا بدن اس کا پاک ہو گیا۔ اور جس نے بغیر بسم اللہ کے وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوا جتنے پر پانی گزارا۔

[ابن ماجه]

جنت واجب ہو گئی

سیاح لامکاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے اس کے لئے جنت

Marfat.com

واجب ہوتی ہے۔

پیارے دینی بھائیو! وضو کی بہت فضیلت ہے ہمیں چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے باوضو رہیں اور وضو ٹوٹنے پر فوراً وضو بنالیں۔ ہمارے اسلافِ کرام کا یہی طریقہ رہا ہے اور فرشتوں کی رہنمائی شامل حال رہتی ہے۔

صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کا تقویٰ

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے بیماری کی حالت میں ایک نماز کے لئے ساٹھ مرتبہ طہارت کی اور مرض الموت میں خداوند تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے خدا موت کو حکم دے کہ وہ اس وقت آئے جب کہ میں پاک وصاف رہوں۔

حضرت شبلی علیہ الرحمہ ایک دن وضو کے بعد جب مسجد کے دروازے پر آئے تو ان کے دل میں آواز آئی کہ اے ابوبکر! (یہ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کی کنیت ہے) تم ایسی طہارت رکھتے ہو اور اس گستاخی کے ساتھ ہمارے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو جب یہ سنا تو واپس لوٹے پھر ندا آئی کہ ہمارے دروازے سے ہٹ کر کدھر کا ارادہ ہے؟ یہ سن کر ان کی چیخ نکل گئی ندا آئی ہم پر طعنہ کرتے ہو وہ اپنی جگہ خاموش کھڑے ہو گئے پھر آواز آئی کہ تم ہمارے سامنے بلا کے تحمل کا دعویٰ کرتے ہو اس وقت حضرت شبلی علیہ الرحمۃ نے پکارا اے خدا تیری جانب سے تیری ہی طرف فریاد ہے۔

[کشف المحجوب]

وضو سے درجات بلند ہوتے ہیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور بتایئے آپ نے فرمایا تکلیف کے وقت کامل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ

Marfat.com

قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط ہے (یعنی اسلامی سرحدوں کی حفاظت ہے)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے

[ریاض الصالحین]

وضو سے شہادت کا درجہ

جناب عدی بن حاتم فرماتے ہیں میں نے جب سے اسلام قبول کیا اس وقت سے میں ہر نماز کے وقت باوضو ہوتا ہوں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے فرزند! اگر تم سے ہو سکے تو ہر وقت باوضو رہا کرو کیونکہ اگر کسی شخص کو اسی حالت میں موت آجائے تو اس کو شہادت کا درجہ حاصل ہوگا۔

[عوارف المعارف]

وضو چھوڑنے کو تیار نہ ہوئے

ایک بزرگ کے منہ پر زخم تھا اور اس زخم کو پانی نقصان دیتا تھا لیکن ہر نماز کے وقت وہ تازہ وضو کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے بارہ برس تک زخم ٹھیک نہیں ہوا۔ ایک بزرگ کی آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ لوگ ان کے پاس طبیب لائے اور ان کے علاج کے لئے طبیب کو بہت کچھ دیا طبیب نے کہا علاج ہو جائے گا لیکن اس کے لئے وضو ترک کرنا پڑے گا اور پیٹ کے بل لیٹنا پڑے گا۔ وہ بزرگ نے علاج سے انکار کر دیا وضو چھوڑنے کو تیار نہ ہوئے اور بینائی کا جاتا رہنا گوارہ کر لیا۔

[عوارف المعارف]

وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا ستر مرض سے شفا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا:

Marfat.com

ایک حدیث میں آیا ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا ستر مرض سے شفا ہے۔

[فتاویٰ رضویہ]

سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو! ہمیں چاہئے کہ سنت پر عمل کریں وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش کریں اس سے سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل بھی ہو جائے گا اور بیماریوں سے شفا بھی۔ آخرت کے لئے ثواب ہوگا اور دنیا میں بیماریوں سے چھٹکارا۔

وضو پر وضو نورٌ علیٰ نور ہے

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو حالت وضو میں وضو کرتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور وضو پر وضو نورٌ علیٰ نور ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کو دھو کر فرمایا یہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز کو قبول نہیں فرماتا اور آپ نے دو مرتبہ اعضاء وضو کو دھو کر فرمایا کہ جس نے دو دو مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اسے دوہرا ثواب ملے گا اور آپ نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھو کر فرمایا اور یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اور حضرات ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ جو خلیل اللہ ہیں اور ایک جگہ آیا ہے کہ باوضو آدمی روزہ دار کی طرح ہے۔

[مکاشفۃ القلوب]

اللہ والے معالجوں کے کہنے کی پرواہ کہاں کرتے

میرے محسن الحاج مولانا الطاف حسین صاحب قادری نے بتایا کہ ان کے استاذ محترم پیر طریقت خطیب بہار و بنگال حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری مفتی الحاج نصیر الدین صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان جن کا لقب استاذ العلماء ہے جن کے شاگرد ہند اور بیرون ہند میں پھیلے ہوئے ہیں جو ماضی قریب میں وصال فرما گئے جن کا مزار پناسی بہار میں مرجع خلائق ہے۔ ایک دفعہ ان کی طبیعت کافی خراب ہوگئی ان کے مرید اور شاگردوں نے ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ ڈاکٹروں نے سختی سے منع کر دیا کہ وضو نہ کریں پانی کا استعمال کافی نقصان دہ ہے اور طبیعت مزید بگڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ جب نماز کا وقت آیا تو استاذ العلماء نے وضو کے لئے پانی منگوایا سبھوں نے عرض کیا حضرت آپ نماز کے لئے تیمم فرمالیں

Marfat.com

ڈاکٹروں نے وضو کرنے کو منع کیا ہے حضرت استاذ العلماء نے فرمایا آج چالیس سال کا عرصہ ہو گیا میں نے تیمّم سے کوئی نماز نہیں پڑھی آج ڈاکٹروں کے کہنے پر تیمّم نہیں کروں گا شاگرد اور مریدین سب خاموش ہو گئے آپ نے وضو فرمایا اور نماز ادا کی لیکن طبیعت مزید خراب ہونے کے بجائے افاقہ ہی ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ صحت یاب ہو گئے۔

میرے پیارے دینی بھائیو! کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ کے محبوب بندے ہوتے ہیں وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بھی شرعی احکام کو بجالاتے ہیں کیوں کہ اگر وضو کی حالت میں موت آجائے تو شہادت کا درجہ ہے اور ہر وقت باوضو رہنا بڑی فضیلت کا باعث ہے ہمیں چاہئے کہ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے اکابرین اور اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ الرحمٰن ہر آنے والی تکالیف سے بے خطر ہو کر مقابلہ کر سکتے ہیں"۔

عرش کے تلے رکھی جاتی ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کر کے یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَاسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

ترجمہ: الٰہی تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

تو وہ ایک کاغذ پر لکھی جاتی ہے پھر اس پر مہر کی جاتی ہے پھر اٹھا کر عرش کے تلے رکھی جاتی ہے پھر قیامت تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (یعنی قیامت کے دن اس کی توڑ کر اس کے نامہ اعمال میں ڈالی جائے گی جس سے اس کا اعمال نامہ بھاری ہوگا)

[مجموعۃ الصحاح]

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں (۱) پورا چہرہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ کسی عضو کے دھونے کا مطلب یہ ہے کہ

Marfat.com

اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند بہ جائے بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا اس بات کا خیال رکھنا بہت ضرور ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

وضو کی سنتیں

☆ وضو میں ثواب پانے کے لئے حکم الٰہی بجالانے کی نیت کرے ☆ بسم اللہ سے شروع کرنا ☆ مسواک کرنا ☆ تین بار کلی کرنا ☆ تین دفعہ ناک میں پانی چڑھانا ☆ کلی اور ناک میں پانی داہنے ہاتھ سے چڑھانا ☆ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا ☆ انگلیوں کا خلال کرنا ☆ ہر عضو کو تین بار دھونا ☆ پورے سر کا مسح کرنا ☆ وضو ترتیب سے کرنا ☆ داڑھی کے جو بلھی منہ کے دائرے سے نیچے ہے اس کا مسح کرنا ☆ اعضاء کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔

وضو کے متعلق چند ضروری باتیں

ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔ وضو سے شیطان بھاگتا ہے دل کا خوف جاتا رہا ہے۔ اسی حالت میں موت شہادت کا درجہ ہے۔

وضو کے وقت اعضاء دھونے میں خاص طور سے خیال رکھنا چاہئے اگر ایک بال بھی خشک رہے گا وضو نہ ہوگا۔

عورتیں زیور کے لئے ناک میں جو سوراخ کرتی ہیں اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا ضروری ہے۔

عورتوں کے ہر قسم کا زیور جو ہاتھ میں پہنتی ہے چھلے کنگن انگوٹھیاں چوڑیاں ہر ایک کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے۔

جو عورتیں آٹا گوندھتی ہیں آٹا اگر ناخن وغیرہ میں لگا رہا اور وضو کر لیا تو وضو نہ ہوا۔

اسی طرح جو فیشن پرست خواتین ناخنوں میں ناخن پالش لگاتی ہیں اور ناخنوں پر تہ جم جاتا ہے اس کو دور کئے بغیر وضو درست نہیں۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

اذان کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا، ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ،

اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے وہ نرے بے عقل لوگ ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان پ ۶ ع ۱۳]

اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ جب آقائے دو جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مؤذن نماز کے لئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور مذاق اڑاتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ سدی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اور "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کہتا تو ایک نصرانی کہتا کہ جل جائے جھوٹا۔ ایک رات اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے بھی ثابت ہے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

اذان میری اُمت کی حجت ہے

سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آذان کے بارے میں پوچھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو شخص نماز کی آذان کہتا ہے اس کا ثواب خداوند قدوس ہی جانتا ہے لیکن نماز کی اذان

Marfat.com

میری امت کے لئے حجت ہے جس کی تفسیر یہ ہے کہ جب مؤذن "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتا ہے تو وہ ایسا کہتا ہے کہ خدا کو میں نے تیرا گواہ بنایا۔ اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت نماز میں حاضر ہو اور دنیاوی کاروبار چھوڑ دو اور جب "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہتا ہے تو کہتا ہے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت! میں نے اسے اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ میں نے نماز کے وقت تمہیں خبر کی ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی خبر نہیں اور جب "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کہتا ہے تو کہتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اور جب "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" کہتا ہے تو کہتا ہے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت! میں نے دین تم پر ظاہر کیا خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم مانو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سارے گناہ بخش دے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے اور جب "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ" کہتا ہے تو کہتا ہے اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت! تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اٹھو اور اپنا حصہ لے لو کیونکہ تمہارے لئے آخرت میں بہشت ہے اور جب "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رحمت اور خدا کو میں نے تمہارا گواہ بنایا۔ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت! نماز میں حاضر ہو جاؤ۔ دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جاؤ۔ میں نے تم پر ظاہر کر دیا۔ خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم مانو! اور نماز ادا کرو تا کہ اللہ عزوجل شانہ تمہارے سب گناہ بخش دے اور تمہیں یاد رہے کہ کوئی عمل نماز سے بڑھ کر نہیں جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ پشیمان ہوتا ہے اور جب "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہتا ہے تو کہتا ہے کہ تمہیں معلوم رہے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی امانت تمہاری گردن پر ہے جو شخص قبول کر لیتا ہے اور ہاتھ پاؤں مارتا ہے (یعنی کوشش کرتا ہے) وہ چھٹکارا پاتا ہے۔

[هشت بهشت]

حضرت داؤد علیہ السلام کا دوست

ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ اذان کہنے کو قبول کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور جو مسجد میں خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ بہشت میں جاتا ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا دوست ہوتا ہے۔

Marfat.com

بہشت میں شہر

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عمدہ میں لکھا ہے کہ موذن کی اذان کا جواب دینا مخلوق کے لئے قیامت کے دن شفاعت ہے۔ پس جو شخص اذان سنے اور امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو ہر رکعت کے بدلے تین سو رکعت کا ثواب ملتا ہے اور ہر رکعت کے بدلے بہشت میں اس کے لئے شہر بنائے جاتے ہیں۔

بغیر حساب کے جنت میں

جو شخص موذن کی اذان کا جواب دیتا ہے فرشتے اس کے لئے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اور درود وسلام بھیجتے ہیں اور وہ نجات پاتا ہے۔ اور بغیر حساب کے بہشت میں جاتا ہے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ [سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی عرف خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر و مرشد] نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا اے درویش! اس طرح تکبیر کہنا جیسی کہ میں نے کہی ہے کہ خداوند قدوس تمہارے دونوں ابروؤں کے درمیان ہے اور مقام تمہارے سینے کے سامنے ہے پس تمہیں یاد رہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دونوں پاؤں پلصراط پر ہیں اور بہشت دائیں طرف ہے اور دوزخ بائیں طرف چاہئے کہ تو اللہ اکبر کہے اور فکر سے قرآن شریف پڑھے اور عاجزی کے ساتھ رکوع کرے اور مسکینی کے ساتھ سجدہ کرے پھر بیٹھ کر التحیات پڑھے تو فرشتے تیرے لئے معافی کے خواستگار ہوں گے اس وقت تک کہ تو سلام کہے۔

[ہشت بہشت]

قرعہ اندازی کرتے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں شامل ہونے کا کتنا ثواب ہے پھر وہ اسے قرعہ اندازی کے بغیر نہ حاصل کر سکتے تو ضرور قرعہ اندازی کرتے اور اگر انہیں نماز کے لئے جلدی آنے کا ثواب معلوم ہوتا تو اس کی طرف دوڑ کر آتے۔

اور اگر انہیں معلوم ہوتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا کس قدر ثواب ہے تو ضرور ان میں

Marfat.com

حاضر ہوتے اگر چہ سرین [یعنی چوتڑ] کے بل آنا پڑتا۔

[ریاض الصالحین]

سب سے پہلی اذان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود اور عیسائیوں کا ذکر ہوا تب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہیں۔

اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار۔

[مرأت المناجیح]

شریعت میں خاص الفاظ سے نماز کی اطلاع کا نام اذان ہے سب سے پہلی اذان حضرت جبرئیل امین نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سارے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد پہلی اذان اس وقت ہوئی جب مسجد نبوی کی تعمیر مکمل ہوگئی مگر لوگوں کو نمازوں کے وقت جمع کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا جس سے نماز با جماعت کا انتظام ہوتا اس سلسلہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مشورہ فرمایا۔ بعض نے نمازوں کے وقت آگ جلانے کا مشورہ دیا، بعض نے ناقوس بجانے کی رائے دی۔ مگر آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے ان طریقوں کو پسند نہیں فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تجویز پیش کی کہ ہر نماز کے وقت کسی آدمی کو بھیج دیا جائے جو پوری مسلم آبادی میں نماز کا اعلان کر دے، محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نمازوں کے وقت لوگوں کو پکار دیا کریں۔ چنانچہ وہ "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ" کہہ کر پانچوں نمازوں کے وقت اعلان کرتے تھے۔

اسی درمیان ایک صحابی حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اذان شرعی کے الفاظ کوئی سنا رہا ہے اس کے بعد آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو بھی اسی قسم کے خواب نظر آئے۔ سیاح لامکاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو اللہ کی طرف سے

Marfat.com

سمجھ کر قبول فرمایا اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ تم بلال کو اذان کے کلمات سکھا دو کیونکہ تمہاری آواز سے ان کی آواز بلند ہے۔ چنانچہ اسی دن سے شرعی اذان کا طریقہ جو آج تک جاری ہے شروع ہو گیا۔

[زرقانی، بخاری]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ کا شکر ہے

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا تا کہ نماز کی جماعت کے واسطے بجایا جائے تو مجھے خواب میں ایک ایسا شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس [سنکھ] اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا رب کے بندے کیا تو ناقوس بیچتا ہے وہ بولا تم اس کا کیا کرو گے۔ میں نے کہا اس سے نماز کے لئے لوگوں کو بلایا کریں گے وہ بولا کیا تم کو اس سے اچھی چیز نہ بتا دوں۔ میں نے کہا ہاں وہ بولا کہو "اللہ اکبر" [آخر تک] جب صبح ہوئی تو میں سرورِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو خواب میں دیکھا تھا آپ سے عرض کیا آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بفضلہٖ تعالیٰ یہ خواب سچا ہے۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ جو خواب دیکھا ہے انہیں بتاتے جاؤ اور وہ اذان دیں کیونکہ وہ تم سے بلند آواز ہیں۔ میں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا میں بتانے لگا وہ اذان دینے لگے یہ اذان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر میں سنی تو چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا کہ انہوں نے کہا تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے۔

[مرات الماجیح]

لمبی گردن والے

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان دینے والے لوگ قیامت کے دن لمبی گردن والے ہوں گے۔

[مسلم]

Marfat.com

لمبی گردن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے سر بلند ہوں گے رحمت کے منتظر ہوں گے۔ یا بلند قامت ہوں گے کہ دور سے پہچان لئے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جسم چھوٹا اور گردن لمبی ہوگی کیونکہ یہ بدزیبی ہے۔

بعض محدثین نے فرمایا کہ تیز رفتار اور لمبے قدم یعنی موذن جنت کی طرف دوڑتے ہوئے لمبے قدم رکھتے ہوئے جائیں گے۔ دوسروں سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مالکِ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کی اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز [یعنی ہوا خارج کرتا ہوا] مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو آجاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ جب تکبیر ختم ہوجاتی ہے تو آجاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالے [شیطان] کہتا ہے فلاں فلاں چیزیں یاد کر وہ چیزیں جو اسے یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی نہیں جانتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔

[مسلم وبخاری]

حدیث مذکور میں یہ بتایا گیا ہے کہ اذان سے شیطان دفع ہوتا ہے اسی لئے طاعون پھیلنے پر اذان کہلواتے ہیں یہ وباء جنات کے اثر سے ہے۔ بچے کے کان میں اذان دیتے ہیں کہ اس کی پیدائش پر شیطان موجود ہوتا ہے جس کی مار سے بچہ روتا ہے۔ دفن کے بعد قبر کے سرہانے اذان دی جاتی ہے کیونکہ وہ میت کے امتحان اور شیطان کے بہکانے کا وقت ہے۔ اذان کی برکت سے شیطان بھاگے گا اور میت کے دل کو سکون ہوگا۔ شیطان کے گوز کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شیطان انتہائی ذلت وخوف سے دوچار ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ڈرنے والا گوز مارتا ہوا ہی بھاگا کرتا ہے۔

قیامت میں گواہی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ انس وجاں حضور صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موذن کی انتہائی آواز کو کوئی جن وانس اور دوسری چیزیں نہیں سنتیں مگر قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔

[مرأت المناجیح]

یعنی کل قیامت کے دن وہ چیزیں عرض کریں گی کہ مولیٰ تعالیٰ یہ مسلمان ہے نمازی ہے۔ ہم نے اسے اذان دیتے دیکھا اور کلمہ شہادت پڑھتے سنا ہے۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے حیوانات جمادات کو سمجھ، گویائی، اور سننے کی طاقت بخشی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا ثبوت قرآن کریم میں موجود ہے۔ حدیث میں ہے کہ شام کے وقت پہاڑ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا تم پر کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا بھی گزرا جب ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ ہاں تو سب خوش ہوتے ہیں۔ موذن کو چاہئے کہ اذان بلند آواز سے دے تا کہ گواہ زیادہ سے زیادہ میسر ہوں۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

شفاعت واجب ہے

حضرت عبداللہ بن عمر عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم موذن کو سنو [یعنی ان کی اذان] تو تم بھی اسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ عزوجل شانہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ[1] مانگو وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت لازم ہے۔

[مسلم شریف]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اذان کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

بعض موذن اذان سے پہلے بھی درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس میں بھی حرج نہیں۔

---

[1] وسیلہ جنت کے ایک اعلیٰ مقام کا نام ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ امید کرتا ہوں تواضع اور انکساری کے لئے ہے ورنہ وہ جگہ حضور کے لئے نامزدگی ہو چکی ہے۔ ہمارا حضور کے لئے وسیلہ کی دعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے فقیر امراء کے دروازے پر صدا لگاتے وقت اس کی جان ومال کی دعائی دیتا ہے تا کہ بھیک ملے۔ ہم بھکاری ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام داتا ہیں۔ انہیں دعائیں دینا مانگنے کا ڈھنگ ہے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

اقامت کے وقت درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ خیال رہے اذان سے پہلے یا بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا بھی جائز بلکہ ثواب ہے۔ بلاوجہ اسے منع نہیں کر سکتے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

وہ شخص جنت میں جائے گا

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے کوئی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" یہ بھی کہے "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پھر موذن کہے "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" تو یہ بھی کہے "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پھر موذن کہے "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ"۔ یہ کہے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پھر موذن کہے "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ" تو یہ کہے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پھر موذن کہے "اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ" تو یہ بھی کہے "اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پھر موذن کہے "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" تو یہ صدق دل سے کہے "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔

[مسلم شریف]

تو آگ سے نکل گیا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہونے پر حملہ کرتے تھے (کفار پر) اذان پر کان لگاتے تھے اگر اذان سن لیتے تو باز رہتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ ایک شخص کو کہتے سنا اللہ اکبر آقائے نعمت حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ فطرت پر ہے پھر اس نے کہا "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" تو ختم المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو آگ سے نکل گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے دیکھا تو وہ بکریاں چرانے والا تھا۔

[مرات المناجیح]

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو موذن کو سن کر یہ کہہ لیا کرے کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ عزوجل شانہٗ کی ربوبیت اور مصطفیٰ جانِ

Marfat.com

رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت اور دین اسلام سے راضی ہوں تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

[مرات المناجیح]

امام ضامن مؤذن امین ہوتا ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالک انس و جاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ یا اللہ اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

[ترمذی]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام مقتدی کی نماز کا ذمہ دار ہے اور اپنی نماز کے ضمن میں ان نمازوں کو لئے ہوئے ہے اسی لئے امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی پر سجدہ سہو ہے۔ امام صرف اپنے لئے دعا نہ مانگے بلکہ سبھوں کے لئے دعاء مانگے اور موذن کے پاس لوگوں کی نمازیں اور روزے امانتیں ہیں اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امامت اذان سے افضل ہے کیوں نہ ہو امام آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے اور موذن سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب ہے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

سات سال ثواب کے لئے اذان دینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو سات برس صرف ثواب کے لئے اذان دے تو اس کے لئے آگ سے خلاصی لکھ دی جاتی ہے۔

[ترمذی۔ ابن ماجہ]

وہ مؤذن جو بغیر تنخواہ سات سال اذان دے تو رب تبارک وتعالیٰ اسے جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے کا پروانہ لکھ دیتا ہے جو قیامت میں اسے دیا جائے گا۔ جس سے بے کھٹک وہ دوزخ سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔ بعض موذن یہ طے کر لیتے ہیں کہ ہم تنخواہ مسجد کی صفائی وغیرہ کی لیں گے اذان فی سبیل اللہ دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ

Marfat.com

موذن ضرور فیضیاب ہوں گے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

بکری چرانے والے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب اس بکری چرانے والے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی اونچی چوٹی میں ہو نماز کی اذانیں دے اور نماز پڑھے۔ اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو اذان دیتا ہے نماز قائم کرتا ہے۔ مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔

[نسائی]

اگر کوئی شخص جنگل یا کھیت میں اکیلا نماز پڑھے تب بھی اذان دے اذان کی برکت سے جنات اور فرشتے بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اسے جماعت کا ثواب ملتا ہے تکبیر میں اختلاف ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ تکبیر بھی کہے کیونکہ اذان اور تکبیر میں نماز کی اطلاع کے علاوہ اور بہت سے فائدے ہیں۔

مشک کا ٹیلا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین اشخاص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ ایک وہ غلام جو اللہ کا حق اور اپنے مولیٰ کا حق ادا کرتا رہے اور ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس سے راضی ہو اور ایک وہ شخص جو ہر دن رات پانچ نمازوں کی اذان دے۔

[ترمذی]

قیامت میں لوگ مختلف مقامات پر کھڑے ہوں گے کوئی عرش اعظم کے سایہ میں کوئی کرسیوں پر اور تین جماعتیں مشک کے پہاڑوں پر کہ سب لوگ انہیں دیکھیں اور ان کی خوشبوؤں سے فائدہ بھی اٹھائیں چونکہ دنیا میں بھی لوگوں نے ان سے فائدہ اٹھایا اس لئے لوگ وہاں بھی ان سے فائدہ اٹھائیں گے امام سے قوم کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ امام کے تقویٰ اور اخلاق سے مسلمان راضی ہوں۔ بے دینوں اور فاسقوں کی ناراضگی کا اعتبار نہیں

Marfat.com

اسی طرح سے جو سرکاری نوکری کرتے ہیں یا کسی مالک کے یہاں نوکری کرتے ہیں اگر وہ ڈیوٹی کو پورا کرتے ہوئے نماز کی پابندی کرتے ہیں تو وہ بھی غلام میں داخل ہیں اور وہ بھی مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

مؤذن کی بخشش

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن کو اس کی آواز کی انتہا کے مطابق بخشش کی جاتی ہے اور اس کے لئے ہر خشک و تر چیز گواہی دے گی اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لئے (جماعت میں) پچیس نمازیں لکھی جاتیں ہیں اور دو نمازوں کے درمیانی گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

[ابن ماجه]

یعنی موذن کی آواز جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی مغفرت ہوگی۔ آہستہ اذان کہنے والے کے صرف گناہ کبیرہ کی معافی اور بلند آواز سے کہنے والے کے صغیرہ اور کبیرہ سب معاف یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ مؤذن کی اذان کی برکت سے وہاں تک کے گنہ گاروں کی معافی ہوتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچے کہ یہ ان سب کی شفاعت کرے گا۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

سب نمازیوں کے برابر ثواب

نسائی نے اس حدیث کے آگے یہ بھی روایت کی کہ موذن کو سب نمازیوں کے برابر ثواب ملتا ہے یعنی موذن کی اذان سے جتنے لوگ مسجد میں آ کر یا اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں ان سب کا مجموعی ثواب موذن کو ملتا ہے کیونکہ یہ ان سب کا رہبر ہے اور ان سب کو اپنی اپنی نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

اذان پر اُجرت نہ لے

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! مجھے میری قوم کا امام بنا دیجئے۔ سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا تم ان کے امام ہو اور ان میں سے کمزور کو مقتدی جانو اور کوئی ایسا موذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے۔

[نسائی]

امام کو یہ سمجھ کر نماز پڑھانا چاہئے کہ میرے مقتدی کمزور اور بیمار ہیں اور ہلکی نماز پڑھائیں۔ اذان پر اجرت لینا جائز ہے مگر نہ لینا بہتر اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں اجرت کو حرام نہیں کیا بلکہ فرمایا تلاش کر کے کوئی للہ اذان دینے والا رکھو۔ یاد رکھئے اس زمانہ میں دینی خدمات پر اجرت لینا اگر ممنوع بھی تھا تو اس وقت کے لحاظ سے تھا۔ اب ممنوع نہیں ورنہ سارے دینی کام بند ہو جائیں گے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ باقی تمام خلفاء نے خلافت پر اجرت لی حالانکہ خلافت امامت کبریٰ ہے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ میں نمازیوں اور حکام کی تنخواہیں مقرر کیں حالانکہ جہاد بھی عبادت ہے اور حاکم اسلام بننا بھی عبادت ہے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

دُعاء رد نہیں ہوتی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ مغرب کی اذان کے وقت یہ کہہ لیا کرو اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے بلانے والوں کی آوازیں ہیں تو مجھے بخش دے۔

[ابوداؤد]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مالک کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذان اور تکبیر کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔

[ترمذی]

اس سے اذان اور تکبیر کے درمیان کا سارا وقت مراد ہے کہ اس میں جب بھی دعا مانگے قبول ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ اذان سے متصل (قریب) دعا مانگے تاکہ اگلی حدیث پر بھی عمل ہو جائے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ہم اس وقت کیا دعا مانگیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا دین و دنیا میں امن و عافیت

Marfat.com

مانگو۔

[مشکوۃ المصابیح]

مانگو دیئے جاؤ گے

حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحبِ معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتیں ہیں۔ اذان کے وقت کی دعاء اور جہاد کے وقت کی دعاء۔ جب بعض بعض کو قتل کر رہے ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موذن لوگ ہم سے بڑھ جائیں گے (درجات میں) فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے وہ کہتے ہیں تم بھی کہہ لیا کرو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مانگ لیا کرو دیئے جاؤ گے۔

[ابوداؤد]

مقام روحاء تک

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مقامِ روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔ راوی نے بیان فرمایا کہ مقامِ روحاء مدینہ منورہ سے چھتیس ۳۶ میل ہے۔

[مسلم]

بارہ سال تک اذان دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بارہ سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور ہر دن اس کی اذان کے عوض ساٹھ نیکیاں اور تکبیر کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

[ابن ماجه]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبیر کا ثواب اذان سے آدھا ہے کیونکہ تکبیر صرف مسجد والوں کے لئے ہے اور اذان سارے لوگوں کے لئے۔ تکبیر میں آسانی ہے اور اذان میں مشقت اور ثواب مشقت کی مقدار سے ملتا ہے۔ یہ ثواب بارہ سال کے موذن کے لئے

Marfat.com

خاص نہیں بلکہ جو بھی اخلاص سے اذان کہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ثواب پائے گا بلکہ اذان واقامت کا جواب دینے والا بھی انشاء اللہ اجر کا مستحق ہوگا۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ لگ گئی

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے لوٹے تو رات میں اترے [قیام فرمایا] اور بلال [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] سے فرمایا کہ رات میں ہماری حفاظت کرو۔ حضرت بلال جس قدر ہوسکا نماز پڑھتے رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سو گئے پھر جب صبح قریب ہوئی تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشرق کی طرف منہ کر کے اپنی سواری سے ٹیک لگائی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ لگ گئی پھر نہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کھلی اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بیدار ہوئے حتی کہ انہیں دھوپ لگی ان میں سب سے پہلے رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور فرمایا اے بلال! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] تب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کہ میرے نفس کو وہی لے گیا جو آپ کے نفس مبارک کو لے گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہانکو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اپنی سواریاں کچھ ہانکیں پھر سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم دیا انہوں نے نماز کی تکبیر کہی پھر ان سب کو فجر پڑھائی جب نماز پوری کر چکے تو محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے کہ میری یاد پر نماز قائم کرو۔

[مسلم شریف]

پیارے دینی بھائیو! یاد رکھئے آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند غفلت پیدا نہیں کرتی اسی لئے نیند سے آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ غزوہ خیبر سے لوٹتے وقت نماز کی قضا غفلت سے نہ ہوئی بلکہ رب نے اپنے پیارے کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور ادھر سے توجہ ہٹالی تاکہ امت کو قضا نماز پڑھنے کے احکام معلوم ہو جائیں۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

Marfat.com

اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان و تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھو کہ کھانے والا اپنے کھانے سے پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت والا اپنی حاجت کو رفع کرنے سے فارغ ہو جائے اور تاوقتیکہ مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لئے کھڑے نہ ہو۔

[ترمذی]

اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت مؤذن کے سر پر

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب موذن اذان کہتا ہے اللہ عزوجل شانہٗ اپنے دستِ قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے رب عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی لہٰذا تجھے بشارت ہو۔

[بخاری]

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس بستی میں اذان کہی جائے اللہ عزوجل شانہٗ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔

[طبرانی]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس قوم میں صبح کو اذان ہوئی ان کے لئے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جس قوم میں شام کو اذان ہوئی ان کے لئے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔

[طبرانی]

Marfat.com

موتی کے گنبد

سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جنت میں گیا اس میں موتی کے گنبد دیکھے اس کی خاک مشک کی ہے۔ فرمایا اے جبرئیل! [علیہ السلام] یہ کس کے لئے ہے۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کی امت کے موذنوں اور اماموں کے لئے ہے۔

[بہار شریعت]

مؤذن جنت کی اونٹنیوں پر

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت کے دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جس کے لئے تو چاہے شفاعت کر۔

[ابن عساکر]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے ہوئے آئیں گے لوگ ان کی طرف نظر کریں گے پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا یہ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موذن ہیں۔ لوگ خوف میں ہیں ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں ان کو غم نہیں۔

[ابن عساکر]

عورتوں کے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی

فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتو! جب تم حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اذان و اقامت کہتے سنو جس طرح وہ کہتے ہیں تم بھی کہو اللہ عزوجل شانہٗ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ مٹا دے گا اور عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لئے ہے۔ مردوں کے لئے کیا

Marfat.com

ہے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لئے دوگنا ہے۔

[ابن عساکر]

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ خاتم النبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لئے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کئے جائیں گے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مردوں کے لئے دونا۔

[طبرانی]

آذان کی دعاء

جب آذان ختم ہوجائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

[ردالمختار]

آذان کے متعلق چند ضروری مسائل

- پنجگانہ فرض اور جمعہ جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں تو ان کے لئے اذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہ گار ہوں گے۔

[رد المختار]

- قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اور آذان نہ کہے تو کراہت نہیں کیونکہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے۔

[رد المحتار]

Marfat.com

- شہر یا گاؤں کے باہر کھیتی ہے اور اذان کی آواز پہنچتی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور آواز نہ پہنچتی تو کافی نہیں۔

[عالمگیری]

- پوری جماعت کی نماز قضا ہوگئی تو اذان واقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لئے کہہ سکتا ہے جب کہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا کا اظہار کرنا گناہ ہے۔ لہٰذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین [ہاتھ اٹھانا] نہ کرے ہاں اگر کسی ایسی سبب سے قضا ہوگئی ہو جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہوگئے تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں۔

[عالمگیری]

- وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے وقت سے پہلے کہی گئی یا اذان دینے کے درمیان وقت ہوا تو اذان دوبارہ دی جائے۔

[در مختار]

- فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، تراویح، استسقاء، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں۔

[عالمگیری]

- عورتوں کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہیں گی تو گنہ گار ہوں گی اور اعادہ کی جائے۔

[عالمگیری]

- خنثیٰ (ہجڑا) وفاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل، ناسمجھ بچے، جنبی (جس پر غسل واجب ہے) کی اذان مکروہ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے اور سمجھ دار بچہ، اندھا، ولد الزنا اور بے وضو کی اذان درست ہے۔

[درمختار]

- بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔

[مراقی الفلاح]

- ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔

[درمختار]

Marfat.com

● اذان کے درمیان مؤذن کی زبان بند ہوگئی یا رک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بیہوش ہوگیا ان سب صورتوں میں دوبارہ اذان کہی جائے۔

[درمختار]

● بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے اگر کہی تو اعادہ کرے مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے تو مکروہ نہیں۔

[عالمگیری]

● اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے۔

[ردالمحتار]

● مسجد میں اذان کہنا (مسجد کے اندر امام کے سامنے) مکروہ ہے۔

● اگر اذان واقامت کے کلمات میں کسی جگہ تقدیم وتاخیر ہوگئی تو اتنے کو درست کرے سرے سے اعادہ کی ضرورت نہیں اور اگر صحیح نہ کئے اور نماز پڑھ لی تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

[عالمگیری]

● صبح کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ" کے بعد "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کہنا مستحب ہے۔

[کتب عامہ]

● اگر امام نے اقامت کہی تو "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ" کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے۔

[درمختار، عالمگیری]

● اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ" پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو یوں ہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اس وقت اٹھیں جب مکبر [تکبیر کہنے والا] "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ" پر پہنچے یہی حکم امام کے لئے ہے۔

[عالمگیری]

Marfat.com

اِنتباہ:

آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلی پر کھڑا نہ ہو اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔

[بہار شریعت]

- جب بھی اذان کا جواب دے لیکن حیض ونفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو ان پر جواب نہیں۔

[درمختار]

- جب اذان ہو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور جواب سلام تمام کام موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے یونہی اقامت میں۔

[عالمگیری]

- راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے۔

[عالمگیری]

- اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔

[درمختار]

- خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

[درمختار]

- جب مؤذن "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے "قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ"۔

[ردالمحتار]

- اذان واقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ

Marfat.com

ہے مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو۔ باقی نمازوں میں اذان واقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جولوگ پابند جماعت ہیں آجائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقتِ کراہت آجائے۔

[درمختار]

- اذان واقامت کے درمیان صلوٰۃ پڑھنا یعنی بلند آواز سے "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ" کہنا جائز ومستحب ہے۔ اس صلوٰۃ کا نام اصطلاح شرع میں تثویب ہے اور تثویب کو فقہائے اسلام نے نماز مغرب کے علاوہ باقی نمازوں کے لئے مستحسن قرار دیا ہے۔

[عالمگیری]

مسئلہ: اذان کے درمیان بات چیت کرنا منع ہے اگر کچھ بات کی تو پھر سے اعادہ کرے۔

[صغیری]

اذان میں لحن کا حکم

مسئلہ: اذان میں لحن حرام ہے یعنی گانے کے طور پر اذان دینا یا اللہ کے الف کو مَد کے ساتھ آللہ کہنا یا اکبر کے الف کو کھینچ کر آکبر کہنا یا اکبر کے ب کو کھینچ کر اکبار کر دینا یہ سب حرام ہے۔ البتہ اچھی اور اونچی آواز سے اذان کہنا بہتر ہے۔

[درمختار]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِداً بَنیَ اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ۔

مسجد کے آداب

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتیَ الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ ۔

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۰ ع ۹]

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور سب سے بری جگہ بازار ہے۔''

اِس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں۔ مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ کام بھی داخل ہیں جیسے جھاڑو دینا صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئی۔ مسجد عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

ہر رکعت میں سو[۱۰۰] رکعت کا ثواب

سیدنا حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص دایاں پاؤں مسجد میں رکھے اور کہے ''تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' اس کے بعد جو نماز پڑھے خداوند قدوس حکم دیتا ہے کہ ہر رکعت کے بدلے سو رکعت نماز کا ثواب لکھیں اور اللہ عزوجل شانہٗ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بہشت میں اسے ملتا ہے اور اس کے نام پر بہشت

Marfat.com

میں ایک محل تیار ہوتا ہے۔

[هشت بهشت]

زمین فخر کرتی ہے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ زمین کا ہر وہ ٹکڑا جس پر نماز ادا کی جاتی ہے یا ذکرِ خدا کیا جاتا ہے وہ اردگرد کے تمام قطعات پر فخر کرتا ہے اور اوپر سے نیچے ساتویں زمین تک وہ مسرت وشادمانی محسوس کرتا ہے اور جب بندہ کسی زمین پر نماز پڑھتا ہے تو وہ زمین اس پر فخر کرتی ہے۔

[مكاشفته القلوب]

جو مسجد کے لئے نکلے ہر قدم پر دس نیکی

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔

[احمد]

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ اس طرح ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لئے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو فرشتے برابر اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلیٰ پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔

[بخاری، مسلم، ترمذی]

مسجد میں نماز پڑھنے والوں کی مغفرت

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کے لئے مسجد میں گیا اور نماز پڑھی تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

[نسائی]

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں تو بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں۔ یہ خبر نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارادہ تو ہے آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو۔ تمہارے قدم لکھے جائیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو دوبار فرمایا۔ بنی سلمہ کہتے ہیں لہٰذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔

[مسلم]

مسجد میں جو زیادہ دور سے آئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے قریب آنا چاہا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ" جو انہوں نے نیک کام کئے آگے بھیجے وہ اور ان کے نشانِ قدم ہم لکھتے ہیں۔

[ابن ماجه]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔

[بخاری]

مسجد کی طرف چلنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری کا گھر مسجد سے بہت زیادہ دور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی۔ ان سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ۔ اس نے جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے اس پر رحمتِ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل شانہٗ نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔

[مسلم]

جنت میں مہمانی

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسجد کو صبح یا شام کو جائے اللہ عزوجل شانہٗ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جتنی بار جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صبح وشام مسجد کو جانا فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی قسموں میں سے ہے۔
[طبرانی]

کامل نور کی خوشخبری

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاحِ لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اندھیروں میں مسجدوں کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوش خبری سنا دو۔
[ابن ماجه]

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا وہ اللہ عزوجل شانہٗ کا زائر [زیارت کرنے والا] ہے جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے۔
[طبرانی]

ستر [۷۰] ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشِرًا وَّبَطِرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

Marfat.com

اس کی طرف اللہ عزوجل شانہٗ اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے
اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

[ابن ماجه]

مسجد محبوب جگہ ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل شانہٗ کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔

[مسلم]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص اللہ عزوجل شانہٗ کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں تو روزی دے اور کفایت کرے۔ مرجائیں تو جنت میں داخل کرے جو شخص گھر میں داخل ہو اور گھر والوں کو سلام کرے وہ اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ ضمان میں ہے۔

[ابوداؤد]

خاص سایۂ کرم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل شانہٗ سایۂ کرم کرے گا اس دن کہ اس سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ [۱] امام عادل [۲] وہ جوان جس کی پرورش اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت میں ہوئی [۳] وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہو [۴] وہ دو شخص کہ آپس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے دوستی رکھتے ہوں اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر متفرق ہوئے [۵] وہ شخص جسے کسی خوبصورت عورت نے بلایا اس نے کہہ دیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتا ہوں [۶] وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی کہ داہنے ہاتھ نے کیا

---

۱ یعنی کسی خوبصورت عورت نے نفسانی خواہشات کی تکمیل کی دعوت دی اس جوان نے اس پر قادر ہونے کے باوجود صرف خوفِ خدا سے انکار کیا اس کے لئے یہ مرتبہ ہے۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

کیا[۷] وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔

[بخاری ومسلم]

ایمان کی گواہی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔

[ترمذی]

برے اعمال

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مالکِ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر میری امت کے اعمال اچھے، برے سب پیش کئے گئے۔ نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ اسے زائل [صاف] نہ کیا گیا ہو۔

[مسلم]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ اس کو صاف کر دینا ہے۔

مسجد سے تنکا دور کرنے کا ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کئے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن مجید کی کوئی آیت یا سورت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔

[ترمذی]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں خرید وفروخت، جھگڑے اور بلند آواز کرنے اور

Marfat.com

حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔

[طبرانی]

جنت میں گھر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہادی اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔

[ابن ماجه]

تیری تجارت میں نفع نہ دے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر رسول حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتا دیکھو تو کہو خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔

[ترمذی، دارمی]

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو ان سے کچھ کام نہیں۔

[بیہقی]

تھوک آنکھوں کے درمیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ باعثِ تخلیق کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قبلہ کی جانب تھوکے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا اسے صاف کیا گیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے اس کے سامنے کھڑا ہوکر کوئی شخص اس کے منہ کی طرف تھوک دے۔

[ابوداؤد، ابن خزیمه]

Marfat.com

تمہیں سزا دیتا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں مسجد میں سویا تھا ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی۔ دیکھا تو امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے فرمایا جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ میں نے ان دونوں کو حاضر لایا۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو انہوں نے عرض کیا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم اہلِ مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا [اس لئے کہ مدینہ کے لوگ آداب مسجد سے واقف تھے] کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔

[بخاری]

مسجدیں میرا گھر

تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد الہامی کتابوں میں موجود ہے کہ مسجدیں میرا گھر ہیں اور ان کی تعمیر و آبادی میں حصہ لینے والے میرے زائر ہیں تو خوش خبری ہے میرے اس بندے کے لئے جو اپنے گھر میں طہارت حاصل کر کے میرے گھر میں میری زیارت کو آتا ہے لہٰذا مجھ پر حق ہے کہ میں آنے والے زائر کو عزت و وقار عطا کروں۔

[مکاشفة القلوب]

نیکیوں کی بربادی

جناب سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص مسجد میں بیٹھتا ہے گویا وہ اللہ عزوجل شانہٗ کی مجلس میں بیٹھتا ہے لہٰذا اسے بھلائی کے سوا کوئی بات نہیں کرنا چاہئے۔ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہیں جیسے جانور چارے کو کھاتے ہیں۔

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

جنت واجب

امام نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے سلف صالحین نے فرمایا کہ رات کی تاریکی میں مسجد میں آنے والے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ جو شخص مسجد میں چراغ جلاتا ہے جب تک اس چراغ کی روشنی سے مسجد روشن رہتی ہے حاملینِ عرش اور تمام فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ اور آسمان کی جگہ جہاں سے اس کے عمل چڑھا کرتے ہیں اس پر روتے ہیں۔

[مکاشفة القلوب]

جسم کے ہر بال کے بدلے سو نیکیاں

جو شخص مسجد میں جاتا ہے اور کہتا ہے "اعوذباللہِ من الشیطن الرجیم"۔ تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے یہ کلمہ پڑھ کر میری کمر توڑ ڈالی۔ پس اس کے اعمال نامے میں ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جب مسجد سے باہر نکلتے وقت یہ کلمہ پڑھے تو اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے اللہ عزوجل شانہٗ سو نیکیاں عنایت فرماتا ہے اور بہشت میں سو درجے بلند ہوتے ہیں۔

[هشت بهشت]

تمام گناہ معاف

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ امام زید وبسی زندہ راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب مومن مسجد میں آتا ہے اور دایاں پاؤں مسجد میں رکھتا ہے تو شروع سے آخر تک اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں جب باہر آتا ہے اور بایاں پاؤں رکھتا ہے تو شروع سے آخر تک اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں جب باہر آتا ہے اور بایاں پاؤں رکھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے خداوند قدوس! اسے نگاہ میں رکھ اور اس کی حاجت پوری کر اور اس کا مقام ہمیشہ کے لئے جنت میں بنا۔

[هشت بهشت]

Marfat.com

خدا تجھے واپس نہ دے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈتے سنے تو کہہ دے خدا تجھے واپس نہ دے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنی ہیں۔

[مرات المناجیح]

پیارے دینی بھائیو! مسجدیں دنیاوی باتیں کرنے شور مچانے کے لئے نہیں بنی ہیں یہ تو نماز اور اللہ کے ذکر کے لئے بنی ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس شور مچانے والے کو سنا کر کہے کہ تم کو چیز واپس نہ ملے تا کہ وہ اس سے باز آئے اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بھیک مانگنا و دیگر دنیاوی باتیں کرنا منع ہے بلکہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ مسجد کے بھکاری کو خیرات نہ دو کہ یہ گناہ پر مدد ہے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

جنت کے باغات

مسجد دراصل شعائر اسلام میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے۔ جب تم کوئی مسجد دیکھو یا مؤذن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو اور مسجد نماز کی جگہ ہے عابدوں کے اعتکاف کا مقام ہے رحمتِ الٰہی کی جگہ ہے ایک طرح سے کعبہ سے مشابہ ہے۔ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کے لئے نکلے اس کا ثواب احرام باندھے ہوئے حاجی کی طرح ہے اور جو نمازِ چاشت کے لئے نکلے اور اگر صرف یہی مقصد ہے تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والوں کی طرح ہے۔ ہادی اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو ان میں چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا جنت کے باغات کون سے ہیں؟ سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجدیں''۔

[حجۃ اللہ البالغہ، جلد اول]

مسجد میں نعت شریف

جن اشعار میں اللہ کا ذکر اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح ہو ان کا مسجد میں

Marfat.com

پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ سرورِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی تھی اے اللہ! اس کی روح القدس کے ساتھ تائید کر نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں کسی حائضہ عورت اور جنبی کے لئے مسجد کو حلال نہیں سمجھتا۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس میں مسجدوں کی تعظیم کا لحاظ رکھنا ہی سبب ہے اس لئے کہ سب سے بڑی تعظیم یہ ہے کہ طہارت کے بغیر انسان مسجدوں کے قریب نہ جائے اور بے وضو کو مسجد میں داخل ہونے سے منع کرنے میں کافی حرج تھا البتہ جنبی اور حائضہ عورت کو منع کرنے میں حرج نہ تھا۔ دونوں نماز سے دور ہیں اور مسجد تو نماز ہی کے لئے بنائی گئی ہیں۔

[حجة الله البالغه، جلد اول]

پیارے دینی بھائیو! مسجد میں حمد اور نعت و منقبت پڑھنا منع نہیں بلکہ باعث ثواب ہے اور یہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے انہوں نے مسجد نبوی میں آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی نعت شریف پڑھی تو رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے مبارکہ سے نوازا۔

ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اس لئے کہ ملائکہ کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسان تکلیف محسوس کرتا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کے مصنف فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پیاز یا لہسن ہے اور ہر بدبودار چیز اس میں داخل ہے اور ایذا پانے سے مراد یہ ہے کہ فرشتے ناپسند کرتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں اس لئے کہ فرشتے خوشبودار چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور اس کے خلاف چیزوں سے کراہت کرتے ہیں۔

[حجة الله البالغه]

مسجدوں میں بیٹھنا

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خصی ہو جانے کی اجازت دیجئے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو خصی ہو یا خصی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ میری امت کا خصی ہونا روزہ رکھنا ہے [یعنی روزہ سے شہوت ٹوٹتی ہے] عرض کیا گیا ہمیں خانہ بدوش ہونے کی اجازت دیجئے۔ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی خانہ بدوشی اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ عرض کیا ہمیں ترکِ دنیا کی اجازت دیجئے۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ترک دنیا نماز کے انتظار میں بیٹھنا ہے۔

[مرأت المناجیح]

ترکِ دنیا سے مطلب یہ ہے کہ پہاڑ کی چوٹیوں یا گوشوں میں بیٹھ کر عبادت کرنا۔ اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا ترک دنیا ہے کیونکہ اس وقت انسان بال بچوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ گزشتہ مذہبوں میں ترک دنیا بڑی عبادت تھی۔ ہمارے اسلام میں حرام ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ ایک ہاتھ میں دین رہے اور دوسرے ہاتھ میں دنیا اللہ کی دی ہوئی طاقتوں کو بیکار کرنا کمال نہیں بلکہ انہیں صحیح مصرف میں خرچ کرنا کمال ہے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

جو نیت کرو گے وہی پاؤ گے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسجد میں جس چیز کے لئے آئے گا وہ اس کا حصہ ہوگا۔

[ابوداؤد]

یعنی مسجد میں جس نیت سے جاؤ گے وہی پاؤ گے جوتے چرانے جاؤ گے جوتے ہی کھاؤ گے۔ اگر وہاں بھیک مانگنے گئے تو ہمیشہ بھیک ہی مانگو گے اور اگر نماز اور ذکر الٰہی کے لئے گئے تو ثواب پاؤ گے۔ حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس لئے جائے کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مل جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مل جائیں گے بلکہ دوسری مسجدوں میں بھی صرف اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کی نیت کرو تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور راضی ہو جائیں گے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

Marfat.com

سات جگہ نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات جگہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ [۱] کوڑے کی جگہ [۲] ذبیحہ خانہ [۳] قبرستان [۴] عام سڑک پر [۵] حمام میں [۶] اونٹوں کے باندھنے کی جگہ [۷] کعبہ شریف کی چھت پر۔

[ترمذی، ابن ماجه]

انتباہ: اسلام میں ہر جگہ نماز جائز ہے۔ قبرستان میں نماز اس وقت منع ہے جب کہ قبر نمازی کے سامنے ہو لہٰذا قبرستان کی مسجدوں میں نماز جائز ہے۔ حمام میں نہانے کی جگہ جہاں میل کچیل گندگیاں رہتی ہیں نماز منع ہے اگر حمام میں کسی پاک گوشہ میں نماز پڑھی جائے تو حرج نہیں جہاں عام لوگوں کی گزرگاہ ہو وہاں نماز نہ پڑھے اس سے نمازی کو یکسوئی نہ ہوگی اور گزرنے والوں کا راستہ بند ہو جائے گا۔ مسجد میں دروازہ کے سامنے نماز نہ پڑھے کہ اس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوگی بلکہ ستون کی آڑ لے کر یا کسی گوشہ میں نماز پڑھے اونٹ باندھنے کی جگہ نماز نہ پڑھے کہ وہاں جگہ نجس ہوتی ہے اور خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز نہ پڑھے کہ وہاں بلا ضرورت چڑھنا منع ہے اس میں کعبۃ اللہ شریف کی توہین ہے اس حالت میں استقبال قبلہ میں بھی شک ہے۔

[حجة الله البالغه، مشكوٰة المصابيح]

مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور قبیلے [محلے] کی مسجد میں پچیس نمازیں اور جامع مسجد میں ایک نماز پانچ سو نمازیں اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں اور میری مسجد [مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم] میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں اور مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازیں ہیں۔

[ابن ماجه]

یاد رکھئے یہ ثوابوں کا فرق ہے رہی مقبولیت اور قربِ الٰہی اس کا یہ حال ہے کہ مسجد نبوی

Marfat.com

[علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام] کی ایک نماز بیت اللہ شریف کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اسی لئے مہاجرین اور انصار مسجد نبوی [علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام] کی نماز کو دل و جان سے پسند کرتے تھے۔[1]

[مشکوٰۃ المصابیح]

مہاجر چھوڑ کر کعبہ بسے آکر مدینہ میں
مدینہ ایسی بستی ہے مدینہ ایسی بستی ہے

امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ شعر:

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

دنیا کی سب سے پہلی مسجد

سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین میں پہلی کون سی مسجد بنائی گئی۔ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد حرام۔ میں نے پھر عرض کیا اس کے بعد کونسی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے کہا ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس[40] سال۔ اب ساری زمین تمہارے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے۔

[بخاری و مسلم]

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ عزوجل شانہٗ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے عرض کرنے پر آتے ہی مسجد حرام بنائی۔ خیال رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد نہ رکھی بلکہ پہلی بنیادوں پر عمارتیں بنائیں۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

مسجد میں داخل ہونے کی دعاء

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

---

[1] مسجد نبوی میں صف کے بائیں طرف والے دائیں صف والے سے افضل ہیں کیونکہ روضہ پاک سے قریب ہے۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ"۔

ترجمہ: اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

مسجد کے متعلق چند ضروری مسائل

مسجد کی چھت پر وطی، بول و براز حرام ہے اسی طرح جب حیض ونفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے مسجد کی چھت پر بلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔

[درمختار]

☆ جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔

[ردالمحتار]

☆ ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔

[درمختار]

☆ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو خیال رکھنا چاہئے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کرلیں۔

[ردالمحتار]

☆ مسجد کی دیوار میں نقش ونگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ مسجد کی تعظیم کی نیت سے ہو مگر قبلہ کی دیوار میں نقش ونگار مکروہ ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مالِ حلال سے نقش ونگار کرے اور مالِ وقف سے نقش ونگار حرام ہے۔ اگر متولی [ٹرسٹی] نے نقش ونگار کرایا تو تاوان دے اگر وقف کرنے والے نے متولی کو اختیار دیا تو مالِ وقف سے بھی یہ خرچ دیا جائے گا۔

[درمختار]

☆ مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندریشہ ہے وہاں سے گرے اور

Marfat.com

پاؤں کے نیچے پڑے اسی طرح مکان کی دیواروں پر اسی طرح بچھونے اور مُصَلّٰی پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں۔

[عالمگیری]

☆ مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو۔

[درمختار]

☆ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور سائل کو دینا بھی منع ہے۔

☆ مسجد میں کچا لہسن پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہے۔ جس چیز میں بدبو ہو جیسے مولی کچا گوشت، مٹی کا تیل، دیا سلائی کہ رگڑنے سے بو آتی ہے۔ ریاح خارج کرنا یا جسم میں بدبودار زخم ہو جب تک ختم نہ ہو جائے مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔

[در مختار]

☆ مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں اور نہ آواز بلند کرنا جائز ہے۔

[درمختار]

☆ چمگادڑ اور کبوتر کے گھونسلے مسجد سے نوچنے میں حرج نہیں۔

[درمختار]

☆ اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے مگر ظہر اور عشاء میں اقامت ہوگئی تو نہ جائے نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے تو باہر نکلنا واجب ہے۔

[بہار شریعت]

مسجد میں چراغ جلانے کی فضیلت

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص ایک رات مسجد میں چراغ بھیجتا ہے [یعنی مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے] اس کے ایک سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ایک سال کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور بہشت میں اس کے لئے ایک شہر بنایا جاتا ہے اور جو شخص ایک مہینے تک لگاتار مسجد میں چراغ بھیجے تو خداوند قدوس کی طرف سے اس کے لئے بہشت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو اور دنیا سے انتقال کرنے سے پہلے ہی وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا

Marfat.com

ہے اور جنت میں سید المرسلین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رفیق ہوگا۔ حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو شخص مسجد میں چراغ بھیجتا ہے اور جس وقت اس کی روشنی مسجد میں ہوتی ہے تو سب فرشتے اس کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔

[هشت بهشت، انيس الارواح]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

□□

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

جمعہ کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

[ترجمہ: کنزالایمان پ۲۸ ع ۱۲]

روز جمعہ کا نام عربی میں عروبہ تھا۔ جمعہ اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ [نام رکھنے کی وجہ] میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوئ ہیں۔ پہلا جمعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ پڑھا۔

اصحاب سیر کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارہویں ربیع الاوّل روز دوشنبہ کو چاشت کے وقت مقام قباء میں اقامت فرمائی۔ دوشنبہ، سہ شنبہ، چہارشنبہ، پنج شنبہ یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا۔ بنی سالم بن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ پہ لوگوں نے مسجد بنائی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا۔

[تفسیر خزائن العرفان]

شانِ نزول

آیتِ کریمہ مذکورہ کی شانِ نزول یہ ہے کہ یہودیوں نے مسلمانوں پر تین باتوں سے

Marfat.com

تفاخر [فخر] کیا۔[۱] اولاً وہ یہ کہتے تھے کہ ہم اللہ کے دوست اور اس کے محبوب ہیں تم نہیں ہو۔[۲] ثانیاً ہماری تو کتاب ہے تمہاری کوئی کتاب نہیں [۳] ثالثاً ہمارے لئے یوم السبت [ہفتہ کا دن] خاص ہے اور تمہارے لئے کوئی دن خاص نہیں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہودیوں کے دعووں کو رَد فرمادیا۔

[غنیته الطالبین]

جمعہ کے لئے اوّل آنے والے کو ایک اونٹ کا ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روز جمعہ سے زیادہ بندگی اور عبادت والے دن میں نہ سورج طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا [یعنی روز جمعہ عبادت و بندگی کے لئے ہر دن سے افضل و برتر ہے] زمین پر چلنے والا ہر جانور روز جمعہ سے ڈرتا ہے [کیونکہ قیامت جمعہ کے دن ہوگی] جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے آنے والے لوگوں کے نام ترتیب وار درج کرتے ہیں۔ پہلا شخص آنے والا ایسا ہوتا ہے جیسے ایک اونٹ قربانی کرنے والا اس کے بعد دوسرا شخص ایسا ہوتا ہے جیسے گائے قربانی کرنے والا اور تیسرا شخص ایسا ہوتا ہے جس نے بکری کی قربانی کی ہو پھر اس کے بعد آنے والا شخص ایسا ہوتا ہے جیسے مرغی اللہ کی راہ میں دی ہو اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جس نے انڈا راہِ خدا میں دیا ہو جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو وہ کاغذ لپیٹ کر رکھ دیا جاتا ہے۔

[غنیته الطالبین]

جمعہ کے دن قیامت قائم ہوگی

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر دن جس میں آفتاب طلوع اور غروب ہوگا جمعہ کا دن ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے زمین پر اتارے گئے اسی دن قیامت قائم ہوگی جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس گھڑی میں بندہ اللہ عزوجل شانہٗ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ضرور عطا کرے گا۔

Marfat.com

تاجدار عرب وعجم سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر مقرب فرشتہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے آسمان اور زمین بھی جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔

[غنیته الطالبین]

شیاطین جھنڈے لے کر نکلتے ہیں

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین جھنڈے لے کر نکلتے ہیں اور لوگوں کو بازاروں کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر اتر کر آنے والوں کے نام ترتیب وار لکھتے ہیں۔ اول اس کے بعد دوم، دوم کے بعد سوم اور اسی طرح بالترتیب یہاں تک کہ امام برآمد ہوتا ہے جو شخص امام سے قریب ہو کر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنتا ہے اور اس درمیان کوئی لغو [فضول] بات نہیں کرتا اس کا اجر ایک حصہ ہوتا ہے اور جو امام کے قریب رہ کر لغو بات کرتا ہے اور خاموش رہ کر خطبہ نہیں سنتا اس پر دوہرا گناہ ہوتا ہے اور جو امام سے دور رہ کر لغو بات کرتا ہے اور خاموشی سے خطبہ نہیں سنتا اس پر بڑا گناہ ہوتا ہے یہاں تک خاموش رہنے کی تاکید ہے اگر ایک شخص نے خطبہ کے دوران دوسرے شخص سے کہا خاموش! تو اس نے بھی لغو بات کی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا میں نے تمہارے پیغمبر رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

[غنیته الطالبین]

شفا کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خود سنا رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ امام کے خطبہ کے دوران اگر تو نے اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہ! تو تو نے بھی لغو [فضول] بات کی۔

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے دادا نے بیان کیا آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز مسجدوں کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ امام برآمد ہو جاتا ہے اس وقت وہ کاغذ لپیٹ لیتے ہیں اور قلم اٹھا لئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ فلاں شخص کس وجہ سے نہیں آیا اور فلاں شخص کیوں نہیں آیا۔ الٰہی اگر وہ بیمار ہے تو اس کو شفا دے اور اگر وہ راستہ بھول گیا ہو تو اسے راستہ بتا دے اگر وہ مسافر ہے تو اس کی مدد فرما۔

[غنیته الطالبین]

سونے کے قلم سے نام لکھا جاتا ہے

جعفر بن ثابت رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ فرشتے چاندی کی تختیاں اور سونے کے قلم لے کر ان لوگوں کے نام لکھتے ہیں جو جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ عزوجل شانہٗ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے البتہ بیمار، مسافر، عورت، بچہ اور غلام اس حکم میں داخل نہیں۔

[غنیته الطالبین]

دو جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے حسبِ طاقت پاکیزگی اختیار کرتا ہے اپنے [گھر کے] تیل سے تیل لگاتا ہے یا گھر کی خوشبو سے خوشبو لگاتا ہے پھر چل پڑتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہیں بیٹھتا پھر جو اس کے مقدر میں ہے اور امام کے خطبہ کے وقت خاموش بیٹھتا ہے تو اس وقت سے دوسرے جمعہ تک کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

[ریاض الصالحین]

افضل دن

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے دنوں میں افضل دن جمعتہ المبارک ہے۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

Marfat.com

جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہوتا ہے

عبادت کی ادائیگی کا بہترین وقت وہ ہوتا ہے جس میں اللہ عزوجل شانہٗ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے اور جس میں بندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہوں کیونکہ اس وقت کی عبادت بہت جلد قبول ہوتی ہے اور دل کی گہرائیوں میں اثر کرتی ہے اور بہت سی عبادت کے برابر نفع حاصل ہوتا ہے پورے ہفتے میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہوجاتا ہے اور جنت کے ٹیلوں پر اس گھڑی بندوں کے اوپر جلوہ فرماتا ہے اور اس وقت قریب ترین گمان جمعہ کے دن میں ہے اس لئے اس دن بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے۔

[حجته الله البالغه]

تمام دنوں میں جمعہ کا دن روشن ہوگا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ روز قیامت تمام دنوں کو ان کی حالت پر مبعوث فرمائے گا لیکن جمعہ کے دن کو روشن اور نمایاں اٹھائے گا۔ اہل جمعہ [جمعہ کے نمازی] اس کے اردگرد شان وشوکت کے ساتھ اس طرح جارہے ہوں گے جیسے دلہن کو جھرمٹ میں شوہر کے پاس لے جاتے ہیں۔ جمعہ ایسا روشن ہوگا کہ اس کی روشنی میں لوگ چلیں گے۔ اردوگرد چلنے والوں کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے اور ان سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی۔ وہ کافور کے پہاڑوں کے اندر اندر چلیں گے۔ دوسرے لوگ تعجب سے ان کی طرف دیکھتے ہوں گے یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

[غنیته الطالبین]

جمعہ کے دن ہر ساعت چھ لاکھ دوزخی آزاد ہوتے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالک انس وجاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ ہر جمعہ کو چھ لاکھ دوزخیوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ جمعہ کے دن رات چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور ہر گھنٹہ میں چھ لاکھ دوزخی دوزخ

Marfat.com

سے آزاد ہوتے ہیں اسی حدیث شریف کے دوسرے الفاظ اس طرح ہیں۔ دنیا کے ہر گھنٹہ میں چھ لاکھ افراد دوزخ کے مستحق ہوتے ہیں۔ دوزخ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آزاد کئے جاتے ہیں لیکن جمعہ کے دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی ساعت بھی ایسی نہیں ہوتی کہ چھ لاکھ دوزخی اللہ عزوجل شانہٗ کی طرف سے دوزخ سے آزاد نہ کئے جاتے ہوں۔

[غنیته الطالبین]

ایک مقبول حج کا ثواب

حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محسن انسانیت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے اللہ عزوجل شانہٗ اس کے لئے ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اسی جگہ [مسجد میں] رہ کر وہ عصر کی نماز پڑھتا ہے تو اس کے لئے عمرہ کا بھی ثواب مخصوص ہو جاتا ہے اور اگر اسی جگہ رہ کر وہ مغرب کی نماز ادا کرے تو کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگے اور اس کو نہ ملے۔

[غنیته الطالبین]

جنت واجب ہوگئی

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے جمعہ کے دن امام کے ساتھ نماز پڑھی اور کسی جنازہ میں حاضری دی اور کچھ صدقہ دیا، کسی بیمار کی عیادت کی اور کسی نکاح میں حاضر ہوا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

[غنیته الطالبین]

آج کا دن کتنا اچھا ہے

جمعہ کے روز پرندے اور کیڑے مکوڑے آپس میں ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے لئے سلامتی ہو آج کا دن کتنا اچھا ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر روز زوالِ شمس سے پہلے جب آفتاب نصف النہار پر ہوتا ہے تو دوزخ کی آگ تیز کی جاتی ہے جمعہ کا دن سراسر نماز ہی ہے اس دن جہنم کی آگ

Marfat.com

تیز نہیں ہوتی۔

[غنیته الطالبین]

ہر قدم پر ایک سال کے روزے کا ثواب

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے نامدار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کو غسل کرتا ہے اللہ عزوجل شانہٗ اس کو گناہوں سے پاک وصاف کر دیتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے کہ [آئندہ کے لئے] از سرِ نو عمل شروع کر [کیونکہ پچھلے گناہ تو معاف ہو گئے] ایک روایت میں آیا ہے کہ جس نے دوسرے کو نہلایا[1] اور خود بھی نہایا اور اول وقت ہی مسجد میں آ گیا امام کے قریب بیٹھا اور کوئی لغو [فضول] حرکت نہیں کی تو اس کے لئے ہر قدم پر ایک سال کے دن کے روزے اور ان کی نمازیں لکھی جاتی ہیں۔ ہر جمعہ کو بیوی سے قربت کرنا علماء کے نزدیک مستحب ہے۔ سلف صالحین میں بعض حضرات اس حدیث کی اتباع میں ایسا ہی عمل کیا کرتے تھے۔

[غنیته الطالبین]

جمعہ کے دن غسل کی تاکید

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] ہر جمعہ کے دن غسل کیا کرو چاہے تم کو پانی اس دن اپنی خوراک ہی کے بدلے کیوں نہ خریدنا پڑے۔ اکثر فقہا نے غسل جمعہ کو مستحب قرار دیا ہے۔ جمعہ کی نماز پڑھنے والوں کے لئے غسل جمعہ ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔

[غنیته الطالبین]

جمعہ کا احترام

جمعہ کے روز بال صاف کرے، ناخن ترشوائے، بدن سے بدبو دور کرے یعنی خوب اچھی طرح غسل کر کے پاکیزگی حاصل کرے جو بہترین لباس میسر ہو وہ پہنے، سفید کپڑا پہننا اولیٰ ہے۔ عمامہ باندھے، حدیث شریف میں آیا ہے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والے کے لئے فرشتے نزولِ رحمت کی دعاء کرتے ہیں۔ لباس بدلنے کے بعد اچھی خوشبو استعمال

---

[1] یہاں نہلایا جماع سے کنایہ ہے یعنی اپنی بیوی سے قربت کی تو یہ قربت بیوی اور شوہر دونوں کے غسل کرنے کا باعث ہوا۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

کرے اس کے بعد سکون وتحمل خضوع وخشوع کے ساتھ بارگاہِ الٰہی کا محتاج بن کر دعا واستغفار اور کثرتِ درود شریف کا ورد کرتا ہوا گھر سے نکلنے اور مسجد کے جانے کو خانہ خدا میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سمجھے اور فرض الٰہی کے ادا کرنے کو قربِ الٰہی کا ذریعہ جانے اور گھر واپس آنے تک مسجد میں اعتکاف کی نیت کرے۔ راستہ میں اور جامع مسجد میں کھیل کود اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔ جمعہ کے دن راحت وآرام اور دنیا کی لذتوں سے دور رہے۔ وظائف وعبادات میں مشغول رہے۔ جمعہ کے دن کے آغاز سے نماز جمعہ ادا کرنے تک سارا وقت اللہ جل شانہٗ کے ذکر و وظائف میں مشغول رہے۔ دوپہر سے نماز عصر تک دینی مسائل کے سننے اور وعظ ونصیحت کی مجلسوں میں شرکت کے لئے مخصوص کردے۔ عصر کی نماز سے مغرب تک تسبیح واستغفار میں مصروف رہے۔

[غنیته الطالبین]

جمعہ کا افضل ترین ذکر

روز جمعہ کے تمام اوقات میں افضل ترین ذکر یہ ہے۔

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اس کے بعد دوسو بار۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ۔ سو بار۔ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِيْنَ ۝ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ اس کے بعد سو مرتبہ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ۔ پھر سو مرتبہ۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ،

روایت میں ہے کہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روزانہ بارہ ہزار مرتبہ تسبیح پڑھا کرتے تھے ان میں سے ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح سے واقف تھا۔ یعنی پابند تھا تم اس بات سے ڈرو کہ کہیں تم محروم رہنے والوں میں شامل نہ ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ عزوجل شانہٗ کو یاد نہ کرو گے تو اللہ کی بارگاہ میں تمہارا ذکر بھی نہ ہوگا پہلے مومن خدا کو یاد کرتا ہے پھر اس کا ذکر اور

Marfat.com

اس کی یاد بارگاہِ الٰہی میں ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے۔
"فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ"۔

[غنیته الطالبین]

دوزخ کا پل

ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کو حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ رہا ہے۔ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے شخص! تجھے ہمارے ساتھ جمعہ پڑھنے سے کس نے روک دیا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو یہ دیکھا کہ تو آخر میں آیا اور لوگوں کو دکھ دیا [یعنی لوگوں کی گردنیں پھلانک کر آگے بڑھا۔ ایک اور حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ شفیع المذنبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تجھے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے نہیں دیکھا؟ یعنی تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ رہا تھا] یاد رکھو جس نے ایسا عمل کیا اس کی پیٹھ قیامت کے دن دوزخ کا پل بنائی جائے گی۔ لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے اور اس کو پامال کریں گے۔

[غنیته الطالبین]

ہمارے لئے ہمارا رب کافی ہے

شیخ ابونصر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد سے بالا سناد حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام سفید پَر ہاتھ میں لئے ہوئے تشریف لائے اس پر میں ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ ہاتھ میں کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ جمعہ کا دن ہے جس میں آپ سب کے لئے بہت بھلائی ہے۔ میں نے پوچھا یہ سیاہ نقطہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ جمعہ سید الایام ہے۔ ہم عالم ملکوت میں اس کو یوم المزید کہتے ہیں میں نے کہا یوم المزید کہنے کی وجہ کیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ

Marfat.com

السلام نے کہا جنت میں اللہ عزوجل شانہٗ نے ایک وادی بنائی ہے جس کی خوشبو سفید مشک سے زیادہ ہے۔ جب قیامت[1] کا جمعہ آئے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس وادی میں جلوہ افروز ہوگا۔ اس کی کرسی کے اردگرد نور کے منبر ہوں گے۔ جن پر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف فرما ہوں گے ان منبروں کے پاس سونے کی کرسیاں ہوں گی ان کرسیوں پر شہداء وصدیقین بیٹھیں گے۔ پھر اہلِ غرفہ آئیں گے اور وہ وادی بھر جائے گی۔ پھر اللہ عزوجل شانہٗ فرمائے گا میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔ یعنی تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اپنی عزت کے مقام پر تم کو جگہ دی پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تم مجھ سے اپنی مراد طلب کرو۔ اس وقت سبھی عرض کریں گے الٰہی ہم سب تیری خوشنودی چاہتے ہیں۔ اس وقت ارشاد ہوگا کہ میری خوشنودی ہی نے تم کو اس گھر میں اتارا ہے۔ میری عطا کی ہوئی عزت تم کو حاصل ہوئی پھر فرمائے گا مجھ سے مانگو سب لوگ وہی جواب دیں گے۔ پھر ارشاد ہوگا مجھ سے مانگو آخر کار بندے اپنی اپنی مرادیں مانگیں گے۔ یہاں تک کہ ہر بندے کی آرزوئیں اور مرادیں ختم ہو جائیں گی۔ اس وقت ہر ایک کہے گا ''ہمارے لئے ہمارا رب کافی ہے'' اس وقت نماز جمعہ سے واپسی کی مقدار کے مطابق [یعنی جتنا وقت بندہ کو نماز جمعہ سے واپسی تک لگا تھا] وہ چیزیں اس کی نظروں کی سامنے لائی جائیں گی جو اب تک نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا ہوگا نہ کسی دل میں اس کا تصور آیا ہوگا۔ یہ سب غرفہ والے اپنے غرفوں کی جانب واپس ہو جائیں گے۔ ہر غرفہ سفید موتی۔ سرخ یاقوت، اور سبز زمرد ہوگا نہ اس میں کوئی نقص ہوگا اور نہ کسی قسم کی ٹوٹ پھوٹ ہوگی ان غرفوں کے اندر نہریں بہتی ہوں گی۔ درخت اور سبزے کی بہتات ہوگی۔ درخت پھلوں سے لدے ہوں گے۔ ان کی بیویوں کے رہنے کے لئے مخصوص جگہیں ہوں گی۔ خدمت گار خدمت کے لئے ہوں گے اس وقت وہ [یعنی انعاماتِ الٰہی کو دیکھ کر] کسی چیز کے اتنے ضرورت مند نہیں ہوں گے جتنے جمعہ کے دن کے لئے اس لئے کہ اللہ کے فضل وکرم میں اس سے اضافہ ہوگا۔

[غنیته الطالبین]

---

[1] یعنی وہ جمعہ جس روز قیامت قائم ہوگی۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحبِ لولاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو حضرت جبرئیل امین مسجد حرام میں اپنا جھنڈا گاڑتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے فرشتے بھی ان مسجدوں کے دروازوں پر جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے اپنا جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ پھر چاندی کے کاغذ پر سونے کے قلم سے جمعہ کی نماز کے لئے آنے والوں کے نام ترتیب سے لکھتے ہیں جب ترتیب وار آنے والوں کی تعداد ستر ہو جاتی ہے تو یہ کاغذ لپیٹ لئے جاتے ہیں۔ جمعہ میں بالترتیب آنے والے یہ ستر آدمی ان ستر آدمیوں کی طرح ہوتے ہیں جن کا انتخاب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کیا تھا اور یہ سب کے سب نبی تھے۔ اس کے بعد فرشتے صفوں میں آکر نمازیوں کو دیکھتے ہیں جب کسی نمازی کو نہیں پاتے ہیں تو آپس میں پوچھتے ہیں کہ فلاں نمازی کہاں ہے اگر وہ فوت ہو گیا ہے تو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ جمعہ کا پابند تھا پھر کہتے ہیں کہ فلاں شخص کیوں نہیں آیا تو کہتے ہیں کہ فلاں شخص سفر میں ہے۔ سوال کرنے والے فرشتے کہتے ہیں اللہ عزوجل شانہٗ اس کو اپنی امان میں رکھے۔ وہ جمعہ کا پابند تھا۔ پھر دریافت کرنے والے فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا کیا ہوا تو جواب دیتے ہیں کہ فلاں شخص بیمار ہے تو پوچھنے والے فرشتے اس کے لئے صحت کی دعا کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کا پابند تھا۔

[غنیته الطالبین]

وہ گھڑی جس میں دعاء ضرور مقبول ہوتی ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحب قاب وقوسین حضرت رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مومن اللہ تبارک وتعالیٰ سے خیر کی دعا کرے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ پھر آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے۔

بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ کے پاس بندوں کے اس مقررہ رزق

Marfat.com

کے علاوہ ایک رزق کا فضل اور بھی ہے جس سے سوائے اس شخص کے جو جمعرات کی شام یا جمعہ کے دن سوال کرے کسی اور کو کچھ نہیں دیا جاتا ہے۔

کثیر بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے قول نقل کیا ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اس وقت بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو مانگتا ہے اللہ عزوجل شانہٗ اس کا سوال ضرور پورا کر دیتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کون سی گھڑی ہے؟ شہنشاہِ دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اقامت صلوٰۃ سے ختم نماز تک، کثیر بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ جمعہ سے سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مراد جمعہ کی نماز ہے۔

[غنیته الطالبین]

یہ دعا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی

حضرت شیخ ابونصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد سے بالاسناد بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ یہ دعاء سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی [مقررہ] ساعت میں مشرق سے مغرب تک کسی چیز کے لئے بھی اگر دعا کی جائے تو ضرور قبول ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے۔

سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝

حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جمعہ کے روز امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت جو شخص "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ کہتا ہے تو اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود سنا ہے کہ رسولِ عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے کہ رمضان میں دوسرے دنوں پر جمعہ کو ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی باقی دنوں پر رمضان کو فضیلت حاصل ہے۔

[غنیته الطالبین]

Marfat.com

جمعہ کا اہتمام

صالحین میں سے ایک صاحب اپنے روحانی اقوال وافعال کو پورا ہفتہ صرف جمعہ کے لئے ترتیب دیتے تھے کہ جمعہ تمام صالحین کے لئے یوم المزید [اضافہ اور ترقی کا دن] ہے اور جمعہ کے روز جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ ایک معیار بن جاتا ہے جس سے بندۂ حق گزشتہ ہفتے کے کاموں کا اندازہ لگا لیتے ہیں اگر وہ ہفتہ سلامتی سے گزر جائے [یعنی ذکر وظائف میں کوئی کمی نہ ہو] تو پھر اس کے لئے جمعہ کا دن اور زیادہ انوار وبرکات کا دن بن جاتا ہے اگر اس کو کھو دیا تو طبیعت پر مایوسی اور ظلمت چھائی رہتی ہے۔

[عوارف المعارف]

جمعہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے افضل ہے

سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بڑا ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں [۱] اللہ عزوجل شانہٗ نے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا [۲] اسی دن زمین پر بھیجا [۳] اسی دن ان کو وفات دی [۴] اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے [۵] اور اسی دن قیامت ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب آسمان وزمین، ہوا اور پہاڑ اور دریا میں ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔

[ابن ماجه]

جمعہ کے دن موت آنے پر اَجر وثواب

آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو جمعہ کے دن مرے گا اس کے لئے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا۔

فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا اور

Marfat.com

اللہ عزوجل شانہٗ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لئے گواہی دیں گے یا مہر ہوگی۔

[ترغیب]

عذابِ قبر سے محفوظ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مدنی تاجدار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ عزوجل شانہٗ اسے فتنہ قبر سے بچالے گا۔

[ترمذی]

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحبِ معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

پیارے دینی بھائیو! ہمیں اللہ عزوجل شانہٗ سے دعاء کرنا چاہئے کہ اپنے پیارے حبیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے روز جمعہ موت عطا فرمائے۔ "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الْمَوْتَ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔

نماز جمعہ چھوڑنے پر وعید

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ جل شانہٗ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر غافلین میں ہو جائیں گے۔

[مسلم شریف]

سرکارِ مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کردے گا اور جو تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دے وہ منافق ہے اور ایک روایت میں ہے وہ اللہ سے بے علاقہ ہے [یعنی کوئی تعلق نہیں] سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ مٹائی جاسکے نہ بدلی جاسکے اور ایک روایت میں ہے کہ جو تین جمعہ پے در پے چھوڑ دے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

Marfat.com

گھروں کو جلادوں

حضرت سمرہ بن جذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بغیر عذر جمعہ چھوڑ دے ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار صدقہ دے اور یہ دینار صدقہ کرنا شاید اس لئے ہو کہ قبول توبہ کے لئے مددگار ہو ورنہ حقیقتاً توبہ کرنا فرض ہے۔

[ابوداؤد شریف]

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہادی اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلادوں۔

[مسلم شریف]

دوسو[۲۰۰] برس کے عمل کا ثواب

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا [نماز جمعہ کے لئے] شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اسے دوسو برس کے عمل کا ثواب ملتا ہے۔

[طبرانی]

ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کا غسل بالوں کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ لیتے ہیں، کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا؟ تو آپ نے فرمایا جمعہ تو ہوا لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔

اپنی جگہ بدل دے

حضرت سمرہ بن جذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خطبہ کے وقت حاضر رہو اور امام سے قریب رہو اس لئے کہ آدمی جس

Marfat.com

قدر دور رہے گا اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا گرچہ وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

[ابوداؤد]

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مختارِ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اونگھ آئے تو اس کو چاہئے کہ اپنی جگہ تبدیل کردے۔

[ترمذی شریف]

اَسّی [۸۰] برس کے گناہ معاف

حضرت عبدالعزیز حبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑا تھا۔ شفیع المذنبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ کو اسّی بار درود شریف مجھ پر پڑھے گا تو اللہ عزوجل شانہٗ اس کے اسی برس کے گناہ معاف فرمادے گا۔ یہ سن کر میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر درود شریف کیسے پڑھا جائے؟ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو! "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔" اور انگلیوں پر [تعداد] شمار کرو۔

آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ میری امت کا درود جمعہ کے دن میرے سامنے لایا جاتا ہے پس جو زیادہ درود پڑھنے والا ہے وہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔

[غنیتہ الطالبین]

درجۂ وسیلہ کیا ہے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف زیادہ پڑھا کرو کیونکہ اس روز اعمال [ثواب] دوگنا کردیا جاتا ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے "درجۂ وسیلہ" کی دعا مانگا کرو۔ کسی نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "درجۂ وسیلہ" کیا ہے؟ شفیع محشر حضور صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنت میں ایک ایسا اعلیٰ مقام ہے جو صرف ایک نبی کو عطا ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ میں ہی وہ نبی ہوں [یعنی جس کو وہ مقام عطا ہوگا وہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں]

[غنیته الطالبین]

دس ہزار دینار خیرات کرنے کا ثواب

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی رات میں جس نے سورہ یٰس، حٰم، اور ''الدخان'' پڑھی تو جب وہ صبح کو اٹھتا ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔ روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھی وہ اس شخص کے برابر ہو گیا جس نے دس ہزار دینار خیرات کئے۔

[غنیته الطالبین]

خطبہ کی آذان کہاں دی جائے

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف لائے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر آذانِ ثانی ہوتی اور ایسا ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی رائج تھا۔

[ابوداؤد، جلد اول]

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خطبہ کی آذان مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ مبارکہ میں خطبہ کی آذان مسجد کے باہر ہی ہوا کرتی تھی اسی لئے فقہائے کرام مسجد کے اندر آذان دینے کو منع فرماتے ہیں لہٰذا یہ جو رواج ہو گیا ہے کہ آذان ثانی مسجد کے اندر دی جاتی ہے غلط ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس غلط رواج کو چھوڑ دیں اور حدیث وفقہ پر عمل کریں۔

[انوار الحدیث]

جمعہ کی شرطیں

Marfat.com

نماز جمعہ کے لئے چھ شرطیں ہیں ان میں سے اگر ایک ختم ہو جائے تو نماز جمعہ نہیں ہوگی [۱] مصر یا فنائے مصر [۲] سلطان اسلام یا اس کا نائب۔ جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا [۳] وقتِ ظہر [۴] خطبہ [۵] جماعت [۶] اِذنِ عام [عام اجازت]

جمعہ واجب ہونے کی شرطیں

جمعہ واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی معدوم [نہ پایا جائے] ہو تو فرض نہیں۔ [۱] شہر میں مقیم ہونا [۲] صحت مند ہونا یعنی مریض نہ ہو [۳] آزاد ہونا [۴] مرد ہونا [۵] بالغ ہونا [۶] عاقل ہونا [۷] آنکھ والا ہونا [۸] چلنے پر قادر ہونا [۹] قید میں نہ ہونا [۱۰] بادشاہ، چور، یا کسی ظالم کا خوف نہ ہونا [۱۱] مینھ، آندھی، اولے کا نہ ہونا۔

جمعہ کے متعلق چند ضروری مسائل

☆ مصر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں۔

☆ حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھایا جائے گا جب کہ خلیفہ یا امیر حجاز وہاں موجود ہو۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا اور عرفات میں مطلقاً نہیں ہو سکتا نہ حج کے زمانہ میں نہ اور دنوں میں۔

[عالمگیری]

☆ شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ میں۔

[درمختار]

☆ بادشاہِ اسلام عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کر سکتا ہے اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ قائم ہوگا یہ خود نہیں قائم کر سکتی۔

[ردالمحتار]

Marfat.com

☆ کسی شہر میں بادشاہِ اسلام یا وہ حاکم جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنا دیں یونہیں۔ اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کر سکتے ہیں۔

[عالمگیری]

☆ جمعہ کا وقت ظہر کا وقت ہے اگر جمعہ کی نماز کے درمیان اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

[بہار شریعت]

☆ خطبہ اور نماز میں اگر زیادہ وقفہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔

[درمختار]

☆ خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں [۱] خطیب کا پاک ہونا [۲] کھڑا ہونا [۳] خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا [۴] خطیب کا منبر پر ہونا [۵] سامعین کی طرف منہ کرنا [۶] قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا [۷] حاضرین کا امام کی طرف متوجہ ہونا [۸] خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ سے پڑھنا [۹] اتنی آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں [۱۰] الحمد سے شروع کرنا۔ [۱۱] اللہ عزوجل شانہٗ کی ثنا کرنا [۱۲] اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی شہادت دینا [۱۳] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا [۱۴] کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا [۱۵] پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت کرنا [۱۶] دوسرے خطبہ میں حمد و ثنا شہادت و درود شریف کا اعادہ کرنا [۱۷] دوسرے خطبہ میں مسلمانوں کے لئے دعاء کرنا [۱۸] دونوں خطبے ہلکے ہونا [۱۹] دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھ کے بیٹھنا۔

☆ جماعت کے لئے امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ضروری ہیں۔

☆ اگر تین غلام یا مسافر بیمار یا گونگے ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو جمعہ نہیں ہوگا۔

[عالمگیری]

☆ جمعہ کے لئے اذنِ عام ہو یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا دل چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو اگر جامع مسجد میں سب لوگ جمع ہو گئے اور دروازہ بند

Marfat.com

کرکے جمعہ پڑھا تو نماز جمعہ نہیں ہوئی۔

[عالمگیری]

☆ اگر عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکا جائے تو اذنِ عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے میں خوف وفتنہ ہے۔

[ردالمحتار]

☆ جو شخص مریض کا تیماردار ہو جانتا ہے کہ جمعہ کے لئے جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔

[درمختار]

☆ مالک نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے کے لئے نہیں روک سکتا البتہ اگر مسجد دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری کم کرسکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا۔

[عالمگیری]

☆ اپاہج پر جمعہ فرض نہیں اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا۔

[ردالمحتار]

☆ جمعہ کی امامت ہر مرد کرسکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہوسکتا ہو اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر، غلام۔

[درمختار]

☆ جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ لینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لئے جانا فرض ہے۔

[درمختار]

☆ مریض یا مسافر یا کوئی اور شخص جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پہلے یا بعد میں اسی طرح جن کو جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان واقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں۔ جماعت ان کے لئے بھی ممنوع ہے۔

[درمختار]

☆ علماء فرماتے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔

[درمختار]

Marfat.com

☆ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان واقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔
[عالمگیری]

☆ جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز ذکر و وظائف اور ہر قسم کا کلام منع ہے البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے یونہی جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہو جلد جلد پوری کر لے۔
[در مختار]

☆ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام جوابِ سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہے۔ یہاں تک کہ امر بالمعروف بھی منع ہے ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے جب خطبہ پڑھے تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا فرض ہے اگر کسی کو بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں۔ زبان سے ناجائز ہے۔
[درمختار]

☆ خطیب نے مسلمانوں کے لئے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔
[ردالمحتار]

☆ خطیب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لیا تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں۔ زبان سے اس وقت پڑھنے کی اجازت نہیں۔
[درمختار]

☆ خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ آذان دی جائے۔ سامنے سے مراد یہ نہیں کہ مسجد کے اندر مسجد کے قریب ہو کر کیونکہ مسجد کے اندر آذان کہنے کو فقہاء کرام مکروہ فرماتے ہیں۔

☆ جمعہ کے خطبہ کے علاوہ اور خطبوں کو سننا واجب ہے مثلاً خطبہ عیدین اور خطبہ نکاح وغیرہ۔
[درمختار]

☆ کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھانا کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔
[عالمگیری]

Marfat.com

☆ خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے [اذانِ ثانی] مقتدیوں کو اس کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی احوط [زیادہ احتیاط] ہے۔

[فتاویٰ رضویہ]

☆ خطبہ میں آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھا نہ چومے یہ حکم صرف خطبہ کے لئے ہے۔ ورنہ عام حالات میں نام نامی سن کر انگوٹھا چومنا مستحب ہے اور درود شریف دل میں پڑھے زبان کو جنبش [حرکت] نہ دے اس لئے کہ زبان سے سکوت فرض ہے۔

[فتاویٰ رضویہ]

☆ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کر لینا مکروہ اور سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔

[فتاویٰ رضویہ]

☆ دیہات میں جمعہ جائز نہیں لیکن عوام اگر پڑھتے ہوں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔

[فتاویٰ رضویہ]

انتباہ

چونکہ دیہات میں جمعہ جائز نہیں اس لئے دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر ساقط نہیں ہوتی لہٰذا جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے جس جگہ جمعہ کے بعد ظہر کی نماز جماعت سے پڑھ لیں اس سے دو فائدے ہوں گے جو حضرات صرف جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں جمعہ کے دن ان کی ظہر کی نماز بھی ادا ہو جائیگی اور وہ حضرات جو پابندی کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے ہیں اگر جمعہ کے بعد ظہر کی نماز نہ پڑھیں تو ہر جمعہ کو ان کی ظہر کی نماز قضا ہو جائے گی اور اگر ظہر کی نماز تنہا ادا کرتے ہوں۔ جمعہ کے دن فوراً جماعت قائم کر لینے سے کم از کم ہفتہ میں ایک دن تو جماعت کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق
رسولہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزِیْ بِہٖ

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔[حدیث قدسی]

روزہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

[ترجمہ: کنزالایمان پ۲ ع ۷]

اعلان

روزہ نبوت کے پندرہویں سال یعنی دس شوال ۲ھ میں فرض ہوا۔ چونکہ روزہ نفس پر دشوار تھا اسے آسان کرنے کے لئے فرمایا گیا کہ یہ تم پر ہی فرض نہیں بلکہ اگلی امتوں پر بھی تھا۔ ذرا ہمت سے کام لینا کہیں ان کے مقابلہ میں فیل نہ ہو جاؤ۔ تفسیر کبیر اور تفسیر احمدی میں ہے کہ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ہر امت پر روزے فرض رہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام پر ہر قمری مہینہ کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کے روزے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر عاشورہ کا روزہ فرض رہا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ سب سے پہلے نوح علیہ السلام نے روزے رکھے۔

[تفسیر نعیمی، جلد دوم]

شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا جب ماہ رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں'' آسمان کے دروازے کھول دیئے جانے کا مطلب ہے متواتر رحمت کا بھیجنا اور بغیر کسی رکاوٹ کے بارگاہ الٰہی میں اعمال کا پہنچنا اور دعاء کا قبول ہونا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ نیک اعمال کی توفیق اور حسن قبول عطا فرمانا اور دوزخ کے دروازے بند کئے جانے کا مطلب ہے روزہ داروں کے نفوس کو ممنوعات شرعیہ کی آلودگی سے پاک کرنا اور گناہوں پر ابھارنے والی چیزوں سے نجات پانا اور دل سے لذتوں کے حصول کی خواہشات کو توڑنا اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیئے جانے کا مطلب ہے برے خیالات کے راستوں کا بند ہونا۔''

[انوار الحدیث]

اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے روزہ رکھے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام یعنی نماز تراویح پڑھے گا تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

[مسلم شریف]

دوزخ سے آزادی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لئے جاتے

Marfat.com

ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے اے بھلائی طلب کرنے والے متوجہ ہو! اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے برائی سے باز رہ اور اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر رات ایسا ہوتا ہے۔ سبحان اللہ!

[ترمذی]

رمضان برکت کا مہینہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے روزے تم پر فرض کیے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو طوق پہنائے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ بے شک محروم ہے۔ العیاذ باللہ!

[نسائی شریف]

حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مصافحہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں اس کے دل میں رِقّت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سعادت عظمیٰ سے آپ کو ہمیں اور تمام ایمان والوں کو نوازے۔ آمین۔

دریا کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں۔ یہ کہ ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے

Marfat.com

اور دریا کی مچھلیاں افطار کے وقت تک دعاء کرتی ہیں اور جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے بندے مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے اور رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا مغفرت کی رات شب قدر ہے۔؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ سبحان اللہ!

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم کو روزے جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی کہ سمندر میں رہنے والی مچھلیاں بھی دعاء مغفرت کرتی ہیں لیکن افسوس آج کے مسلمان صحت اور توانائی کے باوجود روزہ رکھنے سے بھاگتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے بلکہ اللہ کے بندوں سے شرماتے ہیں اور اپنے آپ کو رمضان کا مہینہ آنے سے پہلے ہی مریض بنا لیتے ہیں لیکن یاد رکھئے خالق کائنات ہر ظاہر و باطن کو یکساں جانتا ہے اور وہ ہمارے دلوں کے ارادے سے واقف ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا آمین کہنا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ! ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر جب

Marfat.com

میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا وہ شخص ہلاک ہوجائے جس کے سامنے آپ کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔ یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

[ترمذی]

وہ شخص بدنصیب ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینہ آگیا جو بڑی برکت والا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مہینہ میں تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے، خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور دعاء کو مقبولیت عطا فرماتا ہے، تمہارے تنافس کو دیکھتا ہے اور ملائکہ سے فخر کرتا ہے تو تم اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔ بدنصیب ہے وہ شخص اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جاتا ہے۔

[طبرانی]

ایک دعاء ضرور قبول ہوتی ہے

حضرت ابوسعید بن خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کی ہر رات اور ہر دن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں سے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی رات اور دن میں ایک دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔

بہت سی روایات میں روزہ دار کی دعاء کا قبول ہونا وارد ہے۔ بعض روایت میں آیا ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ پیارے دینی بھائیو! جب آپ روزہ رکھیں اور جب افطار کے لئے دسترخوان پر بیٹھ جائیں تو دعاء کرتے رہیں، درود شریف پڑھتے رہیں۔ دنیاوی باتوں سے پرہیز کریں۔ بعض حضرات دسترخوان پر بیٹھ کر دنیاوی باتیں کرتے ہیں

Marfat.com

جب اذان کی آواز کان میں آتی ہے تو دعاء کرنا اور بسم اللہ کہنے کی مہلت ہی نہیں ملتی اور دستر خوان صاف ہونے لگتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا رنگ بدل جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ ایک روزہ دار کی دعاء افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعاء اور تیسرے مظلوم کی دعاء جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ بادل سے اوپر اٹھالیتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا اگر چہ کچھ مصلحت کی بناء پر دیر ہو جائے۔

[ترمذی]

درمنثور میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل ہے جب رمضان آتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا اور دعاء میں عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا۔ دوسری روایت میں آپ فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے ختم تک بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے۔

سحری کھانے والے پر رحمت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والے پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

[طبرانی]

پیارے دینی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے ہمیں سحری کرنے کی وجہ سے اپنی رحمتوں کا مستحق قرار دیا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پناہ احسان ہے کہ ہم سحری کھائیں۔ اپنا پیٹ بھریں پھر مزید اس پر اللہ اور اس کے فرشتے ہم پر رحمت نازل فرمائیں۔

بعض حضرات کاہلی کی وجہ سے سحری نہیں کھاتے ہیں وہ اس ثواب سے محروم ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔ اللہ کی خاص رحمت جو سحری کھانے والوں کے لئے ہے، ان پر نہیں ہوتی۔
سحری کھانا حضور آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ کریمہ ہے۔

رمضان کے ایک روزے کی قضا کا بدل تمام عمر کے روزے نہیں بن سکتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزے کو چھوڑ دے تو رمضان کے علاوہ تمام عمر روزہ رکھنے سے اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔

[ترمذی]

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو رمضان المبارک کے تمام روزے ان کے حقوق کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

بدگوئی اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھ کر، بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔

[بخاری]

پیارے دینی بھائیو! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوگیا کہ ہمیں حالتِ روزہ میں بری بات کہنے سے اور بری بات سننے سے خلاف شرع کوئی کام کرنے سے روکا گیا ہے۔ محض کھانا پینا ترک کرنا بے سود ہے۔ ضروری ہے کہ ہم جھوٹ، غیبت، چغلی، چوری اور تمام دیگر برائیوں سے اجتناب کریں۔

روزہ آرام سے منزل تک پہنچادے

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے پاس ایسی سواری ہو جو آرام سے اسے منزل تک پہنچادے تو اس کو چاہئے کہ وہ روزہ رکھے جہاں بھی رمضان آجائے۔
حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے [شرعی] مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی۔ [یعنی ظہر، عصر، عشاء، ان تینوں وقتوں کی فرض نمازوں میں مسافر کو قصر کا حکم ہے۔ بجائے چار رکعت فرض پڑھنے کے دو رکعت پڑھے] اور دودھ پلانے والی نیز حاملہ عورت سے روزہ معاف کردیا [یعنی ان لوگوں کے لئے اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں اور بعد میں قضا کرلیں]

[ابوداؤد]

''شوال کے چھ روزے'' گویا ہمیشہ روزہ رکھا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو اس نے گویا ہمیشہ روزہ رکھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! جب کسی مہینے میں تین دن روزہ رکھنا ہو تو تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھو۔

[نسائی]

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ کا کفارہ ہوگا۔

[مسلم]

عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ۔ حجاج کرام عرفات کے میدان میں ہوں ان کے لئے یہ حکم نہیں۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ چار چیزیں ہیں جنہیں رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ، ذی الحجہ کے روزے [ایک سے نو تک] ہر مہینہ کے تین روزے، دو رکعتیں فجر کی فرض سے پہلے۔

[نسائی]

Marfat.com

روزے کا انعام خود اللہ تعالیٰ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزیٰ بِہٖ۔

روزہ میرے لئے ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ یا میں ہی اس کی جزا ہوں۔

اس لئے کہ روزہ باطنی عبادت ہے جس کا ظاہر سے کوئی تعلق نہیں اور کسی دوسرے کو یہ معلوم ہی نہیں ہوسکتا کہ یہ روزہ دار ہے اس بنا پر اس کی جزا بھی بے حد وحساب ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ دخول جنت تو رحمت کے طفیل میں ہوگا اور وہاں درجات عبادت کے صدقہ میں اور ہمیشہ روزہ رکھنے والوں کے لئے ہوگا اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

[کشف المحجوب]

روزے کی حقیقت

ہر مسلمان عاقل بالغ تندرست مقیم پر صرف ایک ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں جو رمضان کا چاند دیکھنے سے شوال کا چاند دیکھنے تک ہیں۔ ہر روزے کے لئے نیت درست اور ادائیگی میں صدق اور اخلاق ہونا چاہئے۔ روزہ کی حقیقت رکنا ہے۔ مثلاً پیٹ کو کھانے پینے سے روکے رکھنا، آنکھ کو شہوانی چیز دیکھنے سے کان کو غیبت سننے سے، زبان کو بیہودہ بات کہنے سے اور جسم کو مخالفتِ حکم الٰہی سے روکنے کا نام روزہ ہے۔ جب بندہ پوری طرح سے تمام شرائط کی پابندی کرے گا تب وہ حقیقت میں روزہ دار ہوگا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب روزہ رکھے تو اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھے۔ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزہ رکھنا کوئی فائدہ نہیں دیتا اس کے سوا کہ وہ بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں۔

[کشف المحجوب]

Marfat.com

انہوں نے دودھ نہ پیا

حضرت سہل بن تستری رحمتہ اللہ تعالیٰ ہر پندرہ دن کے بعد ایک مرتبہ کھانا کھاتے اور جب ماہ رمضان آتا تو عید الفطر تک کچھ نہ کھاتے اس کے باوجود آپ روزانہ چار سو رکعتیں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ارباب علم بیان کرتے ہیں کہ آپ جس روز پیدا ہوئے تو روزے سے تھے اور جس دن دنیا سے رحلت فرمائے اس دن بھی روزے دار تھے کسی نے پوچھا یہ کس طرح؟ بیان کیا کہ ان کی پیدائش کا وقت صبح صادق تھا اور شام تک انہوں نے دودھ نہ پیا اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ روزے کی حالت میں تھے۔ یہ بات حضرت ابو طلحہ مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمائی۔

[کشف المحجوب]

حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ کا روزہ

حضرت ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بابت یہ مروی ہے کہ وہ ماہ رمضان میں اول سے آخر تک کچھ نہ کھاتے تھے۔ حالانکہ شدید گرمی کا زمانہ تھا اور روزانہ گیہوں کی مزدوری کو جایا کرتے تھے۔ جتنی مزدوری ملتی تھی وہ سب فقیروں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے اور نمازیں پڑھتے یہاں تک کہ دن نکل آتا تھا اور وہ لوگوں کے ساتھ ان کی نظروں کے سامنے رہتے تھے اور لوگ دیکھا کرتے تھے کہ وہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور رات کو سوتے بھی نہیں۔

حضرت شیخ ابو نصر سراج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو طاؤس الفقراء کہا جاتا ہے۔ جب ماہ رمضان آیا تو بغداد پہنچے اور مسجد شعریزیہ میں قیام فرمایا تو ان کو علیحدہ کوٹھری دے دی گئی اور درویشوں کی امامت ان کے سپرد کر دی گئی چنانچہ عید تک انہوں نے ان کی امامت فرمائی اور تراویح میں پانچ ختم قرآن فرمایا۔ ہر رات خادم ان کی کوٹھری میں ایک روٹی دے جاتا۔ جب عید کا دن آیا اور وہ نماز پڑھ کر چلے گئے تو خادم نے کوٹھری میں نظر ڈالی تو تیسوں روٹیاں یوں ہی اپنی جگہ موجود تھیں۔ سبحان اللہ!

[کشف المحجوب]

Marfat.com

صوم وصال کی وضاحت

صوم وصال یعنی مسلسل اور پے در پے روزہ رکھنا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ممانعت آئی ہے کیونکہ آپ نے جب صوم وصال رکھا تو آپ کی پیروی کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روزے رکھنے شروع کر دیئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم صوم وصال نہ رکھو کیونکہ:

اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّکُمْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔

میں تم میں سے کسی کے مانند نہیں ہوں کیونکہ میں تمہارے رب کے حضور رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ارباب مجاہدہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ ممانعت شفقت ومہربانی کے طور پر ہے نہ کہ یہ حرمت کی بنا پر ہے اور ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ صوم وصال سنت قولی کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وصال بذات خود ناممکن اور محال ہے اس لئے کہ دن گزر جائے تو رات میں روزہ نہیں ہوتا اور رات کو روزے سے ملائے تو بھی وصال نہیں ہوتا۔

صوم وصال رکھنا کہ فرمان الٰہی میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو۔ کراہت ہے اور کراہت کا محل خاص ہوتا ہے نہ کہ عام پھر جس کا حکم عام نہ ہو وہ معاملہ ہر جگہ درست نہیں۔

[کشف المحجوب]

منہ کی بو مشک سے بہتر

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا، بے گنتی۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۲ ع ۱۶]

بعض لوگ خواہشات کو روکتے ہیں ان کی مزدوری حساب میں نہیں آتی۔ حضور سید عالم

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر آدھا ایمان ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور فرمایا روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے کھانا پینا اور جماع میرے خوف سے چھوڑ دیا میں ہی اس کی جزا دے سکتا ہوں اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت ہے، سانس لینا تسبیح اور دعاء بہترین اجابت ہے۔

[کیمیائے سعادت]

روزہ ڈھال ہے

تمام عبادتیں اللہ تبارک وتعالیٰ لئے خاص ہیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمانا کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا جیسا کہ بیت اللہ شریف کو اپنا گھر کہا حالانکہ ساری دنیا اسی کی ہی ملکیت ہے۔ روزہ میں دو خاصیتیں ہیں جس کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف منسوب ہونے کے لائق ہوا۔ ایک یہ کہ روزہ کی حقیقت شہوات کو چھوڑنا ہے اور یہ باطنی امر ہے۔ لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ ہے۔ اس میں دکھاوا بالکل نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ کہ ابلیس اللہ تبارک وتعالیٰ کا دشمن ہے اور شہوات ابلیس کا لشکر ہے اور روزہ اس کے لشکر کو شکست دیتا ہے کیونکہ روزہ کی حقیقت ہی شہوت کا چھوڑنا ہے۔ اسی لئے حضور اکرم سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطین آدمی کے جسم میں اس طرح چلتا ہے جیسے خون رواں دواں ہے شیطان کے راستے کو بھوک سے تنگ کرو اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

روزہ ڈھال ہے۔

[کیمیائے سعادت]

جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا کرو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کس چیز سے۔ فرمایا بھوک سے۔

Marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ عبادت کا دروازہ ہے اور یہ سب فضیلتیں اس وجہ سے ہیں کہ خواہشات عبادتوں سے روک دیتی ہیں اور سیر ہوکر کھانا خواہشات کی مدد کرتا ہے اور بھوک خواہشوں کو مار دیتی ہے۔

[کیمیائے سعادت]

حلق سے خون کے لتھڑے نکلے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا اور پیاس کی وجہ سے ہلاکت کے قریب ہوگئیں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روزہ توڑنے کی اجازت چاہیں۔ آپ نے ایک پیالہ ان کے پاس بھیجا کہ اس میں قے کریں۔ ہر ایک کے حلق سے خون کے لتھڑے نکلے۔ لوگ اس واقعہ سے حیران ہوئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان دونوں عورتوں نے اللہ کی حلال چیزوں سے روزہ رکھا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے توڑ ڈالا یعنی کسی کی غیبت کر کے یہ خون آدمیوں کا گوشت ہے جو انہوں نے کھایا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی کی غیبت کرنا اپنے بھائی کا گوشت کھانا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

اپنے آپ کو فرشتہ کے مانند بنائے

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب ''کیمیائے سعادت'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ میں صرف کھانے پینے کو ترک کرے اس کا روزہ ایک صورت بے روح ہے۔ روزے کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو فرشتوں کی مانند بنائے کہ فرشتوں کو ہرگز خواہشات نہیں ہوتی اور جانوروں پر خواہش غالب ہے اس لئے جس آدمی پر خواہش غالب آگئی وہ بھی جانوروں کے مانند ہے اور خواہش پر جو غالب آگیا اس نے فرشتوں سے مشابہت پیدا کرلی۔ اسی وجہ سے آدمی صفت ملائکہ کے قریب ہے اور فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کے قریب ہیں۔ تو آدمی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقرب ہو جائے گا۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

سات سو برس کی عبادت کا ثواب

پورے سال میں جو دن متبرک ہیں ان میں روزہ رکھنا سنت ہے۔ مثلاً عرفہ کا دن اور عاشورہ کا دن، ذوالحجہ کی ایک تاریخ سے نو تاریخ تک اور محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک، رجب اور شعبان۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے بعد محرم کا روزہ سب روزوں سے افضل ہے اور پورا محرم روزے رکھنا سنت ہے اور پہلے عشرہ میں روزے رکھنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ محرم کا ایک روزہ اور مہینوں کے بیس روزوں سے بہتر ہے اور رمضان کا ایک روزہ ماہ حرام کے بیس روزوں سے افضل ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ماہ حرام میں جمعرات، جمعہ، سنیچر کو روزہ رکھتا ہے اس کے لئے سات سو برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

ماہ حرام چار ہیں۔ محرم الحرام، رجب المرجب، ذی القعدہ اور ذی الحجہ۔

[کیمیائے سعادت]

ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک کسی وقت کی عبادت ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی عبادت سے زیادہ محبوب نہیں اس میں ایک دن کا روزہ ایک برس کے روزہ کے مثل ہے اور ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کے مانند ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جہاد میں بھی اتنی فضیلت نہیں؟ آپ نے فرمایا جہاد میں بھی نہیں مگر جس شخص کا گھوڑا مارا جائے اور اس کا خون بھی جہاد میں گرایا جائے۔

[کیمیائے سعادت]

بہتر طریقہ

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے دن نہ رکھتے تھے۔ اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر اور ابن عاض رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روزے کا بہتر طریقہ پوچھا تو آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ تو انہوں نے عرض کیا ہم اس سے بھی بہتر طریقہ چاہتے ہیں۔ تو نبی کریم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے اور اس سے کمتر یہ ہے کہ جمعرات اور دوشنبہ کے دن روزہ رکھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ قریب ہو جائے۔

[کیمیائے سعادت]

دوزخ کی آگ کے درمیان خندق

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے جس کو ''ریان'' کہتے ہیں جس میں روزہ داروں کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا اور جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے، دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اور دوزخ کی آگ کے درمیان اس قدر خندق بناتا ہے جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

[ترمذی]

اس کے برابر کوئی عمل نہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ایسا حکم دیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو روزہ کو لازم پکڑ اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔

[نسائی]

روزہ دار کے مثل ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو بھی روزہ دار کے مثل ثواب ملتا ہے اور اس روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی بھی واقع نہیں ہوتی۔

[ترمذی]

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور زکوٰۃ فطر کی منادی کی گئی پھر جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو ہم کو عاشورہ کا روزہ رکھنے کا نہ تو حکم دیا گیا اور نہ ہی ممانعت کی گئی اور ہم اس کو رکھتے رہے۔

[نسائی]

بھول کر کھانا پینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھول گیا کہ وہ روزہ دار تھا اور اس نے کھایا اور پیا تو اس کا روزہ پورا ہو گیا اور اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ سبحان اللہ۔

[نسائی]

کون سا صدقہ افضل ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ فرمایا شعبان کا روزہ۔ رمضان شریف کی تعظیم کے لئے ہے۔ پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا جو کہ رمضان شریف میں کیا جاوے۔

[ترمذی]

گذشتہ سال کی برائیوں کا کفارہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ یقین رکھتا ہوں کہ عاشورہ کے روزے کو گذشتہ سال کی برائیوں کا کفارہ کر دے۔

[ترمذی]

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عاشورہ کا روزہ رمضان کے روزے سے پہلے تھا جب سے رمضان کا روزہ فرض ہو گیا تو اب جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

[ابن ماجه شریف]

افطار کرنے کا وقت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات اس طرف سے آئی اور دن اس طرف چلا گیا اور آفتاب ڈوب گیا تو روزہ دار کے روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا۔

[ابوداؤد]

معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول خدا جب افطار کرتے تھے تو فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی پر افطار کیا۔

[ابوداؤد]

افطار کرنے میں جلدی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کریں گے۔

مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ کہتے تھے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں دیر کرنا یہ عملِ نبوت سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے قبل تر کھجوروں سے افطار کر لیا کرتے تھے اگر تر کھجوریں نہ ملتی تھیں تو چھوہارے

Marfat.com

سے اور جب ایک چھوہارا بھی نہ ملتا تھا تو پانی سے افطار کرتے تھے۔

[ترمذی]

عاشورے کا روزہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ میں آکر دیکھا کہ یہود عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں تو پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ وہ مبارک دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی تھی اس لئے روزہ رکھا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کے لئے ہم تم سے زیادہ حق دار ہیں اور آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

[ابوداؤد]

ماہ رجب کا روزہ

عباد بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے سعید ابن جبیر سے رجب کے روزے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تو گمان ہوتا تھا کہ اب افطار ہی نہ کریں گے اور جب چھوڑتے تھے تو گمان ہوتا تھا کہ اب روزہ ہی نہ رکھیں گے۔

[ابوداؤد]

شعبان کا روزہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تو محسوس ہوتا رکھتے ہی چلے جائیں گے اور جب چھوڑتے تھے تو یہ گمان ہوتا تھا کہ اب نہ رکھیں گے۔ میں نے ان کو رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینہ کا روزہ رکھتے ہوئے نہ دیکھا نہ کسی اور مہینہ میں اتنا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا جتنا کہ شعبان المعظم میں رکھتے تھے۔

[ابوداؤد]

Marfat.com

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ صائم الدہر ہے یعنی اس نے پوری زندگی روزے میں گزاری [گویا وہ ہمیشہ روزہ دار کی طرح ہو گئے]

[ترمذی]

ذی الحجہ کے روزے

ہندہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نو تاریخ ذی الحجہ تک اور ایک عاشورہ کے دن روزہ رکھتے اور ہر مہینہ میں ایک شنبہ، دوشنبہ اور پنج شنبہ کی روایت بیان کیا ہے۔

[نسائی]

ہفتہ کے روزے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا قصد فرماتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندے کے اعمال اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے پیر اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ دار ہوں۔

[ترمذی]

ایام بیض کے روزے

عبدالملک بن قدامہ بن ملحان القیسی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں تاریخوں کو روزہ رکھیں اور فرماتے تھے کہ ان دنوں کا روزہ رکھنا صیام الدہر کی طرح ہے۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے نہ سفر کی حالت میں اور نہ ہی مقیم ہونے پر روزہ ترک کرتے تھے۔

[نسائی شریف]

صبر کا ثواب جنت ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن میں وعظ فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا، برکت والا مہینہ آیا وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اس رات میں قیام یعنی نماز پڑھنا، تطوع، سنت، جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مہینہ برکت کا ہے اور اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کچھ کم ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے۔ اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، جس کا اوسط مغفرت ہے اور جس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینہ میں تخفیف کرے یعنی اس سے کام کم لے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔

[بہار شریعت]

Marfat.com

روزہ کا ثواب سونا سے بھی زیادہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین کے برابر اسے سونا دے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا۔ اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

[ابن ماجه شريف]

ایک لاکھ رمضان کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مکہ میں ماہِ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا ہوسکا قیام کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے دوسری جگہ کی بہ نسبت ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔

[بهار شريعت]

مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر کرے گا اسے کبھی عذاب نہ دے گا۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری یہ کہ ہر دن اور ہر رات فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جنت سے کہتا ہے کہ میرے بندے کے لئے تیار ہو جاؤ اور مزین ہو جاؤ۔ قریب ہے کہ دنیا کی تکلیفات سے

Marfat.com

چھوٹ کر یہاں آ کر آرام کریں۔ پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ کسی نے عرض کی کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں۔ جب کام سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت مزدوری پاتے ہیں۔

[بیہقی]

صدیقین اور شہداء میں سے

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایئے کہ میں اگر گواہی دوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان کی راتوں کو قیام کروں تو میں کن لوگوں سے ہوں گا۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدیقین اور شہداء میں سے۔

[بہار شریعت]

فرق سحری کا لقمہ ہے

ابن خزیمہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے جماعت، ثرید اور سحری کھانے میں۔

[طبرانی]

اللہ کو کون سا بندہ پیارا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تین چیزوں کو محبوب رکھتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔

[طبرانی]

دین ہمیشہ غالب رہے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔

[ابوداؤد]

پانی سے افطار کرے

سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے تر کھجوروں سے افطار کرتے۔ اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے افطار فرماتے اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔

[ابوداؤد]

افطار کے وقت کی دعاء

ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مصافحہ کرنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے حلال کھانے سے یا پانی سے افطار کرایا فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے جو حلال کمائی سے رمضان میں افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہین اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

رمضان کو رمضان کہے جانے کی وجہ

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بغوی کا قول ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ رمضان ''رمضاء'' سے مشتق ہے۔ جس کا معنیٰ گرم پتھر کے ہیں کیونکہ وہ شدید گرمی کے موسم میں روزے رکھا کرتے تھے۔ عرب قبیلوں نے جب مہینوں کے نام رکھنا چاہا تو ان ایام میں یہ مہینہ انتہائی گرمی کے موسم میں آیا۔ چنانچہ اس کا نام رمضان رکھا گیا۔ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ اس ماہ کو رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مقدس ماہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

روزے کی حکمتیں

پیارے دینی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کئے اس میں ہزار ہا حکمتیں ہیں۔ کچھ نادان جاہل یہ کہتے ہیں کہ جب کھانا گھر میں ہے تو بھوکے کیوں رہیں۔ نعوذ باللہ۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ جس رب نے ہمیں روزی دی، کھانا دیا، مال ودولت سے نوازا اسی رب کا حکم ہے کہ روزہ رکھو۔

اب میں چند حکمتیں تفسیر نعیمی سے پیش کرتا ہوں آپ اس سے عبرت حاصل کریں۔

روزہ میں بھوک اور پیاس کی تکلیف کا پتہ چلتا ہے جس سے غذا اور پانی کی قدر ہوتی ہے اور انسان خدا کا شکر کرتا ہے۔

Marfat.com

روزوں سے بھوکوں اور پیاسوں پر مہربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ مالدار اپنی بھوک کو یاد کر کے غریبوں اور مسکینوں کی بھوک کا پتہ لگاتا ہے۔

روح البیان میں ہے کہ انسانوں کا تیسرا بادشاہ طہمورث کے زمانے میں قحط سالی ہوئی تو مالداروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ تم دوپہر کا کھانا فقیروں کو دو تا کہ شام کو تم اور وہ دونوں کھاؤ۔

روزہ سے بھوک برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے اگر کبھی کھانا نہ ملے تو انسان گھبراتا نہیں۔

بھوک بہت سی بیماریوں کا علاج ہے اب بھی ڈاکٹر اور طبیب کہتے ہیں کہ فاقہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے کیونکہ اس سے معدہ کی اصلاح ہوتی ہے۔

نفس دن کو کھانے پینے اور رات کو سونے کی رغبت کرتا ہے۔ شریعت نے اس کی مخالفت یوں کروائی کہ کبھی دن میں روزوں کا اور رات میں نمازوں کا حکم دیا کہ ماہ رمضان میں دن کو کھانے سے باز رہو اور رات کو تراویح اور تہجد پڑھو۔ یاد رکھئے کہ نماز، سجدہ وغیرہ فرشتے اور دیگر مخلوقات بھی ادا کرتے ہیں مگر روزہ صرف انسان ہی کی عبادت ہے غالباً جنات پر بھی روزے فرض نہیں۔

[تفسیر نعیمی]

ہر وقت عابد رہتا ہے

روزہ میں انسان ہر وقت عابد رہتا ہے۔ سونا، چلنا، بولنا پھرنا سب عبادت کیونکہ بہر حال روزہ منہ میں ہے جس طرح وضو اور غسل، گندگی جسم سے دور کر کے انسان کو عبادت تلاوت اور مسجد میں آنے کے قابل بنا دیتا ہے ایسے ہی روزہ روح کو پاک کر کے دربار اعظم کے لائق بنا دیتا ہے اور مشاہدہ جمال اور ہمکلامی رب ذوالجلال کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے تو روزہ رکھ کر جاتے اور توریت لینے کے لئے چالیس روزے رکھے۔ روزہ سے شہوت ٹوٹتی ہے۔ غفلت دور ہوتی ہے جس کی غفلت اس سے بھی نہ جائے اسے چاہئے کہ اپنے کو رنج و غم اور فکر آخرت میں مبتلا رکھے کیونکہ یہ نفس کا آخری علاج ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ماہ رمضان اور قرآن

Marfat.com

شریف روزہ دار کی شفاعت کریں گے۔

[تفسیر نعیمی]

جنت میں موتی کا محل

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے بدھ جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اس کے اجر میں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی یاقوت اور زمرد کا محل تیار فرماتا ہے اور دوزخ سے اس کے لئے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حرمت والے مہینوں میں جمعرات، جمعہ اور سنیچر کا روزہ رکھا اس کے نامۂ اعمال میں نو سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا سنیچر اور اتوار کو روزہ رکھو اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۵۸]

ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کا ثواب

ایام بیض کے روزوں کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ شیخ ابونصر نے بالاسناد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرہ تاریخ کا روزہ تین ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے اور چودہ تاریخ کا روزہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ سعید ابن ابی ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ان تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ مرتے دم تک مہینے کے تین روزے [یعنی ایام بیض] کے روزے رکھوں اور مرنے سے پہلے چاشت اور وتر کی نماز نہ چھوڑوں۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۵۹]

سو[۱۰۰] شہیدوں کا ثواب

ابواسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چاند کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں کا روزہ رکھے گا اس کو عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

جو ایک لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۸ ع ۷]

اس طرح ہر ماہ تین روزے رکھنے والا تمام عمر روزہ رکھنے والا ہو جائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے خواہ سفر میں ہوں یا اقامت میں، نہیں چھوڑتے تھے۔ شعبی کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ہر ماہ تین روزے رکھے اور فجر کی دو رکعت سنتیں ادا کیں اور نماز وتر کو نہ سفر میں چھوڑا نہ حضر میں اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۵۹]

ایک لاکھ سال کا ثواب

حضرت عنزہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت حجرہ مبارکہ میں رونق افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا علی! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں تم کو سلام کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا علیک وعلیہ السلام یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے قریب آجاؤ۔ میں قریب ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی! حضرت جبرئیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ ہر ماہ تین روزے رکھا کرو۔ پہلے روزے پر دس ہزار سال کا اور دوسرے روزے پر تیس ہزار سال کا اور تیسرے روزے پر ایک لاکھ سال کا ثواب لکھا جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا اس ثواب کی

Marfat.com

تخصیص میرے ہی ساتھ ہے یا عام طور پر سب کے لئے ہے؟ تو حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ثواب تمہیں بھی ہوگا اور جو تمہاری طرح یہ روزے رکھے گا اس کو بھی یہ ثواب ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روزوں کی تواریخ دریافت کیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۵۸]

ایّام بیض کسے کہتے ہیں

پیارے دینی بھائیو! ایام بیض قمری ماہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ لیکن افسوس! اس دور کے مسلمان تو انگریزی تاریخ یاد رکھتے ہیں، ان کو اسلامی تاریخ یاد نہیں رہتی۔ اگر ہمارا رویہ اسی طرح رہا تو ہماری آنے والی نسل اسلامی تاریخ کو فراموش کر دے گی۔ ہمیں چاہئے کہ اسلامی تاریخ بھی یاد رکھیں تا کہ صحیح طور پر خاص ایام کی عبادتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ایام بیض کی وجہ تسمیہ

عنزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ایام بیض کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا تو آفتاب کی گرمی نے ان کے جسم کو سیاہ کر دیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا اے آدم علیہ السلام کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے جسم کی سیاہی دور ہو جائے اور اس کی جگہ سفیدی آجائے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ہر ماہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھا کیجئے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے پہلا روزہ رکھا تو جسم سے ایک تہائی سیاہی دور ہوگئی۔ دوسرے دن روزہ رکھا تو دو تہائی سیاہی دور ہوگئی اور تیسرے دن روزہ رکھا تو پورا جسم مبارک سفید ہوگیا۔ اس لئے ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۶۰]

Marfat.com

آرام ہی دینا چاہتا ہوں

حضرت ابوادریس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے اتنے روزے رکھے کہ سوکھ کر خلال کی طرح ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا حضرت آپ اپنے نفس کو تو آرام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا روزے رکھ کر اس کو آرام ہی تو دینا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ دوڑ میں آگے نکل جانے والے گھوڑے وہی ہوتے ہیں جن کو مشاق بنا کر دبلا کر دیا جاتا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے لیکن نبی کریم سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے کبھی ان کو روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔ یوم فطر اور یوم نحر کے علاوہ۔ یعنی یکم شوال۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳، ایام ذی الحجہ۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک ایسے آدمی نے روایت کی جس نے خود دیکھا تھا کہ گرمی کے دن ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور گرمی کی شدت اور پیاس کی وجہ سے سر مبارک پر پانی ڈال رہے ہیں۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۶۱]

دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے مثل دوری

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص محض اللہ کے لئے کسی دن کا روزہ رکھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی مسافت کی مقدار دور فرمادے گا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے خود سنا کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے جو بندہ صبح کو روزہ دار ہوتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اس کے اعضاء اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہیں اور اس کے لئے دنیاوی آسمان والے مغفرت کی دعاء کرتے ہیں اور یہ حالت غروب آفتاب تک رہتی ہے۔ اگر وہ دو رکعت نفل کی نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو اس کے لئے آسمان نور سے جگمگا جاتے ہیں [جنت میں] اس کی بیویاں یعنی بڑی بڑی آنکھ والی حوریں کہتی ہیں الٰہی اس کی روح کو قبض کر کے ہمارے پاس پہنچادے ہم اس کے مشتاق ہیں اگر وہ روزہ دار تسبیح وتہلیل

Marfat.com

میں مصروف رہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی تسبیح وتہلیل کو لکھتے ہیں اور یہ حالت غروب آفتاب تک رہتی ہے۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۶۲]

روزہ عبادت کا دروازہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نیک کام کرنے والوں کے لئے جنت کا ایک خاص دروازہ ہوگا جہاں سے اس کو پکارا جائے گا اور روزہ رکھنے والوں کو جس خاص دروازہ سے پکارا جائے گا اس کا نام ''ریان'' ہوگا۔ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے پکارا جائے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تم ان ہی میں سے ہوگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۶۲]

روزہ دار کے لئے سونے کا دسترخوان

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ نصف صبر ہے۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ حضرت ابواوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کا سونا عبادت ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا ایک دسترخوان رکھا جائے گا جس میں مچھلی ہوں گی۔ روزہ دار اس دسترخوان سے کھاتے ہوں گے اور دوسرے لوگ ان کو دیکھتے ہوں گے۔

[غنیته الطالبین، ص: ۴۶۲]

عرش کے سائے میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب روزہ دار اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو کی

Marfat.com

لپٹیں آئیں گی۔ جنت کا ایک دستر خوان ان کے سامنے رکھا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے اور وہ سب عرش کے سائے میں ہوں گے۔

احمد بن حواری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابوسلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے کہا کہ ابوعلی عاصم ایک دن تشریف لائے اور انہوں نے ایک ایسی حدیث سنائی جس سے بہتر آج تک ہم نے نہیں سنی تھی انہوں نے فرمایا کہ روزہ داروں کے لئے قیامت میں ایک دستر خوان بچھایا جائے گا اور وہ اس پر کھانے میں مشغول ہوں گے جب کہ دوسرے تمام لوگوں سے حساب لیا جاتا ہوگا۔ یہ لوگ کہیں گے یا الٰہی! ہمارا حساب لیا جارہا ہے اور یہ لوگ نعمتیں کھانے میں مشغول ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مدتوں تک روزے رکھے اور تم نے نہیں رکھے، وہ کھڑے نمازیں پڑھتے رہے اور تم سوتے رہے۔

[غنیته الطالبین، ص: ۶۲۰]

ستر ہزار خدمت گار

نافع بن مروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بروایت حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جو بندہ ماہ رمضان کا روزہ رکھتا ہے اس کا نکاح کسی حورعین سے ایک کھلے موتی کے خیمے میں کیا جاتا ہے اور یہ حوران اوصاف سے آراستہ ہوتی ہیں جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے "حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ" ارشاد فرمایا ہے۔ حورعین کے بدن پر ستر جوڑے ہوں گے۔ ہر جوڑا دوسرے جوڑے سے مختلف ہوگا۔ یہ جوڑے ستر قسم کی خوشبو سے بسے ہوں گے۔ ہر ایک کی خوشبو دوسرے سے الگ ہوگی۔ ہر حور کو ستر مرصع تخت سرخ یاقوت کے دئے جائیں گے۔ ہر تخت ستر بستروں سے آراستہ ہوگا۔ ہر بستر پر مسند ہوگی۔ ہر حورعین کی خدمت کے لئے ستر ہزار خدمت گار اور ستر ہزار کنیزیں ہوں گی۔ حورعین ان تمام خدمت گاروں کے ساتھ شوہر کی خدمت کے لئے ہوں گی۔ ہر کنیز کے پاس سونے کا پیالہ ہوگا جس میں ایسا کھانا ہوگا جس کے ہر لقمے کا مزہ پہلے لقمہ سے مختلف ہوگا اور لذت میں دوبالا ہوگا۔ ان تمام لوازمات کے ساتھ حورعین کا شوہر بھی [یعنی روزہ دار] سرخ یاقوت کے تخت پر موجود ہوگا۔ یہ جزاء

Marfat.com

رمضان کے روزے کی ہوگی۔ روزہ کے علاوہ جو نیک اعمال اس کے ہیں ان کا ثواب الگ سے ملے گا۔

[غنیته الطالبین، ص: ۳۵۴]

آج کی رات کیسی ہے

حضرت ابونصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بالاسناد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے خود سنا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کے استقبال کے لئے جنت ایک سال سے دوسرے سال تک آراستہ کی جاتی ہے پھر جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام مثیرہ ہے۔ یہ ہوا جنت کے درختوں کے پتوں اور دروازوں کی زنجیروں سے مس ہوتی ہے اور ان کو ہلاتی ہے اس ہوا کے لگنے سے ایسی آواز پیدا ہوتی ہے کہ اس سے اچھی آواز سننے والوں نے کبھی نہیں سنی ہوگی پھر حوریں آراستہ ہو کر جنت کے غرفوں میں آکر کھڑی ہو جاتی ہیں اور آواز دیتی ہیں کہ کیا کوئی ہے جو ہم کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگ لے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا نکاح ہم سے کر دے۔ پھر وہ [جنت کے داروغہ] رضوان سے کہتی ہیں آج کی رات کیسی ہے؟ رضوان جواب دیتا ہے اے بے مثال حسینو! یہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں سے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اے مالک! [داروغۂ جہنم] امت محمدیہ کی طرف دوزخ کے دروازے بند کر دو۔ اے جبرئیل! زمین پر جاؤ اور شیاطین کو مقید کر دو، ان کو زنجیروں سے جکڑ دو، ان کو سمندر کے گردابوں میں پھینک دو تا کہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں کو خراب نہ کریں۔ سبحان اللہ۔

[غنیته الطالبین، ص: ۳۵۵]

اللہ تبارک وتعالیٰ تین مرتبہ فرماتا ہے

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہِ رمضان کی ہر رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ تین مرتبہ فرماتا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کا سوال پورا کروں کیا کوئی

Marfat.com

توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟ کوئی ہے جو ایسے غنی کو قرض دے جو نادار نہیں ہے اور پورا بدلہ دینے والا ہے اور وہ کسی کی حق تلفی کرنے والا نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان میں ہر روز افطار کے وقت ہزاروں دوزخی دوزخ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں حالانکہ ان میں سے ہر ایک عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آتی ہے تو لاکھوں دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک عذاب کا سزاوار ہوتا ہے۔ جب رمضان کا آخری دن آتا ہے تو اول تاریخ سے آخری تاریخ تک مجموعی طور پر جتنے افراد دوزخ سے آزادی پا چکے ہیں ان کی تعداد کے برابر [یعنی آخری روز] آزاد کیے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ!

[غنیته الطالبین، ص: ۳۵۵]

خبردار ہو جا

رمضان المبارک کا مہینہ گناہوں سے رہائی دلانے والا مہینہ، اللہ تبارک وتعالیٰ سے کیے ہوئے وعدوں کو نبھانے کا مہینہ، اللہ تعالیٰ کی طرف صدق دل سے رجوع ہونے کا مہینہ، تمام برائیوں سے توبہ کرنے کا مہینہ۔

اگر یہ مہینہ بھی تیرے دل کی درستی نہ کر سکا اور تجھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے باز نہ رکھ سکا اور بدبختوں اور مجرموں سے دور نہ کر سکا تو پھر تیرے دل پر کون سی چیز اثر کرے گی اور تجھ سے کس بھلائی کی امید ہو سکتی ہے۔ اب کون سی خوبی اور بھلائی تیرے اندر باقی رہ گئی اور تیری جانب سے کون سی فلاح و بہبود کی توقع کی جا سکتی ہے [ذرا سوچ] کون سی بدبختی ہے جو تجھ میں نہیں۔ اے عصیاں میں مبتلا انسان! تو جس حال میں مبتلا ہے اس سے خبردار ہو جا! غفلت اور نیند سے بیدار ہو جا اور جس مصیبت میں گرفتار ہے اسے دیکھ! باقی مہینے کو [یعنی ماہ رمضان کے باقی دنوں کو] غنیمت جان اور توبہ کر اور انابت کی طرف متوجہ ہو! اطاعت اور استغفار کے ساتھ اپنے منحوس نفس پر چیخ چیخ کر اور ہائے ہائے کر کے گریہ وزاری کر۔

Marfat.com

بہت سے روزہ دار ایسے ہوں گے کہ آئندہ ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکیں گے، بہت سے عبادت گزار ایسے ہوں گے کہ پھر ان کو کبھی عبادت کا موقع نہ ملے گا۔ عمل کرنے والے کو عمل تمام کرنے کے بعد ہی اجرت دی جاتی ہے۔ بلاشبہ ہم سے عمل کا وقت رخصت ہو رہا ہے۔ اے کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ فلاں شخص کا روزہ یا فلاں شخص کی عبادت مقبول یا مردود ہوگی اور اس کے منہ پر ماردی جائے گی۔ کاش ہم کو یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ راندۂ درگاہ کون ہے؟ کہ ہم اس کی تعزیت اور اظہار افسوس کرتے۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ دار ہیں جن کی بھوک اور پیاس سے روزوں کو کچھ حاصل نہیں [یعنی ان کے روزے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں] بہت سے راتوں کو نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جن کی نماز سوائے بیدار رہنے کے اور کسی شمار میں نہیں آئے گی۔
[غنیته الطالبین]

رمضان شریف میں قرآن کا نزول

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مقدس کو رمضان شریف میں نازل فرمایا۔ خود خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ۲ ع ۷]

رمضان شریف میں قرآن کریم لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف آیا اور بیت العزت میں محفوظ کیا گیا پھر وہاں سے تیئس سال میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اترتا رہا اور اترنے کی ابتداء رمضان شریف میں ہوئی۔ بعض روایات میں چوبیس رمضان بھی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر رمضان میں پورا قرآن کریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے اس لئے فرمایا گیا کہ رمضان المبارک میں قرآن مجید اترا بلکہ تفسیر کبیر و روح

Marfat.com

البیان میں ہے کہ ابراہیمی صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ کو اور توریت شریف رمضان کی چھٹی رات کو اور انجیل شریف تیرہویں رات کو اور قرآن کریم چوبیسویں رمضان کو اترا۔ غرض کہ بہت سی کتابیں ماہ رمضان شریف میں نازل ہوئیں۔

[تفسیر نعیمی، جلد دوم]

روزے کے ضروری مسائل

احتلام ہو جانے یا ہم بستری کرنے کے بعد غسل نہ کیا اور اسی حالت میں پورا دن گزار دیا تو وہ نمازوں کو چھوڑ دینے کے سبب سخت گنہ گار ہوگا مگر روزہ ادا ہو جائے گا۔ البتہ ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا سخت حرام ہے۔

[انوار الحدیث]

- جو شخص رمضان میں بلا عذر اعلانیہ کھائے تو سلطانِ اسلام اسے قتل کر دے۔

[انوار الحدیث]

- جس جگہ بتایا گیا ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے۔ "نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرَضِ رَمَضَانَ ھٰذَا" یعنی میں نے نیت کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا اور دن میں نیت کرے تو یہ کہے۔ "نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرَضِ رَمَضَانَ" یعنی میں نے نیت کی اللہ تعالیٰ کے لئے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا اور اگر تبرک وطلب توفیق کے لئے نیت کے الفاظ میں انشاء اللہ تعالیٰ بھی ملا لیا تو کوئی حرج نہیں اور اگر پکا ارادہ نہ ہو، مذبذب ہو تو نیت ہی کہاں ہوئی۔

[بہار شریعت]

روزے کی نیت

- دن میں نیت کرے تو ضروری ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔

Marfat.com

● کئی روزے قضا ہو گئے تو نیت میں یہ ہونا چاہئے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضاء دوسرے کی قضاء اور اگر کچھ اس سال کے قضاء ہو گئے اور کچھ اگلے سال کے باقی ہیں تو نیت یہ ہونی چاہئے کہ اس رمضان کی اور اس رمضان کی قضاء۔ اگر دن اور سال کو معین نہ کیا جب بھی ہو جائیں گے۔

[بہار شریعت]

جن چیزوں سے روزہ نہیں جاتا

● بھول کر کھایا پیا، جماع کیا، روزہ فاسد نہ ہوا۔ خواہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

[بہار شریعت]

● مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اڑتا ہے یا غلہ کا غبار ہو یا ہوا سے خاک اڑی یا جانوروں کے کھر یا ٹاپ سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا اگرچہ روزہ دار ہونا یاد تھا۔

[بہار شریعت]

● تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

[بہار شریعت]

● بوسہ لیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

[بہار شریعت]

● غسل کیا اور پانی کی خنکی اندر محسوس ہوئی یا کلی کی اور پانی بالکل باہر پھینک دیا صرف کچھ تری منہ میں رہ گئی تھوک کے ساتھ نگل لیا دانت یا منہ میں خفیف چیز بے معلوم سی رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خود ہی اتر گئی۔ ان سب صورت میں روزہ نہ گیا۔

[بہار شریعت]

● عورت کی طرف بلکہ اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہو گیا یا بار بار جماع کے خیال سے انزال ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

[بہار شریعت]

● بات کرنے میں ہونٹ تھوک سے تر ہو گئے اور اسے پی گیا یا منہ سے رال ٹپکا مگر تار ٹوٹا

Marfat.com

نہ تھا کہ اسے چڑھا کر پی گیا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگر چہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا۔ مگر ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

[بہار شریعت]

- احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگر چہ غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے والے کی نسبت فرمایا جیسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا اور حدیث میں فرمایا غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے اور غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔

[بہار شریعت]

- تِل یا تِل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک کے ساتھ حلق سے اتر گئی تو روزہ نہ گیا۔ مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔

[بہار شریعت]

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

- حقہ، سگار، سگریٹ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے اگر چہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچا ہو۔ پان یا تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگر چہ پیک تھوک دی ہو کیونکہ اس کے باریک اجزاء ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔

[بہار شریعت]

- ناک میں ریٹھ جمع ہو گئی اور سانس کے ذریعہ کھینچ کر نگل لیا روزہ نہ گیا۔
- دوسرے کا تھوک نگل لیا یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر لے کر نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔
- کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا، روزہ جاتا رہا۔ مگر جب کہ روزہ دار ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا۔ اگر چہ قصداً ہو۔ کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی اور اس کے حلق میں چلی گئی تو روزہ جاتا رہا۔

[بہار شریعت]

- آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا، ایک قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ ہے اور اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔

[بہار شریعت]

Marfat.com

- عورت کا بوسہ لیا یا چھوا یا مباشرت کی یا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو ان حالتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

[بہار شریعت]

- عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا دبیز ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو روزہ فاسد نہ ہوا۔ اگرچہ انزال ہو گیا۔

[بہار شریعت]

- قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہو گئی تو بھر منہ ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی یا نہ لوٹائی تو اگر بھر منہ نہ ہو تو روزہ نہ گیا اگرچہ لوٹ گئی یا اس نے خود لوٹائی۔ اور بھر منہ ہے اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔

[بہار شریعت]

- نتھنوں سے دوائی چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔ پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو روزہ نہیں گیا۔
- سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھا لیا یا منہ کھولا تھا پانی کا قطرہ یا اولا حلق میں چلا گیا تو روزہ جاتا رہا۔

[بہار شریعت]

صرف قضا لازم

- یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی کھایا پیا یا جماع کر لیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی یا کھانے پینے پر مجبور کیا گیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا اگرچہ اپنے ہاتھ سے کھایا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔ یعنی اس روزے کے بدلے ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔

[بہار شریعت]

- بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا تھا یا نظر کرنے سے انزال ہو گیا تھا، احتلام ہوا یا قے ہوئی، ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا اب قصداً کھا لیا تو صرف قضاء لازم ہے۔

[بہار شریعت]

Marfat.com

- عورت کے ہونٹ چوسے یا بوسہ لیا یا عورت کا بدن چھوا اگرچہ کوئی کپڑا حائل ہو پھر بھی بدن کی گرمی محسوس ہوئی ہو اور ان سب صورتوں میں انزال بھی ہو گیا یا مباشرت سے انزال ہو گیا، روزہ دار عورت سو رہی تھی اسی حالت میں وطی کی گئی۔ ان سب صورتوں میں صرف قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔

[بہار شریعت]

- یہ گمان کرے کہ رات ہے اور سحری کھالی حالانکہ صبح ہو چکی تھی۔ یہ گمان کرے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا حالانکہ ڈوبا نہ تھا تو ان صورتوں میں صرف قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔

[بہار شریعت]

- مسافر نے اقامت کی، حیض ونفاس والی عورت پاک ہو گئی مریض تھا اچھا ہو گیا، کافر تھا مسلمان ہو گیا، مجنون کو ہوش آ گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا۔ ان سب صورتوں میں جو کچھ دن کا حصہ باقی رہ گیا ہو اسے روزے کے مثل گزارنا واجب ہے۔

[بہار شریعت]

- حیض ونفاس والی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہو گئی اگرچہ ضحوۂ کبریٰ سے پیشتر ہو اور روزہ کی نیت کر لی تو آج کا روزہ نہ ہوا نہ فرض نہ نفل اور مریض یا مسافر نے نیت کر لی یا مجنون تھا ہوش میں آ کر نیت کر لی تو ان سب کا روزہ ہو گیا۔

[بہار شریعت]

- صبح سے پہلے یا بھول کر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی یاد آنے پر فوراً جدا ہو گیا تو کچھ نہیں اور اسی حالت پر رہا تو قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

[بہار شریعت]

- میت کے روزے قضاء ہو گئے تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرے یعنی جب کہ وصیت کی اور مال چھوڑا ہو ورنہ ولی پر ضروری نہیں۔ کر دے تو بہتر ہے۔

[بہار شریعت]

کفارہ بھی لازم

- جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ

Marfat.com

رمضان کی نیت کی ہو اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔

[بہار شریعت]

- کفارہ لازم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر واقع نہ ہوا ہو جو روزہ کے منافی ہو یا بغیر اختیار، ایسا امر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ افطار کرنے کی رخصت ہوتی، مثلاً عورت کو اسی دن حیض یا نفاس آ گیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

[بہار شریعت]

- مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں مگر گلِ ارمنی یا وہ مٹی جس کے کھانے کی اسے عادت ہے، کھائی تو کفارہ واجب ہے اور نمک تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے زیادہ کھایا تو نہیں۔

[بہار شریعت]

- سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ صبح طلوع ہو گئی یا بھول کر کھا رہا تھا، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا اور نگل لیا دونوں صورت میں کفارہ واجب مگر جب منہ سے نکال کر پھر کھایا ہو تو صرف قضا واجب ہو گی کفارہ نہیں۔

[بہار شریعت]

- عورت نے نابالغ یا مجنون سے وطی کرائی یا مرد کو وطی کرنے پر مجبور کیا تو عورت پر کفارہ واجب ہے مرد پر نہیں۔

[بہار شریعت]

- رمضان میں روزہ دار قتل کے لئے لایا گیا اس نے پانی مانگا کسی نے اسے پانی پلایا پھر وہ چھوڑ دیا گیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں۔

[بہار شریعت]

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

شبِ قدر کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ؕ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ؕ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌمِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ؕ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ ؕ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؕ

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پارہ ۳۰ سورۂ قدر]

پیارے دینی بھائیو! شبِ قدر برکت والی رات ہے اس کو شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ سال بھر کے وظائف اور خدمات پر مامور کئے جاتے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت اور قدر کے باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس رات میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔

[خزائن العرفان]

ہزار مہینوں سے افضل

شبِ قدر بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے قرآن مقدس میں اس کو ہزار مہینوں سے افضل بتایا ہے۔ ہزار مہینے کے تراسی [۸۳] سال چار ماہ ہوتے ہیں۔ وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے۔ جو شخص اس ایک رات کو عبادت میں گزار

Marfat.com

دے اس نے گویا تراسی برس چار ماہ سے زیادہ زمانہ عبادت میں گزار دیا اور اس زیادتی کا حال بھی معلوم نہیں کہ ہزار مہینے سے کتنے ماہ زیادہ افضل ہے۔ حقیقت میں اللہ جل شانہٗ کا بہت ہی بڑا انعام ہے قدر دانوں کے لئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی نعمت عطا فرمائی اس سے پہلے ایسی فضیلت والی رات کسی امت کو نہ ملی۔

سورۂ قدر کا شانِ نزول

سورۂ قدر کی شانِ نزول کے بارے میں چند روایات اور اقوال ہیں جن میں پہلی روایت ہے کہ ایک مرتبہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت اور دوسری امتوں کی عمروں کا توازن کیا تو معلوم ہوا کہ دوسری امتوں کو اللہ عزوجل شانہٗ نے بڑی طویل عمریں دی ہیں مگر آپ کی امت کی عمریں نہایت ہی قلیل ہیں۔ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اقدس میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میری امت دوسری امت سے نیک اعمال میں آگے نہیں بڑھ سکے گی کیونکہ دوسروں کی عمریں طویل ہیں اور میری امت کی عمریں قلیل ہیں۔ یہ گمان کر کے آپ کے چہرہ اقدس پر رنج کے آثار نمودار ہوئے۔ اللہ عزوجل شانہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی کی خاطر وہی نازل فرمائی کہ اے محبوب [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] اس خیال کو دل سے نکال دو۔ میں نے تمہاری امت کو شبِ قدر عطا فرمائی ہے جس میں کی گئی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہوگی۔

بنی اسرائیل کے ایک ولی کا واقعہ

ایک دن خاتم النبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے سامنے بنی اسرائیل کے حالات بیان فرمائے اور دورانِ وعظ ونصیحت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عبادت گزار بندے کا بھی ذکر فرمایا جس کا نام حضرت شمعون[1] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا جو عبادت گزاری کے لئے ضرب المثل تھے۔ ہزار مہینے تک روزے رکھتے، رات بھر خدا کی عبادت اور نماز میں مشغول رہتے۔ دن کے وقت ہتھیار باندھ کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے۔ غریب لوگوں کی حمایت کرے۔ مشرکوں اور کافروں کی سرکوبی کرتے اور ان

[1] کسی نے اس ولی کا نام شمسون بھی کہا ہے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

کے مال کو غرباء میں تقسیم کرتے۔ جسمانی طاقت اور روحانی قوت کا یہ حال تھا کہ لوہے کی بھاری بھاری مضبوط زنجیریں عورتوں کی چوڑیوں کی طرح ان کے ہاتھ سے ٹوٹ کر گر جاتی تھیں۔ کفار نے جب دیکھا کہ شمعون [رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ] پر کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو انہوں نے آپ کی بیوی کو ساتھ ملانے کی کوشش کی تا کہ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی حراست میں کسی نہ کسی طرح لیا جائے۔

چنانچہ فاسق لوگوں نے حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیوی سے جا کر کہا کہ اگر تم اپنے خاوند کو رات کے وقت سوتے ہوئے مضبوط رسیوں سے جکڑ کر باندھ دو اور پھر صبح کو ہمارے حوالے کر دو تو اس کے بدلے تمہیں بہت سا مال و دولت دیا جائے گا۔ بیوی دولت کے لالچ میں آ گئی اور اپنے بہادر اور پکے دیندار شوہر کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسے رات کو مضبوط رسیوں سے باندھ دیا۔ صبح کو جب حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ کیا بات ہے مجھے کس نے باندھا ہے۔ ہوشیار بیوی نے اپنی محبت اور وفاداری کا نقلی ثبوت دیتے ہوئے جواب دیا کہ میں تو آپ کی قوت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ میں آپ کی قوت کا کرشمہ اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہتی ہوں۔ یہ سحر بیانی سن کر حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہو گئے اور بات رفع دفع ہو گئی اور آپ نے رسیوں کو کھول دیا۔

اس واقعہ کے بعد آپ کی بیوی اس تاک میں لگی رہی کہ جب موقع ملے آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد دوبارہ موقع پا کر ایک رات پھر اپنے شوہر کو لوہے کی زنجیر میں جکڑ دیا مگر اللہ کے اس نیک بندے حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر لوہے کی زنجیر کا کچھ اثر نہ ہوا اور بیدار ہوتے ہی ایک جھٹکے میں زنجیر کی ایک کڑی ٹوٹ کر الگ ہو گئی۔ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ اس نے یہ کیا کیا۔ بیوی نے دوبارہ اپنی بات سے معاملہ ٹال دیا اور کہا میں صرف آپ کی طاقت آزما رہی تھی کہ کیا آپ پر لوہے کی زنجیر کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب میں راز ظاہر کر دیا اور کہا میں ولی ہوں اور دنیا کی کوئی چیز مجھ پر اثر نہیں کر سکتی مگر میرے سر کے بال[1] آخر کار بیوی کو جب بھید معلوم ہو گیا تو اس نے ایک رات حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ

[1] اس بزرگ کے سر پر اٹھارہ طویل گیسو تھے جو زمین تک لٹکتے رہتے تھے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

علیہ کو ان کے بالوں کے ساتھ باندھ دیا آخر کار آپ نے کھولنے کی بہت کوششیں کی مگر تمام کوششیں رائگاں ہوگئیں۔ لالچی بیوی نے اس حالت میں حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک ستون سے باندھ کر آپ کی ناک کان کاٹ دی اور آنکھیں نکال دیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ولی کی بے عزتی پر غضب الٰہی نے ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا اور دھوکہ دینے والی بیوی پر قہر کی بجلی گری اور وہ خاک ہوگئی۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تکالیف آپ کی بندگی اور ہزار مہینے تک جہاد فی سبیل اللہ کا حال سن کر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تو کسی بھی طرح حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت وریاضت کا ثواب اور اجر حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری عمریں تو اتنی لمبی نہیں ہیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی حسرت انگیز آرزو پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے شب قدر جیسی بابرکت رات عطا فرمائی کہ اس رات کی عبادت حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نزول

پیارے دینی بھائیو! شب قدر میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے حضرت علامہ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ ملائکہ نے جب ابتداء میں تجھے دیکھا تھا تو تجھ سے نفرت ظاہر کی تھی اور بارگاہِ عالی میں عرض کیا تھا کہ انسان کو پیدا فرماتا ہے جو دنیا میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اس کے بعد والدین نے جب تجھے پہلے دیکھا تھا جب کہ تو منی کا قطرہ تھا تو تجھ سے نفرت کی تھی حتیٰ کہ کپڑوں کو اگر لگ جاتا تو کپڑے کو دھونے کی نوبت آتی لیکن جب اللہ عزوجل شانہ نے اس قطرہ کو بہتر صورت عطا فرمائی تو والدین بھی شفقت وپیار کرنے لگے اور آج جب کہ توفیق الٰہی سے شب قدر میں عبادت الٰہی میں مشغول ہے تو ملائکہ بھی رحمتوں کے ساتھ اترتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی شب قدر میں اترتے ہیں جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے

Marfat.com

ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

[بیہقی]

عبادت کے لئے کھڑا ہو

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! حدیث پاک میں کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھے اور اسی حکم میں دوسری عبادات اور ذکر و وظائف بھی شامل ہیں اور ثواب کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ ریاکاری اور دکھاوا نہ ہو ورنہ ثواب کے بجائے گناہ ہوگا بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عبادت کرے۔ عبادت کا یہی مقصد ہے۔

ساری چیز سے محروم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا ساری بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔

[ابن ماجہ]

پیارے دینی بھائیو! اس شخص کی محرومی میں کیا شک جس نے ایسی فضیلت والی رات غفلت میں گزار دی کہ ایک رات کی عبادت سے تراسی سال چار ماہ سے زیادہ کا ثواب ملے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے شک سچ فرمایا کہ وہ شخص گویا ساری بھلائی سے محروم رہ گیا۔

آخری عشرہ کی طاق راتیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

Marfat.com

شبِ قدر کے متعلق دریافت کیا تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ [۲۱ / ۲۳ / ۲۵ / ۲۷ / ۲۹] رمضان المبارک کی آخری رات میں جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے عبادت کرے۔ اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ شبِ قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔ صاف شفاف نہ زیادہ گرمی نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا اس میں چاند کھلا ہوا ہے، اس رات صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے، نیز اس کی علامتوں میں یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ عزوجل شانہٗ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔

[درمنثور]

شب قدر کا خاص وظیفہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتایئے تو سہی اگر مجھ کو معلوم ہو جائے کہ فلاں رات شب قدر ہے تو میں اس رات کیا دعا مانگوں؟ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دعاء مانگو!

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

الٰہی تو گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے درگزر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے پس تو مجھے معاف کر دے۔

[ریاض الصالحین]

چار عابد

ابن ابی حاتم میں ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار عابد پیغمبروں کا ذکر کیا جنہوں نے اَسی [۸۰] سال تک اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت کی تھی۔ آنکھ جھپکنے کے برابر بھی خدائے تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی تھی وہ پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام حضرت حزقیل علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہم اجمعین کو یہ سن کر حیرت و تعجب ہوا کہ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمانے لگے۔ اے محمد [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] آپ کی امت نے اس جماعت کی عبادت پر تعجب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی افضل چیز آپ پر نازل فرمائی اور فرمایا کہ یہ افضل ہے اس سے جس پر آپ اور آپ کی امت نے تعجب ظاہر کیا تھا تو آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بے حد خوش ہوئے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس رات [شب قدر] کا نیک عمل اس کا روزہ اس کی نماز ایک ہزار ایسے مہینوں کے روزوں اور نمازوں سے افضل ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔

قرآن پاک کا نزول

شب قدر کی عظمت اور بزرگی کی سب سے بڑی وجہ نزول قرآن ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳۰ سورہ قدر]

قرآن مجید جسے ہم کلام اللہ کہتے ہیں آسمانی کتابوں کے سلسلے میں آخری اور مکمل کتاب ہے اور اب یہی کتاب روئے زمین کے انسانوں کے لئے شمع ہدایت ہے اس لئے قرآن پاک کو دنیا کی تمام کتابوں کے مقابلہ میں لاریب ہونے کی برتری حاصل ہے۔ قرآن مقدس جس ذاتِ اقدس کا کلام ہے وہ ساری کائنات میں عظیم تر ہے پھر جس پیغمبر اعظم [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] پر اس کا نزول ہوا وہ بھی عظیم ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب ہے جس کا کوئی ثانی نہیں ہے بلکہ اسی کے طفیل یہ دنیا قائم ہے وہ شہر بھی دنیا کے تمام شہروں سے افضل ہے، پھر کیوں نہ اس رات کو بھی عظمت حاصل ہو جس رات میں قرآن مقدس کا نزول شروع ہوا چنانچہ اس رات کو وہ فضیلت حاصل ہوئی کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے اسے قرآن مجید میں لیلۃ القدر [شب قدر] کا نام دیا ہے۔

Marfat.com

قرآن پاک کے نزول کا آغاز جب غارِ حرا میں پہلی وحی سے ہوا تو اس وقت لیلۃ القدر تھی پھر رفتہ رفتہ تیئس [۲۳] سال تک موقع محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات کا نزول ہوتا رہا آخر جب قرآن پاک کی تکمیل ہوئی اور آخری وحی آئی تو اس وقت بھی شب قدر تھی اسی طرح قرآن پاک کا شب قدر کی رات میں نازل ہونے کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ جب اس کا آغاز ہوا تو بھی شب قدر تھی اور جب نزول کا اختتام ہوا تو بھی شب قدر تھی چنانچہ اسی نزول قرآن پاک کی وجہ سے اس رات کو وہ عزت و عظمت حاصل ہے جو اور کسی رات کو حاصل نہیں۔

بیت العزت

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس کو رمضان المبارک میں اتارا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

رمضان کا وہ مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

[کنزالایمان، پ ۲ ع ۷]

قرآن مقدس بتمامہ رمضان المبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیت العزت میں رہا یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا حضرت جبرئیل امین [علیہ السلام] لاتے رہے قرآن مقدس کا یہ نزول تیئس [۲۳] سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔

[خزائن العرفان]

شب قدر کو عطا فرمانے کی وجہ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم کے حضور بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا جس نے ہزار ماہ راہِ خدا میں اپنے کندھے پر ہتھیار اٹھائے تھے آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اظہار تعجب فرمایا اور اپنی امت کے لئے ایسی نیکی کی تمنا فرمائی اور کہا اے رب! تو نے میری امت کو سب سے کم عمر والا بنایا اور اعمال میں سب امتوں سے کم کیا ہے۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ جتنی مدت بنی اسرائیل کے اس آدمی نے راہِ خدا میں ہتھیار اٹھائے تھے آپ کو اور آپ کی امت کو اس طویل مدت کے مقابلہ میں ایک رات بخشی گئی یہ نعمت عظمیٰ [شب قدر] اس امت کے خصائص میں سے ہے۔

[مکاشفته القلوب]

عظیم تجلّی

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ شب قدر میں زمین پر بے شمار فرشتوں کو اترنے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جیسا کہ حدث شریف میں وارد ہوا ہے۔ انوار چمکتے ہیں عظیم تجلی ہوتی ہے لوگ اس میں مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر زمین وآسمان کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں اور جب ان پر آسمانوں کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں تو وہ آسمانوں میں فرشتوں کو ان صورتوں میں دیکھتے ہیں جن میں وہ مشغولِ عبادت ہوتے ہیں، بعض قیام میں، بعض قعود میں، بعض رکوع میں بعض سجود میں، بعض اذکار میں، بعض شکر میں، اور بعض تسبیح وتہلیل میں مصروف ہیں۔

بعض لوگوں پر جنت کے احوال منکشف ہوتے ہیں اور وہ جنت کے محلات، گھر، حوریں، نہریں، درخت، کیاریاں اور جنت کے پھل وغیرہ دیکھتے ہیں اور عرشِ اعظم کا نظارہ کرتے ہیں۔ انبیاء، اولیاء، اور صدیقین کے مقامات کو دیکھتے ہیں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی آنکھوں سے حجابات اٹھ جاتے ہیں وہ رب ذوالجلال کے جمال آراء کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ پاتے۔

[مکاشفته القلوب]

Marfat.com

تمام ماہِ رمضان کے قیام سے بہتر

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہ رمضان کو ستائیسویں رات صبح ہونے تک عبادت میں گزار دی وہ مجھے رمضان کی تمام راتوں سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی اے ابا جان [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] وہ ضعیف مرد اور عورتیں کیا کریں جو قیام پر قدرت نہیں رکھتے۔ مالکِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تکیہ نہیں رکھ سکتے جن کا سہارا لیں۔ اس رات کے لمحات میں سے کچھ لمحہ بیٹھ کر گزاریں اور اللہ عزوجل شانہٗ سے دعا مانگیں مگر یہ بات اپنی امت کے تمام ماہِ رمضان کو قیام میں گزرانے سے زیادہ محبوب ہے۔

[مکاشفته القلوب]

جنت میں داخل ہوا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شب قدر بیدار ہو کر [یعنی عبادت میں] گزاری اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ عزوجل شانہٗ سے بخشش طلب کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اس پر پر پھیرتے ہیں اور جس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام پر پھیر دیں وہ جنت میں داخل ہوا۔

[مکاشفته القلوب]

فرشتوں کو سلام و مصافحہ کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل! [علیہ السلام] ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر جاؤ۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت لے کر ایک سبز علم [جھنڈا] کے ساتھ اترتے ہیں اور کعبہ شریف کی چھت پر نصب [لگا دینا] کر دیتے ہیں اور پھر فرشتے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں ان میں سے دو کبھی نہیں

Marfat.com

کھلتے مگر شب قدر میں یہ دونوں باز و مغرب و مشرق سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو کہتے ہیں کہ کھڑے بیٹھے ذکرِ الٰہی کرنے والے نماز ادا کرنے والوں کو سلام و مصافحہ کریں اور جو دعاء مانگتے ہیں اس پر آمین کہیں۔ پھر فرشتے ہر مسلمان کو جو جاگتا ہو بیٹھا ہو نماز پڑھتا ہو ذکرِ الٰہی کرتا ہوا سے سلام کرتے ہیں پھر صبح کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام پکارتے ہیں اے فرشتو! چلو وہ عرض کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے امت محمدیہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کے ایماندار بندوں کی حاجات کے بارے میں کیا حکم فرمایا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ عزوجل شانہٗ نے ان پر رحمت کی سب کے گناہ بخش دیئے مگر چار قسم کے آدمیوں کے گناہ نہیں بخشے۔ [۱] ہمیشہ شراب پینے والا [۲] والدین کی نافرمانی کرنے والا [۳] رشتہ توڑنے والا [۴] ناحق قتل کرنے والا۔

[غینته الطالبین]

شب قدر کی تلاش

شب قدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں [یعنی ۲ رمضان المبارک سے ۲۹ رمضان المبارک کی شب تک] تلاش کیا جائے ان تاریخوں میں زیادہ مشہور ستائیسویں رات ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کسی تاریخ کو مقرر یقین کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اکیسویں شب زیادہ قابل اعتماد ہے۔ ایک قول ہے کہ انتیسویں رات شب قدر ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی خیال تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیئسویں رات کو شب قدر کے قائل تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ پچیسویں شب ہے۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ چوبیسویں شب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ ستائیسویں رات ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ ستائیسویں رات کی تاکید زیادہ ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سی رات شب قدر ہے۔

[غنیته الطالبین]

Marfat.com

سات کے عدد کی خصوصیت اور اس کے نکات

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالا سناد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اپنے اپنے خواب رمضان کے آخری عشرہ میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اس پر آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں کے خواب ستائیسویں رات کے متعلق متواتر [مسلسل] میں اس لئے جو شخص شب قدر کو تلاش کرے وہ ستائیسویں رات کو کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے طاق [بے جوڑ] عددوں پر تو سات سے زیادہ کسی طاق عدد کو لائق اعتماد نہیں پایا پھر جب سات کے عدد پر غور کیا تو آسمان بھی سات، زمین بھی سات، دن بھی سات، رات بھی سات، دریا بھی سات، صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی سات، خانہ کعبہ کا طواف بھی سات، رمیٔ جمار بھی سات، انسان کی تخلیق بھی سات اعضاء سے ہے۔ انسان کے چہرے میں بھی سات سوراخ ہیں، قرآن مجید میں حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتیں سات ہیں۔ سورہ الحمد کی آیات سات ہیں، قرآن مقدس کی قرأتیں سات ہیں، قرآن میں منزل سات ہیں۔ سجدہ بھی سات اعضاء سے ہوتا ہے۔ جہنم کے دروازے سات ہیں، جہنم کے نام سات اور اس کے درجے بھی سات ہیں۔ اصحاب کہف سات تھے، سات دن لگاتار آندھی سے قومِ عاد ہلاک ہوئی، حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے، بادشاہ [مصر] نے خواب میں جو گائیں دیکھی تھیں وہ سات تھیں، قحط کے بھی سات سال تھے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب حج سے فارغ ہو کر لوٹو تو سات روزے رکھو۔ نسبتی عورتیں بھی سات ہی حرام ہیں اور سسرالی عورتیں بھی سات ہی حرام ہیں۔ کتا اگر برتن میں منہ ڈال دے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات بار پاک کرنے کا حکم دیا جسمیں پہلی بار مٹی سے مانجھنا ہے سورہ اَلْقَدر کے آغاز سے سلام تک حروف کی تعداد ستائیس ہے [یہاں حروف سے مراد الفاظ ہے] حضرت ایوب علیہ السلام اپنی آزمائش میں سات سال مبتلا رہے۔ حضرت ام المومنین

Marfat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سات سال کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح فرمایا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے شہداء سات طرح کے ہیں [۱] راہ خدا میں مارا جانے والا [۲] طاعون سے مرنے والا [۳] سل کے مرض میں مرنے والا [۴] ڈوب کر مرنے والا [۵] جل کر مر جانے والا [۶] پیٹ کے مرض سے مرنے والا [۷] وضع حمل میں مرنے والی عورت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طول اس زمانے کے سات گز کے برابر تھا اور آپ کے عصا کا طول بھی سات گز تھا جب یہ ثابت ہو گیا کہ اکثر چیزیں سات ہیں تو اللہ تعالیٰ "سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" فرما کر بندوں کو آگاہ کر دیا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے [یعنی سات کا ہندسہ ستائیس میں شامل ہے] اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شب قدر ستائیس تاریخ کو ہوتی ہے۔

[غنیته الطالبین]

شب قدر طاق راتوں میں ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب قدر کو رمضان شریف کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ مالکِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری دس راتوں میں اعتکاف فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ رمضان شریف کی آخری دس راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو۔

[بخاری شریف]

اگر تین کو نو سے ضرب دیا جائے

محدث دہلوی حضرت عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی درستگی کے لئے انہوں نے دو طرح کی وضاحت فرمائی۔ اول یہ کہ لیلۃ القدر کا لفظ نو حروف پر مشتمل ہے یہ کلمہ ساری سورہ قدر میں

Marfat.com

تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے اسی طرح تین کو نو سے ضرب دینے سے ستائیس ہوتا ہے جو اس بات پر دلیل ہے کہ شب قدر ستائیسویں رات کو ہوتی ہے۔ دوسری توضیح یہ پیش کرتے ہیں کہ سورہ قدر تیس الفاظ سے مزین ہے ستائیسواں کلمہ لیلۃ القدر ہے گویا خداوند عظیم کی طرف سے عقل منداور خدا والوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں رات کو شب قدر ہے۔

[تفسیر عزیزی]

خدا کی رضا

شب قدر کے تعین کے سلسلے میں علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ شب قدر کسی خاص تاریخ کو مقرر نہیں ہے بلکہ تمام راتوں میں آتی ہیں اس کے اسرار سے فقط وہ لوگ ہی واقف ہوسکتے ہیں جو اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کی یاد میں گزارتے ہیں جن کو اپنا فائدہ پیارا نہیں بلکہ وہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنا تن من دھن اپنا وقت اپنی زندگی فلاح انسانیت کے لئے وقف کردیتے ہیں وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہیں وہ لوگ جن کو باطنی بصارت عنایت کی گئی ہو جس بصارت سے وہ آنے والے خطرات کو دیکھ لیتے ہیں جس بصارت سے وہ گنہ گار اور عاصیوں کی تقدیر بدل ڈالتے ہیں جس سے وہ چوروں کو بھی مقام ابدالیت عطا کردیتے ہیں اسی بصارت سے وہ شب قدر کا آغاز معلوم کرلیتے ہیں۔

[کشف الغمہ ج ۱]

شب قدر کی پہچان

شب قدر صاف شفاف چمک دار اور کھلی ہوتی ہے اس رات میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈک بلکہ یہ رات موسم بہار کی راتوں کی طرح ہوتی ہے اس رات میں[1] شہاب ثاقب نہیں ٹوٹتے رات کے پچھلے پہر تو بے حد کیف وسرور ہوتا ہے آسمانوں کی طرف دیکھنے سے نور زمین کی طرف آتا ہوا معلوم ہوتا ہے نیز یہ بھی علامت ہے کہ شب قدر کے بعد والی صبح کو سورج میں تیزی نہیں ہوتی اس رات رحمتِ خداوندی کا دنیا والوں پر اتنا نزول ہوتا ہے کہ بیان سے باہر ہے اور ایسی رات میں اہلِ ایمان کا دل قدرتی طور پر عبادت کرنے کو

[1] اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

چاہتا ہے۔

بعض بزرگوں نے ستائیسویں رمضان کی رات میں سمندر کا پانی چکھا تو میٹھا معلوم ہوا۔ بعض بزرگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ ریز ہوتی ہے یہاں تک کہ درخت بھی اس رات سجدہ کرتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر اپنی جگہ قائم ہو جاتے ہیں۔ مگر عام لوگوں کی نسبت اہل نظر کو شب قدر کا زیادہ مشاہدہ ہوتا ہے دراصل اس رات کا مزہ اور سرور الفاظ میں کیسے بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس رات کو عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے کیونکہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ شب بیداری سے زیادہ ہے اس لئے پہلے نماز بعد میں شب بیداری عارف اور اولیاء کرام کو یہ رات رحمتِ خداوندی سے معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ اس رات کو وہ اپنی باطنی نگاہ کے ذریعے عرش معلیٰ سے ایک قسم کے نور کا ظہور دیکھتے ہیں جو آسمانوں اور دنیا والوں پر ظاہر ہوتا ہے جو عام راتوں میں نہیں ہوتا صرف شب قدر کی رات کو نازل ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے انہیں شب قدر کا علم ہو جاتا ہے اس کے علاوہ شب قدر میں زمین پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور انہیں اپنی باطنی نگاہ سے وہ نظر آتے ہیں تو اس سے بھی شب قدر کا پتہ چل جاتا ہے باقی جنہیں اللہ تعالیٰ شب قدر کے بارے میں بتانا چاہتا ہے بتا دیتا ہے۔ جن لوگوں نے شب قدر دیکھی ہے ان کا کہنا ہے کہ ایک خاص قسم کی روشنی ظاہر ہوتی ہے لیکن اس کا ظاہر ہونا صرف ان لوگوں پر واضح ہوتا ہے جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ ظاہر کرنا چاہے ورنہ ساتھ ساتھ بیٹھے دو انسانوں میں سے ایک اس رات کو جلوہ پاتا ہے اور دوسرا جلوہ نہیں پاتا اور محروم رہ جاتا ہے۔

سرداراور سروری

کہا گیا ہے کہ سید البشر حضرت آدم علیہ السلام اور سید العرب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اہل فارس کے سردار تھے اسی طرح سید الروم حضرت صحیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ سید الحبش حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح تمام بستیوں میں سروری مکہ مکرمہ کو اور وادیوں میں سب سے برتری بیت المقدس

Marfat.com

کو حاصل ہے۔ سید الایام جمعہ ہے کتابوں میں قرآن کریم کو سروری حاصل ہے۔ سورتوں میں سورہ بقرہ کو اور آیتوں میں آیۃ الکرسی کو سب پر بزرگی وفضیلت حاصل ہے۔ پتھروں میں حجرِ اسود کو تمام پتھروں پر بزرگی حاصل ہے اور چاہِ زم زم سب کنوؤں سے افضل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہر عصا سے برتر تھا اور جس مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام تھے وہ تمام مچھلیوں میں افضل تھی۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی تمام اونٹنیوں میں افضل تھی اسی طرح براق ہر گھوڑے سے افضل تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی تمام انگشتریوں سے افضل تھی ماہِ رمضان تمام مہینوں سے افضل و برتر ہے۔ راتوں میں شب قدر کو تمام راتوں پر سروری اور فضیلت حاصل ہے۔

[غنیة الطالبین]

چوتھائی تلاوت قرآن کا ثواب

امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سعید بن مسیب کا قول نقل کیا ہے کہ جو شخص شب قدر میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کیا اس کو شب قدر کا ایک حصہ مل گیا۔ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس نے عشاء اور مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے شب قدر سے اپنا حصہ پالیا۔ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سورہ قدر کی تلاوت کی اس نے چوتھائی قرآن کی تلاوت کی۔ سورہ قدر کو رمضان المبارک کی آخری نماز عشاء میں پڑھنا مستحب ہے۔

[غنیة الطالبین]

عذاب قبر سے محفوظ

پیارے دینی بھائیو! شب قدر میں عشاء کی نماز اور تراویح پڑھنے کے بعد نوافل پڑھنا چاہیے۔

شب قدر میں چار رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ تکاثر ایک دفعہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ اس کے دو فائدے ہوں گے۔ سکرات میں آسانی ہوگی اور عذابِ قبر سے محفوظ و مامون رہے گا۔

[نزهته المجالس]

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رحمت والدین پر

شب قدر میں دو رکعت نماز نفل ادا کرے اس ترکیب سے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سات بار پڑھے۔

سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر سات مرتبہ استغفر اللہ کا ورد کرے ابھی جگہ چھوڑنے بھی نہ پائے گا کہ اللہ عزوجل شانہ کی رحمت اس پر اور اس کے والدین پر جلوہ فگن ہو جائے گی۔

دعا قبول ہوگی

شب قدر میں چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ القدر ایک بار اور سورہ اخلاص [قل ھو اللہ] ستائیس بار پڑھے اور دوسری ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر تین بار اور سورہ اخلاص پچاس بار پڑھی جائے۔ پھر سلام کے بعد سجدہ میں جا کر یہ پڑھے۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ"۔ اس کے بعد جو دعاء مانگی جائے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوگی۔

شب قدر کا غیر متعیّن ہونا

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی کہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے اپنے بندوں کو یقینی طور پر شب قدر کیوں نہیں بتایا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگ اس پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں کہ ہم ایسی رات میں عبادت کر چکے ہیں جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کر دی ہم کو بارگاہِ الٰہی سے بڑے بڑے مراتب حاصل ہو گئے، جنت مل چکی، یہ خیال کر کے وہ عمل سے غافل ہو جائیں گے اور مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں گے جس کا نتیجہ بربادی ہی ہے۔ شب قدر کے تعین سے آگاہ نہ کرنے کی وجہ یہی ہے جو موت سے آگاہ نہ کرنے کی ہے تا کہ اپنی موت کا وقت جاننے والا یہ نہ کہنے لگے کہ ابھی تو میری عمر بہت بڑی ہے۔ دنیا میں تو ابھی عیش کر لوں، لذتیں خواہشیں پوری کر لوں جب زندگی کے

Marfat.com

خاتمہ کا وقت آئے گا تو اس وقت توبہ کرلوں گا اور عبادت میں مشغول ہو جاؤں گا اور نیکو کاری کی حالت میں میرا خاتم ہوگا اس لئے اللہ عزوجل شانہٗ نے مرنے کا وقت پوشیدہ رکھا تا کہ ہمیشہ موت کی فکر لگی رہے اور نیک عمل میں مصروف رہیں۔ ہمیشہ توبہ کرتے رہیں۔ اعمال کی اصلاح میں مشغول رہیں۔ موت اس حال پر آئے کہ وہ نیکی پر قائم ہوں اس طرح دنیا میں لذتوں سے محفوظ ہوں اور آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے باعث عذاب سے بچ جائیں۔

[غنیته الطالبین]

انسان کی عقل

شب قدر کی فضیلت اور ثواب عام راتوں سے کئی گنا زیادہ ہے کیونکہ قرآن مقدس میں فرمایا گیا ہے "وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ"۔ انسان کی عقل کیا ادراک کرے گی کہ شب قدر کیا ہے۔ یہ الفاظ اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس رات کا ثواب جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیا ہے اسے عام انسانوں کے ذہن ادراک نہیں کر سکتے لیکن اس اجر کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگلی آیت میں واضح کر دیا ہے کہ اس ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ایک ہزار مہینے کے تراسی سال چار ماہ ہوتے ہیں اگر ایک شخص کی عمر اتنی مدت سے زیادہ ہو اور دن رات اللہ عزوجل شانہ کی عبادت میں گزارے اور اس کی اطاعت میں کسی قسم کی کمی نہ چھوڑے تو پھر بھی اس رات کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔ عبادت سے مراد اللہ تعالیٰ کی ایسی اطاعت اور یاد ہے کہ جس میں کوتاہی نہ ہو۔ عبادت کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو کیونکہ اگر عبادت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے علاوہ کوئی اور مقصد ہو تو عبادت کا مقصد ہی ختم ہو جائے گا اور ایسی عبادت کا اللہ عزوجل شانہٗ کے ہاں کوئی ثواب نہیں۔ عبادت میں ریاکاری سے بھی پرہیز کرنا چاہئے جو عبادت رضائے الٰہی کے لئے ہو حقیقت میں وہی عبادت ہے۔ شب قدر کی عبادت کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ اس رات کی عبادت کا معاوضہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک ہزار مہینے کی عبادت کا ہے گویا کہ شب قدر کا نیک عمل ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔

Marfat.com

پانچ چیزوں میں پانچ چیزیں چھپی ہیں

ایک مقولہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں کے اندر چھپا رکھا ہے۔[۱] بندہ کی اطاعت میں اپنی رضا کو[۲] بندہ کی نافرمانیوں میں اپنے غضب کو[۳] درمیانی نماز کو دوسری نمازوں میں [۴] مخلوق میں اپنے اولیاء کو [۵] اور ماہِ رمضان المبارک میں شب قدر کو۔

[غنیته الطالبین]

پانچ مخصوص راتیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب رسولِ عربی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچ مخصوص راتیں عطا فرمائی ہیں پہلی رات قدرت اور معجزہ والی رات ہے جس میں انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

پاس آئی قیامت اور شق ہوگیا چاند۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۷ ع ۸]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے عصا کے ضرب سے سمندر شگافتہ ہوگیا لیکن رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ یہ سب سے بڑا معجزہ تھا۔

دوسری رات دعوت اور قبولیتِ دعوت کی تھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔

اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۶ ع ۴]

تیسری رات حکم اور فیصلہ کی رات تھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ

Marfat.com

حَکِیْمٍ۔
بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بے شک ہم ڈر سنانے
والے ہیں اس میں باٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔
[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۵ ع ۱۴]

چوتھی رات قرب اور نزدیکی کی تھی یعنی معراج کی رات اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔
سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی
الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی،
پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجدِ
اقصیٰ تک۔
[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۵ ع ۱]

پانچویں رات تحیۃ وسلام کی رات ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ
خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا،
بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا ہے۔ شب
قدر ہزار مہینوں سے بہتر، اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں۔
[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳۰ سورہ قدر]

اور یہ شب قدر کی رات ہے۔
[غنیۃ الطالبین]

شب قدر کی اطلاع

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لئے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرمادیں گے مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی کیا بعید ہے کہ یہ اٹھا لینا اللہ کے علم میں بہتر ہو لہٰذا اب اس رات کو نویں، ساتویں اور

Marfat.com

پانچویں رات میں تلاش کرو۔

[بخاری شریف]

شب قدر میں مومنوں کو اعزاز

روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام شب قدر میں جب آسمان سے اترتے ہیں تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہتا جس سے انہوں نے سلام کر کے مصافحہ نہ کیا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ اس شخص کی جلد کے رونگٹے کھڑے ہوں گے اس کا دل نرم ہوگا اور اس کی آنکھ سے آنسو بہیں گے۔ اسی طرح کی ایک روایت میں آیا ہے کہ شہنشاہ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کے لئے پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! [صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم] غمگین نہ ہو۔ میں جب تک تمہاری امت کو انبیاء کے مراتب و درجات عطا نہیں کروں گا ان کو دنیا سے نہیں نکالوں گا اور اس کی صورت یہ ہے کہ انبیاء علیہ السلام کے پاس چونکہ فرشتے کلام پیام وحی اور اعزاز لے کر آتے تھے۔ اسی طرح شب قدر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے سلام و رحمت کے ساتھ امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوتے ہیں۔

[غنیتہ الطالبین]

جنت میں ایک شہر

شب قدر میں بیس رکعات نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا گویا ابھی ابھی پیدا ہوا ہو اور ہر حرف کے عوض جو اس نے نماز میں پڑھا ہے اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنایا جائے گا اور اس میں بے شمار حوریں ہوں گی۔

[تذکرۃ الواعظین]

ہزار محل

جو شب قدر میں چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک بار اور سورہ اخلاص ستائیس بار پڑھے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے

Marfat.com

گا جیسا کہ ابھی پیدا ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔

سمندر کا پانی

حضرت سیدنا عثمان ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے عرض کیا اے آقا مجھے کشتی چلاتے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا میں نے دریا کے پانی میں ایک بات دیکھی ہے جس کو میری عقل تسلیم نہیں کرتی۔ آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ غلام نے عرض کیا ہر سال ایک ایسی رات آتی ہے جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس بار خیال رکھنا جیسے ہی سمندر کا پانی میٹھا ہو جائے مجھے خبر کرو۔ جب رمضان کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کیا کہ آج سمندر کا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔

[تفسیر عزیزی]

انتباہ

بعض لوگ شب قدر میں عشاء کی نماز کے لئے سات بار آذان کہتے ہیں۔ یہ بے اصل ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

[انوار الحدیث]

افسوس

پیارے دینی بھائیو! آج کا ماحول ایسا بن چکا ہے کہ لوگ مخصوص راتوں بیداری کا ثبوت تو دیتے ہیں لیکن عبادت نہیں کرتے بلکہ دوستوں کے ساتھ چائے نوشی اور گفتگو طنز و مزاح میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

اس شب بیداری کا کوئی فائدہ نہیں اس سے بہتر تو یہ ہے کہ عشاء کی نماز باجماعت پڑھ کر سو جائیں تا کہ فجر کی نماز اٹھ کر باجماعت ادا کر سکیں کہ یہ فرض ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس رات کثرت سے نوافل نمازیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔

وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ

اِعتکاف کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَعَھِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ۝

اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم [علیہ السلام] اور اسمٰعیل [علیہ السلام] کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لئے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱ ع ۱۵]

اس آیت کریمہ سے ثبوت ملتا ہے کہ یہ بہت پرانی عبادت ہے اور گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں بھی جاری تھی۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے پاک وصاف رکھو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دین ابراہیمی میں اعتکاف تھا اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو چالیس دن طور سینا پر گزارے تھے وہ بھی ایک طرح کا اعتکاف تھا۔

اعتکاف کسے کہتے ہیں

اعتکاف کے لغوی معنیٰ ایک جگہ پر اپنے آپ کو پابند رو کے رکھنے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ایک ایسی عبادت ہے جس میں مسلمان مقررہ وقت تک دنیا سے الگ ہوکر یادِ الٰہی کے لئے مسجد میں بیٹھ جاتا ہے اور یہ عبادت عموماً رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کی جاتی ہے اگرچہ ایسی عبادت کے لئے ہر وقت خود کو مسجد

Marfat.com

میں پابند کیا جاسکتا ہے لیکن عموماً رمضان کے آخری عشرے میں کسی مسجد میں گوشہ نشین ہونے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔ جو سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔

دو حج دو عمرے کا ثواب

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ باعث تخلیق کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔

[بیہقی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا اعتکاف فرمانا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کے لئے بیٹھتے تھے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ جب آپ کا وصال کا سال آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

[ریاض الصالحین]

گناہوں سے محفوظ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے باز رہتا ہے اور اس[1] کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لئے۔

[ابن ماجہ]

دس برس کے اعتکاف سے افضل

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

[1] بہت سے نیک اعمال جس میں معتکف شرکت نہیں کر پاتا ہے مثلاً جنازہ میں شرکت کرنا مریض کی عیادت کرنا اللہ تعالیٰ معتکف کو اس کام کو کیے بغیر نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ آسی۔

Marfat.com

معتکف تھے۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے۔ اس شخص نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے میں بے شک پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے اور نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اقدس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس قبر والے کی عزت کی قسم میں اس کے حق ادا کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا میں اس سے تیری سفارش کر دوں۔ اس نے عرض کیا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے۔ اس شخص نے عرض کیا آپ اپنا اعتکاف بھول گئے۔ فرمایا بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے اس قبر والے [رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] سے سنا ہے [اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا، اتنا کہتے ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے] جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے تو اللہ عزوجل شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتا ہے جن کی مسافت آسمان و زمین کے درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔

[طبرانی]

آخری عشرہ کا اعتکاف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ عزوجل شانہ نے انہیں وفات دی۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سارا قرآن مجید ہر سال ایک بار پیش کیا جاتا تھا لیکن جس سال حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی گئی۔ اس سال دو بار پیش کیا گیا اور شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے لیکن وفات کے سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

[مرأة المناجیح]

Marfat.com

اپنی نذر پوری کرو

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات[1] مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے ایک سال اعتکاف نہ کر سکے جب اگلا سال آیا تو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

[مرأة المناجيح]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب قدر کی تلاش میں اعتکاف فرمایا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر ترکی خیمہ کے اندر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا پھر سرِ مبارک خیمہ سے نکال کر فرمایا میں نے اس رات کی تلاشی میں پہلا عشرہ کا اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس آنے والا آیا اور مجھے بتایا گیا کہ وہ رات آخری عشرہ میں ہے تو جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ آخری عشرے میں بھی اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی میں نے اس رات کو سویرے اپنے کو گیلی مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا لہٰذا تم اسے [شب قدر] آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اس حدیث کے راوی سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور میری آنکھوں نے رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکیسویں کی صبح کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی اقدس پر گیلی مٹی کا اثر تھا۔

[مرأة المناجيح]

عرش کا سایہ

آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کے

---

[1] رات سے مراد دن کے ساتھ ہے۔ اہلِ عرب رات بول کر چوبیس گھنٹے مراد لیتے ہیں نذر کے اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ نہیں ہوتا۔ آسی۔

Marfat.com

آخری عشرہ میں خلوص کے ساتھ اعتکاف کرے۔ اللہ عزوجل شانہ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت کا ثواب درج فرمائے گا اور اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے گا۔

[تذکرۃ الواعظین]

پانچ سو برس کی راہ

سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رضاء الٰہی کے لئے بغیر ریا کے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اس کو ہزار راتوں کی عبادت کا ثواب ملے گا اور اعتکاف کرنے والے اور دوزخ کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔

[تذکرۃ الواعظین]

اعتکاف کے لئے ضروری ہے

اعتکاف کے لئے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے جنہیں ارکان اعتکاف کہا جاتا ہے اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو اعتکاف نہ ہوگا لہٰذا اعتکاف کے چار ارکان ہیں۔ اعتکاف کا پہلا رکن نیت ہے مگر بعض ائمہ نے اسے رکن قرار نہیں دیا بلکہ شرط قرار دیا ہے بہر حال رکن یا شرط تسلیم کیا جائے نیت اعتکاف کے لئے ضروری ہے۔

دوسرا رکن معتکف کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب تک اعتکاف کرنے والا نہیں تو اعتکاف کیسے ہوگا۔ تیسرا رکن مسجد کا ہونا ہے کیونکہ مسجد کے بغیر کسی اور جگہ ویسے ہی بیٹھ جانا اعتکاف نہیں کہلاتا چوتھا رکن معتکف کا مسجد میں رہنا ہے۔ اگر معتکف دورانِ اعتکاف مسجد میں نہیں رہتا تو اعتکاف نہیں ہوگا۔

شرائط اعتکاف

اعتکاف کے لئے چند شرائط کا ہونا بھی ضروری ہے۔ [۱] اعتکاف کرنے والے کا مسلمان ہونا کیونکہ اعتکاف صرف مسلمانوں کی عبادت ہے [۲] اعتکاف کرنے والے کا عاقل ہونا لہٰذا جس کے ہوش وحواس درست نہ ہوں اس کا اعتکاف نہیں لہٰذا دیوانے کا اعتکاف نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی اللہ کا دیوانہ ہو تو اس کا معاملہ الگ ہے [۳] واجب اور سنت

Marfat.com

اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے[۴] عورت کے اعتکاف کے لئے عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا ضروری ہے[۵] عورتوں کا اعتکاف گھر میں ہوگا مسجد میں نہیں[۶] معتکف کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ جو نابالغ اچھے برے کی تمیز کا شعور رکھتا ہو اعتکاف کرسکتا ہے۔

اعتکاف کے درجات

سب سے افضل درجے کا اعتکاف مسجد حرام کا اعتکاف[1] ہے پھر اس کے بعد مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعتکاف کا درجہ ہے اس کے بعد بیت المقدس کے اعتکاف کا درجہ ہے پھر اس کے بعد جامع مسجد کے اعتکاف کا درجہ ہے۔

اعتکاف کی قسمیں

اسلامی عبادت کی جس طرح مختلف قسمیں ہوتی ہیں یعنی فرض، واجب، سنت اور نفل، اسی طرح اعتکاف کی بھی قسمیں ہیں۔ اعتکاف اللہ عزوجل شانہٗ کی طرف سے فرض نہیں ہے لیکن صوفیاء اہلِ تقویٰ نے دل کی نورانیت کے لئے اسے اکسیر قرار دیا ہے۔ اسلامی فقہ کی رو سے اعتکاف کی تین قسمیں ہے[۱] واجب اعتکاف[۲] سنت اعتکاف[۳] نفل اعتکاف۔

واجب وہ اعتکاف ہے جو نذر یعنی منت ماننے سے واجب ہوجائے یا کسی مسنون اعتکاف کو فاسد کرنے سے واجب ہوگئی ہو۔ سنت اعتکاف وہ اعتکاف ہے جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے چونکہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اسی لئے اسے سنت اعتکاف کہا جاتا ہے۔ نفل اعتکاف وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ ان تینوں قسموں کے احکام الگ الگ ہیں۔

واجب اعتکاف کا بیان

واجب اعتکاف وہ ہے جو نذر اور منت کے طور پر کیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ سے نذر

---

[1] کیونکہ یہ مسجد کعبہ شریف کی نسبت سے روئے زمین کی تمام مساجد سے افضل درجہ رکھتی ہے۔ آ سی۔

Marfat.com

اور منت مانگنے کا رواج بہت پرانا ہے۔ گزشتہ امتوں میں اللہ عزوجل شانہٗ سے نذر اور منت مانگنا جائز تھا اور اسلام میں بھی اسے برقرار رکھا گیا حتی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اگر کسی نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے منت مانگی اور وہ پوری ہوگئی تو اسلام لانے کے بعد اسے پورا کرنے کی ترغیب دی گئی جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔

منت کے اعتکاف سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص اللہ عزوجل شانہٗ سے وعدہ کرے کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہوگیا تو اس کے بدلے میں شکرانے کے طور پر اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اس صورت میں اگر کام پورا ہوجائے تو اعتکاف لازمی ہوجائے گا اسی طرح کے اعتکاف کو واجب اعتکاف کہا جاتا ہے۔

نذر کی قسمیں

نذر کی دو قسمیں ہیں [۱] نذر معین [۲] نذر غیر معین۔ نذر معین وہ اعتکاف ہے جس میں کسی خاص مہینے یا دنوں کا اعتکاف کرنے کی نیت کی جائے مثال کے طور پر اگر یہ نیت کرے کہ رجب میں دس دن کا اعتکاف کروں گا تو اس طرح ان دنوں کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا جن دنوں کی نذر مانی ہے اگر کسی وجہ سے ان دنوں کا اعتکاف نہ کیا تو پھر اس کی قضا پوری کرنا ضروری ہوگا۔

نذر غیر معین وہ اعتکاف ہے جس میں نذر ماننے کے وقت کوئی مہینہ یا تاریخ مقرر نہ کی جائے بلکہ یوں کہا جائے کہ اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا مثال کے طور پر یہ نذر مانی کہ تین دن کا اعتکاف کروں گا تو اس طرح سے عام دنوں میں جب چاہے کرسکتا ہے۔ جب بھی کرے گا تو نذر پوری ہوجائے گی۔

اعتکاف کی نذر ماننے کا طریقہ

اعتکاف کی منت مانتے ہوئے دل اور زبان سے یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ فلاں دن یا اتنے دن کے اعتکاف کی منت مانتا ہوں یا اس طرح کہے کہ میں اللہ عزوجل شانہ سے عہد کرتا ہوں کہ فلاں دن کا اعتکاف کروں گا یا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگر مجھے بیماری سے نجات دی تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اس طرح نذر صحیح ہوگی اور اعتکاف واجب ہوگا۔

Marfat.com

منت میں اقرار ضروری ہے۔ اس لئے منت مانتے ہوئے ایسے الفاظ ادا کرنا ضروری ہے جس سے اقرار ظاہر ہو۔

واجب اعتکاف کے مسائل

[۱] واجب اعتکاف میں روزے رکھنا ضروری ہے کیونکہ بغیر روزہ کے یہ اعتکاف نہیں ہوتا۔ [۲] صرف دن کے وقت نذر مانی تو صرف دن کا اعتکاف واجب ہوگا چنانچہ اسے چاہئے کہ صبح صادق سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور شام غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے۔ ہاں اگر ایک دن اعتکاف کی نذر مانتے ہوئے وقت دل میں یہ نیت کی تھی کہ چوبیس گھنٹے اعتکاف کروں گا یعنی رات بھی اعتکاف میں بسر کروں گا تو پھر رات دن کا اعتکاف لازم ہوگا اس صورت میں چاہئے کہ رمضان کے اعتکاف کی طرح غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہوا اور اگلے غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے۔ [۳] صرف ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو یہ نذر صحیح نہیں اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا کیونکہ رات کے وقت روزہ نہیں ہوسکتا اور واجب اعتکاف روزہ کے بغیر نہیں ہوتا۔ [۴] اگر دو یا زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر مانی تو ان دنوں کے ساتھ راتیں بھی شامل ہوں گی ایسے ہی اگر دو یا زیادہ راتوں کے اعتکاف کی نذر مانی تو اس میں دن بھی شامل کرنے پڑیں گے ورنہ اعتکاف نہ ہوگا۔ [۵] اگر دو یا زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر مانی اور نیت یہ تھی کہ صرف دن ہی میں اعتکاف کروں گا اور رات کو مسجد سے باہر آجایا کروں گا تو یہ نیت شرعاً درست ہے اس صورت میں صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوگا۔ چنانچہ ایسا شخص روزانہ صبح صادق سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد آجائے تو اعتکاف درست ہوگا۔ [۶] جب ایک سے زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر مانی تو ان دنوں میں پے در پے روزانہ اعتکاف کرنا واجب ہے بیچ میں وقفہ کر کے اعتکاف نہیں کرسکتا۔ مثلاً کسی شخص نے نذر مانی کہ ایک ماہ اعتکاف کروں گا تو مسلسل ایک مہینے تک بغیر وقفے کے روزے کے ساتھ اعتکاف کرنا واجب ہے اگر کسی دن کا اعتکاف چھوٹ جائے تو پھر شروع سے پورے مہینے کا اعتکاف کرنا ہوگا البتہ اگر نذر مانتے وقت یہ ارادہ کیا متفرق دنوں کا اعتکاف کروں گا تو پھر وقفے کے ساتھ بھی

Marfat.com

اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔[۷] جن صورتوں میں اعتکاف کی نذر میں دن کے ساتھ رات بھی شامل ہو ان سب صورتوں میں طریقہ یہی ہوگا کہ غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو یعنی رات سے اعتکاف کی ابتدا کرنی چاہئے۔

اعتکاف کا فدیہ

واجب اعتکاف پورا نہ کرنے کی صورت میں فدیہ دینا ضروری ہے یعنی اگر کسی شخص نے اعتکاف کی نذر مانی مگر بعد میں اعتکاف نہ کیا تو اسے چاہیے کہ فدیہ ادا کرے اگر کوئی شخص واجب اعتکاف ادا کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کے ورثاء کو اس کا فدیہ ادا کردینا چاہئے واجب اعتکاف کے ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے اگر کھانا نہ کھلائے تو اس کی قیمت ادا کرے۔

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت میں یہ منت مانی کہ میں تندرست ہوجاؤں تو اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اگر وہ تندرست ہونے سے پہلے مرگیا تو اس صورت میں اس پر کچھ واجب نہ ہوگا اس لئے اس کے اعتکاف کا فدیہ دینا ضروری نہیں۔

سنت اعتکاف کا بیان

سنت اعتکاف وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے رمضان المبارک میں کیا جاتا ہے چونکہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذات خود یہ اعتکاف رمضان المبارک کے فرض ہونے سے آخری دم تک کیا ہے۔ یہ اعتکاف رمضان المبارک کے پہلے، دوسرے یا تیسرے عشرے میں کیا جاسکتا ہے لیکن شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے تیسرے عشرے میں اعتکاف کیا اس لئے کہ آخری عشرہ قابل ترجیح ہے۔ یہ اعتکاف بیسویں رمضان المبارک سے شروع ہوتا ہے اور آخری روزے کے افطار تک رہتا ہے چونکہ اس اعتکاف کا آغاز اکیسویں شب سے ہوتا ہے اور رات غروب آفتاب سے شروع ہوتی ہے اس لئے اعتکاف کرنے والے کو چاہئے کہ بیسویں روزے کو مغرب سے اتنا پہلے مسجد میں پہنچ جائے کہ غروب آفتاب مسجد میں ہو یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ایک بستی یا محلے میں سے چند افراد یا کوئی ایک شخص اعتکاف کرلے تو تمام

Marfat.com

اہلِ محلّہ کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگر کوئی شخص بھی اپنے علاقے سے اعتکاف ادا نہ کرے تو سارے محلے والوں پر ترکِ سنت کا گناہ ہوگا البتہ یہ بات یاد رکھیں کہ مسجد میں اگر کسی اور علاقے کا آدمی آ کر اعتکاف کرے تو بھی اہلِ محلّہ کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔

نفلی اعتکاف کا بیان

اعتکاف کی تیسری قسم نفلی اعتکاف ہے اس اعتکاف کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں اور نہ ہی کوئی خاص وقت متعین ہے۔ نفلی اعتکاف تھوڑے وقت کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔

اعتکاف کی نیت

نفلی اعتکاف کے لئے نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت اس طرح کریں پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں پھر یہ کہیں "نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ" یعنی میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ یہ نیت خواہ عربی زبان میں کرلیں یا اپنی زبان میں کریں نیت ہو جائے گی۔

نفلی اعتکاف کا طریقہ

نفلی اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں مسجد میں رکھتے ہی اعتکاف کی نیت کرلیں اس کے بعد مسجد میں نماز ادا کریں تلاوتِ قرآن کریں جس طرح بھی مصروفِ عبادت رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ اس میں دو فائدے ہیں۔ ایک تو اصل عبادت کا ثواب اور دوسرا اعتکاف کا ثواب بھی حاصل ہو جائے گا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اگر عشرے سے کم دن کی نیت کریں تو وہ نفلی اعتکاف ہوگا۔ رمضان المبارک میں نفلی اعتکاف کا بھی بہت زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

نفلی اعتکاف صرف اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک آدمی مسجد میں رہے جونہی کوئی نفلی اعتکاف کرنے والا مسجد سے باہر آئے گا تو اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

نفلی اعتکاف میں اگر کوئی مقررہ وقت یا دن کا اعتکاف کرنے کی نیت کرے تو اسے پورا کرنا چاہئے اگر اس نیت کردہ وقت سے پہلے اعتکاف پورا ہونے سے پہلے مسجد سے باہر آنا

Marfat.com

پڑے تو صرف اتنی دیر کا ثواب ملے گا جتنی دیر اعتکاف میں رہا اور باقی کی قضا ضروری نہیں بلکہ مسجد سے نکلنے پر اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

نفلی اعتکاف کی مدت اگرچہ مقرر نہیں جتنا عرصہ چاہے اعتکاف کر سکتا ہے لیکن طویل عرصہ اعتکاف کرتے ہوئے یہ بات خیال رکھنا چاہئے کہ جن کے ذمہ والدین بیوی بچے کے حقوق ہیں اور ان کے حقوق لمبے عرصے کے اعتکاف سے متاثر ہوں گے۔ اور اس طرح حقوق العباد میں کوتاہی ہونے کا ڈر ہو تو ان کے لئے اس طرح لمبے عرصے کا نفلی اعتکاف درست نہیں لیکن جن کے ذمہ کوئی حقوق فرائض واجب الادا نہ ہوں تو ان کے لئے روحانیت کے حصول کے لئے طویل اعتکاف کرنا بہت فائدہ مند ہے۔

جن لوگوں کو رمضان شریف میں سنت اعتکاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو ان کو چاہئے کہ وہ اعتکاف سے بالکل محروم نہ رہیں بلکہ نفلی اعتکاف کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جتنے دن اعتکاف کر سکتے ہوں نفلی اعتکاف کر لیں اگر زیادہ دن نہ کر سکیں تو جب موقع ملے ایک دن ہی کا اعتکاف کر لیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چند گھنٹے کا اعتکاف کر لیں اور کم از کم مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ نیت تو کر ہی لیا کریں کہ جتنی دیر مسجد میں رہیں گے اعتکاف کی حالت میں رہیں گے اور اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا یہ بھی بہت بہتر ہے۔

اعتکاف کی جگہ

اعتکاف کی لازمی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اعتکاف مسجد میں کیا جائے پھر مسجد وہ ہونی چاہئے جہاں پنجگانہ نماز با جماعت ہوتی ہو اگر جامع مسجد ہو تو زیادہ بہتر ہے لیکن جس مسجد میں پانچوں وقت کی جماعت نہ ہوتی ہو وہاں اعتکاف درست نہیں۔

دورانِ اعتکاف اعتکاف کرنے والے کا مسجد کے حدود میں رہنا ضروری ہے لہٰذا جس مسجد میں اعتکاف کیا جائے اس کی حدود کا علم ہو تو بہتر ہے اگر معلوم نہ ہو تو کسی سے معلوم کر لینی چاہئے کیونکہ اعتکاف میں ضروری ہے کہ مسجد کی حدود ہی میں رہا جائے۔ وضو خانہ غسل خانہ استنجاء کی جگہ نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ، امام صاحب کا حجرہ محراب مینارہ وغیرہ میں مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے لہٰذا دوران اعتکاف مسجد کے اس حصے میں جائے تو اس کا

Marfat.com

اعتکاف ٹوٹ جائے گا بعض مساجد میں ضروریات والا حصہ اصل مسجد سے بالکل الگ ہوتا ہے جو آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے بعض مساجد میں یہ حصہ اصل مسجد سے اس طرح متصل ہوتا ہے کہ ہر شخص اسے پہچان نہیں سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک مسجد والے اس کی تصدیق نہ کر دیں کہ فلاں فلاں حصہ مسجد کا ہے اس کا پتہ نہیں چلتا اس لئے اعتکاف کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مسجد کا احاطہ معلوم کرے۔

وضو خانے مسجد کا حصہ نہیں چنانچہ وہ مساجد جہاں وضو خانے اصل مسجد کے ساتھ ہی ہوتے ہیں وہاں عام طور پر انہیں بھی مسجد کا حصہ خیال کیا جاتا ہے جو درست نہیں۔

وضو خانے مسجد کا حصہ نہیں اس لئے اگر اعتکاف کرنے والا بلا عذر وہاں جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

مسجد کی سیڑھیاں جن پر چڑھ کر لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں وہ بھی مسجد میں داخل نہیں اس لئے اعتکاف کرنے والے کو بلا شرعی ضرورت کے وہاں جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں کے صحن میں جو کوئی حوض بنا ہوتا ہے وہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے جن مسجدوں میں نماز جنازہ کے لئے الگ جگہ بنی ہوتی ہے وہ بھی مسجد سے الگ ہوتی ہے۔ اعتکاف کرنے والے کو وہاں جانا بھی درست نہیں۔ بعض مسجدوں میں امام صاحب کے رہنے کے لئے ساتھ ہی کمرہ بنا ہوتا ہے یہ کمرہ بھی مسجد سے خارج ہے اس میں اعتکاف کرنے والے کو جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں میں اصل مسجد کے بالکل متصل بچوں کو پڑھانے کے لئے جگہ بنائی جاتی ہے اس جگہ کو بھی جب تک اہل مسجد نے مسجد قرار نہ دیا ہو اس وقت تک اعتکاف کرنے والوں کے لئے اس میں جانا جائز نہیں۔

اعتکاف میں مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں

اعتکاف کرنے والا ان کاموں کے لئے مسجد سے نکل سکتا ہے جن کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ ان کے علاوہ اور کام کے لئے نکل نہیں سکتا وہ کام رفع حاجت، وضو، غسل اور بحالتِ مجبور کھانا لانا اس کے علاوہ اگر وہاں جمعہ نہیں ہوتا ہے تو نماز جمعہ کے لئے مسجد

Marfat.com

سے باہر نکل سکتا ہے۔

ابوداؤد شریف میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں اعتکاف کرنے والے کے لئے اعتکاف کے معاملے میں سنت یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کے لئے جائے نہ جنازے میں شرکت کرے نہ عورت کو ہاتھ لگائے نہ اس کے جسم کے ساتھ جسم مس کرے نہ کسی حاجت کے لئے مسجد سے نکلے سوائے اس حاجت کے جس کے لئے مسجد سے نکلنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ مسجد اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں۔

رفعِ حاجت

مسجد سے باہر نکلنے کا ایک جواز رفع حاجت ہے اگر مسجد کے ساتھ کوئی رفع حاجت کی جگہ ہو تو وہاں تک جا سکتا ہے اگر مسجد سے بیت الخلا [پاخانہ گھر] باہر ہو تو اعتکاف کرنے والا وہاں تک جا سکتا ہے اگر مسجد کے ساتھ رفع حاجت کا انتظام نہیں تو مسجد سے قریب رفع حاجت کے لئے اپنے گھر میں بھی جا سکتا ہے۔ اگر بیت الخلا عام ہو تو خالی ہونے تک انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے لیکن ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ٹھہرنا جائز نہیں۔ اگر جان بوجھ کر ٹھہر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ بیت الخلاء جاتے یا واپس آتے وقت راستہ میں یا گھر میں سلام کا جواب دینا یا مختصر بات چیت کر لینا جائز ہے سلام کہنا بھی درست ہے اس کے علاوہ دنیاوی گفتگو کرنا درست نہیں۔ بیت الخلاء جاتے یا آتے وقت تیز چلنا ضروری نہیں ضرورت کے مطابق آہستہ چلنا بھی درست ہے۔

قضائے حاجت کو جاتے وقت کسی شخص کے ٹھہرانے سے نہ ٹھہرنا چاہئے بلکہ چلتے چلتے اسے بتا دینا چاہئے کہ میں اعتکاف میں ہوں اس لئے نہیں ٹھہر سکتا اگر کسی کے ٹھہرانے سے ٹھہر گیا اور باتیں کرنے لگا اور حال احوال پوچھنے لگا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کرنے والے کے لئے غسل کے احکام

اعتکاف میں شوقیہ غسل کرنے کی اجازت نہیں یعنی جب انسان کا دل چاہتا ہے نہا لیتا ہے اس طرح اعتکاف میں جائز نہیں۔ خصوصاً گرمیوں میں لوگ دن میں دو تین مرتبہ گرمی کی

Marfat.com

شدت کو دور کرنے کے لئے اکثر نہاتے ہیں تو اعتکاف میں اس طرح کا غسل کرنا جائز نہیں۔

اعتکاف والوں کو احتلام کی صورت میں غسل کرنا ضروری ہے اور غسل کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز ہے مگر یاد رہے کہ احتلام ہونے سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا اس صورت میں چاہئے کہ پہلے وضو یا تیمّم کرے اس کے بعد غسل کا انتظام کرے۔ تیمّم کے لئے مسجد کی دیوار یا صحن استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سردیوں کے موسم میں اگر احتلام ہو جائے اور ٹھنڈا پانی سے غسل کرنے سے تکلیف یا کوئی مرض لاحق ہونے کا خطرہ ہو تو اعتکاف کرنے والے تیمّم کر کے مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کر دے تا کہ پانی گرم ہو جائے اور مسجد کے غسل خانے میں پانی منگوا کر نہا لے یا گھر پر جا کر غسل کر لے۔

احتلام کے ضروری غسل کے علاوہ گرمی کی شدت کے سبب جسمانی تلخی اور بے چینی کو دور کرنے کے لئے غسل کرنا جائز ہے یا جسم پر میل کچیل بہت زیادہ ہو جائے اور جسم سے بو آنے لگے تو اس صورت میں بھی نہانا دھونا درست ہے۔

اعتکاف میں جمعہ کے غسل کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں کیونکہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر سال اعتکاف فرمایا اور ہر اعتکاف میں جمعہ آیا مگر کسی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے غسل فرمایا ہو اور اعتکاف سے جمعہ کے غسل کے لئے باہر تشریف لے گئے ہوں البتہ مسجد میں رہ کر مسجد کے ملحقہ غسل خانے میں غسل کرے تو درست ہے کیونکہ جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون ہے۔

اعتکاف کرنے والوں کے لئے احکام وضو

اعتکاف کرنے والے کو مسجد کے ساتھ والی جگہ پر وضو کرنا چاہئے یعنی مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ اعتکاف کرنے والا خود تو مسجد میں رہے لیکن وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے تو وضو کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں میں اعتکاف کرنے والوں کے لئے الگ پانی کی ٹونٹیاں اس طرح لگائی جاتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والا خود مسجد میں بیٹھتا ہے لیکن ٹونٹی کا پانی مسجد سے باہر گرتا ہے

Marfat.com

اگر مسجد میں ایسا انتظام نہیں ہے تو کسی غیر معتکف سے لوٹے میں پانی منگوا کر مسجد کے کنارے پر اس طرح وضو کر کے پانی مسجد سے باہر گرے لیکن اگر کسی مسجد میں ایسی صورت ممکن نہ ہو تو وضو کے لئے مسجد سے باہر وضو خانے یا وضو خانہ نہ ہو تو کسی اور قریبی جگہ جانا جائز ہے اور یہ حکم ہر قسم کے وضو کا ہے خواہ وہ فرض نماز کے لئے کیا جا رہا ہو یا نفلی عبادتوں کے لئے جن صورتوں میں اعتکاف کرنے والوں کے لئے وضو کے لئے باہر نکلنا جائز ہے ان میں وضو کے ساتھ مسواک کرنا دانت مانجھنا صابن لگانا تولیہ سے اعضاء خشک کرنا بھی جائز ہے لیکن وضو کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی باہر ٹھہرنا جائز نہیں اور نہ راستے میں رکنا جائز ہے۔

اعتکاف کرنے والوں کے لئے نماز جمعہ

بہتر یہ ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں کیا جائے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہو تا کہ نماز جمعہ کے لئے باہر نہ جانا پڑے۔ اگر اعتکاف کرنے والا ایسی مسجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھا ہو جہاں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو تو قریبی جامع مسجد میں جا کر نماز جمعہ پڑھنے کی اجازت ہے لیکن بہت زیادہ پہلے جانے کی اجازت نہیں۔ جمعہ کی آذان اور خطبہ سے صرف اتنا پہلے جائے کہ فرض سے پہلے سنت نمازیں ادا کر سکے۔ اگر کوئی شخص جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا اور وہاں جا کر باقی ماندہ اعتکاف اسی مسجد میں پورا کرنے کے لئے وہیں ٹھہر گیا تو اعتکاف ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

[فتاویٰ عالمگیری]

ایک مسجد سے دوسری مسجد میں منتقل ہونا

اعتکاف کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ اس نے جس مسجد میں اعتکاف شروع کیا ہے اسی میں پورا کرے لیکن اگر کوئی ایسی شدید مجبوری پیش آ جائے کہ وہاں اعتکاف پورا کرنا ممکن نہیں مثلاً وہ مسجد میں منہدم ہو جائے یا کوئی شخص زبردستی وہاں سے نکال دے یا وہاں رہنے میں جان و مال کا قوی خطرہ ہو تو دوسری مسجد میں منتقل ہو کر اعتکاف پورا کرنا جائز ہے اور اس غرض کے لئے باہر نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ وہاں سے نکلنے کے بعد راستے میں کہیں نہ ٹھہرے بلکہ سیدھا دوسری مسجد میں چلا جائے۔

[فتح القدیر]

Marfat.com

مفسدات اعتکاف

وہ کام جن سے اعتکاف ختم ہوجاتا ہے انہیں مفسدات اعتکاف کہتے ہیں۔ اعتکاف کی حالت میں مباشرت کرنا حرام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيَاتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲ ع ۷]

اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حد میں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔

[بقرہ، آیت: ۱۸۷]

اعتکاف کی حالت میں کسی اعتکاف کرنے والے کو اپنی بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی اعتکاف کرنے والا مسجد سے نکل کر اپنے گھر جا کر اپنی بیوی سے مباشرت کرے یا اس سے شہوت انگیز حرکات کرے تو اس طرح اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ اس طرح بالکل نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا تقویٰ اور پرہیزگاری کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اعتکاف کا مقصد ہی دنیاداری کے کاموں سے الگ ہو کر یادِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔

قضا واجب ہوگی

اعتکاف میں بیٹھا ہوا مسلمان اگر مرتد ہوجائے [نعوذ باللہ] تو اس کا اعتکاف باطل ہوجائے گا پھر اگر دوبارہ اسلام لے آئے تو اس کی قضا واجب ہوگی۔

نشہ آور چیز کا استعمال

اعتکاف میں بیٹھ کر نشہ[1] آور چیز استعمال کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ نشہ تو ویسے ہی حرام ہے پھر اعتکاف میں اس کا استعمال کرنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے لہٰذا اگر کوئی نشہ کا

[1] نشہ کی چیز رات میں کھائی تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

عادی ہو تو اسے اعتکاف میں ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمیشہ کے لئے اس عادت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جنون اور بیہوشی

اگر کسی اعتکاف کرنے والے پر جنون اور بیہوشی طاری ہو جائے اور وہ مسلسل رہے تو اس صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

حیض اور نفاس

اگر اعتکاف کرنے والی عورت حیض یا نفاس میں مبتلا ہو جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

روزہ ٹوٹنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

اعتکاف کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے روزہ توڑ دینے سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ روزہ خواہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے منافی تھا مثلاً صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے یا غروب آفتاب سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔

اعتکاف ٹوٹ جانے سے کیا کرے

کسی وجہ سے اگر سنت اعتکاف ٹوٹ جائے تو اسکا حکم یہ ہے کہ جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہو گی پورے دس دن کی قضا واجب نہیں۔

[شامی]

قضا کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اسی رمضان میں وقت باقی ہو تو اسی رمضان میں کسی دن غروب آفتاب سے اگلے دن غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے اعتکاف کر لیں اور اگر

Marfat.com

اس رمضان میں وقت باقی نہ ہو یا کسی وجہ سے اس میں اعتکاف ممکن نہ ہو تو رمضان کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھ کر ایک دن کے لئے اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر اگلے رمضان میں قضاء کرے تو بھی قضا صحیح ہو جائے گی لیکن زندگی کا بھروسہ نہیں اس لئے جلد از جلد قضا کرنی چاہئے۔ سنت اعتکاف ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ آخری عشرہ باقی دنوں میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھا جاسکتا ہے اس طرح سنت موکدہ تو ادا نہ ہوگی لیکن نفلی اعتکاف کا ثواب ملے گا۔

اعتکاف توڑنے کی صورتیں

اعتکاف کے دوران ایسی بیماری لاحق ہو جائے جس کا علاج مسجد سے باہر جانے کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے اگر دوران اعتکاف بیمار ہو جائے اور بیماری زیادہ شدید قسم کی نہ ہو لیکن اعتکاف کرنے والا خود ہی معمولی بیماری یا کسی اور خوف کی وجہ سے مسجد سے چلا جائے تو اسکا اعتکاف ٹوٹ جائے گا عام بیماری کی حالت میں اعتکاف ہی میں رہ کر ڈاکٹر یا طبیب بلوا کر علاج کروایا جائے لیکن اگر بیماری اتنی شدید قسم کی ہو کہ اعتکاف کرنے والے کو اسپتال لے جائے بغیر چارہ نہیں تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

ماں باپ بیوی بچوں کی تکلیف

اگر ماں باپ بیوی بچے کسی ایسی تکلیف میں مبتلا ہو جائیں جس میں خاص توجہ کی ضرورت ہو تو ان کے لئے اعتکاف توڑنا جائز ہے مثلاً ماں یا باپ کو اچانک شدید مرض لاحق ہو جائے یا کوئی حادثہ ہو جائے اور اس میں شدید چوٹیں لگ گئی ہوں اور انہیں اسپتال لے جانا ہے اور گھر میں کوئی دوسرا تیمارداری والا نہیں تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

جنازہ

ماں باپ بہن بھائی یا کوئی عزیز اگر اچانک فوت ہو جائے تو ان کی تجہیز و تکفین کے لئے اعتکاف توڑ لینا جائز ہے اگر کسی کا مرشد فوت ہو جائے تو اس صورت میں اعتکاف توڑ سکتا ہے۔

Marfat.com

زبردستی

اگر کوئی اعتکاف کرنے والے کو زبردستی مسجد سے نکال دے یا حکومت کسی کو حالتِ اعتکاف میں گرفتار کرلے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا مگر اس صورت میں اعتکاف کرنے والے پر اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔

عورتوں کا اعتکاف

عورتوں کا اعتکاف اپنے گھروں میں ہے۔ گھر میں عموماً جس جگہ پر نماز ادا کی جاتی ہے وہاں عورتیں اعتکاف کریں اگر کوئی مقررہ جگہ نہیں تو گھر میں کسی ایک جگہ کو مقرر کر کے وہاں اعتکاف کریں۔ مسجد میں عورتوں کے لئے اعتکاف کرنا جائز نہیں کتنی خوش نصیب ہیں وہ عورتیں جو اللہ عزوجل کو راضی کرنے کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں گھروں میں اعتکاف کرتی ہیں۔ خواتین کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ بیسویں روزے کی شام کو اعتکاف کی جگہ پر معتکف ہوجائیں اور آخری روزہ مکمل کر کے اعتکاف کی جگہ سے نکل آئیں۔ اعتکاف کرنے والی عورت کو اعتکاف میں بیٹھ کر گھر کے کام کاج کرنے کی اجازت نہیں بلکہ گھر کا کام بیٹی یا کسی اور کو کرنا چاہئے اور اعتکاف کرنے والی عورت کو اپنی عبادت گاہ پر رہنا چاہئے البتہ اگر کوئی گھر میں کھانا پکانے والا نہ ہو تو اعتکاف والی عورت کو جلد از جلد کھانا تیار کر لینے کی اجازت ہے۔

اعتکاف کرنے کے لئے عورت کو اپنے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ مرد کے حقوق عورت پر مقدم ہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ خاوند وظیفۂ زوجیت [صحبت] کے بغیر چند دن نہ گزار سکتا ہو اور اعتکاف کی پابندی کی وجہ سے بیوی کے پاس نہ جانے کی صورت میں برائی میں مبتلا ہوجائے اس لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے لیکن جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اعتکاف کی اجازت دے دے تو پھر اجازت منسوخ نہیں کرسکتا۔

اعتکاف کے دوران عورت کو حیض یا نفاس شروع ہوجائے تو اعتکاف ختم ہوجائے گا لہٰذا جب عورت پاک ہوجائے تو جتنے دن واجب اعتکاف کے رہ گئے ہوں وہ بعد میں پورے کرے اگر سنت اعتکاف تھا تو اس میں قضا پوری کرنا لازم نہیں اگر قضا پوری کرلی جائے تو

Marfat.com

بہتر ہے اگر نہ کر سکے تو گناہ بھی نہیں اور نفل اعتکاف کی کوئی قضا نہ ہوگی۔

اعتکاف کرنے والی عورت کو ذکر الٰہی تلاوت قرآن اور نوافل ادا کرنے چاہئے اور اعتکاف میں اسے اپنے بستر پر لیٹنے سونے چاہئے۔ اعتکاف میں اٹھنے بیٹھنے کی اجازت ہے تا کہ وہ مقررہ مدت آسانی سے عبادت میں گزار سکے البتہ گرمیوں کے موسم میں شدید گرمی کے باعث اگر عورت رات اپنے کمرے میں نہ گزار سکتی ہو تو جب رات کے وقت اہل خانہ سو جائیں تو وہ اعتکاف کی جگہ سے نکل کر بالا خانے پر یا گھر کی ایسی جگہ پر بھی محوِ عبادت رہ سکتی ہے جہاں وہ راحت محسوس کرے اس کے علاوہ رفع حاجت اور وضو کے لئے اپنی جگہ سے نکل سکتی ہے۔

اعتکاف کے متفرق مسائل

☆ خنثیٰ [ہجڑا] مسجد بیت [وہ جگہ جو گھر میں نماز کے لئے خاص کی گئی ہو] میں اعتکاف نہیں کر سکتا۔

[درمختار]

☆ ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت رمضان میں پوری نہیں کر سکتا بلکہ خاص اس اعتکاف کے لئے روزے رکھنے ہوں گے۔

[عالمگیری]

☆ عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے۔

[عالمگیری]

☆ شوہر نے ایک مہینے کے اعتکاف کی اجازت دی اور عورت لگاتار پورے مہینے کا اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو شوہر کو اختیار ہے کہ یہ حکم دے کہ تھوڑے تھوڑے کر کے ایک مہینہ پورا کرے اور اگر کسی خاص مہینے کی اجازت دی ہے تو اب اختیار نہیں۔

[عالمگیری]

☆ اعتکاف واجب میں اعتکاف کرنے والے کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا اگر چہ بھول کر نکلا ہو اسی طرح سنت اعتکاف بھی بغیر عذر کے نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔ اسی طرح عورت نے مسجد بیت میں واجب اعتکاف یا سنت اعتکاف

Marfat.com

کے لئے بیٹھی تو بغیر عذر وہاں سے نکل نہیں سکتی اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔

[ردالمحتار]

☆ اعتکاف کے دوران حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اعتکاف پورا کر کے جائے اور اگر وقت کم ہے کہ اعتکاف پورا کرے گا تو حج کے ایام گزر جائیں گے تو حج کو چلا جائے پھر سرے سے اعتکاف کرے۔

[ردالمحتار]

☆ اگر منت مانتے وقت یہ شرط کر لی کہ مریض کی عیادت اور نماز جنازہ اور مجلسِ علم میں حاضر ہوگا تو یہ شرط جائز ہے اب اگر ان کاموں کے لئے جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا مگر صرف دل میں نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہہ لینا ضروری ہے۔

[ردالمحتار]

☆ اعتکاف کرنے والے کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہ قصداً یا بھولے سے مسجد میں ہو یا باہر رات میں ہو یا دن میں۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ اَبَدَ لَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْراً مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ ؛

عیدالفطر کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْداً لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا۔

اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے اور پچھلوں کی۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۷ ع ۵]

عیدین [یعنی عید و بقرعید] کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عیدین میں خطبہ سنت ہے اور جمعہ میں واجب، اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا۔ عیدین میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ عیدین کا خطبہ نماز سے قبل پڑھ لیا تو برا کیا، مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ آذان ہے نہ اقامات، صرف دوبار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ"۔

[در مختار۔ عالمگیری]

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول کیا آپ کا رب آپ کا سوال پورا کرسکتا ہے کہ آپ اس سے دعاء کریں کہ ہمارے لئے آسمان سے نعمت کا دسترخوان نازل فرمائے کیا وہ نعمت کا دسترخوان نازل کرسکتا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا اللہ سے ڈرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو تو آزمائش میں پڑنے کا سوال نہ کرو اگر نعمت کا دسترخوان اتار دیا گیا اور تم نے پھر بھی اسے نہ مانا تو تم پر عذاب نازل ہوجائے گا۔ حواریوں نے کہا کہ ہم بھوکے ہیں اس میں سے کھانا بھی چاہتے ہیں اور ہمارے دلوں کو اس

Marfat.com

پر اطمینان ہو جائے جس پر آپ ایمان لانے اور تصدیق کرنے کو کہتے ہیں اور ہم کو معلوم ہو جائے کہ آپ نبوت و رسالت کے دعوے میں سچے ہیں دوسرے لوگوں کے سامنے جا کر ہم نعمت کے دسترخوان نازل ہونے کی گواہی بھی دیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو برابر معجزات دکھاتے رہے مگر بنی اسرائیل آپ کا انکار ہی کرتے رہے۔ اتباع اور تصدیق کی ان کو توفیق نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک دن ان حواریوں کے ساتھ پانچ ہزار جوان چلے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دسترخوان کے نزول کی درخواست کی۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں اس طرح دعاء کی۔

''اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

[غنیۃ الطالبین]

پہلی نمازِ عید

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی نماز عید الفطر ۲ھ میں ادا کی اور پھر اسے ترک نہ فرمایا۔

[مکاشفۃ القلوب]

قبر میں ایک ہزار انوار

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی عیدوں کو تکبیر سے زینت بخشو۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے عید کے دن تین سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھی اور مسلمان مردوں کی روحوں کو اس کا ثواب ہدیہ کیا تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ مرے گا اللہ عزوجل شانہٗ اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔

Marfat.com

[مکاشفة القلوب]

شیطان کا گریہ وزاری کرنا

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ شیطان ہر عید پر نوحہ وزاری کرتا ہے اور تمام شیاطین اس کے اِردگرد جمع ہوکر پوچھتے ہیں اے آقا! آپ کیوں غضب ناک اور اداس ہیں؟ شیطان کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے آج کے دن امت محمدیہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کو بخش دیا لہٰذا تم انہیں لذتوں اور خواہشاتِ نفسانی میں مبتلا کرو۔

[مکاشفة القلوب]

انعام کی رات

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عیدالفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام لیلۃ الجائزہ [انعام کی رات] لیا جاتا ہے اور اللہ عزوجل شانہٗ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے پکارتے ہیں جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے کہ اے محمد [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کی امت! اس رب کریم کی بارگاہ میں چلو جو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف کرنے والا ہے پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ عزوجل شانہٗ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کیا بدلہ اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟

فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے معبود! اے ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کردی اور بندوں سے خطاب فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم آج کے دن اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا میری عزت کی قسم جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری غلطیوں کو چھپاتا رہوں گا۔ میری عزت کی

Marfat.com

قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر خوشیاں مناتے ہیں جو اس امت کو افطار یا عید کے دن ملتا ہے۔

[ترغیب]

بہتر دن

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جب حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود میں گزارتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اس پر فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان دنوں میں ہم لوگ زمانۂ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دو دنوں کو بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک دن عیدالفطر ہے اور دوسرا دن عیدالاضحیٰ کا ہے۔

[مشکوٰۃ شریف]

عیدالفطر کی نماز سے قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھجور تناول فرماتے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے۔ [بے جوڑ گنتی کو طاق کہتے ہیں مثلاً ۱، ۳، ۵ وغیرہ]

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عیدالفطر کے دن جب تک صاحب لولاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ کھا نہ لیتے عیدگاہ تشریف نہ لے جاتے اور عیدالاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

[ابن ماجہ]

Marfat.com

برائیوں کو نیکیوں سے بدل دینا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل امین ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کے لئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر رہا ہے اور عبادت میں مشغول ہے دعائے رحمت کرتے ہیں اور جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ عزوجل شانہٗ اپنے فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتا ہے اس لئے کہ انہوں نے آدمیوں پر طعن[1] کیا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ اے فرشتو! اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کردے کیا بدلہ ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پوری پوری دے دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میرے غلاموں نے اور باندیوں نے میرے فریضہ کو پورا کردیا پھر دعاء کے ساتھ چلتے ہوئے [عیدگاہ کی طرف] نکلے ہیں۔ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میری بخشش کی قسم! میرے علوشان کی قسم! میرے بلندیٔ مرتبہ کی قسم! میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کردیئے گئے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا۔ پس یہ لوگ عیدگاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہوچکے ہوتے ہیں۔

[بیہقی۔ مشکوٰۃ]

جنت کی پیدائش

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل شانہ نے عیدالفطر کے دن جنت کو پیدا فرمایا اور درخت طوبیٰ عیدالفطر کے دن بویا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا کے لئے عیدالفطر کے دن انتخاب کیا اور فرعون کے جادوگروں کی توبہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے عیدالفطر کے دن قبول فرمائی۔

[مکاشفته القلوب]

---

[1] فرشتوں کا طعن یہ تھا کہ انسان دنیا میں خوں ریزی اور فساد برپا کریں گے جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

دل نہیں مرے گا

آقائے دوعالم سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عید کی رات ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کیا [یعنی عبادت وظائف میں مشغول رہا] اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس دن تمام دل مرجائیں گے۔

[مکاشفة القلوب]

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عید کے دن اپنے بیٹے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے۔ بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کس لئے روتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹے! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پھٹے پرانے قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے جواب دیا دل تو اسکا ٹوٹے جو رضاء الٰہی کو نہ پاسکا یا اس نے ماں باپ کی نافرمانی کی ہو اور مجھے امید ہے کہ آپ کی رضامندی کے طفیل اللہ عزوجل شانہٗ بھی مجھ سے راضی ہوگا یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ بیٹے کو گلے لگایا اور اس کے لئے دعا کی۔

[مکاشفة القلوب]

قوم ابراہیم علیہ السلام کی عید

ایک عید حضرت ابراہیم کی قوم کے لئے تھی جس کا ذکر اللہ عزوجل شانہ نے اس طرح فرمایا ہے "فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ" [حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں پر نظر ڈالی اور کہا کہ میری طبیعت خراب ہے] اس کی تفصیل ہے کہ حضرت ابراہیم کی قوم کی عید کا دن تھا وہ لوگ عید منانے کے لئے شہر سے باہر نکلے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مذہب ان کے مذہب سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ آپ ان لوگوں کے ساتھ عید منانے نہیں گئے اور بیمار بن گئے۔ جب لوگ شہر کے باہر چلے گئے تو آپ نے تیشہ اٹھایا اور ان کے بتوں کو توڑ ڈالا اس کے بعد تیشہ [کلہاڑی کو] بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا۔ جب

---

[1] اس کا پورا واقعہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

قوم ابراہیم علیہ السلام واپس آئی تو اس نے بتوں کی یہ حالت دیکھی۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ ہمارے بتوں کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟[1] حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے رب کی عزت کی خاطر جوش آیا اس لئے انہوں نے غصہ میں تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور رب العالمین کی محبت میں اپنی جان کو خطرے میں ڈالا اس کے صلہ میں رب العالمین نے آپ کو اپنی دوستی سے نوازا۔ ان کے ہاتھوں سے مردہ پرندوں کو زندہ کر دیا ان کی نسل میں انبیاء و مرسلین پیدا فرمائے اور ان کو حضور فخر المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جدِ اعلیٰ بنایا۔

[غنية الطالبين]

مومن کی عید اور کافر کی عید میں فرق

عید کی خوشی منانے میں مومن اور کافر دونوں شریک ہیں یعنی کافر بھی [اپنے طریقے سے] عید کی خوشی مناتا ہے اور مومن بھی لیکن کافر کی عید شیطان کی خوشنودی کے لئے ہے اور مومن کی عید اللہ عزوجل شانہ کی رضا کے لئے ہے۔ مومن عید کے لئے [عیدگاہ] جاتا ہے تو اس کے سر پر ہدایت کا تاج ہوتا ہے حیا اور شرم ان کی آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے اور کان حق سننے کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ زبان پر توحید کی شہادت اور دل میں معرفت و یقین ہوتا ہے اس کے شانوں پر اسلام کی چادر اور کمر میں اطاعت الٰہی کا پٹکا [کمر بند] ہوتا ہے اس کا مقام اور منزل خانقاہ اور مسجد ہوتی ہے اس کا معبود بندوں اور ساری مخلوق کا رب ہوتا ہے وہ اسی کے سامنے گڑگڑاتا ہے اسی سے مانگتا ہے۔ اللہ عزوجل شانہ کی عطا اور بخشش اس کی پذیرائی کرتی ہے۔ اللہ عزوجل شانہ اسے مقام عزت عطا فرمائے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔

کافر عید کے لئے جاتا ہے تو اس کے سر پر نامرادی اور گمراہی کا تاج ہوتا ہے۔ کانوں پر غفلت کا پردہ پڑا رہتا ہے آنکھیں بے حیائی اور خواہشاتِ نفسانی کا پتہ دیتی ہیں۔ زبان پر بدبختی اور شقاوت کی مہر لگی ہوتی ہے دل پر جہالت اور انکار کا اندھیرا چھایا رہتا ہے۔ کمر میں بدبختی کا پٹکا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے الگ ہونے کے ہیبت ناک گڑھے درمیان میں حائل ہوتے ہیں [یعنی ایسے گڑھے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان حائل ہوتے ہیں] ان

Marfat.com

کی نشست و برخاست کی جگہیں گرجے اور آتش کدے ہوں گے۔ اس کے معبود بت ہوں گے آخر کار ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

[غنية الطالبين]

عید کس کے لئے ہے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عید کے دن ایک شخص حاضر ہوا آپ اس وقت بھوسی کی روٹی کھا رہے تھے۔ اس نے عرض کیا کہ آج عید کا دن ہے اور آپ جو کی [بھوسی] کی روٹی کھا رہے ہیں؟ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے جواب دیا آج عید تو اس کی ہے جس کا روزہ قبول ہو جس کی محنت مشکور ہو اور جس کے گناہ بخش دیئے گئے ہوں۔ آج کا دن بھی ہمارے لئے عید کا دن ہوگا اور ہر وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہے جس دن ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں۔

[غنية الطالبين]

عید کی خوشی میں رب کی نافرمانی نہ کریں

ہر صاحب عقل وشعور کے لئے مناسب ہے کہ عید کے ظاہر پر نظر نہ رکھے۔ ظاہر پر فریفتہ نہ ہو بلکہ عید کے دن کو عبرت اور غور وفکر کی نگاہ سے دیکھے۔ عید کے دن کو قیامت کا دن سمجھے اور عید کی رات میں شاہی نقارہ کی آواز کو صور کی آواز سمجھے۔ جب لوگ عید کے انتظار میں تیاری کر کے رات کو سو جاتے ہیں تو ان کی اس حالت کو ایسا سمجھے جیسا کہ صور کے دو نفخوں کے درمیان خواب کی حالت ہوگی۔ عید کی صبح لوگوں کو جب اپنے اپنے محلوں اور گھروں سے نکلتے دیکھے ان کو رنگ برنگ کے لباس طرح طرح کے زیورات میں لپٹا خوشی سے جھومتا دیکھے تو خیال کرے اہل معصیت [گنہ گار] غمزدہ ہیں اور اہل تقویٰ سے خوش ہیں اور مشرکوں اور مجرموں پر خدا کی پھٹکار برس رہی ہے۔ وہ منہ کے بل اوندھے پڑے رینگ رینگ کر چل رہے ہیں۔ متقی سواریوں پر سوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْداً وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

Marfat.com

اِلیٰ جَھَنَّمَ وِرْداً۔

جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۶ ع ۹]

اُس دن [قیامت] ہر زاہد و عابد و ابدال اپنے حقیقی بادشاہ اور محبوب [خدائے تعالیٰ] کے پاس عرش کے سایہ میں آرام و سکون کے ساتھ ہوگا۔ ہر ایک کے جسم پر لباس اور زیور ہوگا۔ چہرے پر معرفت و طاعت کے انوار ہوں گے اور اس کی تازگی اور جھلک نمایاں ہوں گی۔ سامنے نعمت کے دسترخوان بچھے ہوں گے جس پر طرح طرح کے کھانے مشروب [پینے کی چیزیں] اور پھل رکھے ہوں گے۔ یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے گا اس وقت وہ اپنی اپنی منزلوں میں جنت کے اندر چلے جائیں گے جو ان کے لئے اللہ عزوجل شانہٗ نے تیار کر رکھی ہیں۔ جنت میں ہر پسندیدہ چیزیں موجود ہوں گی ہر چیز جاذب نظر ہوگی وہاں کی نعمتیں ایسی ہوں گی کہ نہ آنکھیں ان جیسی نعمتیں دیکھی ہوں گی اور نہ کانوں نے سنا ہوگا بلکہ کسی شخص کے دل میں ان کا تصور بھی نہ آیا ہوگا۔

اور جو دنیا کے طلب گار ہیں تو وہ گریہ وزاری مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہوں گے [قیامت کا دن] اہل جنت جن راحتوں سے ہمکنار ہوں گے ان راحتوں کا دروازہ ان کے لئے بند ہوگا کیونکہ انہیں مال و متاع سے رغبت تھی۔ حرام اور مشتبہ مال کھاتے تھے اور اپنے رب کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ وہ اہل جنت کے مراتب دیکھیں گے مگر ان تک نہ پہنچ سکیں گے۔

جب مسلمان عید کے دن قومی جھنڈے کو لہراتا دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اس وقت کو یاد کرے جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک منادی [پکارنے والا] اونچے نشان [جھنڈا] والے مسلمانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیدار کے لئے پکارے گا اور جب وہ عید گاہ میں نمازیوں کی درست صفیں دیکھے تو یاد کرے کہ [کل] قیامت کے دن تمام مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے اسی طرح کھڑی ہوں گی کہ برے لوگ الگ الگ قطاروں میں اور نیک لوگ الگ الگ قطاروں میں کھڑے ہوں گے اور تمام چھپی باتیں اس روز ظاہر ہو جائیں گی۔ عید کی نماز سے فارغ ہو کر لوگ عید گاہ سے لوٹتے ہیں کوئی گھر کو جاتا ہے کوئی

Marfat.com

دکان کو اور کوئی مسجد کو جاتا ہے تو اس وقت یہ حالت دیکھ کر مسلمانوں کو چاہئے کہ اس منظر اور کیفیت کو یاد کرے کہ اس طرح لوگ قیامت میں جزا و سزا دینے والے بادشاہ [اللہ تبارک وتعالیٰ] کے حضور سے جنت اور دوزخ کی طرف لوٹ کر جائیں گے جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

[غنیۃ الطالبین]

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ۔

اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۱ پ ۲۵]

پیارے دینی بھائیو! آج کے نوجوانوں کا مزاج بن چکا ہے کہ عید کی خوشی میں خلاف شرع کام کرتے ہیں۔ تھیٹر میں جاتے ہیں لہو ولعب میں مشغول ہو جاتے ہیں اور دل میں خیال کرتے ہیں کہ ایک ماہ ہم نے کافی عبادتیں کر لیں اپنے آپ کو برے کاموں سے روکے رکھا لہٰذا چند دن نفسانی خواہشات پوری کر لی جائیں۔

پیارے دینی بھائیو! آپ ہرگز ہرگز یہ گمان نہ کریں ایک ماہ کیا بلکہ آپ کو تو ساری زندگی برے کاموں سے دور رہنا ہے۔ خدائے تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا ہے لہٰذا آپ شیطان کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ عید کے دن بھی خدائے قدوس کی عبادت میں مشغول رہیں یہی ہماری زندگی کا عین مقصد ہے۔

نفس کے ساتھ جنگ

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دس سال تک کوئی لذیذ کھانا تناول نہ فرمایا اور آپ نفس کی مخالفت کرتے رہے کہ میں اپنے نفس کا کہنا ہرگز نہ مانوں گا۔ ایک بار عید کی رات میں یہ مشورہ کیا کہ کل عید ہے کوئی لذیذ کھانا کھالیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ نے اپنے دل سے کہا یہ کھانا کھانے کے لئے دو رکعت نفل میں پورا قرآن ختم کروں گا۔ اے دل! اگر یہ کام ہو گیا تو لذیذ کھانا مل جائے گا۔ لہٰذا آپ نے دو رکعت نفل نماز میں پورا

Marfat.com

قرآن شریف ختم کیا۔ آپ نے دوسرے دن لذیذ کھانا منگوایا۔ لقمہ اٹھا کر منہ میں ڈالنا ہی چاہتے تھے کہ آپ نے پھر رکھ دیا اور تناول نہ فرمایا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا۔ جس وقت میں لقمہ منہ کے قریب لے گیا تو میرے نفس نے کہا میں آخر دس سال کی کوشش میں کامیاب ہو ہی گیا۔ میں نے اسی وقت کہا اگر یہ بات ہے تو میں تجھے ہرگز کامیاب نہ ہونے دوں گا اور ہرگز ہرگز لذیذ کھانا نہیں کھاؤں گا۔

اتنے میں ایک شخص لذیذ کھانے کا طباق [بڑی رکابی] اٹھائے ہوئے حاضر ہوا اور عرض کیا یہ کھانا میں نے اپنے لئے رات کو تیار کیا تھا۔ رات کو جب سویا تو فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تو مجھے کل قیامت کے روز دیکھنا چاہتا ہے تو یہ کھانا ذوالنون [رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ] کے پاس لے جا اور ان سے کہہ: حضرت محمد بن عبداللہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] فرماتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے نفس کے ساتھ صلح کرلو اور چند لقمہ اس لذیذ کھانے میں سے کھالو۔ جب حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام سنے تو وجد میں آگئے اور کہنے لگے میں فرماں بردار ہوں، میں فرماں بردار ہوں اور لذیذ کھانا کھانے لگے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

پانچ راتوں میں بیداری

اصبہانی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص پانچ راتوں میں شب بیداری [یعنی رات کو ذکر الٰہی میں گزارنا] کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں اور دسویں راتیں اور عیدالفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت۔

ایک راستے سے جانا دوسرے سے واپس ہونا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس ہوتے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی اور تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھی۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صاحب معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعت عید کی نماز پڑھی اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔

[مسلم، بخاری]

عید کی وجہ تسمیہ

عید کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کی طرف اس دن فرحت وخوشی کو بار بار لاتا ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ عید کے دن اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے بندہ کو منافع، احسانات اور انعامات حاصل ہوتے ہیں یا عید کے دن چونکہ بندہ گریہ وزاری کی طرف لوٹتا ہے اس کے عوض رب تبارک وتعالیٰ بخشش عطا فرماتا ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بندہ اطاعت خداوندی سے اطاعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لوٹتا ہے اور فرض کے بعد سنت کی طرف لوٹتا ہے۔ ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے کے بعد ماہِ شوال کے چھ روزوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس لئے اس کو عید کہتے ہیں۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ عید اس لئے کہا گیا ہے اس دن مسلمانوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اب مغفور ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس کو عید اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں وعدہ وعید کا ذکر ہے۔ کمزور اور ناتواں بندے اس دن اپنے رب کے سامنے گناہوں سے توبہ اور رجوع کرتے ہیں۔

[غنیۃ الطالبین]

عید بھی اور وعید بھی

لوگ بارگاہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر خدمت ہوئے تو دیکھا کہ خلیفۂ وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ بند کر کے رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عرض کیا یا امیر المومنین [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] آج تو خوشی منانا چاہئے پھر یہ رونے کا سبب کیا ہے۔

Marfat.com

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی۔ آج جس کی نماز روزے قبول ہو گئے یقیناً آج اس کے لئے عید ہے لیکن آج جس کی نماز روزے قبول نہ کر کے اس کے منہ پر مار دیئے گئے ہوں تو اس کے لئے آج وعید کا دن ہے میں اس خوف سے رو رہا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

امتِ موسیٰ علیہ السلام کی عید

اللہ عزوجل شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ "مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ" [مقابلہ کا مقرر شدہ دن تمہارے لئے زینت کا دن ہے] یوم زینت کہنے کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کے دشمن فرعون اور قوم فرعون کو ہلاک کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کو زینت بخشی۔ فرعون اور قوم فرعون کے ساتھ بہتر ۷۲ یا تہتر ۷۳ جادوگر میدان میں نکل آئے تھے ان جادوگروں کے پاس سات سو لاٹھیاں تھیں۔ ان جادوگروں نے لاٹھیوں کے خول میں پارہ بھر دیا تھا اور اوپر سے ان پر رسیاں لپیٹ دی تھیں۔ سب لوگ گرم ریت پر سورج کے نیچے کھڑے تھے۔ جب دھوپ تیز ہوئی تو پارہ میں حرکت پیدا ہوئی اور رسیوں سے لپٹی لاٹھیاں دوڑنے لگیں۔ لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ سانپ ہیں دوڑ رہے ہیں۔ لاٹھیاں غیر متحرک تھیں [ان کے اندر پارہ متحرک تھا] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں اپنی قوم کے بارے میں یہ خطرہ محسوس کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جادوگروں کی اس شعبدہ بازی کو دیکھ کر ان جادوگروں سے مرعوب ہو جائیں اور صحیح راستہ سے بھٹک کر راندہ بارگاہ بن جائیں تو اللہ عزوجل شانہ نے اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا تھا تم بھی اپنا عصا زمین پر ڈال دو جو کچھ انہوں نے جھوٹ بنایا ہے تمہاری لاٹھی اس کو نگل لے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینک دی۔ وہ فوراً اژدہا بن کر ایک بڑے اونٹ کی طرح دوڑ رہا تھا اس کی دو آنکھیں آگ کی طرح دہک رہی تھیں ایک قیامت برپا ہو گئی۔ ان لوگوں نے جادو کے زور سے جتنے سانپ دوڑائے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس [اژدہا نما] عصا نے ان سب سانپوں کو یکبارگی نگل لیا اور اس کی حالت میں کچھ فرق نہ آیا۔ نہ پیٹ پھولا نہ حرکت میں کچھ کمی آئی نہ اس کی لمبائی چوڑائی میں اضافہ ہوا۔ چنانچہ بے اختیار ہو کر تمام جادوگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور سجدے میں گر گئے۔ سب

Marfat.com

جادوگر ایک زبان ہوکر پکار اٹھے۔ ہم ہارون علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے رب پر ایمان لائے۔ سانپ فرعون کے لشکر اور اس کی قوم کی طرف بڑھا لوگ بھاگ نکلے۔ روایت ہے کہ اس بھگدڑ میں تقریباً پچاس ہزار آدمی مر گئے۔ [اسی دن کا نام زینت کا دن رکھا گیا اور یہ امت موسیٰ علیہ السلام کی عید کا دن ہے]

[غنیۃ الطالبین]

عید کے متعلق غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

حضرت پیران پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی معرکتہ آلارا تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں عید کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

عید میں عمدہ لباس پہننے اور عمدہ اور لذیذ کھانا کھانے، حسین عورتوں سے معانقہ کرنے اور لذت وشہوت سے لطف اندوز ہونے سے عید نہیں ہوتی بلکہ مسلمانوں کی عید تو طاعت وبندگی کی علامت ظاہر ہونے سے گناہوں اور خطاؤں سے دور رہنے سے، گناہوں کے بدلے نیکیوں کے حصول سے، درجات کی بلندی کی بشارت سے اللہ عزوجل شانہٗ کی طرف سے خلعتیں بخششیں اور کرامتیں حاصل ہونے سے، نور ایمان سے سینہ منور ہونے سے، قوت یقین اور دوسری نمایاں علامات کے سبب دل میں سکون پیدا ہو جانے سے، علوم وفنون اور حکمتوں کا دل کے سمندر سے نکل کر زبان پر جاری ہونے سے عید کی حقیقی خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

عید کے دن کے مستحبات

عید کے دن یہ سب کام مستحب ہیں۔

[۱] حجامت بنوانا [۲] ناخن تراشنا [۳] غسل کرنا [۴] اچھے کپڑے پہننا۔ نیا ہو تو نیا ورنہ صاف ستھرا کپڑا پہننا [۵] مسواک کرنا [۶] انگوٹھی پہننا [۷] خوشبو لگانا [۸] صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا [۹] عیدگاہ جلد جانا [۱۰] نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا [۱۱] عیدگاہ کو پیدل جانا [۱۲] دوسرے راستے سے واپس آنا [۱۳] نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا۔ کھجوریں طاق ہوں۔ اگر کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے [نماز سے پہلے کچھ نہ

Marfat.com

کھایا تو گنہ گار نہ ہوا مگر رات تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا][۱۴] خوشی ظاہر کرنا[۱۵] کثرت سے صدقہ دینا[۱۶] عیدگاہ کو اطمینان ووقار اور نیچی نگاہ کر کے جانا[۱۷] آپس میں مبارک باد دینا۔

نماز عید کی ترکیب

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عیدالفطر کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی میں ہاتھ باندھ لے۔ اس کو یوں یاد رکھیں کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں۔ تین پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے ان چھ تکبیروں میں ہاتھ اٹھائیں جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کے قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ۔

[بہار شریعت]

صدقہ فطر واجب ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر واجب ہے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق

Marfat.com

رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔

[ابن عساکر]

صدقۂ فطر کے متعلق ضروری مسائل

☆ صدقۂ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے صدقہ فطر ساقط نہ ہوگا اور نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نماز عید ادا کر دینا ہے۔

[درمختار]

☆ صدقۂ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں لہٰذا مر گیا تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا۔

[جوھرہ]

☆ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے لہٰذا جو شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا یا غنی تھا فقیر ہو گیا تو صدقۂ فطر اس پر واجب نہیں۔

[عالمگیری]

☆ صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد صاحب نصاب پر جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے۔ اس میں عاقل ہونے کی شرط نہیں۔

[درمختار]

☆ مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے واجب ہے جب کہ خود بچہ مالکِ نصاب نہ ہو ورنہ اس کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے گا۔

[درمختار]

☆ صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں۔ اگر کسی عذر مثلاً بیماری، بڑھاپے کی وجہ سے نہ رکھا یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔

[درمختار]

☆ باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔

[درمختار]

Marfat.com

☆ ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔

[درمختار]

☆ ماں باپ دادا دادی نابالغ بھائی اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ اس کے ذمہ نہیں اور بغیر حکم ادا بھی نہیں کرسکتا۔

[عالمگیری]

☆ ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور چند مسکینوں کو دے دیا جب بھی جائز ہے۔

[درمختار]

☆ فطرہ کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے ادا کرتا ہو اگرچہ رمضان سے پہلے ادا کردے اور اگر فطرہ ادا کرتے وقت مالکِ نصاب نہ تھا پھر ہوگیا تو فطرہ صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبح صادق ہونے کے بعد اور عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کردے۔

[درمختار]

مالکِ نصاب

صدقۂ فطر کے مسئلے میں مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کا مالک ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامانِ تجارت یا سامانِ غیر تجارت کا مالک ہو اور مملکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

[انوار الحدیث]

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا آدھا صاع کھجور یا منقیٰ یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع۔

[عالمگیری]

اس دور کے پیمانے سے نصف صاع گیہوں کا وزن دو کلو اور تقریباً ۴۷ گرام ہوگا۔

☆ گیہوں، جو کھجور اور منقیٰ کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہیں مثلاً چاول،

Marfat.com

باجرہ، اور کوئی غلہ تو آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کی ہو یہاں تک کہ روٹی دیں تو بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جو کی ہو۔

[درمختار، عالمگیری]

☆ گیہوں اور جو کے دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ ہے کہ قیمت دے دے خواہ گیہوں کی قیمت دے یا جو کی یا کھجور کی مگر گرانی میں خود ان کا دینا قیمت دینے سے افضل ہے۔ اگر خراب گیہوں یا جو کی قیمت دی تو اچھے کی قیمت سے جو کی پڑے پوری کرے۔

[درمختار]

عید کے متعلق ضروری مسائل

☆ عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کیونکہ اس میں خوشی کا اظہار کرنا ہے۔

[انوار الحدیث]

☆ عورتوں کے لئے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لئے کہ عیدگاہ میں مردوں کے ساتھ اختلاط ہوگا اور اسی لئے اب عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا عیدین کی خواہ وہ جوان ہو یا بڑھیا اور اگر صرف عورتیں جماعت کریں تو بھی یہ ناجائز ہے اس لئے کہ صرف عورتوں کی جماعت ناجائز و مکروہ تحریمی ہے اور اگر فرداً فرداً پڑھیں تو بھی نماز جائز نہ ہوگی اس لئے کہ عیدین کی نماز کے لئے جماعت شرط ہے۔ عورتیں اس دن اپنے اپنے گھروں میں فرداً فرداً نفل نمازیں پڑھیں تو باعثِ ثواب و برکت ہے۔

[انوار الحدیث]

☆ نماز عیدین میں پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو قرأت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں کہہ لے اور قرأت کا اعادہ نہ کرے۔

[عالمگیری]

Marfat.com

☆ امام نے زائد تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔

[عالمگیری]

☆ امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا تھا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی اب اگر دوسری جگہ نماز مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

[درمختار]

☆ کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہوسکی مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا وغیرہ تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عیدالفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہوسکتی اور اگر پہلے دن بلا عذر شرعی عیدالفطر کی نماز نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔

[عالمگیری]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ

زکوٰۃ دینے کی فضیلت وثواب

نہ دینے پر وعید وعذاب

قرآن کا فرمان عالی شان

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ۔
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ۱ ع ۵]

پیارے دینی بھائیو! زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ زکوٰۃ کے معنی نشوونما اور پاک کرنے کے ہیں چونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال میں خیر وبرکت کی زیادتی اور پاکیزگی ہوجاتی ہے اس لئے ایسا مال جو ظاہر اور پاکیزگی کا ذریعہ بنتا ہے اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ شرعی اعتبار سے زکوٰۃ مال کا وہ حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غریبوں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کے لئے مقرر کردیا ہے جو سال گزرنے کے بعد مقررہ نصاب کے مطابق محتاجوں کو دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ بھی نمازوں کی طرح فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو نماز کے بعد بہت بڑی عبادت اور دینی فریضہ قرار دیا ہے۔ قرآن میں جگہ جگہ نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی زکوٰۃ کو دین اسلام کی بنیاد قرار دیا ہے۔

زکوٰۃ کی حقیقت

زکوٰۃ کی حقیقت شکرانِ نعمت ہے جو اس جنس کی نعمت کے ساتھ ادا کی جائے چونکہ صحت وتندرستی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لہٰذا جسم کے ہر عضو کی زکوٰۃ ضروری

Marfat.com

ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو عبادت میں مشغول رکھا جائے۔ کسی کھیل کود میں نہ لگایا جائے تا کہ اس طرح سے صحت و جسم کی زکوٰۃ کا بھی حق ادا ہو جائے۔

علماء ظاہر بیں نے بغرض تجربہ حضرت شبلی علیہ الرحمہ سے دریافت کیا کہ کتنی مقدار پر زکوٰۃ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا جب بخیل کے پاس دوسو درہم مال موجود ہو تو تمہارے طریقہ میں پانچ درہم اور ہر بیس دینار پر نصف دینار زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن ہمارے طریق میں کسی چیز کو اپنی ملکیت میں رکھنا واجب ہے تا کہ زکوٰۃ کی مشغولیت سے بے پرواہ ہو جائے اس عالم نے پوچھا اس مسئلہ میں آپ کا امام اور رہنما کون ہے آپ نے فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انہوں نے جو موجود تھا سب دے دیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ما خلفت لعیالک" تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہے۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے ایک قصیدہ میں فرمایا مجھ پر کبھی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی کیا سخی پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کیونکہ سخی کا مال خرچ ہوتا رہتا ہے وہ مال راہ خدا میں خرچ کرنے سے کنجوسی نہیں کرتے ان کے پاس مال جمع ہی نہیں ہوتا کہ ان کو زکوٰۃ دینا پڑے۔ [کشف المحجوب]

سخت عذاب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے مال و دولت کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے پہلو اور پیٹھ جہنم کے سخت گرم پتھروں سے داغا جائے گا اور اس کا جسم وسیع کر دیا جائے گا اور جب کبھی اس کی حرارت میں کمی آئے گی اس کو بڑھا دیا جائے گا اور دن اس کے لئے طویل کر دیا جائے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال کا فیصلہ ہوگا پھر وہ جنت کی طرف اپنا راستہ اختیار کریں گے۔

پیارے دینی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے "جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے اسے دردناک عذاب کی خوش

Marfat.com

خبری دے دو۔ جس دن اس کے مال کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کے پہلوؤں، پیشانیوں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا کہ یہ ہے جو کچھ تم نے جمع کیا تھا اب اپنے جمع کردہ مال کا مزہ چکھو۔"

[القرآن]

فقراء امراء کے لئے باعث ہلاکت و بربادی

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن فقراء، امراء کے لئے ہلاکت کا سبب بنیں گے جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ! انہوں نے ہمارے حقوق ہم کو نہ دے کر ہم پر ظلم کیا تھا۔ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! آج میں تمہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دوں گا اور انہیں اپنی رحمت سے دور کردوں گا۔ پھر سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِیْنَ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے اس کے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۹ ع ۷]

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو جہنم کا تھوہر، ایلوا اور بدبودار گھاس جانوروں کی طرح کھا رہے تھے۔ میں نے پوچھا جبرئیل! [علیہ السلام] یہ کون ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کا صدقہ [زکوٰۃ] نہیں دیتے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

ایک عجیب وغریب واقعہ

تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ایک جماعت حضرت ابی سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے آئی جب ان لوگوں کو وہاں بیٹھے کچھ دیر ہوگئی تو جناب ابی سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Marfat.com

کہا کہ آج ہمارا ایک ہمسایہ فوت ہوگیا ہے چلو تعزیت کے لئے اس کے بھائی کے پاس چلیں۔ محمد بن یوسف الفریابی کہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوگئے اور اس کے بھائی کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ بہت آہ وبکا کر رہا ہے۔ ہم نے اسے کافی تسلی دی اور صبر کی تلقین کی مگر اس کی گریہ وزاری برابر جاری رہی۔ ہم نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہر شخص کو آخر مرنا ہے؟ وہ کہنے لگا مگر میں اپنے بھائی کے عذاب پر روتا ہوں۔ ہم نے پوچھا کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں غیب سے تمہارے بھائی کے عذاب کی خبر دی ہے؟ کہنے لگا نہیں بلکہ ہوا یوں کہ جب سب لوگ میرے بھائی کو دفن کر کے چل دیئے تو میں وہیں بیٹھا رہا۔ میں نے اس کی قبر سے آواز سنی وہ کہہ رہا تھا۔ آہ! وہ مجھے تنہا چھوڑ گئے اور میں عذاب میں مبتلا ہوں۔ میری نمازیں اور روزے کہاں گئے۔ مجھ سے برداشت نہ ہوسکا۔ میں نے اس کی قبر کھودنا شروع کردی تا کہ دیکھوں میرا بھائی کس حال میں ہے۔ جونہی قبر کھلی میں نے دیکھا اس کی قبر میں آگ دہک رہی ہے اور اس کی گردن میں آگ کا طوق پڑا ہوا ہے، مگر میں محبت میں دیوانہ وار آگے بڑھا اور اس طوق کو اتارنا چاہا جس کو ہاتھ لگاتے ہی میرا یہ ہاتھ انگلیوں سمیت جل گیا۔ ہم نے دیکھا واقعی اس کا ہاتھ بالکل سیاہ ہو چکا تھا۔ اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا میں نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور واپس لوٹ آیا۔ اب اگر میں نہ روؤں تو کون روئے گا! ہم نے پوچھا تیرے بھائی کا کوئی ایسا بھی عمل تھا جس کی وجہ سے یہ سزا ملی؟ اس نے کہا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ ہم بیساختہ پکار اٹھے کہ یہ تو فرمان الٰہی کی تصدیق ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے۔ عنقریب وہ جس نے بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۴ ع ۹]

Marfat.com

اور تیرے بھائی کو قیامت سے پہلے ہی عذاب دے دیا گیا۔

جناب محمد بن یوسف الفریابی کہتے ہیں کہ ہم وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئے اور انہیں سارا ماجرا سنا کر دریافت کیا کہ یہود و نصاریٰ مرتے ہیں مگر ان کے ساتھ کبھی ایسا اتفاق نہیں دیکھا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دائمی عذاب میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ ہمیں عبرت حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کی یہ حالتیں دکھاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا وَمَا اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ۔

تو جس نے دیکھا تو اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۷ ع ۱۹][مکاشفۃ القلوب]

زکوٰۃ نہ دینے والے یہود و نصاریٰ کی طرح

مخبر صادق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے زکوٰۃ نہ دینے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں یہود و نصاریٰ کی طرح ہیں۔ عشر نہ دینے والے مجوس کی طرح۔ زکوٰۃ اور عشر نہ دینے والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور فرشتوں کی زبان سے ملعون قرار پاتا ہے اور اس کی گواہی قابل قبول نہیں اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جس نے زکوٰۃ اور عشر ادا کیا اور اس کے لئے بھی خوش خبری ہے جس پر قیامت اور زکوٰۃ کا عذاب نہیں۔ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے عذاب قبر اٹھالیا اس پر جہنم کو حرام کر دیا اس کے لئے بغیر حساب کے جنت واجب کر دی اور اسے قیامت کے دن پیاس نہیں لگے گی۔

[مکاشفۃ القلوب]

مال سانپ بن جائے گا

فرمان الٰہی ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لئے مصیبت ہے عنقریب بخل کردہ مال سے قیامت کے

Marfat.com

دن ان کو طوق پہنایا جائے گا۔ فرمانِ الٰہی ہے ان مشرکین کے لئے ہلاکت ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کو مشرک کہا ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں لٹک رہا ہوگا۔

[مکاشفة القلوب]

خشک سالی گھیر لیتی ہے

پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے مہاجرین! پانچ بلائیں ایسی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ سے میں تمہارے لئے پناہ مانگتا ہوں۔ جب کسی قوم میں کھلم کھلا بدکاریاں ہوتی ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر ایسے مکروہات نازل کرتا ہے جو پہلے کسی پر نازل نہیں ہوئے، جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان پر تنگ دستی قحط سالی اور ظالم حاکم مسلط کر دیا جاتا ہے، جب کوئی قوم اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتی انہیں خشک سالی گھیر لیتی ہے اگر زمین پر چوپائے نہ ہوں تو کبھی ان پر بارش نہ برسے، جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیتی ہے تو اس پر اس کے دشمن مسلط ہو جاتے ہیں جو ان سے ان کا مال و دولت چھین لیتے ہیں، جس قوم کے فرمانروا اللہ کی کتاب سے فیصلہ نہیں کرتے ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

بخیل کی زندگی سخی کی موت

اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ بخیل کی زندگی اور سخی کی موت کو ناپسند فرماتا ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بخیل کو جنت میں نہیں بھیجے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ دو عادتیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بدخلقی۔ فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے بخل سے بچو! جس قوم میں بخیلی

Marfat.com

آجاتی ہے وہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے، صلہ رحمی نہیں کرتے اور ناحق خون ریزیاں کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض آدمی ایسے ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے، ان کی محبت روپیہ جمع کرنے اور اسے سنبھال کر رکھنے میں ہوتی ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ انہیں بھی ایک دن مرنا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

شیطان بخیل کو پسند کرتا ہے

حضرت یحیٰ علیہ السلام کی ملاقات ابلیس سے ہوئی۔ آپ نے پوچھا تجھے کون سا آدمی پسند ہے اور کون سا ناپسند ہے؟ ابلیس نے کہا مجھے مومن بخیل پسند ہے مگر گنہ گار سخی پسند نہیں۔ آپ نے پوچھا وہ کیوں؟ ابلیس نے کہا اس لئے کہ بخیل کو اس کی بخیلی لے ڈوبے گی مگر گنہ گار سخی کے متعلق مجھے یہ امید ہے کہ کہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہوں کو اس کی سخاوت کی وجہ سے معاف نہ فرمادے۔ پھر ابلیس جاتے ہوئے یہ کہتا گیا اگر آپ یحیٰ پیغمبر نہ ہوتے تو میں یہ باتیں کبھی نہ بتاتا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ میں بخیل کا فیصلہ نہیں کرسکتا کیونکہ وہ اپنی بخیلی کی وجہ سے اپنے حق سے زیادہ لینے کی کوشش کرتا ہے اور ایسا آدمی امانت دار نہیں ہوتا۔

ایک ضرب المثل ہے کہ بخیل کے مال کی خوشی اس کے آنے والے وارث کو دے دو۔

[مکاشفة القلوب]

بخیل کے بارے میں شاعر کا قول

[۱] بخیلی ایسی بیماری ہے جو کسی بامروت عقل منداور دین دار کے لائق نہیں۔ [۲] جس نے مال ودولت حاصل کرنے کے لئے بخل کیا مجھے زندگی کی قسم وہ دھوکے میں رہا۔ [۳] ہائے افسوس جس نے دنیا وآخرت کے حقوق ادا نہ کئے اس نے حقیر چیز کے بدلے اپنے دین کے بعد دنیا بھی بیچ ڈالی [۴] جب مال کسی دوست کو نفع نہ پہنچائے کسی عزیز کے کام نہ آئے اور کسی تنگدست کی حاجت روائی نہ کرے تو اسکا انجام یہ ہوگا کہ مال تو وارث لے لیں گے اور بخیل قیامت کی شرمندگی اپنے ساتھ لے جائے گا۔ [۵] بخیل کی ذلت کے لئے اتنا

Marfat.com

ہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے مال جمع کرتا ہے۔[۶] شکاری کتے کی طرح ہے جو بھوکا ہونے کے باوجود شکار کی حفاظت کرتا ہے تا کہ اسے دوسرے کھائیں۔
[مکاشفة القلوب]

ایک کھجور کا صدقہ پہاڑ کے برابر

تاجدار عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص حلال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنی برکت سے قبول فرمالیتا ہے پھر اس صدقہ کو صدقہ دینے والے کے لئے اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم اپنے بچھروں کی پرورش کرتے ہو یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس حدیث پاک کی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ۔

کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے۔
[کنزالایمان، پ ۱۱ ع ۲] [مکاشفة القلوب]

صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں

طبرانی کی روایت میں ہے کہ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور نہ ہی بندہ صدقہ دینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اسے سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے قبول کر لیتا ہے اور کوئی بندہ بے پروائی کے باوجود سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ تعالیٰ اس پر فقر کو مسلط کر دیتا ہے۔ بندہ کہتا ہے میرا مال ہے مگر اس کے مال کے تین حصے ہیں جو کھایا فنا ہو گیا جو پہنا وہ پرانا ہو گیا جو راہ خدا میں دیا وہ حاصل کر لیا اور جو اس کے سوا ہے وہ اسے لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے۔
[مکاشفة القلوب]

راہِ خدا میں دے کر

صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں

Marfat.com

ہے مگر اللہ تعالیٰ بغیر کسی ترجمان کے اس سے گفتگو فرمائے گا۔ آدمی اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو اسے وہی نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور بائیں طرف وہی دکھائی دے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور اپنے سامنے دیکھے گا تو مقابل میں آگ نظر آئے گی پس تم اس آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی راہِ خدا میں دے کر بچ سکو۔ حدیث شریف میں ہے کہ اپنے چہروں کو آگ سے بچاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ خون اور گوشت نہیں جائے گا جو حرام ذریعہ سے حاصل کردہ مال سے پلا پھولا ہو۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ جانے والے ہیں، بعض جانے والے اپنے نفس کو رہائی دینے والے ہیں اور بعض اسے ہلاک کرنے والے ہیں۔ اے کعب بن عجرہ! نماز نزدیکی ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے چکنے پتھر سے کائی اتر جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

[مکاشفۃ القلوب]

غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور موت کی تکلیفوں کو دور فرما دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ کوئی آدمی صدقہ کی چیز نہیں نکالتا مگر اسے ستر شیطانوں کے جبڑوں سے جدا کرتا ہے۔

شفیع روز محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ کم حیثیت شخص کا کوشش سے خرچ کرنا اور اپنے اہل وعیال سے اس کی ابتداء کرنا۔

[مکاشفۃ القلوب]

ایک درہم لاکھ درہم سے زیادہ

سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔

Marfat.com

ایک شخص نے عرض کیا وہ کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک شخص کو بہت مال و دولت تھی اور اس نے اس میں سے ایک لاکھ درہم نکال کر صدقہ کر دیا اور دوسرے شخص کے پاس صرف دو درہم تھے ان میں سے ایک راہ خدا میں دے دیا۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ نیک کام کرنا، بری جگہوں سے بچنا اور خفیہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور صلہ رحمی زندگی بڑھاتی ہے اور ہر اچھا کام صدقہ ہے۔ دنیا میں اچھا کام کرنے والے آخرت میں اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ ہوں گے اور جنت میں سب سے پہلے بھلائی کرنے والے داخل ہوں گے۔ طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صدقہ کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا دوگنا اور اللہ کے یہاں اس سے بھی زیادہ ہے۔

[مکاشفة القلوب]

رحمت الٰہی کے سائے میں

قاسم نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اگرچہ اسے گائے بکری کا چرا ہوا سم ہی کیوں نہ دے دو۔ حدیث شریف میں ہے کہ سات شخص ایسے ہیں جو رحمت الٰہی کے سائے میں ہوں گے جس دن رحمت الٰہی کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جس نے نہایت راز داری سے راہِ خدا میں خرچ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ گے۔ رحمت کے نزول کے اسباب میں سے ہے کہ مسلمان مسکینوں کو کھانا کھلائے جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانے اور پینے سے سیراب کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے جن میں سے ہر ایک خندق پانچ سو سال کے سفر کی مسافت پر ہے۔

[مکاشفة القلوب]

شراب طہور اور جنتی پھل

جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو جب تک اس کے جسم پر اس کپڑے کا ایک دھاگا

Marfat.com

بھی موجود رہے گا اللہ تبارک وتعالیٰ صدقہ دینے والے انسان کے عیبوں کو ڈھانپتا رہے گا۔

حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان نے کسی برہنہ مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ تبارک وتعالیٰ اسے جنت کا لباس پہنائے گا۔ جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ عزوجل شانہ اسے جنت کا پھل کھلائے گا اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کیا تو اللہ عزوجل شانہ اسے جنت میں مہر بند شراب طہور پلائے گا۔

عام مسکین کو صدقہ خیرات ہے اور رشتہ دار پر صدقہ دوہرا ثواب ہے، ایک صدقے کا دوسرے صلہ رحمی کا پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ہر اس رشتہ دار کو دینا جو تیرے لئے اپنے دل میں بغض رکھا ہو۔

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا اور قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے اور نبی کریم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی تنگدست کی مشکل آسان کر دیتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرماتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

جنت میں جاؤ گے

ایک سائل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر واقف و اجنبی پر تمہارا سلام کہنا! سائل نے عرض کیا کہ مجھے ہر چیز کی حقیقت بتالائیے! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ پھر سائل نے کہا مجھے ایسے عمل کے متعلق بتایئے جس کے سبب میں جنت میں جاؤں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلا، سلام کیا کر، صلہ رحمی کر اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھ، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگا۔

مالکِ حوض کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا اے انسان! میں بیمار ہوا تھا مگر تو نے عیادت نہ کی تھی۔ انسان کہے گا میں

Marfat.com

تیری کیسی عیادت کرتا تو تو رب العالمین ہے۔ رب فرمائے گا تجھے نہیں معلوم میرا فلاں بندہ بیمار تھا مگر تو اسکی عیادت کو نہ گیا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا! اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تو مجھے اس کے قریب پاتا۔ اے انسان! میں نے تجھ سے کھانا کھلانے کو کہا تھا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں دیا تھا۔ انسان کہے گا اے اللہ! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا تو تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے علم نہیں تھا۔ اگر تو بھوکے کو کھانا کھلاتا تو ثواب میرے یہاں حاصل کرتا۔ اے انسان! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا مگر تو نے مجھے سیراب نہیں کیا تھا۔ انسان کہے گا میں تجھے کیسے سیراب کرتا تو تو رب العالمین ہے۔ رب تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا کیا تجھے علم نہیں تھا۔ اگر اسے پانی پلاتا تو میرے یہاں اس کا اجر پاتا۔

[مکاشفة القلوب]

احسان جتا کر صدقہ کو باطل نہ کرو

صدقہ دے کر احسان جتانا بہت بڑی آفت ہے اسی لئے صدقہ کو خفیہ رکھنے کو ترجیح دی گئی ہے اور اپنی نیکی کو بھول جانے کو کہا گیا ہے۔ صدقہ میں احسان جتانے کا جذبہ اور ریا [دکھاوا] شامل نہ ہو۔ خالق کائنات قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔

لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى۔

اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر اور ایذاء دے کر۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳ ع ۴] [مکاشفة القلوب]

بہترین خزانہ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری "وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ" الخ" اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں"۔ تو مسلمانوں پر بھاری ثابت ہوئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کی اس فکر کو دور کرتا ہوں۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً یہ آیت آپ کے صحابہ پر

Marfat.com

بھاری ہے تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہ نے زکوٰۃ فرض نہیں کی مگر تمہارے باقی ماندہ مال کو پاک کرنے کے لئے اور میراث اس لئے فرض کی ہے کہ تمہارے پیچھے آنے والے کو مل سکے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ اکبر کہا پھر آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا میں تجھے بہترین خزانہ نہ بتادوں؟ جسے آدمی جمع کرے وہ نیک بخت عورت ہے جب اسے مرد دیکھے تو خوش کرے جب اسے حکم کرے تو عورت اس کی فرمانبرداری کرے، جب مرد غائب ہو تو عورت اس کی محافظت کرے۔

[ابوداؤد]

اسلام کا پورا ہونا

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اسلام کا پورا ہونا اور مکمل ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم نمازیں پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دیں اس کی نماز بھی قبول نہیں۔

[طبرانی]

اسلام کا پل

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ سچ بولے یا خاموش رہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔ نبی کریم سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس سے شر کو دور فرمادیا۔

[حاکم مستدرک]

Marfat.com

راہِ ہدایت

زکوٰۃ کے فضائل میں سب سے پہلی چیز راہِ ہدایت ہے۔ راہِ ہدایت اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے متعین کردہ ایک راستہ ہے چنانچہ ہر انسان کا ایک بنیادی فرض ہے کہ وہ ہدایت والے راستے کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے کیونکہ یہ زندگی ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ قرآن مقدس اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور دین اسلام اللہ تعالیٰ کا ایک عطا کردہ مکمل دین ہے اور اس کے نظام پر عمل پیرا ہونا ہی راہ ہدایت ہے۔ قرآن پاک نے تمام دنیا کو جس راہِ ہدایت کی دعوت دی ہے وہ یہی ہے انسان صاحب ایمان بن کر تعلیماتِ اسلامیہ پر عمل پیرا ہو جائے۔ کتاب وسنت پر کاربند ہونے والے مومنین کی شان مسلمانی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں زکوٰۃ دیتے ہیں یعنی کسی حال میں بھی فریضہ زکوٰۃ سے کوتاہی نہیں کرتے اور ایسے لوگ ہی راہِ راست پر ہیں اور راہِ ہدایت پر چلنا اللہ کی نعمتوں سے ہے چونکہ حقیقی زندگی گزارنے کا یہ وہ راستہ ہے جس پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود گامزن رہے رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اہل تقویٰ کا بھی یہی ہدایت والا راستہ ہے اور اس راستے پر چلنے کی شرط ہے کہ مسلمان زکوٰۃ کے رکن کو بھی پورا کرنے والا ہو۔

فرمان الٰہی ہے۔

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ يُوْقِنُوْنَ۔

ہدایت اور خوش خبری ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۹ ع ۱۶]

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۖ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۔

اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں

Marfat.com

ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۰ ع ۹]

ان آیات سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ راہ ہدایت کی علامت ہے چنانچہ دنیا میں سب سے زیادہ کوئی قدر و قیمت والی چیز ہے تو وہ راہ ہدایت کا ملنا ہے اور راہ ہدایت صرف اسلام ہی میں ہے۔

کامیابی

راہِ ہدایت ملنے کے بعد دنیا میں جس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے فلاح اور کامیابی اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے جن کاموں کو سرانجام دینا ضروری ہے ان میں ایک زکوٰۃ بھی ہے جس کے بارے میں اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انہیں کا کام بنا۔ [یعنی وہی لوگ کامیاب ہیں]

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۱ ع ۱۰]

اسلامی نقطۂ نظر سے اس عارضی دنیا کی زندگی اور آخرت کی حیاتِ ابدی میں کامیابی کا نام فلاح ہے مگر دنیا پرست نے دنیاوی خوش حالی، عیش و آرام اور خواہشات کی تکمیل کو فلاح سمجھا ہوا ہے۔ ایمان کی سچی قدر و قیمت تو اہل تقویٰ اور بزرگانِ دین ہی کرتے ہیں جنہیں بڑے زہد و تقویٰ کے بعد معرفت ایمان حاصل ہوتی ہے۔ اقرار ایمان کے بعد جو نیک اعمال انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں ان میں سے ایک عمل زکوٰۃ ادا کرنا ہے اور یہی زکوٰۃ یعنی اللہ کی راہ میں دیا ہوا مال فلاح کی کنجی ہے۔

رحمتِ خداوندی

فلاح اور راہ ہدایت پر ثابت قدم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت درکار ہے

Marfat.com

اگر چہ راہِ ہدایت ملنا بہت بڑی بات ہے مگر اسے پا کر اس پر ثابت قدم رہنا اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی جہاں انسان کو راہِ راست اور کامیابی کی طرف لے جاتی ہے وہاں رحمت خداوندی کا بھی ذریعہ ہے۔ قرآن مقدس میں اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۔

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

رحمت خداوندی ساری کائنات پر ہے۔ بغیر اللہ کی رحمت سے دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان لوگوں کے لئے خاص ہے یعنی وہ لوگ رحمت کے حق دار ہو جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں جن کے دلوں پر خوف الٰہی طاری رہتا ہے جو صاحب نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دیتے ہیں تو یہ زکوٰۃ رحمت خداوندی کا ذریعہ بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حق دار بننے کے لئے قرآن مقدس کی آیات مبارکہ پر مکمل ایمان رکھنا ضروری ہے۔ ذات خداوندی انسانوں کے ساتھ اتنی رحیم و کریم ہے کہ انسان نافرمانیاں اور غلطیاں کرتا چلا جاتا ہے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اہل جہاں پر رواں دواں ہے۔

قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔

اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۸ ع ۱۳، سورۂ نور]

رحمت کی دعاء

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سرور کائنات

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کوئی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ فرماتے اے اللہ! رحمت نازل فرما فلاں شخص پر۔ ایک دن میرے والد زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ابی اوفیٰ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] پر رحمت کر۔

[بخاری شریف]

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی زکوٰۃ دینے آتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے لئے رحمت کی دعاء کیا کرتے تھے۔

زکوٰۃ سے مال میں اضافہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر اپنے مال وزر کو دوسروں پر خرچ کرنے میں مال میں اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن کا نظریہ دنیا کے عام معاشی اصولوں سے مختلف ہے جن سے لوگوں کی انفرادی دولت میں کثرت ہوتی ہے۔ زکوٰۃ سے دولت معاشرہ میں پھیل جاتی ہے اور اسلامی حکومت کا بیت المال بھی مضبوط ہوتا ہے۔ نظام زکوٰۃ سے بے روزگاروں کو وسیلہ اور سہارا مل جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی زکوٰۃ دینے والے بن جاتے ہیں۔ زکوٰۃ سے مال و دولت میں برکت کی ایک وجہ رحمت خداوندی بھی ہے کہ جو چیز اللہ کی راہ میں خرچ کی جائے اس میں قدرتی طور پر کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہر چیز کو قربان کرتے چلے جاتے ہیں۔ جب اللہ عزوجل شانہ ان کی قربانی سے راضی ہو جاتا ہے تو ان کے لئے دین و دنیا میں کسی چیز کی کمی رہنے نہیں دیتا۔ ان کی دعاء میں اتنی تاثیر ہوتی ہے کہ اگر روئے زمین کی دولت کے تمام خزانے بھی مانگ لیں تو اللہ وہ بھی دے دے گا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو دنیا سے اتنا بے نیاز فرما دیا کہ وہ دنیا سے مانگتے ہی نہ تھے۔

زکوٰۃ وصدقات سے یقیناً مال میں اضافہ ہوتا ہے۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِیَ الصَّدَقَاتِ۔

[پ ۳ بقرہ ۲۷۶]

Marfat.com

اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳ ع ۶]

وَمَا اٰتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ۔

اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انہیں کے دونے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۱ ع ۷]

مال ضائع نہیں ہوتا

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بڑا کرم ہے کہ انسان مال کی زکوٰۃ دے اور اس کا مال محفوظ ہو جائے یعنی مال چوری ہونے سے بچ جائے، قدرتی آفات سے محفوظ رہے۔ یہ ایمان کی پختگی ہے کہ جب مسلمان اللہ کی راہ میں حلال روزی سے زکوٰۃ ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے مال کو ہر آفت سے بچائے گی۔

ایک دفعہ مالک انس وجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف فرما تھے کسی شخص نے کہا فلاں آدمی کا بڑا نقصان ہو گیا ہے۔ سمندر کی طغیانی نے اس کے مال کو ضائع کر دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل ہو یا سمندر گویا کسی جگہ بھی مال ضائع ہوتا ہے تو وہ زکوٰۃ نہ ادا کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر کے مال کی حفاظت کیا کرو اپنے بیماروں کی بیماری صدقہ سے دور کرو اور آفتوں کو دعاؤں سے دور کیا کرو کیونکہ دعاء اس بلا کو بھی زائل کر دیتی ہے جو نازل ہو گئی ہو اور اس آفت کو بھی روک دیتی ہے جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔

زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لئے کوئی خوف وغم نہیں

زکوٰۃ ادا کرنے کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ فریضہ انسان کو اس مقام پر پہنچا دیتا ہے جہاں انسان کو دنیا کا کوئی رنج وغم نہیں رہتا لہٰذا جو لوگ اللہ کے لئے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کا ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل انہیں دنیا کی مصیبتوں اور دکھوں سے بے خوف کر دیتا ہے۔ مال ودولت جمع کر کے انسان بے پناہ خطرات مول لیتا ہے مگر فرمان خداوندی کے

Marfat.com

مطابق زکوٰۃ ان خطرات کو ٹال دیتی ہے۔ چنانچہ رب عزوجل شانہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔

[بقرہ، ۲۷۷]

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیک ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳، ع ۶]

انسان کے ذہن پر برے اعمال کی وجہ سے خوف طاری رہتا ہے کہ آخرت میں سزا ملنی ہے۔ جب انسان زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کا عذاب انسان کے ذہن پر مسلط رہتا ہے۔ پھر اس کا دل رنج وغم میں ڈوبا رہتا ہے۔ جب انسان زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے تو اس عذاب کے رنج وغم کے تصور سے اس کا دل آزاد ہو جاتا ہے۔ قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہوا ہے کہ اللہ کو جو دوست رکھتے ہیں انہیں کوئی خوف وغم نہیں تو معلوم ہوا کہ ادائیگی زکوٰۃ سے انسان اللہ عزوجل شانہ کی دوستی کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

زکوٰۃ کا اجر عظیم

پیارے دینی بھائیو! اجر عظیم سے مراد وہ انعامات خداوندی ہیں جن کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا اور ایسی جزا ہے جو بہت بڑی ہے۔ زکوٰۃ بھی ان اعمال میں سے ہے جس کا اجر بہت بڑا اور بے پناہ ہے۔ اس فریضہ کی ادائیگی کا اجر اس دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی ملے گا۔ اس اجر عظیم کے بارے میں پروردگار عالم قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْھِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔

اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے اور اللہ اور قیامت پر ایمان

Marfat.com

لانے والے۔ایسوں کوعنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۶ ع ۲]

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت میں بتایا گیا ہے جولوگ نماز کے پابند ہوں گے اور زکوٰۃ دینے والے ہوں گے اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہوں گے ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

زکوٰۃ دینے والے جنت کے وارث

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے آخرت کی زندگی میں جنت کی خوش خبری ہے۔ جنت ایک ایسی جگہ ہے جہاں نہ کوئی غم، نہ تکلیف، نہ خطرہ گویا انسان ہر طرح سے آزاد ہے۔ وہاں اتنی آسائشیں ہوں گی کہ انسان دنیا کی زندگی میں تصور بھی نہیں کرسکتا۔اس زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نیک اعمال کرنے کا حکم دیا۔اس نیک اعمال میں ایماندار بننا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ہے۔سورۂ مومنون میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بیان فرمایا جولوگ اہل ایمان ہوں گے نیک اور صالح اخلاق کے مالک ہوں گے اور ان تمام صفات کے حامل ہوں گے جو کہ ایک نیک مومن کے لئے ہے تو ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کرکے اس کا وارث بنادیا جائے گا۔اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینے والوں کے لئے جنت کی وراثت ہے۔کچھ عرصے کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے جنت ان کے لئے ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ ۙ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۔

اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۸ ع ۱]

فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور مومنین کے لئے اس کی بشارت ہے۔ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ کر، نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر۔

جنت میں داخل ہو جا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے بھی سر جھکا لئے اور رونے لگے۔ معلوم نہ ہوا کہ کس چیز پر آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم کھائی۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا لیا چہرہ انور پر خوشی تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے، رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔

[نسائی]

زکوٰۃ دوستی کی علامت

زکوٰۃ مسلمانوں میں ایک دوسرے سے دوستی کی علامت ہے کیونکہ مسلمان جب ایک مسلمان کا مالی تعاون کرے گا تو دونوں کے تعلقات اچھے ہوں گے۔ پروردگار عالم قرآن اقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ ھُمْ رَاکِعُوْنَ۝

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۶ ع ۱۲]

یہاں دوستی کے معیار کی بنیادی علامت کا ذکر ہوا ہے کہ ایک مسلمان کا رجوع ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہونا چاہئے۔ ان کی محبت ہی

Marfat.com

سب سے بڑی دوستی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے بعد اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے پیار محبت رکھنی چاہئے اور ایسے لوگوں سے دوستی اور مراسم استوار کرنی چاہئے جو نمازی ہوں اور زکوٰۃ دینے والے ہوں۔ معلوم ہوا کہ صراط مستقیم کے مسافر آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا ہمیں سبق ملا کہ ہم نمازی، زکوٰۃ دینے والے، متقی و پرہیز گاروں اور اہل اللہ کو دوست بنائیں اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔

دوزخ میں پہلا شخص

راہِ خدا میں مال لٹانا یہ اللہ والے کا کام ہے کیونکہ اپنی محنت کی کمائی ہوئی دولت دوسروں پر خرچ کرنا یہ کام آسان نہیں ہے انسان اپنی شان وشوکت، لباس وخوراک، رہائش و آسائش اور اولاد پر تو ہزاروں روپے خرچ کر دیتا ہے مگر در پے آئے ہوئے سوالی کے لئے انسان کچھ دیتے ہوئے سوچتا ہے دوں کہ نہ دوں۔ بیشمار لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے صاحب حیثیت بنایا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں بخیلی کرتے ہیں۔ جو لوگ دنیا میں مال اکٹھا کرتے ہیں اور اس مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے ایسے لوگوں کے بارے میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے۔ ان میں سے ایک وہ مالدار ہوگا جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تھا یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔

[طبرانی]

بخل انسان کو زکوٰۃ دینے سے روکتا ہے۔ قرآن کریم میں بیشمار مقامات پر بخل کی مذمت کی گئی ہے بلکہ بخیلوں کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے پر قارون کا انجام

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برادری سے تھا، ان کا چچازاد بھائی تھا۔ دنیاوی علوم میں کافی ترقی کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر حسد کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا اللہ عزوجل شانہ نے مجھے تم

Marfat.com

سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ موسیٰ [علیہ الصلوٰۃ والسلام] زکوٰۃ کے نام سے تمہارے مال کو کھانا چاہتا ہے، اس نے نماز کا حکم دیا تھا تم نے برداشت کیا، اس نے اور احکام جاری کئے جس کو تم برداشت کرتے رہے، اب وہ تم کو زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے، اس کو بھی برداشت کرو۔ لوگوں نے کہا ہم سے یہ برداشت نہیں ہوتا، تم ہی کچھ ترکیب بتاؤ۔ اس نے کہا میں نے یہ سوچا ہے کہ کسی فاحشہ عورت کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ موسیٰ [علیہ السلام] پر تہمت لگائے کہ وہ مجھ سے زنا کرنا چاہتے ہیں [نعوذ باللہ] چنانچہ لوگوں نے ایک فاحشہ عورت کو بہت انعام واکرام دے کر راضی کر لیا۔ قارون حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام آپ کو دیئے ہیں وہ بنی اسرائیل کو جمع کر کے سنا دیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پسند فرمایا اور سارے بنی اسرائیل کو جمع کیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے احکام بتانے شروع کئے کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ احکام دیئے ہیں کہ اس کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ کرو، صلہ رحمی کرو۔ دوسرے احکام بھی بیان کئے جس میں یہ بھی بیان فرمایا کہ اگر کوئی بیوی والا زنا کرے تو اس کو سنگسار کیا جائے اس پر لوگوں نے کہا اگر آپ خود زنا کریں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر میں زنا کروں تو مجھے بھی سنگسار کیا جائے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے زنا کیا ہے! [معاذ اللہ] موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعجب سے فرمایا میں نے؟ لوگوں نے کہا ہاں آپ نے۔ پھر لوگوں نے اس فاحشہ عورت کو بلا کر پوچھا کہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتی ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اس کو قسم دے کر فرمایا کہ تو کیا کہتی ہے؟ اس فاحشہ عورت نے کہا جب آپ قسم دیتے ہیں تو بات یہ ہے کہ لوگوں نے مجھے انعام کا وعدہ کیا ہے کہ میں آپ پر تہمت لگاؤں۔ آپ اس الزام سے پاک ہیں۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام روتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سجدے میں ہی وحی آئی کہ رونے کی کیا بات ہے۔ تمہیں ان لوگوں کو سزا دینے کے لئے ہم نے زمین پر تسلط دیا۔ تم جو چاہو زمین کو ان کی سزا کے متعلق حکم دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سجدے سے سر اٹھایا اور زمین کو حکم فرمایا کہ ان کو نگل جا! زمین ایڑیوں تک نگلی تھی کہ وہ سب عاجزی سے حضرت موسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام کو پکارنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر حکم دیا کہ ان کو دھنسا دے۔ حتی کہ وہ لوگ گردن تک دھنس گئے پھر بہت زور سے موسیٰ علیہ السلام کو پکارتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر زمین کو یہی فرمایا کہ ان کو لے لے وہ سب کو نگل گئی اس پر اللہ جل شانہ کی طرف سے وحی آئی کہ وہ تمہیں پکارتے رہے اور تم سے عاجزی کرتے رہے میری عزت کی قسم اگر وہ مجھے پکارتے اور مجھ سے دعاء کرتے تو میں ان کی دعاء قبول کرتا۔

اسرارِ زکوٰۃ

پہلا راز یہ ہے کہ بندوں کو حکم ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کریں۔ کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو خدا کی محبت کا دعویٰ نہ کرے۔ خود اللہ تبارک وتعالیٰ بھی ارشاد فرماتا ہے کہ جب تک تم اپنی جان مال اور اولاد سے زیادہ محبت اللہ اور اس کے رسول سے نہ کرو، مومن نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال کی زکوٰۃ کا حکم فرمایا تا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں اپنا مال خرچ کرے اگر کوئی مومن ہے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں مال خرچ کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔

دوسرا اہم راز یہ ہے بخل کی نجاست سے دل کو ناپاک کرتی ہے۔ بخل دل میں نجاست کی طرح ہے۔ جس طرح نجاست ظاہری بدن کو لگ جائے تو نماز کے قابل نہیں رکھتی۔ اسی طرح دل کو بخل کی نجاست اللہ تبارک وتعالیٰ کے قرب کے لائق نہیں رہنے دیتی اور مال خرچ کئے بغیر دل بخل کی نجاست سے پاک نہیں ہوتا اس وجہ سے زکوٰۃ بخل کی ناپاکی کو دل سے دور کرتی ہے اور زکوٰۃ اس پانی کے مانند ہے جس سے نجاست صاف ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے زکوٰۃ اور صدقات کا مال رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل بیت کے لئے حرام ہے۔

تیسرا راز یہ ہے کہ زکوٰۃ نعمت کا شکر ہے کیونکہ مال دنیا وآخرت میں مسلمانوں کے لئے راحت کا سبب ہے تو جس طرح نماز، روزہ، حج، نعمت بدن کا شکر ہے اسی طرح زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے۔ جب آدمی اپنے آپ کو مال کی بدولت بے پرواہ دیکھے اور دوسرے مسلمان بھائی کو محتاج دیکھے تو دل میں یہ کہے کہ یہ بھی تو میری طرح خدا کا بندہ ہے، خدا کا شکر ہے کہ

Marfat.com

مجھے اس سے بے پرواہ کیا اور محتاجی سے بچالیا تو میں اس کے ساتھ مہربانی کروں۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اس جیسا اور اسے مجھ جیسا کردے۔ [العیاذ باللہ]

[کیمیائے سعادت]

کارِ خیر میں جلدی

ایک بزرگ کو بیت الخلاء میں یاد آیا کہ اپنا پیرہن فقیر کو دے دوں فوراً اپنے مرید کو بلایا اور پیرہن اتار دیا۔ مرید نے کہا یا شیخ! باہر نکلنے تک کیوں صبر نہ کیا؟ اس بزرگ نے فرمایا میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس کام کو کرنے سے رک جاؤں۔

[کیمیائے سعادت]

شمع رسالت کے پروانو! ہمارے اسلاف ایسے گزرے ہیں کہ نیک کام کرنے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرتے تھے اور آج ہم ہیں کہ نیک کام کرنے میں تاخیر ہی نہیں بلکہ حیلے بہانے کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ جب بھی نیک کام کی نیت دل میں آئے تو فوراً ہی اس کام کو کریں تاکہ شیطان ہمارے دل میں وسوسہ ڈال کر اس کام کو کرنے سے ہمیں باز نہ رکھے۔

ایک صوفی کا واقعہ

ایک امیر ہمیشہ صوفیوں ہی کو صدقہ دیا کرتا تھا کیونکہ وہ سوچتا تھا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کا مقصد نہ رکھتے، اگر ان کو کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو ان کا دھیان بٹ جاتا ہے اس لئے میں ایسے دل کو اللہ عزوجل شانہ کی جانب مشغول کرنا ان لوگوں کے ساتھ مراعات کرنے سے بہتر جانتا ہوں جن کا مقصد دنیا ہو۔ یہ حال جب لوگوں نے خواجہ جنید بغدادی قدس سرہٗ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ خدا کے دوستوں میں سے ہے۔ یہ شخص پہلے بقال تھا پھر مفلس ہوگیا کیونکہ فقیر جو کچھ اس سے خریدتا اس کی قیمت نہ لیتا تھا۔ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ نے پھر دوکان رکھنے کے لئے تھوڑا سا مال اسے دیا اور فرمایا کہ تیرے جیسے آدمی کو تجارت میں کبھی نقصان نہ ہوگا۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

گنجا سانپ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ مال دے اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی گئی قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا، مالک کو دوڑائے گا وہ بھاگے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال دے گا۔

[بخاری شریف]

برادران اسلام! زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی کیسی سزا ہے، جو مسلمان بھائی بہن مالک نصاب ہیں وہ فوراً زکوٰۃ ادا کریں۔ مذکورہ بالا حدیث میں گنجا سانپ کا ذکر کیا گیا ہے۔ سانپ جب ہزار برس کا ہوتا ہے تو اس کے سر پر بال نکلتے ہیں اور جب دو ہزار برس کا ہوتا ہے تو وہ بال گر جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ گنجا سانپ بہت پرانا ہوگا۔ اور زہر کی کثرت وشدت سے بال جھڑ چکے ہوں گے۔ اور وہ گنجا سر ہوگا۔

منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا حکم

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جب سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو اس وقت عرب میں کچھ لوگ مرتد ہو گئے [یعنی زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے] حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کا حکم دیا۔ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ ان سے کیوں قتال کرتے ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ "لا الہ الا اللہ" کہیں اور جس نے لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ لیا اس نے اپنی جان اور مال بچا لیا مگر وہ اسلام میں ہے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ان سے جہاد

Marfat.com

کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے [یعنی نماز کو فرض مانے اور زکوٰۃ کو فرض نہ مانے] زکوٰۃ حق المال ہے خدا کی قسم بکری کا بچہ جو رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر میں ان سے جہاد کروں گا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

[بخاری ومسلم]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف کلمہ گوئی اسلام کے لئے کافی نہیں جب تک تمام ضروریات دین کا اقرار نہ کرے اور حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ وہ فرضیت کے منکر ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے اس کی وجہ سے گنہ گار ہوئے کافر نہ ہوئے کہ ان سے جہاد کیا جائے۔ مگر جب معلوم ہو گیا تو فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے سے مال تلف ہو جاتا ہے

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خشکی اور تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے تلف ہوتا ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔

[طبرانی]

جہنم کا گرم پتھر

احنف بن قیس سے مروی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کے سرِ پستان پر گرم پتھر رکھا جائے گا کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھا جائے گا کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں نے رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

[مسلم شریف]

Marfat.com

زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کر، مسکین پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔

عبرتناک واقعہ

دور نبوی میں ثعلبہ کے زکوٰۃ نہ دینے کا واقعہ بڑا مشہور ہے جس کا انجام بہت برا ہوا۔ اس کے بارے میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری نے رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں مالدار ہوجاؤں۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ثعلبہ! بربادی تیری۔ تھوڑا مال جس کا شکر ادا کرتے ہو ایسے بہت سے مال سے بہتر ہے جس کے شکر کرنے کی تو طاقت نہ رکھے۔

ثعلبہ نے دوبارہ عرض کیا حضور! دعاء فرمایئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ اللہ تعالیٰ رسول کے مانند اپنا مال رکھے؟ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں یہ چاہوں کہ یہ پہاڑ میرے لئے سونے چاندی کے ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سونا چاندی ہوکر میرے ساتھ چلیں۔ ثعلبہ نے پھر عرض کیا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں اور اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا کرے تو میں ہر حق دار کو اس کا حق پہنچاؤں

پھر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَۃَ مَالاً۔

اے اللہ! ثعلبہ کو مال عطا فرما۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ثعلبہ نے کچھ بکریاں لیں اور اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

شان وہ کیڑوں کی طرح بڑھنے لگیں یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی آبادی میں اس کا رہنا دشوار ہوگیا پھر وہ باہر وادی میں جا کر رہنے لگا۔ ظہر اور عصر کی نماز جماعت سے آکر پڑھتا اور باقی نماز میں جماعت چھوڑ دی، اس کا مال اور بڑھ گیا اور اتنی کثرت ہوگئی کہ دور جنگل میں چلا گیا۔ اب تو جماعت سے بالکل نماز چھوڑ دی البتہ جمعہ کے روز جماعت میں حاضر ہوتا۔

بکریوں کی تعداد بڑھنے لگی یہاں تک کہ مال کی محبت اور کثرت سے جمعہ بھی چھوٹ گیا۔ آنے جانے والوں سے ملتا اور خبر دریافت کر لیتا۔

ایک روز تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ثعلبہ نے کیا کیا؟ لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس نے بکریاں پالیں اور اس کی کثرت کے باعث اس کو مدینہ میں رہنا دشوار ہوگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افسوس کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ ثعلبہ تیرے لئے خرابی ہے۔

اسی اثناء میں اللہ عزوجل شانہ نے مال سے صدقات وزکوٰۃ لینے کا حکم فرمادیا تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہینہ میں سے ایک اور بنو سلیم میں سے ایک آدمی مقرر کیا اور دونوں کو مسلمانوں سے صدقات لینے کی کیفیت لکھ دی اور ان کو کہا کہ ثعلبہ اور فلاں مرد اسلمی کے پاس بھی جانا اور ان دونوں سے صدقات، یعنی زکوٰۃ لے آنا۔

یہ دونوں عامل روانہ ہو کر ثعلبہ کے پاس آئے اور اس کو زکوٰۃ کے لئے کہا اور حضور اقدس تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پڑھ کر سنایا۔ اس نے کہا یہ زکوٰۃ کا مطلب اور کچھ نہیں یہ تو جزیہ ہی کی ایک قسم کا صدقہ ہے میری تو سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ زکوٰۃ کیا ہے، اچھا تم جاؤ اور فارغ ہو کر میرے پاس ہوتے جانا۔

وہ دونوں مرد اسلمی کی طرف روانہ ہوئے، جب اس نے صدقہ کا حکم نازل ہونے کا حال سنا تو اپنے اونٹوں میں سے اچھے اچھے صدقہ کے لئے الگ کر لئے اور اس نے دونوں کا استقبال کیا۔ ان عاملوں نے اونٹوں کو دیکھا تو کہا بھائی! ایسے عمدہ اور اچھے اونٹ چھانٹ کر دینا تم پر واجب نہیں اور ہم تجھ سے یہ نہیں لینا چاہتے۔ اس نے کہا واجب نہ سہی مگر میرے دل کی خوشی اسی میں ہے کہ لے لو یہ سب زکوٰۃ ہی کے لئے ہیں۔ پھر انہوں نے وہ اونٹ لے لئے اور اسی طرح حکم کے مطابق دیگر لوگوں سے صدقات لیتے ہوئے پھر ثعلبہ کی

Marfat.com

طرف لوٹ آئے۔

ثعلبہ نے کہا وہ فرمان تو دکھاؤ۔ جب دکھایا تو اس کو پڑھ کر کہنے لگا یہ اور کچھ نہیں جزیہ ہے۔ یہ جزیہ ہی کی ایک قسم کا صدقہ ہے، اچھا اس وقت تو تم جاؤ میں اس بارے میں اپنی رائے سے غور کروں گا۔

وہ دونوں روانہ ہو کر رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ ابھی دونوں نے کچھ عرض نہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں کو دیکھتے ہی فرمایا کہ ثعلبہ کی بربادی آئی اور مرد اسلمی کو جس نے اچھے اچھے اونٹ چھانٹ کر بخوشی دیئے تھے، دعا دی۔ پھر ان دونوں نے سلام عرض کر کے حال بیان کیا کہ ثعلبہ نے ایسا ایسا کہا اور مرد اسلمی نے اس طرح صدقہ بخوشی دیئے۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ثعلبہ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی "اور ان میں سے کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے تو جب اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے، کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کو جاننے والا ہے۔"

[ترجمہ: کنزالایمان، سورۂ توبہ]

جب ثعلبہ کی ہلاکت کی آیت اتری تو اس وقت بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ثعلبہ کا کوئی قریبی موجود تھا وہ روانہ ہو کر ثعلبہ کے پاس پہنچا اور کہا اے ثعلبہ! تیرے حق میں قرآن کے اندر یوں حکم نازل ہوا ہے "تیری خرابی ہے تو نے کیا کیا؟"

یہ سن کر ثعلبہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا میرا صدقہ قبول کر لیجئے۔ حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے تیرا صدقہ قبول کرنے سے منع کر دیا ہے۔ پھر ثعلبہ نے اپنے سر پر خاک ڈالنی شروع کر دی۔ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ثعلبہ! یہ سب تیرا ہی کیا ہوا ہے۔

Marfat.com

سرورکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا۔ پھر خلافتِ فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا۔

[مدارک]

میرے معزز بھائیو! ثعلبہ کا واقعہ ہمارے لئے باعث عبرت ہے کہ ثعلبہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سرورکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتا تھا اس نے مال کی کثرت چاہی اور حضور اقدس سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعاء سے اسے بے حساب مال مل گیا۔ جس رب تبارک وتعالیٰ نے اس کو اتنا مال دیا اس رب نے زکوٰۃ وخیرات کا حکم بھی نازل فرمایا۔ اگر ثعلبہ زکوٰۃ دے دیتا تو اس کا باقی مال پاک ہوجاتا اور بابرکت رہتا اور ساتھ ہی ساتھ دینے والے رب کا شکر بھی ادا ہوتا لیکن زکوٰۃ نہ دینے کے سبب ثعلبہ ہلاک اور برباد ہوگیا اور یہ ظاہر ہے کہ اس نے نہ تو قرآن کے الہامی ہونے کا انکار کیا اور نہ حضور اکرم سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا اور نہ ہی اسلام کو ترک کیا، تمام باتیں اس میں موجود تھیں۔ اس نے صرف یہ کیا کہ زکوٰۃ نہ دی۔ اس پر آیت بھی اس کی مذمت میں آگئی اور اسے منافق بھی کہا گیا اور اس کا انجام بھی برا ہوا۔

آج بھی جو مالدار مسلمان کہلاتے ہیں قرآن مجید اور حضور اکرم سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو مانتے ہیں لیکن زکوٰۃ نہیں دیتے وہ سوچیں کہ کیسے مسلمان ہیں؟ رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنے والا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والا، زکوٰۃ نہ دینے کے باعث اللہ عزوجل شانہٗ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی مول لیا اور اپنی عاقبت برباد کر بیٹھا۔ زکوٰۃ نہ دینے والے غور کریں کہ وہ ثعلبہ کی طرح زکوٰۃ نہ دے کر اپنا دین وایمان کس طرح سلامتی کے ساتھ لے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا ثعلبہ کے واقعہ سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے۔

ایک شبہ کا ازالہ

یہ سوچنا غلط ہے کہ پہننے کے زیور پر زکوٰۃ نہیں۔ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

Marfat.com

خدمت میں دو عورتیں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ عزوجل شانہ تم کو آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ تو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

[ترمذی]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ سونے کا زیور کنز تو نہیں [کیونکہ قرآن پاک میں سونے چاندی کے کنز پر وعید کی گئی ہے] تو مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو زیور نصابِ زکوٰۃ کو پہنچے اور پھر اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں۔

[ابوداؤد]

مالِ تجارت کا نصاب

وہ مال جو تجارت کے لئے رکھا ہوا ہے اسے دیکھا جائے گا کہ اس کی قیمت سونے چاندی کے نصاب کے برابر ہو تو اس مالِ تجارت کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ مالِ تجارت سے مراد ہر قسم کا سامان ہے، خواہ وہ اجناس غلہ وغیرہ ہو یا مویشی۔ گھوڑے، بکریاں، گائے وغیرہ اگر یہ اشیاء بغرض تجارت رکھی ہوں تو پورا سال گزرنے کے بعد ان کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

اگر مالِ تجارت بقدر نصاب نہیں لیکن نصاب سے کم سونا چاندی ہے یا نقد روپیہ موجود ہے تو ان سب کو ملایا جائے اگر ان کا مجموعہ بقدر نصاب ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔

جو مکانات اور دوکانیں کرایہ پر دے رکھی ہیں ان پر زکوٰۃ فرض نہیں لیکن ان کا کرایہ جب بقدر نصاب جمع ہو جائے تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ہاں اگر مالک پہلے ہی صاحب نصاب ہے تو کرایہ اسی پہلے نصاب میں شامل ہوگا اور کرایہ کی آمدنی

Marfat.com

کا علیحدہ نصاب شمار نہیں کیا جائے۔ اس لئے جب پہلے نصاب پر سال گزر جائے تو کرائے کی جمع شدہ رقم بھی پہلے نصاب میں ملا کر زکوٰۃ ادا کی جائے۔

دوکانوں میں مالِ تجارت رکھنے کے لئے شوکیس، ترازو الماریاں وغیرہ، نیز استعمال کے لئے فرنیچر، سردی گرمی سے بچاؤ کے لئے ہیٹر، ایرکنڈیشنڈ وغیرہ اور ایسی چیزیں جو خرید و فروخت میں سامان کے ساتھ نہیں دی جاتیں بلکہ خرید و فروخت میں ان سے مدد لی جاتی ہو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں کیونکہ یہ تجارت میں حاجتِ اصلیہ میں شامل ہیں۔

نصابِ زکوٰۃ

زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے مال و دولت کی ایک خاص حد اور متعین مقدار ہے جس کو شریعت کی اصطلاح میں ''نصاب'' کہا جاتا ہے۔ زکوٰۃ اسی وقت فرض ہے جب مال بقدر نصاب ہوگا۔ نصاب سے کم مال و دولت پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ سونے کا نصابِ زکوٰۃ ساڑھے سات تولہ $\frac{1}{2}$ ۷ ہے اور چاندی کا نصابِ زکوٰۃ ساڑھے باون تولہ $\frac{1}{2}$ ۵۲ ہے اور مالِ تجارت کا نصابِ زکوٰۃ یہ ہے کہ اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو۔ یا سونے یا چاندی کی نقد قیمت بصورت روپے ہوں۔

زکوٰۃ کے متعلق چند ضروری مسائل

- زکوٰۃ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کرے۔

[درمختار]

- زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق پر قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور مردود الشہادۃ ہے۔

[عالمگیری]

- زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہے۔ مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، آزاد ہونا، مال بقدر نصاب اس کی ملکیت میں ہونا، پورے طور پر اس کا مالک ہونا، صاحبِ

Marfat.com

نصاب کا دَین سے فارغ ہونا، حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا، سال گزرنا۔

- عطر فروش نے عطر بیچنے کے لئے شیشیاں خریدیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

[ردالمحتار]

- موتی اور جواہرات پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے لئے تو واجب ہوگئی۔

[درمختار]

- سال گزرنے سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہوگئی تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

[عالمگیری]

- زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لئے مال علیحدہ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت شرط ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔

[عالمگیری]

- سال بھر تک خیرات کرتا رہا اب نیت کی جو کچھ دیا ہے زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

[عالمگیری]

- مال کو زکوٰۃ کی نیت سے علیحدہ کر دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا جب تک کہ فقیر کو نہ دے دے یہاں تک کہ وہ اگر جاتا رہا تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوئی۔

[درمختار]

- زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں نہیں صرف کر سکتے کہ تملیک فقیر نہ پائی گئی۔ ان امور میں صرف کرنا چاہیں تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں اور وہ صرف کرے اور ثواب دونوں کو ہوگا بلکہ حدیث میں آیا ہے اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کے لئے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

[ردالمحتار]

- زکوٰۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ صرف نیت زکوٰۃ کافی

Marfat.com

ہے۔ یہاں تک کہ ہبہ یا قرض کہہ کر دے اور نیت زکوٰۃ کی ہو تو بھی ادا ہو جائے گی۔

[عالمگیری]

- یوں ہی نذر، ہدیہ یا عیدی یا بچوں کے مٹھائی کھانے کے نام سے دی تب بھی ادا ہو گئی۔ بعض محتاج، ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لینا چاہتے انہیں زکوٰۃ کہہ کر دیا جائے گا تو نہیں لیں گے۔ لہٰذا زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔

[بہار شریعت]

- سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے چاندی کے نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے یعنی قیمت کے چالیسویں حصہ پر زکوٰۃ ہے۔

[درمختار]

زکوٰۃ کس کو دی جائے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال صدقہ کے مستحق لوگوں کا ذکر قرآن حکیم میں خود ہی تفصیل سے بیان فرما دیا ہے لہٰذا مال زکوٰۃ کے حق دار یہی لوگ ہیں ان کے علاوہ دوسروں کو دینا جائز نہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔

زکوٰۃ تو ان ہی لوگوں کے لئے ہے۔ محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرض داروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے۔ اللہ کا اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں زکوٰۃ وصدقات کے مستحق لوگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ وفطرہ کے صحیح حق دار ہیں۔ قرآنی آیت میں مذکور صدقات کے حق داروں کی تفصیل یہ ہے۔

Marfat.com

۱۔ فقیر

فقیر وہ ہے جس کے پاس کچھ مال ہو لیکن اتنے روپے پیسے نہیں جو نصاب کے قابل ہو نہ گھر میں اتنی چیزیں ہیں کہ جن کی قیمت بقدر نصاب ہو یا قیمت بقدر ہے مگر سب چیزیں حاجت اصلیہ میں داخل ہیں مثلاً ضروری کتابیں، پہننے کے کپڑے، رہنے کا گھر، کام کاج کے ضروری آلات وغیرہ ہیں کوئی چیز زائد اس کے پاس نہیں جس کی قیمت نصاب کو پہنچے۔ ایسا شخص فقیر کہلاتا ہے زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ اگر ایسا شخص عالم بھی ہو تو اس کی خدمت اور بھی زیادہ افضل ہے۔

- فقیر اگر عالم ہو تو اسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔

[عالمگیری]

- اگر عالم کو دے تو اس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدنظر ہو ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں اور معاذ اللہ عالم دین کی حقارت اگر دل میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔

[بہار شریعت]

۲۔ مسکین

مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔ قرآن مقدس میں ارشاد خداوندی ہے۔

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ۔
یا خاک نشین مسکین کو۔

[کنزالایمان، پ ۳۰ ع ۱۵]

مٹی جو اس پر پڑی ہے وہی اس کی چادر ہے اور وہی اس کا بستر ہے۔ ایسے شخص کو زکوٰۃ دے کر ثواب حاصل کرو۔ اس شخص کو سوال کرنا بھی جائز ہے اور فقیر کو نہیں کیونکہ اس کے پاس کچھ مال ہے اگر چہ نصاب کے قابل نہیں۔ مگر جس کے پاس اتنا بھی مال ہے کہ ایک دن کے خوراک کے لئے کافی ہے تو اس کو سوال کرنا حلال نہیں ہے۔

[عالمگیری]

Marfat.com

۳۔عامل

عامل کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اگر چہ وہ غنی ہو۔عامل وہ شخص ہے جس کو بادشاہ اسلام نے عشر اور زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہے چونکہ یہ اپنا وقت اس کام میں لگاتا ہے لہٰذا اس عامل کو اپنے عمل کی اجرت بھی ملنا ضروری ہے تا کہ اس کے اخراجات کے لئے بدرجہ متوسط کافی ہو مگر اجرت جمع کردہ رقم کے نصف سے زائد نہ ہو اگر مال عامل کے ہاتھ سے ضائع ہو جائے تو زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔اگر عامل سید ہے تو زکوٰۃ کے مال سے اس کو اجرت نہ دی جائے گی ہاں اجرت غیر سید فقیر کو دے کر اس کو دی جائے تو جائز ہے مگر غنی عامل کو اسی زکوٰۃ کے مال سے اجرت دینا جائز ہے اس لئے کہ ہاشمی کا شرف غنی کے رتبہ سے زیادہ ہے۔

۴۔مؤلفۃ القلوب

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کو اخوت ومحبت کا درس دیتا ہے اور ہر ایسے غیر مسلموں کی دلجوئی کرتا ہے جو قبول اسلام کی طرف مائل ہوں۔مؤلفۃ القلوب کا مطلب دلجوئی کرنا ہے ایک عام اصول ہے کہ جس کسی حاجت مند کی مالی امداد کی جائے تو وہ دینے والوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دین اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے مؤلفۃ القلوب کی مد رکھی ہے تا کہ اسلام میں ہر نئے داخل ہونے والے کی دلجوئی ہو اور وہ آسانی سے مسلمانوں کے ضابطۂ حیات کے مطابق عمل پیرا ہو سکے۔

انتباہ

یہ جو آٹھ مصارف زکوٰۃ، ترتیب وار قرآن مجید میں مذکور ہوئے ان میں سے مؤلفۃ القلوب باجماع صحابہ ساقط ہو گیا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع عہد صدیقی میں منعقد ہوا۔

[کنزالایمان]

۵۔رقاب مکاتب

وہ غلام جو مال معین ادا کرنے کی شرط پر آزاد کیا گیا ہو اگر چہ وہ غنی کا غلام ہو یا خود اس

Marfat.com

کے پاس نصاب سے زائد ہو تو ایسے غلام کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مگر یہ غلام کسی سید کا نہ ہو کہ اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ کیونکہ [من وجہ] ایک لحاظ سے یہ مالک کی ملک میں ہے اور مالک سید ہے تو یہ سید ہی کو زکوٰۃ پہنچے گی اور اس کو جائز نہیں۔

۶۔ غارم یعنی قرض دار

قرض دار کو زکوٰۃ دینا بھی جائز ہے بشرطیکہ قرض سے زائد کوئی رقم بقدر نصاب اس کے پاس نہ ہو یا کوئی مال حاجت اصلیہ سے فاضل اس کے پاس ایسا نہ ہو کہ جس کی قیمت نصاب کی مقدار کو پہنچے تو ایسے قرض دار کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یہ بھی شرط ہے کہ قرض دار سید نہ ہو کہ آلِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احترام کے سبب کسی حال میں سید کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں کیونکہ یہ مال کا میل کچیل ہے لہٰذا آپ اپنے پاس سے سید کی خدمت کرو۔ اگر کسی سید پر قرض ہو تو زکوٰۃ کے پیسے سے نہیں بلکہ ذاتی روپے سے اس کی مدد کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو آلِ رسول کی خدمت کے بدلے میں اجر عظیم فرمائے گا۔ قرض دار کو دینا فقیر سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس کو زیادہ حاجت ہے۔

۷۔ فی سبیل اللہ

اس سے مراد راہِ خدا میں جہاد ہے۔ جہاد کا لفظ قتال کے مقابلہ میں عام ہے اور جہاد فی سبیل اللہ میں وہ ساری کوششیں شامل ہیں جو مجاہدین نظام کفر کو مٹا کر نظام اسلامی قائم کرنے کے لئے کریں چاہے وہ قلم وزبان ہوں یا تلوار یا ہاتھ پاؤں کی محنت سے۔ جہاد فی سبیل اللہ سے بالاتفاق اسلام نے صرف وہی کوششیں مراد لی ہیں جو دین قائم کرنے، اس کی اشاعت وتبلیغ کرنے اور اسلامی مملکت کی حفاظت اور دفاع کے لئے کی جائیں۔ اس جدوجہد میں جو لوگ شریک ہوں ان کے سفر کا خرچ، ان کی سواری آلات واسلحہ کی فراہمی کے لئے زکوٰۃ کی رقم صرف کی جاسکتی ہے جو حج کے ارادے سے روانہ ہوں اور راہ میں حادثہ کا شکار ہو کر مالی تعاون کے محتاج ہوں اور وہ طلبہ بھی مراد ہیں جو دین کا علم حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور حاجت مند ہیں۔

بہت سے لوگ زکوٰۃ کے مال کو اسلامی مدارس میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہئے کہ متولی

Marfat.com

مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے تا کہ متولی اس کو جدا رکھے اور مال کے ساتھ نہ ملائے اور غریب طلبہ پر صرف کرے کسی کام کی اجرت میں نہ دے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

۸۔ اِبنُ السبیل یعنی مسافر

قرآن مقدس میں مصارفِ زکوٰۃ کے سلسلے میں لفظ ابن السبیل استعمال ہوا ہے۔ لغوی اعتبار سے سبیل کے معنی راستہ کے ہیں اور ابن السبیل اصطلاحاً راستے پر چلنے والے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے لہٰذا ابن السبیل سے مراد مسافر ہے جس کا زادِ راہ ختم ہو گیا ہو تو ایسے مسافر پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا درست ہے مسافر خواہ اپنے گھر میں خوش حال اور دولت مند ہو لیکن حالت سفر میں اگر وہ مالی مدد کا محتاج ہے تو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے۔

- زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جس کو بھی دیں اسے مالک بنا دیں اباحت کافی نہیں لہٰذا زکوٰۃ کا مال مسجد میں صرف کرنا میت کو کفن دینا، پل بنانا، سڑک بنانا، کنواں کھودنا، کتاب وغیرہ خرید کر وقف کر دینا کافی نہیں۔

[عالمگیری]

- بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ اگرچہ طلاق بائن بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہو، جب تک عدت میں ہے۔ عدت پوری ہو گئی تو اب دے سکتا ہے۔

[درمختار]

- موتی وغیرہ، جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ لے نہیں سکتا۔

[درمختار]

- ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں۔ کہ شرع میں نسب باپ سے ہے لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

حج کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔

بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲ ع ۳]

بیت اللہ کا حج فرائض اسلام میں سے ایک مستقل فرض ہے۔ جو عاقل بالغ بندے پر اسلام لانے کے بعد صحت وقدرت کی حالت میں فرض ہوتا ہے۔ حج کے ارکان میقات سے احرام باندھنا عرفات میں ٹھہرنا اور خانہ کعبہ کی زیارت وطواف صفا ومروہ کی سعی کرنا ہے۔ بغیر احرام کے حرم کے حدود میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ حرم کو اس لئے حرم کہا جاتا ہے کہ یہ مقامِ ابراہیم [علیہ السلام] ہے اور امن وحرمت کی جگہ ہے۔

[کشف المحجوب]

اللہ کے قاصد

اللہ کے پیارے حبیب ومحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں حج کرنے والے خدا کے قاصد ہیں وہ جو مانگتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرماتا ہے اور جو دعاء کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ استطاعت رکھتے ہیں تو ضرور حج کیجئے کیونکہ حج فرض عین ہے۔ حج ادا کرنا خوش نصیبی کا باعث ہے۔ حج ادا کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کا قاصد

Marfat.com

ہو جاتا ہے۔ آج مسلمان سیر و تفریح کے لئے دیگر ممالک کا سفر کرتے ہیں اور لاکھوں روپے صرف کرتے ہیں لیکن حج بیت اللہ ادا نہیں کرتے جو فرض عین ہے۔ جس کی تاکید قرآن و حدیث میں آئی ہے اور بلا عذر شرعی جس کا ترک گناہ و موجب عذاب ہے۔

کعبہ نظر نہ آیا

محققین کے نزدیک مکہ کے راستے میں ہر قدم پر نیکی ہے اور جب حرم میں داخل ہو جاتا ہے تو ہر قدم کے عوض ایک خلعت پاتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے عبادت کا اجر و ثواب دوسرے دن ملے تو اس سے کہہ دو کہ آج عبادت نہ کرے حالانکہ عبادت و مجاہدے کے ہر سانس پر تو فی الحال ثواب ملتا ہے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ پہلے حج میں میں نے خانہ کعبہ کے سوا کچھ نہیں دیکھا اور دوسری مرتبہ میں نے خانہ کعبہ کے ساتھ اس کے مالک کو بھی دیکھا لیکن تیسری مرتبہ صرف خانہ کعبہ کے مالک ہی کو دیکھ سکا اور خانہ کعبہ نظر نہ آیا۔

[کشف المحجوب]

جاؤ پھر حج کرو

ایک شخص حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا حج کر کے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: حج کر لیا؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا جب تم اپنے وطن سے چلے، وطن سے کوچ کیا تھا اس وقت کیا تم نے اپنے گناہوں سے بھی کوچ کر لیا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تم نے کوچ ہی نہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا جب تم گھر سے چلے تھے اور ہر منزل پر رات کو قیام کیا تو کیا تم نے راہِ حق کا قیام بھی طے کیا؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا کہ تم نے کوئی منزل ہی طے نہیں کی۔ فرمایا تم نے جب میقات سے احرام باندھا تو کیا تم بشری صفات سے جدا ہو گئے تھے، جیسے کہ تم کپڑوں سے جدا ہوئے تھے؟ اس نے کہا نہیں! تو تم محرم بھی نہ ہوئے۔ آپ نے پھر فرمایا جب تم نے عرفات میں وقوف کیا تو کیا تم نے مجاہدے کے کشف میں بھی وقوف کیا تھا۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا: تمہیں عرفات کا وقوف میسر نہ آیا

Marfat.com

فرمایا: جب تم مزدلفہ میں اترے تھے اور تمہاری مراد برآئی تھی تو کیا تم نے تمام نفسانی خواہشوں کو چھوڑ دیا تھا۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا تو بس تم کو مزدلفہ کا نزول بھی حاصل نہ ہوا پھر فرمایا جب تم نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا تھا تو کیا تم نے اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے جمال کو دیکھا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو طواف بھی حاصل نہ ہوا۔ فرمایا جب تم صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی تو صفا کے مقام اور مروہ کے درجہ کا ادراک کیا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا تب تو سعی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ فرمایا جب تم مِنیٰ میں آئے تھے تو کیا تمہاری ہستیاں تم سے جدا ہوگئی تھیں؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تب تو تم ابھی مِنیٰ بھی نہیں پہنچے پھر آپ نے فرمایا جب تم نے قربانی کی تھی تو نفسانی خواہشوں کی بھی قربانی کی تھی۔ اس نے کہا نہیں! فرمایا بس تو قربانی بھی نہیں ہوئی پھر فرمایا جب تم نے جمرات پر سنگریزے پھینکے تھے تو اس وقت تمہارے ساتھ جو تمنائیں تھیں کیا تم نے اس کو بھی پھینک دیا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم نے سنگریزے بھی نہیں پھینکے اور حج بھی نہیں کیا جاؤ! ان صفات کے ساتھ پھر حج کرو تا کہ مقامِ ابراہیم [علیہ السلام] تک رسائی ہو۔

[کشف المحجوب]

نفس کی قربانی

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جوان کو مِنیٰ میں بیٹھا دیکھا سب لوگ تو اپنی اپنی قربانیوں میں مشغول تھے مگر میں اس فکر میں تھا کہ وہ کون ہے؟ اور کیا کرتا ہے؟ یہاں تک کہ اس نے کہا اے خدا تمام لوگ تو جانوروں کی قربانی دے رہے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں نفس کی قربانی تیرے حضور پیش کروں تو اسے قبول کر یہ کہہ کر نوجوان نے انگشت شہادت کا اشارہ اپنے حلقوم پر کیا اور وہ گر پڑا۔ جب میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ فوت ہو چکا تھا۔

[کشف المحجوب]

پیارے بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نفس امارہ کی قربانی کریں کیونکہ جب تک نفس امارہ ہمارے اندر موجود رہے گا ہم کو نیک کام کرنے سے روکتا رہے گا۔ ہر اس کام کرنے کو

Marfat.com

ابھارے گا جس سے شیطان خوش رہے اور ہمارا خالق و مالک ہم سے ناراض رہے۔ العیاذ باللہ۔

ہر سال ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ عرفات میں کھڑے ہونے کے سوا اور کوئی چیز ان کا کفارہ نہیں ہوسکتی اور عرفہ کے دن سے زیادہ شیطان کبھی خوار و ذلیل نہیں ہوتا کیونکہ اس دن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر بے انتہا رحمت نازل فرماتا ہے اور بے انتہا گناہِ کبیرہ معاف فرماتا ہے اور فرمایا جو کوئی حج کی فکر میں گھر سے نکلے اور راستے میں مرجائے تو اس کے لئے قیامت تک ایک حج اور ایک عمرہ ہر سال لکھا جاتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

حساب کتاب سے پاک

نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کعبہ شریف یا مدینہ منورہ پہنچ کر مرے وہ قیامت کے دن حساب کتاب سے پاک ہے اور فرمایا کہ ایک حج مبرور مقبول، جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے بہشت کے سوا اور کوئی چیز اس کی جزا نہیں اور فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ آدمی حج میں مقامِ عرفات میں کھڑا ہو اور گمان کرے کہ میں بخشا نہیں گیا۔

[کیمیائے سعادت]

چھ ۶ کے طفیل چھ لاکھ کی بخشش

علی ابن الموفق نامی ایک بزرگ تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک سال میں نے حج کیا۔ عرفہ کی رات دو فرشتے خواب میں دیکھے کہ سبز لباس پہنے آسمان سے اترے۔ ایک نے دوسرے سے کہا جانتا ہے اس سال کتنے حاجی تھے؟ اس نے کہا نہیں۔ کہا چھ لاکھ۔ پھر کہا کیا جانتا ہے کہ کتنے آدمیوں کا حج قبول ہوا؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ کہا صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا۔ یہ بزرگ کہتے ہیں میں ان فرشتوں کی باتوں کو سن کر خوف سے جاگ پڑا اور

Marfat.com

نہایت غمگین اور سخت فکر مند ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ میں ان چھ آدمیں میں سے کبھی نہ ہوں گا۔ اس فکر میں مشعر الحرام میں پہنچا وہاں سو گیا۔ ان ہی دونوں فرشتوں کو پھر دیکھا کہ آپس میں وہی باتیں کرتے ہیں۔ اس وقت ایک نے دوسرے سے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ آج رات اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کے بارے میں کیا حکم دیا ہے۔ دوسرے نے کہا نہیں۔ اس نے کہا چھ کے طفیل چھ لاکھ کو بخش دیا۔ پھر میں خوش خوش جاگا اور ارحم الراحمین کا شکر بجالایا۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ بندے حج کے ذریعے خانہ کعبہ کی زیارت کریں گے اگر کم ہوں گے تو فرشتے بھیج دیئے جائیں گے کہ چھ لاکھ پورے ہو جائیں اور کعبہ شریف کو عروسِ جلوہ آراء کی مانند اٹھائیں گے حاجی لوگ اس کے گرد پھرتے اور اس کے پردوں پر ہاتھ مارتے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ شریف جنت میں داخل ہو جائے گا اور حاجی لوگ بھی اس کے ساتھ بہشت میں چلے جائیں گے۔

[کیمیائے سعادت]

رہبانیت کے بدلے حج کا حکم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہلی امتوں میں ہر امت کو رہبانیت وسیاحت کا حکم دیا یہاں تک کہ عبادت کرنے والے آبادی سے نکل جاتے لوگوں کی صحبت سے دور ہو جاتے اور پہاڑوں پر جا کر تمام عمر مجاہدہ وریاضت کرتے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے دین میں رہبانیت اور سیاحت نہیں ہے آپ نے فرمایا اس کے عوض ہمیں جہاد اور حج کا حکم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت کو رہبانیت کے بدلے حج کا حکم فرمایا کہ اس میں مجاہدہ کا مقصد بھی ہے اور عبرتیں بھی موجود ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے کعبہ شریف کو بزرگی عنایت فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا تا کہ تمام دنیا سے لوگ اس کی طرف آئیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اہل وعیال مال ووطن کو چھوڑ کر اس مقدس جگہ میں پہنچیں۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

حج سے عبرت حاصل کریں

حج کا سفر اس طرح کہ یہ سفرِ آخرت کا توشہ بن جائے۔ جب احرام کے کپڑے جسم پر باندھے تو یہ خیال کرے کہ یہ سفید چادر کفن کی مانند ہے۔ جب کوئی پریشانی آئے تو عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوالات کو یاد کرے جب سفر کے لئے روانہ ہو اور اہل وعیال چھوٹ جائیں تو قبر کی تنہائی کو یاد کرے کہ قبر میں اسی طرح اکیلا رہنا پڑے گا تو جب سواری پر سوار ہو تو اپنے جنازہ کو یاد کرے جب لبیک کہنا شروع کردے تو دل میں خیال کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی پکار کا جواب ہے قیامت کے روز اسے اسی طرح ندا کی جائے گی اس دن کے خوف کا خیال کرے۔

[کیمیائے سعادت]

میں ڈرتا ہوں کہ لبّیک کہوں

حضرت علی ابن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ احرام کے وقت زرد ہو جاتا اور بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا اور لبیک نہ کہہ سکتے تھے لوگوں نے کہا آپ لبیک کیوں نہیں کہتے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ میں لبیک کہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لا لبیک اور لا سعدیک جواب آئے اتنا کہا اور اونٹ پر سے بیہوش ہو کر گر پڑے۔

[کیمیائے سعادت]

لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہوں

ابن الحواری جو حضرت ابوسلیمان دارانی کے مرید تھے انہوں نے حکایت بیان کی کہ حضرت ابوسلیمان نے لبیک نہ کہا اور ایک میل چل کر آپ کو غش آ گیا جب ہوش آیا تو فرمایا خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی تھی کہ اپنی امت کے ظالموں سے کہہ دے کہ مجھے یاد نہ کریں اور میرا نام نہ لیں کہ جو مجھے یاد کرتا ہے میں اسے یاد کرتا ہوں اگر یاد کرنے والے ظالم ہیں تو میں انہیں لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہوں اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ جو کوئی حج کا خرچ مالِ مشتبہ سے کرتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو اس کو جواب دیا جاتا ہے تیرا لبیک اور سعدیک کہنا پسند نہیں یہاں تک کہ تو واپس کردے جو تیرے قبضے میں ہے۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکوت فرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہر سال؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکوت فرمایا۔ انہوں نے تین بار یہ کلمہ دہرایا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال واجب ہو جاتا اور تم ادا نہیں کر پاتے۔ جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو۔ اگلے لوگ کثرت سوال اور پھر انبیاء کرام کی مخالفت سے ہلاک ہوئے لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

[مسلم شریف]

جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو

فخر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے حج کیا اور فحش کلام نہ کیا اور نہ ہی فسق کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا واپس ہوا جیسا کہ اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج کمزوروں کے لئے جہاد ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا عورتوں پر جہاد ہے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں اور وہ حج و عمرہ ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

[ابن ماجہ]

گناہ اور محتاجی سے چھٹکارا

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج اور عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ رمضان شریف میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

[ترمذی، ابن ماجه]

حاجی چار سو کی شفاعت کرے گا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے کہ اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مولائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو انہیں تو کیا عطا فرمائے گا تو پروردگار عالم نے فرمایا زائر کا اس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انہیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرمادوں گا۔

[طبرانی]

قدم قدم پر درجہ بلند ہوتا ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو خانہ کعبہ کے ارادے سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر سر منڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔

[طبرانی]

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحب کعبہ وقوسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مکہ پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ سے واپس آئے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے برابر لکھی جائیں گی۔ پوچھا گیا حرم شریف کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔ تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔

[بیہقی]

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ضمان میں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ گھر اسلام کے ستون میں سے ایک ستون ہے پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ کے ضمان میں ہے اگر وہ مر جائے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر واپس کر دے تو اجر وغنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

[طبرانی]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو حج کے لئے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لئے عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک شہید یا غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔

Marfat.com

بارش کے قطروں کے برابر گناہ معاف

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کچھ پوچھنے کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاہو تو میں بتادوں کہ تم کیا پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے ہو۔ اگر تم چاہو تو میں کچھ نہ کہوں تم ہی سوال کرو۔ عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بتا دیجئے ارشاد فرمایا تو اس لئے حاضر ہوا کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے مقصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے۔ جمار کی رمی کو پوچھے اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اور طوافِ افاضہ کو پوچھے اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے اس شخص نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور علیک الصلوٰۃ والسلام کو حق کے ساتھ بھیجا اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو بیت الحرام کے ارادے سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پر تیرے لئے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹا دی جائے گی اور طواف کے بعد دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولاد اسمٰعیل میں کوئی غلام ہو اور اس کو آزاد کرا کے ثواب حاصل کرے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ستر غلام آزاد کرانے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا ثواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ سر پر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے اگر تمہارے گناہ ریت کی تعداد کے برابر اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا۔ میرے بندو! واپس جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو اور جمروں پر رمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ گناہ مٹایا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے

Marfat.com

رب کے حضور تیرے لئے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا خانۂ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لئے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانۂ آئندہ میں عمل کر اور زمانۂ گزشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔

[طبرانی]

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا حدیث سے جہاں حج کے فضائل و برکات معلوم ہوئے وہاں یہ بھی راز معلوم ہو گیا کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دلوں کے راز سے بھی واقف ہیں اسی لئے تو آنے والے سائل کے دل کی بات کہہ دی اور سائل نے خالقِ کائنات کی قسم کھا کر اس بات کی تصدیق کی بلا شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب عطا کیا ہے اسی لئے تو اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

[حدائق بخشش]

حج جلد ادا کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ باعثِ تخلیق کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ جس کا ارادہ حج کرنے کا ہو تو وہ جلدی کرے۔

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی صاحب استطاعت ہو جائے تو اس کو حج کی ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کیا بھروسہ! ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ جو سورج ابھی ڈوب گیا اور رات ہو گئی تو ہم اسے کل بھی نکلتے ہوئے دیکھ سکیں گے کہ نہیں اس لئے نیک کام کرنے میں تاخیر بالکل نہیں کرنی چاہئے حالانکہ شیطان ہمیں ورغلاتا ہے اور کہتا ہے ابھی وقت بہت ہے ابھی زندگی لمبی ہے کچھ دنوں کے بعد حج کر لینا ابھی حج کرے گا تو پھر داڑھی نہیں منڈھا پائے گا ابھی حج کرے گا تو تجھ کو گناہ کرنے میں شرم آئے گی۔

Marfat.com

میرے پیارے دینی بھائیو! گناہ تو ہر حال میں گناہ ہے۔ داڑھی منڈانا تو ہر حال میں حرام ہے چاہے آپ حج کریں یا نہ کریں۔ آپ شیطان کے ورغلانے میں نہ آئیں آپ صاحب استطاعت ہوتے ہی فوراً حج ادا کریں۔

یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر

حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے کوئی ایسی ظاہری حاجت پیش نہ آئی نہ ظالم بادشاہ روکے نہ کوئی ایسا مرض ہو جو اسے روک دے پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فخر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے تو پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا توشہ اور سواری۔

[ترمذی شریف]

جنت واجب ہو گئی

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یا اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔

[ابوداؤد]

کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا پراگندہ، سر میلا کچیلا۔ دوسرے نے عرض کی یا رسول اللہ! حج کا کون سا عمل افضل ہے ارشاد فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا کسی اور نے عرض کی سبیل کیا ہے فرمایا توشہ اور سواری۔

حج میں انبیاء اور فرشتے

پیارے اسلامی بھائیو! مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں خاص کا خاص طور پر ہر جگہ ہر مقام ہر منزل ہر کوچہ میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ حج کے مجمع میں ہزاروں علماء صالحین اور اولیائے کاملین، قطب وابدال یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہم السلام بھی ہر سال موجود رہتے ہیں پھر ہزاروں فرشتے بھی مختلف انسانوں

Marfat.com

کی صورتوں اور شکلوں میں اس مجمع کے اندر آسمان سے تشریف لاتے ہیں اور ہمارے پاس ان بزرگوں کو پہچاننے والی آنکھیں نہیں اس لئے خیریت اسی میں ہے کہ ہر وقت ہر گھڑی ہوشیار رہنا چاہئے۔ خدا جانے آپ کے سامنے والا انسان کون ہے اور کس حال میں ہے اور ممکن ہے کہ حمال سائل کوئی فرشتہ ہو جو تمہارا امتحان لینے کے لئے تم سے کچھ سخت کلامی کر رہا ہو لہٰذا آپ ہر ایک سے حسن اخلاق سے پیش آیئے۔

حاجی سے ملاقات

برادرانِ اسلام! حاجی جب حج ادا کر کے گھر واپس ہوتا ہے تو اللہ کی خاص رحمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور دربارِ الٰہی سے مقرب بندہ بن کر لوٹتا ہے۔ حاجی کی دعا اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی ہے۔ اسی لئے حاجی سے ملاقات کرنا اور اس سے دعاء کرانا باعث سعادت ہے۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تو کسی حاجی سے ملے تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس کو کہو کہ تیری بخشش کے لئے دعاء کرے اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس لئے کہ اس کو بخش دیا گیا ہے۔

[مسند امام احمد]

اس حدیث میں حاجی کی فضیلت بیان کی گئی ہے حاجی جب واپس لوٹتا ہے تو اس پر بخشش کی خاص عنایت ہوتی ہے۔ حاجی جب حج کر کے واپس ہو تو اس سے ملاقات کرنا چاہئے اور سلام ومصافحہ کرنا چاہئے کیونکہ مصافحہ سنت رسول اور اچھے تعلقات کا مظہر ہے۔

پروردگار کے حکم کا منتظر

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ ایک فقیر کو دیکھا کہ اس نے طواف کیا اس کے بعد اپنی جیب سے ایک پرچہ نکالا اور اس کو پڑھا۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی کیا اس کے بعد ایک دن اس نے طواف کیا اور جیب سے پرچہ نکال کر پڑھا اور تھوڑی دور جا کر مر گیا میں نے اس کی جیب سے پرچہ نکال کر دیکھا تو اس میں لکھا تھا۔ "وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا" اور اے محبوب تم کو اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ

Marfat.com

بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو۔

[پ ۲۷ ع ۴]

شیخ نجم الدین اصفہانی مکہ مکرمہ میں ایک بزرگ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ جب لوگ ان کو دفن کر چکے تو تلقین کرنے والے نے قبر کے پاس بیٹھ کر تلقین کی۔ شیخ نجم الدین ہنسنے لگے اور ان کی عادت ہنسنے کی بالکل نہ تھی۔ بعض خادموں نے ہنسی کی وجہ پوچھی تو شیخ نے جھڑک دیا کئی دن کے بعد فرمایا کہ میں اس لئے ہنسا تھا کہ جب تلقین کرنے والا قبر پر تلقین کے لئے بیٹھا تو میں ان بزرگ کو یہ کہتے ہوئے سنا جو دفن کئے گئے تھے حیرت کی بات ہے کہ ایک مردہ زندہ کو تلقین کر رہا ہے۔

[سُنّی فضائلِ اعمال]

حاجی اللہ تعالیٰ کا مہمان

حج کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ حج کرنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں کیونکہ حاجی اپنے گھر بار بال بچے کاروبار کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ کر حج کے لئے روانہ ہوتا ہے اور بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے لہٰذا جو اس کے گھر گیا وہ اس کا مہمان ہو گیا۔ یہ کتنی بڑی فضیلت کی بات ہے کہ انسان کو اللہ کا مہمان ہونے کا شرف حاصل ہو بے شک یہ بڑی عظیم نعمت ہے کیونکہ اس کے گھر سے جو مانگے وہ چیز مل جاتی ہے اور بخشش ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مہمان ہیں اگر اس سے دعا کریں ان کی دعاء قبول ہوتی ہے اگر وہ اس سے بخشش طلب کریں تو ان کو بخش دیتا ہے۔

[ابن ماجه]

بیت اللہ شریف جا رہا ہوں

شیخ فتح موصل کہتے ہیں کہ میں نے جنگل میں ایک نابالغ لڑکا دیکھا کہ وہ پیدل چل رہا ہے اور اس کے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں۔ میں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب

Marfat.com

دیا۔ میں نے کہا صاحبزادے کہاں جارہے ہو؟ کہنے لگا بیت اللہ شریف جارہا ہوں۔ میں نے پوچھا تمہارے ہونٹ حرکت کررہے تھے کہنے لگا کہ قرآن کی تلاوت کررہا تھا۔ میں نے کہا ابھی تو تم نابالغ ہو۔ کہنے لگا کہ موت مجھ سے کم عمر والوں کو پکڑ لیتی ہے۔ میں نے کہا تمہارے قدم بہت چھوٹے ہیں اور راستہ بہت دور ہے۔ کہنے لگا میرا کام قدم اٹھانا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا کام منزل مقصود تک پہنچانا ہے۔ میں نے پوچھا تمہارے پاس کوئی توشہ کوئی سواری ہے؟ کہنے لگا میرا توشہ یقین ہے اور میری سواری میرا پاؤں ہے۔ میں نے کہا میں تو پانی اور روٹی کو پوچھ رہا ہوں۔ کہنے لگا چچا جان اگر آپ کو کوئی بلائے تو کیا یہ مناسب ہے کہ اس کے گھر اپنا کھانا ساتھ لے جائیں؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا میرے آقا نے اپنے بندوں کو اپنے گھر بلایا ہے اور زیارت کی اجازت دی ہے ان لوگوں کا یقین کمزور ہے اس لئے وہ توشہ ساتھ لئے جارہے ہیں مجھے تو یہ بات بالکل پسند نہیں میں نے تو اس کے احترام کا لحاظ کیا آپ کا کیا خیال ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے ضائع کردے گا؟

میں نے کہا بالکل نہیں۔ اس کے بعد وہ بچہ مجھ سے غائب ہوگیا میں نے پھر اس کو مکہ مکرمہ میں دیکھا جب اس کی نگاہ مجھ پر پڑی تو کہنے لگا یا شیخ! اب تک تم ضعیف یقین پر ہو اس کے بعد اس نے شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے: سارے جہاں کا مالک میری روزی کا ذمہ دار ہے۔ پھر میں کیوں مخلوق کو روزی کی تکلیف دوں۔

[سُنّی فضائل اعمال]

شیطان کا بُرا حال

تاجدار مدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو عرفات کے میدان میں امت کے لئے مغفرت کی دعا کی آہ وزاری کے ساتھ بہت دیر تک دعا مانگتے رہے۔ رحمت الٰہی جوش میں آئی اور اللہ عزوجل شانہ کا ارشاد ہوا میں نے تمہاری دعا قبول کرلی اور وہ گناہ جو بندوں نے میرے نافرمانی میں کئے وہ میں نے معاف کردیا لیکن جو ایک دوسرے پر ظلم کئے ان کا بدلہ لیا جائے گا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخواست کی اور بار بار یہ درخواست کرتے رہے کہ اے پروردگار تو اس پر بھی قادر ہے کہ مظلوم کو ظلم کا بدلہ عطا

Marfat.com

فرمادے اور ظالم کے قصور کو معاف فرمادے۔ مزدلفہ کی صبح اللہ عزوجل نے یہ دعا بھی قبول فرمالی اس وقت حضور آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسّم فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا ایسی حالت میں تبسّم فرمایا کہ ایسے وقت تبسّم کی عادت شریفہ نہ تھی حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ عزوجل شانہٗ نے میری یہ دعاء قبول فرمائی اور شیطان کو اس کا پتہ چلا تو آہ اور واویلا سے چلانے لگا اور مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا۔

[ترغیب]

آخری وقت

ابن شماسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ان کا آخری وقت تھا نزع کی حالت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت بہت دیر تک روتے رہے اس کے بعد انہوں نے اسلام لانے کا واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے دل میں اسلام لانے کا جذبہ پیدا کردیا تو میں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بیعت کے لئے ہاتھ دے دیجئے میں مسلمان ہوتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ سرورِ کائنات مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہلے ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل شانہ میرے پچھلے گناہ معاف کردے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو تجھے نہیں معلوم کہ اسلام ان سب گناہوں کو ختم کردیتا ہے جو حالتِ کفر میں کئے ہوں اور ہجرت ان سب غلطیوں کو ختم کردیتی ہے جو ہجرت سے پہلے کئے ہوں اور حج ان سب قصوروں کو ختم کردیتا ہے جو حج سے پہلے کئے ہوں۔

[سنی فضائل اعمال]

حج کی حکمتیں

پیارے اسلامی بھائیو! حج میں کچھ مصلحتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے ان میں سے ایک تو بیت

Marfat.com

اللہ کی تعظیم ہے اس لئے کہ یہ شعائر اللہ میں سے ہے اس کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے دوسری یہ کہ اجتماع پایا جاتا ہے اس لئے کہ ہر سلطنت میں قوم کا ایک اجتماع پایا جاتا ہے جس میں ادنیٰ اوعلیٰ امیر وغریب سب لوگ اکٹھا ہوئے ہیں تا کہ ایک دوسرے کو پہچانے اور باہمی معاملات ومسائل پر تبادلۂ خیال بھی ہوجائے اور حج دراصل مسلمانوں کا اجتماع ہے جو ملت اسلامیہ کی شان وشوکت اور اظہارِ عظمت کا دن ہے۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ ایک ایسے حال پر اتفاق ہونا کہ جس کی وجہ سے ہر خاص وعام میں نرمی پائی جاتی ہے۔ایک حکمت یہ بھی ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ وسیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام سے لوگوں کو جو چیز ورثے میں ملی اس کی موافقت ہوجائے اس لئے یہ دونوں ملت حنفیہ کے امام ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت اسی لئے ہوئی تا کہ ملت حنفیہ غالب آجائے اور اس کی وجہ سے ان کا کلمہ بلند ہو فرمانِ الٰہی بھی یہی ہے۔ ''دین تمہارے باپ ابراہیم کا۔''

[حجة الله البالغه، دوم]

پانچ جانوروں کا قتل محرم کے لئے مُباح

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حرم کے اندر حالتِ احرام میں قتل کیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ چوہا، کوا، چیل، بچھو اور باؤلا کتا۔

پیارے دینی بھائیو! یہ موذی جانور انسان پر حملہ آور ہوتے ہیں یا اس کے سامان کی طرف حملہ کرتے ہیں اسی لئے اس کو قتل کرنے میں کچھ گناہ نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حجۃ الوداع فرمانا

آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوقعدہ ۱۰ھ میں حج کے لئے روانگی کا اعلان فرمایا۔ یہ خبر بجلی کی طرح سارے عرب میں پھیل گئی اور تمام عرب شرف ہمرکابی کے لئے امنڈ پڑا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر ذوالقعدہ میں جمعرات کے دن مدینہ منورہ میں غسل فرما کر تہبند اور چادر زیب تن فرمایا اور نماز ظہر مسجد نبوی میں ادا فرما کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور اپنی تمام ازدواجِ مطہرات کو بھی ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ مدینہ منورہ سے

Marfat.com

چھ میل دور اہلِ مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ پر پہنچ کر رات بھر قیام فرمایا پھر احرام کے لئے غسل فرمایا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھ سے جسمِ اطہر پر خوشبو لگائی پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اپنی اونٹنی ''قصو'' پر سوار ہو کر احرام باندھا اور بلند آواز سے لبیک پڑھا اور روانہ ہو گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو آگے پیچھے دائیں بائیں حد نگاہ تک آدمیوں کا جنگل نظر آتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک لاکھ چودہ ہزار اور دوسری روایت میں ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار مسلمان حجۃ الوداع میں آپ کے ساتھ تھے۔

[مدارج]

پتھر کا تلبیہ کہنا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان بھی تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے تمام پتھر یا درخت یا ڈھیلہ سب تلبیہ کہتے ہیں حتی کہ زمین ادھر سے اُدھر ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا راز یہ ہے کہ یہ شعائر اللہ میں سے ہے اور اس میں ذکر اللہ کی تعظیم ہے جو بھی اس باب سے ہوگا اس میں جہر کرنا مستحب ہے تا کہ ہر غافل بیدار ہو جائے جب اس طرح ہوگا تو اس شخص کے نامۂ اعمال میں ان مقامات کی تلبیہ کی صورت لکھی جائے گی۔

[حجۃ اللہ البالغہ]

اصطلاحات کی تشریح

حج اور عمرہ کے تعلق سے چند اصطلاحی الفاظ کا معنی و مطلب جاننا ضروری ہے کیونکہ ان کو جانے بغیر مناسک حج و عمرہ صحیح ادا نہیں ہو سکتے۔ ضروری اصطلاحات حسب ذیل ہیں۔

اشہرِ حج

اشہر حج کا مطلب حج کے مہینے میں شوال، ذی قعدہ، اور ذی الحجہ کا پلا نصف حصہ اشہر حج کہلاتے ہیں کیونکہ ان مہینوں میں حج کے مناسک ادا کئے جاتے ہیں۔

میقات

میقات سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے حج و عمرہ کرنے والے کو بلا احرام آگے جانا منع

Marfat.com

ہے اور چاروں طرف میقات کی حدود مقرر ہیں۔ میقات کی حدود سے آگے داخل ہونے کے لئے احرام کا بندھا ہونا ضروری ہے۔

آفاقی

وہ آدمی جو میقات کی حدود سے باہر کا رہنے والا ہو یعنی جو شخص میقات کی مقررہ حدود سے باہر رہتے ہیں انہیں آفاقی کہا جاتا ہے۔

احرام

احرام کا معنی ہے کسی چیز کا حرام کرنا حج وعمرہ کی نیت سے تلبیہ پڑھ کر خاص لباس زیب تن کرنے کو احرام کہتے ہیں کیونکہ اس سے چند حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو احرام کہتے ہیں عام طور پر دو سفید چادروں کو احرام کہا جاتا ہے جن کو حاجی حضرات احرام کی حالت میں پہنتے ہیں احرام باندھنے والے کو محرم کہتے ہیں۔

اضطباع

بوقت طواف احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

حرم

مکّہ مکرمہ کے چاروں طرف کی وہ زمین حرم کہلاتی ہے جس میں شکار کھیلنا۔ درخت کاٹنا اور گھاس وغیرہ اکھیڑنا حرام ہے اس کی حدود پر چاروں طرف واضح نشان لگے ہوئے ہیں۔ حرم کی سرزمین بڑی مقدس ہے۔

حِلّ

مکّہ مکرمہ کے چاروں طرف سے باہر اور میقات کے اندر والی زمین کو حل کہتے ہیں کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہیں۔ حل میں اپنے رہنے والے کو حلی یا اہل حل کہتے ہیں حرم کے اندر رہنے والے کو اہل حرم اور میقات کے رہنے والے کو میقاتی کہتے ہیں۔

Marfat.com

مُدعی

دعاء مانگنے کی جگہ کو کہتے ہیں یہ مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں مکہ شریف میں داخل ہوتے وقت دعا مانگنا مستحب اور افضل ہے۔

بابُ السّلام

مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے ایک دروازے کا نام ہے۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے ایک دروازے کا بھی یہی نام ہے۔ یہ دروازے بڑے بابرکت تصور کئے جاتے ہیں۔

مسجد حرام

بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مسجد کی جگہ اور عمارت کو مسجد حرام کہا جاتا ہے اور یہ مسجد دنیا کی تمام مساجد سے افضل ہے یہاں کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

طوافِ قدوم

بیت اللہ شریف کے گرد چکر اور پھیرا لگانے کو طواف کہتے ہیں اور حاجی حضرات مکہ شریف پہنچتے ہی جو پہلا طواف کرتے ہیں اس کو طوافِ قدوم یا طوافِ تحیہ کہتے ہیں ہر طواف میں سات پھیرے ہوتے ہیں ایک پھیرے اور چکر کو شوط کہتے ہیں۔

مطاف

طواف کرنے والی جگہ کو کہتے ہیں جو بیت اللہ شریف کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر ہے۔

رَمل

طواف کے پہلے تین پھیروں میں سینہ تان کر کندھے ہلا کر چھوٹے قدم اٹھا کر ذرا تیز رفتار سے چلنے کو رمل کہا جاتا ہے۔

حجرِ اَسود

ایک سیاہ جنتی پتھر ہے جو بیت اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے پر تقریباً پانچ فٹ کی

Marfat.com

بلندی پر دیوار میں لگا ہوا ہے اس کو رکن اسود بھی کہتے ہیں طواف یہاں سے شروع کیا جاتا ہے اور اسی پر ایک شوط یعنی چکر مکمل ہوتا ہے۔

رُکنِ بیتُ اللہ

بیت اللہ شریف کے جنوب مغربی کونے کا نام ہے جو یمن کی طرف ہے رکن یمانی ہے اور بیت اللہ شریف کے مشرقی شمالی گوشہ کو رکن عراقی اور شمالی مغربی کونے کو رکن شامی کہتے ہیں۔

استلام

حجر اسود کو چومنے یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ چومنے کو استلام کہا جاتا ہے ہر چکر میں استلام کرنا ضروری ہے۔

حطیم

بیت اللہ شریف کے متصل شمال کی طرف زمین کا ایک حصہ ہے جو چھوٹی سی دیوار سے گھرا ہوا ہے اسے حطیم کہا جاتا ہے یہ زمین کعبہ کا حصہ ہے جو قریش نے زمانہ اسلام سے قبل کعبہ شریف کو تعمیر کرتے وقت خرچ کی کمی کی وجہ سے چھوڑ دی تھی لہٰذا اس میں داخل ہونا بیت اللہ شریف کے اندر ہی داخل ہونا ہے۔

میزابِ رحمت

بیت اللہ شریف کی چھت کا سنہری پرنالا جو حطیم کی طرف لگا ہوا ہے بارش ہونے پر اس نالے سے رحمت کا پانی گرتا ہے اسے میزابِ رحمت کہا جاتا ہے یہ قبولیت دعاء کا مقام ہے۔

ملتزم

حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کی درمیانی دیوار کو کہتے ہیں جس سے لپٹ کر دعا مانگنا سنت ہے یہ بھی قبولیت دعا کا مقام ہے۔

Marfat.com

مقامِ ابراہیم

وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف تعمیر کیا تھا ایک مقام پر نصب ہے اسے مقام ابراہیم کہا جاتا ہے۔

زمزم شریف

بیت اللہ شریف کے قریب ہی مسجد حرام میں ایک کنواں ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے لئے جاری فرمایا تھا اور چار ہزار سال سے زائد عرصہ سے جاری ہے اس پانی کو آب زم زم کہا جاتا ہے۔

صفا مروہ

بیت اللہ شریف کے قریب ہی دو چھوٹی سی پہاڑیاں ہیں جن پر سعی کی جاتی ہے۔ جنوب کی طرف صفا ہے اور شمال مشرق کی طرف مروہ ہے۔

سعی

صفا اور مروہ کے درمیان ایک خاص طریقے سے چلنے کو سعی کہا جاتا ہے سعی کے بھی سات پھیرے ہیں۔ صفا سے سعی شروع ہوتی ہے اور مروہ پر ختم ہوتی ہے ہر ایک پھیرے کو شوط کہتے ہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کی مخصوص جگہ کو مسعیٰ کہتے ہیں۔

میلین اخضرین

صفا و مروہ کے درمیان دو سبز ستون ہیں جن کے درمیان حاجی حضرات کو سعی کے وقت ذرا تیز رفتار سے چلنے کا حکم ہے۔

عرفات

مکہ شریف سے مشرق کی طرف دس میل کے فاصلے پر جبل رحمت کے قریب ایک وسیع میدان ہے جہاں ۹ رذی الحجہ کو بعد دوپہر حاجی حضرات حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفہ ادا کرتے ہیں۔ جبل رحمت عرفات کے اس پہاڑ کا نام ہے جس پر حج کا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔

Marfat.com

منیٰ

مکہ مکرمہ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلے پر حدودِ حرم کے اندر ایک میدان ہے جس کو منیٰ کہا جاتا ہے یہ دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے یہاں حاجی حضرات تین روز ٹھہرتے ہیں رمی اور قربانی کرتے ہیں۔

حلق قصر

سر کے بال منڈانے کو حلق اور کتروانے کو قصر کہتے ہیں۔ احرام کی پابندیوں سے باہر آنے کے لئے منڈانا اور کتروانا مراد ہے۔

مسجد صخرہ

عرفات کی وہ مسجد جو رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقوف کی جگہ ہے اس لئے اس جگہ قیام کرنا افضل ہے ویسے سارا عرفات قیام وقوف کی جگہ ہے۔

مسجد نمرہ

عرفات کی وہ مسجد جہاں ۹ رذی الحجہ کو ظہر و عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں اور حج کا خطبہ پڑھا جاتا ہے یہ مسجد بہت وسیع ہے۔

مزدلفہ

منیٰ سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے عرفات سے واپسی کے وقت حاجی لوگ یہاں ٹھہرتے ہیں۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھتے ہیں۔

مشعرِ حرام

مزدلفہ میں ایک مسجد کا نام ہے اور مزدلفہ کے پہاڑ جبل قزح کو بھی مشعرِ حرام کہا جاتا ہے۔ مزدلفہ اور عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ کو موقف کہتے ہیں۔ مزدلفہ میں وادیٔ محسّر کے سوا ہر جگہ قیام وقوف درست ہے۔

Marfat.com

وادیٔ محسّر

مزدلفہ کے قریب ہی ایک میدان کا نام ہے یہاں حاجیوں کو دوڑ کر نکلنے کا حکم ہے کیونکہ یہاں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

رمی جمار

منیٰ میں تین مقام پر بلند ستون بنے ہوئے ہیں جن پر سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ مسجد خیف کے قریب والے ستون کو جمرۃ الاولیٰ اس کے بعد والے کو جمرۃ الوسطیٰ اور تیرے کو جمرۃ العقبیٰ یا جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں۔ کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں۔

مسجد خیف

میدانِ منیٰ کے شمال کی جانب واقع ایک بہت بڑی مسجد کا نام ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کے موقعہ پر پڑاؤ ڈالا تھا۔

منحر

منیٰ میں قربانی والی مخصوص جگہ کو منحر کہتے ہیں اور قربانی کو نحر کہتے ہیں۔ قربانی کا وہ جانور جس کو حاجی حضرات احرام باندھ کر اپنے ہمراہ مکہ مکرمہ لے جائیں اس کو ہدی کہتے ہیں۔ قربانی کے اونٹ یا گائے کو بُدنہ کہتے ہیں اور قربانی کے جانوروں کے گلے میں بطور نشان پٹہ وغیرہ باندھنے کو تقلید کہتے ہیں۔

جبلِ نور

جبل نور یہ وہ پہاڑ ہے جس میں غارِ حرا ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ یہ منیٰ کو جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے۔

جبل ابی قبیس

یہ مکہ شریف کے ایک پہاڑ کا نام ہے جو صفا کے قریب ہے۔ شق قمر کا معجزہ اسی جگہ رونما ہوا تھا اور اسی پر مسجد بلال ہے۔

Marfat.com

طوافِ زیارت

یہ طواف حج کا رکن ہے۔ اس کو طوافِ فرض، طوافِ حج اور طوافِ رکن بھی کہا جاتا ہے اس کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہے لیکن ذی الحجہ کو ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔

طوافِ وداع

یہ حج کے آخر میں بیت اللہ شریف سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے یہ طواف آفاقی پر واجب ہے اس لئے اسے طوافِ وداع کہتے ہیں۔

طوافِ عمرہ

یہ طواف عمرہ میں فرض ہے اور اس میں رمل اور اضطباع بھی ہوتا ہے۔ طواف کے اختتام پر صفا مروہ پر سعی کی جاتی ہے۔

آنسو بہانے کی جگہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں لبوں کو حجر اسود پر رکھ کر دیر تک روتے رہے پھر توجہ فرمایا تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رو رہے ہیں تو آقائے دو جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] یہ رونے اور آنسو بہانے کی جگہ ہے۔

برادرانِ اسلام! لہٰذا آپ اس سنت پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس مقام پر بوسہ دیتے وقت آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو نکلیں لیکن خیال رہے لوگوں کو دھکیل کر بوسہ نہ دیجئے اگر اژدہام ہو تو اشارہ پر ہی قناعت کیجئے کیونکہ بوسہ دینا سنت ہے اور ترکِ ایذا واجب۔

حج کے متعلق ضروری مسائل

- جب حج کرنے کی استطاعت ہو جائے فوراً حج فرض ہو گیا۔ اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی مگر جب بھی کرے گا ادا

Marfat.com

ہی قضا نہیں۔

[درمختار]

- حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے اس سے پہلے حج کے افعال نہیں ہوسکتے سوا احرام کے اس لئے کہ احرام اس سے بھی پہلے ہوسکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔

[ردالمحتار]

- حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں۔[۱] مسلمان ہونا[۲] دارالاسلام میں ہونا[۳] بالغ ہونا[۴] عاقل ہونا[۵] آزاد ہونا[۶] تندرست ہونا[۷] صاحب استطاعت ہونا[۸] وقت۔
- عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہ گار ہوئی مگر حج کرے گی تو حج ہوجائے گا۔
- جو لوگ حج کو جاتے ہیں وہ دوست احباب کے لئے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ حج کے اخراجات ادا ہوسکتے ہیں مگر کچھ بچے گا نہیں یا دوست احباب کے لئے تحفہ نہ لاسکے گا جب بھی حج فرض ہے اس کی وجہ سے حج نہ کرنا حرام ہے۔

[ردالمحتار]

لبیک کے الفاظ

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

- لبیک کے الفاظ جو مذکور ہوئے ان میں کمی نہ کی جائے۔ زیادہ کرسکتے ہیں بلکہ بہتر ہے مگر زیادتی آخر میں ہو درمیان میں نہ ہو۔

[جوھرہ]

- احرام کے لئے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اگر اس کی جگہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا کوئی اور ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہوگیا مگر لبیک کہنا سنت ہے۔

[عالمگیری]

Marfat.com

- دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ ہے کہ لبیک میں یوں کہے۔ لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ ۔یعنی فلاں کی جگہ اس کا نام لے اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔
- احرام میں یہ باتیں حرام ہیں۔ صحبت، بوسہ، مساس، گلے لگانا، اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ بہ شہوت ہوں، جنگل کا شکار، اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا، سر سے پاؤں تک کوئی بال کسی طرح جدا کرنا، منہ یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا، عمامہ باندھنا، برقع پہننا، دستانے پہننا، گٹھری سر پر رکھنا، سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا، مہندی یا خضاب لگانا، جوں مارنا، جوں پھینکنا، زیتون یا تل کا تیل لگانا۔
- احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ بدن کا میل چھڑانا، بال یا بدن کو بے خوشبو کی چیز سے دھونا، کنگھی کرنا، اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا اندیشہ ہو، سر یا منہ پر پٹی باندھنا، غلافِ کعبہ معظمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف یا سر منہ سے لگے، سنگھار کرنا، بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا، تہبند باندھ کر کمر بند یا رسّی سے کسنا۔

انتباہ

عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے ہاں اتنی آواز ہر پڑھنے میں ہمیشہ سب کو ضروری ہے کہ اپنے کان تک آواز آئے۔ احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے۔

حالتِ احرام میں جماع کا کفّارہ

محرم نے اگر بحالتِ احرام وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو جائے گا اور ایسی صورت میں حج فاسد ہونے کے بعد بدستور اس حج کو پورا کر کے ایک دم دینا واجب ہے اور آئندہ سال یا اس کے بعد اس کی قضا فرض ہے۔ عورت بھی اگر احرام میں ہو تو اس پر بھی ایک دم واجب ہے اور حج کی قضا بھی فرض ہے۔ وقوفِ عرفہ کے بعد اور حلق اور طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو ایک بدنہ یعنی سالم ایک گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہوگا اور حلق کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہے اور بہتر بدنہ ہی دینا ہے۔ جماع کے علاوہ اگر صرف شہوت کے ساتھ مباشرتِ فاحشہ یا بوس و کنار یا شہوت کے

Marfat.com

ساتھ بدن کو ہاتھ لگایا تو دم واجب ہے اگرچہ انزال ہو یا نہ ہو۔

ارکانِ حج

حجاج کرام کے لئے درج ذیل مسائل کا جاننا نہایت ضروری ہے تا کہ حج صحیح طور پر ادا کرسکیں۔ارکانِ حج وہ افعال ہیں جن کے بغیر حج درست نہیں ہوتا وہ یہ ہیں۔

[۱] احرام [۲] طواف [۳] سعی [۴] عرفات میں قیام [۵] نیت وترتیب [۶] مقررہ اوقات [۷] مقررہ مقام۔

حج کے واجبات

حج کے واجبات میں سے کوئی ایک چھوٹ جائے تو ایک بکرا ذبح کرنا ضروری ہے۔حج کے واجبات یہ ہیں۔[۱] میقات سے احرام باندھ کر گزرنا [۲] صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا [۳] سعی صفا سے شروع کرنا [۴] عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا اور سعی طواف کے بعد کرنا [۵] دن میں وقوفِ عرفہ کیا تو غروب آفتاب تک وقوف کرنا [۶] وقوف میں رات کا کچھ حصہ بھی شامل کرنا [۷] عرفات سے واپسی میں امام کی اتباع کرنا [۸] مزدلفہ میں ٹھہرنا [۹] مغرب وعشاء کی نمازیں مزدلفہ میں آکر عشاء کے وقت میں اکٹھی پڑھنا [۱۰] تینوں جمروں پر دسویں، گیارہویں، بارہویں تین دن کنکریاں مارنا [۱۱] جمرہ عقبہ کی رمی کا پہلے دن حلق سے پہلے ہونا [۱۲] ہر دن کی رمی کا اسی دن ہونا [۱۳] سر منڈانا یا کترانا [۱۴] اور اس کا ایام نحر میں اور حرم شریف میں ہونا [۱۵] حج قران اور تمتع والے کو قربانی کرنا [۱۶] اور اس قربانی کا دم صرف ایام نحر میں ہونا [۱۷] طواف افاضہ کا اکثر حصہ ایام حج میں ہونا۔ یہ طواف عرفات سے واپسی پر کیا جاتا ہے اور اس کو طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں [۱۸] طواف حطیم کے باہر ہونا۔[۱۹] داہنی طرف سے طواف شروع کرنا یعنی بیت اللہ شریف طواف کرنے والے کی بائیں جانب رہے۔[۲۰] اگر کوئی عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا [۲۱] باوضو طواف کرنا اگر بے وضو طواف کیا تو اعادہ کرے [۲۲] طواف کرتے وقت ستر کا چھپانا [۲۳] طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا اگر نماز نہ پڑھی تو دم واجب نہیں [۲۴] رمی، قربانی، سر منڈانے، اور طواف میں ترتیب ملحوظ رکھنا یعنی پہلے کنکری مارنا پھر غیر مفرد قربانی

Marfat.com

کرے پھر سر منڈائے پھر طواف کرے۔[۲۵] طواف صدر یعنی میقات سے باہر رہنے والوں کا طواف رخصت کرنا عورت اگر حیض ونفاس کی وجہ سے طواف نہ کر سکے تو اس پر یہ طواف واجب نہیں۔[۲۶] وقوفِ عرفہ کے بعد سر منڈانے تک جماع نہ کرنا۔[۲۷] احرام کے ممنوعات مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

[عالمگیری، بحوالہ بہار شریعت]

حج کی سنتیں

حج کے فرائض اور واجبات کے بعد باقی تمام افعال حج سنت اور مستحب کہلاتے ہیں یہاں چند سنتیں بیان کی جاتی ہیں۔[۱] طوافِ قدوم حج والے یہ مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے۔ تمتع والے کے لئے نہیں میقات سے باہر رہنے والے مکہ شریف حاضر ہو کر سب سے پہلے جو طواف کرے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں[۲] طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا [۳] طوافِ قدوم اور طوافِ فرض میں مرد کے لئے رمل کرنا[۴] صفا اور مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا[۵] امام کا مکہ شریف میں ۷ رویں ذی الحجہ کو خطبہ پڑھنا[۶] اور عرفات میں نویں اور منیٰ میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا[۷] آٹھ ذی الحجہ کو مکہ سے منیٰ جانا[۸] نویں کی رات منیٰ میں گزارنا[۹] سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات جانا[۱۰] وقوف عرفہ کے لئے غسل کرنا[۱۱] عرفات سے واپسی کے وقت مزدلفہ میں رات گزارنا[۱۲] سورج نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔[۱۳] دس اور گیارہ کے بعد جو دو راتیں ہیں منیٰ میں گزارنا اگر تیرہویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات بھی منیٰ میں رہے[۱۴] ابطح یعنی وادیٔ محصب میں ٹھہرنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو۔

[بہار شریعت]

حج کی قسمیں

پیارے دینی بھائیو! حج اور عمرہ ایسی عبادت ہے جو بیت اللہ شریف اور مکہ معظّمہ کے علاوہ دوسری جگہ ادا نہیں کی جا سکتی۔ حج کے تمام افعال ذی الحجہ کے پانچ دنوں میں ادا کئے جاتے ہیں۔ یعنی دوسرے دنوں میں حج ادا ہی نہیں ہو سکتا اور عمرہ سال بھر میں کسی بھی وقت

Marfat.com

ادا کیا جاسکتا ہے۔ کتاب وسنت کے مطابق حج اور عمرہ ملا کر ادا کرنے کی بہت فضیلت اور اہمیت ہے اس لئے عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر ادا کرنے یا نہ کرنے کی تین صورتیں ہیں جنہیں حج کی قسمیں کہا جاتا ہے۔ اول حج قران۔ دوسرا حج تمتع۔ تیسرا افراد۔ سب سے افضلِ قران ہے پھر حج تمتع پھر حج افراد۔ ہر ایک کو اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

حج اِفراد

جس میں عمرہ کرنے کا قصد وارادہ نہ ہو صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جائے اور فقط حج کیا جائے۔ یعنی اس کے ساتھ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ ملایا جائے۔ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اگر عمرہ حج کے مہینوں سے پہلے یا بعد کیا تب بھی حج مفرد ہی کہلائے گا۔ یہ تیسرے درجہ کا حج ہے اول درجے کا قران اور دوسرے درجہ کا تمتع اور تیسرے درجہ کا یہ حج افراد ہے جب یہ شخص میقات سے احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوگا اور طواف کرے گا اور یہ طوافِ قدوم ہوگا اسی احرام سے یہ حج کرے گا اور یہ احرام حج سے فارغ ہو کر ہی کھلے گا۔

حج قِران

قِران دو چیزوں کے ملانے کو کہتے ہیں لیکن شریعت کی اصطلاح میں حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج دونوں کو ایک احرام کے ساتھ ادا کرنے کو قران کہا جاتا ہے۔ عمرہ سے فارغ ہو کر قارن احرام میں رہے گا اور اسی احرام سے پھر حج ادا کرے گا دونوں مناسک کو ایک احرام سے ادا کرے گا۔ حج کی قربانی کے بعد حلق کرا کر احرام کھولے گا۔ اس حج کو قران کہتے ہیں اور اس حاجی کو قارن کہتے ہیں بظاہر ایک احرام ہے مگر حکماً دو احرام ہے لہٰذا اس حاجی سے اگر کوئی قصور ہو تو تو دو قصور شمار ہوں گے لیکن تمتع اور افراد میں ایسا نہیں ہے کیونکہ ایک ہی احرام ہے۔

قارن نے میقات سے احرام باندھتے وقت حج اور عمرہ کی ایک ساتھ کرنے کی نیت کی تو اس طرح وہ اب احرام میں داخل ہوگیا۔ احرام کی تمام پابندیاں اس پر لازم ہوگئیں اس احرام سے مکہ پہنچ کر طواف کرے جس میں اضطباع اور رمل دونوں ہوں گے یہ طواف عمرہ کا

Marfat.com

ہوا اس کے بعد ایک اور طواف کرے جو طواف قدوم ہے جو واجب ہے پھر اسی احرام میں رہے یہاں تک کہ حج کے تمام افعال اسی احرام سے ادا کرے۔ رمی جمرہ عقبہ کے بعد اس پر قربانی کرنا واجب ہے اور قربانی کے بعد سر منڈائے اور احرام کھول لے۔ قِران کے عمرہ کے لئے شرط یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینے میں واقع ہو اگر اس سے پہلے ہوگا تو قران آفاقی کے لئے ہے مکہ میں رہنے والوں کے لئے نہیں لہٰذا مکہ میں رہنے والوں کے لئے حج کے مہینے میں عمرہ کرنے کی اجازت نہیں بشرطیکہ اس سال حج کا ارادہ ہو ورنہ عمرہ کے ساتھ قران جمع ہو جائے گا جو مکہ والوں کو جائز نہیں ہاں اگر حج کا ارادہ نہ ہو تو مکہ والا فقط عمرہ کر سکتا ہے اور حج کا ارادہ ہو تو فقط حج کرے عمرہ نہ کرے حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج دونوں کو جمع کرنے کی اجازت صرف آفاقی کو ہے یعنی باہر سے آنے والے کو ہے مکہ والوں کو نہیں حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج کا جمع ہونا قِران اور تمتع ہے۔

حج تمتع

تمتع کے لغوی معنی کچھ وقت کے لئے فائدہ اٹھانا ہے لیکن شرعاً تمتع کا معنی یہ ہے کہ آدمی عمرہ اور حج ساتھ ساتھ کرے لیکن اس طرح کہ دونوں کے احرام الگ الگ باندھے اور عمرہ کر لینے کے بعد احرام کھول کر ان ساری چیزوں سے فائدہ اٹھائے جو احرام کی حالت میں ممنوع ہو گئی تھیں اور پھر حج کا احرام باندھے اور حج ادا کرے اس طرح حج میں چونکہ عمرہ اور حج کے درمیانی مدت میں احرام کھول کر حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا کچھ وقت مل جاتا ہے اسی لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل شانہ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲ ع ۸]

حج تمتع حج افراد سے افضل ہے اس لئے کہ اس میں دو عبادتیں ایک ساتھ جمع کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور کچھ زیادہ مناسک ادا کرنے کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے۔ حج تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ ہدی کا جانور اپنے ہمراہ لائے اور دوسری یہ ہے کہ ہدی کا جانور

Marfat.com

اپنے ہمراہ نہ لائے پہلی صورت دوسری صورت سے افضل ہے۔

حج تمتع کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمرے کا طواف زمانہ حج میں کرے تمتع میں پہلے عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے عمرے کا طواف کرلیا جائے۔

حج تمتع صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو میقات سے باہر کے باشندے ہیں جو لوگ مکہ میں میقات کے داخلی علاقے میں رہتے ہیں ان کے لئے تمتع اور قران مکروہ تحریمی ہے۔ حج تمتع کرنے والوں کے لئے طوافِ قدوم کرنا مسنون نہیں اور اس کو چاہئے کہ طوافِ زیارت میں رمل کرے۔ حج تمتع کرنے والے پر بھی قارن کی طرح قربانی واجب ہے اگر مقدور نہ ہو تو پھر دس روزے رکھے تین حج کے دوران یومِ نحر سے پہلے رکھ لے اور سات اس وقت رکھے جب وہ حج سے فارغ ہو جائے۔

حج بدل کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے قیامت کے دن ابرار کے ساتھ [یعنی نیک لوگوں کے ساتھ] اٹھایا جائے گا۔
[دار قطنی]

دس [۱۰] حج کا ثواب

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لئے دس حج کا ثواب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ عزوجل شانہ کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا۔

حج کا ثواب مردے کو پہنچنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم ہم جو اپنے مردوں کے لئے صدقہ کرتے ہیں اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور ان کے لئے دعاء کرتے ہیں یہ ان کو پہنچتا ہے یا نہیں تو تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! بے شک ان کو پہنچتا ہے بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں جو کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں حج کرو۔

حضرت ابی زرین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا حبیب اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور سواری پر بیٹھ نہیں سکتے۔ پیارے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔

[نسائی]

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ کے والدین گزر گئے ہیں اور آپ صاحب ثروت ہیں تو ان کی طرف سے آپ حج بدل کرائیں۔ حج بدل کی بہت بڑی فضیلت ہے جیسا کہ مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرحوم کو تو ثواب ملے گا ہی حج کرانے والوں کو بھی دس حج کا ثواب عطا ہوگا اور جس کو بھیجیں گے وہ بھی ثواب سے مالا مال ہوگا۔ آپ اپنے خاندان کے کسی بھی مرحوم کی طرف سے حج بدل کرا سکتے ہیں اور اگر کوئی ایسا شخص ہے جو حج کرنے سے مجبور ہو سفر کی طاقت نہیں رکھتا وہ بھی حج بدل کرا سکتا ہے فرض ادا ہو جائے گا اور ثواب سے مالا مال ہوگا۔ اہلِ ثروت اور جنہیں اللہ عزوجل نے مال و دولت سے نوازا ہے ان کو چاہئے کہ اپنے والدین کی طرف سے حج بدل کرائیں اور حج بدل کے لئے ایسے شخص کو بھیجیں جو کما حقہ حج کے مسائل و ارکان سے واقف ہوں مثلاً عالم دین حفاظ کرام یا ائمہ مساجد ہوں تا کہ صحیح طور پر حج ادا کریں۔ حج بدل کے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں جن کے ذمہ حج فرض تھا ان کا فرض ادا ہو جائے گا اور ثواب بھی ملے گا اور جو حج بدل کرانے کے لئے بھیجے گا وہ بھی ثواب کا

Marfat.com

مستحق ہوگا اور جس کو حج بدل کرانے کے لئے بھیجے گا ان کو بھی اللہ عزوجل شانہ ثواب عطا فرمائے گا۔ مالداروں کو چاہئے کہ ضرور حج بدل کرائیں اور اپنے مرحومین کی ارواح کو خوش رکھیں جیسا کہ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ان کی روحیں خوش ہوتی ہیں۔

اب حج بدل کے متعلق چند ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔

حج بدل کے متعلق ضروری مسائل

☆ جس کی جانب سے حج بدل کیا جائے اس پر حج فرض ہوا گر فرض نہ تھا اور حج بدل کرایا تو حج فرض ادا نہ ہوا اگر بعد میں حج فرض ہوا تو یہ حج اس کے لئے کافی نہ ہوگا بلکہ عاجز ہو تو حج کرائے یا قادر ہو تو خود حج کرے۔

[بہار شریعت]

☆ جس کی طرف سے حج کرایا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہیں کرسکتا اگر خود حج کرسکتا ہے تو دوسرا اس کی طرف سے حج نہیں کرسکتا۔

☆ میت نے وصیت کی تھی کہ فلاں شخص کو میری طرف سے حج کو بھیجنا وہ شخص مرگیا یا جانے سے انکار کیا تو دوسروں کو حج کرانا جائز ہے۔

[المحتار]

☆ حج بدل میں اس کی طرف سے نیت کرے جس کی جانب سے حج بدل کر رہا ہے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے لبیک عن فلان۔ کہے یعنی اس شخص کا نام لے مثلاً اس شخص کا نام خالد ہے تو یوں کہے لبیک عن خالد۔ اور اگر اس کا نام بھول جائے تو یہ نیت کرے جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں۔

[ردالمحتار]

☆ جس شخص کو بھیجے اسے یوں کہے کہ میں تجھے اپنی طرف سے حج کے لئے حکم دیا اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے گا مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف [یعنی حج کے خرچ] ملیں گے۔

[ردالمحتار]

☆ حج بدل کے لئے ایسے شخص کو بھیجنا جس پر حج فرض ہوا اور اس نے ادا نہ کیا ہو تو اسے بھیجنا

Marfat.com

مکروہِ تحریمی ہے۔

[بہارِ شریعت]

☆ افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہوتا کہ صحیح طور پر ارکان ادا ہو سکیں۔

[درمختار]

☆ پاگل یا کافر فی زمانہ وہابی دیوبندی کو بھیجا تو ادا نہ ہوا کیونکہ یہ اس کے اہل نہیں ہیں۔

[بہارِ شریعت]

☆ ماں باپ دونوں کی طرف سے حج کیا تو اسے اختیار ہے کہ اس حج کو باپ کے لئے کردے یا ماں کے لئے۔

[عالمگیری]

☆ حج فرض ہونے کے بعد کوئی پاگل ہو گیا تو اس کی طرف سے حج بدل کرایا جا سکتا ہے۔

[ردالمحتار]

☆ جس پر حج فرض ہے اور ادا نہ کیا اور نہ وصیت کی اور مر گیا تو بالا جماع گنہ گار ہے اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے گا اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی ہو مثلاً یہ کہے کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے۔

[عالمگیری]

☆ کسی کو حج بدل پر بھیجا گیا حج سے واپسی کے بعد جو کچھ مال بچا اسے واپس کر دے اسے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

[درمختار]

حج منّت

اگر کسی نے حج کرنے کی منت مانی تو حج کرنا واجب ہو گیا کفارہ دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔

[عالمگیری]

☆ احرام باندھنے یا کعبہ معظمہ یا مکہ مکرمہ جانے کی منت مانی تو حج یا عمرہ اس پر واجب

Marfat.com

ہوگیا۔

[عالمگیری]

☆ ایک سال میں جتنے حج کی منت مانی سب واجب ہوگئے۔

[عالمگیری]

☆ مسافر خانہ بنانا حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل جب کہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ کرنا حج سے افضل ہے۔

[بہارِ شریعت]

سبق آموز واقعہ

علامہ شامی نے ایک بہترین حکایت بیان فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لے کر حج کرنے جارہے تھے۔ ایک سیدہ تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی انہوں نے سب اشرفیاں نذر کردیں جب لوگ حج کر کے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا اللہ تمہارا حج قبول فرمائے انہیں تعجب ہوا کیا معاملہ ہے میں تو حج کو گیا نہیں یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ خواب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جو میرے اہلبیت کی خدمت کی اس کے عوض میں اللہ عزوجل شانہ نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔ سبحان اللہ۔

[بہارِ شریعت]

حج اکبر

وقوفِ عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت زیادہ ثواب ہے کیونکہ یہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو حج اکبر کہتے ہیں۔

[بہارِ شریعت]

فرشتوں پر فخر فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

Marfat.com

موجود تھے کہ یمن سے کچھ لوگ حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہم کو حج کے فضائل سے آگاہ فرمایئے! سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص حج یا عمرہ کی نیت سے گھر سے چلا تو ہر قدم پر اس کے گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے گرتے ہیں جب وہ مدینہ طیبہ پہنچ کر مجھ سے سلام و مصافحہ کرتا ہے اور ذوالحلیفہ کے چشمہ پر پہنچ کر غسل کرتا ہے تو اللہ عزوجل شانہ اسے گناہوں سے پاک کر دیتا ہے اور اس سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔ جب نئے کپڑے پہنتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے حق میں بہت سی نئی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب وہ لَبَّیْک اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ کہتا ہوا جواب دیتا ہے۔ جب مکہ میں داخل ہو کر طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نیکیوں کو اس کے ساتھ کر دیتا ہے [یعنی بے حد نیکیاں اس کے حق میں لکھ دیتا ہے] جب عرفات پہنچ کر حاجتوں کی طلب [دعاء] میں اس کی آواز بلند ہوتی ہے تو اللہ عزوجل شانہ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں سے فخر فرماتا ہوا کہتا ہے اے آسمانوں پر رہنے والے میرے فرشتو! کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرے بندے غبار آلود بال پریشان دور دراز مقام سے آئے ہیں انہوں نے اپنا مال بھی خرچ کیا ہے اور اپنی جانوں کو بھی تکلیف دی ہے اپنی عزت وجلال کی قسم میں ان نیکیوں کے طفیل ان کی برائیوں کو بھی بخش دوں گا۔ اور ان کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دوں گا جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھے۔ جب لوگ کنکریاں پھینکتے سر منڈاتے اور کعبہ کی زیارت کرتے ہیں تو عرش کے نیچے سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے تم لوگ اپنے گھروں کو واپس جا سکتے ہو تمہارے سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب آئندہ عمل کرو۔ سبحان اللہ۔

[غنیۃ الطالبین]

کوئی نیک عمل حاجیوں کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتے

ایک اعرابی بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں حج کے ارادے سے نکلا مگر حج نہ کر سکا۔ میں احرام پہنے ہوں مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جس کے ذریعے میں حج کو یا حج کے ثواب کو حاصل کر سکوں۔ تاجدار

Marfat.com

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ابوقبیس کو دیکھو! [ایک پہاڑ کا نام ہے] اگر تم اس کے برابر سرخ سونا بھی راہِ خدا میں خرچ کرو تب بھی حاجیوں کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتے ہو۔

اس کے بعد حضور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرنے والا جب سفرِ حج کی تیاری شروع کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں اسی وقت لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں مٹا دیتا ہے اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے اور جب وہ اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے تو اس سواری کے ہر قدم پر اتنا ہی ثواب لکھتا ہے پھر جب کعبہ شریف کا طواف کرتا ہے تو گناہوں سے نکل جاتا ہے۔ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو گناہوں سے الگ ہوجاتا ہے مشعر حرام میں قیام کرتا ہے تو گناہوں سے نکل جاتا ہے۔ کنکریاں پھینکتا ہے تو گناہوں سے نکل جاتا ہے اس کے بعد سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اعرابی! پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ تم کو حاجی کا ثواب مل جائے۔

[غنیة الطالبین]

عورت نے دریافت کیا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام روحاء میں ایک قافلہ سے ملاقات کی آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں! اس پر ایک عورت نے ایک بچہ اوپر اٹھا کر دریافت کیا کیا اس کا بھی حج ہے؟ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تمہارے لئے ہے [یعنی ثواب ملے گا فرض نہیں ہے کیونکہ وہ نابالغ ہے]

[ریاض الصالحین]

سیاہ پتھر

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ شریف کا طواف کر رہا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک

Marfat.com

وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ [کعبہ] کیسا گھر ہے شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] اس کی بنیاد اللہ عزوجل شانہ نے ڈالی تا کہ میری امت کے گنہ گاروں کا کفارہ ہو سکے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ سیاہ پتھر کیا ہے؟ [حجر اسود] مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنتی جوہر ہے جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا میں اتار دیا یہ سورج کی کرنوں کی طرح تابندہ ودرخشندہ تھا لیکن جب سے اس کو مشرکوں نے ہاتھ لگایا ہے اس کی سیاہی بڑھتی رہی اور اس کا رنگ بگڑ گیا۔

[غنية الطالبين]

دیکھنے والوں کے لئے بھی رحمت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں خود تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس بیت الحرام پر ہر رات ودن ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں ساٹھ تو کعبہ کا طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس گرد کعبہ کے اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور بیس خانہ کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کے لئے۔

حج نہ کرنے والوں کے لئے

اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے میں نے بندوں کو صحت وتندرستی عطا کی عمر میں درازی بخشی اگر تین سال ایسے ہی گزر جائیں کہ وہ اس گھر [خانۂ کعبہ] کی طرف نہ آئیں تو یقیناً وہ محروم ہے بے شک وہ محروم ہے۔

[غنية الطالبين]

بوسہ نہ دیتا

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم امیر المومنین سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں حج کیا جب وہ مسجد حرام میں داخل ہو کر حجر اسود کے پاس کھڑے ہوئے تو فرمایا یقیناً تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو

Marfat.com

میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اس وقت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! ایسا نہ فرمایئے بے شک حجر اسود خدا کے حکم سے نفع ونقصان پہنچا سکتا ہے اگر آپ نے قرآن پڑھا ہوتا اور قرآن کے مضمون کو سمجھا ہوتا تو آپ اس سے انکار نہ کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! کتاب اللہ میں اس کی تشریح کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل شانہ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔''

[سورہ اعراف، پ ۹ ع ۱۲]

یہ اقرار نامہ ایک صحیفہ پر لکھا اس کے بعد اس پتھر کو طلب کیا اور یہ اقرار نامہ اس پتھر کو نگلا دیا پس اس جگہ یہ اللہ کا مقرر کردہ امین ہے تا کہ قیامت کے دن اس شخص کی شہادت دے جس نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] اللہ عزوجل شانہ نے آپ کے سینے میں بڑا علمی خزانہ پوشیدہ رکھا ہے۔

[غنیة الطالبین]

فرشتے استقبال کرتے ہیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں وہ جو دعا کرتے ہیں اللہ عزوجل شانہٗ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور جب وہ گناہ کی مغفرت چاہتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حضور شفیع المذنبین، خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی! حاجیوں کو اور ان لوگوں کو جن کے لئے حاجی مغفرت کی دعا کریں بخش دے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرشتے حاجیوں کا استقبال کرتے ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتے ہیں ان کو سلام کرتے ہیں جو خچروں پر سوار ہوتے ہیں ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور جو پیدل ہوتے ہیں ان سے گلے ملتے ہیں۔

[غنیة الطالبین]

Marfat.com

جنت واجب

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر وہ مسلمان جو جہاد فی سبیل اللہ کے مقصد سے گھر سے چلا لیکن راستہ میں اس کو کسی درندے نے ہلاک کر دیا یا کسی ڈسنے والے نے اسے ڈس لیا وہ کسی اور وجہ سے مر گیا تو وہ شہید ہے اسی طرح ہر وہ مسلمان جو حج بیت اللہ شریف کے ارادے سے گھر سے چلا لیکن منزل سے پہلے اس کو موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ عزوجل اس پر جنت کو واجب کر دیتا ہے۔

[غنية الطالبين]

ایک حج کے ذریعے تین شخص جنت میں

نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی ایک حج کے ذریعے جنت میں جاتے ہیں ایک وہ جس نے حج کی وصیت کی دوسرا وہ جس نے وصیت پر عمل کیا۔ تیسرا وہ جس نے اس کی طرف سے حج کیا۔

[غنية الطالبين]

گناہوں کا عجیب واقعہ

علی بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں ایک سال حج کے سفر میں عبید القاسم بن سلام کے ساتھ تھا۔ جب میں موقف میں پہنچا اور جبل رحمت پر قیام کر کے غسل کیا تو میں اپنا سفر کا خرچ وہیں بھول گیا پھر جب میں اتر کر نیچے آیا تو ابوعبیدہ نے کہا کہ اگر آپ کچھ مکھن اور کھجوریں خرید لاتے تو بہتر ہوتا۔ میں مکھن اور کھجوریں خریدنے کو نکلا تو روپیہ یاد آیا تو فوراً پلٹ پڑا اور جہاں جہاں میں گیا وہاں دوبارہ پہنچا آخر کار اس جگہ پہنچا جہاں میں نے غسل کیا تھا مجھے وہاں روپیہ مل گیا لیکن وہاں کی وادی کو بندروں اور سوروں سے بھرا ہوا پایا۔ مجھے ان سے ڈر محسوس ہوا لیکن میں ان سے بچتا ہوا واپس آ گیا اور صبح سے پہلے ابوعبیدہ کے پاس پہنچ گیا۔ ابوعبیدہ نے دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے میں نے سارا واقعہ ان کو سنایا ان بندروں اور سوروں کا بھی ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ بندر اور سور نہ تھے بلکہ لوگوں کے گناہ تھے جن کو حاجی وہاں چھوڑ کر آئے تھے۔

[غنية الطالبين]

Marfat.com

لَبَّیکْ کہنے والے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذان دینے والے اور لَبَّیکْ پڑھنے والے قیامت کے دن اپنی قبروں سے اذان دیتے ہوئے اور لبیک کہتے ہوئے نکلیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ عرفہ کے دن اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوتا ہے وہ ضرور بخش دیا جاتا ہے۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے یا صرف اہل عرفہ کے لئے۔ انہوں نے فرمایا تمام لوگوں کے لئے۔

[غنیة الطالبین]

شیطان کی ذلّت کا دن

حضرت ابوطلحہ ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن بھی شیطان کو خوار و ذلیل شرمندہ اور غضب ناک نہیں دیکھا گیا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول اور بندوں کے گناہوں کی مغفرت نظر آتی ہے ہاں بدر کا دن اس سے مستثنیٰ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کے دن ابلیس نے کیا دیکھا تھا؟ فرمایا: جبرئیل علیہ السلام کو ملائکہ کو بلاتے دیکھا تھا۔

□□

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَاءُ زَمْ زَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ اِنَّ شَرِبَتَہٗ تَشْتَشْفِیْ بِہٖ شَفَاکَ اللّٰہُ۔

آبِ زم زم شریف کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرَ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ؛

اے میرے رب میں اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۳ ع ۱۸]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت مقدسہ میں وادی سے مراد مکہ معظمہ ہے اور ذریت سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں آپ ملک شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کو مکہ معظمہ لے آئے یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی اور نہ پانی کا چشمہ تھا ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی دے کر واپس ہوئے حضرت ہاجرہ نے عرض کیا آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے یار و مددگار چھوڑے جاتے ہیں لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا حضرت ہاجرہ نے کہا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس وقت انہیں اطمنان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے۔ حضرت ہاجرہ اپنے لاڈلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی ختم ہوگیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہوگیا تو حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں۔ ایسا سات مرتبہ ہوا یہاں تک کہ فرشتے کے

Marfat.com

پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے سوکھی زمین میں ایک چشمہ نمودار ہوا جو زم زم کے نام سے مشہور ہے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمزم نوش فرمایا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمزم پلایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو کر زمزم شریف کا ڈول نوش فرمایا۔

[ابن خزیمہ]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو مکہ میں تشریف لائے اور بنی عبدالمطلب کے پاس پہنچے وہ لوگ زمزم سے پانی کھینچ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ پانی نکالتے رہو اگر مجھے[1] اندیشہ نہ ہوتا کہ دوسرے لوگ اس معاملہ میں تم پر غالب آنا چاہیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچنے میں شریک ہو جاتا ان لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پانی کا ڈول پیش کیا آپ نے نوش فرمایا۔

[مسلم وابن خزیمہ]

مجھے بھی پلاؤ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زمزم کے پاس بنے ہوئے حوض [جس میں پانی نکال کر جمع کیا جاتا تھا] تشریف لائے اور فرمایا مجھے بھی پلاؤ۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ تم اپنی ماں کے پاس جاؤ اور وہاں سے پانی مانگ لاؤ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے یہی پانی پلاؤ۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں بھی پانی کھینچنے میں شریک ہو جاؤں تو لوگ سمجھیں گے یہ بھی ارکان حج سے ہے اور سبھی پانی کھینچنے کی کوشش کریں گے پھر بنی عبدالمطلب مغلوب ہو جائیں گے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اس پانی میں لوگ ہاتھ ڈال ڈال کر پیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے یہی پانی پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے وہی پانی نوش فرمایا اور کنویں کے پاس تشریف لے گئے لوگ پانی نکال رہے تھے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے نکالتے رہو یہ عملِ صالحہ ہے۔

[معجزات الشفا بماءِ زمزم]

منافق زمزم کو سیراب ہو کر نہیں پیتا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کہاں سے آئے؟ اس نے کہا کہ میں زمزم پی کر آرہا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جیسا پینا چاہئے ویسا پیا تھا اس نے عرض کیا کیسا پینا چاہئے تھا؟ فرمایا قبلہ کی طرف منہ کرلو بسم اللہ پڑھ کر پھر تین سانس میں پیو اور جب پی چکو تو الحمد للہ پڑھو اور خوب آسودہ ہو کر پیو کیونکہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہمارے درمیان اور منافقین کے درمیان علامت یہ ہے کہ وہ لوگ زمزم کو خوب آسودہ ہو کر نہیں پیتے۔

[ابن ماجہ]

زمین کا سب سے عمدہ پانی

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین کے اوپر سب سے عمدہ پانی زمزم ہے اس میں غذائیت بھی ہے اور شفاء بھی ہے اور زمین کے اوپر سب سے بدتر پانی حضرموت میں وادی برہوت کا پانی ہے۔

[برکات زمزم]

غذا بھی پانی بھی

زمزم کی یہ بڑی فضیلت ہے کہ جس نے اسے پیا اس کے لئے یہ بمنزلہ کھانے کو ہضم بھی کرتا ہے زمزم پینے سے جہاں آسودگی ہوتی ہے وہیں اگر معدے کا مریض جسے بھوک نہ لگتی ہو کھانا ہضم نہ ہوتا ہو اسے پئے تو کھانا ہضم ہو جاتا ہے اور بھوک کھل جاتی ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں

Marfat.com

کو زمزم کی بڑی رغبت تھی یہاں تک کہ لوگ اپنے بال بچوں کو لے کر صبح سویرے زمزم پینے پہنچ جاتے تھے اور خوب پیتے تھے اور یہی ان کا صبح کا کھانا تھا اور ہم اس کو اہل وعیال کے لئے معاون قرار دیتے ہیں۔

[ارزقی]

شفا بھی آسودہ بھی

زمزم کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ پیٹ کی بیماری کو دفع کرتا ہے بھوک سے آسودہ کرتا ہے اور پیاس میں سیرابی بخشتا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا جو شخص زمزم کو خوب پیٹ بھر کر پیئے گا اللہ عزوجل شانہ اس کو پیٹ کی بیماری سے شفاء دے گا اور جو پیاس میں پیئے گا سیراب ہوگا اور جو بھوک میں پیئے گا آسودہ ہوگا۔

[سعید بن منصور]

زمزم کا تحفہ

پیارے دینی بھائیو! زمزم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسے مہمانوں کو بطور تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور قافلے اسے ساتھ لے جاتے ہیں چنانچہ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جب کوئی مہمان آتا تو اسے زمزم کا تحفہ دیتے اور جب بھی کسی کو کھانا کھلاتے تو زمزم ضرور پلاتے۔

[فاکھی]

زمزم کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ اسے پی کر ہی بیت اللہ شریف سے رخصت ہونا مستحب ہے چنانچہ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اسلاف کرام جب بیت اللہ شریف سے رخصت ہوتے تو زمزم کے پاس آکر پانی پیتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ اطہر کا غسل

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی دیکھا کہ اس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے انہوں نے میرا سینہ کھولا اور اسے آب زمزم سے غسل دیا پھر سونے کا ایک

Marfat.com

طشت لایا گیا جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینے میں انڈیل دیا پھر بند کر دیا اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر آسمانِ دنیا پر لے گئے۔

[بخاری]

مشہور صوفی بزرگ محدث حضرت ابن ابی حمزہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو جنت سے پانی لا کر نہیں دھویا گیا کیونکہ زمزم بھی حقیقت میں جنت ہی کا پانی ہے پھر اسے ہماری زمین میں رکھ دیا گیا اس سے غسل دینے میں حکمت یہ ہے کہ زمین میں آپ کی برکت موجود ہے۔

مریضوں کے لئے مفید

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آب زمزم کو برتنوں اور گھڑوں میں بھر کر لے جاتے اور مریضوں پر ڈالتے اور انہیں پلاتے تھے۔

[ترمذی]

حضرت ابو جمرہ ضبعی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس مکہ میں بیٹھا کرتا تھا ایک روز مجھے بخار آیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے آبِ زمزم سے ٹھنڈا کرو۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار والے کے بدن اور کپڑے کے اوپر زمزم کا چھینٹا مارتی تھیں۔

زمزم سے بینائی تیز ہوتی ہے

مشہور تابعی حضرت ضحاک بن مزاحم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ زمزم کو خوب آسودہ ہو کر پینا نفاق سے بری ہونے کی علامت ہے اور زمزم دردسر کو دور کرتا ہے اور زمزم کے کنویں میں نظر کرنے سے بینائی تیز ہوتی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ نیل اور فرات سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

[در منثور]

پیارے دینی بھائیو! بیشمار آدمیوں کو دردسر لاحق ہوا اور انہوں نے شفا کی نیت سے زمزم پیا تو فوراً آرام ملا۔ بلاشبہ زمزم بھوک کے لئے غذا اور بیماری کے لئے شفا ہے۔

Marfat.com

میں نے آزمایا

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ راہ چلتے ہوئے میری آنکھ میں تنکا گر گیا جس سے مجھے کافی تکلیف ہونے لگی۔ بہت تلاش کرنے کے باوجود وہ تنکا نظر نہ آیا۔ میری روحانی ماں اختر جہاں جزاہا اللہ فی الدارین نے کہا بیٹا آسی تم لیٹ جاؤ میں تمہاری آنکھ میں آب زمزم ڈالتی ہوں انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا۔ آنکھ میں آب زمزم ڈالتے ہی آرام ہو گیا۔

بینائی کا حصول

احمد بن عبداللہ شریفی جو حرم مکہ میں فراش تھے وہ نابینا ہو گئے تھے انہوں نے شفا کی نیت سے پیا تو ان کی بینائی لوٹ آئی۔

[العقد الثمن]

قیامت کی پیاس سے محفوظ

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی شخص آب زمزم کو قیامت کے دن کی پیاس سے بچنے کی نیت سے پیئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے احسان سے انشاء اللہ یہ مقصد بھی حاصل ہوگا۔

سوید ابن سعید کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کو دیکھا کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور زمزم پر پہنچ کر کنویں سے پانی نکالا اور کہا اے اللہ ابن ابی الموال نے ہم سے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مکندر نے ان سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور ان سے رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "ماء زم زم لما شرب له" آب زمزم جس نیت سے پیا جائے نفع دیتا ہے تو قیامت کی پیاس کے واسطے پیتا ہوں یہ کہہ کر انہوں نے زمزم پیا۔

زمزم شفا ہے

پیارے دینی بھائیو! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آب زمزم کو شفا کی نیت سے پیا کرتے تھے حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج میں

Marfat.com

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب وہ طواف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی پھر صفا کی طرف جاتے ہوئے زمزم کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے لڑکے ایک ڈول پانی نکالو اس نے نکالا تو آپ نے اسے پیا اور اپنے چہرے اور سر پر ڈالا اور فرمایا کہ زمزم شفا ہے اور جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے اس کے لئے مددگار ہے۔

[برکات زمزم]

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجربہ

پیارے دینی بھائیو! ایک تجربہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنئے جب وہ اسلام قبول کرنے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی نیت سے مکہ شریف آئے تو فرماتے ہیں میں زمزم کے پاس پہنچا اور اس سے میں نے بدن کا خون دھویا [کفار نے انہیں اسلام کے اظہار کے بعد مار مار کر زخمی کر دیا تھا] اور اس کا پانی پیا اور اسی حالت پر تیس دن رہا میرے واسطے سوائے آب زمزم کے کوئی غذا نہ تھی آب زمزم کا یہ اثر ہوا کہ میں موٹا ہو گیا اور میرا پیٹ قدرے بڑھ گیا اور مجھے بھوک کی تکلیف ذرا بھی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں تھے۔ میں نے عرض کیا تیس دن سے یہیں تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہیں کون کھلاتا تھا؟ میں نے عرض کیا میرا کھانا ان دنوں صرف زمزم کا پانی رہا اور دیکھئے میں موٹا ہو گیا ہوں اور مجھے ذرا بھی بھوک کا احساس نہ ہوتا تھا۔ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ مبارک پانی ہے یہ بھوک کے لئے غذا ہے۔

[مسلم]

آب زمزم سے حافظہ تیز ہوتا ہے

آب زمزم سے حافظہ تیز ہوتا ہے اور یادداشت مضبوط ہوتی ہے۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے فضل و کرم سے ملک شام یمن حجاز ہند کے سفر کئے ہیں اور جب میں نے حج کیا تو زمزم چند مقاصد کے لئے پیا۔ ان

Marfat.com

میں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ میں علم فقہ میں سراج الدین بلقینی کے مرتبہ کو پہنچوں اور حدیث میں حافظ ابن حجر کے۔

اب میں بطور تحدیث نعمت دینی دعاء کی قبولیت کا اعتراف کرتا ہوں [یعنی فقہ میں بلقینی اور حدیث میں ابن حجر کے مرتبہ کو پہنچ گئے] اور دنیا میں فخر سے کیا حاصل خصوصاً اس وقت جب کہ میں دنیا سے رخصت ہونے کے لئے پابہ رکاب ہوں۔ بڑھاپا آچکا ہے۔

[حسن المحاضرہ]

طلب حدیث کی نیت سے

حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے استاد حمیدی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام ابن عنیبہ علیہ الرحمہ کی مجلس میں حاضر تھے انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے پورا ہو۔ ایک آدمی مجلس میں کھڑا ہو گیا اور اس نے یہ حدیث دہرائی اور سوال کیا کہ کیا یہ حدیث جو آپ نے بیان کی ہے صحیح ہے۔ فرمایا کیوں نہیں بالکل صحیح ہے تب وہ آدمی بولا حضرت میں نے آج زمزم کا ایک ڈول اس نیت سے پیا ہے کہ آپ سو حدیثیں سنائیں۔ حضرت ابن عیینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا اچھا بیٹھ جاؤ! چنانچہ وہ بیٹھ گیا اور آپ نے سو حدیثیں سنائیں۔

[در منثور]

آبِ زمزم سے مکمل شفا ہوئی

حضرت علامہ ابن قیم رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ آب زمزم تمام پانیوں کا سرتاج ہے سب سے اشرف بلند مرتبہ محبوب ترین بیش قیمت اور نفیس ہے میں نے تو کئی امراض کے لئے اسے پیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا پائی۔ بعض لوگ چالیس چالیس دن صرف آب زمزم پی کر رہے اور طواف اور روزہ کی قوت حاصل رہی ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہوا اور ایسا اتفاق تھا کہ دوا کرنے کی استطاعت مجھے نہ تھی تو میں نے آب زمزم لیا اور اس میں سورہ فاتحہ پڑھ کر پی لیا بحمد اللہ مجھے مکمل شفا نصیب ہوئی پھر میں نے بہت سی تکلیفوں میں اس سے بہت نفع اٹھایا۔

[زاد المعاد]

Marfat.com

میرا ذاتی تجربہ

ایک دن میری شاگردہ کوثر سلمہا کی آنکھ میں لکڑی سے چوٹ لگ گئی دوائی ڈالنے کے باوجود درد سے راحت نہ ملی اور آنکھ سرخ ہوگئی اور درد کی وجہ سے آنکھ کھولنا مشکل ہوگیا۔ میں نے آنکھ میں آب زمزم ڈالا اور درود شریف پڑھ کر دم کیا بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ فوراً شفا ملی درد دفع ہوگیا اور تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کی سرخی بھی جاتی رہی۔

شیریں پانی

روایت میں ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ زمزم کا پانی دریائے نیل اور فرات سے زیادہ شیریں ہوگا اس سلسلے میں ابو محمد خزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ہم نے ۲۱۸ھ اور ۲۸۰ھ میں دیکھی کہ مکہ مکرمہ میں بکثرت بارش ہوئی اور وادیوں میں سیلاب آگیا اس وقت زمزم کا پانی بہت زیادہ ہوگیا تھا اس وقت یہ پانی بہت شیریں ہوگیا تھا کہ مکہ مکرمہ میں کوئی پانی اتنا شیریں اور لذیذ نہ تھا۔ اہل مکہ مکرمہ شیریں اور حلاوت کی وجہ سے اسی پانی کو پینے کے لئے ترجیح دیتے تھے اور بڑے بوڑھے بھی یہی کہتے تھے کہ اتنا شیریں پانی کبھی نہیں دیکھا گیا ۲۸۳ھ میں زمزم کا پانی اپنی سابقہ حالت پر چلا گیا۔

[تاریخ مکہ از علامہ ازرقی]

زمزم کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے کارآمد ہے اگر تم زمزم کو حصول شفا کی نیت سے پیو گے تو اللہ عزوجل شانہ شفا بخشے گا اگر تم اس کو پیٹ بھرنے کی نیت سے پیو تو اللہ تعالیٰ پیٹ بھر دے گا اگر تم اس کو پیاس بجھانے کی نیت سے پیو تو اللہ تعالیٰ پیاس بجھا دے گا۔ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ٹھوکر سے نکلا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا پیاؤ ہے۔

[حاکم]

تجربہ کی نیت

پیارے دینی بھائیو! رسول کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان بالکل سچ اور

Marfat.com

حق ہے لیکن ان فوائد کے حصول کے لئے استعمال کرنے والے میں کچھ شرطیں درکار ہیں۔ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ یہ خصوصیات زمزم میں قیامت تک کے لئے موجود ہیں مگر اس شخص کے لئے جس کی نیت درست ہو اور اس کا باطن صحیح ہو اور ان باتوں کو سچ جانتا ہو اور صرف تجربہ کے لئے نہ پیئے بے شک اللہ عزوجل شانہ توکل کرنے والوں کے ساتھ ہے اور تجربہ کرنے والوں کی نیت کو رسوا کرتا ہے۔ [تفسیر قرطبی]

زمزم کے فضائل

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے شیدائیو! حکیم ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی زمزم کو شکم سیر ہونے کے لئے پیئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے شکم سیر کرے گا اگر پیاس بجھانے کے لئے پیئے تو اس کی پیاس بجھ جائے گی اگر شفا کی نیت سے پیئے تو شفا ملے گی اگر بدخلقی دور کرنے کے لئے پیئے تو اس کے اخلاق درست ہو جائیں گے اگر سینہ کی تنگی کو دور کرنے کے لئے پیئے تو اس کا سینہ کھول دیا جائے گا اگر دل کی تاریکی دور کرنے کے لئے پیئے تو دل کی تاریکی دور ہو جائے گی اگر کسی ضرورت کے لئے پیئے تو اس کی ضرورت پوری ہوگی اگر کسی امر ناگہانی کے لئے پیئے تو اللہ عزوجل شانہ اس کی کفایت فرمائے گا اگر کسی پریشانی دور کرنے کی نیت سے پیئے تو رب تبارک وتعالیٰ اس کی پریشانی دور فرمائے دگا اگر مدد کے لئے پیئے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا۔

پیشاب کا احساس نہ ہوا

حکیم ترمذی فرماتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے ایک بار تاریک رات میں طواف شروع کیا اچانک مجھے پیشاب کا تقاضا ہوا میں روکتا رہا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی مجھے اندیشہ تھا کہ اگر میں مسجد کے باہر اس وقت نکلوں گا تو اندھیرے میں کچھ لوگوں کے اوپر میرا قدم ضرور پڑ جائے گا اور اس سے انہیں تکلیف ہوگی اور زمانہ حج اور ہجوم کا تھا میرے ذہن میں زمزم والی حدیث آئی میں زمزم پر گیا اور شکم سیر ہو کر زمزم پیا پھر مجھے صبح تک پیشاب کا احساس نہ ہوا۔ [درمنثور]

Marfat.com

آپ کون ہیں؟

عبدالرحمٰن بن یعقوب بیان کرتے ہیں ہمارے پاس ہرات کے ایک برگزیدہ بزرگ حضرت ابوعبداللہ تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ میں صبح سویرے مسجد حرام میں داخل ہوا اور زمزم کے پیاس جا کر بیٹھ گیا کیا دیکھا تا ہوں کہ ایک بزرگ شخص چہرے کو کپڑے سے چھپائے ہوئے زمزم کے دروازے سے داخل ہوا کنویں کے پاس آیا اور ڈول سے پانی کھینچ کر پیا میں ان کا بچا ہوا پانی پیا تو ایسا محسوس ہوا جیسے بادام کا ستو گھولا ہوا ہو میں نے اس سے لذیذ ستو کبھی نہیں پیا تھا میں وہ بزرگ کی طرف لپکا تو وہ جا چکے تھے۔ دوسرے دن بھی وہ بزرگ اسی وقت آئے اور پانی پیا میں نے ان کا بچا ہوا پانی پھر پیا تو آج ایسا محسوس ہوا جیسے شہد ملا ہوا دودھ ہو میں نے اس سے اچھا مزہ کبھی نہیں پایا تھا۔ میں ان کی طرف لپکا جب تک وہ جا چکے تھے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا میں ان کا بچا ہوا پانی پیا تو ایسا محسوس ہوا کہ شہد سے تیار کی ہوئی نبیذ ہے کہ ایسی لذیذ میں نے کبھی نہ چکھی تھی۔ میں نے انہیں پکارا کہ حضرت! آپ کو اس مبارک گھر کا واسطہ! آپ کون ہیں؟ بزرگ نے فرمایا اس بات کو پوشیدہ رکھو گے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا میرے مرنے سے پہلے ظاہر نہ کرنا میں نے اقرار کیا انہوں نے فرمایا میں سفیان بن سعید ثوری ہوں۔

[مشیر العزم الساکن]

آبِ زمزم پینے کے آداب اور دعاء

پیارے دینی بھائیو! جب زمزم کا پانی پینے کا ارادہ ہو تو قبلہ رو کھڑے ہو جائیں اور بسم اللہ پڑھیں اور تین سانس میں خوب سیر ہو کر پئیں اور جب پی چکیں تو الحمد اللہ کہیں اور صدق دل سے دعاء پڑھیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب زمزم کا پانی پیتے تو یہ دعاء پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَا فِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے علم کی زیادتی رزق کی کشادگی اور ہر بیماری سے شفا

Marfat.com

کی درخواست کرتا ہوں۔

آب زمزم کے متعلق ضروری باتیں

آب زمزم کو ہمیشہ کھڑے ہو کر تین سانس میں پئیں۔

☆ آب زمزم مکہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں۔

☆ آب زمزم کا تحفہ پیش کرنا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔

☆ آب زمزم روئے زمین کے تمام پانی سے افضل ہے۔

☆ آب زمزم سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور نجاست دور کرنا بھی مکروہ ہے۔

[فتاویٰ شامی]

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

قربانی اور یومِ عرفہ کی فضیلت کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳۰ سورۂ کوثر]

اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام مخلوق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا اور حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوض کوثر بھی، مقام محمود بھی، کثرت امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرت فتوح بھی، بے شمار نعمتیں جن کا کوئی شمار نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے میرے لئے قربانی کرو۔ بُت پرستوں کے خلاف کیونکہ وہ بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے عید مراد ہے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

قربانی کیا ہے؟

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا اس سے ہم کو ثواب ملے گا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا اور اون یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم؟ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اون کے ہر بال میں بھی ایک نیکی ملے گی۔

[ابن ماجه]

قربانی سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں ابن آدم کا کوئی عمل خدائے تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے [یعنی قربانے کرنے] سے زیادہ پیارا نہیں۔ اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدائے تعالیٰ کے نزدیک مقامِ قبولیت میں پہنچ جاتا ہے۔

[ترمذی]

وہ عیدگاہ کے قریب نہ آئے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میں وسعت [یعنی قربانی کرسکتا ہو] اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بالکل نہ آئے۔

[ابن ماجه]

حضرت حنش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو دنبے ذبح کرتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے قربانی کیا کروں تو میں [دوسرا دنبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے] قربانی کررہا ہوں۔

[ابوداؤد]

خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی سارے گناہ معاف

فخر موجودات حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ

Marfat.com

الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا قربانی کے جانور کے پاس کھڑی رہو اس لئے کہ قربانی کے جانور کی گردن سے جب خون کا پہلا قطرہ گرے گا تو اس کے عوض تمہارے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور اس وقت یہ پڑھو۔

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

میری نماز میری عبادت میری زندگی اور میری موت سب اللہ ہی کے لئے ہے جو ساری مخلوق کا پالنے والا ہے۔

[غَنیة الطالبین]

قربانی کے اجر میں مراتب کثیرہ

شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا الٰہی! امت محمدیہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] میں سے قربانی کرنے والوں کو کیا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل شانہ نے فرمایا کہ اس کا ثواب قربانی کے جانور کے ہر بال کے عوض دس نیکیاں ہیں اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام نے فرمایا کہ جب قربانی کے پیٹ کو چاک کرے گا تو اس کا کیا ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب اس بندہ کی قبر شق [پھٹے گی] ہوگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بھوک پیاس اور قیامت کے خوف سے محفوظ کر کے نکالے گا۔

اللہ عزوجل شانہ نے ارشاد فرمایا اے داوٗد [علیہ السلام] قربانی کے گوشت کے ٹکڑے کے عوض جنت کے اندر اس کے لئے بختی اونٹ کے برابر ایک پرندہ مخصوص ہوگا اور ہر ٹکڑے کے عوض جنت کے اندر بہشتی گھوڑا ہوگا اور قربانی کے جانور کے جسم کے ہر بال کے بدلے اس کو جنت میں ایک محل ملے گا اور قربانی کے سر کے بال کے عوض اس کو حور ملے گی اے داوٗد [علیہ السلام] کیا تم کو معلوم نہیں کہ قربانیاں ہی قیامت کے دن پلصراط سے گزرنے کے لئے سواریاں ہوں گی یہ قربانیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں بلاؤں کو دفع کرتی ہیں تم قربانیوں کا حکم دو یہ مومن کا فدیہ ہے۔

[غنیة الطالبین]

Marfat.com

قیامت کے دن قربانی کے جانور کی سواری

فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھے جانور قربانی کرو قیامت کے دن یہ تمہاری سواریاں ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا" تلاوت فرمائی۔ پل صراط سے گزرنے کے لئے ان کی سواریاں یہی قربانی کے جانور ہوں گے پھر ان کو ایسی اونٹنیاں اللہ عزوجل شانہ مرحمت فرمائے گا کہ ایسی اونٹنیاں کسی مخلوق نے نہ دیکھی ہوں گی ان کے کجاوے سونے کے اور ان کی مہاریں زمرد کی ہوں گی یہ اونٹنیاں ان کو جنت تک لے جائیں گی۔ اتنے قریب پہنچا دیں گی کہ وہ جا کر جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

جنت سے نزدیک

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحب لولاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن قربانی فرمائی اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کے دن اپنی قربانی کے جانور کے نزدیک اس کو ذبح کرنے کے ارادے سے پہنچتا ہے تو اللہ عزوجل شانہ اس کو جنت سے نزدیک کر دیتا ہے اور جب اس کو ذبح کر دیتا ہے تو اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اللہ عزوجل شانہ اس کو بخش دیتا ہے اور اس ذبیحہ کو قیامت کے لئے اس کے واسطے سواری بنا دیتا ہے [یعنی پل صراط پار کرنے کے لئے] تاکہ اس پر سوار ہو کر جائے اور اس کے ہر بال اور اون کی گنتی کے مطابق یعنی ہر بال کے عوض اس کو نیکیاں دی جائیں گی۔

تھوڑا خرچ اجر زیادہ

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانیاں صدق دل سے کرو کیونکہ جو شخص اپنی قربانی [یعنی قربانی کے جانور] کو پکڑ کر اس کا رخ قبلہ کی طرف کرتا ہے تو قربانی کے بال اور اس کا خون اس کے لئے قیامت تک کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ جو خون مٹی پر گرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی و نگہداشت میں رہتا ہے تم تھوڑا

Marfat.com

خرچ کروگے جب بھی تم کو اجر زیادہ دیا جائے گا۔

[غنية الطالبين]

بال نہ منڈائے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم بقیر عید کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ وہ بال منڈانے، ترشوانے اور ناخن کٹوانے سے رکا رہے۔

[مسلم شريف]

تکبیر تشریق کے الفاظ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

تکبیر تشریق کب واجب ہے؟

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ ایک بار تکبیر تشریق بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے۔

تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتداء کی اگرچہ مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اس کی اقتدا نہ کرے تو ان پر واجب نہیں۔

[درمختار]

قربانی کس پر واجب ہے

قربانی کے مسئلے میں صاحب نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کا مالک ہو یا ان میں سے کسی ایک قیمت کا سامانِ تجارت یا سامانِ غیر تجارت کا مالک ہو اور یہ سامان حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

[انوار الحديث]

Marfat.com

قربانی کرنے کا طریقہ

قربانی کے جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھیں اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

پھر "اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھتے ہوئے تیز چھری سے ذبح کریں۔ ذبح میں چاروں رگیں کٹیں یا کم از کم تین اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے وقت یہ دعا پڑھیں۔ "اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو منی کی جگہ من کے بعد اس کا نام لے اور اگر مشترک جانور ہو جیسے گائے۔ اونٹ۔ بھینس تو فلاں کی جگہ سب شریکوں کا نام لے اور اگر دوسرے سے ذبح کرائے تو خود بھی حاضر رہے۔

قربانی کے متعلق ضروری مسائل

☆ جو مالک نصاب اپنے نام سے ایک بار قربانی کر چکا ہے اور دوسرے سال بھی وہ صاحب نصاب ہے تو پھر اس پر اپنے نام سے قربانی واجب ہے اور یہی حکم ہر سال کا ہے۔ [انوار الحدیث]

☆ اگر کوئی صاحب نصاب اپنی طرف سے قربانی کرنے کی بجائے دوسرے کی طرف سے کر دے اور اپنے نام سے نہ کرے تو سخت گنہ گار ہوگا۔ لہٰذا اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

☆ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے زندگی میں صرف ایک بار قربانی واجب ہے یہ شرعاً غلط اور بے بنیاد ہے اس لئے مالک نصاب پر ہر سال اپنے نام سے قربانی

Marfat.com

واجب ہے۔

☆ دیہات میں دسویں ذی الحجہ کو صبح صادق کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد کرے۔

☆ شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔

[بہار شریعت]

☆ شہر کے آدمی کو قربانی کا جانور دیہات میں بھیج کر نماز عید سے پہلے قربانی کرا کے گوشت کو شہر میں منگا لینا جائز ہے۔

☆ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں سے کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

☆ قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز نہیں۔

عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ

رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص[1] عرفہ کے دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ عزوجل شانہ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے ایک گزشتہ سال کے اور ایک آئندہ سال کے۔

[غنیۃ الطالبین]

عرفہ کے دن ظہر کے بعد چار رکعتیں اور اس کی فضیلت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعتیں ترتیب سے پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پانچ بار تو اس کے لئے ہزاروں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ قرآن کے ہر لفظ کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ اونچا کیا جائے گا۔ جس کی مسافت پانچ ہزار برس کی مسافت کے برابر ہوگی۔ قرآن کے ہر حرف کے عوض اللہ جل شانہ ستر حوریں اس کو مرحمت فرمائے گا۔ ہر حور کے ساتھ ستر خوان موتی اور یاقوت کے ہوں گے ہر

[1] ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کا دن کہا جاتا ہے۔ مؤلف: آسی

Marfat.com

خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے۔ جو ستر ہزار سبز رنگ کے گوشت کے ہوں گے۔ کھانے برف کی طرح سرد اور شہد کی طرح شیریں اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے اس کھانے کو نہ آگ نے چھوا ہوگا اور نہ لوہے سے کاٹا گیا ہوگا۔ ہر لقمہ پہلے لقمے سے بہتر ہوگا اس کے پاس ایک ایسا پرندہ آئے گا جس کی چونچ سونے کی بازو سرخ یاقوت کے ہوں گے اس پرندے کے ستر ہزار پر ہوں گے۔ پرندہ ایسی زمزمہ سنجیاں [اچھی آواز میں گیت گانا] کرے گا کہ کسی نے ایسی [آواز] نہیں سنی ہوگی۔ یہ پرندہ کہے گا اے اہل عرفہ! مرحبا! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پرندہ اس شخص کے پیالہ میں گر جائے گا اس کے پر کے نیچے سے ستر قسم کے کھانے نکلیں گے۔ جنتی ان کو کھائے گا پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا اس نماز پڑھنے والے کو جب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن کے ہر حرف کے باعث اس کی قبر جگمگا اٹھے گی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں کو دیکھ لے گا اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اس دروازہ سے اس کو وہ ثواب اور مرتبہ دکھائی دے گا جو اس کے لئے مخصوص ہوگا اس کو دیکھ کر وہ کہے گا الٰہی! قیامت برپا کردے۔ سبحان اللہ۔

[غنیۃ الطالبین]

گناہ کی بخشش

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عرفہ کے دن دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ تین بار پھر سورہ کافرون تین بار اور سورہ اخلاص ایک بار ہر بار سورۃ کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرے تو اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

[غنیۃ الطالبین]

اللہ تعالیٰ کے پانچ تحفے

شیخ ہبۃ اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عمر لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم کو اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس

Marfat.com

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے پانچ دعائیں بطور ہدیہ بھیجیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ یہ پانچ دعائیں پڑھا کریں اللہ عزوجل شانہ کو ذی الحجہ کے عشرہ [یعنی ذی الحجہ کی پہلی سے دسویں تاریخ تک] کی عبادت سے زیادہ کسی دن کی عبادت محبوب اور پسندیدہ نہیں۔

وہ پانچ دعائیں یہ ہیں۔

پہلی دعا

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دوسری دعا

اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا۔

تیسری دعا

اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

چوتھی دعا

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ مُنْتَھٰی۔

پانچویں دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَلَکَ یَا رَبُّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ

Marfat.com

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمَنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِیْ مَا تَجْرِیْ بِہِ الرِّیْحُ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان دعاؤں کا فائدہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص پہلی دعا ایک سو مرتبہ پڑھے گا تو روئے زمین پر اس جیسا عبادت کرنے والا کوئی دوسرا نہیں ہوگا۔ قیامت کے دن تمام نیکوکاروں سے زیادہ اس کی نیکیاں ہوں گی جس نے دوسری دعاء کو سو مرتبہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اتنی ہی اس کی برائیاں مٹادے گا اور جنت میں اس کے دس ہزار درجے بلند کرے گا جس نے تیسری دعاء کو سو مرتبہ پڑھا تو سب سے نچلے آسمان سے ستر ہزار فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے اس کے پڑھنے والے پر رحمت طلب کرتے ہوئے اتریں گے جس نے چوتھی دعا کو سو مرتبہ پڑھا تو اس دعا کو فرشتے سجا کر رب العالمین کے حضور پیش کریں گے اور اللہ عزوجل شانہٗ اس پر نظر کرم فرمائے گا اور جس کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی نظر کرم ہو وہ بد بخت کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ کے حواریوں نے پانچوں دعاء کے بارے میں دریافت کیا کہ اس میں کتنا ثواب ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا اس کی وضاحت کی انہیں اجازت نہیں دی گئی ہے۔

[غنیۃ الطالبین]

میں نے ان کو بخش دیا

آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی رات اپنی امت کے لئے بخشش اور رحمت کی دعاء فرمائی اس کے بعد آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو بخش دیا سوائے ان کے جو ایک دوسرے پر ظلم کریں لہٰذا اللہ عزوجل شانہٗ نے وہ گناہ بخش دیئے جو بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تھے۔ پھر آپ سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الٰہی! یقیناً تو قادر ہے کہ اس مظلوم کو اس پر کئے گئے ظلم کا بہتر ثواب عطا فرمائے اور اس ظالم کو بخش دے! تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ اس رات جواب عطا نہیں فرمایا۔ پھر جب مزدلفہ کی رات آئی تو فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اور اللہ عزوجل شانہٗ نے اسی وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب عطا فرمایا کہ ''میں نے ان کو بخش دیا''۔

راوی کا بیان ہے کہ اس وقت شہنشاہِ دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ ایسے وقت مسکرائے کہ اس سے پہلے ایسے وقت کبھی تبسم نہ فرماتے تھے۔ [یعنی دعاء کے وقت] آپ نے ارشاد فرمایا میں دشمنِ خدا ابلیس کی حالت پر مسکرایا جب اس کو معلوم ہوا کہ میری مراد کے مطابق امت کے لئے اللہ عزوجل شانہٗ نے میری دعا قبول فرمالی تو وہ اپنی بربادی کو پکارنے لگا اور سر پر خاک ڈالنے لگا۔

[غنیة الطالبین]

مغفرت ہوگئی

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ کے دن جب شام ہوئی اور محبوب خدا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر تین بار فرمایا اللہ تعالیٰ کے ان مہمانوں کو مرحبا! یہ جو بھی سوال کرتے ہیں ان کا سوال پورا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کے رزق میں برکت عطا کی جاتی ہے اور آخرت میں ہر درہم کے بدلے اللہ عزوجل شانہٗ ہزار درہم عطا فرمائے گا کیا تم کو بشارت نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیوں نہیں [یعنی ضرور خبر دیجئے] سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ رات [عرفہ کی] آتی ہے تو اللہ عزوجل شانہٗ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ زمین پر اتر جائیں۔ چنانچہ فرشتے اتنے کثیر تعداد میں اترتے ہیں کہ اگر سوئی گرے تو فرشتے پر گرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ! میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس اطراف واکناف [چاروں طرف] سے پریشان اور غبار آلود بالوں کے ساتھ آئے ہیں کیا تم سن رہے ہو وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ

Marfat.com

فرماتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا اللہ تبارک وتعالیٰ تین بار یہ فرماتا ہے لہٰذا اب اپنی قیام گاہ چلو تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

[غنية الطالبين]

ڈوبنے، جلنے اور چوری سے محفوظ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بری اور بحری [یعنی خشکی اور سمندر کے پیغمبر] حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام ہر سال مکہ معظّمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ یہ دونوں باہم سر مونڈھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَايَاتِیْ بِالْخَيْرِ اِلَّا اللّٰهُ۔
بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا يُصْرَفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ۔
بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعاء کو روزانہ صبح کو پڑھے گا وہ ڈوبنے سے جلنے سے چوری سے اور ناگوار و ناپسندیدہ چیزوں سے شام تک محفوظ رہے گا اور جو شخص یہ دعا شام کو پڑھے گا وہ صبح تک اللہ عزوجل شانہٗ کی پناہ میں رہے گا۔

[غنية الطالبين]

عرفات میں حضرت جبرئیل، اسرافیل اور خضر علیہم السلام حاضر ہوتے ہیں

شیخ ہبۃ اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بالا سناد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر سال عرفہ کے دن عرفات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" [اللہ جو چاہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قوت وطاقت نہیں] حضرت میکائیل علیہ السلام اس کے جواب میں کہتے ہیں "مَا شَاءَ اللّٰهُ كُلُّ

Marfat.com

نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ" [اللہ جو چاہے تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں] اس کے جواب میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کہتے ہیں "مَا شَاءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِاللّٰهِ" [اللہ جو چاہے ساری بھلائیاں اللہ کے قبضے میں ہیں] اس کے جواب میں حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں "مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَدْفَعُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ" [اللہ جو چاہے اللہ کے سوا کوئی برائیوں کو دور نہیں کرسکتا]۔

اس دعا کے بعد وہ منتشر اور متفرق [یعنی جدا] ہو جاتے ہیں اور آئندہ سال تک عرفہ سے پہلے اکٹھے نہیں ہوتے۔

[غنية الطالبين]

قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی جس طرح مرد پر واجب ہے اسی طرح عورت پر بھی واجب ہے۔

[درمختار]

مسافر پر قربانی واجب نہیں اگر وہ کرے تو نفل کے طور پر کرسکتا ہے۔ ثواب پائے گا۔

[درمختار]

قربانی کا وقت

دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے بارہویں کے غروبِ آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن اور دو راتیں لیکن دسویں سب سے افضل ہے پھر گیارہویں پھر بارہویں۔

شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز عید کے بعد ہو اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں اس لئے صبح صادق سے ہوسکتی ہے۔

مسئلہ:

قربانی کے وقت میں قربانی ہی کرنی لازم ہے۔ اتنی قیمت یا اتنی قیمت کا جانور صدقہ کرنے سے واجب ادا نہ ہوگا۔

[عالمگیری]

مسئلہ:

Marfat.com

قربانی کے دن گزر جانے کے بعد قربانی فوت ہوگئی۔ اب نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا اگر کوئی جانور قربانی کے لئے خرید رکھا ہے تو اس کو صدقہ کردے ورنہ ایک بکری کی قیمت صدقہ کرے۔

[درمختار، عالمگیری]

قربانی میں شرکت کے مسائل

مسئلہ: جب قربانی کی شرطیں پائی جائیں [جن کا اوپر ذکر ہوا] تو ایک بکری یا بھیڑ کا ذبح کرنا یا اونٹ گائے، بھینس کا ساتواں حصہ واجب ہے۔ اس سے کم نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اگر کسی شریک کا حصہ ساتویں سے کم ہے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوگی ہاں سات سے کم شریک ہوں اور حصے بھی کم وبیش ہوں لیکن کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ: قربانی کے سب شریکوں کی نیت تقرب [اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا] ہونا چاہئے۔ خالی گوشت حاصل کرنا نہ ہو۔ لہٰذا عقیقہ کرنے والا بھی شریک ہوسکتا ہے [کہ عقیقہ کرنا بھی تقرب کی ایک صورت ہے]۔

[رد المختار]

گوشت اور کھال کے مسائل

قربانی کے جانور میں اگر شریک دار ہے تو اس کا گوشت تول کر حصے کے حساب سے تقسیم کیا جائے گا صرف اٹکل سے نہ بانٹا جائے کہ کسی کے حصے میں زیادہ کسی میں کم کا اندیشہ ہے کہ دوسرے کا حق تیسرے کو چلا جائے گا یہ حق جائز نہ ہوگا کہ حق شرعی ہے۔

[ردالمحتار]

پھر اپنے حصے کے تین حصے کر کے ایک حصہ فقیروں کو دے دیں اور ایک حصہ دوستوں اور عزیزوں کو دیں اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھیں۔ خود بھی کھائیں بال بچوں کو بھی کھلائیں اگر گھر والے زیادہ ہوں تو کل گھر کے صرف میں لاسکتا ہے اور کل صدقہ بھی کرسکتا ہے اگرچہ ایک حصہ اپنے لئے بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر

Marfat.com

میت نے کہا تھا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس صورت میں کل گوشت صدقہ کر دے کہ اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ [یہاں کے کافر حربی ہیں]۔

مسئلہ: قربانی کے جانور کا چمڑا، جھول، رسی۔ ہار سب صدقہ کر دے۔ چمڑے کو خود اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے۔ مثلاً ڈول، جانماز بچھونا وغیرہ بنا سکتا ہے۔ لیکن بیچ کر قیمت اپنے کام میں لانا جائز نہیں اگر بیچ دیا تو اس کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے۔

[درمختار، ردالمحتار]

مسئلہ: فی زمانہ لوگ کھال اکثر مدرسے میں دیا کرتے ہیں یہ جائز ہے۔ اگر مدرسہ میں دینے کی نیت سے کھال بیچ کر قیمت مدرسہ کو دے دیں تو یہ جائز ہے۔

[عالمگیری]

مسئلہ: قربانی کا گوشت یا چمڑا قصاب یا ذبح کرنے والے کو مزدوری میں دینا جائز نہیں۔ ہاں دوستوں کی طرح ہدیۃً دیا تو دے سکتا ہے جب کہ اسے اجرت میں شمار نہ کرے۔

[ھدایہ وغیرہ]

مسئلہ: بعض جگہ قربانی کا چمڑا مسجد کے امام صاحب کو دیتے ہیں اگر تنخواہ میں نہ دیا جائے بلکہ بطور مدد کے دیں تو حرج نہیں۔

[بہار شریعت]

کن جانوروں کی قربانی ہو سکتی ہے

قربانی کے لئے جانور۔ اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، نر و مادہ، خصی و غیر خصی سب کی قربانی ہو سکتی ہے اور دنبہ بھیڑ ہی میں داخل ہے اور وحشی جانور جیسے ہرن، نیل گائے، بارہ سنگھا وغیرہ کی قربانی نہیں ہو سکتی۔

[عالمگیری]

مسئلہ: اونٹ پانچ سال، گائے بھینس دو سال، بھیڑ، بکری ایک سال کی ہو یا زیادہ کی اس سے کم کی ناجائز ہے۔ ہاں اگر دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہا بچہ اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں

Marfat.com

سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

[درمختار]

مسئلہ: قربانی کا جانور موٹا اور تازہ اچھا ہونا چاہئے عیبی نہ ہونا چاہئے اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی۔ اور اگر زیادہ عیب ہے تو ہوگی ہی نہیں۔

[درمختار]

کن جانوروں کی قربانی نہیں ہو سکتی

جانور اندھا، لنگڑا، کانا، بے حد دُبلا، کان کٹا، دم کٹا، بے دانت کا، تھن کٹا، تھن سوکھا [چار میں سے ایک کا سوکھا ہونا مانع نہیں] ناک کٹا، پیدائشی بے کان، کان کا بیمار، خنثیٰ [جس کے دونوں نشانیاں ہوں] اور وہ جانور جو صرف غلاظت کھاتا ہو، ان سب کی قربانی جائز نہیں۔

[درمختار، عالمگیری]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

□□

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

ماں باپ کی خدمت کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْھَرْ ھُمَا وَ قُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا۔

اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ''اُوں'' نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

[ترجمہ کنزالایمان ، پ۱۵ ع ۳]

رحمتِ دو عالم شفیع الامم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانبردار! والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کرنا بڑی فضیلت اور اجر وثواب کا باعث ہے۔ جن سے ان کے والدین راضی ہوتے ہیں خدا بھی ان سے خوش ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ماں باپ یا ان دونوں میں سے ایک ضعیف وکمزور ہو جائیں تو ان کی خدمت کریں اور ان کی کسی بات پر زبان سے ایسے کلمات نہ نکالیں جس سے ان کو تکلیف ہو۔ جس طرح آج ہمارے سامنے وہ کمزور ہیں اسی طرح ہم بچپن میں ان کے سامنے کمزور تھے انہوں نے بڑی محنت ومشقت سے ہماری پرورش کی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ان کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کریں ان کی خدمت کر کے اجر عظیم حاصل کریں۔

Marfat.com

اس کی ناک خاک آلود ہو

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ورسوا ہو) کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ کون ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر جنت میں داخل نہ ہوا۔ (یعنی ان کی خدمت کر کے)

[مسلم شریف]

جنّت ماں کے قدموں تلے

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے والد جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم سیاحِ لامکاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری ماں ہے؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا اس کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔

[نسائی]

جنت کا دروازہ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس حال میں صبح کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہا تو اس کے لئے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا نافرمانبردار رہا تو اس کے لئے صبح ہی کو جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ اگر ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔

[مشکوٰۃ]

Marfat.com

جنت اور دوزخ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا وہ دونوں تیری جنت ودوزخ ہیں۔ (یعنی جولوگ اس کو راضی رکھیں گے جنت پائیں گے اور جو ان کو ناراض رکھیں گے دوزخ کے مستحق ہوں گے)

[ابن ماجه]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کا درجہ کتنا بلند ہے کہ ان کی خوشی میں جنت ہے اور ان کی ناراضگی میں جہنم ہے۔ ہمیں چاہئے کہ والدین کی خدمت کرکے جنت حاصل کریں۔ ہمیں ماں باپ کی خدمت کرتے رہنا چاہئے تاکہ ان کو کوئی تکلیف نہ ہو اگر ان کو کوئی تکلیف ہوئی تو ان کا دل دکھے گا اور ان کو ایذاء پہنچانا ہمارے لئے باعث گناہ ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

رَبّ کی خوشنودی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

[ترمذی]

کسی کے والدین کو گالی دینا گویا اپنے والدین کو گالی دینا ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہ کونین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہاں یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

[بخاری]

Marfat.com

گناہوں کی بخشش

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ کو زیارت کے لئے حاضر ہو تو اللہ عزوجل شانہ اس کے گناہ بخش دے گا اور وہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔

رب کی نافرمانی پھر بھی فرمانبردار؟

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) جو شخص اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتا ہے اور میری نافرمانی کرتا ہے میں اسے فرمانبردار لکھتا ہوں اور جو شخص والدین کی نافرمانی کرتا ہے اور میری اطاعت کرتا ہے میں اسے نافرمان لکھتا ہوں۔

[احیاء العلوم]

باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ تاجدار مدینہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی لڑکا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا سوائے اس کے کہ باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کرے۔

[ابن ماجه]

اولاد کی دعائے مغفرت کی برکت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ہر اوقیہ زمین و آسمان کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور محبوب خدا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا درجہ جنت میں بلند کر دیا جاتا ہے وہ اسے دیکھ کر کہتا ہے یہ درجہ کس طرح بلند کر دیا گیا؟ ارشاد ہوتا ہے تیری اولاد کی دعائے مغفرت کی وجہ سے۔

[ابن ماجه]

Marfat.com

اگر والدین فوت ہو گئے

ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے والدین فوت ہو گئے ہیں مجھ پر ان کا کیا حق ہے جو ادا کروں؟ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے نماز پڑھ اور دعائے مغفرت کر، ان کا عہد اور وصیت پوری کر، ان کے دوستوں کی عزت کر، ان کے عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کر! اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماں کا حق باپ کے حق سے دوگنا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

ماں کا مرتبہ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسوال اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ہمارے حسن سلوک کا زیادہ حقدار کون ہے؟ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری ماں۔ عرض کیا گیا اس کے بعد؟ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں۔ پھر عرض کیا گیا اس کے بعد؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہاری ماں۔ پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا تمہارے باپ۔ پھر جتنا قریبی ہو۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اعظم حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل شانہ تمہیں اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی پھر تمہیں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اس کے بعد قریبی رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔

[ابن ماجه]

ماں کی دعاء

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹے کا ماں سے نیکی کرنا دوہرا اجر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ماں کی دعاء جلد قبول ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ ماں، باپ سے زیادہ

Marfat.com

مہربان ہے اور رحم کی دعاء کبھی رد نہیں ہوتی۔

[مکاشفته القلوب]

ماں کی ممتا

پیارے دینی بھائیو! ماں کو اپنی اولاد سے بے حد محبت ہوتی ہے۔ وہ سب کچھ برداشت کر لیتی ہے لیکن اولاد کو کوئی تکلیف پہنچے تو برداشت نہیں کر سکتی۔ ماں کو اپنی جان سے اولاد کی جان پیاری ہوتی ہے۔ درج ذیل کے اس واقعہ سے ماں کی ممتا کا اندازہ ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں دو عورتیں تھیں دونوں کی گود میں بیٹے تھے، دونوں کہیں جا رہی تھیں کہ راستے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ اٹھا کر لے گیا۔ وہ عورت جس کا بچہ بھیڑیا اٹھا کر لے گیا تھا دوسری عورت کے بچے کو چھین کر بولی یہ میرا بچہ ہے۔ بچے کی ماں نے کہا بہن اللہ سے ڈرو، یہ بچہ تو میرا ہے۔ ان دونوں میں جب جھگڑا بڑھ گیا تو دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلا دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا ابا جان! ایک فیصلہ میرا بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ چھری منگوائی جائے۔ میں اس بچے کو دو ٹکڑے کرتا ہوں اور آدھا بڑی کو اور آدھا چھوٹی کو دے دیتا ہوں۔ یہ فیصلہ سن کر بڑی تو خاموش رہی لیکن چھوٹی بولی کہ حضور آپ بچہ بڑی کو ہی دے دیجئے لیکن خدارا بچے کے ٹکڑے نہ کیجئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بچہ اسی عورت کا ہے کیونکہ اس کے دل میں ممتا کا درد ہے۔ چنانچہ وہ بچہ اسی کو دے دیا گیا۔

[فتح الباری]

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین

پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چاہنے والو! سب سے زیادہ اچھے سلوک کی حقدار ماں ہے اس کے بعد باپ تاجدار مدینہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد محترم آپ کی پیدائش سے پہلے انتقال کر چکے تھے اور آپ کی والدہ محترمہ چھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں اور دو سال کے بعد دادا جان کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ حضور اقدس سید دو عالم

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف قبیلہ سعد کی خوش نصیب عورت حضرت حلیمہ سعدیہ کو حاصل ہوا اس طرح وہ رضاعی ماں ہوئیں۔ بچپن کے بعد وہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اس وقت تشریف لائیں جب آپ فرائض رسالت میں مصروف تھے تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعظیم کے طور پر اٹھ کر ملے اور ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی جس پر حضرت حلیمہ سعدیہ بیٹھ گئیں۔ ایک شخص نے پوچھا یہ کون خوش قسمت خاتون ہیں؟ تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے کہا یہ شہنشاہ کونین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاعی ماں ہیں۔

[ابوداؤد]

ادا پسند آئی

حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ضعیف ماں باحیات تھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق زندگی بھر خاص جذبہ و لگن سے ان کی خدمت کرتے رہے اور باوجود شدت اشتیاق تاجدار مدینہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے۔ ماں کی خدمت میں ہمیشہ مصروف رہے۔ ان کی یہ ادا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے حد پسند آئی۔

ماں کی دعاء کا اثر

حضرت سلیم بن ایوب فرماتے ہیں میں دس برس کا تھا اور مجھ سے سورۂ فاتحہ تک نہیں پڑھی جاتی تھی تو بعض مشائخ نے مجھ سے فرمایا کہ تو اپنی ماں سے التجا کر کہ وہ تیرے قرآن اور علم کے لئے دعاء کرے۔ میں نے اپنی ماں سے اپنے علم کے لئے دعاء کرائی۔ حضرت ابن سبکی فرماتے ہیں ماں کی دعاء کا اثر ایسا ہوا کہ حضرت سلیم بن ایوب زبردست عالم ہوئے گویا میدان علم کے ایسے شہسوار تھے کہ کوئی ان کا گردنہ پاتا اور نشان قدم تک نہ پہنچ سکتا تھا۔

(نزھت المجالس)

میری پیاری ماں اور بہنو! آپ اپنی اولاد کے لئے دعاء خیر کریں کیونکہ ماں کی دعاء جلد قبول ہوتی ہے۔ سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے والا ماں کی دعاء کی وجہ سے جلیل القدر عالم دین بن گیا

Marfat.com

لیکن یہ پہلے زمانہ کی ماں تھی اور آج کل کی ماڈرن مائیں دعا مانگتی ہیں کہ میرا منا بڑا ہوکر وکیل بنے تا کہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرے۔ میرا منا تھانیدار بنے انگریزی بولے اور انگریز نظر آئے اور میرا یہ پھول بڑا ہوکر مجھے فول (Fool، یعنی بے وقوف سمجھے) دیندار ماں اور ماڈرن ماں میں یہی فرق ہے۔ پہلے کی مائیں بچوں کی زندگی دین و دنیا اور آخرت سنوارنے میں سب کچھ داؤں پر لگا دیتی تھیں مگر اس پر آشوب زمانے کی مائیں اپنے بچوں کو صحیح طور پر اسلامی زندگی سے آراستہ تو کیا کرتیں ان کے نام تک بگاڑ ڈالتی ہیں، اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔

والد کی تعظیم

روایت ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تو حضرت یوسف علیہ السلام باپ کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوئے تو اللہ عزوجل شانہ نے ان پر وحی بھیجی کہ اے یوسف (علیہ السلام) کیا تم اپنے باپ کے لئے کھڑے ہونے کو ناپسند کرتے ہو اگر ایسا ہے تو مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمہاری اولاد میں کوئی نبی پیدا نہیں کروں گا۔

[احیاء العلوم]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ والدین کا ادب واحترام کریں لیکن اس ماڈرن زمانہ میں ادب واحترام ختم ہوتا جارہا ہے اولاد اپنے باپ کے سامنے گانا گاتے اور ڈانس کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بے باکی سے سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلامو! ہمیں اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ ایک جلیل القدر نبی جب اپنے والد کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوئے تو رب تبارک وتعالیٰ نے جلال میں قسم یاد فرمایا کہ تمہاری اولاد میں نبی پیدا نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو والدین کے ادب واحترام کی توفیق اور ان کی خدمت کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔

والدین کے چہرے کو دیکھنا ایک حج کا ثواب

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے جب بھی رحمت کی نظر سے ان کو دیکھیں تو اللہ عزوجل شانہ ہر بار دیکھنے کے عوض ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر روزانہ سو بار اسی طرح دیکھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اور بہت پاک ہے۔

[بیہقی]

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانو! کتنے خوش نصیب ہیں وہ شخص جو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں اور ان کے چہرے کی زیارت سے حج کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ سو بار اپنے ماں باپ کے چہرے کو ادب واحترام سے دیکھے تو سو حج کا ثواب پائے گا اللہ تعالیٰ کے یہاں ثواب کی کوئی کمی نہیں جسے جتنا چاہے عطا فرمادے۔ بے شک۔

ماں نہیں تو خالہ سے بھلائی کرو

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کیا تمہاں ماں زندہ ہے؟ اس شخص نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا کہ کیا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے کہاں ہاں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ بھلائی کرو۔

[ترمذی]

ماں کے قدم چومنے کی فضیلت

ایک روز ایک شخص نے حضرت ابو اسحاق سے ذکر کیا کہ رات کو خواب میں میں نے آپ کی داڑھی یاقوت اور جواہر سے مرصّع دیکھی ہے۔ حضرت ابو اسحاق فرمانے لگے تو نے سچ کہا! رات کو میں نے اپنی ماں کے قدم چومے تھے یہ اس کی برکت ہے پھر ایک حدیث

Marfat.com

پاک سنائی کہ شہنشاہ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل شانہ نے لوح محفوظ پر یہ لکھ دیا ہے۔ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مَنْ رَضِیَ وَالِدَہٗ فَاَنَا عَنْہُ رَاضٍ۔ یعنی میں ہی خدا ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جس شخص کے والدین اس سے راضی ہیں میں بھی اس سے راضی ہوں۔

[نزهته المجالس]

جنت کی خوشبو نہیں پائے گا

محسن انسانیت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کی نافرمانی سے بچو اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور والدین کا نافرمان اس کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور اسی طرح رشتہ توڑنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر سے تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والا بھی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ بے شک کبریائی تو صرف اللہ عزوجل شانہ ہی کو لائق ہے۔

[تفسیر مدارک]

تین دعائیں

سیدنا حضرت، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین دعائیں ایسی ہیں جن کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بددعا اپنی اولاد پر۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! اولاد کو چاہئے کہ ایسی بات سے پرہیز کریں جس کے سبب والدین کو اس کے حق میں بددعا کرنی پڑے اور والدین کو بھی اپنی اولاد پر بددعا کرنے سے بچنا چاہئے ورنہ قبول ہونے پر خود ہی پچھتانا پڑے گا۔

سب سے زیادہ عذاب

سیدنا حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سید المرسلین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے گناہوں میں سے اللہ عزوجل شانہ کے ساتھ شرک کرنا

Marfat.com

والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو بلا وجہِ شرعی قتل کرنا، جھوٹی قسم کھانا ہیں۔

[بخاری]

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب والا وہ شخص ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کر دیا ہو یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا ہو اور تصویر کھینچنے والا اور وہ عالم کہ جس نے اپنے علم سے نفع حاصل نہ کیا ہو۔

[درمنثور]

باپ کی طرف سے حج کرو

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ امام المرسلین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً میرے والد بوڑھے ہیں جو حج اور عمرہ اور سفر کی طاقت وقوت نہیں رکھتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرو۔

[مشکوٰۃ]

ماں کا حق

ایک شخص نے اپنی ماں کو کندھے پر سوار کر کے سات حج کرائے۔ ساتویں حج پر خیال آیا کہ شاید میں نے ماں کا حق ادا کر دیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے کہ جب تو بچہ تھا اور سردی سخت تھی تو ماں کے پاس سو رہا تھا، تو نے پاخانہ کر دیا تیری ماں نے اٹھ کر بستر دھویا غریبی کی وجہ سے دوسرا بستر نہ تھا اسی گیلے بستر پر کڑکتی سردی میں لیٹ گئی اور تجھ کو رات بھر اپنے سینے پر لٹائے رکھا تو کہتا ہے حق ادا ہو گیا۔ اے نادان! ابھی تو تو اس ایک رات کا بھی حق ادا نہیں کر سکا ہے۔

[تعلیم الاخلاق]

پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے دیوانو! ماں کا درجہ بہت بلند ہے۔ ماں کی ممتا سے بڑھ کر کوئی نعمت اور دولت نہیں خوش نصیب ہے وہ انسان جو ماں کو خوش کر کے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو راضی کر لیا۔ ماں کی محبت کا احساس اس شخص کو ہوگا جس کی ماں اس

Marfat.com

جہان سے رخصت ہوگئی ہو، یہ میرا ذاتی تجربہ ہے جب میں دس سال کا تھا میری ماں اس دنیا سے رخصت ہوگئیں آج اس واقعہ کو لکھتے ہوئے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آج بھی میرے دل میں ان کی یاد تازہ ہے۔ ان کی الفت کا سایہ زیادہ نہ پاسکا۔ آج میں ذاتی طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہوں کہ ماں کے پیار کے بغیر انسان کی زندگی ادھوری ہے۔ جب میں کسی ماں کو اپنے بیٹے سے پیار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو دل میں یہ خیال آتا ہے کہ کاش میری ماں ہوتی تو مجھے بھی پیار کرتی۔ اور میں ان کی خدمت کر کے اجر عظیم حاصل کرتا۔ میں آج بھی ان کے پیار بھرے الفاظ اور شفقت آمیز لمس محسوس کر رہا ہوں۔ اے اللہ! اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میری ماں کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما اور جملہ مومنین ومومنات کو بخش دے۔ آمین اور جو مائیں باحیات ہیں ان کے دلوں میں اولاد کی محبت عطا فرما اور اولاد کے دلوں میں ان کی خدمت کا جذبہ عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حوض کوثر سے سیراب نہ ہوگا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسروں کی عورتوں سے پرہیز کر کے پاکدامن ہو جاؤ ایسا کرنے سے تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی اور اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کرو ایسا کرنے سے تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت جو چاہے تو اس کی معذرت قبول کر لینی چاہئے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق۔ اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو وہ میرے حوض کوثر پر نہ آئے (یعنی اس کو میرے حوض کوثر سے سیراب ہونے کا حق نہیں)

[مستدرک حاکم]

ماں کا حق زیادہ ہے

پیارے دینی بھائیو! باپ سے ماں کا حق زیادہ ہے۔ اللہ عزوجل شانہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

Marfat.com

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ اِحۡسَانًا حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ کُرۡہًا وَّوَضَعَتۡہُ کُرۡہًا ؕ وَحَمۡلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوۡنَ شَہۡرًا ؕ

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔

[ترجمہ کنزالایمان، پ ۲۶ ع ۲]

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماں باپ دونوں کے حق میں تاکید فرما کر پھر خاص کر کے ماں کا ذکر کیا اور ان چیزوں کا بیان کیا جن تکلیفوں سے ماں گزرتی ہیں مثلاً حمل کے دوران اور وضع حمل کے وقت کی تکالیف پھر اس کے بعد دودھ پلانے کا زمانہ ان تکلیفوں کو یاد کرانے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی ماں کی خدمت کرتا رہے ان کو تکلیف نہ دے۔ یہ بات مشاہدے کی ہے کہ باپ کے دل سے ماں کے دل میں محبت زیادہ ہوتی ہے۔ ماں اولاد کے آرام کے لئے ہر تکلیف کو ہنس کر برداشت کرتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ماں کی خدمت کر کے رب کو راضی کرلیں۔

عورت پر شوہر کا اور مرد پر ماں کا سب سے بڑا حق ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شہنشاہ کونین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کا۔ میں نے عرض کیا کہ مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا اس کی ماں کا۔

والدین کی طرف سے حج کرنا

قبیلہ جہینہ سے ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہوگیا کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ حضور اکرم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان کی طرف سے حج کرو۔ بھلا دیکھ تو سہی اگر تیری ماں پر دین ہوتا

Marfat.com

تو تو ادا کرتی یا نہیں یوں ہی یہ (حج) خدا کا دین ہے ادا کرو کہ وہ زیادہ حق ادا رکھتا ہے۔
[بخاری]

سیاح لامکان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج ان کے والدین کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں خوش ہوتی ہیں۔
[دار قطنی]

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اس کو دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔ فرمان نبوی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا لکھا جائے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو ہر جمعہ والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کر کے سورۂ یٰسین پڑھے تو یٰسین شریف میں جتنے حروف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے گناہوں کی مغفرت فرمائے۔

فرشتے زیارت کو آئیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ثواب کی نیت سے ماں باپ یا ان دونوں میں سے ایک کی زیارتِ قبر کرے تو حجِ مبرور کا ثواب پائے اور جو ماں باپ یا ان دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کثرت سے کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔
[ترمذی]

حکایت

روایت ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا اور راستے میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ اسی جنگل میں باپ کو دفن کر کے بیٹا کو جہاں جانا تھا چلا گیا جب اسی راستے سے آیا تو رات اسی جگہ ہو گئی اور وہ ٹھہر گیا اور باپ کی قبر پر زیارت کے لئے نہ گیا۔ اچانک وہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات کو اس جنگل سے گزر رہا ہے اور تو اپنے

Marfat.com

باپ سے کلام کرنا لازم نہیں جانتا حالانکہ وہ اسی جنگل میں مقیم ہے اگر اس کی جگہ تو ہوتا اور تیرا باپ ادھر سے گزرتا تو ضرور تیری قبر پر سلام کرتا۔

[عیون الحکایت]

کیا ماں کا حق ادا ہو گیا

پیارے دینی بھائیو! ماں باپ کا حق ایسا نہیں ہے کہ اس کو کوئی ادا کر سکے، خصوصاً ماں نے جو تکلیفیں پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں اٹھائی ہیں ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے ایسے گرم پتھریلے راستے پر چھ میل لے گیا ہوں اگر ان راستے پر گوشت ڈال دیا جاتا تو کباب ہو جاتا کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے پیدائش کے وقت جس قدر درد کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے کسی ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

[طبرانی]

والدین کی خدمت کا صلہ

منقول ہے کہ اگلے زمانے میں تین شخص رزق کی تلاش میں سفر کے لئے نکلے راستے میں بارش ہونے لگی تینوں ایک غار میں چھپ گئے اچانک ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آ کر رک گئی اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ ہر ایک اپنے اچھے اعمال کو یاد کر کے دعا مانگے تا کہ چٹان ہٹ جائے۔ ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے میں شام کے وقت ان سے پہلے کسی بچے کو دودھ نہیں پلایا کرتا تھا ایک مرتبہ ایسا ہوا میں کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا جب واپس آیا تو وہ سو چکے تھے میں نے دودھ دوہا اور ساری رات دودھ کا پیالہ لے کر کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میرے بچے ساری رات بھوکے سوتے رہے یہ سب کچھ میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا اب تو یہ چٹان ہم سے ہٹا دے۔ اس دعاء کے بعد چٹان اتنی ہٹ گئی کہ سورج کی روشنی اندر آنے

Marfat.com

لگی۔ دوسرے نے اپنی چچازاد بہن سے زنا سے باز رہنے کا ذکر کیا۔ تیسرے نے مزدور کی امانت داری کا ذکر کیا یہاں تک کہ چٹان ہٹ گئی وہ تینوں باہر آ گئے۔

[مسلم و بخاری]

وہ ملعون ہے

اللہ تعالیٰ کے حبیب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں معلون ہے وہ جو اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے۔ ملعون ہے وہ جو اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے۔ معلون ہے وہ جو اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھے مگر ماں باپ کی نافرمانی کہ اس کے جیتے جی سزا پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کا فرض و نفل اللہ تبارک و تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ ماں باپ کا نافرمان اور صدقہ دے کر احسان جتانے والا، ہر نیکی اور بدی کو تقدیر الٰہی سے نہ ماننے والا۔

ماں کی ناراضگی

ایک جوان نزع کی حالت میں تھا کلمہ تلقین کیا گیا تو نہ کہہ سکا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپ تشریف لائے اور فرمایا کہو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ جوان نے کہا مجھ سے کہا نہیں جاتا۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ لوگوں نے عرض کیا وہ جوان اپنی ماں کو ستاتا تھا۔ رحمتِ دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی ماں کو بلا کر فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے؟ عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر ایک عظیم آگ بھڑکائی جائے اور کوئی تجھ سے کہے کہ تو اس کی شفاعت کر جب تو ہم چھوڑیں گے ورنہ جلا دیں گے۔ کیا اس وقت تو اس کی شفاعت کرے گی؟ بولی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب تو شفاعت کروں گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تو اللہ تعالیٰ کو اور مجھے گواہ کرے کہ تو اس سے راضی ہوگئی۔ اس نے عرض کی الٰہی! میں تجھے اور تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ کرتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوئی، پھر سید عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوان سے فرمایا اے لڑکے کہو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ

Marfat.com

لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ جوان نے کلمہ پڑھا اور انتقال کیا۔ رحمت دوعالم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس خدا کا شکر ہے جس نے میرے وسیلے سے اس کو دوزخ سے بچالیا۔

[طبرانی]

برابر اجر ملتا ہے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنے مسلمان ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو اس کے ماں باپ کو اس کا اجر ملتا ہے اور ان کے اجر میں کمی کئے بغیر اس آدمی کو بھی ان کے برابر اجر ملتا ہے۔

[مکاشفۃ القلوب]

یا کبا زماں

حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک مرتبہ دہلی کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کی حضور! دہلی میں کئی روز سے بارش نہیں ہوئی، لوگ پریشان ہیں دعاء کیجئے بارش ہو۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ منبر پر چڑھے اور اپنی والدہ کے دامن کا ایک پرانا کپڑا بغل سے نکال کر اپنے ہاتھ پر رکھ کر یوں دعاء مانگی: الٰہی! بحرمت اس کپڑے کے جو دامن ایک ضعیفہ کا ہے جس پر ہرگز کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی تو بارش برسادے۔ قدرتِ الٰہی سے اسی وقت بادل نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی۔

[تحفہ رحیمی]

والدین کی خدمت جہاد سے افضل

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ حضور انور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پھر عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

Marfat.com

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں امام المرسلین سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہوں؟ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا اس کے قدموں کو لازم پکڑو وہیں جنت ہے۔

[طبرانی]

کلیجے سے ماں کی ممتا بھری آواز

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص ایک بدکار عورت پر عاشق ہو گیا اور اس نے اس سے شادی کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ اس بدکار عورت نے یہ شرط رکھی کہ اگر تم اپنی ماں کا سینہ چاک کر کے اس کا کلیجہ میرے پاس لاؤ تو میں شادی کے لئے راضی ہوں۔ وہ بد بخت انسان اس بدکار عورت کے دامِ فریب میں آ کر ایک رات اپنی ماں کو چھری سے ہلاک کر کے سینہ چیر کر کلیجہ نکال کر اس بدکار عورت کے پاس جانے کے لئے روانہ ہو جاتا ہے۔ راستے میں ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور ہاتھ سے کلیجہ بھی دور جا گرتا ہے تو اس کلیجہ سے آواز آتی ہے بیٹا! تم کو چوٹ تو نہیں لگی نا!

پیارے دینی بھائیو! یہ ہے ماں کی محبت جس کی مثال نہیں ملتی کہ مرنے کے بعد بھی اپنی اولاد کی تکلیف کو گوارا نہیں کرتی۔

بدن انسان کا اور سر گدھے کا

حضرت عوام بن حوشب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں ایک محلے میں گیا اس کے کنارہ پر قبرستان تھا۔ عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی بدن انسان کا تھا، اس نے تین آوازیں گدھے کی طرح لگائی پھر قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑھیا بیٹھی سوت کات رہی تھی ایک عورت نے مجھ سے کہا اس بڑی بی کو دیکھتے ہو میں نے کہاں ہاں! اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا یہ اس قبر والے کی ماں ہے وہ شراب پیتا تھا جب شام کو آتا ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! خدا سے ڈر! کب تک اس ناپاک چیز کو پیئے گا۔ شرابی جواب دیتا کہ تو گدھے کی طرح چلاتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مراجب سے ہر

Marfat.com

روز بعد عصر اس کی قبر پھٹتی ہے اور یوں ہی تین آوازیں گدھے کی طرح لگاتا ہے اور پھر قبر بند ہو جاتی ہے۔

[شرح الحقوق بطرح العقوق]

والدین کے متعلق ضروری باتیں

- ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکاریں یہ خلافِ ادب ہے اور ان کی دل آزاری ہے۔
- اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو ان کی خدمت کے لئے نفل چھوڑ دیں۔
- والدین کے وصال کے بعد ان کے لئے فاتحہ، صدقات اور تلاوتِ قرآن مجید سے ایصال ثواب کریں۔
- ہر جمعرات کو والدین کی قبر کی زیارت کو جائیں بہت فضیلت ہے۔
- اگر والدین پر قرض ہو تو اس کو ادا کرنے میں جلدی کریں۔
- ماں باپ کے لئے ہمیشہ دعاء و استغفار کرتے رہیں۔ اس سے کبھی غفلت نہ کریں یہ آپ کے لئے بھی باعثِ ثواب ہے۔
- کبھی کسی کے ماں باپ کو برا نہ کہیں تا کہ کوئی آپ کے ماں باپ کو برا نہ کہے۔ دوسرے کے ماں باپ کو برا کہنا یا گالی دینا گویا خود کے ماں باپ کو گالی دینا ہے۔
- کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں تکلیف نہ پہنچائیں۔

□□

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ،

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُحْسِنْ اِلٰی جَارِہٖ ۔

پڑوسی کے حقوق اور آداب

قرآن کا فرمان عالی شان

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔

اور اللہ کی بندگی کرو، اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے۔

[ترجمہ کنزالایمان ، پ۵ ع ۳]

اے شمعِ رسالت کے پروانو! اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل شانہٗ نے جہاں اپنی بندگی و والدین کے حقوق کی ادائیگی، قرابت داروں اور یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے وہیں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا بھی حکم فرمایا ہے۔ پڑوسیوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا نص قرآنی سے ثابت ہے حدیث شریف میں ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام ہم سایوں کے ساتھ احسان کرنے کی اس قدر تاکید کرتے رہے کہ مجھے گمان ہوتا تھا کہ عنقریب ان کو وارث قرار دے دیا جائے گا۔

[تفسیر خزائن العرفان]

Marfat.com

خدا کی قسم وہ مومن نہیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کون یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم؟ آپ نے فرمایا وہ جس کے پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہوں (یعنی جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں ہے۔

[مسلم]

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک ساتھیوں میں وہ بہتر ہے جو اپنے ساتھی کا خیر خواہ ہو اور پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔

[دارمی]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں اپنے پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔ ان کی خیر خواہی کرنا چاہئے۔ قرآن واحادیث میں اس کی کافی تاکید آئی ہے اور پڑوسیوں کے ساتھ بھلائی کرنا اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے۔ سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہے اور باعثِ اجر وثواب بھی۔

جو اللہ پر ایمان رکھے پڑوسی کا اکرام کرے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خداوند تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔

[مستدرک]

Marfat.com

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا برا کیا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے اچھا کیا ہے تو بیشک تم نے اچھا کیا ہے اور جب یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم نے برا کیا تو بیشک تم نے برا کیا ہے۔

[ابن ماجه)

وہ کامل مومن نہیں جس کا پڑوسی بھوکا رہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے امام انبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اسکا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضو کیا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وضو کا پانی لے کر منہ وغیرہ پر مسح کرنا شروع کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا چیز تمہیں اس پر آمادہ کرتی ہے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جس کی خوشی یہ ہو کہ وہ اللہ و رسول سے محبت کرے یا اللہ و رسول اس سے محبت کریں تو وہ جب کوئی بات بولے سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کرے اور جو اس کے پڑوس میں ہوں ان کے ساتھ احسان کرے۔

[بیهقی]

پڑوسی کے لئے شوربا زیادہ کرو

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاحِ لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص ہانڈی میں کچھ پکائے تو شوربا زیادہ کرے اور پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ دے۔

[طبرانی]

Marfat.com

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اشرف الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہا] پڑوسی کا بچہ آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی۔

[دیلمی]

مسلمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک

محسن کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اس طرح اشارے کرے جس سے اسے تکلیف پہنچے اور یہ ناجائز ہے کہ ایسا کام کرے جس سے مسلمانوں میں خوف وڈر پھیلے۔

حضرت مجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل شانہٗ دوزخی پر ایک خارش [کھجلی] مسلط کرے گا تو وہ اس قدر اپنے جسموں کو نوچیں گے کہ ہڈیاں نظر آئیں گی پھر ایک منادی ندا کرے گا۔ بتاؤ اس کھجلی کی تکلیف کیسی ہے دوزخی کہیں گے یہ بہت سخت عذاب کی چیز ہے۔ فرشتے کہیں گے یہ اس وجہ سے ہے کہ تم لوگ دنیا میں مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتے تھے۔

شفیع المذنبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے جنت میں ایک شخص کو دیکھا جو خوشی سے جھومتا پھرتا ہے اسے یہ مقام صرف اس وجہ سے ملا تھا کہ دنیا میں اس نے ایک راستے سے ایسا درخت کاٹ دیا تھا جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

[کیمیائے سعادت]

ایک قابل تقلید عمل

ایک بزرگ کو گھر کے چوہے بہت ستاتے تھے لوگوں نے کہا آپ بلی کیوں نہیں رکھتے۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ میں بلی اس لئے نہیں رکھتا ہوں کہ بلی کی آواز سن کر چوہے پڑوسیوں کے گھر میں نہ چلے جائیں اور جو بات میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ بات دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین ایسے گزرے ہیں کہ انہوں نے خود تو تکالیف برداشت کیں مگر دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچائی۔ ہمارے آقا و مولا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تکلیفوں کے پہاڑ توڑے گئے لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکالیف جھیل کر دعائیں دیں۔ ہمیں چاہئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مبارک نقش قدم پر چلتے ہوئے صبر و رضا کا دامن تھامے رہیں' جو اپنے لئے پسند نہ ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کریں کیونکہ ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت کریمہ اور فرمان بھی یہی ہے جس پر عمل کرنا ہمارے لئے باعث راحت و سعادت ہے۔

تحفہ کو حقیر نہ جانیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان عورتوں سے فرمایا! اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن کے لئے کسی چیز کو حقیر نہ جانیں اگرچہ بکری کا کھر ہی ہو۔

[ریاض الصالحین]

میری پیاری ماں و بہنو! آپ اپنی پڑوسن کو ہدیہ بھیجا کریں اس سے آپس میں محبت بڑھے گی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگرچہ بکری کا کھر ہی کیونہ ہو مطلب یہ ہے کہ آپ کسی چیز کو ادنیٰ تصور نہ کریں بلکہ اسے پڑوسن کے یہاں بھیج دیں اور اگر آپ کے پاس اپنی پڑوسن کے گھر سے کوئی ادنیٰ تحفہ آتا ہے تو اسے قبول کرلیں، اس کا شکریہ ادا کریں، اس چیز کی تعریف کریں تا کہ آپ کی پڑوسن آپ سے خوش ہو۔ تحفہ بڑی چیز نہ سہی پیار و محبت حسن سلوک یقیناً بڑی چیز ہے۔ آج ہماری بہنیں پڑوسن کی تعریف کرنے کے بجائے اس کی غیبت میں لگی رہتی ہیں آپ کو چاہئے کہ دوسروں کی غیبت سے اپنی زبان کو روکیں جہاں چند خواتین اکٹھا ہو جاتی ہیں وہاں دوسروں کی غیبت کی جاتی ہے۔ یہ اچھی بات نہیں غیبت گناہ کبیرہ ہے دعاء ہے کہ اللہ عزوجل تمام مسلمانوں کو غیبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے [آمین]

تحفہ کس کو دیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرے دو پڑوسی ہیں ہدیہ دینے میں کس سے ابتدا کروں۔ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! جو پڑوسی آپ سے زیادہ قریب ہیں ان سے زیادہ تحفہ کا لین دین کریں کیونکہ ان کا زیادہ حق ہے۔ حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے وہی زیادہ حسن سلوک کا مستحق ہے اس لئے کہ ہر وقت اس سے سامنا ہوگا یوں بھی تمام لوگوں سے حسنِ سلوک سے پیش آنا سنت کریمہ ہے۔

دین کیا ہے؟

ایک شخص بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم دین کیا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حسن اخلاق! پھر وہ شخص دائیں طرف سے آیا اور عرض کیا دین کیا؟ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اخلاق! پھر وہ بائیں طرف سے آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حسن اخلاق! پھر وہ شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سے آیا اور عرض کیا دین کیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا "اَمَا تَفْقَهُ هُوَ اَنْ لَا تَغْضَبَ"۔

کون سی بھلائی عمدہ ہے

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک اعرابیوں کی مجلس میں حاضر ہوا وہ حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ رہے تھے انسان کو جو بھلائیاں ملی ہیں ان میں سے کونسی بھلائی عمدہ ہے۔ سیاحِ لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسن اخلاق!

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے بہترین اخلاق رکھتے ہیں۔

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

سزا میں تاخیر کر

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ میرے پڑوسی کو میرے غلام سے شکایت ہے اگر میں غلام کو بلا وجہ مارتا ہوں تو میں خود گنہ گار ہوتا ہوں اگر مارتا نہیں تو ہمسایہ ناراض ہوتا ہے لہٰذا میں کیا کروں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ذرا انتظار کر کہ غلام سے کوئی قصور ہو تو اسے سزا دے اور ہمسایہ کی شکایت کرنے تک سزا میں دیر کر پھر اس کی شکایت کرنے پر اس کو سزا دے تا کہ دونوں مقصد پورے ہو جائیں۔

[کیمیائے سعادت]

اَسی[۸۰] فرشتوں کو ناراض کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالک انس و جاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مومن کو ستایا سمجھو کہ اس نے مجھ کو ناراض کیا اس نے خداوند تعالیٰ کو ناراض کیا۔

ہر مومن کے سینے میں اَسی ۸۰ پردے ہوتے ہیں اور ہر پردہ پر فرشتہ کھڑا ہوتا ہے جو شخص کسی مومن کو ستاتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے اَسی فرشتوں کو ناراض کیا۔

[هشت بهشت]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت

شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ سفر سے واپس آتے تو لوگ بچوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان بچوں کو اپنی سواری میں بٹھا لیتے اور بچے آپس میں فخر کرتے کہ رسول کائنات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اپنی سواری پر بٹھایا۔ لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو رحمتِ دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تا کہ آپ نام رکھیں اور دعا کریں آپ بچے کو لے کر اپنی گود میں بٹھاتے بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا کہ بچہ آپ کی گود میں پیشاب کر دیتا لوگ شور مچاتے اور گود سے اٹھانے کی کوشش کرتے مگر رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے اب گود میں

Marfat.com

رہنے دو تا کہ مکمل طور پر پیشاب کر لے اس پر سختی نہ کرو نہ اسے روکو پھر آپ بچے کے ماں باپ کے سامنے پیشاب نہ دھوتے تا کہ ان کو تکلیف نہ ہو جب وہ باہر چلے جاتے تو آپ کپڑا دھو کر پاک کرتے۔

[کیمیائے سعادت]

پیارے دینی بھائیو! پڑوسیوں سے اس طرح سلوک کرنا جس طرح ہمارے آقا و مولیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہے بڑا ہی اجر و ثواب کا کام ہے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہے انسان کے ساتھ نیکی اور حسن اخلاق ہی سے پیش آنا چاہئے کیونکہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے ایک واقعہ پیش خدمت ہے جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کسی کے ساتھ نیکی کرنے کا کیا بدلہ ہے اور اس کا پھل کیسا ملتا ہے۔

نیکی کا بدلہ نیکی

ایک بزرگ نے ایک سانپ کو یہ کہتے سنا کہ جو اس وقت مجھے پناہ دے خدا اسے دوزخ سے پناہ میں رکھے انہوں نے اپنا منہ کھول دیا سانپ سیدھا پیٹ میں جا اترا اتنے میں ایک شخص سانپ کو ڈھونڈتا ہوا اس جگہ آ پہنچا مگر جب کچھ پتہ نہ چلا تو واپس چلا گیا تھوڑی دیر بعد اس سانپ نے بزرگ سے کہا فرمایئے اب میں آپ کے دل کو ڈسوں یا کلیجے کو؟ بزرگ نے پوچھا کیوں؟ سانپ نے کہا نا اہلوں کے ساتھ نیکی کرنے کی یہی سزا ہے۔ بزرگ نے کہا اچھا پہلے مجھے اپنی قبر کھود لینے دے اتنے میں ایک فرشتہ اترا اور انہیں ایک ایسی چیز کھلائی کہ سانپ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر قے کے ذریعہ باہر نکل گیا۔ بزرگ نے پوچھا آپ کون ہیں؟ جواب ملا میں تمہاری وہ نیکی ہوں جو ابھی تم نے سانپ کے ساتھ کی۔

[نزهته المجالس]

پیارے دینی بھائیو! اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ نیکی صرف خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے کی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہے ــــــ بلا شبہ اللہ عزوجل شانہٗ نیکی کا اجر عظیم عطا فرمائے گا اور وہ فرشتوں کے ذریعہ ہماری نصرت وحمایت فرمائے گا۔

Marfat.com

وہ جہنم میں ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلانی عورت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے نماز وروزہ اور صدقات کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ جہنم میں ہے پھر اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلانی عورت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے نماز روزہ اور صدقہ میں کمی ہے (یعنی نفلی نماز، روزے، صدقات) وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ فرمایا وہ جنت میں ہے

[بیہقی]

پڑوسی کا حق کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم ہے پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے تو مدد کرو اور جب قرض مانگے تو قرض دو اور جب وہ محتاج ہو اسے دو، اور جب وہ بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے بھلائی پہنچے تو مبارکباد دو، اور جب مصیبت پڑ جائے تو تعزیت کرو اور جب مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنے پڑوسی کے اپنے گھر کو بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اسے تکلیف نہ دو، مگر اس میں سے کچھ دو، میوے خریدو تو اس کے پاس ہدیہ کرو اور ہدیہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ۔ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا۔

[بیہقی]

پڑوسی کا نیک ہونا سعادت کی بات ہے

نافع بن عبدالحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان مرد کے لئے دنیا میں اس کے لئے یہ بات سعادت میں سے ہے کہ اس کا پڑوسی صالح ہو اور مکان کشادہ ہو، اور سواری اچھی ہو۔

Marfat.com

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جو دو شخص اپنا جھگڑا پیش کریں گے وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔

[امام احمد]

پڑوسی کے ساتھ ہمدردی کا انوکھا واقعہ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ بھائی چارہ قائم کروں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تجھے برادری کے حق کے بارے میں معلوم ہے یا نہیں؟ اس نے عرض کیا مجھے تو معلوم نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو اپنے سونے چاندی میں مجھ سے زیادہ حق دار نہ رہے اس نے کہا میں ابھی اس درجہ تک نہیں پہنچا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا چلا جا یہ تیرا کام نہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک نے کسی کو بھنی ہوئی سرّی (ذبح کئے ہوئے جانور کے سر کو سری کہتے ہیں) بھیجی انہوں نے فرمایا میرا فلاں دوست زیادہ ضرورت مند ہے یہ اسے دینا بہتر ہے چنانچہ وہ سری انہوں نے اس کے پاس بھیج دی۔ اس نے سری دوسرے دوست کو بھیج دی اس نے آگے کسی اور کو دی غرض کئی جگہ گھوم کر وہ سری پہلے کے پاس آگئی۔

[کیمیائے سعادت]

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائیو! دیکھا آپ نے کہ محسن انسانیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابۂ کرام کے اخلاق وہمدردی کا انوکھا کردار جو ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے کہ کسی پڑوسی کی خبر گیری کرنا اس کے احوال سے واقفیت رکھنا پھر پریشان حال میں ان کی امداد کرنا خود فاقہ کرنا مگر پڑوسی کے فاقہ کشی کو دور کرنا ہمارے اسلاف کرام کا انمول کردار رہا ہے۔

دینی بھائی ایک دوسرے کی موافقت کرتے ہیں

سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو بیلوں کو اکٹھے بندھے ہوئے دیکھا جب

Marfat.com

ان میں سے ایک کھڑا ہوا تو دوسرا بھی کھڑا ہو گیا یہ دیکھ کر حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور فرمانے لگے دینی بھائی ایسے ہوتے ہیں کہ آپس میں اٹھنے بیٹھنے اور چلنے میں ایک دوسرے کی موافقت کرتے ہیں۔

[کیمیائے سعادت]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں آپس میں مل جل کر رہنا چاہئے کوئی تفرقہ اور بغاوت نہیں کرنا چاہئے۔ مسلمان ہر کام آپس میں مل جل کر کریں تو ہر معاملہ آسان ہو جائے گا۔ سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دو بیل جس طرح آپس میں مل جل کر رہتے ہیں اسی طرح دینی بھائی بھی رہتے ہیں اگر دو مسلمان آپس میں جھگڑا کریں دشمنی کریں، دونوں میں اتفاق نہ ہو تو اخوت میں دو بیل بہتر ہیں جو مل جل کر رہتے ہیں۔

حسن اخلاق کی وجہ سے اِسلام قبول کیا

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا اس مکان سے قریب ایک یہودی کا مکان تھا اور حضرت مالک بن دینار کا کمرہ یہودی کے مکان کے دروازے کے قریب تھا یہودی نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالے سے نجاست حضرت امام مالک بن دینار کے گھر گرتی تھی اس یہودی نے مدت تک ایسا ہی کیا مگر مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی شکایت نہیں کی۔ ایک دن یہودی نے خود ہی پوچھا حضرت آپ کو میرے پرنالے سے تکلیف نہیں ہوتی آپ نے فرمایا ہوتی تو ہے مگر اس کو صاف کر دیتا ہوں یہودی نے کہا آپ کو غصہ نہیں آتا حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"۔

ترجمہ: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل شانہٗ کے محبوب ہیں۔

یہ آیت سن کر یہودی بے حد متاثر ہوا اور کہا بے شک آپ کا دین بہت بہتر ہے آج سے میں سچے دل سے توبہ کر کے اسلام قبول کرتا ہوں پھر اس یہودی نے کلمہ پڑھا اور

Marfat.com

مسلمان ہوگیا۔

[تذکرۃ الاولیاء]

عورت۔گھر اور گھوڑا

سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت۔گھر۔اور گھوڑے میں برکت اور نحوست ہے۔عورت کی برکت تھوڑا مہر آسان نکاح اور اس کا حسن اخلاق ہونا ہے اس کی نحوست بھاری مہر مشکل نکاح اور بدخلقی ہے۔گھر کی برکت اس کا کھلا ہونا (کشادہ ہونا) اور اس کے ہمسائیوں کا اچھا ہونا ہے اور اس کی نحوست اس کا تنگ ہونا اور اس کے ہمسائیوں کا برا ہونا ہے۔گھوڑے کی برکت اس کی فرمانبرداری اور اچھی عادتیں ہیں اس کی نحوست اس کی بری عادتیں اور سوار نہ ہونے دینا ہے۔

[مکاشفته القلوب]

کتّے کو مارنا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نے ہمسایہ کے کتے کو مارا تو گویا تو نے ہمسایہ کو تکلیف دی۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اور آپ کا غلام بکری کی کھال اتار رہا تھا آپ نے کہا اے غلام! جب بکری کی کھال اتارے تو سب سے پہلے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت دے آنا آپ نے یہ بات کئی بار کہی تو غلام نے کہا اب اور کتنی بار کہیں گے؟ تب آپ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں برابر پڑوسیوں کے متعلق وصیت فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں پڑوسیوں کو وارث نہ بنا دیا جائے۔

[مکاشفته القلوب]

پڑوسیوں کے متعلق چند ضروری ہدایات

☆ پڑوسی سے سلام کلام جاری رکھیں اور مزاج پرسی کرتے رہیں۔☆ اگر پڑوسی بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کو جائیں۔☆ اگر پڑوسی کا انتقال ہو جائے تو جنازہ میں

Marfat.com

شرکت کریں۔

☆ان کی خوشی میں خوشی کا اظہار کریں اور غم میں غمخواری کا اظہار کریں۔☆ ضرورت کے وقت ان کی مدد کریں۔

☆ پڑوسی کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں اور تکلیف نہ دیں۔☆ آپس میں ہدیہ پیش کریں اس سے محبت بڑھے گی۔☆ پڑوسی کے بچوں کو پیار سے بلائیں ہو سکے تو ان کو کچھ کھانے پینے کی چیزیں دیں اس طرح تعلقات اچھے رہیں گے۔☆ اگر پڑوسی سے کچھ تکلیف پہنچے تو صبر کریں آپ اس کو تکلیف نہ دیں کہ یہی حسن اخلاق ہے۔☆ خواتین اپنی پڑوسن سے اچھے تعلقات رکھیں کسی پڑوسن کی غیبت نہ کریں کہ یہ گناہ کبیرہ ہے مگر اکثر خواتین زمانے کے واویلے، فحش کلامی ایک دوسرے کی غیبت اور چغل خوری میں اپنے قیمتی اوقات صرف کرتی رہتی ہیں، حالانکہ یہ عادت بڑی مہلک اور فساد کی جڑ ہے۔اس سے ہر ایک کو بچنا بے حد ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ۔

مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰہَ تَوَّاباً رَّحِیْماً ۝

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۵ ع ۶]

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت دعاء کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے۔ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ مبارکہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے "وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا" میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔

[تفسیر خزائن العرفان]

Marfat.com

مدینہ منورہ میں تکلیف اٹھانے کا ثواب

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ کی تکلیف اور شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور جو مدینہ منورہ کی تکلیف اور مشقت پر ثابت قدم رہے گا روز قیامت میں اس کا شفیع ہوں گا۔

[مسلم، ترمذی]

مدینہ ان کے لئے بہتر ہے

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ دوڑے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی اطاعت میں ہیں لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے اور شام فتح ہوگا کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اپنے گھر والوں اور فرماں برداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔ عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کرتے آئیں گے اپنے گھر والوں اور فرماں برداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

[بخاری شریف]

حضرت ابو رسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولِ خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر تھے (ان کے کفن کے لئے صرف ایک کملی تھی) جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منہ چھپاتے تو قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کملی سے منہ چھپا دو اور پاؤں پر یہ گھاس ڈال دو پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرِ اقدس اٹھایا تو صحابہ کرام رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہم کو روتا ہوا پایا ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری انہیں ملے گی پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین پر پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے بہتر ہے اگر جانتے۔

[طبرانی]

میں اس کا شفیع ہوں

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ منورہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے گا جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

[ابن حبّان]

مدینہ شریف میں برکت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب شروع شروع میں پھل دیکھتے تو اسے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لاتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے لے کر یہ کہتے الٰہی تو ہمارے لئے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے مدینہ منورہ میں برکت کر اور ہمارے صاع[1] و مد میں برکت کر یا اللہ بے شک ابراہیم [علیہ السلام] تیرے بندے تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا مانگی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی کے مثل جس کی دعا کرتا ہوں اسی کی مثل جس کی دعا مکہ کے لئے انہوں نے کی اور اتنی اور (یعنی مدینہ منورہ کی برکتیں مکہ سے دوگنا ہوں)

[مسلم شریف]

نمک میں پانی

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسا نمک پانی میں گھلتا ہے۔

---

[1] صاع اور مد ایک پیمانے کا نام ہے۔ آسی

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مدینہ والوں کو ڈرائے گا اللہ عزوجل شانہٗ اسے خوف میں ڈالے گا۔

[ابن حبان]

فرشتوں کی لعنت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل مدینہ کو تکلیف دے گا اسے اللہ عزوجل شانہٗ تکلیف دے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔

[طبرانی]

فرشتے پہرا دیتے ہیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یثرب[1] کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرہ دیتے ہیں) اس میں دجال آئے نہ طاعون۔

شفاعت واجب ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

[دار قطنی]

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے دوسری حاجت کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کا شفیع بنوں۔

---

[1] ہجرت سے پہلے لوگ مدینہ طیبہ کو یثرب کہتے تھے مگر اس نام سے پکارنا جائز نہیں، حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ بعض شاعر اپنے اشعار میں یثرب لکھتے ہیں پرہیز کرتے ہوئے مدینہ طیبہ کہنا چاہئے۔ آسی۔

Marfat.com

گویا میری حیات میں زیارت کی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

[دار قطنی]

حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری وفات کے بعد زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔

مجھ پر جفا کی

سید المرسلین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

پیارے دینی بھائیو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے جو شخص حج کرنے کے بعد میری زیارت نہ کرے گویا اس نے مجھ پر ظلم کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے دیوانو! کتنی افسوس کی بات ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت سے ہم محروم رہیں ہمیں چاہئے کہ حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں آقائے دو جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ انور کی زیارت کریں سب سے بڑی خوش بختی یہی ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کو اس دربار کی زیارت سے ٹھنڈک پہنچائیں جہاں صبح و شام ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے اور ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔ حج کرنے میں تو صرف کعبہ شریف کی زیارت ہے اور روضۂ انور کی زیارت ہے اور روضۂ انور کی زیارت میں تو کعبے کی زیارت ہے۔ اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

مدینہ منورہ کی مٹی میں خوشبو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو! اس کے مقدس سرزمین پر رہنے والے اس کی مٹی اور

Marfat.com

اس کے در و دیوار سے ایسی خوشبو پاتے ہیں جس کی مثال میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کر سکتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے عاشقوں کو بھی معمولی خوشبو پہنچتی ہے حضرت عبداللہ عطار فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی خوشبو کی وجہ سے وہاں کے در و دیوار خوشبودار ہو گئے ایسی خوشبو مشک کافور اور صندل میں نہیں حضرت شبلی علیہ الرحمہ جو ایک اہل دل علماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں پائی جاتی اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس لئے کہ جہاں حبیب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس سانسوں کی ہوا پہنچی ہو وہاں مشک و عنبر کی کیا حقیقت ہے۔

[جذب القلوب]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

مدینہ طیبہ میں موت کی تمنا

پیارے دینی بھائیو! وہ خوش نصیب شخص ہے جس کی موت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محبوب شہر مدینہ طیبہ میں ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مدینہ منورہ میں انتقال کرے اس کے لئے میں قیامت کے دن سفارش کروں گا جو شخص مدینہ طیبہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اسی جگہ مرے اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ میری امت میں جو لوگ سب سے پہلے میری شفاعت پائیں گے وہ مدینہ والے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے تھے اے اللہ میری موت مدینہ میں دے اور میری روح مدینہ منورہ کے علاوہ دوسری جگہ مت نکال۔ دوسری جگہ شہنشاہِ مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں میں اپنی قبر پسند کروں۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور میری موت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں عطا فرما! امام

Marfat.com

عشق ومحبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں

مدینہ منوّرہ سے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے انتہا محبت تھی

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مدینہ منورہ سے کافی محبت تھی کیوں نہ ہو اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب شہر ہے اور آپ کسی حالت میں بھی مدینہ طیبہ کی جدائی برداشت نہیں کرتے۔ آپ نے صرف ایک مرتبہ حج ادا کیا تا کہ فرض ادا ہو جائے ایک حج ادا کرنے کے بعد پھر دوبارہ کبھی آپ مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ نہیں گئے کہ شاید مدینہ طیبہ کے علاوہ دوسری جگہ موت آجائے آخری دم تک مدینہ طیبہ میں رہے وہیں موت آئی اور آپ وہیں دفن ہوئے۔

[جذب القلوب]

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس
ستم گر الٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

خاکِ مدینہ منورہ شفا ہے

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ سے بہت محبت تھی آپ جب کسی سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ طیبہ کے قریب پہنچتے تو اپنی سواری کو تیز کر دیتے اور بے چین ہو جاتے کہ کسی طرح جلد از جلد مدینہ منورہ میں داخل ہو جائیں اور آپ کا دل مبارک مدینہ طیبہ میں پہنچ کر سکون پاتا اگر مدینہ منورہ کے گرد وغبار آپ کے چہرے اقدس پر پڑتے تو آپ صاف نہ فرماتے اگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے کوئی اپنا چہرہ گرد وغبار کی وجہ سے چھپاتا تو شہنشاہِ مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع فرماتے اور کہتے کہ خاک مدینہ شفا ہے اسی لئے مدینہ منور کا ایک نام شافیہ ہے۔

کس خاکِ پاک کی تو بنی خاکِ پا شفا
تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے

[امام عشق محبت فاضل بریلوی]

Marfat.com

مدینہ منورہ کا ادب واحترام

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو! آپ مدینہ منورہ کا ادب واحترام حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھئے! آپ تمام عمر مدینہ منورہ میں رہے مگر بیماری یا مجبوری کے علاوہ کبھی شہر میں بول وبراز نہیں کیا۔ بہت سے ترکی گھوڑے بادشاہ نے آپ کی سواری کے لئے نذر کئے تھے جو آپ کے دروازے پر بندھے رہتے مگر آپ شہر مدینہ طیبہ کے اندر کبھی کسی گھوڑے پر سوار نہیں ہوئے ہمیشہ شہر کے اندر پا پیادہ چلتے جب لوگ سواری پر سوار ہونے کے لئے ضد کرتے تو آپ سختی سے انکار کردیتے اور فرماتے کہ اے لوگو! مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ جس مقدس شہر کے چپہ چپہ پر حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمِ ناز پڑے ہوں میں اس شہر کی مبارک زمین کو اپنی سواری کے جانوروں کے پاؤں سے روندتا ہوا چلوں اور آپ شہر مدینہ منورہ کی پرانی دیواروں کو چوم لیا کرتے تھے شاید ان پر مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستِ مبارک لگا ہو۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان پکار اٹھتے ہیں۔ ؎

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

مدینے کا مسافر

حضرت ابوعمران واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت کروں راستے میں پانی ختم ہوگیا اور پیاس کی شدت سے پریشان ہوگیا اور مایوس ہوکر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک سبز پوش سبز گھوڑے پر بیٹھا ہوا تشریف لایا اور اس کے ہاتھ میں سبز ہی رنگ کا پیالہ تھا اور پیالہ میں پانی بھی سبز رنگ کا ہی تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دیا اور میں نے جی بھر کر پانی پیا میں نے دیکھا کہ پیالہ سے پانی کم بھی نہیں ہوا سبز پوش نے مجھ سے پوچھا کہاں جارہے ہو میں نے کہا رحمتِ دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں سلام کرنے مدینہ جارہا ہوں سبز

Marfat.com

پوش نے کہا جب وہاں پہنچو اور سلام کرو تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کرنا "رِضْوَانٌ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامُ" رضوانِ جنت آپ سبھوں کو سلام عرض کرتا ہے۔

[روض الریاحین]

پیارے دینی بھائیو! مدینہ منورہ کا سفر بڑا ہی مبارک سفر ہے اور مسافر مدینہ کے خادم رضوان جنت بھی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بہت بڑی شان ہے اور جنت والے بھی ان پر سلام بھیجتے ہیں جو لوگ ان سے دشمنی رکھتے ہیں گویا اہل جنت سے دشمنی رکھتے ہیں۔

مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے کو سزا

ایک معزز شخص نے مدینہ منورہ کی زمین کو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ردی اور بیکار کہا تو آپ نے اس کو تیس درے مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا یہ شخص تو قابلِ گردن زدنی ہے کیونکہ یہ اس مقدس سرزمین جہاں محبوب خدا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آرام فرما ہیں ردی اور بیکار کہتا ہے اس کو پاک اور فائدہ مند نہیں سمجھتا۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

جو ترے دَر سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

ریاض الجنۃ میں نماز اور دعا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانو! جب آپ مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا وَ صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

Marfat.com

وَجَنَّتِکَ وَاحْفِظْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

اس کے بعد ریاض الجنہ میں آئیں یہ وہ جگہ ہے جو منبر شریف اور روضہ مبارکہ کے درمیان ہے۔ مواجہ شریف میں حاضری سے پہلے یہاں دو رکعت نماز ادا کریں۔ اللہ عزوجل شانہٗ کی حمد کریں اور جن تمناؤں اور آرزوؤں کو لے کر گھر سے روانہ ہوئے ہوں ان کے پورا ہونے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے حجرہ اور منبر کے درمیانی جگہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور میرا منبر جنت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ ہے۔

اِس طرف روضے کا نور اُس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ والرضوان]

ان دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد تواضع اور انکساری سے مواجہ شریف میں حاضر ہوں اور بارگاہِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہدیۂ درود شریف اور سلام پیش کریں اور بارگاہِ رسالت میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے فرط جذبات میں جو مناسب الفاظ زبان پر جاری ہوں وہ عرض کریں اور کثرت سے درود شریف پڑھیں۔

[شفاء شریف]

حضرت انس بن مالک بارگاہ رسالت میں

دیکھنے والوں نے دیکھا ہے کہ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوتے تو دست بہ دعا ہو کر اس طرح منہمک کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والوں کو بعض وقت یہ شبہ ہوا کرتا تھا کہ وہ مصروف نماز ہیں پھر سلام کر کے واپس ہوتے تھے۔

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کر کے جب دعا کرو تو تمہارا چہرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ انور کی جانب ہونا چاہئے اس وقت قبلہ رخ نہ کیا کرو اور اس بات کا بھی خیال رہے کہ جالی شریف سے قریب ہو لیکن اس کو ہاتھ نہ لگاؤ کیونکہ یہ سوء ادب ہے حضرت امام مالک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں یہ گوارہ

Marfat.com

نہیں کرتا کہ کوئی شخص بارگاہِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کھڑے ہوکر دعا نہ کرے اور سلام کرکے چلا جائے۔

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

منبر شریف

دیکھنے والے حضرات کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معمول یہ تھا کہ وہ منبر شریف پر جہاں تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے اس جگہ کو پہلے ہاتھ لگاتے اس کے بعد اپنے چہرہ کو وہاں مس کرتے تھے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا معمول یہ تھا کہ جب وہ مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوتے تو منبر شریف کے اس جوڑ کو جو مرقد نبوی سے متصل ہے کہ اس کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اور سمت قبلہ کی جانب رخ کرکے دعاء کرتے تھے۔

[شفا شریف]

بارگاہِ رسالت میں سلام

حضرت یزید بن ابوسعید مہری فرماتے ہیں کہ میں عمر ثانی حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رخصت ہوتے وقت میں نے ان کو پوچھا میرے لائق کوئی خدمت ہو تو فرمائیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب مدینہ منورہ میں حاضر ہوں تو سب سے پہلے میری طرف سے بارگاہِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سلام عرض کرنا۔

اور یہ بھی منقول ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما شام سے باقاعدہ قاصد بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنا سلام عرض کرنے کے لئے روانہ کیا کرتے تھے۔

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ]

Marfat.com

فرشتہ ندا کرتا ہے

ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ میں نے بعض علماء سے سنا ہے کہ جو شخص مواجہ شریف میں کھڑا ہو کر آیت درود "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" پڑھے اور اس کے بعد ستر بار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ" عرض کرے تو ایک فرشتہ ندا کرتا ہے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا فُلَانُ" [اے فلاں تجھ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں] تیری تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور کوئی حاجت ضائع نہ ہوگی۔

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی]

عاشقوں کا طریقہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانو! عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب وہ حج بیت اللہ سے فارغ ہوتے ہیں تو مدینہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوتے ہیں۔ مسجدِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز ادا کرتے ہیں آرام گاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آنکھوں کو ٹھنڈک کرتے ہیں ریاض الجنہ کی زیارت سے شرف یاب ہوتے ہیں۔ منبر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرفیاب ہوتے ہیں منبر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے تسکین پاتے ہیں ان مقامات سے برکت حاصل کرتے ہیں جو لمس مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے ہیں اور ان مقامات کو آنکھوں سے لگاتے ہیں جو پائے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مس ہوئے ہیں وہ متبرک ستون جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکیہ بنے ہیں گویا کہ ذرّہ ذرّہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک سے نسبت حاصل رہی ہے اُس سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں اور ایک عاشقِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے یہی سرمایۂ حیات ہے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

Marfat.com

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی

اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عاشقانِ رسول میں سے ہیں جن کے نزدیک حرمین طیبین کی حاضری کا اصل مقصود آستانۂ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاضری ہے۔ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتقاد یہ ہے کہ اگر روضۂ انور کی زیارت کی نیت نہ ہو تو حج کعبہ کا کوئی لطف حاصل نہیں اور اس کے حج میں کوئی جان نہیں جو روضۂ انور کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ امام عشق ومحبت محبت میں سرشار ہو کر فرماتے ہیں ؎

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دوسری مرتبہ زیارت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو شوقِ دیدار میں روضہ تشریف کے مواجہ میں درود شریف پڑھتے رہے اور یقین کیا کہ ضرور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شربتِ دیدار پلائیں گے لیکن پہلی رات ایسا نہ ہوا تو عشق ومحبت میں بے چین ہو گئے اور آپ نے ایک نعتیہ غزل لکھی جس کا مطلع یہ ہے ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

اس غزل کے مقطع میں آپ نے سوز دل سے کہا ؎

کوئی کیا پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

یہ غزل عرض کرنے کے بعد قسمت جاگ اٹھی اور حالت بیداری میں اپنے سر کی آنکھوں سے مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

[حیاتِ اعلیٰ حضرت]

Marfat.com

یثرب کہنے کا کفارہ

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کو یثرب نہ کہیں۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ میں ایک حدیث آئی ہے کہ جو شخص یثرب کہے تو اس کو لازم ہے کہ اس کی تلافی اور کفارہ میں دس مرتبہ مدینہ کہے اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کیا ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں استغفار کرے کیونکہ اس کا نام طابہ ہے یثرب کہنے میں منع اس لئے ہے کہ معنی فساد، عذاب مواخذہ ہیں اور ایک کافر کا نام بھی ہے اسی وجہ سے اس مقدس شہر کو اس نام سے پکارنا منع ہے۔

[جذب القلوب]

پیارے دینی بھائیو! جس چیز کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت ہو جاتی ہے وہ مقدس ہو جاتی ہے۔ شہر مدینہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت ہو گئی لہٰذا وہ مقدس شہر ہو گیا اسے کبھی آپ یثرب نہ کہیں اگر کوئی یثرب کہتا ہے تو آپ منع کریں۔ ہمیشہ مدینہ طیبہ کہا کریں کیونکہ جس چیز کو اپنے محبوب سے نسبت ہو جاتی ہے وہ چیز بھی محبوب ہو جاتی ہے ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے مدینہ منورہ بھی ہمارے نزدیک محبوب ہے۔

مدینہ منوّرہ کے مختلف نام

ناموں کی کثرت ہی ظاہر کرتی ہے کہ وہ اس مقدس شہر کی کتنی عظمت و برکت ہے۔ اسماء الٰہی عزوجل شانہٗ اور القابِ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں اس کی عظمت و بزرگی بھی زیادہ ہے۔ روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں جس کے نام اتنے ہوں جتنے کہ مدینہ پاک کے نام ہیں۔ بعض علماء نے مدینہ منورہ کے تقریباً سو نام بیان کئے ہیں ان میں سے کچھ نام یہ ہیں[1]۔

طابہ۔ طیبہ۔ طیّبہ۔ طابیہ۔ ارض اللہ۔ ارض الہجرت۔ ایمان۔ بارّہ۔ برّہ۔ بلد۔ بیتِ رسول۔ جبّارہ۔ جابرہ۔ مجبورہ۔ جزیرۃ العرب۔ محبہ۔ حبیبہ۔ محبوبہ۔ حسنہ۔ خیّرہ۔ وخیرہ۔ شافیہ۔ عاصمہ۔ معصومہ۔ فاضحہ۔ مومنہ۔ مبارکہ۔ مجبورہ۔ حبرہ۔ محروسہ۔ محفوظہ۔ محفوفہ۔

---

[1] سبھی ناموں کے معنی اور وجہ تسمیہ بوجہ طوالت ترک کرتا ہوں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف میں معنی اور وجہ تسمیہ حدیث اور علماء کرام کے اقوال کی روشنی میں لکھا ہے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

مرحومہ۔ مرزوقہ۔ مسکینہ۔ مسلمہ۔ مطیبہ مقدسہ۔ مقر۔ مکینہ۔ ناجیہ۔ المدینہ۔ اس مقام شریف کے مشہور ناموں سے ہے اور اسی سے مشہور ہے۔

مدینہ منورہ میں فرشتوں کا نزول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کا فرشتہ جو ایمان والوں کے دلوں پر الہام والقاء کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں مدینہ کا رہنے والا ہوں اور ہرگز اس شہر سے باہر نہ جاؤں گا جب اس بات کو حیا کے فرشتہ نے سنا تو کہنے لگا میں بھی تیرے ساتھ ہوں اور میں کبھی تجھ سے جدا نہ ہوں گا۔ ایک روایت میں ہے کہ صبح کے وقت ستر ہزار فرشتے آسمان سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے حاضر ہوتے ہیں۔ وہ عصر کے وقت واپس ہو جاتے ہیں پھر ستر ہزار فرشتے عصر کے وقت آتے ہیں صلوٰۃ وسلام پیش کر کے واپس ہو جاتے ہیں۔ پھر قیامت تک ان فرشتوں کو دوبارہ حاضری نصیب نہ ہوگی۔

ستر ہزار صبح ہے ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے وہ دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

[حدائق بخشش]

روئے زمین سے افضل

علمائے کرام اس مقام کو تمام روئے زمین پر فضیلت دی ہے جو اعضائے شریفہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملے ہوئے ہے۔ یہاں تک کہ خانۂ کعبہ سے بھی افضل ہے اور بعض علماء نے تو یہاں تک کہا ہے کہ عرش سے بھی افضل ہے کیوں نہ ہو کہ آسمان و زمین سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہی کی وجہ سے معزز ہے۔ معراج کی رات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ندا آئی کہ آپ نعلین پاک نہ اُتاریں بلکہ نعلین پاک پہن کر عرش پر تشریف لائیں جو زمین پاک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر

Marfat.com

سے لگی ہوئی ہے وہ بے شک عرش سے بھی افضل ہے۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ]

مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے تو حج کامل کا ثواب پاتا ہے اور اگر مسجد قبا میں دو رکعت نماز ادا کرے تو ایک عمرہ کا ثواب پاتا ہے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ شخص جو رات دن مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نماز ادا کرتے ہیں۔

[جذبُ القلوب]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ہزاروں نمازوں کے برابر ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔

بعض علماء کرام مدینہ منورہ کو مکہ مکرمہ سے افضل قرار دیتے ہیں، لیکن بعض علماء کے نزدیک مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔

[شفا شریف]

بریلی شریف کی دھرتی سے ایک عاشق رسول یوں پکار اٹھتے ہیں۔

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

دعاء

اے اللہ! ہم سبھوں کے دلوں میں محبتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محبتِ مدینہ منورہ عطا فرما۔ مدینہ منورہ کی زیارت نصیب فرما۔

اے اللہ ہم کو مدینہ منورہ میں موت دے۔

Marfat.com

اے اللہ ہم کو غلامانِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قبول فرما۔
اے اللہ ہم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا عطا فرما۔
اے اللہ ہم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت عطا فرما۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

نعت

اقبال عظیم

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
غلامانِ محمد [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] دور سے پہچانے جاتے ہیں
سرِ شوریدہ شوریدہ دلِ گرویدہ گرویدہ
مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا، پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ
وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہَ ۔

درودشریف کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

[ترجمہ: کنزالایمان سورۂ احزاب، پ۲۲ ع ۴]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت سے ظاہر ہوگیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے ساتھ ہمارے آقا ومولیٰ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجتا ہے اور اپنے مومن بندوں کو درودشریف بھیجنے کا حکم دیتا ہے۔ درودشریف کے فضائل وبرکات قرآن واحادیث سے ثابت ہیں۔ درودشریف کی برکت سے ہر مشکل کام آسان ہوجاتا ہے تکلیف دور ہوجاتی ہے۔ بے چین دل کو قرار ملتا ہے ایک عاشقِ رسول کے لئے درودشریف بہت بڑی نعمت ہے۔ درودشریف سے مردہ دل زندہ ہوجاتا ہے۔ درودشریف سے دعا قبول ہوتی ہے۔

درودشریف کی وجہ سے فرشتے کی توبہ قبول ہوئی

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات جو عجائبات دیکھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ ایک فرشتے کے پر جلے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ اس فرشتے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا، یہ فرشتہ وہاں گیا تو ایک معصوم شیر خوار بچہ دیکھا اور اسے رحم آیا، پھر واپس آگیا تو اللہ

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ نے اسے یہ سزا دی۔

یہ سن کر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل! کیا اس فرشتے کی توبہ قبول ہوسکتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے۔

اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ۔

جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سن کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! اس پر رحم فرما اور اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے محبوب اس کی توبہ یہ ہے کہ یہ آپ پر دس بار درود شریف پڑھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا تو اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس بار درود شریف پڑھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس فرشتے کو بال و پر عطا فرمائے اور وہ اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے اس پر رحم فرمایا ہے۔ سبحان اللہ! ہمیں اور آپ کو چاہئے کہ ہم درود شریف کو اپنا ذکر اور ورد بنالیں۔

[آبِ کوثر بحوالہ رونق المجالس]

دل پاک ہوجاتا ہے

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کردیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کردیتا ہے۔

[القول البدیع]

درود شریف سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے

سید محمد بن سلیمان جزوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دربارِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات پر جس پر درود شریف پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ یا اللہ درود شریف بھیج اس ذات پر جس ذاتِ گرامی پر درود شریف بھیجنے سے اولیائے کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں۔ یا اللہ درود بھیج اس حبیب پر جس پر درودِ پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر تیری رحمت

Marfat.com

نچھاور ہوتی ہے اور بڑوں پر بھی۔ یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول پر جس پر درود پاک پڑھنے سے ہم دونوں جہاں میں ناز و نعمت میں رہیں۔ حضرت علامہ فاسی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندوں کے لئے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضاء الٰہی اور قربِ الٰہی کا زیادہ حقدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رحمت حاصل کرنے کا زیادہ حقدار ہوگا اور اس کے سارے کام آسانی سے ہو جائیں گے اور اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اس کی سیرت پاکیزہ اور دل روشن ہوگا۔

[مطالع الموات بحوالہ آبِ کوثر]

جنت کا راستہ بھول گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم)

درود شریف بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص درود پاک نہ پڑھے جب کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ مبارک سنے اور جنت بھول جانے سے مراد یہ ہے کہ اگر ان کے پاس اعمالِ صالحہ بھی موجود ہیں اور جنت کا حقدار بھی ہے لیکن جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا اور اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔

[بحوالہ آبِ کوثر]

بخیل کون؟

مشکوٰۃ شریف میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ شخص مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ پیارے دینی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم بخل نہ کریں بلکہ جب بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ مبارک ہم سنیں فوراً خلوصِ دل سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رسالت میں درود شریف بھیجیں۔

Marfat.com

زیارتِ رسول سے تین شخص محروم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ پہلا اپنے والدین کا نافرمان۔ دوسرا میری سنت کو چھوڑنے والا۔ تیسرا جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ برادرانِ اسلام! بدنصیب ہے وہ شخص جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم رہے ہم کو چاہئے کہ ہم سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے رہیں تا کہ کل قیامت میں ہم گنہ گاروں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت میں پناہ مل سکے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

چاندی کے کاغذ سونے کا قلم

سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اے میری امت! مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات درود شریف کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ ایک اور جگہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ فرشتے لکھتے ہیں کہ کون شخص جمعرات اور دوشنبہ کی رات کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہے۔

[بحوالہ سعادۃ الدارین]

ایسا نور جو ساری دنیا پر چھا جائے

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے مروی ہے کہ حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری دنیا میں تقسیم کر دیا جائے تو ساری دنیا پر چھا جائے۔ سبحان اللہ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

Marfat.com

صَلوٰۃً وَّسَلَاماً عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

[آب کوثر]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظلم کرنے والا کون؟

نزہتہ المجالس میں ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے گلاب کا پھول سونگھا اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں معراج سے واپس آیا تو میرے پسینے کا ایک قطرہ زمین پر گرا تو اسی سے گلاب پیدا ہوا۔ لہٰذا جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کا پھول سونگھے۔ سبحان اللہ!

[مدارج النبوۃ ج ۱]

لہٰذا وہ لوگ اس سے سبق حاصل کریں جو شادی بیاہ اور قرآن خوانی کے مواقع پر پھولوں کے استعمال کو شرک اور بدعت کہتے ہیں۔

بخشش کا پروانہ

فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کی طرف سے کچھ خاص فرشتے مقرر ہیں اور وہ گشت کرتے رہتے ہیں جب وہ ذکر الٰہی کی مجلس کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو تو جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں تو سبھی فرشتے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کیونکہ اب یہ لوگ اپنے گھروں کو بخشائے ہوئے جا رہے ہیں۔

[بحوالہ سعادۃ الدارین]

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل ہمیں اور آپ کو ایسی مجالس میں شرکت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کوئی بھی بدنصیب نہیں

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ

Marfat.com

فرشتے مقرر ہیں جو ذکر الٰہی کے حلقہ کو تلاش کرتے ہیں تو جب کسی حلقۂ ذکر سے گزرتے ہیں تو ان حلقہ والوں کو گھیر لیتے ہیں پھر اپنوں میں سے ایک گروہ فرشتوں ہی کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں روانہ کرتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! وہ تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں اور تجھ ہی سے اپنی آخرت اور دنیا کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اس پر اللہ رب العزت فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گنہ گار ہے وہ کسی اور کام کے لئے آیا تھا۔ انکو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل جل کر بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بدنصیب نہیں رہتا۔

[بحواله سعادة الدارين]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ

فرمایا آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے قرآن پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد وثنا کی اور مجھ پر درود شریف پڑھا تو اس نے اپنی بھلائی تلاش کر لی۔ ایک دوسری جگہ میرے پیارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ہر دن پچاس بار درود شریف پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ سبحان اللہ! اے شمع رسالت کے پروانو! ہمیں اور آپ کو چاہئے کہ ہم اور آپ روزانہ کوشش کریں اور کم از کم پچاس مرتبہ درود شریف کا نذرانہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں نذر کریں۔

[بحواله القول البديع]

موت کے وقت بخشش کی دعا

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! اللہ تعالیٰ [جل شانہٗ] نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے

Marfat.com

اور قبہ کو آپ کی کرامت کے ہواؤں نے گھیر رکھا ہے اس قبہ مبارک میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھتے ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ ساری دنیا سے فرمائے گا کہ اس بندے کے لئے استغفار اور بخشش کی دعا کرو۔

[نزهته المجالس جلد دوم]

دلوں کا زنگ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر عطا فرماتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ سرکار دو عالم علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے ہیں ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہے اور ایمان والوں کے دلوں سے زنگ دور کرنا مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ علی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

[بحواله آب کوثر]

خوشبودار سیاہی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود شریف لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ ایک دوسری جگہ اللہ کے پیارے حبیب سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا تو ان کی سیاہی سے خوشبو پھوٹتی ہوگی وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہے فرشتوں ان کو جنت میں لے جاؤ۔ سبحان اللہ!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ

Marfat.com

صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔ [چھ لاکھ درود شریف کا ثواب]

[بحوالہ سعادۃ الدارین]

پُل صِراط کا نور

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو ارشاد فرمایا میں نے آج رات ایک عجیب منظر دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا کبھی وہ چلتا ہے کبھی گرتا ہے کبھی وہ لٹک جاتا ہے تو وہ درود جو اس نے مجھ پر پڑھا تھا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر پل صراط پار کرا دیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود شریف پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اس کے اجر کا پیمانہ بھر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

[القول البدیع]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ۔

[درودِ نور]

دُعاؤں کا محافظ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اے میری امت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے۔ تمہارے لئے رب کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی تطہیر۔ [پاک کرنے والا]

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو اسے اپنے اور حضرت صدیق اکبر [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کے درمیان بٹھا لیا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ہیں۔ جب وہ چلا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ میرا وہ امتی ہے کہ جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ۔

[آب کوثر]

مزرع الحسنات میں مذکور ہے کہ جو کوئی یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو ستر [۷۰] فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ!

کم یا زیادہ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

[القول البدیع]

نیکی لکھنے والے فرشتے کو تھکا دیا

ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں موسم بہار میں گھر سے باہر نکلا اور یوں درود پڑھنے لگا یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر یا اللہ درود بھیج اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی کے برابر یا اللہ درود بھیج اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سمندروں کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ درود بھیج ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ان تمام چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں، تو غیب سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت کا حق دار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔ سبحان اللہ!

[نزھة المجالس]

نیکیاں مُنہ پہ ماردی جائیں گی

ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشہد کے لئے بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات میں جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم سے مشرف ہوئے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے امتی تو نے مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھا۔ اس بزرگ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں ایسا ڈوب گیا کہ درود شریف پڑھنا یاد نہ رہا۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، سب عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے اور سن! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ساری دنیا والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں مجھ پر درود پاک پڑھنے کی نیکی نہ ہو تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی ان میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ،

[بحوالہ آب کوثر۔ درۃ الناصحین]

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہمیں ہمیشہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درود پاک نے دوزخ سے بچالیا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں سے کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ میں داخل کیا جاتا ہے۔ اچانک دیکھیں گے کہ حبیب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت آدم علیہ السلام آواز دیں گے اے اللہ کے حبیب آپ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ میں لے جا رہے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے اللہ تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!۔

فرشتے یہ سن کر عرض کریں یا حبیب اللہ ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کرتے۔ ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے رب

Marfat.com

کریم! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا ہے کہ تو مجھے میری امت کے بارے میں رسوا نہیں کرے گا۔ عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے محبوب کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو۔ فرشتے ان کو فوراً میزان پر لے جائیں گے اور جب ان کے اعمال کو وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں اس کو جنت لے جاؤ۔ جب فرشتے اسے جنت لے جاتے ہوں گے وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو اس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں۔

پھر وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے، آپ کے اخلاق کتنے اچھے ہیں آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا، میری غلطیوں کو معاف کرایا آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ہوں اور یہ نور کا سفید کاغذ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں تیرے واسطے آج ہی کے دن کے لئے اسے محفوظ رکھا تھا۔ [سبحان اللہ!]

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ صَلٰوۃً وَّ سَلَاماً عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ [صلی اللہ علیہ وسلم]

[مدارج النبوۃ]

نجات کا راستہ

ایک نیک بزرگ نے خواب میں ایک ڈراؤنی اور خطرناک صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں تیرا عمل ہوں، پھر اس بزرگ نے پوچھا تجھ سے نجات کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرنے سے نجات ہو سکتی ہے۔

[سعادۃ الدارین]

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِمَ صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم]

Marfat.com

سوالاتِ قبر سے بچالیا

حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہوگیا میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا۔ حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں بڑے بڑے خطرناک منظر میرے سامنے آئے۔ منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا خطرناک اور دشوار آیا یہاں تک میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا بھی ہے یا نہیں!

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی اس وجہ سے تم پر مصیبت آئی۔ پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہوگیا جو نہایت خوبصورت تھا اور اس کے جسم سے خوشبو پھوٹتی تھی۔ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات وہ انسان مجھے پڑھاتا گیا اور میں فرشتوں کے جوابات دیتا گیا اور میں کامیاب ہوگیا پھر میں نے اس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں تیرا وہ درود شریف ہوں جو تو دنیا میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ رہوں گا قبر میں حشر میں پل صراط پر میزان پر ہر مشکل مقام پر میں تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔

[بحواله جذب القلوب]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ضَاقَتْ حِيْلَتِىْ اَدْرِكْنِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

یہ درود حل المشکلات۔ سرکار سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص میرے نام کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھتا ہے جب تک میرا نام موجود رہے گا۔ فرشتے اس کے گناہوں کی معافی اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجرم کی نمازِ جنازہ پڑھائی

بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہ گار اور مجرم تھا اس نے سو سال یا دو سو سال تک

Marfat.com

گنہ میں زندگی گزار دی۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی۔ اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ وفات کر گیا ہے بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس کو وہاں سے اٹھائے تجہیز و تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھیں اور لوگوں کو جنازہ کی رغبت دلائیں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وہاں پہنچے تو اس میت کو دیکھ کر پہچان لیا اور عرض کی یا اللہ یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا، سزا کے بجائے اس فضل وکرم کا حقدار کیسے ہوا۔ فرمانِ الٰہی ہوا بیشک یہ بہت بڑا گنہ گار اور مجرم تھا لیکن اس نے ایک دن تو ریت مبارکہ کھولی اور اس میں میرے پیارے حبیب ومحبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا تو اس نے فرط محبت سے بوسہ دیا اور درود پاک پڑھا۔ اس نام پاک کی تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

[آب کوثر بحوالہ مقاصد السالکین]

موت کی سختی سے عافیت

ایک مریض زندگی کی آخری سانس لے رہا تھا اس کا دوست تیمارداری کے لئے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جانکنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ اس مریض نے جواب دیا مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی ہے کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے جو اللہ کے پیارے حبیب سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ اسے موت کی سختی اور تکلیف سے راحت بخشتا ہے۔

[نزهة المجالس]

دلائل الخیرات لکھنے کی وجہ

حضرت سیّد محمد بن سلیمان جزولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دلائل الخیرات کے مصنف ہیں۔ آپ ایک جگہ تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا آپ نے وضو کا ارادہ فرمایا دیکھا تو ایک کنواں ہے جس میں پانی بھی موجود ہے لیکن پانے نکالنے کے لئے کوئی سامان موجود نہیں۔ آپ اسی

Marfat.com

فکر میں تھے کہ ایک بچی نے مکان سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا: بیٹی مجھے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس بچی نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے تو آپ نے فرمایا مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سن کر اس بچی نے کہا آپ ہی ہیں جن کی تعریف کے ڈنکے بج رہے ہیں مگر کنویں سے پانی نکال نہیں سکتے یہ کہہ کر اس بچی نے اپنا تھوک اس کنویں میں ڈالا تو فوراً پانی کناروں تک آ کر زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اس بچی سے قسم دے کر پوچھا بیٹی تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا۔ بچی نے کہا جو کچھ آپ نے دیکھا اس ذاتِ گرامی پر درود پاک پڑھنے کی برکت ہے اگر آپ جنگل میں چلے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں یہ سن کر حضرت شیخ جزولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ درود شریف کے متعلق ایک کتاب لکھوں گا۔ پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام دلائل الخیرات ہے جو آج ساری دنیا میں مشہور ہے۔

[سعادۃ الدارین]

فرشتوں کے ساتھ

ابن عساکر میں ہے جعفر بن عبداللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرشتوں کے ساتھ آسمان پر نماز پڑھ رہے ہیں تو میں نے پوچھا آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا تو آپ نے فرمایا میں نے ہزاروں حدیثیں اپنے ہاتھ سے لکھیں اور ہر حدیث کے ساتھ ''عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' لکھا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ [سبحان اللہ]

[الکلام الاوضح]

سب سے زیادہ بخیل کون؟

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں آدمی کی بخیلی کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ بھیجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ بخیل وہ شخص ہے جو میرا ذکر سن کر درود نہ پڑھے اور بد

Marfat.com

بختی میں مبتلا ہو جائے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو میرا ذکر سن کر درود شریف نہ پڑھے۔ جو شخص اپنے آپ کو ایسی نیک بختی سے دور رکھے اور ایسی بیش قیمت دولت سے محروم رکھے اس سے بڑھ کر بخیل کون ہو سکتا ہے کیونکہ بخیل ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ کبھی ختم نہ ہو اور جو دوسرے کے پاس ہے وہ میرے پاس آجائے، تو اللہ کے پیارے حبیب و محبوب روحی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھنے والا ایسی بدبختی کا شکار ہے۔

پیارے دینی بھائیو! آپ ایسی بدبختی سے دور رہئے اور جوں ہی میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی یا ذکر پاک سنیں فوراً درود شریف کا نذرانہ پیش کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم]

[الکلام الاوضح]

قیامت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ قریب کون؟

حضورِ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص مجھ پر درود زیادہ پڑھے گا قیامت کے دن ہر جگہ وہ مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگا۔ حدیث کا مفہوم ہے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف زیادہ بھیجو کیونکہ فرشتے اس روز حاضر ہوتے ہیں اس کا درود مجھے پہنچتا ہے وہ دنیا کے کسی گوشے میں پڑھے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] بعد وفات تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وفات کے بعد بھی کیونکہ زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام ہے۔

[الکلام الاوضح]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سلام کا جواب دیتے ہیں

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ گشت کرنے والے فرشتے مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں کا بیٹا فلاں نے آپ پر سلام بھیجا ہے۔ ابو شیخ نے اپنی کتاب میں بعض صحابۂ کرام سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اپنے بستر پر سورہ ملک پڑھے پھر چار بار یہ کلمات کہے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ رَبُّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبُّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبُّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ کُلِّ اٰیَۃٍ اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ تَحِیَّۃً وَّ سَلَامًا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دو فرشتے مقرر کرے جو میرے پاس آکر عرض کرے۔ اے محمد فلاں ابن فلاں سلام ورحمتہ اللہ کہتا ہے اور اس پر خدا کی رحمتیں و برکتیں یعنی میں وعلیکم السّلام کہتا ہوں۔

[الکلام الاوضح]

سو[۱۰۰] حاجتیں پوری ہوں

حضرت شیخ حافظ احمد بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص نماز فجر کے بعد بغیر کلام کئے مجھ پر سو بار درود شریف بھیجے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ تیس دنیا میں اور ستر جمع رکھے یعنی ستر آخرت میں پوری ہونگی۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود شریف کس طرح پڑھنا چاہئے تو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

[الکلام الاوضح]

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب

ایک روز سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو جہاد کرے اور اسلام کو پھیلائے چار سو حج کا ثواب پائے جو لوگ حج اور جہاد کی طاقت نہ رکھتے تھے بہت زیادہ غمگین ہو گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی بھیجی کہ اے محبوب جو امتی آپ پر درود شریف بھیجے گا وہ چار سو غزوہ کا ثواب پائے گا اور ہر غزوہ کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا۔

[الکلام الاوضح]

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عرش کا سایہ

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین شخص عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ تین شخص کون ہیں؟ تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میری غمگین امتی کا غم دور کرے اور جو میری سنت کو زندہ کرے اور جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے۔

[الکلام الاوضح]

ہر قطرہ سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا کا ایک فرشتہ ہے جس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب میرا کوئی امتی مجھ پر محبت کے ساتھ درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر کو جھاڑتا ہے تو اس کے پروں سے جو قطرہ ٹپکتا ہے تو ہر قطرہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک درود شریف پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں جو مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور اس درود شریف پڑھنے والے کے واسطے استغفار کرتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

[الکلام الاوضح]

غلام آزاد کرانے سے بہتر

حضرت شیخ ابن ابی عاصم ارشاد فرماتے ہیں کہ درود شریف غلام آزاد کرانے کے برابر ہے۔ اور حضرت ابوالقاسم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ درود شریف غلام آزاد کرانے سے بہتر ہے۔

ترمذی شریف میں ہے حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان روک دی جاتی ہے اور بلند نہیں ہو پاتی جب تک حضور رحمتہ

Marfat.com

للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھتا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں تشریف لائے۔ پس میں بیٹھ کر خدا کی تعریف وثنا شروع کی۔ پھر مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا پھر اپنے واسطے دعا کی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ سوال کر تجھے دیا جائے گا۔ سبحان اللہ!

[الکلام الاوضح]

میدانِ محشر میں پیاس سے حفاظت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا تو چاہتا ہے کہ میدانِ محشر میں پیاس سے محفوظ رہے تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہاں میرے رب میں چاہتا ہوں کہ میدانِ محشر میں پیاس سے محفوظ رہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہوا کہ میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھو۔

روایت ہے کہ جب محدثین قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں حساب کے لئے جائیں گے تو حکم ہوگا کہ بہشت میں داخل ہو کہ تم میرے محبوب پر درود شریف بہت پڑھا کرتے تھے۔

[الکلام الاوضح]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جنت میں

سعید ابن عطار فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف تین بار صبح اور تین بار شام کو پڑھے تو اس کے گناہوں کی جڑ اکھڑ جائیں۔ اس کے نامہ اعمال سے تمام گناہ مٹ جائیں اس کی تمام امیدیں پوری ہوں، دشمنوں پر غالب رہے نیک کام کرنے کی توفیق ہو اور جنت میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالشَّرَفَ

Marfat.com

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّی اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْحَیٰوةِ رُوْیَتَهُ وَارْزُقْنِیْ صُحْبَتَهُ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِهٖ شَرَابًا مَرِیْئًا سَائِغًا هَنِیْئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنَّا تَحِیَّةً وَّسَلَامًا اَللّٰهُمَّ کَمَا اٰمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْجَنَّةِ رُوَیْتَهُ۔

[الکلام الاوضح]

جنت سے دوری

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ بھیجے وہ دوزخ میں جائے۔ ایک اور جگہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستوں سے دور ہو گیا۔ اللہ اکبر۔

[الکلام الاوضح]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوسہ لیا

حضرت شیخ محمد بن سعید بن مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں سوتے وقت سو بار درود شریف پڑھا کرتا تھا ایک روز رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں اپنا منہ آگے لاؤ میں اسے چوموں اس لئے کہ تو اس منہ سے درود شریف پڑھا کرتا ہے۔ میں اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کا لحاظ رکھتے ہوئے میں نے اپنا رخسار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کیا آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب نیند سے بیدار ہوا تو اپنا تمام گھر مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ دن تک میرے رخسار سے میری بیوی کو خوشبو ملتی رہی جسے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بوسہ دیا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ

Marfat.com

وَصَحْبِهٖ وَسَلِمْ۔

[الکلام الاوضح]

ایک درود شریف سے ستر [۷۰] بخشے گئے

ایک عورت نے خواب میں اپنی بیٹی کو سخت عذاب میں دیکھا اور اس کا حال حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ کرو۔ اتفاقاً اسی روز حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کی بیٹی کو خواب میں دیکھا جو بہترین تخت پر بیٹھی ہے، سر پر شاندار زرین تاج رکھا ہوا ہے آپ کو تعجب ہوا آپ نے فرمایا تیری ماں تو اس کے خلاف بیان کی تھی لڑکی نے جواب دیا۔ میری ماں نے بالکل سچ کہا تھا ہم ستر آدمی عذاب میں گرفتار تھے ایک شخص ہماری قبروں کی طرف سے گزرا اور اس نے ایک درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم کو بخش دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی درود شریف کی برکت سے ہم سب کو عذاب سے نجات دی جو فضل وکرم آپ دیکھ رہے ہیں یہ میرے حصے میں آیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

[الکلام الاوضح، القول البدیع]

درود پاک کی برکت سے اولاد ہوئی

حضرت عزیز اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عظیم آباد میں دو سوداگر جو آپس میں بھائی تھے بیان کرنے لگے کہ ان کے والد اولاد سے محروم تھے کسی درویش [بزرگ] سے التجا کی کہ کوئی وظیفہ بتایئے تو انہوں نے فرمایا کہ کروڑ بار درود شریف غیر معین مدت میں پڑھو یا پڑھواؤ اور جس سے پڑھواؤ اس کی خوب دلجوئی خاطر تواضع کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو درود شریف کی برکت سے اولاد عطا فرمائی۔

[الکلام الاوضح]

اور کشتی بچ گئی

فاکہانی نے شیخ صالح موسیٰ سے نقل کیا ہے کہ میں کشتی میں سوار تھا۔ اچانک سمندر میں

Marfat.com

طوفان برپا ہوا اور اس سے نجات پانے کی امید کم تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں مجھ سے فرمایا اہلِ کشتی سے کہو ہزار بار درود تُنَجِّیْنَا پڑھیں۔ جب میں بیدار ہوا اور کشتی والوں سے پورا واقعہ کہہ سنایا تو سبھوں نے درودِ تُنَجِّیْنَا پڑھنا شروع کر دیا۔ ہم سب مل کر تین سو کے قریب پڑھے ہوں گے کہ طوفان رک گیا اور کشتی ڈوبنے سے بچ گئی۔ سبحان اللہ!

اَللّٰھُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلِمَ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

[فجر منیر]

سب دعاؤں کا مجموعہ

حضرت شیخ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ سب دعاؤں کا مجموعہ ہے اور حضرت نصر بن سمیل فرماتے ہیں کہ جس نے اَللّٰھُمَّ کہا گویا اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کے تمام ناموں کے ساتھ یاد کیا۔ بعض بزرگانِ دین ارشاد فرماتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ اسم اعظم ہے۔

[الکلام الاوضح]

اَسی[۸۰] سال کے گناہ معاف

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اس کے لئے پل صراط پر نور ہے جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اَسی ۸۰ بار درود شریف بھیجے تو اس کے اَسی برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود کس طرح پڑھا جائے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

[الکلام الاوضح]

اَسی[۸۰] برس کی عبادت کا ثواب

ابن الشکول ارشاد فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر یہ درود شریف پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِمْ

Marfat.com

تَسْلِیْمًا۔ تو اس کے اسی برس کے گناہ بخشے جائیں گے اور اسی برس کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

برادرانِ اسلام! یہاں عفو گناہ سے مراد گناہ صغیرہ ہیں، گناہ کبیرہ نہیں اور صغیرہ گناہوں کی بھی معافی دل کے اخلاص اور درود شریف کی مقبولیت پر موقوف ہے۔

گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درود شریف کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے آثار مشائخ میں لکھا دیکھا جو شخص رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو اور ایک لاکھ نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ اور اسے وَلِیِ اَللہ پکارا جاتا ہے آگے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام تابعین عظام اور مشائخ کرام نے اپنا وظیفہ مقرر کر لیا ہے اگر کسی رات کو وظیفہ ناغہ ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو مردہ تصور کرتے اور اپنا ماتم کرتے اور یہ کہتے کہ اگر ہم زندہ ہوتے تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں ناغہ نہ کرتے۔

[ہشت بہشت]

درود شریف کی برکت سے شفا پانا

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہارون رشید چھ ماہ تک بیمار رہے اور قریب المرگ ہو گئے۔ اتفاق سے شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس سے گزرے جب اس نے سنا تو شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلوا بھیجا۔ جب آپ نے دیکھا تو فرمایا آپ اطمینان رکھئے انشاء اللہ تعالیٰ آج ہی یہ بیماری دفع ہو جائے گی۔ شیخ نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس پر ہاتھ پھیرا تو ہارون رشید فوراً تندرست ہو گئے اور یہ تندرستی درود شریف کی برکت سے حاصل ہوئی۔

[ہشت بہشت]

درود خواں میرے نبی [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کا محبّ ہے

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب مکاشفۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک آدمی

Marfat.com

حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجتا تھا اس آدمی نے ایک رات کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ اس شخص نے عرض کیا حضور آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ آپ نے جواب دیا میں تمہیں پہچانتا ہی نہیں ہوں۔ عرض کی حضور مجھے کیسے نہیں پہچانتے حالانکہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ آپ اپنے امتی کو اس کی ماں سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا علماء نے سچ کہا ہے لیکن تو نے درود شریف بھیج کر اپنی یاد نہیں دلائی۔ میرا کوئی امتی مجھ پر جتنا درود شریف بھیجتا ہے میں اسے اتنا ہی پہچانتا ہوں۔ اس شخص کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور اس نے روزانہ ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے میرے پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اب میں تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شفاعت کروں گا اس لئے کہ وہ شخص محبوب خدا حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محب بن چکا تھا۔

[مکاشفة القلوب]

برائیاں مٹ جاتی ہیں

حضرت مولانا نقی علی خاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ عمرو نیاز کی حدیث میں آیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص خلوص اور محبت کے ساتھ مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس برائیاں مٹ جاتی ہیں۔

پیارے دینی بھائیو! یہ کتنی بڑی خوش بختی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بندۂ ناچیز اور گناہ گار پر دس رحمتیں نازل کرے اسے اپنے سلام سے مشرف کرے اور اس کے دس درجے بلند کرے۔

[سرور القلوب]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ [مفاخر الاسلام] سے نقل کرتے ہیں کہ

Marfat.com

جو شخص جمعہ کے دن یہ درود شریف پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے یا اپنا وہ مکان دیکھے جو اس کے لئے جنت میں تیار کیا گیا ہے اور پڑھنے کی ترکیب یہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی رات میں دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس بار سورہ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ہزار بار یہ درود شریف پڑھے۔ صَلَّی اللّٰہَ عَلٰی اَلنَّبِیِ الْاُمِیِّ۔ اور دوسری ترکیب یہ لکھتے ہیں جو بہت ہی زیادہ مجرّب ہے۔ جمعہ کی رات میں دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پھر سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔ اگر ایک بار میں زیارت سے مشرف نہ ہو تو تین جمعہ تک ایسا ہی کرے انشاء اللہ چوتھی بار کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ذَالِکَ

[سرور القلوب]

فرشتے درود بھیجتے ہیں

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کتاب میں درود شریف لکھتا ہے صبح و شام فرشتے اس پر درود شریف بھیجتے ہیں جب تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اس کتاب میں باقی رہتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص کتاب میں درود پاک لکھتا ہے تو گویا اس کی درود خوانی ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ جب تک کہ میرا نام اس کتاب میں رہتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں درود شریف پڑھنا غلام اور لونڈی آزاد کرانے سے بہتر ہے۔

[سرور القلوب]

ہر حرف کے بدلے دس[۱۰] نیکیاں

ابو سلیمان محمد بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا اے ابو سلیمان! جب میرا ذکر حدیث پاک میں آتا ہے تو صلی اللہ علیہ وآلہ لکھتا اور وسلّم چھوڑ دیتا ہے اس میں چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں

Marfat.com

ہیں۔تو تم چالیس نیکیاں چھوڑ دیتے ہو۔

حضرت حسن بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جلدی کے سبب حدیث پاک میں درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ایک رات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔فرماتے ہیں تجھے کیا ہوا؟ جو ابو عمر طبری کی طرح مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔میں نے اس وقت سے عہد کرلیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا۔

[سرور القلوب]

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخشش

عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا ان کا حال دریافت کیا آپ نے جواب دیا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم کیا۔ بہشت مجھ پر اس طرح نچھاور کیا جس طرح دلہن پر کرتے ہیں پھر مجھ سے کسی نے یہ کہا کہ یہ مرتبہ تمہیں اس درود شریف کی برکت سے ملا جو تم نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

نمیری اور ابن الشکول نقل کرتے ہیں اہل شیراز سے کسی نے ابوالعباس احمد بن منصور کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد شیراز کی محراب میں حُلّۂ مُکلّف پہنے اور جڑاؤ تاج سر پہ رکھے ہیں پوچھا تم کو یہ مقام کیسے ملا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں درود شریف بہت پڑھا کرتا تھا۔

[سرور القلوب]

چودھویں کے چاند کی طرح

ابوحفص عمر بن حسین سمرقندی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو عرفات و منیٰ میں درود شریف کے علاوہ کچھ نہیں پڑھتا تھا میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا میرا باپ سود کھاتا تھا۔مرتے ہی اس کا منہ گدھے کی طرح ہوگیا۔مجھے نہایت ہی افسوس ہوا۔ روتے روتے سوگیا۔حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تیرا غم دور کیا۔ اسی حال میں باپ کا منہ جو دیکھا تو چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا پایا میں بے اختیار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر گیا اور ماجرا دریافت کیا تو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا باپ سود کھاتا تھا سود کھانے والے کا منہ دنیا یا آخرت میں گدھے کی طرح ہو جاتا ہے مگر تیرا باپ سوتے وقت مجھ پر سو بار درود شریف پڑھتا تھا۔ جب اس پر یہ آفت آئی تو وہ فرشتہ جو مجھے میری امت کا حال بیان کرتا ہے اس کے بارے میں بتایا میں نے رب تبارک وتعالیٰ سے اس کی شفاعت کی اور قبول ہوئی وہ شخص کہتا ہے جب میں خواب سے بیدار ہوا تو غیب سے آواز آئی کہ تیرے باپ کو درود وسلام نے بچالیا۔ اسی وقت میں نے یہ عہد کرلیا کہ کسی بھی حالت میں درود اور سلام نہ چھوڑوں گا۔

[سرور القلوب]

درندے بھاگ گئے

ابوالحسن شاذلی رحمۃ تعالیٰ علیہ کو کسی جنگل میں درندوں نے گھیر لیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ چھٹکارا کا کوئی راستہ نہیں ہے تو درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کیا۔ درندے فوراً بھاگ گئے اور ان کے شر سے نجات حاصل ہوئی۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر رات تین ہزار بار درود شریف پڑھتے تھے۔ جب آپ کا نکاح ہوا تو تین رات نہ پڑھ سکے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے خواب میں فرمایا کہ بختیار کاکی کو میرا اسلام پہنچاؤ اور کہو رات کو تم جو تحفہ بھیجا کرتے تھے تین رات سے نہیں بھیجے۔ اللہ اکبر!

[سرور القلوب]

قرض سے چھٹکارہ ملا

جذب القلوب جمع الجوامع سے نقل کیا ہے کہ کسی نیک مرد پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قاضی نے ایک مہینہ کی مہلت دی۔ جب اس نیک مرد کو کہیں سے کوئی امید نظر نہ آئی تو درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ آخر مہینے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا علی بن عیسیٰ

Marfat.com

وزیر سے جا کر کہو کہ میری طرف سے تین ہزار دینار دیوے اس نے بیدار ہو کر سوچا اگر وزیر مجھ۔ سے کوئی دلیل طلب کرے تو کیا جواب دوں گا اس دن نہ گیا دوسرے دن بھی وہی خواب دیکھا۔ تیسرے دن خود رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ کوئی دلیل چاہے تو کہنا ہر روز صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے درود شریف پڑھتا ہے اور اس طرح پڑھتا ہے کہ آج تک کسی کو معلوم نہیں وہ نیک مرد کہتا ہے میں اس کے پاس گیا اور خواب کا پورا حال بیان کیا۔ وزیر بہت خوش ہوا اور مجھے تین ہزار دینار عنایت کئے اور تین ہزار بال بچوں کے خرچ کے واسطے دیئے اور تین ہزار تجارت کرنے کے لئے دیئے اور قسم دی کہ کوئی ضرورت پڑے تو بلا تکلف مجھ سے بیان کرو۔ وہ نیک مرد بیان کرتا ہے کہ جب میں تین ہزار دینار قاضی کے پاس لے گیا اور پورا واقعہ سنایا تو اس نے کہا تیرا قرض میں ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے سن کر کہا کہ میں اپنا قرض معاف کرتا ہوں۔ وہ نیک مرد درود شریف کی برکت سے قرض سے چھٹکارہ پایا اور بہت سا مال اپنا گھر لے گیا۔ سبحان اللہ!

[سرور القلوب]

دوزخ سے نجات کا پروانہ

سخاوی ابوعبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ قطری سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے خلاد بن کثیر کو جانکنی کے وقت ایک رقعہ ان کے سرہانے پایا اس میں لکھا تھا۔ "هٰذَا بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ"۔ یہ دوزخ سے نجات کا پروانہ ہے۔ خلاد بن کثیر سے لوگوں نے پوچھا کہ تم کیا عمل کرتے تھے اس نے کہا: ہر جمعہ کو تین بار یہ درود شریف پڑھا کرتا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدَ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

[سرور القلوب]

مجلس وبال ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے۔ اللہ کا ذکر اور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہدیہ درود

Marfat.com

شریف نہ بھیجے تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن وبال ہوگی پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو بخش دے یا عذاب دے۔

[ابوداؤد شریف]

ایک کے بدلے دس

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سرکار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے چہرۂ انور سے خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آج آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے رب کا پیام آیا کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ دس گناہ مٹائے جائیں گے، دس درجات بلند کیے جائیں گے۔

ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ اے محبوب [صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم] جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا۔

درود پاک بارگاہِ خداوندی میں

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود شریف کو لے جا کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کرتا ہے پھر حکمِ الٰہی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ، یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

[القول البدیع]

ایک ہزار دِن تک نیکیاں لکھتے رہیں گے

نزہتہ المجالس میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب ومحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح وشام یہ درود شریف پڑھا کرے "اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاھُوَ اَھْلَہٗ"۔ تو ثواب لکھنے والے فرشتوں کو ہزار دن

Marfat.com

تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو یہ پڑھے: "جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّداً هُوَ اَهْلَهٗ" تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے۔ مشقت میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ ستر فرشتے ہزار دن تک ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

[الکبیر]

شفاعت واجب ہو جائے گی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم اذان سنو تو مؤذن کے الفاظ دہراؤ اس کے بعد مجھ پر درود شریف بھیجا کرو اس کے لئے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے وسیلے کے ذریعہ دعا کرو، وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

[مسلم شریف]

ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

[شفا شریف]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان مغرب و مشرق میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔

[فضائل میلاد]

زبان کاٹ دی گئی

ایک شخص حضور انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ صرف "صلعم"

Marfat.com

لکھتا تھا اس کی موت سے پہلے اس کی زبان کاٹ دی گئی۔ اللہ اکبر!

حضرت ابوزکریا عابدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور کے نام پر درود شریف لکھنا چھوڑ دیتا تا کہ کاغذ کی بچت ہو۔ اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اسی درد میں مر گیا۔ العیاذ باللہ۔

[سعادۃ الدارین]

کاتب کا ہاتھ کٹ گیا

شفاء الاسقام میں ہے کہ ایک کاتب تھا۔ کتابت کرتے وقت جہاں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکمل لکھا ہوتا تو وہ کاتب [اختصار کے ساتھ] صرف ''صلعم'' لکھتا۔ اس کی وجہ سے مرنے سے قبل اس کا ہاتھ کٹ گیا۔

[آبِ کوثر]

ذِلّت کی موت

ایک عالم دین کسی سیٹھ کے لئے جو مؤطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا اس کے لئے مؤطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اس نے جہاں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی آیا وہاں سے درود شریف کو حذف کر دیا اس کی جگہ صرف [ص] لکھ دیا۔ لکھ لینے کے بعد جب سیٹھ کے یہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دینے کا ارادہ کیا۔ مگر اس سیٹھ نے انعام دینے سے پہلے اس کی اس خیانت کو دیکھ لیا۔ دیکھنے کے بعد بجائے انعام دینے کے اسے دھکے دے کر نکال دیا اور پھر وہ عالم کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔

[سعادۃ الدارین]

کبھی محتاج نہ ہوگا

یہ حدیث پاک تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک آدمی نے یہ حدیث پاک سنی تو اس نے محبت اور شوق

Marfat.com

سے مذکورہ تعداد میں پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو مالدار بنا دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ اس سے پہلے مفلس اور حاجتمند تھا۔

پھر صاحب تحفۃ الاخیار نے فرمایا اگر کوئی شخص اسی تعداد سے روزانہ درود شریف پڑھے اور اس کی مفلسی دور نہ ہو تو اس کی نیت میں فتور ہے ورنہ جو شخص درود شریف سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا خواہ اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز موجود نہ ہو کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے کہ ختم ہونے والا نہیں اور یہ دُنیاوی مال سے افضل ہے۔

[آب کوثر]

شفاعت کا سوال

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں خواب میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔ تو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَکْثِرِ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ" یعنی مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

[سعادۃ الدارین]

اللہ تبارک وتعالیٰ کافی ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

[مشکوٰۃ شریف]

کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ یہ فرمائیں کہ اگر میں آپ کی ذات بابرکت پر درود شریف پڑھنا وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے سارے معاملات کے لئے دنیا اور آخرت میں کافی ہے۔

[القول البدیع]

گناہوں کا کفارہ

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کیونکہ مجھ پر درود شریف پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور باطن کی طہارت ہے جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ سبحان اللہ!

[القول البدیع]

حوضِ کوثر

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا کیونکہ وہ دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

[آب کوثر]

پیارے اسلامی بھائیو! اس وقت کو یاد کیجئے جب سورج بالکل قریب ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوض کوثر پر امت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دنیا میں درود شریف پڑھنے والے پر خاص فضل وکرم ہوگا۔ امت کے والی شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والوں کو دور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے کہ آؤ آؤ۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ : ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے : آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے : لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا : پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

[حدائق بخشش]

پیاس نہیں لگتی

حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا۔ اس نے بیان کیا مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی۔ میں نے وجہ دریافت کی۔ تو اس نے جواب دیا میں اہلِ حلہ سے ہوں۔ میری عقیدت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام

Marfat.com

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نہ تھی میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں۔ مجھے شدت سے پیاس لگی تھی آگے بڑھا تو حوض کوثر پر آ گیا۔ حوض کوثر کے چار کونوں پر چار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود تھے۔ ایک پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے پر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر چوتھے پر حیدر کرار مولیٰ علی مشکلکشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض میں تو علی [رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ] سے پانی پیوں گا کیونکہ مجھے تو انہیں سے عقیدت و محبت ہے۔ جب میں ان کے سامنے گیا تو انہوں نے ایک نظر دیکھا اور چہرۂ مبارک پھیر لیا پھر میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا وہ بھی اپنا چہرہ مبارک پھیر لئے۔ پھر حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا وہ بھی اپنا چہرۂ مبارک پھیر لئے۔ آخر میں عثمان غنی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا لیکن وہ بھی اپنا چہرہ مبارک مجھ سے پھیر لئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے سخت پیاس لگی ہے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے پانی نہیں پلا رہے ہیں بلکہ اپنا چہرۂ مبارک مجھ سے پھیر لئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی تجھے پانی کیونکر پلاتے جبکہ تیرے دل میں صحابۂ کرام کا بغض موجود ہے اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں توبہ کرلوں؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے تو میں تجھے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا۔ جس کے بعد تو کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر امت کے والی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حوض کوثر سے پانی پلائے اور اپنے دست کرم سے مجھے جام کوثر عطا کیا جس سے میں سیراب ہو گیا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد سے پھر مجھے کبھی پیاس نہ لگی۔

[شواهد الحق، آبِ کوثر]

شفیع محشر

Marfat.com

سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع بنوں گا۔
[القول البدیع]

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم]

حضرت حوا علیہا السلام کا مہر

جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو پیدا کیا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش بریں پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام نامی اسم گرامی لکھا دیکھا عرض کی یا الٰہ العلمین کیا یہ تیرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ مکرم ہے؟ فرمایا ہاں یہ میرا حبیب ہے جو تجھ سے بھی زیادہ مکرم ہے پھر جب حوا علیہا السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ کون ہے؟ فرمایا یہ حوا ہے۔ عرض کیا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ میرا نکاح کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ وعم نوالہ نے ارشاد فرمایا جو نام مبارک عرش پر لکھا ہے اس نام والے میرے محبوب پر دس۱۰ بار درود شریف پڑھو۔

عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ میرا نکاح کردے گا فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ کردیا۔ لہٰذا حضرت حوا علیہا السلام کا مہر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے۔
[سعادۃ الدارین]

سب سے بڑا راستہ

حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا کہ ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ

Marfat.com

اور تعظیم وتوقیر کے لئے اور درود شریف ہمیشہ پڑھنا یہ ادائے شکر ہے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ہم پر بڑے بڑے احسانات اور انعامات ہیں۔ رسول کریم شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہمارے لئے جنت میں جانے کا سبب اور دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے معمولی عمل ان کے ذریعہ سے فوزِ عظیم بن جاتا ہے۔

[آبِ کوثر]

خیر کی چابی

سیدنا ابوالعباس تیجانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر درود شریف پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے، غیوب ومعارف کی چابی ہے، انوار واسرار کی چابی ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوگیا وہ کٹ گیا اور دھتکارا گیا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے قرب سے کوئی حصہ نہیں۔

آپ نے اپنے کسی مرید کو نصیحت کے لئے خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے کیونکہ درود شریف دنیا وآخرت میں ہر بھلائی کی طرف لے جاتا ہے اور ہر برائی کو دفع کرتا ہے جس نے یہ نسخہ استعمال کیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں ہوگا۔

[سعادۃ الدارین]

عمر بھر کی نیکیوں سے زیادہ وزن

حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو شخص نفلی نماز روزہ ادا نہیں کرسکتا تو اسکو چاہئے کہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجتا ہے تو انسان اگر عمر بھر ساری نیکیاں بجا لائے اور ادھر ایک بار درود شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھے تو یہ ایک بار درود

Marfat.com

شریف پڑھنا عمر بھر کی ساری نیکیوں سے وزنی ہوگا کیونکہ تم درود شریف پڑھو گے اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اگر ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کرسکتا ہے۔

[سعادۃ الدارین]

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۝

رب کی پناہ

حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یادِ خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت آتی ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہوجاتی ہے۔

[آب کوثر]

اگر درود شریف کا کوئی فائدہ نہ ہو سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی خوشخبری ہے تب بھی عقل مند پر واجب ہے کہ اس سے غافل نہ رہے چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوٰۃ ہے۔

[تنبیہ الغافلین، بحوالہ آب کوثر]

ظالم بادشاہ کی ہلاکت

ایک شخص ظالم بادشاہ کے ظلم کا شکار ہوا۔ اس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دوجہاں محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ مقدسہ ہے اور میں نے ایک ہزار بار درود شریف پڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا یا اللہ میں اس روضۂ مبارک کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں۔ مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے چھٹکارہ عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب۔ جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کردیا۔ جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مرچکا ہے۔

[نزھتہ المجالس]

Marfat.com

وہ کام جسے اللہ تعالیٰ نے خود کیا

برادرانِ اسلام! بہت سے کام ایسے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کرسکتا ہے ہم نہیں کرسکتے۔ جیسے روزی اللہ تعالیٰ دیتا ہے ہم نہیں دے سکتے۔ زندگی اور موت اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے ہم کسی کو زندگی اور موت نہیں دے سکتے اور بعض کام ایسے ہیں جو ہم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے جیسے ہم عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے ہم اطاعت کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے ہم سجدے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اگر کوئی ایسا کام ہے جو خود اللہ تبارک وتعالیٰ بھی کرتا ہے اس کے فرشتے بھی کرتے اور اپنے بندوں کو بھی حکم فرماتا ہے تو وہ کام سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِمُوْا تَسْلِیْمًا۔ [پ ۲۲]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

انوکھی بھیک

حدیث شریف میں ہے کہ جس دعاء کے اول اور آخر درود شریف پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں کی جاتی بلکہ قبول کی جاتی آپ دنیا کا جائزہ لیجئے جب کوئی فقیر کسی شخص کے دروازے پر جاتا ہے تو وہ بھکاری، سائل، منگتا سب سے پہلے سخی کی اولاد کے لئے دعائیں کرتا ہے، مال کی سلامتی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو سخی سمجھ جاتا ہے کہ بھکاری سلیقہ مند ہے اس کو خالی ہاتھ لوٹانا مناسب نہیں اسی طرح جب مالکِ حقیقی سے ہم کچھ مانگتے ہیں تو وہ مالک کہتا ہے اے میرے بندو! میں اولاد سے پاک ہوں۔ دھن دولت سے بے نیاز ہوں لہٰذا جب میرے یہاں مانگنے کے لئے آؤ تو میرے محبوب پر درود شریف پڑھتے ہوئے آؤ میں تمہیں خالی ہاتھ واپس نہیں کروں گا بلکہ تمہارے دامنِ مقصد کو بھر دوں گا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرَ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ۔

Marfat.com

رنج وغم مٹ جاتا ہے

مشکوٰۃ شریف میں ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں آپ پر درود شریف پڑھنا چاہتا ہوں اس کے لئے کتنا وقت مقرر کروں۔ سرکار مدینہ علیہ التحیہ والثنا نے ارشاد فرمایا جس قدر چاہو۔ عرض کیا اپنے اوقاتِ وظائف میں سے چوتھائی مقرر کرلوں فرمایا جس قدر چاہو اگر درود کے لئے اور زیادہ وقت خاص مقرر کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] دو تہائی مقرر کرلوں فرمایا جس قدر چاہو۔ فرمایا اگر درود شریف کے لئے اور زیادہ وقت متعین کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے اوقات وظائف کو صرف درود شریف کے لئے صرف کرلوں تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دورد شریف تمہارے سارے رنج وغم کو کافی ہے اور یہ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

برادرانِ اسلام! درود شریف ہر درد کی دوا ہے ہر پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ اگر آپ روحانی اور جسمانی بیماری سے شفا چاہتے ہیں تو درود شریف پڑھنے کی عادت بنایئے۔

شہد میں مٹھاس

ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے تو شہد کی مکھی نے عاجزانہ عرض کی یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم مختلف باغوں میں جاتی ہیں اور طرح طرح کے پھولوں کا رس چوستی ہیں' اپنے منہ میں لئے ہوئے اپنے چھتوں کی طرف واپس آ کر اگل دیتی ہیں وہی رس شہد بن جاتا ہے۔

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھولوں کا رس پھیکا ہوتا ہے اور شہد میٹھا ہوتا ہے۔ پھیکے پن میں یہ مٹھاس کیسے پیدا ہو جاتی ہے۔ شہد کی مکھی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم قدرت نے ہمیں سکھایا ہے کہ جب تم باغوں سے اپنے چھتوں کی طرف واپس ہونے لگو تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہوئے واپس آؤ۔ اسی درود شریف کی برکت سے شہد میں مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔ لذت بھی،

Marfat.com

برکت بھی، شفا بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

برادرانِ اسلام! اگر ہم بھی درود شریف کثرت سے پڑھیں تو ہماری روکھی پھیکی عبادت میں قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔ درود شریف کی برکت سے ہماری عبادت میں لذت پیدا ہو جائے گی اور ہمیں روحانی اور جسمانی شفا بھی مل جائے گی۔

خوشیاں لوٹ آئیں

حضرت شیخ ابوالحسن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ولی کامل تھے اور درود شریف کثرت سے پڑھا کرتے تھے آپ خود بیان فرماتے ہیں مجھ پر گردش کے دن آ گئے اور میں تنگدستی میں گھر گیا یہاں تک کہ فاقہ کی نوبت آ گئی۔ اسی پریشانی میں عید آ گئی۔ صبح عید تھی لیکن کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا میں بے حد پریشان تھا کہ بچوں کے لئے نہ کپڑے ہیں نہ کھانے کے سامان۔ رات ابھی تھوڑی ہی گزری تھی کہ دروازے پر کسی نے دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کچھ لوگ اپنے ہاتھوں میں قندیلیں لئے کھڑے ہیں۔ میں بہت پریشان ہو گیا ان میں سے ایک شخص جو اسی علاقے کا رئیس تھا آگے بڑھا اور مجھ سے کہنے لگا کہ میں سو رہا تھا میری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ ابوالحسن اور ان کے بچے بڑی تنگدستی میں دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت نوازا ہے جاؤ اور ان کی خدمت کر کے ثوابِ دارین حاصل کر و ان کے بچوں کے لئے کپڑے بھی لے جاؤ تا کہ وہ اچھی طرح عید منا سکیں اور خوش ہو جائیں۔ یہ کچھ سامان آپ کی خدمت میں حاضر ہے قبول فرمائیں اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں تا کہ آپ کے بچوں کے کپڑے اسی وقت تیار ہو جائیں اور آپ کے بچے خوش ہو کر عید منائیں۔ سبحان اللہ! دیکھا آپ نے درود شریف کی کثرت کی برکتیں۔

ہر قطرہ سونا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس درود شریف

Marfat.com

پڑھنے والے کی سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے پھر اسے برسنے کا حکم دیتا ہے جب وہ بادل برستا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ زمین پر برسنے والے ہر قطرہ سے سونا پیدا فرماتا ہے اور پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرے سے چاندی پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرے کی برکت سے اس کو ایمان کی دولت نصیب فرماتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مَلِکِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دس[۱۰] ہزار کان

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سنا۔ میں نے تجھ میں دس ہزار زبانیں پیدا فرمائی جس کے ذریعہ تو نے مجھ سے کلام کیا اس کے باوجود اے موسیٰ تو مجھے اس وقت زیادہ محبوب اور مجھ سے زیادہ نزدیک ہوگے جب تم میرے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجو گے۔

برادرانِ اسلام! آپ نے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی فرمادیا کہ وہ بھی اس وقت زیادہ محبوب ہوسکتے ہیں جب وہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجیں۔ اگر ہم بھی کثرت سے درود شریف پڑھیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہم پر نازل ہوں گی۔

سبز رنگ کا رقعہ

حضرت سید محمد کردی کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا۔ وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہوجائے اور مجھے غسل دے دیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا اس رقعہ کو میرے کفن پر رکھ دینا۔ چنانچہ ان کے انتقال کے بعد جب غسل دیا گیا تو وصیت کے عین مطابق سبز رنگ کا ایک رقعہ گرا۔ اس پر لکھا ہوا تھا

Marfat.com

''محمد عالم کو اس علم کے سبب جہنم سے چھٹکارہ مل گیا'' اس رقعہ میں ایک اور خاص بات تھی کہ جس طرف سے پڑھتے سیدھا ہی نظر آتا تھا۔ سید محمد کردی کہتے ہیں کہ میں نے والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ ان کا خاص عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا ان کا خاص عمل یہ تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

درود شریف کہاں مستحب ہے؟

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شک نہیں کہ درود شریف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مقام خیر و برکت میں مستحسن اور مستحب ہے۔ لیکن علماء نے چند ایسے مقامات شمار کئے ہیں جہاں اس کی فضیلت کی استحباب بہت مؤکدہ ہے وہ سب میری نظر میں آچکے ہیں۔ یہ چند مقامات ہیں جن کا ذکر کیا جاتا ہے۔

طہارت کے بعد خواہ تیمم ہو، نماز میں تشہد کے بعد، شافعیہ کے نزدیک قنوت کے بعد بھی، نماز کے بعد، آذان و اقامت کے بعد، نیند سے اٹھنے کے بعد، تہجد کے لئے وضو کے بعد، حمد کے بعد، تہجد کے بعد، مسجد میں داخل ہوتے وقت، مسجد سے نکلتے وقت، جمعہ کے بعد، شب جمعہ میں خاص کر بعد نماز جمعہ، جمعرات، ہفتہ، اتوار، مسجد کے پاس سے گزرتے وقت اور ہر دن کے متعلق حدیثیں آئی ہیں، خطبوں میں، صبح و شام، سحری کے وقت، خطوط میں بسم اللہ کے بعد، عید کی تکبیرات میں، شافعیہ کے نزدیک نماز جنازہ میں، احرام میں تلبیہ کے بعد، صفا و مروہ پر، تہلیل و تکبیر کے بعد، خانۂ کعبہ دیکھنے کے وقت، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، طوافِ کعبہ میں، التزام میں، حج کے مواقف میں، روضۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے وقت، سبز گنبد دیکھتے وقت، وادیٔ بدر اور جبل احد دیکھتے وقت، خرید و فروخت کے وقت، وصیت نامہ کی تحریر کے وقت، ارادۂ سفر میں، سواری پر سوار ہوتے وقت، اور اترتے وقت، بازار جاتے اور آتے وقت، دعوت میں حاضری دیتے وقت اور لوٹتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، جب کوئی حاجت پیش آئے، محتاجگی کے خوف پر، جب غلام باندی بھاگ جائے، رنج و سختی کے وقت، طاعون اور ڈوبنے کے خوف کے وقت، چھینک کے وقت، جب کوئی چیز بھول جائے، جب کوئی بھولی ہوئی چیز مل جائے، مولی کھاتے وقت

Marfat.com

چونکہ اس کے متعلق حدیث آئی ہے، برتن سے پانی پیتے وقت، گدھے کی آواز کے وقت، گناہ کے بعد تا کہ اس کا کفارہ ہوجائے، دعاء کے اول وآخر میں، مسلمان اور دوست وہمراہی کی ملاقات کے وقت، کسی محفل کے اجتماع کے وقت، منتشر ہونے سے پہلے، مجلس سے اٹھتے وقت تا کہ غیبت سے امن رہے، اور ہر محفل میں جو خدا اور شعائرِ اسلام کے لئے ہو، ختم قرآن کے وقت، حفظِ قرآن کی دعاء میں، ہر کلام غیر ممنوع کی ابتداء میں، تعلیم علم وعظ وحدیث پڑھنے کے اوّل وآخر میں، جب کوئی اچھی چیز معلوم ہو۔

[جذبُ القلوب]

اپنا تجربہ

میں چند احباب کے ساتھ ایئر پورٹ گیا ہوا تھا، واپسی پر ہماری گاڑی خراب ہوگئی، رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ مجبوراً ہمیں افطار وہیں کرنا پڑا۔ ہر ممکن کوشش کے باوجود گاڑی درست نہ ہوئی۔ ہمارے ساتھ میرے عزیز شاگرد محمد انس سلمہٗ بھی تھا جس کی عمر تقریباً پانچ سال تھی اس کو درود تاج یاد تھا وہ بلند آواز سے درود تاج پڑھنا شروع کیا ابھی تھوڑا ہی پڑھا تھا کہ ہماری گاڑی اسٹارٹ ہوگئی اور ہم لوگ مطمئن ہوگئے۔ وہ بچہ خوش ہوکر کہنے لگا میں نے درود شریف پڑھا تو گاڑی ٹھیک ہوگئی۔ ڈرائیور نے کہا بیٹا! تم نے درود شریف کیوں پڑھنا شروع کیا تو اس بچے نے جواب دیا میری امی نے مجھے بتائی تھی کہ کوئی پریشانی ہو تو درود شریف پڑھنے سے دور ہوجاتی ہے اس لئے میں نے پڑھا۔ بے شک درود شریف کی برکت سے پریشانی، رنج وغم دور ہوجاتا ہے یہ میرا بارہا کا تجربہ ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ سچے دل سے کسی بھی تکلیف ومصیبت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود شریف بھیجیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے ہر رنج وغم کو دور فرمادے گا۔

''صلعم'' لکھنا کیا ہے؟

مجدّدِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ صلعم لکھنا سخت ناجائز ہے۔ امام جلال الدین سیوطی

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلا وہ شخص کہ جس نے درود شریف ایسا اختصار کے ساتھ لکھا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ علامہ سیّد طحطاوی فرماتے ہیں کہ کسی نبی کے نام کے ساتھ درود وسلام کا ایسا اختصار کے ساتھ لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے کہ یہ ہلکا کرنا ہوا اور یہ معاملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہلکا کرنا ضرور کفر ہے شک نہیں کہ اگر معاذ اللہ قصداً استخفافِ شان ہو تو قطعاً کفر ہے جو لوگ صرف کاہلی نادانی یا جاہلی سے ایسا کرتے ہیں اس حکم کے مستحق نہیں مگر بے برکتی، کم بختی میں شک نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ صلعم، صللم، ؐم کرلیا جو کچھ معنی ہی نہیں رکھتا کیا اس پر نزول عذاب کا خوف نہیں کرتے والعیاذ باللہ یہ تو درود شریف کی جگہ ہے جس کی عظمت اس حد پر ہے کہ اس کی تخفیف میں پہلوئے کفر موجود ہے۔

[فتاویٰ افریقہ]

اگر کوئی قسم کھائے

بعض علماء نے کہا ہے کہ تمام درودوں میں افضل درود وہ ہے جو التحیات کے بعد نماز میں پڑھی جاتی ہے اور وہ درود صحیح حدیثوں میں مخصوص کیفیتوں کے ساتھ آئی ہے جس کا ذکر کیا جائے گا ہر ایک حصولِ مقصد کے لئے کافی ہے۔ سب میں مشہور یہ درود شریف ہے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" آخر تک اور "اَللّٰھُمَّ بَارِکْ" آخر تک۔ سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو علمائے شافعیہ میں ہیں۔ فرماتے ہیں جو شخص التحیات کے بعد والی درود شریف پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھے بے شک اس نے اس طریقہ پر درود شریف پڑھی جیسا کہ حکم کیا گیا ہے جس کا اس درود شریف پر وعدہ کیا گیا تھا اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہترین درود شریف پڑھوں گا وہ اس قسم سے نماز والی درود شریف پڑھ دینے سے بری ہو سکتا ہے۔

[جذب القلوب]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ

Marfat.com

عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

نوٹ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے مبارک ناموں کے پہلے سیدنا ضرور پڑھیں۔

بیداری میں دیدار سے مشرف

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے والہانہ عقیدت ومحبت جزوِ ایمان ہے۔ درود پاک پڑھنا محبت کی دلیل ہے بلکہ اسی کی کثرت سے عشق رسول پیدا ہوتا ہے۔ عشق رسول دل کا نور ہے اور روح کی غذا ہے۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معرفت حاصل ہوتی ہے اور باطن کے تمام حجابات اٹھ جاتے ہیں۔ عشق نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متاعِ لازوال ہے اس دولت کو حاصل کرنے کا سب سے بڑا اور بہتر ذریعہ درود پاک کا وِرد ہے۔ جوں جوں کوئی درود شریف کا ورد کرتا جاتا ہے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑھتا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ شیخ مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلادِ فارس کے صلحاء میں سے تھے ان کا طرّۂ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشقِ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے ان کا کام یہ تھا کہ صبح سویرے مزدوروں کو کہیں سے بھی تلاش کر کے اجرت پر لے آتے اور اپنے گھر لے جاتے، مزدوروں کو یہ گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر کا کام ہے جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں مگر حضرت موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کو بٹھا کر فرماتے کہ درود شریف پڑھو اور خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب وقتِ عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں ''تھوڑا سا کام اور کرلو'' ویسے ہی آپ انہیں کہتے کہ تھوڑا سا کام کرلو پھر ان کو پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عشق ومحبت کی بناء پر حالتِ بیداری میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔

[سعادۃ الدارین]

شرفِ زیارت

درود شریف کی سب سے بڑی فضیلت اور خصوصیت یہ ہے کہ درودِ پاک کو کثرت سے

Marfat.com

پڑھنے والے کو خواب یا حالت بیداری میں رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اہل ایمان کے لئے سب سے اعلیٰ نعمت اور سعادت کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا کی دیگر نعمتیں اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت بڑی نایاب سعادت ہے جو ہر ایک کو میسر نہیں آتی کیونکہ زیارتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑی خوش بختی کی دلیل ہے اس لئے یہ سعادت صرف ان لوگوں کو میسر آتی ہے جنہیں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات گرامی سے والہانہ عقیدت ومحبت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے خواب میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شبیہہ اختیار نہیں کرسکتا ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا۔

قیمتی چیز

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ایک ایسی نادر چیز ہے جو دنیا کی دولت سے نہیں خریدی جاسکتی اگر کوئی شخص کروڑوں روپے بھی کسی کو دے کر کہے کہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرادو پھر بھی رضائے الٰہی کے بغیر زیارت نہیں ہوسکتی۔ یہ کتنی عظیم چیز ہے کہ جو محبت اور خلوص سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارے تو اسے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوجائے۔

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت

حضرت شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ایک بڑے خیمہ میں جلوہ گر ہیں اور امت کے اولیاء کرام حاضر ہوکر یکے بعد دیگرے سلام عرض کررہے ہیں اور کوئی کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ اور یہ فلاں ہیں اور آنے والے حضرات سلام عرض کرکے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک جم غفیر آرہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے یہ محمد

Marfat.com

حنفی آرہے ہیں جب وہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پاس بٹھالیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے"۔ اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں؟ فرمایا ہاں! تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا عمامہ مبارک لے کر حضرت محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب سنایا تو وہ اور ان کے ہم نشیں سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ شریف نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب آپ کو میرے آقا و مولیٰ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کون سے عمل کی وجہ سے یہ نظر عنایت ہے۔

پھر کچھ دنوں کے بعد حضرت شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور عرض پیش کر دی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو درود پاک خلوت میں ہر روز مغرب بعد مجھ پر پڑھتا ہے وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عَدَدَ مَا عَلِمَتْ وَذِنَةَ مَاعَلِمْتَ وَمِلْءَ مَاعَلِمْتَ۔

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی اور اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا۔ پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔

[سعادۃ الدارین]

مُنادی کی ندا

حضرت شیخ احمد غربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب میں منادی کی

Marfat.com

ندا سنی کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو میں اس کے ساتھ چل دیا اور بھی کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔ جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں میں بائیں طرف پھرا تا کہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں پھرا تو دروازہ مل گیا میں اس میں داخل ہو گیا دیکھا تو شاہِ کونین آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا پھر میں نے پڑھا۔ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَھْلِ بَیْتِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم]" فرمایا میرے اور تیرے درمیان دنیا کے حجاب حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا اور پھر دیر تک رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ڈانٹتے رہے حتیٰ کہ میں نے دل میں کہا کہ یہ میری بدبختی ہے اور میں نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟ فرمایا ہاں تو جنتی ہے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے دربار میں جو آپ کی عزت و آبرو ہے اس عزت کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ حضور دعاء فرمائیں کہ اللہ عزوجل شانہٗ اس حجاب کو دور فرما دے اتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی زیارت کی پھر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا آپ میرے ضامن ہیں؟ فرمایا بے شک تو جنتی ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہم تجھے کہتے ہیں کہ دنیا کا اہتمام چھوڑ دے اور تو چھوڑتا نہیں پھر میں بیدار ہو گیا۔

ہزار بار درود شریف

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف

Marfat.com

پڑھا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود شریف پڑھے اللہ عزوجل شانہٗ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود شریف پڑھے تو اللہ عزوجل شانہ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود شریف پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

[القول البدیع]

کافر مسلمان ہو گئے

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اس نے کہا لِلّٰہ مجھے کچھ دیجئے میں تنگ دست ہوں۔ آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لئے بھیجا ہے تو آپ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا کہ ہتھیلی بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا دیا ہے تو اس نے مٹھی کھولی تو اللہ کے فضل سے اس میں سونے کے دینار تھے یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

[راحت القلوب]

دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی

ایک مرتبہ کسی سوداگر کا جہاز سمندر میں جا رہا تھا اس میں ایک آدمی روزانہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن وہ درود شریف پڑھ رہا تھا دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آ رہی ہے اور وہ درود شریف سن رہی ہے۔ بعد ازاں وہ مچھلی اتفاق سے شکاری کے جال میں پھنس گئی۔ شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے گیا۔ ایک صحابی [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] نے خریدی اس ارادے کے ساتھ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت کروں گا۔ وہ مچھلی لے کر گھر گئے اور بیوی صاحبہ سے فرمایا اس کو اچھی طرح سے پکاؤ! اس نے مچھلی کو ہانڈی میں ڈال کر چولہے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی۔ مچھلی پکنا تو درکنار آگ بھی نہ جلتی

Marfat.com

تھی۔ جب آگ جلاتے بجھ جاتی۔ تھک ہار کر دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر ماجرا عرض کیا۔ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا" دنیا کی آگ کیا اسے تو دوزخ کی آگ بھی نہیں جلا سکتی کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پاک پڑھ رہا تھا اور یہ سن رہی تھی۔"

[ماخوذ]

مدینہ منورہ سے نور کا آنا

حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستے میں ایک بھٹی آئی جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس بھٹی میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔

یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ صاحب اس بھڑکتی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے۔ جب جنگل سے فارغ ہو کر واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اس بھٹی میں کھڑے ہیں آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔ آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے۔ بہت آوازیں دیں پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔ بدن پر پسینہ تھا۔ خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس بھٹی میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا۔ اچانک مدینہ شریف کی طرف سے ایک نور آیا اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ اس آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے ہے۔ سبحان اللہ!

[ذکر خیر]

اللہ تعالیٰ تجھے بری کر دے گا

ایک شخص بارگاہِ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی بھی دی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے

Marfat.com

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے اور اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟ اونٹ فصیح زبان میں بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انہوں نے حضور کی عداوت اور دشمنی کی بناء پر میرے مالک کا ہاتھ کٹوانے کا منصوبہ بنایا۔

شہنشاہِ کون ومکاں نبی آخر الزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا۔ وہ کون سا عمل ہے کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ وعز اسمہٗ نے تجھے اس بڑی مصیبت سے بچالیا۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اٹھتا بیٹھتا حضور کی ذات گرامی پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس عمل پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کردے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کردیا۔

[سعادۃ الدارین]

کوہِ قاف

ایک دن حضرت جبرئیل امین علیہ السلام دربار رسالت مآب میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھے کوہِ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں رونے اور چلانے کی آواز سنائی دی۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر گیا تو وہاں مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ ایک نوارنی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے وہ فرشتہ جب سانس لیتا تھا تو رب

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ اس کے ہر ہر سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا ___ لیکن آج میں نے اس فرشتہ کو کوہِ قاف کی وادی میں پریشان آہ وزاری کنندہ دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا؟ اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے تو میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ادا اور یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا اور اس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا پھر اس نے کہا اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرما دے اور مجھے پھر بحال کر دے۔

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے جواب ارشاد ہوا کہ اے جبرئیل! اس فرشتہ کو بتا دو کہ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں نے اس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات پر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور پھر دیکھتے دیکھتے اس کے بال وپر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ ذلت وپستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند اکرام پر براجمان ہو گیا۔

[معارج النبوۃ، ج ۱]

اے شمع رسالت کے پروانو! درود پاک کو اپنا ورد بنالیں۔ ہماری پستی وخواری کو اللہ تعالیٰ عظمت کی بلندی عطا کرے۔ آمین۔

مفلسی کیسے دور کریں

غربت اور تنگدستی دور کرنے کے لئے درود پاک بڑا اکسیر علاج ہے لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی میں اضافہ ہو تو اسے کثرت سے درود شریف کا ورد کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے والوں سے راضی ہوتا ہے اس کے لئے اپنے رزق کے خزانے کھول دیتا ہے تھوڑی مدت میں افلاس اور غربت ختم

Marfat.com

ہو جاتی ہے۔

ایک شخص نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر فاقہ اور تنگدستی کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کر "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" اور ایک مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر رزق کا دروازہ کھول دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس سے رزق پہنچا۔ سبحان اللہ!

[القول البدیع]

اس حدیث پاک سے یہی بات واضح ہوتی ہے کہ درود پاک کی برکت سے سائل کی تنگدستی دور ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اتنا رزق فراخ کر دیا کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں نے بھی اس کے مال سے فائدہ اٹھایا۔

آدھی روٹی

حضرت ابو حفص حدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ بھوک سخت لگی ہوئی تھی یوں ہی پندرہ دن گزر گئے جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ مقدسہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود شریف پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مہمان کو کچھ کھانا کھلایئے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بائیں جانب اور حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے ہیں۔

مجھے مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور فرمایا اٹھ سرکار تشریف لا رہے ہیں۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی۔ میں نے آدھی روٹی کھائی اور آنکھ کھل گئی۔ میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی اب بھی میرے ہاتھ میں تھی۔

[سعادۃ الدارین]

Marfat.com

''دیتا ہے وہ دلاتے یہ ہیں''۔

[اعلیٰ حضرت]

وزارت مل گئی

علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں براہِ ادب جلدی سواری سے اتر کر پیدل ہولیا تو نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی۔ صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکت درود شریف کی ہے۔

[سعادۃ الدارین]

اے شمعِ رسالت کے پروانو! یاد رکھیں کہ کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے درود پاک کا ورد کریں۔

پانچ درویش

ایک مرتبہ حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ درود شریف کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں۔ خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں لیکن خرچ پاس نہیں ہے۔ مہربانی فرمایئے یہ سن کر خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو لے کر کیا کریں گے۔

شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا۔ حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی جب دیکھا تو وہ سونے کے انبار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ کے درود شریف کی برکت سے دینار بن گئے۔

[راحت القلوب]

Marfat.com

بیماری دور ہوگئی

ایک شخص کو پیشاب کی بندش کا عارضہ لاحق ہوا۔ جب وہ علاج ومعالجہ سے عاجز ہوگیا تو اس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بندۂ خدا تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے اسے پڑھ۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِمَ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ"۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ عزوجل شانہ نے مجھے شفا دی۔

[نزهة المجالس]

سیر ہوکر پیا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سلام کرنے کے لئے آیا تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مرحبا! اے بھائی میں رات کو حالتِ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے مجھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے اس میں سیر ہوکر پیا۔ جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے۔ فرمایا کثرت درود شریف کی وجہ سے۔ سبحان اللہ!

[سعادة الدارين]

درود شریف قبر کا ساتھی

اے شمع رسالت کے پروانو! درود شریف قبر کا ساتھی ہے یہ اس مقام پر بھی کام آئے گا جہاں سوائے نیک اعمال کے اور کوئی چیز کام نہیں آئے گی۔ دنیا کا مال دنیا میں رہ جائے گا۔ پیارے دینی بھائیو! یہ بات اپنے ذہن میں رکھ لیں کہ قبر میں سب سے پہلے امتحان کا وقت آتا ہے قبر میں سوال کیا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تو جس نے اللہ کو مانا ہوگا وہ جواب

Marfat.com

دے گا میرا رب اللہ ہے۔ پھر سوال ہوگا۔ تیرا دین کیا ہے؟ تو جس نے دینِ اسلام قبول کر کے اس پر عمل کیا ہوگا وہ جواب دے گا۔ میرا دین اسلام ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ یہ ہستی کون ہیں؟ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان کر جواب دے گا کہ یہ میرے محبوب سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں مگر اس وقت آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہچان وہی کرے گا جسے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایمان و محبت ہوگی اور درود شریف کا پڑھنا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی دلیل ہے۔ کیونکہ دنیا میں ان کا ذکر کرتے ہوئے ان پر درود شریف بھیجتا ہے وہ انہیں اس روز پہچان لے گا اس لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

پیارے بھائیو! یہ یاد رکھئے کہ درود پاک قبر میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہچان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور اسی کے ذریعے قبر روشن ہو جائے گی اور یہی قبر میں راحت کا ذریعہ ہے۔

منکر نکیر ہم سے جب سوال پوچھیں گے
ہم درود پڑھ دیں گے جو ہماری عادت ہے

[نظمی]

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بچالو آکر میرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، [حدائق بخش]

قبر میں سلامت

دلائل الخیرات کے مصنف حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے ستہتر ۷۷ سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا گیا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں نہ تو زمین نے چھیڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ۷۷ سال بعد جب آپ کا

Marfat.com

جسد اطہر کھولا گیا تو ایسے تھے جیسے آج ہی خط بنوایا ہے بلکہ کسی نے براہِ امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہوگئی جیسے زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں درود شریف کی کثرت کی برکت سے ہیں۔

[مطالع المسرات]

اے شمع رسالت کے پروانو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اور درود شریف کو اپنا ورد بنالو۔

چہرہ چمک اٹھا

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت درود شریف سے غافل نہیں رہتا تھا جب اس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی حتی کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جانکنی کی حالت میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہوگیا اور پھر جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتفِ غیبی سے آواز سنی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا۔

یہ سن کر سب لوگ متعجب ہوگئے اور پھر جب رات آئی تو کسی نے دیکھا کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

Marfat.com

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"۔

[درة الناصحين]

نور کی چمک

حضرت شیخ احمد بن ثابت غربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں سید علی الحاج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد دیکھا اور پوچھا حضرت! آپ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا اور میں نے رب تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے۔ پھر میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا سب خیریت سے ہیں۔ پھر میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں۔ فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ پھر میں نے عرض کی۔ میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ تجھے بڑی نصیحت سے تاکید کرتا ہوں کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرو اور تم نے جو درود شریف کے متعلق لکھا ہے اس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو!

میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے فرمایا اللہ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔

[سعادة الدارين]

دنیا سے نفرت

منصور ابن عمار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا۔ میں نے عرض کی یا اللہ! یوں ہی ہے

Marfat.com

لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد وثنا کی اس کے بعد تیرے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ عزوجل شانہٗ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو تا کہ جس طرح یہ دنیا میں میرے بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آج آسمانوں میں بھی یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی، کبریائی اور عظمت بیان کرے۔ سبحان اللہ!

اے شمع رسالت کے پروانو! سنّی دعوتِ اسلامی کے مبلغین آپ جب بیان کریں تو پہلے اللہ رب العزت کی حمد وثنا کریں پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجیں۔

فرشتوں کا امام

حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی موت کے بعد جعفر بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کو نماز پڑھاتا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابوزرعہ! یہ درجہ تو نے کیسے حاصل کرلیا۔ جواب دیا میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث مبارکہ لکھی ہیں اور یوں لکھا "عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" یعنی ہر بار سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ درود پاک لکھا اور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

[شرح الصدور]

ہر رات دُرود پاک پڑھا کرو

حضرت ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا پھر ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنّتی ہو جاؤں۔

ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار قُلْ ھُوَ

Marfat.com

اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ۔ حضرت ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اگر یہ نہیں ہوسکتا تو ہر رات رسولِ اکرم جناب محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہزار بار درود پاک پڑھا کر۔

[القول البدیع]

آسمانوں میں ذکر

حضرت عبدالجلیل مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو "تنبیہ الانام" کے مصنف ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ میں نے تین بار کہا "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ"۔ حضور میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ جب یہ عرض کیا تو رحمت دوعالم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا "ای وَاللّٰہِ اَی واللّٰہِ اَی وَاللّٰہِ" نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدام میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا تو اس نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا اور حضور نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔

[سعادۃ الدارین]

محدّث کی مجلس

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ تھا جو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف مائل نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے؟ کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی؟ اس نے کہا ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک

Marfat.com

پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور اپنے فضل سے جنت عطا کر دی۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ.

[نزھة المجالس]

فرشتوں نے دُرود پاک شمار کیا

ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔

خواب دیکھنے والے نے پھر سوال کیا۔ کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے تو فرمایا جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میرے صغیرہ کبیرہ غلطیاں لغزشیں سب شمار کر کے دربارِ الٰہی میں پیش کر دیئے۔ پھر فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جتنا درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو اللہ عزوجل شانہٗ نے فرمایا اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کیا لہٰذا اسے بغیر حساب کے جنت میں لے جاؤ۔

[القول البدیع]

خود سنتا ہوں

دلائل الخیرات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟

تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک سنائے گا حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق ومغرب میں ہوگی اور فرمایا اے ابوامامہ! اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے روضۂ مقدسہ میں کردے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

[درة الناصحين]

نزہتہ المجالس میں ہے کہ رسولِ اکرم شفیع محشر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود شریف کی کثرت کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

درود تامّہ

ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا مجھے ہزار بار درود پاک پڑھنا تھا میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کردیا تو مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے پھر فرمایا آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں حرج نہیں۔ پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا کہ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تو پڑھے یہ درود پاک ہی ہے اور بہتر ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول وآخر درود تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درود تامہ یہ ہے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

Marfat.com

اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدَ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ"۔

[سعادة الدارین]

درود شریف پڑھنے کے آداب

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی است۔

اللہ کے پیارے نبی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظیم المرتبت ہستی کا نام لینے کے لئے آداب کا ملحوظ خاطر رکھنا بہت ضروری ہے اس لئے درود شریف پڑھتے ہوئے ظاہری اور باطنی آداب کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کیونکہ تقاضہ محبت یہی ہے کہ ادب سے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیۂ درود شریف پیش کیا جائے۔

[۱] درود شریف پورے شوق اور لگن کے ساتھ پڑھنا چاہئے دل ودماغ کو پوری طرح حاضر رکھنا چاہئے دل سے برے خیالات نکال دینا چاہئے اور اپنے ذہن میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہیں اور ان کی عظمت وبزرگی اپنے ذہن میں قائم رکھیں۔

[۲] درود شریف پڑھتے وقت اپنا رخ اس طرف رکھنا چاہئے جس طرف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس ہے پھر آنکھیں بند کرکے مراقبہ کی صورت میں درود شریف پڑھے۔

[۳] درود شریف پڑھتے ہوئے حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور کرنا چاہئے۔ اگر خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگئی تو وہ صورت دلنشیں کرکے اس پر اپنا تصور جمانا چاہئے۔ اگر زیارت نہ ہوئی تو زیارت کا طلب گار ہونا چاہئے۔ جب درود شریف پڑھتے پڑھتے تعداد کی کثرت ہوجائے گی تو پھر درود پاک پڑھنے والی روح کا مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آجانا شروع ہوجائے گا۔ وہ روح کی آنکھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں گم ہوجائے گی اور جوں جوں ان کی

Marfat.com

محبت میں زیادہ محو ہوگا اسی نسبت سے اس کی روح پر انوارات الٰہیہ کا نزول ہوگا اور دن بدن وہ اپنے گردنور کا بحرِ بیکراں محسوس کرے گا اور وہ روحانیت سے مالا مال ہوجائے گا۔

[۴] درود شریف کو حکم الٰہی کی اتباع تصور کرنا چاہئے اور درود شریف پڑھنے کا مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہئے بلکہ یہ نیت پیش نظر رہنی چاہئے کہ درود شریف پڑھنا اللہ کا حکم ہے۔

[۵] درود شریف پڑھنے والے کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر عبادت کے لئے پاکیزگی اور طہارت ضروری ہے اس لئے درود پاک کے لئے بھی پاکیزہ ہونا ضروری ہے لہٰذا درود شریف باوضو پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔ مسواک سے اپنا منہ صاف رکھنا چاہئے۔ خوشبو لگانا بھی بہت بہتر ہے۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔

تلاوتِ قرآن مجید کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ، خَلَقَ الْاِنْسَانَ۔

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔

[ترجمہ: کنزالایمان پ۲۷۔ ع ۱۱]

اس آیت شریفہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب آیت اُسجدللرحمٰن نازل ہوئی تو کفار مکہ نے کہا رحمٰن کیا ہے، ہم نہیں جانتے اس پر اللہ عزوجل شانہٗ نے ''الرحمٰن'' نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ عزوجل شانہ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھایا۔

[کنزالایمان]

پیارے دینی بھائیو! قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کی حفاظت خود پروردگار عالم نے اپنے ذمہ لے لیا۔ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی ہے۔ قرآن مقدس خوبیوں کا جامع ہے جس کی تلاوت کرنا بہت سارے فوائد کا سبب ہے۔ قرآن مجید کی فضیلت وعظمت بیان کرنا زبان وقلم سے باہر ہے۔ یہ وہ مقدس کتاب ہے جس کو اللہ عزوجل شانہ نے اپنے پیارے محبوب باعث تخلیق کائنات محمد رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا یہ وہ مقدس قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ایک آیت کے مثل نہیں بنا سکتا۔

Marfat.com

کانوں کے لئے کلامِ لذیذ

تمام سنی جانے والی باتوں سے زیادہ اہم دل کے لئے فائدہ مند ظاہر و باطن کے لئے ترقی کا سبب اور کانوں کے لئے کلام لذیذ، کلام الٰہی ہے۔ سب ایمانداروں کو اس کے سننے کا حکم دیا گیا۔ جنوں اور انسانوں کو اور کفار بھی کلام الٰہی سننے کا مکلّف بنایا گیا۔ قرآن مقدس کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ طبیعت اس کے سننے اور پڑھنے سے بے چین نہیں ہوتی کیونکہ اس میں بہت زیادہ رقت موجود ہے۔ یہاں تک کہ کفار قریش رات کو چھپ کر سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز میں تلاوتِ قرآن کی قرأت کا شوق سے سنتے تھے اور قرآن کی لطافت پر حیران ہو گئے تھے جن میں مشہور کفار یہ ہیں: نصر بن حارث جو سب سے زیادہ فصیح تھا، عقبہ بن ربیع جو بلاغت کا جادو رکھتا تھا اور ابوجہل بن ہشام جو خطابت اور دلائل میں مشہور تھا۔ ان کے علاوہ اور بھی دوسرے لوگ تلاوت قرآن چھپ کر سنا کرتے تھے۔

[کشف المجوب]

یہ انسانی کلام نہیں

ایک رات شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوت سن کر عتبہ بے ہوش ہو گیا اور بعد میں ابوجہل کو بتایا کہ یہ انسانی کلام معلوم نہیں ہوتا۔ انسانوں اور جنوں نے گروہ در گروہ ہو کر رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مقدس کو سنا اور کہنے لگے۔

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰناً عَجَباً۔

ہم نے عجیب کلام پڑھتے ہوئے سنا۔

قرآن کی نصیحت دوسری تمام نصیحتوں سے بہتر، اس کا ہر لفظ تمام دوسرے الفاظ سے واضح اور درست، اس کا ہر حکم دوسرے احکامات سے لطیف اس کا روکنا دوسری تمام رکاوٹوں سے مناسب، اس کا وعدہ دیگر تمام وعدوں سے زیادہ دلکش، اس کی وعید [ڈانٹ] دوسری تمام وعیدوں سے زیادہ جامع اور جانگداز، اس کا ہر قصہ دوسرے تمام قصوں سے زیادہ موثر

Marfat.com

اس کی مثالیں دوسری تمام مثالوں سے زیادہ سبق آموز، جس کی وجہ سے ہزاروں جانیں اس پر قربان ہوئیں اور ہزاروں دل اس کے گرویدہ ہوئے۔

دنیا کے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے اور دنیا ہی کے دھتکارے ہوئے ذلیلوں کو باعزت بناتا ہے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کے مسلمان ہونے کی خبر سن کر تلوار سونت کر سلسلۂ اسلام کو ختم کرنے چلتے ہیں مگر جب بہن کے گھر پہنچ کر کلام الٰہی میں سورہ طٰہٰ کے اثر انگیز الفاظ "طٰہٰ ۔ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ۔ اِلَّا تَذْکِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی ۔"۔ "اے محبوب! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔ ہاں اس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو۔" [ترجمہ: کنزالایمان پ۱۶۔ ع۱۰] سنے تو آپ کی روح کو کفر کی تاریکی میں روشنی نظر آئی اور آپ کا دل قرآن کے لطیف حقیقتوں سے مانوس ہو گیا اور لڑائی کا لباس اتار کر صلح کی طرف لوٹے اور اسلام قبول کر لیا۔

ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ آیت پڑھی۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۔ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ

بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

[کنزالایمان پ۲۷۔ ع ۳]

تو سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے اور ایک ماہ تک بیمار رہے۔

اسی طرح ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ آیت پڑھی۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ ۔ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۔

انہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔

[ترجمہ: کنزالایمان پ۸۔ ع ۱۲]

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور اس قدر ساکت ہو گئے کہ ان کی موت کا اندیشہ ہوا۔ اس کے بعد آپ اٹھ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا بیٹھ جایئے تو آپ نے فرمایا کہ اس آیت کی ہیبت سے میں بیٹھ نہیں سکتا۔

[کشف المحجوب]

Marfat.com

اس جان پر حیرانی ہے

حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ جب آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ" تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذکر کی شرط بھول جانا ہے جب کہ ساری دنیا اس کی یاد میں ڈوبی رہتی ہے یہ کہہ کر آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو کہا اس دل پر تعجب ہے جو کلام الٰہی سن کر اپنی جگہ قائم رہے اور اس جان پر حیرانی ہے جو کلام الٰہی سن کر جسم سے نہ نکلے۔

جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ؕ

اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۸ ع ۹]

تو آپ نے فرمایا اے خدا "اِنْ قُلْنَا قُلْنَا بِكَ وَاِنْ فَعَلْنَا فَعَلْنَا بِتَوْفِيْقِكَ فَاَيْنَ لَنَا الْقَوْلُ وَالْفِعْلُ" اگر ہم کچھ کہتے ہیں تو تیرے حکم سے کہتے ہیں، اگر کوئی عمل کرتے ہیں تو تیری توفیق سے کرتے ہیں تو ہمارا قول و فعل کہاں رہا۔

[کشف المحجوب]

چار جن فوت ہو گئے

ایک شیخ فرماتے ہیں کہ ایک دفع میں نے کلام الٰہی میں سے یہ آیت "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۫" اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳ ع ۶]

تو ہاتف نے آواز دی کہ آیت پڑھو اس کی ہیبت سے چار جن فوت ہو گئے۔

ایک دفعہ میں نے حضرت شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے پایا:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ

اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۴ ع ۶]

Marfat.com

تلاوت کے ساتھ آپ رو بھی رہے تھے حتی کہ میں نے اسے فوت شدہ خیال کیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تقریباً گیارہ سال سے صرف یہیں تک تلاوت کیا ہوں نہ آگے پڑھ سکتا ہوں۔ میں نے حضرت ابوالعباس شقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ آپ روزانہ کتنا قرآن پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا آج سے چودہ سال پہلے ایک رات دن میں دو ختم قرآن کرتا تھا مگر اب میں صرف سورہ انفال تک پہنچا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت ابوالعباس شقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک قاری سے تلاوت کرنے کو کہا تو اس نے یہ آیت پڑھی:

یٰاَیُّهَاالْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰةٍ۔

اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۳ ع ۴]

آپ نے فرمایا اور پڑھ تو قاری نے پڑھا:

قَالُوْا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ۔

بھائی بولے اگر یہ چوری کرے تو بے شک اس سے پہلے اس کا بھائی کر چکا ہے۔

آپ نے پھر پڑھنے کا حکم دیا تو قاری نے یہ آیت پڑھی:

لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ۔

آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۳ ع ۴]

اس کے بعد حضرت ابوالعباس شقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں دعاء کی اے خدا! میں ظلم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے بڑھ کر ہوں اور تو لطف و کرم میں حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے۔ میرے ساتھ وہ سلوک کر جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا۔

[کشف المحجوب، از داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ]

Marfat.com

تم میں بہتر کون

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

[ترمذی]

پیارے بھائیو! قرآن مقدس چونکہ کلام الٰہی ہے لہٰذا اس کا سیکھنا اور سکھانا دونوں ہی افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس کا کمال درجہ یہ ہے کہ اس کے معانی و مطالب کے ساتھ سیکھے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے۔

تلاوت قرآن شریف کے آداب

مسواک اور وضو کے بعد یکسوئی کی جگہ میں بیٹھے نہایت تواضع کے ساتھ قبلہ رو بیٹھے اور نہایت ہی حضور قلب کے ساتھ تلاوت شروع کرے اور دل میں یہ خیال کرے کہ یہ کلام مقدس اللہ عزوجل شانہ کو سنا رہا ہے۔ اگر قرآن کے مفہوم سمجھ رہا ہو تو آیت رحمت پر مغفرت کی دعاء کرے اور آیت عذاب و وعید پر اللہ عزوجل شانہ کی پناہ مانگے۔ تلاوت کے وقت دل میں رقت پیدا کرے اور تلاوت کے وقت کلام پاک کو رحل یا تکیہ یا کسی اونچی چیز پر رکھے۔ تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرے اگر کوئی ضروری بات کرنی ہو تو قرآن مقدس کو بند کر دے۔ تلاوت کرنے میں جلدی نہ کرے بلکہ اعراب یعنی زبر زیر پیش، سکون و جزم کا دھیان رکھے۔ قرآن مقدس کو ترتیل اور تجوید کے ساتھ پڑھے۔ حرف کی ادائیگی میں خاص دھیان رکھیں۔ قرآن کی تلاوت دکھاوے کے لئے نہ کرے بلکہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کے لئے ہو قرآن مقدس کی تلاوت کے وقت اگر کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو تو آواز سے پڑھے ورنہ آہستہ سے پڑھے۔ تلاوت کرتے وقت آواز کو متوسط رکھے۔

مانگے بغیر زیادہ عطا ہو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ کا یہ فرمان عالی شان ہے کہ جس شخص کو قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی میں اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ عزوجل شانہ کے کلام مبارک کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ حق تعالیٰ سبحانہ کو تمام مخلوق پر۔

[ترمذی]

ہر شخص پسند کرے گا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ صُفّہ پر بیٹھے تھے۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ صبح سویرے بطحان یا عقیق میں جائے اور دو اونٹنیاں عمدہ سے عمدہ بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو تو ہم میں ہر شخص پسند کرے گا۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھا دینا دو اونٹنیوں سے اور تین آیتوں کا تین اونٹنیوں سے اسی طرح چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔

[مسلم]

جو قرآن کو اٹکتا ہوا پڑھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کا ماہر ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو سفیر ہیں اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن مجید کو اٹکتا ہوا پڑھے اور اس میں دقت اٹھائے اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

پیارے بھائیو! قرآن کا ماہر وہ کہلاتا ہے جس کو یاد بھی خوب ہو اور معنی و مطلب کے سمجھنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ملائکہ کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن شریف کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والا ہے اور یہ بھی قرآن کو نقل کرنے والا اور دوسروں تک پہنچانے والا ہے۔ اس لئے کہا گیا کہ وہ ملائکہ کے ساتھ ہے۔

دو شخص قابل رشک ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا کہ حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں ایک وہ ہے جس کو اللہ عزوجل شانہ نے تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرمائی اور وہ رات دن اس میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات [اللہ کی راہ میں] اس کو خرچ کرتا ہے۔

[بخاری]

اس حدیث میں حسد رشک کے معنی میں ہے کیونکہ حسد کرنا حرام ہے۔

علماء کرام ومحدثین عظام نے یہاں حسد سے رشک مراد لیا ہے

حسد اور رشک میں یہ فرق ہے کہ حسد میں کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ آرزو ہوتی ہے کہ اس کے پاس یہ نعمت نہ رہے خواہ اپنے پاس حاصل ہو یا نہ ہو اور رشک یہ ہے کہ اس کے حصول کی تمنا ہوتی ہے خواہ دوسرے کے پاس ہو یا نہ ہو۔

بلند مرتبہ

سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل شانہ اس کتاب یعنی قرآن مقدس کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو ذلیل وخوار کرتا ہے۔

[مسلم]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس قرآن مقدس پر ایمان لاتے ہیں عمل کرتے ہیں اللہ عزوجل شانہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو دنیا وآخرت میں رفعت وعزت عطا فرماتا ہے اور جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اور قرآن مقدس کی تکذیب کرتے ہیں تو اللہ عزوجل شانہ اس کو دنیا میں ذلیل وخوار کرتا ہے اور آخرت میں بھی سخت عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔

پیارے بھائیو! اگر آپ دنیا وآخرت میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو قرآن مقدس پر عمل کیجئے اور کثرت سے قرآن مقدس کی تلاوت کیجئے۔

قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا!

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا [قیامت کے دن] کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔ سبحان اللہ!

[ترمذی]

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو قرآن پاک کی تلاوت کا شغف عطا کرے۔ آمین۔

پیارے دینی بھائیو! تلاوت قرآن مجید کی کس قدر فضیلت ہے۔ آج ہم دنیا میں جتنی کثرت سے تلاوت کریں گے اسی طرح کل بروز قیامت ہمارے درجوں میں اضافہ ہوگا۔ آج ہم دنیا کی باتوں میں الجھے رہتے ہیں فضول گوئی میں وقت گزارتے ہیں لیکن تلاوت قرآن سے مستفیض نہیں ہوتے۔ ہمیں چاہئے کہ روزانہ ایک وقت مقرر کرلیں اور اپنا معمول بنالیں تا کہ روزانہ قرآن کی تلاوت کی جاسکے۔

قرآن مقدس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مقدس سے پڑھے اس کے لئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور اس نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! یہ قرآن مقدس کی تلاوت کا فیض ہے کہ انسان اگر ایک مرتبہ الم کہتا ہے تو اس کے حق میں تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اسی طرح اگر کوئی ایک مرتبہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتا ہے تو ایک سو نوے نیکیاں اس کے حق میں لکھ دی جاتی ہیں۔

تاج کی روشنی آفتاب سے زیادہ

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کے ماں باپ کو

Marfat.com

قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر چہ وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہوتو تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جو خود عامل ہے۔

[ابوداؤد]

یعنی آفتاب اگر ہمارے گھر میں موجود ہوتو بھی اس تاج کی روشنی آفتاب کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ یہ مرتبہ اور فضیلت تو ان کے لئے ہے جن کی اولاد قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو جو خود قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اللہ عزوجل شانہ اس سے بھی زیادہ انعام اس کو عطا فرمائے گا۔

جو ناظرہ قرآن اولاد کو سکھائے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھائے تو اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

[طبرانی]

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوا ہوگا اور اس کے ماں باپ کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ عرض کریں گے یا اللہ! یہ جوڑے کس چیز کے صلے میں ملے؟ تو اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرمائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن مقدس پڑھنے کی وجہ سے۔

[حاکم]

بیٹا کے پڑھنے سے باپ کا درجہ بلند

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی اولاد کو حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کی طرح اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمام قرآن مقدس مکمل ہو۔

[طبرانی]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! ذرا آپ غور کریں کہ بچے کے قرآن شریف پڑھنے پر باپ کی یہ شان وعظمت ہے۔ لیکن آج افسوس کا مقام ہے کہ لوگوں کو جتنی رغبت انگلش اور دنیاوی تعلیم دلانے کی طرف ہے اس کا عشر عشیر بھی قرآن مقدس کی تعلیم کی طرف نہیں۔ لوگ سوچتے ہیں کہ حافظ اور مولوی بنانے سے کیا فائدہ صرف مسجد کا ملا بن کر رہ جائے گا۔ میرے عزیز بھائیو! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ دنیاوی تعلیم بچے کو مت دلاؤ بلکہ شوق سے دلاؤ لیکن سب سے پہلے قرآن مقدس کی تعلیم سکھاؤ، ضروریات دین کی تعلیم دو۔ کیا آپ کا بیٹا حافظ قرآن بننے کے بعد بزنس اور تجارت نہیں کرسکتا یا آپ کا لڑکا حافظ قرآن یا مولوی بننے کے بعد انجینئر نہیں بن سکتا؟ اگر آپ اس طرح دینی تعلیم سکھانے کے بعد اپنے بیٹے کو دنیاوی تعلیم سکھاتے ہیں تو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے دونوں جہاں میں کامیابی وکامرانی ہے۔

میرے عزیز دوستو! اپنے بچے کو دین کی اتنی تعلیم تو ضرور سکھایئے کہ آپ کی نماز جنازہ صحیح طور پر ادا کرسکے، آپ کے نام فاتحہ خوانی کرسکے تاکہ دوسروں کا محتاج نہ ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن آپ سے اپنی اولاد کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔ اس کے نیک اعمال اسے اس کی تلاوتِ قرآن سے اس کی پابندیٔ شریعت سے آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

آگ میں نہ جلے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر قرآن شریف کو کسی چمڑے میں رکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو نہ جلے۔

[دارمی]

اس حدیث سے دو مطلب نکلتے ہیں ایک تو یہ کہ چمڑا سے مراد عام جانور کا ہو اس میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو نہ جلے۔ یہ معجزہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں خاص تھا اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی قرآن شریف کا حافظ ہو تو جہنم کی آگ اس کو نہ جلا سکے گی۔

Marfat.com

دس آدمیوں کی شفاعت

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ عزوجل شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے خاندان میں سے ایسے دس آدمیوں کی شفاعت قبول فرمائے گا، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

[ترمذی شریف]

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ حافظ قرآن نہ بن سکیں تو کم از کم اپنے قریبی رشتہ دار یا اپنے خاندان میں سے کسی کو حافظ قرآن بنائیں تا کہ اس کی وجہ سے آپ کی شفاعت قبول کر لی جائے۔

دل نہیں ویران گھر

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کو سیکھو پھر اس کو پڑھو اس لئے کہ جو شخص قرآن مقدس سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس تھیلی کی طرح ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو اور اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے اور وہ شخص جو سیکھا پھر سو گیا اس کی مثال اس تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے دل میں قرآن شریف کا کوئی بھی حصہ محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

[ترمذی]

تین حاملہ اونٹنی سے افضل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فخر موجودات سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں قرآن مقدس کی تلاوت بغیر نماز کی تلاوت سے افضل ہے اور بغیر نماز کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ

Marfat.com

روزہ سے افضل ہے اور روزہ آگ سے بچاؤ ہے۔

[بیہقی]

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ گھر واپس آئے تو تین اونٹنیاں حاملہ بڑی اور موٹی اس کو مل جائیں۔ تو ہم نے عرض کیا بے شک ہم پسند کرتے ہیں تو حضور اقدس جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آیتیں جن کو تم میں سے کوئی نماز میں پڑھ لے۔ وہ تین حاملہ بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے افضل ہے۔

[مسلم]

دو ہزار درجہ کا ثواب

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلام اللہ شریف کو حفظ پڑھنا [زبانی] ہزار درجہ ثواب رکھتا ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار ثواب رکھتا ہے۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! قرآن مقدس کو دیکھ کر پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے کیونکہ قرآن شریف کا دیکھنا بھی ثواب، چھونا بھی ثواب اور بزرگان دین فرماتے ہیں کہ قرآن مقدس کی تلاوت دیکھ کر کرنے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ لہٰذا افضل دیکھ کر تلاوت کرنا ہے۔

جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر قرآن شریف کھولے اور بقدر سو[۱۰۰] آیت پڑھ لے تو تمام دنیا کے برابر اس کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ بسا اوقات عشاء کے بعد قرآن شریف کھولتے تھے اور نماز صبح کے وقت بند کرتے تھے۔

دل کی صفائی

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور آقائے نعمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی صفائی کی کیا صورت ہے؟ تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن مقدس کی تلاوت کرنا۔

[بیہقی]

Marfat.com

اُمّت کا افتخار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کے لئے کوئی شرافت اور افتخار ہوا کرتا ہے جس سے تفاخر کیا کرتا ہے۔ میری امت کی شرافت اور افتخار قرآن شریف ہے۔

[حلیہ]

بعض لوگ خاندان پر فخر کرتے ہیں، بعض لوگ مال و دولت کو باعثِ افتخار سمجھتے ہیں لیکن پیارے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امتیوں کو بتادیا کہ تمہارا افتخار دھن دولت میں نہیں، حسب و نسب میں نہیں بلکہ تمہارا افتخار قرآن مقدس ہے۔

دنیا میں نور آخرت میں ذخیرہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ خاتم النبین رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو کہ تمام امور کی جڑ ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ کچھ اور بھی ارشاد فرمائیں تو حضور فخر کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تلاوتِ قرآن مقدس کا اہتمام کرو کہ دنیا میں یہ نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ ہے۔

گھر ستاروں کے مانند روشن

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھروں میں قرآن مقدس کی تلاوت کی جاتی ہے وہ مکانات آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان پر ستارے۔

[ترغیب]

پیارے دینی بھائیو! یہ تلاوتِ قرآن مجید کی فضیلت ہے کہ گھر بھی ستاروں کی طرح روشن ہوجاتے ہیں لیکن آج مسلم معاشرہ کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ اکثر و بیشتر گھروں میں گانے سنے جاتے ہیں اور بیشتر اوقات گھروں میں ٹی وی دیکھا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل

Marfat.com

شانہ مسلم معاشرہ پر رحم فرمائے اور مسلمانوں کو تلاوتِ قرآن مقدس کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین۔

قربِ الٰہی کا ذریعہ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبین سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اللہ عزوجل شانہ کی طرف رجوع اور اس کا تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ عزوجل شانہٗ سے نکلی ہے یعنی قرآن مقدس۔

[ابوداؤد]

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجتمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا ورد نہیں کرتی مگر اس پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ عزوجل شانہ ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتا ہے۔

[مسلم]

اللہ عزوجل شانہ کے خاص لوگ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ قرآن شریف والے ہیں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مخصوص لوگوں میں سے ہیں۔

[ابن ماجه]

اللہ عزوجل شانہ کا توجہ سے سننا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتا جتنا کہ اس قاری کی

Marfat.com

آواز کو توجہ سے سنتا ہے جو قرآن مقدس کو خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔

[بخاری ومسلم]

فضالہ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ قرآن شریف کی تلاوت کرنے والے کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ توجہ فرماتا ہے جو اپنی گانے والی باندی کا گانا سن رہا ہو۔

[ابن ماجہ]

قیامت میں نور

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا ان لوگوں کے پاس کپڑا بھی اتنا نہ تھا کہ اپنے پورے بدن کو چھپالیں۔ بعض لوگ بعض کی اوٹ کرتے تھے اور ایک شخص قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا کہ اتنے میں آقائے دوجہاں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور بالکل ہمارے قریب ہوگئے تو قرآن مقدس کی تلاوت کرنے والا چپ ہوگیا۔ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کیا اور دریافت کیا تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا کہ کلام اللہ سن رہے تھے۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے ان میں ٹھہرنے کا حکم کیا گیا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ بیٹھ گئے تاکہ سب کے برابر رہیں اس کے بعد سب کو حلقہ کر کے بیٹھنے کا حکم فرمایا۔ سب مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے تو حضور اکرم سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فقراءِ مہاجرین! تمہیں خوشخبری ہے قیامت کے دن نورِ کامل کی اور تمہیں مژدہ ہے اس بات کا کہ تم اغنیاء [مالدار] سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوگے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا۔

[ابوداؤد شریف]

اگر تمام دریا سیاہی بن جائیں

ایک مرتبہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Marfat.com

اجمعین گرداگرد بیٹھے تھے۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ نے بہت سی کرامتیں مجھے عنایت فرمائی ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا فرمانِ الٰہی ہے میں نے آپ کے پاس جو کتاب بھیجی ہے [یعنی قرآن کریم] اس میں ایک ایسی سورہ ہے اگر وہ توریت میں ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں کوئی شخص یہود نہ ہوتا، اگر انجیل میں ہوتی تو کوئی عیسائی بت پرست نہ ہوتا، اگر زبور میں ہوتی تو کوئی شخص حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں سے مغنی نہ بنتا۔ اس واسطے یہ کتاب بھیجی گئی ہے تا کہ اس کی برکت سے آپ کی امت اللہ عزوجل شانہ سے مدد حاصل کرے اور قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے چھٹکارہ پائے۔ حضور جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کون سی سورت ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ مزید کہا مجھے خدا کی قسم! جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اگر روئے زمین کے تمام دریا سیاہی اور تمام درخت قلم بن جائیں اور ساتوں آسمان وزمین کاغذ ہو جائیں اور ابتدائے عالم سے لے کر سب فرشتے اور آدمی اس کے فضائل لکھتے رہیں تو اس کی ایک فضیلت بھی نہ لکھ سکیں۔

[هشت بهشت]

سورۂ فاتحہ کے فضائل

سیدنا حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ ہر طرح کے درد اور بیماریوں کے لئے شفاء ہے جو بیماری کسی علاج سے درست نہ ہو وہ صبح کی نماز کے بعد فرضوں اور سنتوں کے درمیان اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر دم کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔

ایک مرتبہ ہارون رشید کو سخت بیماری لاحق ہوئی اور دو سال تک رہی۔ جب علاج سے عاجز ہو گئے تو وزیر کو خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ زحمت سے تنگ آ گیا ہوں کسی علاج سے افاقہ نہیں ہوتا۔ حضرت خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہارون رشید کے پاس تشریف لائے اور اپنا دست مبارک اس کے جسم پر پھیرا، اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، ابھی اچھی طرح دم بھی نہ کیا تھا کہ اسے صحت حاصل ہو گئی۔

Marfat.com

ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک بیمار کے اوپر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اسی وقت اسے صحت ہوگئی۔ ایک اور آدمی اس کی مزاج پرسی کے لئے آیا اور پوچھا کیا حالت ہے کس طرح صحت ہوئی؟ کہا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تھے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا جس کی وجہ سے شفاء ملی۔ ابھی بات ختم نہ کرنے پایا تھا کہ پھر وہی بیماری لاحق ہوگئی جس سے وہ مرگیا۔ اس کا سبب بداعتقادی تھی۔ انسان کو صدق دلی سے کام لینا چاہئے۔

سورہ فاتحہ ہر درد کی دوا ہے۔ "اَلْفَاتِحَةُ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ" یعنی سورہ فاتحہ ہر درد کی دوا ہے۔ اللہ عزوجل شانہ نے ہر سورۃ کا ایک نام رکھا ہے مگر سورہ فاتحہ کے سات نام ہیں۔ [۱] فاتحۃ الکتاب [۲] سبع المثانی [۳] ام الکتاب [۴] ام القرآن [۵] سورہ مغفرت [۶] سورۂ رحمت [۷] اور سورۃ الکنز۔ اس سورہ میں سات حروف بالکل نہیں آئے۔ اول 'ث' کیونکہ یہ ثبور کا پہلا حرف ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنے والے کو ثبور سے کوئی واسطہ نہیں۔ دوسرا 'ج' جہنم کا پہلا حرف ہے۔ اس سورہ کے پڑھنے والے کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ تیسرا 'ز' جو زقوم کا پہلا حرف ہے اور الحمد اللہ پڑھنے والے کو زقوم سے کوئی واسطہ نہیں۔ چوتھا 'ش' شقاوت کا پہلا حرف ہے سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والے کو کوئی مطلب نہیں۔ پانچواں 'ظ' ظلمت کا پہلا حرف ہے جو الحمد شریف پڑھے ظلمت سے اس کا کچھ واسطہ نہیں۔ چھٹا حرف 'ف' ہے فراق کا پہلا حرف ہے سورہ فاتحہ پڑھنے والے کو اس سے بھی کوئی مطلب نہیں اور ساتواں 'خ' خواری کا پہلا حرف ہے الحمد شریف پڑھنے والے کو خواری سے کوئی مطلب نہیں۔ اس سورہ میں سات آیتیں ہیں۔ امام ناصر بستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں انسان کے جسم میں ہفت اندام اللہ عزوجل شانہ سات پیدا کئے ہیں جو شخص ان کو پڑھتا ہے ساتوں دوزخوں سے محفوظ رہتا ہے۔

سورہ الحمد شریف میں ایک سو چوبیس حروف ہیں۔ ہر حرف کے بدلے ہزار پیغمبر کا ثواب ملتا ہے۔ الحمد میں پانچ حروف ہیں اور اللہ عزوجل شانہ نے پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے۔ جو شخص اس کو پڑھے پانچوں نمازوں میں جو خامیاں ہوئی ہیں اسے اللہ عزوجل شانہ معاف فرما دیتا ہے۔

نوٹ:۔ ثبور بمعنی زقوم ہے.....

Marfat.com

لفظ ''اللہ'' میں تین حروف ہیں اور ''الحمد'' میں پانچ حروف ہیں۔ دونوں کو ملا دیا جائے تو آٹھ حروف ہوتے ہیں اس کے پڑھنے والوں کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے تا کہ جس دروازے سے اس کی مرضی ہو داخل ہو جائے۔ ''رب العالمین'' میں دس حروف ہیں۔ دس اور آٹھ ملائیں تو اٹھارہ ہوتا ہے اور اللہ عزوجل شانہ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہیں۔ جو شخص یہ اٹھارہ حروف پڑھتا ہے اسے اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب ملتا ہے۔ ''الرحمٰن'' میں چھ حروف ہیں اٹھارہ اور چھ چوبیس ہوئے، اللہ عزوجل شانہ نے رات اور دن کے چوبیس گھنٹے بنائے، جو بندہ ان چوبیس حروف کو پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ''الرحیم'' کے چھ حروف ہیں چوبیس اور چھ مل کر تیس ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پل صراط تیس ہزار سالہ کے مقدار بنایا ہے، جو بندہ ان تیس حروف کو پڑھتا ہے وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ ''مالک یوم الدین'' میں بارہ اور تیس ملا کر بیالیس ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل شانہ نے سال کے بارہ مہینے کئے جو شخص ان بارہ حروف کو پڑھتا ہے اس کے بارہ مہینے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ''ایاک نعبد'' میں آٹھ حروف ہیں آٹھ اور بیالیس پچاس ہوتے ہیں۔ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ جو بندہ ان پچاس حروف کو پڑھتا ہے اللہ عزوجل شانہ ان سے صدیقین جیسا معاملہ فرمائے گا۔ ''ایاک نستعین'' میں گیارہ حروف ہیں، گیارہ اور پچاس اکسٹھ ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ زمین وآسمان میں اکسٹھ دریا پیدا کئے ہیں جو شخص ان اکسٹھ حروف کو پڑھتا ہے تو اکسٹھ دریاؤں کے قطروں کے موافق نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اسی قدر گناہ اس کے نامہ اعمال سے مٹائے جاتے ہیں۔ ''اہدنا الصراط المستقیم'' میں انیس حروف ہیں انیس اور اکسٹھ اسی ہوتے ہیں۔ جو دنیا میں شراب پیتا ہے اس کو اسی درے لگانے کا حکم ہے۔ ''صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین'' میں چوالیس حروف ہیں چوالیس اور اسی ملا کر ایک سو چوبیس ہوتے ہیں، اللہ عزوجل شانہ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کئے ہیں جو ان ایک سو چوبیس حروف کو پڑھتا ہے اللہ عزوجل شانہ اسے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

[هشت بهشت]

Marfat.com

قرآن شریف کا احترام نجات و بخشش کا سبب

سلطان محمود غزنوی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ اللہ عزوجل شانہ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو آپ نے فرمایا ایک رات میں ایک شخص کے یہاں مہمان تھا ایک طاق میں قرآن شریف رکھا ہوا تھا میں نے دل میں سوچا قرآن شریف یہاں رکھا ہوا ہے میں کس طرح سوؤں گا پھر کہا کہ قرآن شریف کسی دوسرے مکان میں رکھ دیا جائے پھر دل میں خیال آیا کہ اپنے آرام کے لئے کیوں قرآن شریف کو دوسری جگہ بھیجوں اسی نیکی کے سبب موت کے بعد میری بخشش ہوگئی۔

[هشت بهشت]

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن کریم کی تکریم کی توفیق اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں عطا کرے اور ان لوگوں سے بچائے جو قرآن کو تکیہ بناتے ہیں۔

نابینا کو بینائی مل گئی

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن کو دیکھتا ہے اللہ عزوجل شانہ کے فضل و کرم سے اس کی بینائی زیادہ ہو جاتی ہے اس کی آنکھ کبھی نہیں دکھتی اور نہ خشک ہوتی ہے۔

ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے سامنے قرآن شریف رکھا ہوا تھا، ایک نابینا نے آکر التماس کی کہ میں نے بہت علاج کرائے مگر آرام نہیں ہوا۔ اب آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ میری آنکھ ٹھیک ہو جائے، میں آپ سے فاتحہ کے لئے التجا کرتا ہوں۔ اس بزرگ نے قبلہ رو ہو کر فاتحہ پڑھی اور قرآن شریف اٹھا کر اس کی دونوں آنکھوں پر ملا جس سے اس کی دونوں آنکھیں چراغ کی طرح روشن ہو گئیں۔

[دلیل العارفین]

بدکار کے سر پر تاج

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ''جامع الحکایات'' میں لکھا دیکھا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک فاسق جوان تھا جس کی بدکاری

Marfat.com

سے مسلمانوں کو نفرت تھی، اسے بہت منع کرتے تھے لیکن وہ نہیں سنتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر پر تاج ہے اور خرقہ پہنے فرشتوں کے ساتھ بہشت میں جا رہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تو تو بدکار تھا یہ دولت کہاں سے نصیب ہوئی؟ جواب دیا کہ دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ ہے کہ جہاں کہیں قرآن شریف دیکھ لیتا کھڑے ہو کر بڑی عزت کی نگاہوں سے اسے دیکھتا۔ اللہ عزوجل شانہ نے مجھے اس کی بدولت بخش دیا اور یہ مقام عطا فرمایا۔

[هشت بهشت]

وہ ہم میں سے نہیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن شریف کو ''تغنی'' یعنی خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس حدیث کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تغنی سے مراد استغناء ہے یعنی قرآن پڑھنے کے عوض میں کسی سے کچھ لینا نہ چاہئے۔

[بخاری]

گانے سے بچو

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مقدس کو عرب کے لحن اور آواز سے پڑھو۔ اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لحن سے بچو۔ یعنی قواعد موسیقی کے مطابق گانے سے بچو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہے، قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے دل میں بھی فتنہ ہے جن کو ان کی یہ بات پسند ہے۔ العیاذ باللہ۔

[بیهقی]

سب سے بڑی سورت

ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں نے جواب نہیں دیا [نماز سے فارغ ہوکر] حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اللہ عزوجل شانہ نے ارشاد نہیں فرمایا ہے: "اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ" اللہ و رسول کے پاس حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں بلائیں۔ پھر ارشاد فرمایا مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن میں جو سب سے بڑی سورت ہے وہ بتادوں گا اور حضور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب نکلنے کا ارادہ ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورت کی تعلیم کروں گا تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔

[بخاری شریف]

شیطان بھاگتا ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو مقابر[1] نہ بناؤ! شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

[مسلم]

دو ہزار برس پہلے

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں جو سورۂ بقرہ کے ختم پر ہیں، نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔

[ترمذی]

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات میں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

[بخاری]

---

[1] مقابر: یعنی قبرستان

Marfat.com

دجّال سے محفوظ

حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورۂ کہف کی دس پہلی آیتیں جو شخص یاد کرے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ اللہ عزوجل شانہ نے آسمان وزمین پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے 'طٰہٰ'، و'یٰسین' پڑھا جب فرشتوں نے سنا یہ کہا مبارک ہو اس امت کے لئے جس پر یہ اتارا جائے اور مبارک ہو ان کے لئے جو اس کے حامل ہوں اور مبارک ہو ان زبانوں کے لئے جو اس کو پڑھیں۔

[دارمی]

عرش کا خزانہ

حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں اللہ عزوجل شانہ کے اس خزانہ میں سے ہے جو عرش کے نیچے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دو آیتیں دیں۔ انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ کہ وہ رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نزدیکی ودعاء ہیں۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حٰمٓ المومن کو الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھ لے گا شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے گا صبح تک محفوظ رہے گا۔

[دارمی]

قرآن کا دل

ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل ''یٰسین'' ہے۔ جس نے یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنا اللہ عزوجل شانہ اس کے لئے لکھے گا۔

جو شخص اللہ عزوجل شانہ کی رضا کے لئے یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہٰذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔

[بیہقی]

اعلانیہ صدقہ کی طرح ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کو بلند آواز سے پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔

[بخاری]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن مقدس کی ایک آیت سنے اس کے لئے چند نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو تلاوت کرے اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

[احمد]

جنت کی طرف کھینچتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑالو ہے جس کا جھگڑا تسلیم کیا گیا۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کے لئے شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ عرض کرتا ہے یا اللہ میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کر اور قرآن کہتا ہے یا اللہ! میں نے رات کو اسے سونے سے روکا میری شفاعت قبول کر پس دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

[احمد، طبرانی]

قیامت کا خوف دامن گیر نہ گا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن کو قیامت کا خوف دامن گیر نہ ہوگا نہ ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا۔ مخلوق اپنے حساب کتاب سے فارغ ہوگی اور وہ مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ عزوجل شانہ کے لئے قرآن شریف پڑھا اور امامت کی اس طرح سے کہ مقتدی اس سے راضی رہے۔ دوسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز

Marfat.com

کے لئے بلاتا ہو صرف اللہ عزوجل شانہ کے واسطے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے مالک سے بھی اچھا معاملہ رکھے اور اپنے ماتحتوں سے بھی۔

[طبرانی]

سو[۱۰۰] رکعت نوافل سے بہتر

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] اگر تو صبح جا کر قرآن مقدس کی ایک آیت سیکھ لے تو سو رکعت نوافل سے بہتر ہے اور اگر ایک باب علم [دین] کا سیکھ لے چاہے اس وقت اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔

[ابن ماجه شریف]

وہ شخص غافل نہیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں غافلین میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

ایک دوسری جگہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں فرض نمازوں کی پابندی کرے وہ غافلوں میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص سو آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ شخص اس رات صبر کرنے والوں میں ہوگا۔

[حاکم]

فتنوں سے بچنے کی صورت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی کہ بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ان سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا قرآن شریف۔

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ فتنوں سے بچنے کے لئے قرآن کی تعلیم ضروری ہے لیکن قرآن مقدس کو سمجھنا عام انسان کا کام نہیں کیونکہ اسی قرآن مقدس سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے۔ قرآن مجید خود ارشاد فرماتا ہے۔

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا۔

بہت سے لوگ اس قرآن سے گمراہ ہو گئے اور بہت سے لوگ اس سے ہدایت پائے۔

جس کے سینے میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوتی ہے وہ ہدایت پائیں گے اور جن کا سینہ عشق رسول اور محبت رسول سے خالی ہوگا وہ گمراہ ہو جائیں گے۔ اسی طرح سے کئی لوگ گمراہی کے غار میں گر گئے۔

سورہ یٰسین شریف کی فضیلت

حضور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص سورہ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے تو اس کی تمام حاجتیں اسی دن پوری ہو جائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دل چاہتا ہے کہ سورہ یٰسین میرے ہر امتی کے دل میں ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے سورہ یٰسین کو ہر رات میں پڑھا پھر وہ مر گیا تو وہ شہید ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو سورہ یٰسین کو پڑھتا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے اور بھوک کی حالت میں پڑھتا ہے تو وہ سیراب ہو جاتا ہے اور جو راستہ گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ راستہ پالیتا ہے اور جو شخص جانور گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھے تو اسے مل جاتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں پڑھے کہ کھانا کم ہو جانے کا خوف ہے تو وہ کھانا کافی ہو جاتا ہے۔ اگر ایسے شخص کے پاس پڑھا جائے جو نزع کی حالت میں ہے تو اس پر موت آسان ہو جاتی ہے۔ جو ایسی عورت پر پڑھے جس کے بچہ ہونے میں دشواری ہو رہی ہو تو اس کے لئے بچہ کی پیدائش آسانی ہو جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سورہ یٰسین کا نام توریت میں مُعَمَّہ ہے کہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے دنیا و آخرت کی مصیبت دور کرتی ہے اس سورۃ کی تلاوت کرنے والے کا رتبہ بلند ہوتا ہے۔ اس سورۃ کی تلاوت کرنے سے دشمن کا خوف ختم

Marfat.com

ہوجاتا ہے۔جس نے سورۂ یٰسین اور سورۂ صٰفّٰت جمعہ کے دن پڑھی پھر اللہ عزوجل شانہ سے دعا کی اس کی دعا پوری ہوتی ہے۔

فاقہ سے بچنے کی تدبیر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہر رات اس سورہ کی تلاوت کیا کریں۔

[بیہقی]

سورۂ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا

ایک مرتبہ سید عالم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تو مجھے کچھ قرآن پڑھ کر سناؤ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کو پڑھ کر سناؤں۔ حالانکہ یہ قرآن مقدس آپ پر نازل ہوا ہے۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں دوسروں سے قرآن شریف سننا پسند کرتا ہوں۔ حضور آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس کے آخر میں یہ آیت ہے۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ۔

تو قائم رہو جیسا تمہیں حکم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان امر الٰہی پر قائم رہنے سے عاجز ہے کیونکہ بندہ توفیق الٰہی کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا چنانچہ جب آپ کو استقامت کا حکم ملا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسے ممکن ہوگا کہ میں اللہ عزوجل شانہ کے احکام کو پوری طرح بجالاؤں۔ دلی اضطراب کی وجہ سے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمزور ہوگئے۔ رنج میں اضافہ ہوتا گیا حتی کہ ایک دن کھڑے ہونے کے لئے زمین پر ہاتھ ٹیک کر سہارا لیا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] یہ کیا حال ہے؟ آپ تو ابھی جوان اور صحت مند ہیں تو سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ ہود نے مجھے بوڑھا

Marfat.com

کر دیا یعنی استقامت کے حکم سے میری ہمت کمزور ہوگئی۔

[کشف المحجوب]

ہیبت سے فوت ہو گئے

حضرت زرارہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی تھی ایک مرتبہ لوگوں کی امامت فرما رہے تھے آپ نے ایک آیت پڑھی جس کی ہیبت سے آپ فوراً فوت ہو گئے۔ حضرت صالح مری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بزرگ تابعی جہمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک آیت پڑھی جس کی جلالت سے آپ کی روح پاک پرواز کر گئی۔ حضرت ابراہیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ کے نواح میں ایک نیک صفت عورت کو نماز پڑھنے کے بعد بطور تبرک سلام کیا تو اس نے قرآن پڑھنے اور سنانے کی فرمائش کی۔ میں نے قرآنی آیات پڑھی تو وہ بے ہوش ہو کر اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ احمد بن ابی الجواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو جنگل میں کنویں کے کنارے کھڑے دیکھا۔ قریب ہوا تو انہوں نے سماع کی خواہش کی تا کہ وہ آسانی سے جان دے سکے۔ تو میں نے الہام کی مدد سے یہ آیت پڑھی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔

بلاشبہ جن لوگوں نے خدا کو اپنا رب کہا اور اس پر ثابت قدم رہے۔

اس شخص نے کہا احمد! خدا کی قسم آپ نے وہی آیت تلاوت کی جسے میرے سامنے اس وقت فرشتے تلاوت کر رہیں یہ کہہ کر وہ فوت ہو گئے۔ اس طرح کی بہت سی حکایات کتابوں میں مذکور ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

[کشف المحجوب]

شیطان سے محفوظ رہنے کی تدبیر

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان میں مالِ صدقات کی حفاظت کی ذمہ داری مجھے فرمائی تھی۔ ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا تجھے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

میں پیش کروں گا کہنے لگا میں محتاج عیالدار ہوں، سخت حاجت مند ہوں۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] تمہارے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نے مجھے شدید ضرورتیں بتائیں اور محتاجی کی شکایت کی۔ مجھے رحم آ گیا اور میں نے چھوڑ دیا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے وہ جھوٹ بولا وہ پھر آئے گا۔ میں نے سمجھ لیا کہ وہ پھر آئے گا کیونکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے۔ میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا تجھے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج عیالدار ہوں اب نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آ گیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] تمہارے قیدی کا کیا ہو؟ میں نے عرض کیا اس نے سخت ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی مجھے رحم آیا اور میں نے چھوڑ دیا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ تم سے جھوٹ بولا پھر آئے گا۔ میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا۔ میں نے پکڑا اور کہا تجھے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا۔ تین مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آتا ہے، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا، جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَا الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" آخر تک پڑھ لو۔ صبح تک اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے تم پر نگہبانی ہوگی اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو حضور اقدس تاجدار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے کہا چند کلمات تم کو سکھاتا ہوں، اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا۔ پیارے مصطفیٰ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بات اس نے سچ کہی اور وہ بڑا جھوٹا ہے اور تمہیں معلوم ہے تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شیطان تھا۔

[بخاری]

Marfat.com

تہائی قرآن کا ثواب

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس پر قادر ہو کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہائی قرآن کیونکر کوئی پڑھ سکتا ہے۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" تہائی قرآن کے برابر ہے اور "قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" چوتھائی کے برابر ہے۔

[ترمذی]

جنت میں چلا جا

حضور اقدس تاجدار مدینہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت بچھونے پر داہنی کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے! اپنی داہنی جانب سے جنت میں چلا جا۔

[ترمذی]

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھتے ہوئے سنا فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی۔

[امام مالک، ترمذی، نسائی شریف]

ستر ہزار فرشتے دعا کریں گے

حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" تین مرتبہ پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں تو اللہ عزوجل شانہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لئے دعا کریں گے اور اگر وہ شخص اسی روز مر جائے تو شہید مرے گا اور شام کو پڑھ لے تو اس کے لئے بھی یہی ہے۔

[ترمذی]

حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس کی استطاعت نہیں

Marfat.com

رکھتے کہ ہر روز ایک ہزار آیتیں پڑھا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی استطاعت کون رکھتا ہے کہ ہر روز ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے۔ آقائے دو جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی استطاعت نہیں کہ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھ لیا کرو۔

[بیہقی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں میں آنسو

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قرآن سناؤ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا آپ کو قرآن سناؤں جب کہ قرآن مقدس آپ پر نازل ہوا ہے۔ حضور اکرم سید عالم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کسی دوسرے سے سننا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت تک پہنچا "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ [تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں] حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بس اتنا کافی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔

[بخاری]

اللہ عزوجل شانہ کا خط

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگلے لوگ قرآن شریف کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا خط جانتے تھے۔ رات کو اس میں غور وفکر کرتے اور دن میں اس پر عمل کرتے تم لوگوں نے اس کا درس اختیار کیا ہے اس کے حروف کو درست پڑھتے ہو لیکن اس پر عمل کرنے میں سستی کرتے ہو۔ الغرض قرآن شریف کا اصل مقصد صرف پڑھنا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا ہے۔ پڑھنا یاد رکھنے کے لئے ہے اور یاد رکھنا عمل کرنے کے لئے ہے۔ جو لوگ پڑھتے ہیں

Marfat.com

اور عمل نہیں کرتے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی غلام کے پاس اس کے مالک کا خط آئے اور اس میں غلام کے متعلق احکام لکھے ہوں وہ غلام اس خط کو پا کر خوش آوازی سے پڑھے اور اس خط میں جو احکام لکھے ہوں اس پر عمل نہ کرے اور اس کی خلاف ورزی کرے تو یقیناً غلام سزا کا مستحق ہے۔

توریت میں لکھا ہے کہ اللہ عزوجل شانہ نے ارشاد فرمایا میرے بندے تجھے شرم نہیں آتی کہ اگر تیرے بھائی کا خط تجھے پہنچے اور تم راہ میں ہو تو رک جاتے ہو اور راستے سے الگ ہو بیٹھتے ہو اور اس کا ایک ایک حرف پڑھتے ہو اس میں غور و فکر کرتے ہو۔ یہ کتاب میرا خط ہے تجھے میں نے یہ لکھا کہ تو اس میں غور و فکر کرے اس پر کاربند رہے اور تو اس سے انکار کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اور جو تو پڑھتا بھی ہے تو غور و فکر نہیں کرتا۔

[کیمیائے سعادت]

ستر مرتبہ انسان کے دل میں ندا ہوتی ہے

جو شخص دوست سے کلام کرنا چاہے وہ کلام اللہ کی تلاوت کرے۔ نیک بخت بندہ وہ ہے جو دوست سے ہمکلام ہو۔ دوست سے ہمکلامی کی سعادت قرآن شریف کی تلاوت سے ہوتی ہے اور ہر روز ستر مرتبہ انسان کے دل میں یہ ندا ہوتی ہے کہ اگر تجھے ہماری آرزو ہے تو سارے کام چھوڑ کر قرآن مقدس کی تلاوت کر۔

[هشت بهشت]

حافظ قرآن کا مرتبہ

جب حافظ قرآن فوت ہو جاتا ہے تو اس کی روح نوری قندیل میں ڈال کر عرش کے پاس لے جاتے ہیں اور ہر روز اس پر ہزار مرتبہ انوار تجلی کرتے ہیں قیامت کے روز حافظ قرآن کو حکم ہوگا کہ بہشت میں جاؤ اور اس پر ایک تجلی ہوگی ایک مرتبہ کوئی حافظ کلام اللہ فوت ہو گیا تو اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ اللہ عزوجل شانہ نے کیسا سلوک فرمایا۔ جواب دیا وہی جو اپنے خاصوں کے ساتھ کیا۔ پھر پوچھا گیا کہ آپ کو قبر میں چھوڑ دیا گیا یا اوپر لے جایا گیا؟ فرمایا کہ قالب کو بھی عرش کے نیچے لے گئے اور قرآن مقدس کے حافظوں کے

Marfat.com

پاس مقام عطا فرمایا اور میں وہیں رہتا ہوں۔

[هشت بهشت]

بخشش ہوگئی

سلطان معز الدین محمد شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وفات کے بعد دیکھ کر پوچھا کہ آپ کی کیا حالت ہے؟ فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس عمل کی وجہ سے؟ فرمایا میں ایک رات تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور پاس کے گھر سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز آرہی تھی میں سن کر تخت سے نیچے آکر دوزانو بیٹھ گیا اور ہمہ تن گوش ہوکر سننے لگا تو راحت حاصل ہوئی جب میری وفات ہوگئی تو مجھے اس قرآن مقدس کے سننے کے عوض بخش دیا گیا۔

[هشت بهشت]

ایک لاکھ حور

جب انسان قرآن شریف پڑھے اور اس کے معنی و مطلب پر غور کرے اور اس وقت کسی مخلوق کا خیال دل میں نہ لائے جب اس طرح قرآن شریف پڑھا جائے تو فرشتہ ایک لاکھ حوروں کے ساتھ آکر پڑھنے والے کے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ وہ فرشتہ حوروں کو اسی طرح دیکھتا ہے کہ آنکھیں دیکھنے کی تاب نہیں لاسکتیں پھر وہ فرشتہ فرط محبت سے اپنا منہ پڑھنے والے کے منہ پر رکھتا ہے۔

[هشت بهشت]

ہر حرف کے بدلے ایک فرشتہ کی پیدائش

قرآن مقدس کو بار بار پڑھنا چاہئے یہ بھی گناہوں کا کفارہ ہے اور دوزخ کی آگ کے لئے بمنزلہ پردہ کے ہے اور جو شخص قرآن مقدس پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے اللہ عزوجل شانہ بہشت کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے اور ہر حرف کے بدلے جو وہ پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک تسبیح پڑھتا ہے اور کوئی شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں جتنا یہ شخص ہے۔

[انیس الارواح]

Marfat.com

قبر اور قیامت میں عذاب نہ ہوگا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتا ہے وہ نیکی سے بدرجہ بہتر ہے اور جس وقت فوت ہو جاتا ہے اور قرآن پڑھنے کی دوستی اس کے دل میں ہوتی ہے تو فرشتے کے کان میں نیکی کی صورت میں آتا ہے اور فرشتہ بہشت سے ایک نارنگی لاتا ہے اور کہتا ہے کہ پڑھو! وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے دنیا میں نہیں پڑھا تو وہ کہتا ہے کہ پڑھو! یہ نارنگی اللہ عزوجل شانہ نے تیرے لئے ہدیہ کے طور پر بھیجی ہے پھر وہ بندہ شروع سے آخر تک قرآن مقدس پڑھتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تجھے قبر اور قیامت کا عذاب نہ ہوگا اور تو پیغمبروں کا ہمسایہ ہوگا۔

[هشت بهشت، انیس الارواح]

کوئی تبدیلی نہیں

پیارے دینی بھائیو! یہ دنیا حادث اور فانی ہے۔ یعنی ختم ہونے والی ہے اور دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے دنیا کی ہر چیز میں تبدلی ہوتی رہتی ہے لیکن قرآن مقدس کلام ربانی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن شریف کا نزول ہوا لیکن کسی حرف کا بدلنا تو دور کی بات قرآن شریف کے حرکات وسکون کو کوئی نہ بدل سکا کیونکہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں خود اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَاتَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ۔

اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔

[کنزالایمان، پ ۱۱ ع ۱۲]

سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

پیارے دینی بھائیو! آپ غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مقدس ہے۔ عالم اسلام میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں انسان ایسے ہیں جن کے سینے میں پورا قرآن محفوظ ہے اور مسلمان ہر وقت قرآن مقدس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ نماز میں بھی قرآن مقدس کی تلاوت ہوتی ہے۔ اگر آپ دنیا کا جائزہ لیں تو

Marfat.com

معلوم ہوگا کہ دنیا میں ہر وقت نماز ہوتی رہتی ہے کیونکہ کہیں سورج ڈوبتا ہے تو کہیں سورج نکلتا ہے، کہیں فجر کا وقت ہوتا ہے تو کہیں عشاء کا وقت ہوتا ہے اور ہر نماز میں قرآن مقدس کی تلاوت کی جاتی ہے۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں قرآن مقدس کی تلاوت نہ کی جاتی ہو بلا شبہ یقیناً دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مقدس ہے۔

کالا کُتّا

حضرت علامہ یافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض صالحین سے سنا کہ ایک میت کو دفن کر کے جب لوگ واپس ہونے لگے تو قبر میں ایک زوردار دھماکے کی آواز آئی لوگوں نے دیکھا کہ ایک کالا کتا قبر سے نکل کر بھاگ رہا ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک نیک شخص نے کتے کو مخاطب کر کے کہا تیرا برا ہو تو کون بلا ہے؟ تو کتے نے جواب دیا میں اس کا برا عمل ہوں اس شخص نے کہا یہ آواز کیسی تھی؟ کتے نے کہا اس چوٹ کی آواز تھی جو مجھ کو لگی۔ یہ میت زندگی میں تلاوتِ یٰسین شریف کیا کرتی تھی وہی تلاوت ابھی آئی اور مجھے مار کر بھگائی۔

فرشتوں کی ستر ہزار صفیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کا سر انسان جیسا ہے اس کے ستر ہزار بازو ہیں اور ہر بازو پر فرشتوں کی ایک جماعت موجود ہے اور اس کے دائیں رخسار پر سورہ اخلاص تحریر ہے اور بائیں رخسار پر "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور پیشانی پر سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے اور اس کے سامنے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں موجود ہیں جو ہر وقت سورہ فاتحہ کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ جب بندہ مومن سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہے اور "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" پر پہنچتا ہے تو تمام فرشتے سجدے میں چلے جاتے ہیں اللہ عزوجل شانہ فرشتوں سے فرماتا ہے اے فرشتو! اپنے سر اٹھاؤ میں تم سب سے خوش ہوں۔ فرشتے یہ سن کر اللہ عزوجل شانہ سے عرض کرتے ہیں اے مولائے کریم امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے جو کوئی سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے تو اس سے بھی راضی رہنا اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ۔ میرے محبوب [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کی امت میں سے جو کوئی سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے گا میں اس سے راضی رہوں گا۔

سبحان اللہ [نزهة المجالس]

Marfat.com

حق ہی حق

قرآن مقدس حق ہے اس کا بھیجنے والا اللہ عزوجل شانہ اس کے لانے والے حضرت جبرئیل علیہ السلام لینے والے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور پھیلانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین ہیں۔ سبھی حق ہیں بلکہ نزول قرآن کا زمان ومکان بھی حق ہے۔

[تفسیر نعیمی]

قرآن مجید کے متعلق ضروری مسائل

- کسی نے محض خیروبرکت کے لئے اپنے مکان میں قرآن مقدس رکھا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعثِ ثواب ہے۔

[خانیہ]

- جس گھر میں قرآن مجید رکھا ہو اس گھر میں بیوی سے صحبت کرنا جائز ہے جب کہ قرآن مقدس پر پردہ پڑا ہو۔

[عالمگیری]

- قرآن مجید کو اچھی آواز میں پڑھنا چاہئے۔ گانے کے طرز پر نہ پڑھنا چاہئے۔ پڑھنے میں حرف کی کمی بیشی نہ کرے بلکہ قواعد تجوید کے مطابق تلاوت کرے۔

[درمختار]

- اگر قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہوگیا اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق بکھر کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کردیا جائے اور دفن کرنے کے لئے لحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یا اس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔ قرآن شریف بوسیدہ ہوجائے تو اس کو جلایا نہ جائے۔

[عالمگیری]

- قرآن مجید پر اگر بقصد توہین پاؤں رکھا کافر ہوجائے گا۔

[عالمگیری]

- مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت اگر اٹھ کر کہیں جاتے ہیں تو بند

Marfat.com

کردیتے ہیں، کھلا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے یہ ادب کی بات ہے مگر بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے گا تو شیطان پڑھے گا اس کی اصل نہیں ممکن ہے کہ بچوں کو اس ادب کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایسا اختراع کیا گیا ہو۔

- قرآن مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا نہ رکھا جائے۔

[عالمگیری]

- قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔

[بہار شریعت]

- جب تلاوت شروع کرے تو "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا مستحب ہے اور سورت کی ابتداء میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنا سنت۔

[بہار شریعت]

- تلاوت کے درمیان کوئی دنیاوی کام کرے تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا آذان کا جواب دیا سبحان اللہ یا کلمہ طیبہ پڑھا یا کوئی ذکر الٰہی کیا تو اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔

[غنیہ]

- تین دن سے کم میں قرآن شریف کا ختم کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے سمجھا نہیں۔

[نسائی شریف]

- جب قرآن مقدس ختم کیا جائے تو تین بار قل ہو اللہ احد پڑھنا بہتر ہے اگرچہ تراویح میں ہو۔

[غنیہ]

- لیٹ کر قرآن شریف پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو یوں ہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔

[غنیہ]

- غسل خانہ اور موضع نجاست میں قرآن مقدس پڑھنا جائز نہیں۔

[غنیہ]

- جب بلند آواز سے قرآن شریف پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ

Marfat.com

وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگر چہ وہ اپنے کام میں ہو۔
[غنیہ، بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ]

- مجمع میں سب لوگوں کا بلند آواز سے پڑھنا حرام ہے اکثر قرآن خوانی میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ یہ حرام ہے اگر چہ چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔

[درمختار]

- بازاروں میں جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے قرآن شریف پڑھنا جائز نہیں لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔

[بہار شریعت]

- جہاں کوئی عالم دین کی تعلیم دے رہا ہو یا کوئی طالب علم دین کی تکرار یا مطالعہ کر رہا ہو وہاں پر بلند آواز سے قرآن مقدس کی تلاوت کرنا منع ہے۔

[غنیہ]

- قرآن مجید سننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

[بہار شریعت]

- قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت کوئی عالم دین استاد یا باپ آجائے تو ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے۔

[غنیہ]

- عورت کو عورت سے قرآن مقدس پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے اگر چہ وہ اسے دیکھتا نہیں آواز سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے۔ بلا ضرورت غیر محرم کو سنانے کی اجازت نہیں۔

[بہار شریعت]

- قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ نبی کریم سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ جو تنکا مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور یوں ہی میری امت کے گناہ مجھ پر پیش کئے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔ دیکھا کہ آدمی کو کوئی سورت یا آیت دی گئی اور وہ بھلا دیا۔ یعنی یاد کرنا بھول گیا۔

[ابوداؤد]

Marfat.com

● جو شخص قرآن شریف غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ اسے بتادے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ اور حسد پیدا نہ ہو۔

[بہار شریعت]

● دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں۔

[بہار شریعت]

● پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اور سورہ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ کرنا عین واجب ہے۔

[درمختار]

● بلا وضو قرآن مقدس کو ہاتھ لگانا سخت ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۝

اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۷ سورۂ واقعہ]

● آج کل اکثر حافظِ قرآن تراویح میں اتنی جلدی پڑھتے ہیں کہ یعلمون تعلمون کے سوا کسی لفظ کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں کہ فلاں حافظ اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مقدس کا پڑھنا سخت حرام ہے۔

[انوارالحدیث]

● اوقاتِ مکروہ یعنی طلوع وغروبِ آفتاب کے وقت اور دوپہر میں تلاوتِ قرآن مجید بلا کراہت جائز ہے لیکن نہ کرے تو بہتر ہے۔ بہار شریعت میں ہے کہ ان اوقات میں تلاوتِ قرآن مقدس بہتر نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔

[انوارالحدیث]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہَ ۔

وَلَذِکْرُاللّٰہِ اَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَاتَصْنَعُوْنَ ۔

ذِکرِ الٰہی کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ، وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔

اے ایمان والوں اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بولو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ۲۲ ع۳]

پیارے دینی بھائیو! آیتِ مذکورہ میں صبح وشام اللہ کا ذکر کرنے کو کہا گیا ہے کیونکہ دن کی ابتدا صبح سے ہوتی ہے اور رات کی ابتدا شام سے ہوتی ہے جس کا آغاز اچھا ہو اس کا انجام بھی اچھا ہوتا ہے۔ صبح وشام ملائکہ روز وشب کے اکٹھا ہونے کا وقت ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ صبح وشام اللہ کا ذکر کریں۔

ذکر کا مطلب بار بار یاد کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ کی حمد وثنا اور صفات کو دل یا زبان پر لانا ذکرِ الٰہی ہے۔ پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو طریقے ہمیں بتائے ہیں ان طریقوں سے پروردگارِ عالم کو یاد کرنا ذکرِ الٰہی کہلاتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرنے سے ایمان تروتازہ اور مستحکم ہوجاتا ہے اعمال میں استقامت پیدا ہوجاتی ہے۔ ذکرِ الٰہی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کیونکہ خلاق کائنات کو یاد کرنا ہی انسانی زندگی کا مقصد ہے اور ذکرِ الٰہی عبادت کی روح ہے آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ تمام عبادتوں کا لب لباب ذکر الٰہی ہے۔ نماز پڑھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ذکرِ الٰہی ہوتا رہے۔ تلاوتِ قرآن بہت بڑا اجر کا باعث ہے کیونکہ یہ کلام الٰہی ہے اور جابجا ذکرِ الٰہی ہے حج کی بہت بڑی فضیلت ہے

Marfat.com

مقاماتِ مقدسہ پر حاضری دینا ذکرِ الٰہی ہے ہر عبادت میں کسی نہ کسی طرح یادِ الٰہی ہے سب سے اعلیٰ بندگی ہے ذکرِ الٰہی اسلام کی روح ہے۔ گویا ذکرِ الٰہی بے بہا دولت ہے۔

جنت کے اعلیٰ درجوں میں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں میں پہنچا دیتا ہے۔

برادرانِ اسلام! آج ہماری زبان پر طرح طرح کی باتیں جاری رہتی ہیں۔ ہم فحش گالیاں اور بات بات پر لغویات بکتے رہتے ہیں دوسرے کی غیبت کرتے نہیں تھکتے۔ ہماری زبان پر گانے جاری رہتے ہیں۔ لیکن آپ غور کریں ان باتوں میں سوائے گناہ کے اور کچھ نہیں اس کے بجائے اگر ہم اللہ کا ذکر کریں چلتے پھرتے بسوں اور ٹرینوں میں بیٹھے بیٹھے سبحان اللہ یا الحمد للہ کا ذکر کریں تو یہی ذکر ہمارے لئے جنت کے اعلیٰ مقام میں پہنچانے کا باعث بنے گا۔

روٹی کھانا چھوڑ دی

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت جنت میں داخل ہونے کے بعد کسی چیز کا افسوس نہیں کریں گے سوائے اس کے جو دنیا میں بغیر ذکرِ الٰہی کے لمحہ گزرا۔

[طبرانی]

برادرانِ ملت! یعنی انسان کو جنت میں جانے کے بعد یہ افسوس ہوگا کہ کاش! ہم زندگی میں ایک ایک لمحہ یادِ الٰہی میں گزارتے تو آج ہمارا درجہ اور بلند ہوتا اور ہم اعلیٰ جنتوں کے مستحق ہوتے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ ستو پھانک رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ خشک ہی پھانک رہے ہیں تو کہنے لگے کہ

Marfat.com

جب میں نے روٹی چبانے اور پھانکنے کا حساب لگایا تو چبانے میں اتنا زیادہ وقت لگتا ہے کہ آدمی ستر مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے اس لئے میں نے چالیس برس سے روٹی کھانا چھوڑ دی۔ ستو پھانک کر گزارا کر لیتا ہوں۔

ملائکہ پر فخر

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ کس چیز نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل شانہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد وثنا کر رہے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی دولت سے نوازا۔ اللہ عزوجل شانہ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! کیا صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا خدا کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم لوگوں کو قسم نہیں دی بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی میرے پاس آئے تھے اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ عزوجل شانہ تم لوگوں کی وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے۔

[ترمذی شریف]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ فخر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ لوگ میرے ذکر میں مشغول ہیں باوجود کہ شیطان ان پر مسلط ہے۔ شہوت ان میں موجود ہے۔ دنیا کی ضرورتیں ان کو درپیش ہیں۔ تمہارا ذکر و تسبیح اس لحاظ سے ان کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں کیونکہ تمہارے لئے کوئی شئے مانع نہیں۔

کفن چور

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے فقہ الاکبر میں لکھا دیکھا ہے کہ امام المتقین حضرت ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک کفن چور چالیس سال تک کفن چراتا رہا آخر جب مرا تو خواب میں دیکھا وہ

Marfat.com

بہشت بریں میں ٹہل رہا ہے اس کا سبب پوچھا تو بولا کہ مجھ میں ایک چیز تھی وہ یہ کہ جب میں صبح کی نماز ادا کرتا تھا تو سورج نکلنے تک یادِ الٰہی میں مشغول رہ کر پھر اشراق کی نماز ادا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ چونکہ تھوڑا قبول کرنے والا اور زیادہ بخشنے والا ہے اس نے اس کی برکت سے مجھے بخش دیا۔ اور میرے افعال واعمال کا کچھ خیال نہ فرمایا اور مجھے اس درجہ پر پہنچا دیا۔

[هشت بهشت]

پیارے دینی بھائیو! اگر ایک کفن چور کی بخشش یادِ الٰہی اور نماز کی مداومت سے ہو سکتی ہے تو ہم غلامانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر ذکر الٰہی کریں نماز کی پابندی کریں برے کاموں سے بچتے رہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو وسیلہ بنا کر اللہ عزوجل شانہ کی بارگاہ میں دعا کریں تو امید قوی ہے کہ ارحم الراحمین ہماری بخشش فرما دے گا۔

خون کے ہر قطرہ سے ذکر الٰہی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام الحرمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دوست واحباب کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول تھے اور انہیں اپنے آپ کی خبر نہ تھی ہر ایک رونگٹے سے خون جاری ہو گیا اور جو قطرہ زمین پہ گرتا اس سے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نام کا نقش پیدا ہو جاتا اور اس قطرے سے بھی ذکر الٰہی جاری ہو جاتا۔ جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ حکایت اہل محفل کے سامنے بیان کی تو سب کو وجد آ گیا اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو گئے اس قدر ذکر الٰہی کیا کہ سب پر وجد طاری ہو گیا اور حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ رباعی پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

تیرا خوش ذکر میں ہر منہ سے سنتا ہوں اور تیرے غم کی شرح اپنے آپ سے
سنتا ہوں۔ جب تک تیرا کوئی نام نہ لے اور میں سن نہ لوں میں اسے اپنے
پاس بیٹھنے نہیں دیتا ہر ایک کے رونگٹوں سے خون جاری ہو گیا اور جو قطرہ
زمین پر گرتا اس سے سبحان اللہ کا نقش بن جاتا اور ہر قطرہ سے بلند آواز
سے ذکر الٰہی نکلتا۔

[هشت بهشت]

Marfat.com

ذکرِ الٰہی تمام عبادتوں کی جان ہے

ذکرالٰہی تمام عبادتوں کا خلاصہ اور جان ہے بلکہ اصل اور جڑ لا الہ الا اللہ ہے اور یہ عین ذکر ہے اور دیگر عبادتیں بھی ذکرالٰہی سے مملو ہیں جب انسان خدا کا ذکر کرتا ہے تو خالق کائنات بھی اپنے بندے کو یاد کرتا ہے انسان کے لئے اس سے بڑا ثمرہ اور فضیلت کی بات کیا ہوگی کہ خالق کائنات اسے یاد کرے۔ اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھے یاد کرو میں تجھے یاد کروں۔ اللہ عزوجل شانہ کو ہر لمحہ یاد رکھنا چاہئے اگر ہمیشہ نہ ہو تو اکثر اوقات میں ضرور یاد کرنا چاہئے کیونکہ انسان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی یادِ الٰہی سے وابستہ ہے۔

[کیمیائے سعادت]

ذکرالٰہی سے زبان کو تر رکھنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اپنے رب کو یاد کرو گریہ وزاری سے اور ڈرتے ہوئے اور پوشیدہ صبح وشام اور کسی وقت غافل نہ ہو۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! سب کاموں سے افضل کون سا کام ہے تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت ذکرالٰہی سے زبان کا تر ہونا۔

[کیمیائے سعادت]

مُردوں میں زندہ

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ کے نزدیک جو کام بہترین اعمال سے اور مقبول ہے اور تمہارے لئے بزرگ ترین درجہ ہے اور سونا چاندی صدقہ دینے سے بہتر ہے اور خدا کے دشمنوں کے ساتھ اس طرح جہاد کرنے سے بہتر ہے کہ تم اس کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں اس کام سے تمہیں آگاہ کروں جاں نثاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمایئے وہ کام کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ذکرِ الٰہی یعنی حق تعالیٰ کو یاد کرنا۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو ذکرالٰہی دعا مانگنے سے باز رکھے تو اللہ عزوجل شانہ کے نزدیک اس کا انعام اور اس کا عطا کرنا اس مانگنے والے کے

Marfat.com

انعام وعطا سے بہتر ہے اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ خدا کو یاد کرنے والا خدا کو نہ یاد کرنے والوں میں ایسا ہے جیسے مردوں میں زندہ اور جیسے سوکھی گھاس میں ہرا درخت اور جیسے جہاد سے بھاگ جانے والوں میں ثابت رہنے والا غازی۔

[کیمیائے سعادت]

باغِ جنّت کی سیر

پیارے دینی بھائیو! کون نہیں چاہتا کہ اچھی جگہ کی سیر کریں دلفریب جگہوں کی تفریح کریں۔ آج لوگ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے خرچ کر کے سیر وتفریح کیا کرتے ہیں اور دل کا چین وسکون تلاش کرتے ہیں کون مسلمان نہیں چاہتا کہ اسے جنت ملے اور جنت کی سیر کرے جو شخص ذکر الٰہی کرتا ہے وہ جنت کی سیر کرے گا۔ حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت کے باغات کی سیر کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ خدا کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔

[کیمیائے سعادت]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا وزن

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بندہ جو نیکی کرتا ہے اسے قیامت کے دن ترازو میں رکھا جائے گا مگر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہ اگر اسے میزان میں رکھیں تو ساتوں زمین اور ساتوں آسمان اور جو کچھ اس میں ہے تو ان میں سب سے اس کا وزن زیادہ ہوگا اور حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہنے والا اگر صدق دل سے کہتا ہے اور زمین کی خاک کے برابر گناہ رکھتا ہے تو بھی اسے بخش دیا جائے گا اور اللہ کے پیارے حبیب سرورِ دوجہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خلوصِ دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا وہ جنت میں جائے گا۔

[کیمیائے سعادت]

بوڑھا غالب آ گیا

بنی اسرائیل میں ایک عابد رہتا تھا جو ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا تھا ایک جماعت

Marfat.com

اس کے پاس آئی اور کہا کہ یہاں ایک قوم ہے جو ایک درخت کو پوجتی ہے یہ سن کر اس کو غصہ آیا اور کلہاڑا کندھے پر رکھ کر اس کو کاٹنے کے لئے چل دیا۔ راستہ میں شیطان ایک انسان کی شکل میں ملا اس عابد سے پوچھا کہاں جارہے ہو؟ اس نے کہا فلاں درخت کاٹنے جارہا ہوں۔ شیطان نے کہا تم کو اس درخت سے کیا مطلب! تم اپنی عبادت میں مشغول رہو۔ عابد نے کہا یہ بھی عبادت ہے۔ دونوں میں مقابلہ ہوا۔ عابد اس کے سینے پر چڑھ گیا۔ شیطان نے ہار مان کر کہا اچھا ایک بات سن لے۔ عابد نے اسے چھوڑ دیا۔ شیطان نے کہا اللہ نے تم پر فرض تو نہیں کیا، اللہ چاہتا تو کسی نبی سے اس درخت کو کٹوا دیتا۔ عابد نے کہا میں ضرور کاٹوں گا۔ پھر مقابلہ ہوا عابد پھر اس کے سینے پر سوار ہوگیا۔ شیطان نے پھر کہا اچھا ایک سودمند بات تجھ سے کہوں۔ عابد نے کہا کہو! شیطان نے کہا تو غریب ہے میں تجھے روزانہ تین دینار دیا کروں گا جو تجھے روزانہ تیرے سرہانے سے مل جایا کریں گے تیری ضرورت بھی پوری ہوجائے گی اور تو غریبوں کی مدد بھی کرسکے گا اور بہت سے ثواب کے کام کرسکے گا۔ عابد نے اس کی اس بات کو قبول کرلیا۔ دو دن تک دینار ملتے رہے تیسرے دن نہ ملے۔ عابد کو غصہ آیا پھر کلہاڑی لے کر چلا راستہ میں شیطان ایک بوڑھے کی شکل میں ملا پوچھا کہاں جارہے ہو؟ اس نے کہا درخت کاٹنے جارہا ہوں۔ پھر دونوں میں مقابلہ ہوا، بوڑھا غالب آگیا اور عابد کے سینے پر سوار ہوگیا۔ عابد کو بڑا تعجب ہوا اس نے پوچھا کیا بات ہے تو اس مرتبہ مجھ پر غالب آگیا۔ اس بوڑھے نے کہا: پہلی مرتبہ تیرا غصہ اللہ کے لئے تھا تو اللہ عزوجل شانہٗ نے مجھے مغلوب کردیا اور تجھے غالب۔ مگر اس مرتبہ تیرا غصہ دیناروں کے نہ ملنے کی وجہ سے تھا اس لئے تو مغلوب ہوا۔ حق یہ ہے کہ جو کام اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس میں بڑی قوت پیدا ہوجاتی ہے۔

[احیار العلوم]

عذاب قبر سے نجات

پیارے دینی بھائیو! قبر کا عذاب بڑا دردناک ہے۔ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے وہاں طرح طرح کے عذاب دیئے جائیں گے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قبرستان تشریف لے جاتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک تر ہوجاتی کسی نے

Marfat.com

پوچھا کہ آپ دوزخ کے ذکر سے ایسا نہیں روتے جیسا کہ قبر کے سامنے آجانے سے روتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے جو شخص اس سے نجات پالے اس کے بعد تمام منزلیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں اور جو اس سے نجات نہ پائے بعد کی تمام منزلیں اس پر دشوار ہو جاتی ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شفیع روز محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں ہے۔

[جامع صغیر]

چہروں پر نور

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل شانہٗ بعض قوموں کا حشر اس طرح فرمائے گا کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوگا اور وہ موتیوں کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے وہ انبیاء اور شہداء میں سے نہیں ہوں گے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کا حال بیان کر دیجئے تا کہ ہم ان کو پہچان لیں۔

حضور سرورِ کائنات تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف قبائل اور خاندانوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو کر اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں۔

[طبرانی]

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپ کو بھی یہ مقام حاصل ہو تو آپ بھی ذکر الٰہی کی محفل میں شرکت کریں جس جگہ بھی ذکر الٰہی ہوتا ہو آپ اس میں شامل ہو جائیں تا کہ یہ مرتبہ آپ بھی حاصل کر سکیں۔

جنت کے باغ کہاں ہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں پاگل کہنے لگیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو! کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔ سبحان اللہ۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! خوب چرو سے مراد یہ ہے کہ جس طرح کوئی جانور جب بھوکا ہوتا ہے اور ہریالی کھیتی نظر آتی ہے تو خوب جی لگا کر اس کو چرنے لگتا ہے اور فوراً وہاں سے ہٹتا بھی نہیں اسی طرح جب کہیں ذکر الٰہی ہو رہا ہو تو خوب جی لگا کر اس محفل میں شرکت کرنی چاہئے اور دھیان صرف ذکر الٰہی میں ہونا چاہئے کیونکہ ذکر الٰہی کے حلقے بھی جنت کے باغ ہیں۔

دس[۱۰] غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه وَحْـدَهٗ لَاشَـرِيْکَ لَـهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ" روزانہ سو بار پڑھے تو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹائے جائیں گے اور رات تک یہ کلمہ شیطان سے بچنے کے لئے محافظ ہوگا۔ بخاری شریف میں ہے کہ جو شخص مذکورہ بالا کلمہ پڑھے اس نے گویا فرزندانِ اسمٰعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کئے۔

[کیمیائے سعادت]

دریا کے جھاگ کے برابر گناہ معاف

آقائے نعمت نبیٔ رحمت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن میں سُبْحٰنَ اللّٰـهِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار پڑھے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ کثرت میں دریا کی کشادگی کے برابر ہوں۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ہر نماز کے بعد ۳۳ر بار سُبْحٰنَ اللّٰه، ۳۳ر بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور ۳۳ر

Marfat.com

بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اس کے بعد اس کلمہ سے سو پورا کرے "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْـدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَـہٗ لَـہُ الْـمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے گرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔

[کیمیائے سعادت]

ہر کلمہ سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے

روایت ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا نے مجھے چھوڑ دیا ہے میں تنگدست، محتاج اور عاجز ہو گیا ہوں میں کیا کروں؟ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو کدھر ہے؟ ملائکہ کی اس صلوٰۃ اور خلق کی اس تسبیح سے کیا بے خبر ہے؟ جس کی بدولت وہ روزی پاتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کی وہ کیا ہے؟ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ" فجر کی نماز سے پہلے سو بار پڑھا کرو تا کہ دنیا تیری طرف متوجہ ہو اور اللہ عزوجل شانہٗ ہر کلمہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اور وہ قیامت تک تسبیح کرتا ہے اور اس کا ثواب تجھے ملے گا۔

[کیمیائے سعادت]

فقراء نے عرض کیا ثواب تو امراء نے لے لیا

غریبوں نے آقائے دو جہاں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخرت کا ثواب تو سب امیروں نے لے لیا کیونکہ جو عبادت ہم کرتے ہیں وہ عبادت وہ بھی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ صدقہ وخیرات بھی دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے تو غریبوں کے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری محتاجی کے سبب تمہاری ہر تسبیح اور تہلیل اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور تمہارا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور اگر کوئی تم میں سے ایک لقمہ اپنے اہل وعیال کے منہ میں ڈالتا ہے تو وہ بھی صدقہ ہی ہے۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے

حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جب مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں جب وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک بالشت قریب ہو جاتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی وسعت کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل پڑتا ہے تو میری رحمت بڑھ کر اسے سایہ عافیت میں لے لیتی ہے یعنی میں اس کی دعاؤں کو بہت جلد قبول فرما لیتا ہوں۔

[مکاشفة القلوب]

رحمت کا سایہ

شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ سات شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ عزوجل شانہٗ اپنی رحمت کے سایہ میں اس دن جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا ان میں سے ایک شخص وہ ہے جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور خوفِ خدا کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

مروی ہے کہ یادِ الٰہی میں زندگی بسر کرنے والے کے سوا ہر انسان موت کے وقت پیاسا مرتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

راہ خدا میں مال لٹانے سے بہتر

رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

شہنشاہِ عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح وشام اللہ عزوجل شانہ کو یاد کرنا اللہ کے راستے میں لڑنے سے اور بے دریغ راہِ خدا میں مال لٹانے سے بہتر ہے۔

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

ذکرِ خدا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے لئے ذکر خدا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں جو عذاب الٰہی سے نجات دلانے والا ہو عرض کی کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر یہ کہ تو اپنی تلوار سے جہاد کرے اور وہ ٹوٹ جائے [بار بار کے جہاد سے بھی افضل ہے]

[مکاشفة القلوب]

میرا پاؤں توڑ دے

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا یا الٰہ العالمین! جب تو مجھے دیکھے کہ میں ذکر کرنے والوں کی مجلس سے جا رہا ہوں تو میرے پاؤں توڑ دے بلاشبہ میرے اوپر یہ تیرا انعام ہوگا۔

[مکاشفة القلوب]

پیارے دینی بھائیو! غور کا مقام ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک برگزیدہ پیغمبر ہیں وہ فرما رہے ہیں کہ پروردگارا اگر میں غافلوں کی مجلس میں جاؤں تو میرے پیر توڑ دے اور ایک ہم ہیں کہ غافلوں ہی کی مجلس میں نہیں بلکہ ناچ گانے اور دیگر خرافات کی محفل میں شرکت کرتے ہیں لیکن ہمارا سر شرم سے جھکتا نہیں اور ہم توبہ کی طرف مائل نہیں ہوتے چاہئے کہ ذکر الٰہی کی محفل میں شرکت کریں اور بری محفلوں سے پرہیز کریں۔

ایک نیک محفل دو لاکھ بری مجلسوں کا کفارہ

آقائے دو جہاں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نیک محفل مومن کے لئے دو لاکھ بری مجلسوں کا کفارہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ آسمان کے رہنے والے [فرشتے] ان گھروں کو جن میں یاد الٰہی ہوتی ہے ایسے دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو [پرشوق نگاہوں سے]

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! ذکر الٰہی کرنے والے کیسے خوش نصیب ہیں کہ فرشتے انہیں نگاہِ شوق سے دیکھتے ہیں جیسے کہ ہم ستاروں کو بغور آسمان میں دیکھتے ہیں۔

دنیا کہتی ہے

حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جب کوئی جماعت ذکر خدا کے لئے اکٹھا ہوتی ہے تو دنیا اور شیطان علیحدہ ہو جاتے ہیں پھر شیطان دنیا سے کہتا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ دنیا کہتی ہے انہیں چھوڑ دے جونہی یہ ذکر الٰہی سے فارغ ہوں گے میں انہیں گردنوں سے پکڑ کر تیرے حوالے کر دوں گی۔

[مکاشفة القلوب]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ بازار میں تشریف لائے اور فرمایا لوگو! میں تمہیں یہاں دیکھ رہا ہوں حالانکہ مسجد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ لوگ بازار چھوڑ کر مسجد کی طرف گئے مگر وہاں کوئی میراث بٹتی دکھائی نہیں دی۔ ان لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہم نے تو مسجد میں کوئی میراث تقسیم ہوتے نہیں دیکھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے وہاں کیا دیکھا؟ لوگوں نے کہا ہم نے وہاں ایک جماعت دیکھی جو ذکر خدا کر رہی ہے اور قرآن مجید پڑھ رہی ہے۔

آپ نے فرمایا حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی میراث ہے۔

[مکاشفة القلوب]

میرے پیارے بھائیو! یقیناً اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ذکر خدا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میراث سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ذکر الٰہی کریں تلاوت قرآن مجید کریں اور اللہ عزوجل شانہ کو یاد کریں۔

جہنم سے پناہ

اعمش نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل

Marfat.com

شانہ نے نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے سیّاح فرشتوں کو پیدا فرمایا ہے جو زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو دوسروں سے کہتے ہیں ادھر اپنی مطلوبہ چیز کی طرف آؤ۔ لہٰذا وہ سب فرشتے جمع ہوتے ہیں اور انہیں آسمان تک گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اللہ عزوجل شانہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ! وہ تیری حمد تیری بزرگی اور تیری تسبیح بیان کر رہے تھے۔ رب جلیل فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو اس سے بھی زیادہ تیری حمد و تعریف کریں۔ رب العالمین فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ پروردگار عالم فرماتا ہے انہوں نے جہنم دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ الٰہ العالمین فرماتا ہے اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ بھاگیں اور نفرت کریں۔ مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کیا چیز مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جنت کا سوال کر رہے تھے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے کہتے ہیں وہ اسے اور زیادہ چاہیں گے۔ رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں فلاں بن فلاں بھی تھا جو اپنی ضرورت کے لئے آیا تھا رب جلیل فرماتا ہے یہ ایسی جماعت ہے جس کا ہم مجلس اور ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا۔

[مکاشفة القلوب]

فرشتے گھیر لیتے ہیں

رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی جماعت بھی ایسی نہیں ہے جو ذکر الٰہی کے لئے بیٹھی ہو مگر فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ خداوندی اسے ڈھانپ لیتی ہے

Marfat.com

اللہ عزوجل شانہٗ انہیں اپنے مقربین میں یاد کرتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ جب کچھ لوگ رضائے الٰہی کے لئے ذکر خدا کے لئے جمع ہوتے ہیں تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

بخیل کیا کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے راتوں کو محنت کرنے سے عاجز ہو [یعنی جاگ کر عبادت ونوافل ادا کرنے سے] اور بخیلی کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کرتا ہو [یعنی نفلی صدقات و خیرات] اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں شرکت نہ کرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے۔

[طبرانی]

پیارے بھائیو! ہر طرح کی کوتاہی جو عبادات نفلیہ میں ہوتی ہے اللہ کو یاد کرنے سے اور اس کے ذکر سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے۔

شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ شیطان گھٹنے جمائے ہوئے آدمی کے دل پر مسلط رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان عاجز اور ذلیل ہو کر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر آدمی غافل ہوتا ہے تو یہ وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔

برادرانِ اسلام! اگر آپ شیطان کو ذلیل وخوار کر کے بھگانا چاہتے ہیں تو ذکر الٰہی کیجئے، شیطان خود بخود عاجز اور ذلیل ہو کر بھاگ جائے گا۔

عقل مند لوگ کہاں ہیں؟

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین رحمتہ للعالمین خاتم

Marfat.com

النبین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز ایک منادی آواز دے گا کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں؟ لوگ پوچھیں گے عقل مند لوگ کون ہیں؟ جواب ملے گا جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے تھے کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور وفکر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا اللہ! تو نے یہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا ہے ہم تیری تسبیح کرتے ہیں تو ہم کو جہنم کے عذاب سے بچالے اس کے بعد ان لوگوں کے لئے ایک جھنڈا بنایا جائے گا جس کے پیچھے یہ سب جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کی تخلیق میں غور وفکر کرنا بھی ثواب ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غور وفکر کو افضل عبادت اس لئے کہا گیا ہے اس میں ذکر کا معنی تو موجود ہے اور غور وفکر معرفتِ الٰہی کی کنجی ہے دوسری بات یہ ہے کہ غور وفکر میں اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ کی محبت پائی جاتی ہے۔

شیطان ننگا ہو گیا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ خواب میں شیطان کو بالکل ننگا دیکھا۔ انہوں نے فرمایا تجھے شرم نہیں آتی کہ آدمیوں کے سامنے ننگا ہوتا ہے۔ شیطان کہنے لگا یہ کوئی آدمی ہیں؟ آدمی وہ ہیں جو شونزیہ کی مسجد میں بیٹھے ہیں جنہوں نے میرے بدن کو دبلا کر دیا اور میرے جگر کے کباب کر دیئے۔ حضرت جنید بغداری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شونزیہ کی مسجد میں گیا میں نے دیکھا کہ چند حضرات گھٹنوں پر سر رکھے ہوئے یادِ الٰہی میں مشغول ہیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے کہ خبیث کی باتوں سے کہیں دھوکا مت کھانا۔

تمام اذکار میں افضل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اذکار میں افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل الحمد للہ ہے۔ [ابن ماجہ]

پیارے دینی بھائیو! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا افضل الذکر ہونا بہت سی احادیث سے ثابت ہے

Marfat.com

اور دین کا دارومدار کلمۂ توحید پر ہے۔ پھر اس کے افضل ہونے میں کیا تردد ہے اور الحمد للہ کو افضل الدعاء اس لئے کہا گیا ہے کہ کریم وعمیم کی حمد وثنا کرنے کا مطلب سوال کرنا ہی ہوتا ہے جب کسی سے کچھ لینا ہوتا ہے تو اس کی تعریف کرتے ہیں تو دینے والا بخوشی اسے عنایت فرماتا ہے۔

حرام کام سے روک دے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا کسی نے پوچھا کلمہ کا اخلاص کیا ہے؟ حضور شفیع یومِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حرام کاموں سے اسے روک دے۔

[طبرانی]

کلمہ عرش تک پہنچتا ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ شریف سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

[ترمذی]

کلمہ شریف پر جنت کا وعدہ

حضرت شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کی تصدیق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے دریافت فرمایا کوئی غیر مسلم تو مجمع میں نہیں ہے؟ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی غیر مسلم اس مجمع میں نہیں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دروازہ بند کرو اس کے بعد ارشاد فرمایا ہاتھ اٹھاؤ! اور کہو لا الہ الا اللہ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے [اور کلمہ طیبہ پڑھا] پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا الحمدللہ اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ ہے اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اس کے بعد شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ! اللہ عزوجل شانہ نے تمہاری مغفرت فرما دی۔

[طبرانی]

عذابِ قبر سے مامون

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے "اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لَا اُعَذِّبُ مَنْ قَالَھَا" میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو شخص اس طرح کہے گا میں اس کو عذاب نہیں کروں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے اعمال [میزانِ عمل میں] سب سے زیادہ بھاری ہیں کہ ان کی زبانیں ایک ایسے کلمے کے ساتھ مانوس ہیں جو ان سے پہلی امتوں پر بھاری تھا وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے۔

[درمنثور]

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا میری ہی عبادت کیا کرو جو شخص تم میں سے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی گواہی دیتا ہوا آئے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

[جامع صغیر]

کافر بادشاہ مسلمان ہو گیا

ایک کافر بادشاہ نہایت ہی تعصب پرست تھا اتفاق سے مسلمانوں کی ایک لڑائی میں گرفتار ہو گیا۔ وہ مسلمانوں کو کافی تکلیف دے چکا تھا اس لئے اس سے انتقام کا جوش بہت تھا۔ اس بادشاہ کو ایک دیگ میں ڈال کر دیگ کو آگ پر رکھ دیا گیا۔ اس نے پہلے تو اپنے بتوں کو پکارنا شروع کیا اور مدد چاہی۔ جب بتوں کی طرف سے کوئی مدد نہیں آئی تو وہ دہیں

Marfat.com

مسلمان ہوگیا اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا ورد شروع کیا۔ فوراً اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے مدد آئی۔ زور سے بارش ہوئی اور آگ بجھ گئی اس کے بعد زور سے آندھی چلی جس سے وہ دیگ کسی دوسرے شہر میں اڑ کر جا پہنچی جہاں سبھی کافر تھے۔ یہ بادشاہ کلمہ طیبہ کا ورد کر رہا تھا سبھی کافر اس کے گرد جمع ہوگئے اس نے سارا واقعہ کہہ سنایا جس سے سبھی کافر مسلمان ہوگئے۔

جہنم حرام ہوگی

حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کوئی شخص قیامت کے دن نہیں آئے گا کہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کو اس طرح کہتا ہو کہ اللہ عزوجل شانہ کی خوشنودی کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہ ہو مگر جہنم اس پر حرام ہوگی۔

[ابن ماجه]

حضرت رابعہ بصری

حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا مشہور ولیہ ہیں۔ رات بھر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں۔ صبح صادق کے بعد تھوڑی دیر سو رہتیں جب صبح کا اجالا اچھی طرح پھیل جاتا تو گھبرا کر اٹھتیں اور نفس کو ملامت کرتیں کہ کب تک سوتا رہے گا۔ عنقریب قبر کا زمانہ آنے والا ہے جس میں صور پھونکنے تک سونا ہی ہوگا۔ جب انتقال کا وقت قریب ہوا تو ایک خادمہ کو وصیت فرمائی کہ یہ اونی گدڑی جس کو میں تہجد کے وقت پہنا کرتی ہوں اس میں مجھے کفن دے دینا اور کسی کو میرے مرنے کی خبر نہ کرنا۔ چنانچہ وصیت کے مطابق تجہیز و تکفین کر دی گئی بعد میں اس خادمہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت عمدہ لباس پہنی ہوئی ہیں۔ خادمہ نے دریافت کیا آپ کی گدڑی کیا ہوئی؟ فرمایا لپیٹ کر میرے اعمال کے ساتھ رکھ دی گئی ہے۔ خادمہ نے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کا ذکر کرو جتنا بھی کر سکتی ہو اس کی وجہ سے تم قبر میں قابلِ رشک بن جاؤ گی۔

جہنم سے نکال دو

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ [قیامت کے دن] ارشاد فرمائے گا جہنم سے ہر اس شخص کو نکال دو جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اور ہر اس شخص کو نکال دو جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو یا مجھے یاد کیا ہو یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا ہو۔

[حاکم]

جنت واجب ہوگئی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رنجیدہ ہو کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ میں تجھے رنجیدہ دیکھ رہا ہوں انہوں نے عرض کیا کہ گذشتہ رات میرے چچا زاد بھائی کا انتقال ہوگیا۔ میں نزع کے وقت ان کے پاس تھا۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلقین کی تھی؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں تلقین کی تھی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پڑھ لیا تھا۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم زندہ لوگ اس کلمہ کو پڑھیں تو کیا ہو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یہ کلمہ ان کے گناہوں کو بہت ہی منہدم کرنے والا ہے۔ بہت ہی منہدم کرنے والا ہے۔

[البزاز]

چالیس ہزار نیکیاں

تمیم الداری سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ"۔ دس مرتبہ پڑھے گا چالیس ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی۔

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

Marfat.com

کوئی برائی سرزد ہو جائے تو کفارہ کے طور پر کوئی نیک کام کرلیا کرو! میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ پڑھنا بھی نیکیوں میں داخل ہے۔ سیّاحِ لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو ساری نیکیوں میں افضل ہے۔

[احمد]

بیس لاکھ نیکیاں

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْکَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"۔ پڑھے تو اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔

[طبرانی]

پیارے دینی بھائیو! اللہ عزوجل شانہٗ کے یہاں انعام واکرام واحسان کی کیسی بارش ہے۔ ایک وظیفہ کے پڑھنے سے ہزار ہزار لاکھ لاکھ نیکیاں عطا ہوتی ہیں۔ اللہ عزوجل شانہٗ کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ ہمارا دامن ہی تنگ ہے کہ ہم نہیں لے پاتے۔ دنیاوی گفتگو اور فحش باتوں میں وقت گزارتے ہیں لیکن ذکرِ الٰہی سے اپنے دامن کو بچاتے ہیں۔

چاند کی طرح روشن چہرہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص سو مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ پڑھے اللہ عزوجل شانہٗ اس کو قیامت کے دن ایسا روشن چہرہ والا اٹھائے گا جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس سے زیادہ پڑھے۔

[طبرانی]

کسی گناہ کا مطالبہ نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچوں کو لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ سکھاؤ۔ جب وہ بولنا سیکھے اور جب مرنے کا وقت آئے جب بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی تلقین کرو جس شخص کا اول کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہو اور آخر کلمہ لَآ اِلٰهَ

Marfat.com

اِلَّا اللّٰہ ہو وہ ہزار برس بھی زندہ رہے تو کسی گناہ کا اس سے مطالبہ نہ ہوگا۔

[مسلم]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ بچہ کو شروع سے ہی کلمہ کی تعلیم دی جائے اور آخری وقت جب اس دنیا سے رخصت ہوں تو بھی کلمہ شریف کی تلقین کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ گناہ کا مطالبہ نہ ہوگا یعنی اس کلمہ شریف کی بدولت یا تو گناہ صادر نہ ہوگا اگر گناہ سرزد بھی ہو جائے تو توبہ وغیرہ سے معاف ہو جائے گا۔ یا اللہ عزوجل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے معاف فرما دے گا۔

ایسے کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔

[رواه البخاری ومسلم الترمذی]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو [میزانِ عمل] میں بہت وزنی اور اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک بہت پیارے وہ دونوں کلمے "سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ"۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں

حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو شخص سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ایسی حالت میں کوئی بھی ہلاک نہیں ہو سکتا [روز قیامت] حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض آدمی اتنی نیکیاں لے کر آئیں گے کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو پہاڑ دب جائے لیکن اللہ عزوجل شانہٗ کی نعمتوں کے مقابلے میں

Marfat.com

اس نیکیوں کی کوئی حیثیت نہیں البتہ اللہ عزوجل شانہٗ پھر اپنی رحمت اور فضل سے دستگیری فرمائے گا۔

[ترغیب]

جنت میں درخت لگایا جائے گا

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صاحب قاب قوسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا اسلام کہہ دینا اور یہ کہنا کہ جنت کی مٹی نہایت ہی عمدہ اور پاکیزہ ہے اور بہترین پانی لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور جنت کے پودے "سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ" ہیں۔

[ترمذی]

دوسری حدیث میں ہے کہ ان کلموں میں سے ہر کلمہ کے بدلے ایک درخت جنت میں لگایا جاتا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ جو شخص سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمَ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں درخت لگایا جائے گا۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ پودا لگا رہا تھا۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اس طرف سے گزرے۔ دریافت فرمایا کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پودا لگا رہا ہوں۔ آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں بتاؤں بہترین پودے جو لگائے جائیں "سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کے ہر کلمہ سے ایک درخت جنت میں لگتا ہے۔

[ابن ماجہ]

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ جنت میں آپ کے لئے بھی درخت قائم ہو جس سے آپ فائدہ اٹھائیں تو ان کلموں کا ورد کریں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے جنت میں درخت لگا دیا جائے گا۔

احد پہاڑ کے برابر ثواب

حضور آقائے نعمت جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تم میں سے

Marfat.com

کوئی ایسا نہیں ہے جو روزانہ احد [پہاڑ] کے برابر عمل کرلیا کرے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر شخص طاقت رکھتا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا وہ کیسے ہوسکتا ہے؟ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہ کا ثواب احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ثواب احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا ثواب احد پہاڑ سے زیادہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا ثواب احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص رات کو مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو یا بخل کی وجہ سے مال نہ خرچ کرتا ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو اس کو چاہئے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے سے زیادہ پیارا ہے۔

[طبرانی]

حضرت نوح علیہ السلام کی وصیّت

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصار کے ایک شخص سے روایت کی کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ تم بھول نہ جاؤ، نہایت مختصر کہتا ہوں، اور وہ یہ کہ دو کام کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں جن دو کاموں کی وصیت کرتا ہوں وہ دونوں ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل شانہٗ اس سے نہایت خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نیک مخلوق بھی خوش ہوتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں ان دو کاموں کی مقبولیت بھی زیادہ ہے ان دو میں سے ایک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اگر تمام آسمان ایک حلقہ ہوجائیں تو بھی یہ پاک کلمہ ان کو توڑ کر آگے بڑھ جائے اور اگر تمام آسمان وزمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں یہ پاک کلمہ ہو تب بھی کلمہ والا پلڑا وزنی

Marfat.com

ہوگا اور دوسرا کام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنا ہے کہ یہ ساری مخلوقات کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے تمام مخلوق کو روزی دی جاتی ہے کوئی بھی چیز مخلوق میں ایسی نہیں جو اللہ عزوجل شانہٗ کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ ان کے کلام کو سمجھتے نہیں اور جن دو چیزوں سے منع کرتا ہوں وہ شرک اور تکبر ہے کہ ان دونوں کی وجہ سے اللہ سے حجاب ہو جاتا ہے اور اللہ کی نیک مخلوق سے حجاب ہو جاتا ہے۔

[نسائی]

کھیتی کی تسبیح سے کھیتی والے کو ثواب

پیارے دینی بھائیو! غیر جاندار چیز بھی اللہ کی تسبیح پڑھتی ہے یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے البتہ ہمارا دل اتنا سیاہ ہو چکا ہے اور ہمارے باطنی اعمال ایسے ہیں کہ ہم ان کی تسبیح نہیں سن سکتے بہت سے اولیائے کرام اور بزرگانِ دین نے غیر جاندار چیز سے تسبیح کی آواز سنی ہے۔

حضور صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات آسمانوں کی تسبیح خود سنی۔ ایک مرتبہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ثرید سے پُر پیالہ پیش کیا گیا جس میں ثرید تھا۔ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا تسبیح پڑھ رہا ہے۔ کسی نے عرض کیا آپ اس کی تسبیح کو سمجھتے ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں سمجھتا ہوں پھر ارشاد فرمایا اس پیالہ کو فلاں شخص کے قریب کردو وہ پیالہ ان کے قریب کیا گیا تو انہوں نے بھی تسبیح سنی اس کے بعد پھر ایک تیسرے صاحب نے بھی یہ تسبیح سنی کسی نے درخواست کیا کہ مجمع کے سب لوگوں کو سنوایا جائے۔ حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو ان سے تسبیح کی آواز نہ سنائی دے تو لوگ سمجھیں گے کہ یہ گنہ گار ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کھیتی بھی تسبیح کرتی ہے اور کھیتی والے کو اس کا ثواب ملتا ہے۔

سو[۱۰۰] اونٹ قربانی کرنے کا ثواب

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی عمل ایسا بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہ سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سو مرتبہ پڑھا کرو گویا تم نے سو گھوڑے سامان اور لگام کے ساتھ جہاد میں سواری کے لئے دیئے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب تو آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔

[نسائی]

انگلیوں سے سوال

حضرت یسیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں فرماتی ہیں کہ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے اوپر تسبیح کہنا [سبحان اللہ] اور تہلیل کہنا [لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ] اور تقدیس [یعنی اللہ کی پاکی بولنا مثلاً سبحان الملک القدوس کہنا] لازم کرلو اور انگلیوں پر گنا کرو اس لئے کہ انگلیوں سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا کہ کیا عمل کئے اور جواب میں گویائی دی جائے گی اور اللہ عزوجل شانہٗ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا [اگر ایسا کیا] رحمت سے محروم کردی جاؤ گی۔

[ابوداؤد]

خادم سے بہتر

ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور گھر والوں میں سب سے زیادہ لاڈلی تھیں قصہ سناؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور سنائیں فرمایا کہ وہ خود چکی پیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر لاتی تھیں جس سے سینہ پر نشان پڑ گئے تھے اور خود ہی جھاڑو دیتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لونڈی، غلام

Marfat.com

آئے۔ میں نے فاطمہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہا] سے کہا تم اگر اپنے ابا حضور کے پاس جا کر ایک خادم مانگ لاؤ تو اچھا ہے سہولت رہے گی۔ وہ گئیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اس لئے واپس چلی آئیں۔ دوسرے دن خود آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی لختِ جگر کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کل تم کس کام سے آئی تھیں، وہ چپ ہو گئیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے ہیں۔ مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینے میں نشان پڑ گئے ہیں۔ جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں کل آپ کی خدمت میں کچھ لونڈی، غلام آئے تھے میں نے ہی ان سے کہا تھا کہ اگر ایک خادم مانگ کر لائیں تو کچھ سہولت رہے گی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فاطمہ! اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کے فرض ادا کرتی رہو اور گھر کا کام کاج کرتی رہو، جب رات کو سوؤ تو سبحان اللہ ۳۳ر بار الحمد للہ ۳۳ر بار اور اللہ اکبر ۳۴ر بار پڑھ لیا کرو یہ خادم سے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

[ابوداؤد]

مُردہ گدھے کی طرح

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں جو ایک جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر نہ کریں تو ان کی حیثیت مردہ گدھے کی طرح ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔

[ابوداؤد]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک میں اللہ کا ذکر نہ کرنے والوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جو لوگ آپس میں بیٹھیں اور دنیا کی باتیں کریں اور لغویات میں وقت گزار دیں تو ان کی مثال ایسے لوگوں جیسی ہے جو مردہ گدھے کے پاس بیٹھے ہوں اور کچھ دیر کے بعد اٹھ کر چل دیں یعنی انہیں مردہ گدھے کی بدبو کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ مطلب یہ ہوا کہ جو مجلس ذکر الٰہی سے خالی ہو وہ خرابی کا باعث ہے اور مردہ گدھے کی طرح بدبو پھیلانے جیسی ہے۔

Marfat.com

جو ذکرِ الٰہی نہیں کرتا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کی مثال جو اللہ عزوجل شانہٗ کو یاد کرتے ہیں زندوں کی سی ہے اور وہ لوگ جو ذکرِ الٰہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔

[بخاری شریف]

پیارے دینی بھائیو! ذکرِ الٰہی کی حقیقت یہ ہے کہ ذکرِ الٰہی انسان کے دلوں کو زندہ کرتا ہے دلوں میں نور پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ کا ذکر نہ کرنے سے انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے یعنی نیکیوں کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ دل میں نور نہیں ہوتا اسی لئے کہا گیا ہے کہ ذاکر زندوں کی طرح ہیں اور غافل مردوں کی طرح۔

ایک بزرگ کا قصّہ

ایک بزرگ نے اللہ عزوجل شانہٗ سے دعا کی کہ شیطان کے وسوسے ڈالنے کی صورت ان پر ظاہر ہو جائے کہ کس طرح وسوسہ ڈالتا ہے تو انہوں نے دیکھا کہ دل کے بائیں طرف مونڈھے کے پیچھے شیطان ایک مچھر کی شکل میں بیٹھا ہے۔ ایک لمبی سی سونڈ منہ پر ہے جس کو سوئی کی طرح دل کی طرف لے جاتا ہے۔ جب اس کو ذاکر پاتا ہے تو جلدی سے اس سونڈ کو کھینچ لیتا ہے اور جب غافل پاتا ہے اس سونڈ کے ذریعے وسوسوں کو دل میں بھرتا ہے۔

دل کی صفائی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے لئے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکرِ الٰہی ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں؟ تو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں! جہاد بھی حتی کہ لڑتے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے۔

[بیہقی]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! ذکرالٰہی دل کی پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے۔ گناہوں اور برائیوں سے انسانی دل گندہ ہوتا رہتا ہے بلکہ دلوں پر گناہوں کے دھبے پڑ جاتے ہیں اور ذکر دل کے دھبوں کو دور کر دیتا ہے ذکرِ الٰہی سے دل صاف وشفاف آئینے کی طرح ہو جاتا ہے جس سے باطن کی ہر چیز نظر آنے لگتی ہے۔ پیارے بھائیو! ہر چیز کی صفائی علیحدہ ہے کپڑے کی صفائی صابن سے، لوہے کی صفائی صیقل سے، اور دل کی صفائی ذکرالٰہی سے ہوتی ہے۔

ذکر کرنے والا افضل

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکرِ الٰہی کرنے والا افضل ہے۔

[طبرانی]

پیارے بھائیو! اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک سخاوت بہت پسندیدہ چیز ہے مگر رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق ذکرالٰہی اس سے بھی افضل ہے لہٰذا ہمیں ذکرالٰہی میں مشغول رہنا چاہئے جو لوگ مالدار ہیں اللہ عزوجل شانہٗ نے انہیں مال ودولت سے نوازا ہے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے ساتھ ذکرالٰہی بھی کریں تو یہ ان کے لئے بڑی خوش بختی کی بات ہے لیکن یہ کام بغیر توفیق الٰہی کے نہیں ہوسکتا اس لئے اللہ عزوجل شانہٗ سے ذکرالٰہی کی توفیق طلب کرتے رہنا چاہئے۔

حدیث شریف میں ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے روزانہ بندوں پر صدقہ ہوتا رہتا ہے اور ہر شخص کو اس کی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ عطا ہوتا رہتا ہے لیکن کوئی عطا اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کو اللہ کے ذکر کی توفیق نصیب ہو جائے۔

اے اللہ! تمام غلامانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذکرالٰہی کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ آمین۔

بعد نماز فجر اور بعد نماز عصر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ تم صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر مجھے یاد کرلیا کرو میں درمیانی حصہ میں تمہاری کفایت کروں گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر کیا کرو وہ تیری حاجت روائی میں مددگار ہوگا۔

[احمد]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے لئے دو وقت یعنی صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد کا وقت بڑا بابرکت ہے۔ ایک حدیث میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہو مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ چار عرب غلام آزاد کروں اسی طرح ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے یہ زیادہ پسند ہے چار غلام آزاد کرنے سے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص صبح کی نماز جماعت سے پڑھے پھر آفتاب طلوع ہونے تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے اور پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسا کہ حج وعمرہ پر ملتا ہے اور ایسا حج وعمرہ جو کامل ہو۔

ذکرِ الٰہی نفع بخش ہے

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کا ہر کلام اس کے لئے وبال ہے اس کو اس کا کوئی نفع نہیں ملتا سوائے نیکی کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے اور ذکرِ الٰہی کے۔

[ابن ماجہ]

پیارے دینی بھائیو! انسان کی گفتگو تین طرح کی ہے یعنی نقصان والی اور مباح اور فائدہ والی۔ اسلامی عقائد اور اعمال کے خلاف باتیں کرنا نقصان والی گفتگو ہے۔ دوسری گفتگو مباح یعنی دنیا کی ایسی باتیں کرنا جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان اگرچہ ایسی باتیں کرنا جائز ہے لیکن ثواب سے خالی ہوتی ہے ایسی باتیں کرنے سے کیا فائدہ جس میں آخرت کا فائدہ نہ ہو۔ تیسری گفتگو دین کی باتیں ہیں سراسر نیکی اور آخرت میں کام آنے والی ہے۔ اسی لئے

Marfat.com

حدیث پاک میں کہا گیا ہے کہ نقصان دینے والی گفتگو نہ کرو بلکہ اللہ کا ذکر کرو ہمیشہ یادِ الٰہی میں رہو تا کہ تمہارا ذکر آخرت میں کام آئے۔

اچھا عمل

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے آکر سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون شخص بہتر ہے؟ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ خوش قسمت ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں اس دیہاتی نے ایک اور سوال کیا کہ اچھے عمل کون سے ہیں؟ تو مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دنیا کو چھوڑ رہا ہو تو تیری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔

[ترمذی]

دینی بھائیو! لمبی عمر پانا اور نیک اعمال کرنا خوش قسمتی ہے کیونکہ لمبی عمر میں ذکر الٰہی زیادہ ہوگا، نیک اعمال زیادہ ہوں گے لیکن انسان کی زندگی لمبی ہو اور وہ برائیوں میں اپنی زندگی گزارے تو ایسی زندگی سے موت بہتر ہے کیونکہ کم گناہ ہوگا تو کم مدت دوزخ میں رہنا پڑے گا۔ اس حدیث پاک میں ایک بات یہ بھی بتائی گئی ہے کہ جب انسان کو موت آئے تو اس کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہونا چاہئے۔ ذکر الٰہی سے زبان تر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زبان پر اللہ کا نام جاری ہو۔

صبح وشام رب کو پکارنا

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ میں تھے کہ آیت وَاصْبِرْ نَفْسَکَ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے ایک جماعت کو دیکھا کہ ذکر الٰہی میں مشغول ہے بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے ہیں اور صرف ایک کپڑے والے ہے۔ جب مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام

Marfat.com

تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے۔

[طبرانی]

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ کے خاص بندوں کی علامت بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں ان کے تقویٰ اور پرہیز گاری کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ صرف بدن پر ایک کپڑے رکھ کر گزارہ کر لیتے ہیں۔ وہ قناعت پسند ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو بہت پسند کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو تا کہ آخرت سنور جائے۔

دنیا ملعون ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر عالمِ دین، اور طالبِ علم اس کے قریب ہیں [اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک]

[ابن ماجہ]

اس حدیث پاک میں دنیا کی ان تمام باتوں کو ملعون قرار دیا ہے جو انسان کو اللہ کے ذکر سے غافل کرتی ہیں مثلاً جھوٹ، فریب، بے ایمانی، لہو ولعب وغیرہ یعنی ہر برائی اللہ سے دوری کا سبب بنتی ہے اس لئے ان سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور تین ہی باتوں پر زور دیا گیا ہے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر کرنے والے اور اللہ کے دین کو سیکھنے اور سکھانے والے ان لوگوں کو قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

اہل اللہ کے ارشادات

حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ ذکر الٰہی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا کوئی وقت مقرر نہیں بلکہ بندے کو ہر وقت اللہ کا ذکر کرنے کا حکم ہے۔ نماز جو کہ اہم الفرائض ہے مگر بعض اوقات ادا کرنا منع ہے ذکر بالقلب ہمہ اوقات جاری رکھا جا سکتا ہے۔

حضرت فتح علی موصلی کا قول ہے کہ جسے اللہ عزوجل شانہ سے محبت ہے وہ ایک لمحہ بھی

Marfat.com

اس کی یاد سے غافل نہیں رہتا۔

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمتہ والرضوان کا فرمان ہے کہ جس کا دل اور زبان اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر میں لگی رہے اللہ عزوجل شانہٗ اس کے دل میں محبت کا نور ڈال دیتا ہے۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمتہ والرضوان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ کو سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو کثرت سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتا ہو اور اس کے دل میں پرہیز گاری ہو۔ انجیل میں اللہ عزوجل شانہٗ کا ارشاد گرامی ہے تو مجھے اس وقت یاد رکھ جب تو غصے میں بھی ہو میں تجھے اس وقت یاد رکھوں گا جب میں غصے میں ہوں گا اور میں جو تمہاری مدد کروں اس پر راضی رہ کیونکہ میرا مدد کرنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنی مدد آپ کرے۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اللہ کی محبت کی علامت دل وزبان سے اس کا ہمیشہ ذکر کرنا ہے جسے ذکر الٰہی کا شوق ہوا سے محبتِ الٰہی حاصل ہو جائے گی۔

حضرت ابو جعفر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ ولی اللہ وہ ہوتا ہے جو اللہ کا محب ہو اس کا دل اپنے پروردگار کی یاد سے کبھی خالی نہ رہے اور اس کی اطاعت سے نہ تھکنے پائے۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ میں نے حضرت سرّی سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل شانہٗ کی ایک الہامی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ جب میرے بندے پر میرا ذکر غالب ہوتا ہے تو وہ مجھ پر عاشق ہو جاتا ہے اور میں اس پر عاشق ہو جاتا ہوں۔

حضرت شبلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداء سلوک میں ہر روز ایک تہ خانے میں چلے جاتے اور اپنے ساتھ چھڑیوں کا مٹھا لے جاتے جب ان کے دل میں غفلت طاری ہوتی تو ان چھڑیوں سے اپنے آپ کو مارتے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جاتیں اکثر ایسا ہوتا کہ رات ہونے سے پہلے یہ چھڑیاں ٹوٹ جاتیں تو اپنے ہاتھ اور پاؤں کو دیوار سے مارتے۔

لوگ کیوں پریشان ہیں

پیارے بھائیو! آپ اس دور کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ ہر کوئی پریشان ہے۔ کسی کو چین وسکون میسر نہیں لوگ دل کے چین وسکون کے لئے طرح طرح کی چیزیں گھروں میں

Marfat.com

رکھتے ہیں لہو ولعب کی چیزوں سے گھر کو سجاتے ہیں۔ ٹی وی، ریڈیو، وی سی آر، سے دلوں کو بہلانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن دلوں کو چین وسکون نہیں مل رہا ہے۔ دلوں میں بے چینی اور بے قراری چھائی رہتی ہے حتی کہ بعض لوگ اپنے دلوں کو بہلانے کے لئے اپنے گھروں میں کتے پالتے ہیں اور اس کے لئے کثیر رقم خرچ کرتے ہیں۔ بعض لوگ دلوں کے چین وسکون کے لئے دیگر ممالک کی سیر وتفریح کرتے ہیں لیکن دل میں چین وسکون نہیں۔ ہر شخص اس بیماری میں مبتلا نظر آتا ہے۔ ہر ایک کو چین وسکون کی تلاش ہے۔ اس مادی دور میں اس کا حل نہیں نکل رہا ہے کوئی علاج نظر نہیں آرہا ہے بالآخر اس کا علاج قرآن کریم سے دریافت کیا گیا کہ اے قرآن کریم! تو ہی بتا کہ دلوں کو چین وسکون کس طرح حاصل ہو؟ تو قرآن نے کہا اے نادان! اس کا علاج تو کہاں تلاش کر رہا تھا کیا تو نے ارشاد باری تعالیٰ نہیں پڑھا۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۳ ع ۱۰]

پیارے بھائیو! تمام دنیا کے لئے یہ واحد علاج ہے اگر دل کا چین وسکون چاہئے تو کثرت سے اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ وجل شانہٗ کا ذکر کیجئے اور ہر لمحہ خدا کو یاد رکھئے دل کو چین وسکون مل جائے گا کسی طرح کے لہو ولعب اور آسائش وآرام کی چیزوں سے دل کو سکون وقرار نہیں ملے گا۔

ذکر الٰہی کے چند فوائد

[۱] ذکر الٰہی سے شیطان دور ہوتا ہے اور اس کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے [۲] ذکر الٰہی سے اللہ عزوجل شانہ راضی رہتا ہے [۳] دل سے فکر وغم دور ہوتا ہے [۴] دل میں سرور وخوشی، مسرت وانبساط پیدا ہوتا ہے [۵] ذکر الٰہی سے بدن اور دل کو قوت ملتی ہے [۶] ذکر الٰہی چہرہ کو منور کرتا ہے [۷] ذکر الٰہی سے رزق میں برکت ہوتی ہے [۸] ذکر الٰہی سے اللہ عزوجل شانہٗ کی محبت پیدا ہوتی ہے [۹] ذکر الٰہی سے دلوں کو چین وسکون ملتا ہے [۱۰] ذکر الٰہی سے عذاب قبر دور ہوتا ہے [۱۱] ذکر الٰہی سے قربت الٰہی حاصل ہوتی ہے اور غفلت سے دوری پیدا ہوتی ہے [۱۲] ذکر الٰہی سے معرفتِ الٰہی کا دروازہ کھلتا ہے [۱۳] ذکر الٰہی سے خوف الٰہی

Marfat.com

اور ہیبتِ الٰہی دل میں پیدا ہوتی ہے [۱۴] ذکر الٰہی کرنے سے اللہ عزوجل شانہٗ فرشتوں میں ذکر فرماتا ہے [۱۵] ذکر الٰہی دل کو زندہ کرتا ہے [۱۶] ذکر الٰہی دل اور روح کی غذا ہے [۱۷] ذکر الٰہی سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے [۱۸] ذکر الٰہی لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے [۱۹] ذکر الٰہی کرنے والے کا ذکر عرش الٰہی کے چاروں طرف ہوتا ہے [۲۰] ذکر الٰہی سے عذاب الٰہی دور ہوتا ہے [۲۱] جو شخص راحت کے وقت اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ مصیبت کے وقت اس کو یاد کرتا ہے [۲۲] ذکر الٰہی رحمتوں کے نزول کا سبب ہے [۲۳] ذکر الٰہی کی بدولت زبان جھوٹ غیبت، گالی، بدگوئی، چغل خوری سے محفوظ رہتی ہے [۲۴] ذکر الٰہی کی وجہ سے بندہ نیک بخت بن جاتا ہے [۲۵] قیامت کے دن ذکر الٰہی کی وجہ سے حسرت وافسوس سے محفوظ رہے گا [۲۶] ذکر میں مشغول رہنے والوں کو ان سے زیادہ ملتا ہے جو دعائیں مانگنے والوں کو ملتا ہے [۲۷] اذکار الٰہی جنت کے پودے ہیں [۲۸] جس قدر بخشش وانعام کا وعدہ ذکر الٰہی میں ہے کسی اور میں نہیں [۲۹] ذکر الٰہی کی بدولت میزان عمل بھاری ہوگا۔ [۳۰] ذکر الٰہی سے بندوں پر اللہ عزوجل شانہٗ کی خاص نظر رحمت ہوتی ہے [۳۱] ذکر الٰہی سے انسان شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے۔

پیارے دینی بھائیو! ذکر الٰہی کے بے شمار فوائد اور محاسن ہیں غرض کہ ذکر الٰہی کی ہمیں کثرت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنے ذاکرین، صالحین بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ ۔

علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

علمِ دین کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۲ ع ۱۶]

جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے چاندی کی طرح آدمیوں کی کانیں ہیں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے اسلام میں بھی اچھے ہیں جب کہ علم حاصل کریں۔

[مسلم شریف]

پیارے دینی بھائیو! علم دین حاصل کرنا بہت ضروری ہے اس کے بغیر ہم صحیح طور پر عبادت ادا نہیں کر سکتے اور ایک دوسرے کے حقوق کو نہیں پہچان سکتے۔ علم کے بغیر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت بھی مشکل ہے۔ قرآن وحدیث میں حصولِ علم دین کی بہت تاکید آئی ہے۔

جنت میں پہنچ جاتا ہے

عالم ماکان وما یکون حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے تاجدار مدینہ حضور

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت کی ہلاکت دو چیزوں میں ہے علم کا چھوڑ دینا اور مال جمع کرنا۔

[مکاشفة القلوب]

قیمت بڑھ گئی

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن کا علم سیکھا اس کی قیمت بڑھ گئی۔ جس نے علم فقہ سیکھا اس کی قدر بڑھ گئی جس نے حدیث سیکھی اس کی دلیل قوی ہوئی۔ جس نے حساب سیکھا اس کی عقل پختہ ہوئی جس نے نادر باتیں سیکھیں اس کی طبیعت نرم ہوئی اور جس نے اپنی عزت نہیں کی اسے علم نے کوئی فائدہ نہ دیا۔

[مکاشفة القلوب]

قوم کا امام

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا امام وہ ہے جو قرآن پاک کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اگر پڑھنے میں برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا اگر اس بات میں بھی یکساں ہوں تو وہ شخص جو ہجرت میں سب سے زیادہ مقدم ہو اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر والا امامت کرے کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر نہ تو اس کی جگہ امامت کرے اور نہ ہی اس کے گھر اس کی مقرر کردہ مسند پر بیٹھے۔

[ریاض الصالحین]

قبر میں مقدم

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہداء احد سے دو دو کو ایک قبر میں جمع کرتے پھر پوچھتے ان میں سے کسے قرآن پاک زیادہ یاد تھا۔ جب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی ایک کے بارے میں اشارے سے بتایا جاتا تو قبر میں اسے مقدم کرتے۔

[ریاض الصالحین]

Marfat.com

حافظ قرآن کی عزت

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان اور ایسے حافظ قرآن کی عزت کرنا جو غلو [حد سے گزرنے والا] اور روگردانی کرنے والا نہ ہو نیز عادل بادشاہ کی عزت کرنا اللہ عزوجل شانہٗ کی بزرگی اور جلال سے ہے۔

[ریاض الصالحین]

قابلِ رشک

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صرف دو آدمی قابلِ رشک ہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اسے اس کی راہ میں خرچ کی توفیق دی اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ عزوجل شانہٗ نے علم وحکمت عطا کی پس وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

عالمِ دین کی مثال

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے وہ اس بارش کی مثل ہے جو زمین پر برسی پس زمین کا ایک حصہ جو عمدہ تھا اسے قبول کیا۔ خوب گھاس اور چارہ اگایا اور کچھ حصے غیر آباد تھے انہوں نے پانی کو روک لیا تو اللہ عزوجل شانہٗ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا اس سے پانی پیا، جانوروں کو پلایا کھیتی باڑی کی اور کوئی حصہ جس کو بارش پہنچی چٹان ہے نہ وہ پانی روکتا ہے اور نہ گھاس اگاتا ہے پس یہی مثال اس آدمی کی ہے جس نے دین کی سمجھ حاصل کی اور اس چیز نے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا اسے نفع دیا وہ خود بھی سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے اور اس آدمی کی مثال جو اس کی طرف سر نہیں اٹھاتا [یعنی توجہ نہیں کرتا] اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔

[ریاض الصالحین]

Marfat.com

تین اعمال نفع بخش ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے سوائے تین اعمال کے۔ صدقۂ جاریہ۔ نفع بخش علم۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا مانگتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم طلب کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردیتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

عالم کی فضیلت عابد پر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ پر ہے پھر سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے حتی کہ چیونٹیاں اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں پانی میں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والوں کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

[ریاض الصالحین]

اللہ کی راہ میں ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے نکلا وہ اللہ کے راستے میں ہے جب تک واپس لوٹ نہ آئے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مخبر صادق سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ملعون ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذاکر اور اس کی اطاعت گزار اور مُتعلّم [طالب علم] کے سوا جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔

[ریاض الصالحین]

Marfat.com

فرشتے پر بچھاتے ہیں

سیدنا حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم تلاش کرنے کے لئے کسی راہ پر چلتا ہے اللہ عزوجل شانہٗ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کے عمل پر رضامند ہوتے ہیں اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ زمین و آسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کی مچھلیاں عالم کے لئے طلب مغفرت کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ بے شک علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے وہ علم کا وارث بناتے ہیں پس جس نے علم حاصل کیا اس نے اچھا خاصہ حصہ پایا۔

[ریاض الصالحین]

آگ کی لگام

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے علم کے بارے میں پوچھا جائے اور وہ اس کو چھپائے قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

سیدنا حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی تو اسے بعینہ دوسروں تک پہنچائی بہت سے پہنچانے والے سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھتے ہیں۔

[ریاض الصالحین]

جنت کی خوشبو

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے ایسا علم جس سے محض رضائے الٰہی کا مطلوب ہوتا ہے صرف دنیا حاصل کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ علم کو لوگوں کے دلوں سے چھین کر قبض نہیں کرے گا بلکہ علماء کو باقی رکھنے کی صورت میں قبض فرمائے گا یہاں تک کہ جب علماء باقی نہیں رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنائیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

[بخاری و مسلم]

تحصیلِ علم کی فرضیت

اللہ تبارک وتعالیٰ علماء ربانی کی صفت میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہر مسلمان مرد عورت پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ دوسری جگہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرو اگرچہ چین میں ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی حصولِ علم کے لئے بہت دور کیوں نہ جانا پڑے۔

پیارے دینی بھائیو! آپ کو معلوم ہونا چاہئے علم کی کوئی حد نہیں اور ہماری زندگی محدود اور مختصر ہے اسی وجہ سے ہر شخص پر تمام علوم کا حاصل کرنا فرض قرار نہیں دیا گیا جیسے علم نجوم علم حساب وغیرہ لیکن اس میں سے اس قدر سیکھنا جتنا شریعت سے متعلق ضروری ہے مثلاً علم نجوم سے اتنا سیکھنا جس سے دن رات کے اوقات [جس سے نماز روزے کی ادائیگی اچھی طرح ہو سکے] لازم ہے اور علم حساب سے اس قدر جس سے فرائض یعنی میراث وغیرہ کی تقسیم ہو سکے غرض کہ عمل کے لئے جس قدر علم کی ضرورت ہے اس کا نفع حاصل کرنا فرض ولازم ہے لیکن ایسے علوم کی تحصیل کی مذمت فرمائی ہے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے بے فائدہ علوم سے پناہ مانگی ہے۔ "اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ" اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ پہنچائے۔

[کشف المحجوب]

بے علم عابد کی مثال

علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے تھوڑے سے علم کے لئے بہت زیادہ عمل کی ضرورت

Marfat.com

ہے علم اور عمل دونوں باہم لازم وملزوم ہیں لہٰذا علم کے ساتھ عمل ہمیشہ پیوست رہتا ہے۔ اسی طرح بغیر علم کے عمل رائیگاں ہے چنانچہ صاحب قاب وقوسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے علم عبادت گزار [عابد] اس گدھے کی طرح ہے جو آٹے کی چکی سے بندھا ہے۔

چکی سے بندھا ہوا گدھا اگرچہ دوڑتا بھاگتا اور چلتا ہے لیکن وہ اپنے ہی محور میں گھومتا رہتا ہے اور کوئی مسافت طے نہیں کر پاتا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عام لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا وہ علم کو عمل پر فضیلت دیتے ہیں اور ایک گروہ ایسا بھی ہے جو عمل کو علم پر فوقیت دیتا ہے حالانکہ وہ دونوں کے نظریئے باطل ہیں اس لئے کہ بغیر علم کے عمل کو حقیقت میں عمل کہا ہی نہیں جا سکتا کیونکہ عامل جبھی عمل کرتا ہے جب کہ پہلے اسے اس کا علم ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ کو علم ہوتا ہے کہ اس کے عمل کے کرنے کا خدا نے اسے حکم دیا ہے اس علم کے بعد بندہ اس پر عمل کرتا ہے جس سے وہ عمل کرنے کے ذریعہ اجر ثواب پاتا ہے یوں سمجھنا چاہئے کہ نماز ایک عمل ہے جب تک بندے کو پہلے طہارت کے ارکان کا علم نہ ہو اسی طرح پانی کی شناخت کا علم، سمت قبلہ کا علم، وقتِ نماز کا علم اور ارکانِ نماز کا علم نہ ہو وہ نماز صحیح کیسے ہو سکتی ہے کوئی نادان یوں کہہ گزرتا ہے کہ عمل کی کیا ضرورت ہے صرف علم ہی کافی ہے حالانکہ جس طرح عمل کے بغیر علم فائدہ نہیں دیتا اسی طرح علم کے بغیر عمل سودمند نہیں ہے حقیقت میں علم وعمل دونوں ہی لازم وملزوم ہیں۔

[کشف المحجوب]

علم بے عمل کی مثال

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے راستہ میں ایک پتھر پڑا دیکھا اس پر لکھا تھا مجھے پلٹ کر دیکھو، جب میں نے پلٹ کر دیکھا تو لکھا تھا "اَنْتَ لَا تَعْمَلُ بِمَا تَعْلَمُ فَكَيْفَ تَطْلَبُ مَالَا تَعْلَمُ" جب تم اپنے علم پر عمل نہیں کر سکے تو اب یہ محال ہے کہ جن باتوں کا ابھی علم نہیں اس کو تم طلب کر سکو۔ لہٰذا پہلے اپنے علم پر عمل کرو تا کہ اس کے بعد اس کی برکت سے دیگر علوم کی راہیں تم پر کھل جائیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ہمت درایت یعنی غور وخوض کرنے میں ہے اور ناسمجھوں کی ہمت روایت کرنے میں یعنی نقل کرنے میں ہے۔

Marfat.com

لیکن وہ شخص جو علم کو دنیاوی عزت وجاہ کی غرض سے حاصل کرتا ہے درحقیقت وہ عالم کہلانے کا ہی مستحق نہیں ہے کیونکہ دنیاوی عزت کی خواہش کرنا جہالت ہے۔ علم سے بڑھ کر کوئی اور مرتبہ ہے ہی نہیں۔

[کشف المحجوب]

آنکھوں کا نور

حضرت ابوعلی ثقفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جہالت اور تاریکی کے مقابلہ میں علم دل کی زندگی اور آنکھوں کا نور ہے مطلب یہ ہے کہ جہالت کے خاتمہ سے دل کی حیات اور کفر کی تاریکی دور ہونے سے آنکھ کی روشنی یقینی ہے جس کو معرفت کا علم نہیں اس کا دل جہل سے مردہ ہے اور جس کو شریعت کا علم نہیں اس کا دل نادانی کا مریض ہے پس کافروں کے دل مردہ ہیں کیونکہ وہ خدا کی معرفت سے بے بہرہ ہیں اہلِ غفلت کا دل بیمار ہے کیونکہ وہ اللہ کے فرمان سے بہت دور ہیں۔ حضرت ابودراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے علم فقہ پر قناعت کی اور تقویٰ اختیار نہ کیا تو وہ فاسق ہے۔

[کشف المحجوب]

غافل علماء

شیخ المشائخ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو۔ ایک غافل علماء سے۔ دوسرے مداہنت کرنے والے [خوشامدی] فقراء سے۔ تیسرے جاہل صوفیاء سے۔ غافل علماء وہ ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبلہ بنا رکھا ہے۔ اور شریعت میں آسانی کے متلاشی ہیں بادشاہوں کی خوشامدی کرتے ہیں۔ ظالموں کا دامن پکڑتے ہیں ان کے دروازوں کا طواف کرتے ہیں اپنے غرور وتکبر اور خود پسندی پر فریفتہ ہوتے ہیں دانستہ اپنی باتوں میں سوز وگداز پیدا کرتے ہیں اگر ان کے ترازو کے پلڑے میں دونوں جہاں کی نعمتیں رکھ دو تب بھی وہ اپنی مذموم حرکتوں سے باز نہ آئیں گے بھلا ان باتوں سے کیا تعلق؟ علم تو ایسی صفت ہے جس سے جہل ونادانی کی باتیں اربابِ علم کے دلوں سے فنا ہو جاتی ہیں۔

[کشف المحجوب]

Marfat.com

آگ پر پاؤں رکھنا

حضرت ابو یزید بسطامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا مگر مجھے علم اور اس کی پیروی سے زیادہ مشکل اور کوئی چیز نظر نہیں آئی۔

ان کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ طبیعت کے نزدیک علم کے مطابق عمل کرنے کے مقابلہ میں آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ آسان ہے اور جاہل کے دل پر ہزار بار پلصراط پر سے گزرنا اس سے زیادہ آسان ہے کہ ایک علمی مسئلہ سیکھے۔ فاسق کے لئے جہنم میں خیمہ نصب کرنا اس سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ کسی ایک علمی مسئلہ پر عمل پیرا ہو۔ تمہیں لازم ہے کہ اس میں کمال حاصل کرو۔ بندہ کتنا ہی کامل علم حاصل کرے علم الٰہی کے مقابلے میں وہ جاہل ہی ہے۔

[کشف المحجوب]

سب سے بڑا سخی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بڑا سخی کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا جواد ہے پھر اولاد آدم میں بڑا سخی داتا میں ہوں اور میرے بعد بڑا سخی وہ شخص ہے جو علم سیکھے پھر اسے پھیلائے وہ قیامت میں تنہا امیر یا فرمایا ایک جماعت ہو کر آئے گا۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

یعنی اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ کل قیامت کے دن عالمِ دین امام ہوگا اور سارے عابد نمازی شہید وغیرہ اس کے ماتحت ہوں گے کیونکہ جس نے جو نیکی کی عالم دین کے بتانے پر کی یا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک عالم کو سارے مسلمانوں کے برابر ثواب ملے گا سب کی عبادت وغیرہ میں ان کا حصہ ہوگا۔

اللہ کی حجت

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ علم دو طرح کے ہیں۔ ایک دل میں یہ علم فائدہ مند ہے دوسرا

Marfat.com

علم صرف زبان پر یہ انسان اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔ یعنی جب عالم صرف باتیں تو اچھی کرے مگر اس کا اپنا دل نورِ علم سے اور بدن اثرِ علم سے خالی ہو یہ قیامت کے دن عالم کے الزام کھا جانے کا ذریعہ ہوگا کہ رب تعالیٰ فرمائے گا تو سب کچھ جانتا تھا پھر گمراہ اور بدعمل کیوں بنا؟ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جس علم میں تصوف کی چاشنی نہ ہو وہ علم لسانی وراثت شیطانی ہے۔ آدم علیہ السلام کا علم قلبی تھا شیطان کا لسانی۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

دوزخ چار سو بار پناہ مانگتا ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غم کے کنوئیں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم غم کا کنواں کیا ہے؟

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ میں ایک جنگل ہے جس سے خود دوزخ روزانہ چار سو بار پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اس میں کون جائے گا؟ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اعمال میں دکھلاوا کرنے والے قاری [یعنی وہ بے دین علماء جو اچھے اعمال کے لباس میں لوگوں کے سامنے آئیں اور لوگوں کو گمراہ اور بے دین بنائیں]

[مرأة المناجيح]

تمہاری غلطی بڑی خطرناک ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے قاریوں کے گروہ سیدھے رہو کیونکہ تم پہلے ہو اگر تم ہی الٹے سیدھے ہو گئے تو تم بڑی گمراہی میں پڑ جاؤ گے [یعنی تمہارے اعمال غلط ہو گئے تو تمہیں دیکھ کر ساری امت گمراہ ہو جائے گی

Marfat.com

لہٰذا تمہاری غلطی بڑی خطرناک ہے]

[مشکوٰۃ المصابیح]

فرائض سیکھو!

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ میں وفات پانے والا ہوں، علم عنقریب اٹھ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، حتی کہ دو شخص ایک فریضہ میں جھگڑیں گے ایسا کوئی نہ پائیں گے جو ان میں فیصلہ کر دے۔

[اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم کو ابھی آسانی ہے کہ ہر مسئلہ مجھ سے پوچھ لیتے ہو۔ میرے بعد سخت دشواری پیش آئے گی۔ علماء اٹھ جائیں گے یہاں تک کہ اگر کسی میت کی میراث بانٹنی ہوگی تو مفتی نہ ملے گا۔]

[مشکوٰۃ المصابیح]

جس کا علم نہ ہو کہہ دو اللہ تعالیٰ جانے

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! جو کوئی کچھ جانتا ہو بیان کر دے اور جو نہ جانتا ہو وہ کہہ دے اللہ تعالیٰ جانے۔ کیونکہ علم یہی ہے جسے تم نہ جانو تو کہہ دو اللہ تعالیٰ جانے۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ فرمادو میں نبوت پر تم سے اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی عالم اپنی بے علمی ظاہر کرنے میں شرم نہ کرے اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو گڑھ کر نہ بتائے۔ ہماری بے علمی علم سے زیادہ ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا" تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا فرشتوں نے عرض کیا "لَا عِلْمَ لَنَا" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر پر کوئی مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں وہ گستاخ بولا کہ آپ بے علمی کے باوجود منبر پر کیوں کھڑے ہو گئے۔ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں بقدر علم منبر پر چڑھا ہوں اگر بقدرِ جہالت چڑھتا تو آسمان پر پہنچ جاتا۔ اپنی بے علمی جاننا بھی علم ہے اپنی جہالت سے ناواقف ہونا جہل مرکب ہے۔ مفتیانِ کرام فتوے کے آخر میں

Marfat.com

لکھتے ہیں "اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ" یہ اسی حدیث پاک سے اخذ ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھتیس مسائل میں فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

کس عالم کی صحبت میں بیٹھے

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر پانچ چیزوں کو ترغیب دیتا ہو۔ دنیا کی رغبت سے نکال کر زہد کی ترغیب دیتا ہو ریا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دے۔ غرور سے نکال کر تواضع وانکساری کی تعلیم دے۔ کاہلی اور سستی سے بچا کر پند و نصیحت کرنے کی ترغیب دے اور جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے۔

[غنیۃ الطالبین]

دین اسلام کا ستون

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت کسی ایسی چیز کے ساتھ نہیں کی گئی جو فقہ دین سے اعلیٰ وافضل ہو [یعنی اللہ کی عبادت میں فقہ دین سب سے اعلیٰ وافضل ہے] بے شک ایک فقیہہ دین تنِ تنہا شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ ہر شئے کے لئے ایک ستون ہوتا ہے دین اسلام کا ستون فقہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھتے ہوئے کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین میں فقیہ کر دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔

[عوارف المعارف]

یہ شخص فقیہ ہو گیا

سرورِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ایک اعرابی کے سامنے یہ آیت پڑھی "فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ" [یعنی جس نے ذرہ بھر نیکی کی وہ اس کی نیکی کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ اس برائی

Marfat.com

کو دیکھ لے گا] تو وہ اعرابی کہنے لگا حَسْبِیْ حَسْبِیْ بس بس مجھے یہ کافی ہے، مجھے یہ کافی ہے اس وقت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ شخص فقیہ ہو گیا۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ افضل عبادت فقہ دین ہے۔ رب تبارک وتعالیٰ نے فقہ کو قلب کی صفت بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ" یعنی ان کے دل ایسے ہیں جو آیاتِ قرآن کو [معانی کے ساتھ] نہیں سمجھتے پس جب کہ وہ فقیہ ہوئے تو انہیں علم ہوا جب انہیں علم ہوا تو انہوں نے عمل کیا جب وہ عامل ہوئے تو ان کی مغفرت حاصل ہو گئی۔

[عوارف المعارف]

یہ شان وشوکت

لوگوں نے حضرت ابوعبدالرحمٰن حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا قزوین میں ایک بہت ہی زبردست عالم موجود ہے آپ ان سے ملئے۔ حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے ملاقات کے لئے قزوین پہنچے ملاقات کے بعد ان سے کہا اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ آپ پر رحم فرمائے میں ایک عجمی شخص ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے دین کی سب سے پہلی بات سکھائیں جو میری نماز کی کنجی ہے اور بتائیں کہ میں وضو کس طرح کروں انہوں نے کہا بہت اچھا پھر اپنے غلام سے کہا پانی لاؤ غلام ایک برتن میں پانی لے کر آیا اور حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو کے لئے بیٹھ گئے پھر انہوں نے تین تین دفعہ عمل کیا [یعنی ہاتھ دھوئے کلی کی ناک میں پانی چڑھایا] پھر جب کہنیوں تک ہاتھ دھونے کی باری آئی تو انہوں نے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک چار بار دھویا اس وقت عالم نے کہا کہ تم نے ایک چلو پانی کا اسراف کیا حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا میں نے ایک چلو پانی کا اسراف کیا اور آپ کی یہ شان وشوکت اسراف نہیں ہے! وہ عالم سمجھ گئے کہ اس کا ارادہ کچھ سیکھنے کا نہیں بلکہ مجھ پر طنز کرنا تھا اور شرمندگی سے گھر کے اندر چلے گئے اور چالیس روز تک باہر نہ نکلے نہ لوگوں سے ملاقات کی۔

[عوارف المعارف]

شیطان سبقت لے گیا

انجیل میں آیا ہے کہ تم کو جس چیز کا علم نہ ہو اس کا علم طلب کرو لیکن جب تک تم اس پر عمل

Marfat.com

نہ کرلو جو کچھ تم جانتے ہو اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اکثر علم میں تم پر سبقت لے گیا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ کس طرح ہے کہ وہ ہم سے علم میں سبقت لے گیا ہے؟ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان کہتا ہے علم طلب کر اور عمل نہ کر یہاں تک کہ بندہ ہمیشہ علم ہی حاصل کرتا ہے اور عمل کو ٹالتا رہتا ہے یہاں تک کہ مرجائے اور عمل نہیں کرتا۔

[عوارف المعارف]

جنت کے راستے

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ دمشق کی جامع مسجد میں تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا اے ابوالدرداء [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] میں آپ کے پاس رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ سے وہ حدیث پاک حاصل کرنے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے علم ہوا ہے کہ آپ اس کو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے بیان فرماتے ہیں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا آپ یہاں کسی اور کام سے آئے ہیں یا تجارتی کام سے۔ اس شخص نے کہا میں صرف اس کام سے آیا ہوں [یعنی حدیث پاک سیکھنے کے لئے] یہ سن کر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس شخص نے علم کے لئے راستہ طے کیا اور علم کی خواہش میں سفر کیا تو اللہ عزوجل شانہٗ اس کو جنت کے راستوں میں سے کسی راستے پر لگادے گا۔

[عوارف المعارف]

رات بھر کی عبادت سے بہتر

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی علم دین کا پڑھنا یا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اس علم کی حد کیا ہے کہ جسے آدمی حاصل کرلے تو فقیہ یعنی عالم دین ہوجائے

Marfat.com

شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لئے دینی امور کی چالیس حدیثیں یاد کرلے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا۔

[مشکوٰۃ شریف]

ہر صدی کے خاتمہ پر

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو باتیں میں نے معلوم کیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر صدی کے خاتمہ پر اس امت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو نکھارتا رہے گا۔

[ابوداؤد شریف]

انتباہ

بالاتفاق علماء عرب وعجم چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نور اللہ مرقدہٗ ہیں۔

گناہ فتویٰ دینے والے پر

حضرت احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سے سب سے بدترین علماء سوء ہیں اور اچھوں میں سب سے زیادہ بہتر علماء حق ہیں۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے علم کے بغیر فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس نے جان بوجھ کر اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔

[ابوداؤد شریف]

Marfat.com

رحمت ہی رحمت

عالم الغیوب حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر رات و دن ایک ہزار رحمتیں نازل ہوتی ہیں نوسو ننانوے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں علماء اور طالب علموں کے لئے برستی ہیں اور باقی لوگوں کے لئے ایک رحمت ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اگر اپنے آپ کو رحمتوں کی بارش سے سیراب کرنا چاہتے ہیں تو علم دین سیکھئے اور دوسروں کو سکھایئے۔

میں معلم بنا کر بھیجا گیا

آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں تھیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دونوں مجلسیں اچھی ہیں اور ایک دوسری سے افضل ہے یہ لوگ اللہ عزوجل شانہٗ سے دعا کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں وہ چاہے تو ان کو دے چاہے تو منع کر دے اور یہ دوسری مجلس والے علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو علم سکھاتے ہیں یہ افضل ہیں۔ میں معلم بنا کر بھیجا گیا اور اسی مجلس میں معلم کائنات حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔

[دارمی]

حدیث کا مذاق اڑانے پر عبرتناک سزا

روایت ہے کہ کسی آدمی نے مذاق کے انداز میں علم دین سیکھنے والے سے کہا میں نے سنا ہے کہ علم دین حاصل کرنے والے کے پیر کے نیچے فرشتے اپنا پر بچھاتے ہیں لہٰذا تم اپنا پیر آہستہ رکھو تاکہ فرشتے کے بازو ٹوٹ نہ جائیں۔ کہنے والا ابھی اپنی جگہ سے ہٹنے بھی نہ پایا تھا کہ اس کے دونوں پیر خشک ہو گئے اور وہ مفلوج ہو گیا۔

[نزهة المجالس]

پیارے دینی بھائیو! حدیث پاک کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں علم دین کی توہین قرآن کی توہین اور علماء کرام کی توہین کرنا کفر اور باعث عذاب ہے۔ آپ کسی حدیث کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ کسی عالم کی توہین کریں بلکہ عالم دین کا ادب واحترام بجا

Marfat.com

لائیں، حسن اخلاق سے پیش آئیں۔

ہزار برس کی عبادت سے بہتر

آقائے دوجہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا والدین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ شریف پر نظر ڈالنا عبادت ہے اور عالم پر نظر کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن مسعود! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] تمہارا گھڑی بھر علم دین حاصل کرنے کے لئے بیٹھنا اور اس طرح بیٹھنا کہ نہ کوئی قلم پکڑو اور نہ کچھ لکھو تمہارے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اے ابن مسعود! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اے ابن مسعود! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] سن عالم دین کو سلام کرنا تمہارے حق میں ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

دو حریص آسودہ نہیں ہوئے

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو حریص آسودہ نہیں ہوئے۔ ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا مگر یہ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرتا رہتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن مسعود نے یہ آیت [صاحب دنیا کے لئے] "كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى" اور دوسرے [صاحب علم] کے لئے فرمایا "اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا" پڑھی۔

[دارمی]

ہم قرآن پڑھتے ہیں

زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چیز کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں کر جائے گا۔ ہم قرآن پڑھتے ہیں اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی اولاد کو

Marfat.com

پڑھائیں گے اسی طرح قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زیاد تجھے تیری ماں روئے میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہہ شخص ہے کیا یہ یہود ونصاریٰ توریت وانجیل نہیں پڑھتے مگر یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔

[ابن ماجه شریف]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرش کے نیچے مشک اذفر کا بنا ہوا ایک شہر آباد ہے۔ اس کے دروازہ پر فرشتہ روزانہ اس طرح منادی کرتا ہے سن لو! جس نے عالم دین کی زیارت کی اس نے انبیاء کرام علیہم السلام کی زیارت کی اور جس نے انبیاء کرام علیہم السلام کی زیارت کی۔

اس نے رب تبارک وتعالیٰ کی زیارت کی اور جس نے رب تبارک وتعالیٰ کی زیارت کی اس کے لئے جنت ہے۔

رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عالم دین کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی جس نے عالم دین سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا جس نے عالم دین کی صحبت اختیار کی گویا اس نے میری صحبت اختیار کی اور جس نے دنیا میں میری صحبت اختیار کی قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جنت میں میرا ہم نشین بنائے گا۔

سب سے زیادہ حسرت قیامت میں کس کو ہوگی...

سب سے زیادہ حسرت قیامت میں اس کو ہوگی جسے دنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اس نے حاصل نہیں کیا اور سب سے زیادہ حسرت اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اسے سن کر دوسروں نے نفع اٹھایا خود اس نے نفع نہیں اٹھایا۔

[ابن عساکر]

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علماء کی مثال یہ ہے جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتہ چلتا ہے اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔

[احمد]

Marfat.com

شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو موت آ گئی اور وہ علم کو اس لئے طلب کر رہا تھا کہ اسلام کا احیاء کرے اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔

[دارمی]

فرشتوں کو تعجب ہوگا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم عالم دین افضل ہے یا عابد؟ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اے شخص تیرے اس سوال پر فرشتوں کو بھی تعجب ہوگا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک ایک ست عالم ستر ہزار محنتی اور رات بھر جاگ کر نماز پڑھنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے عابد سے بہتر ہے۔

پیارے دینی بھائیو! جب ایک ست عالم کا یہ حال ہے تو چست عالم کا رتبہ کتنا بلند ہوگا۔

پل صراط پر آسانی

جو علم دین سیکھنے یا دینی فتویٰ حاصل کرنے عالم دین کے گھر جائے یا سفر کرے تو اس کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا میں اس پر جنت کے کام آسان کر دے گا۔ مرتے وقت ایمان نصیب ہوگا قبر وحشر کے حساب میں کامیابی ہوگی۔ پل صراط پر آسانی عطا فرمائے گا جنت کے راستے میں یہ سب چیزیں داخل ہیں اس سے معلوم ہوا کہ علم کے لئے سفر کرنا بہت زیادہ ثواب ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام طلب علم کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کے پاس سفر کر کے گئے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث پاک کے لئے ایک ماہ کا سفر کر کے عبداللہ ابن قیس کے پاس پہنچے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علم دین حاصل کرنا نفلی نماز سے افضل ہے کیونکہ علم کا طلب کرنا فرض ہے اور وہ نفل ہے۔

Marfat.com

جب طالب علم علم میں مشغول ہوتا ہے تو اس کا کلام سننے کے لئے فرشتے نیچے اتر آتے ہیں اور گفتگو سنتے ہیں جیسا کہ تلاوت قرآن مجید کے موقع پر قیامت میں طالب علم کے قدموں کے نیچے فرشتے اپنا پر بچھائیں گے طالب علم کے لئے فرشتے نیاز مندی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی مشقتوں کو آسان کرتے ہیں۔ علماء دین کے لئے چاند، سورج، تارے اور آسمانی فرشتے ایسے ہی زمین کے ذرے سبزیوں کے پتے اور بعض جن وانس اور تمام دریائی جانور اور مچھلیاں وغیرہ دعاء مغفرت کرتے ہیں کیونکہ علماء دین کی وجہ سے دین باقی ہے اور دین کی بقاء سے عالم قائم ہے علماء کی ہی برکتوں سے بارشیں ہوتی ہیں اور مخلوق کو رزق ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے "بِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ" علماء کے اٹھنے سے اسلام اٹھ جائے گا اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

گم شدہ چیز

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مری ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علمی بات عالم کی اپنی گم شدہ چیز ہے جہاں پائے وہ ہی اس کا حق دار ہے یعنی سمجھدار آدمی جس سے اچھی اور دینی بات سنے اس سے ہی لے لے یہ نہ دیکھے کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ دیکھے کیا کہہ رہا ہے جیسے کہ اپنی گم شدہ چیز جس کے پاس سے ملے لے لی جاتی ہے اور یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ وہ کون ہے اور کیسا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل پر علم پیش کرنے والا ایسا ہے جیسے سوروں کو موتی جواہرات اور سونے کے ہار پہنانے والا۔

[ابن ماجه]

پیارے دینی بھائیو! مذکورہ بالا حدیث میں علم سے مراد دقیق اور باریک مسائل ہیں اور گہرے علمی نکات ہیں جنہیں عوام نہ سمجھ سکیں یعنی وہ عالم جو عوام کے سامنے غیر ضروری اور باریک پیچیدہ مسائل یا قابل تشریح آیات واحادیث پیش کرے وہ ایسا ہی بے وقوف ہے جیسے موتیوں کا ہار سوروں کو پہنانے والا جہلاء ایسی چیزیں سن کر انکار کر بیٹھتے ہیں اسی لئے

Marfat.com

سیدنا حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے ان کی عقل کے لائق کلام کرو ورنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھٹلا دیں گے اور اس کا وبال تم پر ہوگا۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

علماء کا مقابلہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس لئے علم حاصل کرے تا کہ علماء کا مقابلہ کرے یا جاہلوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو آگ میں داخل فرمائے گا۔

[ترمذی شریف]

یعنی جو دینی علوم دین کے لئے نہ سیکھے بلکہ عزت یا مال حاصل کرنے یا دین میں فتنہ فساد پھیلانے کے لئے سیکھے تو وہ اول درجہ کا جہنمی ہے اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو قرآن کا ترجمہ دیکھ کر اور چار حدیثیں پڑھ کر ائمہ مجتہدین اور علماء دین کے مقابلے میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خیال رہے مناظرہ اور ہے مقابلہ کچھ اور۔ مناظرہ میں حق کی تحقیق مقصود ہوتی ہے اور مقابلہ میں اپنی بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت مناظرہ اچھا ہوتا ہے مقابلہ برا ہوتا ہے۔ مناظرے ائمہ کرام مجتہدین عظام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں بھی ہوتے تھے

[مشکوٰۃ المصابیح]

بنی اسرائیل کا عالم

آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا جو بنی اسرائیل میں تھے ایک تو عالم تھا جو صرف فرائض پڑھتا تھا پھر بیٹھ جاتا تھا اور لوگوں کو علم سکھاتا دوسرا شخص دن کو روزہ رکھتا رات بھر عبادت میں کھڑا رہتا ان دونوں میں بہتر کون ہے؟ حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عالم جو صرف فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا لوگوں کو دین سکھاتا اس کی بزرگی اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھے اور رات بھر قیام کرے

Marfat.com

ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔

[دارمی]

یاد رکھئے کہ حصولِ علم دین یا فرض عین ہے یا فرض کفایہ۔ زیادہ عبادت نفل ہے۔ عالم کا نفع مخلوق کو ہے اور عابد کا نفع صرف اپنے کو لہٰذا عالم عابد سے افضل ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام عالم تھے اور فرشتے لاکھوں سال کے عابد مگر سجدہ عابدوں نے عالم کو کیا۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے وحی فرمائی جو تلاش علم میں ایک راہ چلا میں اس پر جنت کا ایک راستہ آسان کردوں گا۔ جس کی دو پیاری چیزیں میں لے لوں تو اس کو جنت دوں گا اور علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور کارخانہ دین کا نظام پرہیزگاری ہے۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! یاد رکھئے علم کی تھوڑی زیادتی عبادت کی بہت سی زیادتی پر افضل ہے۔ کچھ دیر علم دین کا مشغلہ تمام دن کی عبادت سے افضل ہے۔ عبادت سے نفلی عبادات مراد ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ فرائض چھوڑ کر علم سیکھے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں عالم دین کی نیند بھی عبادت ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں تلاوتِ قرآن سے فقہ سیکھنا افضل ہے۔ عالمِ دین تھوڑی عبادت پر جاہل کی بڑی عبادت سے زیادہ ثواب حاصل کرلیتا ہے۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

دوگنا اجر

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو علم طلب کرے اور پھر پا بھی لے تو اسے ثواب کا دوہرا حصہ ہے لیکن اگر نہ پاسکے تو اسے ثواب کا ایک حصہ ہے۔

[دارمی]

Marfat.com

اسلام کو ڈھانے والی چیزیں

زیاد بن حدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو اسلام کو کیا چیز ڈھاتی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسلام کو منافق کا قرآن میں جھگڑنا اور گمراہ کن سرداروں کی حکومت تباہ کر دے گی۔

[دارمی]

علم کے دو برتن

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم کے یہ دو برتن محفوظ کئے ایک تو تم میں پھیلا دیا اور دوسرا اگر اِسے پھیلاؤں تو یہ کاٹ ڈالا جائے یعنی ''گلا''۔

[بخاری شریف]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو قسم کے علم ملے۔ ایک علم شریعت جو میں نے تمہیں بتا دیا اور دوسرا علم اسرار طریقت۔ اگر وہ ظاہر کر دوں تو عوام نہ سمجھیں اور مجھے بے دین سمجھ کر قتل کر دیں۔

[مشکوٰۃ المصابیح]

شیطان کی مکّاری

شیطان نے ایک دن پانی پر اپنا تخت بچھایا اور اپنے شاگردوں سے پوچھا آج تم نے کون سا کام انجام دیا ہے۔ ان میں سے ایک کھڑا ہوا کہا کہ میں نے دو شخصوں میں لڑائی کرادی۔ شیطان نے کہا تم نے اچھا کیا۔ دوسرا کھڑا ہوا اور یوں بولا میں نے ایک شخص کو شراب پینے میں مبتلا کر دیا۔ شیطان نے کہا اچھا کیا۔ تیسرا کھڑا ہوا اور بولا میں نے ایک طالب علم کو مدرسہ جانے سے روک دیا۔ شیطان نے اس کو گود میں اٹھا لیا اور کہا تم نے سب سے اچھا کام کیا ہے۔ دوسرے شاگرد تعجب میں پڑ گئے۔ شیطان نے کہا اگر وہ طالب علم عالمِ دین بن گیا تو ہم کبھی اس کو بہکا نہیں سکتے۔ آؤ میں تم کو تجربہ کر کے دکھاؤں۔

Marfat.com

چنانچہ شیطان گدھے کو اچھی طرح سجا کر ایک عابد کے دروازے پر لے گیا اور کہا تم نے بہت عبادت کی۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو معراج کے لئے آسمان پر بلایا ہے۔ وہ عابد خوش ہو کر گدھے پر سوار ہو گیا۔ شیطان اس گدھا کو لے جا کر جنگل میں چھوڑ دیا وہ عابد رات بھر جنگل میں بھٹکتا رہا۔ صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ شیطان نے اسے دھوکہ دیا ہے۔

پھر وہ شیطان دوسری رات اپنے شاگردوں کو لے کر گدھا کے ساتھ ایک عالمِ دین کے دروازے پر پہنچا اور دستک دیا۔ اندر سے آواز آئی کون؟ شیطان نے کہا آپ نے علمِ دین حاصل کیا بہت ساری عبادتیں کیں لوگوں کو نیک راہ بتائے۔ اللہ کو بہت پسند آیا اور آپ کو معراج کے لئے آسمان پر بلایا ہے۔ عالمِ دین نے کہا تو شیطان ہے مجھے دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کو معراج کرانا یہ بھی آخری ہے۔ قیامت تک اللہ تبارک وتعالیٰ کسی انسان کو بلا کر معراج نہیں کرائے گا۔ اتنا سننا تھا کہ شیطان وہاں سے فوراً بھاگ گیا اور اپنے شاگردوں سے کہا دیکھا تم نے آنِ واحد میں عابد تو بہک گیا لیکن عالمِ دین نہ بہک سکا۔

سات ہزار سال کی نیکی

اگر کوئی شخص علماء کرام کی طرف دیکھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اس کے لئے بخشش مانگتا رہتا ہے۔

جس کے دل میں علماء کرام اور مشائخ عظام کی محبت ہو ہزار سال کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے اگر وہ اسی اثناء میں مر جائے تو اسے علماء کا درجہ ملتا ہے اور اس کا مقام علیین میں ہوتا ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علماء کرام سے آمد ورفت رکھے اور سات دن اس کی خدمت کرے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایسی نیکی کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت میں گزارے۔

[هشت بهشت]

ریچھ کی صورت

پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو علماء کرام اور مشائخ عظام کو دیکھ کر از روئے حسد منہ پھیر

Marfat.com

لیتا تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہا لیکن نہ ہوا۔ غیب سے آواز آئی اس کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اس نے دنیا میں علماء اور مشائخ سے روگردانی کی ہے اس لئے ہم اپنی رحمت سے منہ پھیر دیتے ہیں اور قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اس کا حشر کردیں گے۔

[ھشت بھشت]

علماء کے قلم کی سیاہی

علماء کے قلم کی سیاہی شہید کے خون سے تولی کی جائے گی تو علماء کرام کے قلم کی سیاہی شہیدوں کے خون پر غالب آجائے گی۔ اچھا شخص وہ عالم دین ہے اگر اس کی طرف کوئی احتیاج لائے تو نفع پہنچاتا ہے اور اس سے بے پرواہی کی جائے تو وہ اپنے کو بے پرواہ رکھتا ہے۔

[خطیب]

علمِ دین کے متعلق ضروری مسائل

☆ اپنے بچہ کو قرآن وعلم پڑھنے پر مجبور کرسکتا ہے۔ یتیم بچہ کو اس چیز پر مار سکتا ہے جس پر اپنے بچہ کو مارتا ہے۔

[ردالمحتار]

☆ عالم اگر جوان ہو بوڑھے جاہل پر فضیلت رکھتا ہے لہٰذا چلنے اور بیٹھنے میں گفتگو کرنے میں بوڑھے جاہل کو عالم پر تقدم نہیں کرنا چاہئے۔ عالم کا حق غیر عالم پر ویسا ہی ہے جیسا استاد کا حق شاگرد پر۔

[عالمگیری]

☆ دین حق کی حمایت کے لئے مناظرہ کرنا جائز ہے بلکہ عبادت ہے اور اگر اس لئے مناظرہ کرتا ہے کہ کسی مسلم کو مغلوب کردے یا اس لئے کہ اس کا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر ہوجائے یا دنیا حاصل کرنا مقصد ہے یا لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوگی یہ ناجائز ہے۔

[درمختار]

☆ منبر پر چڑھ کر وعظ ونصیحت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اگر وعظ ونصیحت سے مال وجاہ مقصود ہے تو یہ یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے۔

[درمختار]

Marfat.com

☆ عالم اگر اپنا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ فخر کے طور پر نہ ہو کیونکہ تکبر حرام ہے بلکہ محض تحدیث نعمت الٰہی کے لئے اظہار ہو اور مقصد یہ ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا تو استفادہ کریں گے کوئی دین کی بات پوچھے گا اور کوئی پڑھے گا۔

[عالمگیری]

☆ عالم اور متعلم کو علم میں بخیلی نہیں کرنا چاہئے مثلاً اس سے عاریت کے طور پر کوئی کتاب مانگے اس سے کوئی مسئلہ سمجھنا چاہئے تو انکار نہ کرے کتاب دے دے مسئلہ سمجھا دے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو شخص علم میں بخیلی کرے گا تین باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہوگا یا وہ مر جائے گا اور اس کا علم جاتا رہے گا یا بادشاہ کی طرف سے کسی بلا میں مبتلا ہوگا یا علم بھول جائے گا۔

[عالمگیری]

☆ ایک شخص نے نماز وغیرہ کے مسائل اس لئے سیکھے کہ دوسروں کو بتائے گا اور دوسروں نے اس لئے سیکھے کہ ان پر خود عمل کرے گا پہلا شخص دوسرے سے افضل ہے۔

[درمختار]

☆ کچھ قرآن مجید یاد کر چکا ہے اور اسے فرصت ہے تو افضل یہ ہے کہ علم فقہ سیکھے کہ قرآن مجید حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اور فقہ کی ضروری باتوں کو جاننا فرض عین ہے۔

[رد المحتار]

☆ نااہلوں کو علم نہ پڑھائے اور جو اس کے اہل ہوں ان کو تعلیم سے انکار نہ کرے کہ نااہلوں کو پڑھانا علم کو ضائع کرنا ہے اور اہل کو نہ پڑھانا ظلم و جور ہے۔

[عالمگیری]

☆ استاد کا ادب کرے ان کے حقوق کی مخالفت نہ کرے اور مال سے ان کی خدمت کرے اور استاذ سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس میں پیروی نہ کرے۔ استاذ کا حق ماں باپ اور دوسرے لوگوں سے زیادہ ہے اس کے ساتھ تواضع سے پیش آئے جب استاذ کے مکان پر جائے تو دروازے پر دستک نہ دے بلکہ ان کے برآمد ہونے کا انتظار کرے۔

[عالمگیری]

Marfat.com

عطیات صرف علماء کو

حضرت ابن المبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے عطایا کو علماء کے لئے خاص کرتے تھے کسی نے آپ سے کہا آپ اپنی خیرات وصدقات اگر عام کردیتے تو بہتر ہوتا۔ انہوں نے کہا میں نبوت کے مرتبہ کے بعد علماء کے مرتبے سے افضل کوئی مرتبہ نہیں جانتا اگر ان میں سے کسی کا دل اپنی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہوجائے تو ان کے علمی مشغلے میں خلل پڑ جاتا ہے پھر وہ تعلیم وتعلم پر کما حقہ توجہ نہیں دے سکیں گے۔ لہٰذا ان کے لئے حصولِ علم کی راہوں کو آسان کرنا افضل واعلیٰ ہے۔

[مکاشفة القلوب]

علم کے فوائد

☆ علم روشنی ہے اور جہل تاریکی۔
☆ مال کی حفاظت انسان کرتا ہے اور انسان کی حفاظت علم۔
☆ مال تقسیم سے گھٹتا ہے اور علم بڑھتا ہے۔
☆ علم چرایا نہیں جاسکتا۔
☆ پیسے سے کتابیں خرید سکتے ہیں علم نہیں۔
☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ہمارے لئے علم ہے اور جاہلوں کے لئے مال۔
☆ عالم اور جاہل برابر نہیں ہوسکتے۔
☆ علم دین میں منہمک رہنا نفلی عبادت سے بہتر ہے۔
☆ شیطان پر عالم دین عابد سے زیادہ سخت ہے۔
☆ علم دین سے دل زندہ ہوتا ہے۔
☆ عالم کی فضیلت جاہلوں پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔

جب علم ہی نہیں تو عمل کیا ہوگا
جس خیاباں میں شجر نہیں تو پھل کیا ہوگا

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ۝

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِیْ ۔

خوفِ الٰہی کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ۝

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۸ ع ۶]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانو! اس آیتِ کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر اس قرآن مقدس کو پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ بھی خوفِ خدا سے ریزہ ریزہ ہو جاتا لیکن انسان کا دل پہاڑ سے بھی زیادہ سخت ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے باوجود ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا فسق و فجور میں مبتلا ہے۔ خوفِ خدا میں آنسو نہیں بہاتا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مشغول ہے۔ عبادتِ خداوندی سے غافل ہے۔ خوفِ خدا اور شرم نبی دونوں ہی نہیں ہے۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

[فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ]

دوزخ میں داخل نہیں ہوگا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں

Marfat.com

تک کہ دودھ تھنوں میں واپس آجائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے کی گردوغبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوسکتے۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا بلیغ وعظ فرمایا جس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

[ریاض الصالحین]

بے فکر

اللہ کے پیارے حبیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں دو خوف اور دو امن ایک بندے میں جمع نہیں کروں گا۔ یعنی اگر کوئی شخص دنیا میں مجھ سے ڈرے گا آخرت میں اس کو بے فکر رکھوں گا اگر دنیا میں وہ بے فکر رہے گا تو قیامت کے دن اس کو خوف میں رکھوں گا۔

خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندۂ مومن خوفِ خدا سے روئے اور مکھی کے سر کے برابر چھوٹا سا آنسو بھی اس کی آنکھ سے نکلے تو دوزخ کی آگ اس کے منہ کو نہیں جلائے گی۔

بغیر حساب جنت میں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کوئی شخص آپ کی امت کا بغیر حساب کے بہشت میں جائے گا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہاں! وہ شخص بغیر حساب کے جنت میں جائے گا جو اپنے گناہ کو یاد کر کے روئے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک کوئی قطرہ آنسو اس قطرہ سے زیادہ عزیز نہیں ہے جو خوفِ الٰہی سے نکلا ہو اور خون کا وہ قطرہ جو خدا کی راہ میں بہایا جائے۔

[کیمیائے سعادت]

فرشتے مصافحہ کریں

حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا وعظ فرمایا کہ دلوں پر خوفِ الٰہی غالب ہوا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ جب گھر واپس آیا اور میری بیوی نے مجھ سے باتیں کیں تو میں دنیا کی بات چیت میں محو ہو گیا پھر مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ اور اپنا رونا یاد آیا۔ میں گھر سے باہر نکلا اور کہنے لگا کہ افسوس! حنظلہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] منافق ہو گیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے آئے اور میری بات سن کر کہنے لگے اے حنظلہ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] ایسا نہ کہو۔ پھر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حنظلہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] منافق ہو گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا "کَلَّا لَمْ یُنَافِقْ حَنْظَلَه" حنظلہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کبھی منافق نہیں ہوگا۔ میں نے گھر کا سارا ماجرا کہہ سنایا تو آپ نے فرمایا اے حنظلہ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] اگر تم اس حالت پر ہمیشہ رہو جس طرح میرے سامنے رہتے ہو [یعنی خوفِ الٰہی سے سرشار] تو فرشتے تم سے گھر میں اور راستے میں مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] وہ حالت تو بس ایک ساعت رہے گی۔

[کیمیائے سعادت]

ڈرتا ہوں

پیارے دینی بھائیو! بزرگانِ دین خوفِ الٰہی سے آنسو بہاتے ہیں اور کثرت عبادت کے باوجود وہ قیامت اور روزِ محشر کے حساب سے بے خوف نہیں ہیں۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ برسوں نہ ہنسے اور اس طرح رہتے تھے جس طرح کسی قیدی کو قتل کے لئے لائے گئے ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا آپ علم کی فراوانی اور کثرتِ عبادت کے باوجود اس طرح سہمے ہوئے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا خداوند قدوس سے ڈرتا ہوں کہ اس نے میرا وہ کام دیکھا ہو جو اسے پسند نہ ہو اور یہ فرما دے کہ تم پر رحمت نہیں فرماتے۔

ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی مجھے میرا اعمال نامہ دکھا۔ جب انہیں اعمال نامہ دکھایا گیا اور انہوں نے پڑھا تو کھانے اور پانی کی طرف ہاتھ

Marfat.com

نہ بڑھایا بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے اپنا سر آسمان کی طرف نہ اٹھایا یہاں تک کہ وفات پائی۔

[سبع سنابل]

آنسو اپنے چہرے پر مَلتے

حضرت محمد بن المنکدر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب روتے تو آنسوؤں کو اپنے چہرے پر ملتے اور کہتے کہ میں نے سنا ہے کہ جہاں آنسوؤں کا پانی پہنچتا ہے وہ دوزخ کی آگ میں نہیں جلے گا۔

شیخ ابوسلیمان دارانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ جس کا دل خوفِ الٰہی سے خالی ہو وہ ویران ہو جائے گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ''وہ لوگ جو کاموں کو کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں'' سے کیا زنا اور چوری مردا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ نماز روزہ اور صدقہ ادا کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ شاید قبول نہ ہوں۔ یعنی نیکی کے کام کر کے ڈرتے ہیں اور شرفِ قبولیت کی دعا کرتے اور آنسو بہاتے ہیں۔

کسی نے حضرت شیخ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ آپ ان لوگوں کی محفل کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو عذابِ آخرت سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ ہمارے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ آج ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا جو تمہیں خوفِ الٰہی دلاتے ہیں کل تم امن پاؤ گے اور یہ اس سے بہتر ہے کہ آج تمہارے ایسے دوست ہو جو تم کو بے فکر کر دے اور تم کل خوف میں مبتلا ہو!

[کیمیائے سعادت]

بے خوف نہ ہو جانا

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ ایک مرید سے فرمایا کہ صبح کس حال میں ہوئی؟ مرید نے جواب دیا کہ ''سلامتی اور خیریت سے'' حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر غضب فرمایا اور کہا اے بے خبر! جنتیوں کی بات دنیا والے کس

Marfat.com

طرح کہہ سکتے ہیں ارے جس کا ایک پاؤں جنت میں ہو اور دوسرا اس سے باہر ہے اسے بھی یہ بات کہنا درست نہیں جب کہ تجھے اس دنیا سے جنت کی بلندی تک پہنچنے میں ہزاروں دشواریاں سامنے ہیں۔ یہ بات کہنا کیسے روا ہو سکتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب ہوا اے موسیٰ! [علیہ السلام] جب تک تم اپنے دونوں پاؤں جنت میں نہ دیکھ لو میری طرف سے بے خوف نہ ہو جانا۔

[سبع سنابل]

اللہ کے خوف سے بیمار

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا خوف حکمت کا سرچشمہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں لوگ عیادت کے لئے آئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام بیمار ہیں حالانکہ ان کو اس کے سوا کچھ بیماری نہیں تھی کہ خوفِ الٰہی دامن گیر تھا [یعنی لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ بیمار ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ سے حیا فرماتے اور ڈرتے تھے۔]

[عوارف المعارف]

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ڈرنے والا وہ نہیں ہے جو خوف سے آنسو بہاتا رہے بلکہ حقیقت میں ڈرنے والا وہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کر دے جو اس کے لئے عذاب کا سبب ہو اور کہا جاتا ہے کہ حقیقت میں ڈرنے والا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز سے نہ ڈرے۔ یعنی اللہ عزوجل شانہٗ کے جلال اور بزرگی سے خوف کھائے۔

شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب تم سے کہا جائے کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہو اگر جواب میں تم نے کہا نہیں تو یہ کہنا کفر ہے۔ اگر تم نے کہا ہاں ڈرتا ہوں لیکن تمہارے اعمال ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں تو تم جھوٹے ہو۔

[عوارف المعارف]

ہزار دینار صدقہ کرنے سے بہتر

کعب احبار نے کہا ہے کہ قسم ہے حق تعالیٰ کی کہ ایسا رونا جس سے منہ تر ہو جائے اس

Marfat.com

سے بہتر ہے کہ میں فقیروں کو ہزار دینار دوں۔

شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موت کے وقت بہت بے قرار تھے اور گریہ وزاری کر رہے تھے لوگوں نے کہا اے شیخ ایسا مت کرو کہ حق تعالیٰ کی بخشش تمہارے گناہوں سے زیادہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے یقین کے ساتھ یہ معلوم نہیں ہے کہ میں با ایمان مروں گا اگر یہ معلوم ہو گیا تو پھر کچھ پرواہ نہیں چاہے میرے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں۔

مجھ سے ایسا ڈرو

اللہ عزوجل شانہٗ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی۔ اے داؤد! [علیہ السلام] مجھ سے ایسا ڈرو جیسے تم شیر سے ڈرا کرتے ہو۔

ڈر کا اثر دل میں بھی ہوتا ہے اور جسم کے دوسرے اعضا پر بھی۔ دل میں خوف کا اثر یہ ہے کہ دل سے دنیاوی لذتیں ختم ہو جائیں اور جسم پر اس کا اثر یہ ہے کہ دبلا ہو جائے۔ کیونکہ جب کوئی شخص شیر کے پنجے میں پڑتا ہے تو اس وقت کھانے پینے جماع کرنے کی خواہش دل میں نہیں رہتی بلکہ دل میں آخرت کا اندیشہ چھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا یہ مطلب ہے کہ دنیاوی لذتیں ختم ہو جائیں یہی خوف کی حقیقت ہے۔ آنسوؤں کا نکلنا ان کو صاف کرنا اور "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کہنا پھر غفلت، نافرمانی کرنا اور گناہوں میں گرفتار ہو جانا یہ خوف نہیں ہے بلکہ یہ عورتوں[1] کا رونا ہے کیونکہ جب کوئی شخص ایک چیز سے خوف کرے گا تو اس سے بھاگے گا جیسے کسی نے اپنی آستین میں سانپ دیکھا تو وہ فقط لاحول پڑھ کر نہیں رہ جائے گا بلکہ فوراً آستین جھٹک کر سانپ کو باہر پھینک دے گا۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ڈرنے والا بندہ کس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ڈرنے والا بندہ وہ ہے جو خود کو اس بیمار کی طرح بنائے جو موت کے ڈر سے کھانے کی چیزوں سے ڈرتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

خوفِ خداوندی

حضرت علامہ ابواللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر اللہ تعالیٰ کے

[1] کیونکہ عورتیں ذرا ذرا سی باتوں پر آنسو بہاتی ہیں اور ان کا یہ رونا ہرگز معنیٰ آمیز نہیں ہوتا۔ [مؤلف: آسی]

Marfat.com

ایسے فرشتے ہیں کہ انہیں اللہ عزوجل شانہٗ نے جب سے پیدا فرمایا ہے۔ برابر سجدہ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انتہائی خوفزدہ ہیں۔ قیامت کے دن جب وہ سجدے سے سر اٹھائیں گے تو کہیں گے "اے اللہ تو پاک ہے ہم تیری کما حقہ عبادت نہیں کر سکے۔

شفیع محشر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ خوفِ الٰہی سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کو ہلانے سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔

ایک نوجوان کا واقعہ

ایک نوجوان ایک عورت پر عاشق ہو گیا وہ عورت کسی قافلہ کے ساتھ سفر میں روانہ ہو گئی یہ نوجوان بھی قافلہ کے ساتھ چل پڑا۔ رات کے وقت جب پڑاؤ کیا اور سب لوگ سو گئے تو وہ نوجوان چپکے سے اس عورت کے پاس پہنچا اور کہنے لگا میں تجھ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں اس لئے اس قافلہ کے ساتھ آیا ہوں۔ عورت بولی جا کر دیکھو کوئی جاگ تو نہیں رہا ہے۔ وہ جوان سارے قافلہ کا چکر لگایا اور واپس آ کر کہنے لگا سب لوگ غافل پڑے سو رہے ہیں۔ عورت نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ کیا وہ بھی سو رہا ہے؟ جوان بولا اللہ تعالیٰ نہ کبھی سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔ عورت بولی! لوگ سو گئے تو کیا ہوا اللہ تعالیٰ تو جاگ رہا ہے اور ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس سے ڈرنا ہم پر فرض ہے۔ جوان نے جونہی یہ بات سنی خوفِ خدا سے لرز گیا اور توبہ کر کے گھر واپس چلا گیا۔ جب وہ نوجوان مرا تو کسی نے خواب میں پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ جوان نے جواب دیا میں اللہ عزوجل شانہٗ کے خوف سے ایک گناہ کو چھوڑا تھا اللہ تعالیٰ نے اسی سبب سے میرے تمام گناہوں کو بخش دیا۔

[مکاشفة القلوب]

دو آنکھیں

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو آدھی رات میں اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔ دوسری وہ آنکھ جس نے راہِ خدا میں نگہبانی

Marfat.com

کرتے ہوئے رات گزار دی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوفِ الٰہی

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید کی کوئی آیت سنتے تو خوفِ خدا سے بیہوش ہو جاتے ایک دن ایک تنکا ہاتھ میں لے کر کہا کاش میں تنکا ہوتا کوئی قابل ذکر چیز نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری ماں نہ جنتی اور آپ خوفِ خدا سے اتنا رویا کرتے تھے کہ آپ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے دو کالے نشان پڑ گئے تھے۔

[مکاشفة القلوب]

ایک بال کے بدلے نجات

قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جب اس کے اعمال تولے جائیں گے تو برائیوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ چنانچہ اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم ملے گا اس وقت اس کی پلکوں کا ایک بال بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا اے رب ذوالجلال! تیرے رسول حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے میں تیرے خوف سے رویا تھا اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آئے گا اور اس شخص کو ایک اشکبار بال کے بدلے جہنم سے بچا لیا جائے گا اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام پکاریں گے فلاں بن فلاں ایک بال کے بدلے نجات پا گیا۔

[دقائق الاخبار]

اللہ تعالیٰ کا سلام

بنی اسرائیل میں سے ایک عابد تھا جسے تنگ دستی نے گھیر لیا تھا اس نے اپنی عورت سے کہا جاؤ کسی سے کچھ مانگ لاؤ اس نے ایک تاجر کے یہاں جا کر کھانے کا کچھ سوال کیا تاجر نے کہا اگر تم میری آرزو پوری کرو تو جو چاہو لے جا سکتی ہو۔ عورت خالی ہاتھ واپس آئی۔ بچے ماں کو خالی ہاتھ دیکھ کر رونے لگے۔ عورت دوبارہ اسی تاجر کے گھر گئی تاجر نے پھر وہی سوال دہرایا عورت راضی ہو گئی۔ دونوں جب تنہائی میں ہوئے تو عورت خوف خدا سے کانپنے لگی۔ تاجر نے پوچھا کس سے ڈرتی ہو تو عورت نے کہا میں اس رب سے ڈرتی ہوں جس نے ہمیں

Marfat.com

پیدا کیا تب تاجر بولا تم اتنی تنگ دستی میں خوفِ خدا رکھتی ہو تو مجھے بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے یہ کہا اور عورت کو بہت سارا مال دے کر عزت و تکریم کے ساتھ رخصت کیا۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ فلاں بن فلاں کے پاس جاؤ اور اسے میرا اسلام کہہ دو اور کہنا کہ میں نے اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس تاجر کے پاس آئے اور پوچھا تم نے وہ کون سی عظیم نیکی کی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ تاجر نے جواب میں سارا واقعہ کہہ سنایا۔

[مجمع اللطائف]

مفلسی کے غم کا علاج

منقول ہے کہ ایک شخص نے کسی بزرگ کے پاس جا کر اپنی غریبی اور مفلسی کی شکایت کی تو انہوں نے کہا تم چاہتے ہو کہ تمہاری ایک آنکھ بند ہو جائے اور اس کے عوض تم کو دس ہزار درہم مل جائیں۔ اس نے کہا نہیں، پھر انہوں نے پوچھا کان ہاتھ پاؤں کے عوض اتنی رقم تم کو دے دی جائے [ان کو بیچو گے] اس نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا اچھا اتنی رقم کے بدلے اپنی عقل بیچو گے؟ اس نے کہا یہ بھی میری مرضی نہیں ہے۔ تب انہوں نے کہا پس اس صورت میں پچاس ہزار درہم کا مال تمہارے پاس موجود ہے اور اس کے باوجود بھی تم اپنی مفلسی کی شکایت کر رہے ہو۔ صرف یہی نہیں بلکہ اکثر لوگ ایسے ہیں کہ تم اگر ان سے کہو کہ اپنی حالت کو دوسرے کے حال سے بدل لیں تو وہ اس پر بھی راضی نہیں ہوں گے پس وہ نعمت جو اس کو ملی ہے دوسرے کو نہیں دی گئی ہے لہٰذا یہ محل شکر ادا کرنے کا ہوا۔ تو اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرنے سے خوف کرو۔

[کیمیائے سعادت]

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ،

وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ ؕ

فضائلِ توبہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا،

اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۸ ع ۲۰]

پیارے دینی بھائیو! سچی توبہ وہ ہے جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی اطاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے پرہیز کرتا رہے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے فرمایا: توبۃ النصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد پھر آدمی گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔

[خزائن العرفان]

دِل کی توبہ

سیدنا حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ قسمیں ہیں۔ اول دل اور زبان سے توبہ کرنا۔ دوسری توبہ آنکھوں کی تیسری توبہ کان کی، چھوتھی توبہ ہاتھ کی، پانچویں توبہ پاؤں کی، چھٹی توبہ نفس کی، پھر آپ نے تشریح فرمائی اول جب توبہ دل سے تصدیق نہ کرے اور زبان سے اقرار نہ کرے تو توبہ درست ہی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ جب تک دل دنیا کی دوستی سے پاک نہ ہو جائے کھوٹ، حسد، فحش ریا سے صاف نہ ہو جائے اور ان معاملات میں سچی توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ توبہ میں شمار نہ ہوگی۔ اللہ عزوجل

Marfat.com

شانہٗ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ: اے ایمان والو ضروری توبہ کرو یعنی ایسی توبہ جو دل سے بھی ہو اور زبان سے بھی، توبہ نصوح سے مراد دل کی توبہ ہے جب توبہ کرو تو اللہ کی طرف واپس آجاؤ۔ جب دل دنیاوی برائیوں سے صاف ہو جائے گا تو توبہ شمار ہوگی اور پھر متقی کی طرح ہو جائے گا جیسا کہ کہا گیا ہے:

اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔

جو شخص گناہ سے توبہ کرے وہ ایسے شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

ایسی صورت میں توبہ کرنے والا اور متقی دونوں برابر ہیں۔ توبہ دل کی ہوتی ہے زبان سے خواہ لاکھوں مرتبہ توبہ کی جائے جب تک دل سے تصدیق نہ کی جائے توبہ کبھی درست نہیں ہوتی۔ جب زبان سے اقرار کرے تو دل سے تصدیق بھی کرنی چاہئے توبہ کرنے والے دل سے توبہ تو کرتے ہیں لیکن دل اسی برائی کی طرف مائل رہتا ہے۔ بیمار صبح سے شام تک توبہ توبہ پکارتے ہیں جب اس بیماری سے شفا مل جاتی ہے تو پھر غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور توبہ کو بھولے سے بھی یاد نہیں کرتے۔

[ہشت بہشت]

شراب خانے میں

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لینی چاہئے پھر یہ واقعہ بیان فرمایا کہ خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی توبہ کا باعث کون سی بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ایک روز شراب خانے میں بیٹھا تھا غیب سے آواز آئی اے بشر حافی! موت سے پہلے توبہ کر لے میں نے جب یہ بات سنی تو فوراً توبہ کر لی اور پھر ان گناہوں کے نزدیک کبھی نہیں گیا۔ جس سے توبہ کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ درجہ عنایت فرمایا۔

[ہشت بہشت]

دِل تین طرح کے ہیں

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ نے ارشاد فرمایا ایک سلیم دوسرا منیب اور تیسرا شہید، سلیم وہ

Marfat.com

ہے جس میں اللہ عزوجل شانہٗ کی معرفت کے علاوہ کچھ نہ ہو منیب وہ ہے جو ہر چیز سے توبہ کر کے اللہ عزوجل شانہٗ کی طرف لوٹ آیا ہو اور شہید وہ ہے جس نے ہر چیز میں اللہ عزوجل شانہٗ کا مشاہدہ کیا ہو۔ جب انسان کے دل میں یہ تین چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان پر قرار ہو جاتا ہے تو واقعی وہ سلیم، منیب، اور شہید ہو گیا تو اس کی توبہ توبۃ النصوح ہے اور اگر دنیاوی شہوات، اشغال سے آلودہ ہے تو دل مردہ ہے اگر ان سب سے صاف ہو گیا تو ازل سے ابد تک زندہ رہے گا۔

[هشت بهشت]

گناہ آسمانوں تک

حدیث شریف میں ہے کہ تم اگر اتنے گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمانوں تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ عزوجل شانہٗ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔

[ابن ماجه]

بے شک اللہ عزوجل شانہٗ اپنی رحمت کو وسیع فرماتا ہے رات میں تا کہ دن میں گناہ کرنے والے توبہ کر لیں اور ان کی توبہ قبول فرمائے وہی غفور رحیم اپنی رحمت کو وسیع فرماتا ہے [دن میں تا کہ رات میں گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرے یہاں تک کہ پچھم سے سورج طلوع ہو۔

[مسلم شریف]

بہترین خطا کار

حدیث شریف میں ہے کہ ایک بندہ نے گناہ کیا پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے مالک مولیٰ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ میرا گناہ معاف فرمادے۔ اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میں اس کا خدا ہوں اور خدائے تعالیٰ گناہوں پر مواخذہ فرماتا ہے اور گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے لہٰذا اس کا گناہ معاف فرمادیتا ہے پھر وہ انسان جتنی مدت تک اللہ نے چاہا رکا رہا پھر اس نے دوسرا گناہ کر لیا اور کہا اے اللہ میں نے دوبارہ گناہ کر لیا تو رؤف ورحیم ہے تو اس بار بھی معاف فرمادے۔ بندہ جانتا ہے کہ اس کا گناہ خدا معاف فرمادیتا ہے اور گناہوں کے سبب پکڑ لیتا ہے اللہ نے اس کا گناہ معاف فرمادیا پھر جتنے دن

Marfat.com

اللہ عزوجل شانہٗ نے چاہا وہ گناہوں سے باز رہا پھر اس نے گناہ کرلیا اور پلٹ کر بارگاہِ خدا وندی میں اپنی خطاؤں سے ندامت ظاہر کرتے ہوئے التجا کی اے اللہ! توستّار العیوب وغفّارُ الذُّنوب ہے میرے اس گناہ کو معاف فرمادے۔ رب جلیل فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی فرماتا ہے اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا وہ جو چاہے اب عمل کرے۔

[مسلم شریف]

منذری رحمۃ اللہ علیہ کا قول لفظ ''جو چاہے عمل کرے'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ سمیع وبصیر علیم وخبیر ہے اس کے علم میں ہے کہ جب بھی میرا بندہ گناہ کرے گا توبہ کرلے گا اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جونہی گناہ سے اپنے دامن کو گندہ کرتا ہے فوراً توبہ سے صاف کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے اور دل کی گہرائی سے توبہ کرتا ہے صرف زبان سے توبہ نہ کرے بلکہ گناہوں سے نفرت بھی کرے کیونکہ بار بار گناہ کرنا پھر توبہ کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔

[فضائل توبہ]

میں ان کو بخش دوں گا

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمان پر لے گئے تو انہوں نے زمین پر ایک مرد کو دیکھا جو ایک عورت سے زنا کر رہا تھا۔ آپ نے اس وقت اس شخص کے لئے بددعا کی اور وہ دونوں اسی وقت ہلاک ہوگئے۔ ایک دوسرے شخص کو گناہوں میں مبتلا دیکھا آپ نے اس کے حق میں بھی بددعا فرمائی اس وقت وحی آئی اے ابراہیم! علیہ السلام اس بندہ کو درگزر کرو! کیونکہ یہ تین کاموں میں سے ایک کام کریں گے یا تو توبہ کریں گے میں اس کو قبول کروں گا یا وہ مغفرت چاہیں گے میں ان کو بخش دوں گا یا ان کا ایسا فرزند پیدا ہوگا جو میری بندگی کرے گا کیا تم نہیں جانتے کہ میرے ناموں میں سے ایک نام صَبور ہے [یعنی گنہ گاروں پر نرمی کرنے والا]۔

[کیمیائے سعادت]

چالیس سالہ راہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے گناہوں سے ندامت کا اظہار کیا ایسا نہیں ہوا کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے اس کو مغفرت چاہنے سے پہلے نہ بخش دیا ہو۔

آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جس کی وسعت ستر سالہ یا چالیس سالہ راہ ہے اس دروازے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے توبہ کے واسطے کھول دیا ہے یہ دروازہ جب سے زمین وآسمان پیدا کئے گئے ہیں کھلا ہے اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ کرے یہ کھلا رہے گا۔

[کیمیائے سعادت]

اللہ کا دوست

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوشنبہ اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ عزوجل شانہٗ کے دربار میں پیش کئے جاتے ہیں جو شخص توبہ کرتا ہے اس کے اعمال قبول کر لئے جاتے ہیں اور جو مغفرت چاہتا ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور جو اولاد کی خواہش رکھتا ہے مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس کو اولاد عطا فرماتا ہے اور جن کے دلوں میں کینہ بھرا ہے ان کو اسی طرح چھوڑ دیتا ہے۔

پیارے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا توبہ کرنے والا اللہ عزوجل شانہٗ کا دوست ہے۔

[کیمیائے سعادت]

بندے کی توبہ سے خوشی ہوتی ہے

اللہ عزوجل شانہٗ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس اعرابی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو خطرناک صحرا میں سو گیا ہو اور اس کا اونٹ جس پر مال واسباب لدا ہو جب سو کر اٹھے تو اس اونٹ کو نہ پائے اس کی تلاش میں لگ جائے پھر اس کو یہ خوف پیدا ہو کہ وہ بھوک اور پیاس سے مر جائے گا اور وہ اپنی جان سے بیزار ہو کر کہے کہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے موت آجائے اور وہ تلاش سے باز رہ کر اپنی جگہ لوٹ آئے اور ہاتھ پر سر رکھ کر لیٹ کر سو جائے تا کہ اس حال میں موت آجائے اس کو نیند آجائے اور وہ پھر سو کر اٹھے تو دیکھے کہ اس کے سرہانے وہ اونٹ

Marfat.com

تمام مال واسباب کے ساتھ موجود ہے اس وقت وہ شکرِ الٰہی بجالائے اور کہے اے بارِ الٰہ! تو میرا آقا ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ خوشی کی شدت میں اس کی زبان لڑکھڑاتے اور غلطی سے کہے کہ الٰہی تو میرا بندہ ہے میں تیرا خدا ہوں خوشی کے مارے صحیح الفاظ زبان سے ادا نہ ہوسکیں تو اس بندے کی خوشی سے زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس بندے کی توبہ سے خوشی ہوتی ہے۔

[کیمیائے سعادت]

زہر کھا کے پشیماں ہونا

توبہ کی حقیقت وہ نورِ معرفت اور وہ نورِ ایمان ہے جو آدمی کے دل میں پیدا ہو اور اس کے ذریعہ وہ یہ جان لے کہ گناہ زہر قاتل ہے جب وہ یہ دیکھے گا کہ اس نے یہ زہر بہت سا کھالیا ہے اور ہلاک ہونے کے قریب ہے تو ضرور ندامت اور خوف اس کے دل میں پیدا ہوگا اس شخص کی طرح جو زہر کھا کے پشیماں ہو اور موت سے ڈر گیا اب وہ پشیمانی اور ڈر کی وجہ سے وہ حلق میں انگلی ڈال کر قے کرنے لگتا ہے پھر دوا تلاش کرتا ہے تا کہ زہر کا اثر ختم ہو جائے اسی طرح انسان یہ دیکھتا ہے اس نے گناہ فسق وفجور اختیار کیا وہ زہر آمیز شہد کی طرح ہے جو فی الحالی میٹھا ہے اور بعد میں نقصان دہ ہے اب وہ شخص اپنے اعمال پر نادم ہو اور دوزخ کی آگ سے وہ ڈرنے لگا دل میں خوف ودہشت پیدا ہوا اب دل میں یہ حسرت پیدا ہوا اور یہ ارادہ کرے کہ ہر گزشتہ برے اعمال کا تدارک کروں گا۔ آئندہ کبھی گناہ کا نام نہیں لوں گا۔ ظلم وجفا سے باز رہ کر مہر وفا کا راستہ اختیار کروں گا جس طرح پہلے وہ غفلت میں غرق تھا اب وہ سراپا خوف خدا میں ڈوب جائے پہلے غفلت شعاروں کی صحبت میں بیٹھتا تھا اب ان کے بجائے علماء حق اور عارفین کے ساتھ بیٹھے اسی پشیمانی کو توبہ کہتے ہیں۔ نورِ ایمان اور نورِ معرفت اس کی اصل ہے۔

[کیمیائے سعادت]

فرشتوں نے مبارکباد پیش کی

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ عزوجل شانہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو فرشتوں نے انہیں مبارکباد پیش کی۔ حضرت جبرئیل اور

Marfat.com

حضرت میکائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا اے آدم![علیہ السلام] آپ نے توبہ کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اگر اس توبہ کی قبولیت کے بعد رب تبارک وتعالیٰ سے پھر سوال کرنا ہو تو کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے آدم![علیہ السلام] تو نے اپنی اولاد کو دکھ تکلیف اور محنت کا وارث بنایا اور ہم نے انہیں توبہ بخشی جو بھی مجھے پکارے گا میں تیری طرح اس کی پکار کو سنوں گا جو مجھ سے مغفرت کا سوال کرے گا میں اسے ناامید نہیں کروں گا کہ کیونکہ میں قریب ہوں دعاؤں کا قبول کرنے والا ہوں میں توبہ کرنے والوں کو ان کی قبر سے اس طرح اٹھاؤں گا کہ وہ ہنستے مسکراتے ہوئے آئیں گے ان کی دعائیں مقبول ہوں گی۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

[مکاشفة القلوب]

ہماری بارگاہ میں لوٹے گا

روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک جوان شخص بیس سال تک اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت کی پھر بیس سال گناہ کئے ایک مرتبہ آئینہ دیکھا تو اسے داڑھی میں بڑھاپے کے آثار نظر آئے وہ بہت غمگین ہوا اور بارگاہِ رب العزت میں گزارش کی اے رب ذوالجلال! میں نے بیس سال تیری عبادت کی پھر بیس سال گناہوں میں بسر کئے اب اگر میں تیری طرف لوٹ آؤں تو تو مجھے قبول کر لے گا؟ اس نے یہ غیبی آواز سنی کہ تو نے ہم سے محبت کی ہم نے تجھے محبوب بنایا تو نے ہمیں چھوڑ دیا ہم نے تجھے چھوڑ دیا۔ تو نے گناہ کئے ہم نے مہلت دی اب اگر تو ہماری بارگاہ میں لوٹے گا تو ہم تجھے شرفِ قبولیت بخشیں گے۔

[مکاشفة القلوب]

تیرا گناہ بڑا ہے یا ربِ ذوالجلال کا کرم؟

فقیہہ ابواللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کیوں روتے ہو؟ عرض کی یارسول اللہ! [صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم] دروازے پر کھڑے ہوئے جوان کی گریہ وزاری نے میرا جگر جلا دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اندر لاؤ! جب وہ جوان حاضر خدمت ہوا تو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا اے جوان! تم کس لئے رو رہے ہو؟ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں اپنے گناہوں کی کثرت اور رب ذوالجلال کی ناراضگی کے خوف سے رو رہا ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے؟ کہا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا کیا تو نے کسی کا ناحق قتل کیا ہے؟ عرض کی نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے ارشاد فرمایا اگر تیرے گناہ ساتوں آسمانوں زمینوں اور پہاڑوں کے برابر ہوں تب بھی اللہ عزوجل شانہٗ اپنی رحمت سے بخش دے گا۔ جوان بولا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرا گناہ ان سے بھی بڑا ہے۔ خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی؟ عرض کی میرا گناہ۔ آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرشِ الٰہی؟ عرض کی میرا گناہ۔ آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا رب ذوالجلال؟ عرض کی رب ذواجلال بہت عظیم ہے! شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک گناہِ عظیم کو رب عظیم ہی معاف فرماتا ہے پھر آپ نے فرمایا تم اپنا گناہ تو بتاؤ۔ عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھے آپ کے سامنے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں تم بتاؤ۔ عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں سات سال سے کفن چوری کرتا ہوں۔ انصار کی ایک لڑکی فوت ہوگئی تو میں اس کا کفن چرانے کے لئے جا پہنچا۔ میں نے قبر کھود کر کفن لے لیا اور چل پڑا۔ کچھ ہی دور گیا تھا کہ مجھ پر شیطان غالب آ گیا اور میں الٹے قدم واپس ہوا اور لڑکی سے بدکاری کر لی۔ میں گناہ کر کے ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ لڑکی کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی اے جوان! خدا تجھے غارت کرے۔ تجھے اس نگہبان کا خوف نہیں آیا جو ہر مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلاتا ہے تو نے مجھے مُردوں کی جماعت میں برہنہ کر دیا اور دربارِ خداوندی میں مجھے ناپاک کر دیا۔ جب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا اے بدبخت! دور ہو جا۔ تو نارِ جہنم کا مستحق ہے۔ جوان وہاں سے روتا ہوا اللہ عزوجل شانہٗ سے استغفار کرتا ہوا نکل گیا۔ جب اسی حالت میں چالیس دن گزر گئے تو

Marfat.com

اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا اے محمد و آدم و ابراہیم [علیہم السلام] کے رب اگر تو نے میرے گناہ کو بخش دیا ہے تو رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو مطلع فرما ورنہ آسمان سے آگ بھیج کر مجھے جلا دے اور جہنم کے عذاب سے بچالے اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ مخلوق کو آپ نے پیدا کیا؟ حضور تاجدار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو اللہ عزوجل شانہٗ نے پیدا کیا ہے اور اسی نے رزق دیا ہے۔ تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس جوان کی توبہ قبول کر لی ہے پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوان کو بلا کر اسے توبہ کی قبولیت کی خوش خبری سنائی۔ سبحان اللہ!

[مکاشفة القلوب]

اللہ رب العزت ہمیں اور آپ کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور گناہوں سے بچائے۔ آمین۔

تو کریم ہے میں بخیل ہوں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص ایسا تھا جو اپنی توبہ پر کبھی قائم نہیں رہتا تھا جب بھی وہ توبہ کرتا اسے توڑ دیتا یہاں تک کہ اسے اس حال میں بیس سال گزر گئے۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی، میرے اس بندے کو کہہ دو میں تجھ سے سخت ناراض ہوں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس آدمی کو اللہ کا پیغام دیا تو وہ بہت غمگین ہوا اور بیابانوں کی طرف نکل گیا وہاں جا کر بارگاہِ رب العزت میں عرض کی اے رب ذوالجلال! تیری رحمت جاتی رہی یا میرے گناہوں نے تجھے دکھ دیا؟ تیری بخشش کے خزانے ختم ہو گئے یا بندوں پر تیری نگاہِ کرم نہیں رہی؟ تیرے عفو اور درگزر سے کون سا گناہ بڑا ہے؟ تو کریم ہے میں بخیل ہوں۔ کیا میرا بخل تیرے کرم پر غالب آ گیا؟ اگر تو نے اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا تو وہ کس دروازے پر جائیں گے؟ اے رب قادر و قہار! اگر تیری بخشش جاتی رہی اور میرے لئے عذاب ہی رہ گیا ہے تو تمام گنہ گاروں کا عذاب مجھے دے دے میں ان پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

سے فرمایا جاؤ! اور میرے اس بندے سے کہہ دو کہ تو نے میرے کمالِ قدرت اور عفو و درگزر کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے اگر تیرے گناہوں سے زمین بھر جائے تب بھی میں بخش دوں گا۔

[مکاشفة القلوب]

فرشتوں کے برابر

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ کو گنہ گار توبہ کرنے والے کی آواز سے زیادہ محبوب اور کوئی آواز نہیں جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو بلاتا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں موجود ہوں جو چاہے مانگ! میری بارگاہ میں تیرا رتبہ میرے بعض فرشتوں کے برابر ہے۔ میں تیرے دائیں بائیں اوپر ہوں اور تیرے دل کی دھڑکن سے زیادہ قریب ہوں اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا۔ سبحان اللہ!

[مکاشفة القلوب]

اشکبار آنکھیں

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے آسمان کے برابر گناہ کر لئے اور پھر شرمندہ ہو کر توبہ کر لی تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری توبہ قبول کر لے گا۔

دوسری جگہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے آدمی گناہ کرتا ہے پھر اسی گناہ کے سبب جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ کیسے؟ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کے بعد فوراً اس کی آنکھیں بارگاہِ رب العزت میں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ یعنی وہ توبہ کرتا ہے نادم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے معاف کر کے بخش دیتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

دوستوں کو ڈراؤ

شیخ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو حکم دیا کہ گنہ گاروں کو بشارت دو کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو میں قبول کروں گا اور میرے دوستوں کو وعید سناؤ [یعنی اس بات سے ڈراؤ] کہ اگر میں ان کے ساتھ عدل سے پیش آؤں تو سب کو سزا

Marfat.com

دوں [یعنی سب مستحقِ سزا ہوں گے] ہمیں اور آپ کو چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کریں اور گناہوں سے توبہ کریں۔

[کیمیائے سعادت]

توبہ کے سبب بہشت میں

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا بھی ہوگا کہ وہ اپنے گناہ کے سبب بہشت میں جائے گا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! یہ کس طرح ہوگا؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ گناہ کر کے پشیمان ہوتا ہے تو وہ ندامت بہشت میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ رہتی ہے۔

علماء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ایسے توبہ کرنے والے کے حق میں ابلیس کہتا ہے کہ کاش میں اس شخص کو گناہ میں مبتلا نہ کرتا۔

[کیمیائے سعادت]

صبح اٹھے تو توبہ کرے

شیخ طلق بن حبیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل شانہٗ کے حقوق بندوں پر اس قدر ہیں کہ ان کا حق ادا کرنا تو ممکن نہیں ہے لہٰذا چاہئے کہ ہر ایک بندہ جب صبح اٹھے تو توبہ کرے اور رات کو توبہ کر کے سوئے۔

[کیمیائے سعادت]

حبشی نے جان دے دی

ایک مرتبہ ایک حبشی سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں نے بہت گناہ کئے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ضرور قبول ہوگی! یہ سن کر وہ واپس چلا گیا اور پھر آ کر دریافت کیا کہ جب میں گناہ میں مبتلا تھا تو کیا اللہ عزوجل شانہٗ مجھے دیکھتا تھا۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں وہ تجھے دیکھتا تھا یہ بات سنتے ہی اس حبشی نے ایک نعرہ

Marfat.com

مارا اور زمین پر گر کر جان دے دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں نیکیاں گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہیں جس طرح پانی کپڑوں کے میل کو دور کر دیتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

غرور نہ کرو

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ "اَلتَّوْبَۃُ اَنْ لَّا تَنْسٰی ذَنْبَکَ" توبہ یہ ہے کہ کئے ہوئے گناہوں کو نہ بھولو اور اس کی ندامت میں ہمیشہ ڈوبے رہو اگرچہ کتنے ہی زیادہ نیک کام کیوں نہ کرو اس پر غرور نہ کرو۔ اس لئے کہ برے کام پر شرمندگی نیک اعمال پر مقدم ہے تو چاہئے کہ نیک کام پر گھمنڈ نہ کرے اور نہ گناہ کو فراموش کرے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مشائخ کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ "اَلتَّوْبَۃُ اَنْ تَنْسٰی ذَنْبَکَ" توبہ یہ ہے کہ کئے ہوئے گناہوں کو بھول جاؤ۔

[کشف المحجوب]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توبہ

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں اس دنیا کے اندر جب دیدارِ الٰہی کی آرزو پیدا ہوئی تو انہوں نے توبہ کی اس لئے کہ دیدار کی خواہش اپنے اختیار سے تھی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میرے دل پر ہلکا سا ابر آجاتا ہے تو اس وقت روزانہ ستر مرتبہ خدائے تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقامات ہر آن ترقی پر ہیں جب کسی عالی مقام پر پہنچتے تو اس سے نیچے مقام کے وقوف پر استغفار کیا کرتے تھے۔

[کشف المحجوب]

یاد رہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استغفار کرنا امت کے لئے درس ہے۔

دشمنوں کو خوش نہ ہونے دیں

حضرت ابوعمر نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کیا کہ میں نے ابتداء

Marfat.com

میں حضرت ابوعثمان خیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں توبہ کی اور اس پر کچھ عرصہ قائم رہا پھر میرے دل میں گناہ کی خواہش پیدا ہوئی اور میں نے گناہ کرلیا اور اس بزرگ کی صحبت سے منہ پھیر لیا جب بھی میں انہیں دور سے دیکھتا تھا تو شرمندہ ہوکر اِدھر اُدھر ہوجاتا تا کہ ان کی نظر مجھ پر نہ پڑے۔ اتفاق سے ان کا میرا آمنا سامنا ہوگیا انہوں نے فرمایا اے فرزند! تم اپنے دشمنوں کے ساتھ مت رہا کرو کیونکہ ابھی تم گناہوں سے پاک ہو اس لئے کہ تمہارا دشمن تمہارے عیب کو دیکھتا ہے اور جب تم انہیں عیب دار نظر آتے ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ سے پاک ہوتے ہو انہیں آنچ پہنچتی ہے اگر تمہاری خواہش یہی ہے کہ گناہ میں مبتلا نہ رہو تو ہمارے پاس آیا کرو تا کہ ہم تمہارے گناہ اور مصیبت کو دور کریں اور تمہارے دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع نہ دیں۔ حضرت ابوعمر بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد دل گناہوں سے پھر گیا اور صحیح توبہ نصیب ہوئی۔

[کیمیائے سعادت]

میرے عزیز بھائیو! انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ انسان جب گناہ کرتا ہے تو شیطان بہت خوش ہوتا ہے اور جب توبہ کرتا ہے اور اللہ عزوجل شانہٗ اس بندے کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے تو شیطان کو کافی تکلیف پہنچتی ہے اور شیطان ہمیشہ کوشش کرتا ہے کہ انسان اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے اور انسان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ ابھی تو زندگی لمبی ہے بعد میں توبہ کرلیں گے۔

پیارے بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ شیطان کو تکلیف پہنچائیں اور شیطان کو خوش ہونے کا موقع نہ دیں تو آپ بلا تاخیر گناہوں سے توبہ کیجئے۔ شرمندگی اور ندامت کے آنسو بہایئے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گناہوں کو چھوڑ دینے کا عہد کیجئے۔

ایسی توبہ صحیح ہے

حضرت ابوالحسن بوشنج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ یہ ہے کہ جب تم گناہ کو یاد کرو تو اس کی یاد میں تمہیں لذت معلوم نہ ہو تو ایسی توبہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ گناہ کی یاد یا تو حسرت سے ہوگی یا پھر گناہ کو کرنے کی خواہش میں ہوگی اگر کوئی حسرت وندامت سے اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے تو وہ تائب ہے اگر وہ گنہ کو دوبارہ کرنے کے لئے یاد کرتا ہے تو وہ گنہ گار ہے۔

Marfat.com

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں توبہ کی دو قسمیں ہیں ایک توبہ انابت ہے اور دوسری توبہ استحیاء ہے۔ توبہ انابت یہ ہے کہ عذابِ الٰہی کے خوف سے توبہ کرے اور توبہ استحیاء یہ ہے کہ بندہ اللہ عزوجل شانہٗ کے فضل وکرم سے حیاء کر کے توبہ کرے۔

[کشف المحجوب]

مولیٰ تعالیٰ اور بندے کے درمیان حجاب

اللہ عزوجل شانہٗ اور بندوں کے درمیان جو حجاب ہوتا ہے وہ گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے جب گناہ دور ہو جائے اور توبہ کے ذریعے بندے اپنے آپ کو پاک وصاف کر لیتے ہیں تو وہ حجاب اٹھ جاتا ہے یہی دل آلائش میں مشغول ہے تو چاہئے کہ دل کو شہوات اور دنیاوی لذتوں سے پاک کریں تا کہ حجاب بیچ سے اٹھ جائے تو مشاہدہ اور مکاشفہ کی لذت کے درجے کو پہنچ جائے۔

[ہشت بہشت]

زبان کی توبہ

زبان کی توبہ یہ ہے کہ زبان کو ہر برے کلام سے دور رکھے اور بیہودہ بات نہ کرے اور نا کہنے والی باتوں سے توبہ کرے دوسری شرط یہ ہے کہ تازہ وضو کر کے دوگانہ ادا کرے اور پھر قبلہ رخ بیٹھ کر یہ دعا کرے کہ اے پروردگار میری اس زبان کو برا کہنے سے توبہ عنایت کر اور اپنے ذکر کے سوا کسی اور بات کے کہنے پر اسے جاری نہ کر اور جن باتوں میں تیری رضا نہیں ان کے بیان کرنے سے باز رکھ۔ جب صبح ہوتی ہے تو ساتوں اعضاء زبان سے کہتے ہیں کہ اے زبان! اگر تو اپنے آپ کو محفوظ نہ رکھے گی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔

[ہشت بہشت]

بیس [۲۰] سال تک ہمکلام نہ ہوئے

خواجہ حاتم آصم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نادانستہ طور پر صرف ایک بیہودہ بات کہی تھی تو انہوں نے اپنی زبان کو اس قدر دانتوں تلے دبایا کہ خون نکل آیا اس کے بعد انہوں نے عہد کر لیا کہ جب تک زندہ رہوں گا کسی سے گفتگو نہ کروں گا تو وہ ایک بیہودہ بات کے عوض بیس

Marfat.com

سال تک کسی سے ہمکلام نہ ہوئے۔ ایک مرتبہ ایک ولی اللہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کے متعلق پوچھا کہ کیا فلاں شخص آ گیا؟ اس کے بعد انہوں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں نے یہ بات بے مقصد کی ہے اس کے عوض تیس سال تک لوگوں سے گفتگو بالکل بند رکھی۔

[هشت بهشت]

آنکھ کی توبہ

آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ غسل کرے اور دوگانہ نماز ادا کر کے قبلہ رخ بیٹھے اور دونوں ہاتھ دعاء کے لئے اٹھا کر کہے اے پروردگار! میں ان تمام چیزوں کے دیکھنے سے توبہ کرتا ہوں جو دیکھنے کے قابل نہیں اور توبہ کرتا ہوں آئندہ کسی ایسی چیز کو نہ دیکھوں گا جس کو دیکھنا منع کیا گیا ہے صرف ان چیزوں کو دیکھوں گا جن کا دیکھنا جائز ہے اس کے بعد آنکھوں کو ہر بری چیز کے دیکھنے سے بچائے رکھے یہ آنکھ کی توبہ ہے اور لوگ آنکھ ہی سے گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے ناقابل دید چیز دیکھی تو تین سو سال تک روتے رہے۔ حکم الٰہی ہوا کہ داؤد علیہ السلام کس واسطے روتے ہو؟ عرض کیا کہ کیا کہوں اس آنکھ نے مجھے مصیبت میں پھنسایا ہے چونکہ قصور آنکھ کا ہے اس لئے سزا آنکھ ہی کو ملنی چاہئے کیونکہ اسی نے ہی ممنوعہ چیز کو دیکھا ہے۔

[هشت بهشت]

ساٹھ سال تک آنکھ نہ کھولے

سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام اس قدر روئے کہ نابینا ہو گئے جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ دو سبب ہیں ایک یہ کہ آنکھ نے ممنوعہ چیز دیکھی۔ دوسرا یہ کہ جس آنکھ نے دوست کا جمال دیکھا ہو افسوس ہے کہ پھر وہ کسی اور کو دیکھے اگر وہ دیکھے تو اس کا اندھا ہونا ہی بہتر ہے تا کہ قیامت کے دن جب اٹھے تو دوست کے جمال ہی میں آنکھ کھولے اس کے بعد آپ ساٹھ سال تک زندہ رہے لیکن کسی نے آپ کو آنکھ کھولے ہوئے نہ دیکھا۔

سیدنا حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی

Marfat.com

محبت میں سچا وہ ہے جب اس کی آنکھ میں مشاہدۂ حق کا سرمہ لگ جائے تو آنکھ بند کرے اور غیر کی طرف نہ دیکھے صرف قیامت کے دن تجلی حق کو دیکھے وہ بھی اس وقت جب کہ دوست اس کی منت کرے کہ اب آنکھ کھول دے تب کھولے۔

[هشت بهشت]

ہاتھ کی توبہ

ہاتھ کی توبہ یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز نہ چھوئے جس کا پکڑنا منع ہے اور ہاتھ کو ایسے کام کرنے سے روکے رکھے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہو تو یہ ہاتھ کی توبہ ہے۔

ہاتھ کاٹ کر پھینک دیا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک درویش کو بدخشاں میں دیکھا جو بزرگانِ دین میں سے تھے اور جن کا نام شیخ برہان الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھا اور ان کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا اور تیس سال سے کٹیا میں معتکف تھے۔ ان سے ہاتھ کٹنے کی وجہ پوچھی گئی تو کہا کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں حاضر تھا صاحب مجلس کی اجازت کے بغیر میں نے گیہوں کے ایک دانے کو دو ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔ غیب سے آواز آئی اے درویش! یہ تو نے کیا حرکت کی ہے؟ کہ مالک کی اجازت کے بغیر گیہوں کا دانہ دو ٹکڑے کر ڈالا جونہی یہ بات میں نے سنی ہاتھ کاٹ کر پھینک دیا تا کہ نا قابل گرفت چیز کو پکڑ نہ سکوں۔

[هشت بهشت]

پاؤں کی توبہ

پاؤں کی توبہ یہ ہے کہ جن مقامات پر جانا مناسب نہیں وہاں نہ جائے گناہ کی طرف قدم نہ اٹھائے۔ نفسانی خواہشات سے پاؤں باہر نہ رکھے تا کہ اس کی توبہ توبہ میں شمار ہو سکے۔

عورت غائب ہوگئی

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کرتے کرتے ایک جنگل میں جا پہنچے۔ غار کے اندر ایک درویش باکمال بزرگ کو دیکھا جن کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا سلام کے

Marfat.com

بعد پاؤں کٹنے کی وجہ پوچھی تو وہ بزرگ نے جواب دیے میں ایک روز وضو کرنے کے لئے غار سے باہر نکلا تو میری نگاہ ایک عورت پر پڑی مجھے خواہش ہوئی اور غار سے باہر قدم رکھا کہ اسے پکڑلوں تو وہ عورت غائب ہوگئی۔ فوراً چھری لے کر پاؤں کاٹ کر پھینک دیا۔ آج چالیس سال کا عرصہ گزر گیا ایک ہی پاؤں پر کھڑا ہوں اور شرمندگی کے مارے حیران ہوں کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل شانہٗ کو کیا منہ دکھاؤں گا اور کیا جواب دوں گا۔

[هشت بهشت]

پیارے دینی بھائیو! بزرگانِ دین اس طرح توبہ کرتے تھے اور آج ہم ہیں کہ زبان سے توبہ کرتے ہیں پھر تھوڑی دیر میں اس گناہ کی طرف مائل ہوجاتے ہیں ہمیں چاہئے کہ بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے توبہ پر قائم رہیں اور ہمیشہ توبہ واستغفار کرتے رہیں۔

نفس کی توبہ

نفس کی توبہ یہ ہے کہ نفس کو تمام خواہشات اور شہوات سے روکے رکھے ان سب چیزوں سے توبہ کی جائے اور نفس کی خواہش کے مطابق کام نہ کیا جائے۔ اللہ عزوجل شانہٗ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى،

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔
تو بے شک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۳۰ ع ۴]

ہارون رشید اور زبیدہ کا جھگڑا

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید زبیدہ سے جھگڑا ہوا زبیدہ نے کہا جادو زخی! ہارون رشید نے فوراً قسم کھائی کہ جب تک مجھے کوئی بہشتی نہ کہے گا تب تک تیرے اور میرے درمیان قسم ہے الغرض۔ یہ کہنے کے بعد وہ پشیمان ہوا کہ میں نے ایسا کیوں کہا۔ تمام علماء کو بلایا لیکن کسی نے یہ نہ کہا کہ تو بہشتی ہے اس مجلس میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موجود تھے انہوں نے اٹھ کر پوچھا کہ کیا تم نے کبھی اپنی نفسانی خواہش سے بھی روگردانی کئے ہو۔ انہوں نے

Marfat.com

جواب دیا ہاں! فلاں مجلس میں۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتویٰ دیا کہ تو اس آیت کے مطابق بہشتی ہے۔ "وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوٰى" سبحان اللہ! قربان جایئے ائمہ اربعہ پر جن کے اجتہاد نے ہماری رہنمائی کی۔

[هشت بهشت]

دشمنوں کو راضی کرے

توبہ کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ حال، ماضی اور مستقبل، حال یہ ہے کہ کیے ہوئے گناہوں سے مذمت حاصل ہو، ماضی یہ ہے کہ دشمنوں کو راضی کرے اگر کسی کی کوئی چیز چھین لی ہے تو واپس کیے بغیر توبہ کرے تو توبہ قبول نہیں ہوتی ہے بلکہ اسے دوگنی چیز دے کر اسے خوش کرے پھر توبہ قبول ہوتی ہے اگر کسی کو برا بھلا کہا ہو تو اس سے صرف معافی مانگے اگر وہ شخص جسے برا بھلا کہا ہو مر گیا ہے تو غلام آزاد کرے گویا اس نے مردہ کو زندہ کیا اگر کسی منکوحہ یا کنیز سے زنا کرے تو اس سے معافی نہ مانگے بلکہ اللہ عزوجل شانہٗ کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اگر شراب پینے سے توبہ کرے تو لوگوں کو شربت پلائے۔ مستقبل یہ ہے کہ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے۔

[هشت بهشت]

شراب کی بوتل

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی گلی سے گزر رہے تھے۔ آپ نے ایک جوان کو دیکھا جو کپڑوں کے نیچے شراب کی بوتل چھپائے چلا آرہا ہے۔ آپ نے پوچھا اے جوان! اس بوتل میں کیا لئے جارہے ہو؟ جوان بہت شرمندہ ہوا کہ میں کیسے کہوں کہ اس بوتل میں شراب ہے اس وقت جوان نے دل ہی دل میں دعاء مانگی اے اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو شرمندگی اور رسوائی سے بچا! میرے عیب کو چھپالے پھر کبھی شراب نہ پیوں گا۔ جوان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دیا۔ امیر المومنین! اس میں سرکہ ہے آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ تو سہی چنانچہ آپ نے دیکھا تو سرکہ ہی تھا۔

Marfat.com

اے انسان ذرا غور کرو ایک بندہ بندے کے ڈر سے خلوصِ دل سے تائب ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی شراب کو سرکہ میں تبدیل کر دیا اسی طرح اگر کوئی گنہ گار اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے تو اس کی نافرمانیوں کی شراب کو فرمانبرداری کے سرکہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

دفتر کھولا تو دیکھا

ایک جوان تھا جب بھی وہ گناہ کرتا تھا تو اپنے دفتر میں لکھ لیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے کوئی گناہ کیا جب لکھنے کے لئے دفتر کھولا تو دیکھا کہ اس میں یہ آیت کے علاوہ کچھ نہیں لکھا ہوا تھا۔

فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ۔

تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

[کنزالایمان، پ ۱۹ ع ۴] [مکاشفة القلوب]

عورت بیہوش ہوگئی

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء پڑھ کر باہر نکلا راستہ میں مجھے ایک عورت ملی اس نے مجھ سے پوچھا میں نے ایک گناہ کر لیا ہے کیا میں توبہ کر سکتی ہوں؟ میں نے پوچھا تم نے کون سا گناہ کیا ہے؟ عورت بولی میں نے زنا کیا تھا اور جب اس زنا سے بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے کہا تو تباہ ہوگئی۔ تیرے لئے کوئی توبہ نہیں ہے وہ عورت بیہوش ہو کر گر پڑی اور میں اپنی راہ چل دیا پھر میرے دل میں خیال آیا میں نے رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر یہ بات کیوں کہہ دی۔ چنانچہ میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بہت برا کیا۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ۔

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۹ ع ۴]

Marfat.com

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جونہی میں نے یہ بات سنی اس عورت کی تلاش میں نکلا اور ہر کسی سے پوچھنے لگا۔ مجھے اس عورت کا پتہ بتلاؤ جس نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا یہاں تک کہ بچے مجھے پاگل سمجھنے لگے۔ آخر کار میں نے اس عورت کو تلاش کر ہی لیا اور اسے یہ آیت سنائی "فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ" تک سنایا تو وہ خوشی سے دیوانی ہوگئی اور کہنے لگی میں نے اپنا باغ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بخش دیا۔

[مکاشفة القلوب]

چہرہ زرد پڑ گیا

عتبہ الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس کی فتنہ انگیزی اور شراب نوشی کی داستانیں مشہور تھیں ایک دن جناب حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں آیا اس وقت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر فرما رہے تھے "اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ" یعنی کیا مومنوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ سے ڈریں۔ آپ نے ایسی تشریح فرمائی کہ لوگ رونے لگے۔ ایک جوان مجلس میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے بندہ مومن! کیا مجھ جیسا فاسق وفاجر بھی اگر توبہ کرے تو عزوجل شانہٗ قبول فرمائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ جب عتبۃ الغلام نے یہ بات سنی تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش گیا۔ جب اسے ہوش آیا تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ اشعار پڑھے جس کا مفہوم یہ ہے۔ [۱] اے اللہ کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ [۲] نافرمانوں کے لئے پرسوز جہنم کی ہے اور حشر کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی سخت ناراضگی ہے۔ [۳] اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ ورنہ گناہوں سے رک جا؟ [۴] تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

عتبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا اے شیخ! کیا مجھ جیسے بد بخت کی توبہ غفور ورحیم قبول کرے گا۔ آپ نے فرمایا درگزر کرنے والا رب ظالم بندے کی

Marfat.com

توبہ قبول فرمالیتا ہے۔اس وقت عتبہ نے سر اٹھا کر رب کریم سے تین دعائیں کیں۔

[۱] اے اللہ! اگر تو نے میرے گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور میری توبہ قبول کر لی ہے تو ایسے حافظے اور عقل عطا فرما کہ میں قرآن مقدس اور علوم دین میں سے جو کچھ بھی سنوں اسے کبھی فراموش نہ کروں۔[۲] اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قرأت سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے[۳] اے اللہ! مجھے رزق حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے دے جس کو میں سوچ بھی نہ سکوں۔

اللہ عزوجل شانہٗ نے عتبہ کی تینوں دعائیں قبول کر لیں ان کا حافظہ اور فہم وفراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن مقدس کی تلاوت کرتے تو ہر سننے والا اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا اور ہر روز ان کے گھر میں ایک پیالہ شوربہ کا اور دو روٹیاں پہنچ جاتیں اور کسی کو معلوم نہیں پڑتا تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اسی طرح ان کی ساری زندگی گزرتی رہی۔سبحان اللہ! جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔

[مکاشفة القلوب]

سوال وجواب

کسی عالم سے پوچھا گیا کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو کیا اسے اپنی توبہ قبول ہونے یا نہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے؟ عالم نے جواب دیا ایسی مکمل بات تو نہیں البتہ کچھ نشانیاں ہیں جن سے توبہ کی قبولیت کا پتہ چلتا ہے وہ اپنے آپ کو گناہوں سے پاک رکھتا ہے اس کے دل سے خوشی غائب ہو جاتی ہے ہر دم اللہ عزوجل شانہٗ کو موجود سمجھنے لگتا ہے نیکیوں سے قریب اور برائیوں، برے لوگوں سے دور ہونے لگتا ہے۔دنیا کی تھوڑی سی نعمت کو بہت سمجھتا ہے اور آخرت کے لئے بہت سی نیکیوں کو بھی کم سمجھتا ہے اپنے دل کو ہر وقت فرائض خداوندی میں مشغول اور اپنی زبان کو بند رکھتا ہے۔ہمیشہ اپنے گذشتہ گناہوں پر غور وفکر کرتا رہتا ہے غم اور پریشانی کو اپنے لئے لازم کر لیتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

گناہ کی لذّت

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کی توبہ قبول کرنے کے لئے اس وقت کے پیغمبر

Marfat.com

نے اللہ عزوجل شانہ کی بارگاہ میں سفارش کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر تمام آسمانوں کے فرشتے اس کے لئے سفارش کریں گے تو جب تک اس کے دل میں گناہ کی لذت باقی رہے گی میں اس کی توبہ قبول نہیں کروں گا۔ العیاذ باللہ۔

[کیمیائے سعادت]

توبہ میں تاخیر نہیں

جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ جلد ہی اس کا تدارک کرے اور کفارہ دے۔ بزرگانِ دین ارشاد فرماتے ہیں کہ حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق آٹھ چیزیں ایسی ہیں کہ گناہ کرنے کے بعد اگر انہیں ادا کریں تو گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ ان میں سے چار چیزوں کا تعلق دل سے ہے۔ ایک توبہ یا توبہ کا ارادہ دوسرے اس بات کا پکا ارادہ کرنا کہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا۔ تیسرے اس بات سے ڈرنا کہ اس گناہ کے سرزد ہونے سے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ چوتھے عفو و درگزر کی امید اور چار چیزوں کا تعلق جسم سے ہے ایک یہ کہ دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد ستر بار استغفار پڑھے اور استطاعت کے مطابق خیرات دے اور ایک دن کا روزہ رکھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے جب تو نے پوشیدہ ایک گناہ کیا تو پوشیدہ طور پر اس کا عبادت کرنا اس کا کفارہ ہوگا اور اگر گناہ اعلانیہ کیا تو عبادت اعلانیہ طور پر کرے۔

[کیمیائے سعادت]

شیطان کے زخموں پر نمک چھڑکنا

ایک مرتبہ ابوعثمان مغربی قدس سرہ سے ایک مرید نے پوچھا کہ کبھی دل کی رغبت کے بغیر میری زبان پر ذکر خدا جاری رہتا ہے۔ انہوں نے فرمایا تم خدا کا شکر ادا کرو کہ تمہارے ایک عضو کو اللہ جل شانہ نے اپنے کام میں مصروف رکھا ہے اب اس معاملہ میں شیطان فریب کاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب تیرا دل ذکر الٰہی میں مشغول نہیں ہے تو زبان کو ذکر سے خاموش رکھ کہ ایسا ذکر بے ادبی ہے شیطان کے اس فریب کا جواب دینے میں تین قسم

Marfat.com

کے لوگ ہیں۔ ایک وہ ہے جو شیطان کے اس فریب پر کہتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے اب میں تجھے تنگ اور پریشان کرنے کے لئے دل کو بھی حاضر کرتا ہوں یہ شخص شیطان کے زخموں پر نمک چھڑکتا ہے دوسرا وہ ظالم شخص ہے جو شیطان سے کہتا ہے تو نے ٹھیک ہی کہا ہے جب دل حاضر نہیں ہے تو زبان ہلانے سے کیا فائدہ۔ پھر وہ ذکر سے خاموش ہو جاتا ہے یہ نادان سمجھتا ہے کہ اس نے عقل مندی کا کام کیا ہے۔ حالانکہ اس نے شیطان کو اپنا دوست سمجھ کر اس کا کہنا مانا۔ تیسرا شخص کہتا ہے کہ اگر میں دل کو حاضر نہ کر سکا تب بھی زبان کو ذکر میں مصروف رکھنا خاموش رکھنے سے بہتر سمجھتا ہوں اگر چہ دل لگا کر ذکر کرنا اس طرح کے ذکر سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

توبہ نہ کرنے کا سبب

پہلا سبب یہ ہے کہ وہ شخص آخرت کے عذاب پر ایمان نہیں رکھتا۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اس پر خواہشات کا غلبہ اس قدر ہوتا ہے کہ وہ خواہشات کو چھوڑ نہیں سکتا اور دنیا کی لذت میں مشغول ہو جاتا ہے اور آخرت کو بالکل بھول جاتا ہے۔ خواہشات اکثر مخلوق کو اللہ عزوجل شانہٗ سے دور کر دیتی ہیں۔ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رب عزوجل شانہ نے دوزخ کو پیدا فرما کر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اسے دیکھو انہوں نے دوزخ کو دیکھ کر کہا اے رب! تیری عزت کی قسم کوئی بھی شخص ایسا نہ ہوگا جو اس کا احوال سن کر ادھر جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خواہشات کو جہنم کے آس پاس پیدا فرما کر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اب دوزخ کو دیکھو! حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دوبارہ دوزخ کو دیکھا اور کہا اب ایسا کوئی نہیں ہوگا جو دوزخ میں نہ رہے۔ پھر اللہ عزوجل شانہٗ نے بہشت کو پیدا فرمایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسے دیکھنے کا حکم فرمایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام بہشت کو دیکھ کر کہنے لگے اب جو کوئی اس کے اوصاف سنے گا وہ بے اختیار ادھر دوڑے گا۔ اس کے بعد رب تبارک وتعالیٰ نے مشکل کاموں کو بہشت کے آس پاس پیدا فرما دیا اور کہا کہ بہشت کو دیکھو انہوں نے اب بہشت کو دیکھ کر کہا کہ الٰہی مجھے تیری عزت وجلال کی قسم!

Marfat.com

مجھے اس بات کا خوف ہے کہ بہشت کے راستے کی سختیوں کے سبب کوئی شخص اس میں نہیں جائے گا۔

تیسرا سبب توبہ نہ کرنے کا یہ ہے کہ آخرت اُدھار ہے [یعنی جو نیکیاں کریں گے اس کا بدلہ مرنے کے بعد ملے گا] اور دنیا نقد ہے [یعنی جو گناہ کرتے ہیں اس کی لذت فوراً حاصل ہوتی ہے] اور انسان کی طبیعت نقد کی طرف زیادہ مائل رہتی ہے اور جو چیز آنکھوں سے دور ہو اس کے دل سے بھی دور ہوگی۔ چوتھا سبب یہ ہے کہ جو کوئی مومن ہوتا ہے تمام دن توبہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے پھر کل پر ٹال دیتا ہے اور اس کے سامنے جو آرزو اور خواہش آتی ہے تو کہتا ہے اب تو اسے کرلوں یوں دوسری بار نہیں کروں گا اور توبہ کرلوں گا۔ پانچواں سبب یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ بات ضروری نہیں ہے کہ گناہ انسان کو دوزخ میں ڈال دے گا بلکہ ممکن ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ اس کو بخش دے۔ انسان اپنے حق میں ہمیشہ نیک گمان رکھتا ہے۔ جب ایک شہوت اور خواہش کا اس پر غلبہ ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ حق تعالیٰ معاف کردے گا اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

بعض گناہوں سے توبہ

حضرات! بعض گناہوں سے توبہ کرے اور بعض سے نہ کرے یہ درست ہے یا نہیں اس سلسلے میں علماء کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بیجا ہے کہ کوئی شخص زنا سے توبہ کرے اور شراب پینے سے توبہ نہ کرے اس لئے کہ اگر زنا کو گناہ سمجھ کر توبہ کی ہے تو شراب پینا بھی گناہ ہے۔ اسی طرح ایک شخص بہت زیادہ شراب پینے سے توبہ نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ جس قدر زیادہ شراب پیوں گا اس قدر زیادہ عذاب میں گرفتار ہوں گا اور میں خواہش نفس کے غلبہ کے باعث شراب کو نہیں چھوڑ سکتا ہاں زیادہ پینے کی عادت کو چھوڑ سکتا ہوں اور یہ کہے کہ یہ لازم نہیں کہ جب شیطان ایک کام میں مجھ پر غالب آجائے تو دوسرے کام میں بھی مجھے اپنا مغلوب بنالے یہ سب باتیں ممکن ہیں۔ حدیث شریف میں توبہ کرنے والوں کے متعلق آیا ہے "اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ" اللہ عزوجل شانہٗ توبہ کرنے والے کا دوست

Marfat.com

ہے۔قرآن مقدس میں ہے "اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ" اللہ عزوجل شانہٗ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔لیکن محبت اور دوستی کا یہ درجہ اس شخص کو ملے گا جو سارے گناہوں سے توبہ کرے۔

[کیمیائے سعادت]

توبہ کو نبھانا

برادرانِ اسلام! توبہ کو نبھانا اور اس پر قائم رہنا بڑا مشکل کام ہے۔توبہ پر اسی وقت قائم رہا جاسکتا ہے اور اس کو نبھایا جاسکتا ہے کہ خاموشی اختیار کی جائے حلال روزی کھائے اور شبہ کی چیزوں کو بھی چھوڑ دے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے برے لوگوں کی صحبت سے دور رہے۔ذکر و وظائف میں مشغول رہے کسی بھی لمحہ خوفِ الٰہی کو دل سے دور نہ کرے۔ عذاب قبر کو نظر کے سامنے رکھے۔ قیامت کے ہولناک منظر کو یاد کرے موت کی سختی کو فراموش نہ کرے۔دوزخ کے دردناک عذاب کو یاد رکھے ہمیشہ رضائے الٰہی کے لئے کام کرے۔استغفار کثرت سے پڑھے نفسانی خواہشات کی بالکل پیروی نہ کرے۔درود شریف کثرت سے پڑھے۔گناہ کا خیال دل میں نہ لائے۔دل میں وسوسہ پیدا نہ ہونے دے۔گناہوں کی لذت کو یاد نہ کرے تو انسان توبہ پر قائم رہ سکتا ہے۔کسی شاعر کا قول ہے:

توبہ سو بار کی پر نہ نبھائی توبہ
میں وہ توبہ شکن ہوں کہ الٰہی توبہ

ہر تنگی سے نجات کا راستہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ توبہ و استغفار کرتا رہے گا۔اللہ عزوجل شانہٗ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور ہر فکر و غم سے اس کو چھٹکارہ عنایت فرمائے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کو روزی ملنے کا گمان بھی نہ تھا۔

[مشکوٰۃ شریف]

توبہ پر بھروسہ کرنا

پیارے دینی بھائیو! اللہ عزوجل شانہٗ نے توبہ کی بڑی فضیلت عطا فرمائی ہے لیکن

Marfat.com

انسان کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ چلو گناہ کرتے رہے پھر توبہ کرلیں گے ایسا سوچنا بالکل نادانی ہے۔ بہت سے گنہ گار دنیا سے اسی طرح گئے کہ انہیں توبہ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ کیونکہ آدمی کو معلوم ہی نہیں کہ کب اور کہاں اس کی موت ہو جائے توبہ پر بھروسہ کر کے گناہ کرتے رہنا بہت بڑی غلطی ہے۔ گناہ کی جب عادت پڑ جاتی ہے تو پھر توبہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اسی طرح جب چھوٹے چھوٹے گناہوں سے نہ بچا جائے تو دل نڈر اور بے باک ہو جاتا ہے پھر بڑا سے بڑا گناہ کرنے سے دل میں خوفِ الٰہی پیدا نہیں ہوتا۔

پیارے دینی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ اگر آپ کے پاس زخم اچھا کر دینے والا مرہم موجود ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنا زخم چاقو مار مار کر اور بڑھالیں اور یہ کہیں کہ زخم اچھا کرنے والا مرہم میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہر شخص آپ کو دیوانہ کہے گا مرہم تو صرف اس لئے ہے کہ اگر زخم ہو جائے تو اس سے شفا حاصل کی جائے نہ کہ اس مرہم کے بھروسے پر زخم پیدا کرلیں اسی طرح توبہ اس لئے ہے کہ اگر گناہ ہو جائے تو اس کے ذریعے اللہ عزوجل شانہٗ سے گناہ معاف کرالیا جائے نہ کہ توبہ کے بھروسے پر گناہ کرتے رہیں اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو یہ اس کی بہت بڑی غلطی ہے توبہ دل کی گہرائی سے کریں اور اس پر قائم رہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور کچھ دور چلنے کے بعد فرمایا: اے معاذ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] میں تجھے اللہ عزوجل شانہ سے ڈرنے، سچی بات کرنے، وعدہ پورا کرنے، امانت کی حفاظت، خیانت سے پرہیز، یتیموں پر رحم، ہمسائے کی حفاظت، غصہ ضبط کرنے، نرم گفتگو، سلام کی کثرت، حاکم کی فرماں برداری، قرآن مقدس میں غور و فکر، حساب سے ڈرنے، تھوڑی امیدوں اور بہترین عمل کی وصیت کرتا ہوں اور مسلمانوں کو گالی دینے، جھوٹ کی تصدیق کرنے، سچ کو جھٹلانے، حاکم عادل کی نافرمانی کرنے اور زمین میں فتنہ و فساد پھیلانے سے تجھے روکتا ہوں۔ اے معاذ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] ہر درخت اور پتھر کے پاس ذکر کر اور ہر پوشیدہ گناہ کی

Marfat.com

چھپ کر توبہ کر! اور ظاہری گناہ کی توبہ ظاہر میں کر۔

[طبرانی]

اللہ کو وہ قوم پسند ہے جو بعد گناہ توبہ کرے

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کی جان ہے اگر تم گناہ کرو اور بخشش طلب نہ کرو تو اللہ عزوجل شانہٗ تمہیں نابود کر دے اور تمہاری جگہ ایسی قوم لائے جو گناہ کریں اور اللہ رب العزت سے بخشش طلب کریں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں معاف فرما دے۔

[مسلم شریف]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز جنازہ پڑھائی

ایک عورت جو زنا سے حاملہ ہوئی تھی سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں قابل حد ہوں۔ مجھ پر حد جاری فرمایئے۔ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلا کر فرمایا کہ اس سے حسن سلوک کرو۔ جب اس کا بچہ پیدا ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس عورت کے کپڑے باندھ دیئے جائیں پھر آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعد میں آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے اس زانیہ کی نماز پڑھائی؟ تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ وہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر بانٹ دی جائے تو سب کو پوری ہو جائے کیا تم نے اس سے افضل شخص دیکھا کہ خود کو اللہ عزوجل شانہٗ کے حدود کی اجراء کے لئے لے آئی ہو۔

[مسلم شریف]

نیک عورت

بنی اسرائیل میں ایک کفل نامی شخص تھا وہ گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اسے ساٹھ دینار دے کر گناہ پر رضامند کر لیا چنانچہ جب وہ برائی

Marfat.com

کے انتہائی قریب ہوا وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی۔ اس نے عورت سے کہا کیا تم مجھے اچھا نہیں سمجھتی ہو۔ وہ بولی نہیں بلکہ میں نے کبھی ایسی برائی نہیں کی ہے۔ آج میں کسی ضرورت سے مجبور ہو کر یہ کام کر رہی ہوں یہ سن کر اس نے کہا واقعی تم نے اس حالت میں ایسی برائی نہیں کی ہے۔ یہ دینار لے جاؤ میں نے تم کو بخوشی بخش دیا اور خدا کی قسم آئندہ کبھی گناہ نہیں کروں گا پھر وہ شخص اسی رات مر گیا۔ صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے کفل کو بخش دیا۔

[ترمذی]

فرشتۂ رحمت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو بستیاں تھیں۔ ایک نیکوں کی اور دوسری بروں کی۔ ایک مرتبہ بروں کی بستی سے ایک آدمی نیکوں کی طرف جانے کے ارادے سے نکلا مگر راستے ہی میں مشیت الٰہی کے مطابق موت آ گئی۔ چنانچہ اس شخص کے بارے میں شیطان اور فرشتہ رحمت کا جھگڑا ہو گیا۔ شیطان بولا اس نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی لہٰذا یہ شخص میرا ہے اور فرشتۂ رحمت نے کہا کہ یہ توبہ کے ارادے سے جا رہا تھا اس لئے یہ شخص میرا ہے۔ اللہ رب العزت نے یہ فیصلہ فرما دیا کہ تم دیکھو یہ کون سی بستی سے زیادہ قریب ہے۔ انہوں نے اسے ایک بالشت نیکوں کی بستی سے قریب پایا لہٰذا اللہ عزوجل شانہٗ نے اسے بخش دیا۔ سبحان اللہ! دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو بھی نیکوکاروں کی صحبت عطا کرے۔

سو[۱۰۰] قتل کرنے والے کی بھی توبہ قبول

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پتہ لگانا شروع کیا لوگوں نے اسے ایک راہب کا پتہ دیا چنانچہ وہ شخص راہب کے پاس آیا اور کہا! میں نے ننانوے قتل کئے ہیں اب توبہ کرنے کا ارادہ ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب بولا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو پورے ہو گئے۔ پھر اس نے دوبارہ بڑے عالم کی

Marfat.com

تلاش شروع کردی اسے ایک عالم کا پتہ لگا اس عالم کے پاس گیا اور کہا میں نے سو قتل کئے ہیں کیا اب بھی میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ عالم نے کہا ہاں! تیری توبہ اور تیرے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے اس عالم نے بتایا فلاں جگہ جاؤ وہاں اللہ کے نیک عبادت گزار بندے ہیں تم بھی وہیں جا کر عبادت کرو کیونکہ وہ خیر کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ شخص وہاں سے چل پڑا جب وہ آدھے راستے پر پہنچا تو اسے موت آ گئی اس کے متعلق عذاب اور رحمت کے فرشتوں میں بحث ہوگئی۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تائب ہو کر اپنا دل رحمتِ خداوندی سے لگانے آ رہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی بھی نیکی نہیں کی۔ حکم الٰہی ہوا زمین کو ناپ لو جس بستی سے قریب ہوگا اسی میں شمار ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے زمین ناپی تو وہ شخص نیکوں کی بستی سے قریب تھا لہٰذا اسے رحمت کے فرشتے لے گئے۔

دوسری روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے بروں کی بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور نیکوں کی بستی کو حکم دیا کہ تو اس شخص سے قریب ہو جا۔

[کیمیائے سعادت، بخاری شریف، مسلم شریف]

بابِ توبہ بند نہیں ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے گناہ کر لیا اور اب انتہائی شرمندہ ہوں۔ میرے لئے توبہ ہے؟ آپ نے منہ پھیر لیا جب دوبارہ اس شخص کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ کھولے بھی جاتے ہیں اور بند بھی کئے جاتے ہیں، سوائے بابِ توبہ کے وہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ عمل کرتا رہ اللہ عزوجل شانہٗ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔

[مکاشفة القلوب]

قرآن کریم بھی ارشاد ہے: "لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ"۔

چار ہزار سال قبل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مخلوق کی پیدائش سے چار ہزار سال قبل عرش کے چاروں طرف لکھ دیا گیا تھا "اِنِّی

Marfat.com

لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا" یعنی جس نے توبہ کی اور نیک عمل کئے میں اسے بخشنے والا ہوں۔ صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہوں سے توبہ فرض عین ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر اصرار انہیں کبیرہ بنا دیتا ہے توبہ یہ ہے کہ انسان ظاہر اور باطن سے توبہ کرے اور آئندہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے جو شخص ظاہری طور پر توبہ کرتا ہے اس کی مثال اس مردار کی ہے جس پر ریشم کی چادر ڈال دی گئی ہو اور لوگ اسے حیرت و استعجاب سے دیکھتے ہوں اور اس سے چادر ہٹالی جائے تو لوگ منہ پھیر کر چلے جائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارا دل دیکھتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

گناہوں پر کوئی گواہ نہیں

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ محافظ فرشتے اس کے ماضی کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں اس کے جسم کے اعضاء اس کی خطاؤں کو بھول جاتے ہیں زمین کا وہ ٹکڑا جس پر اس نے گناہ کیا ہے اور آسمان کا وہ حصہ جس کے نیچے اس نے گناہ کیا ہے اس کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے گناہوں پر گواہی دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ!

[مکاشفة القلوب]

توبہ کے بعد گناہ نہ کرو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت کے دن بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو خود کو تائب سمجھ کر آئیں گے مگر ان کی توبہ قبول نہیں ہوئی ہوگی اس لئے کہ انہوں نے توبہ کے دروازے کو شرمندگی سے مستحکم نہیں کیا ہوگا۔ توبہ کے بعد گناہ نہ کرنے کا ارادہ نہ کیا ہوگا اور اپنی امکانی طاقت سے دفع نہیں کیا ہوگا اور آسان امور کے جواز کے سلسلے میں جو کام انہوں نے کئے ہیں اور ان سے طلب مغفرت میں انہوں نے کوئی اہتمام نہیں کیا اور ان کے لئے یہ بات آسان ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ اس سے راضی

Marfat.com

ہو جائے گناہوں کو بھول جانا بہت خطرناک بات ہے۔ ہر عقل مند کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور اپنے گناہوں کو نہ بھولے۔

[مکاشفة القلوب]

رب تبارک وتعالیٰ نے قسم کھائی

روایت ہے کہ جب اللہ عزوجل شانہٗ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا تو اس نے قیامت تک کے لئے مہلت مانگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے مہلت دے دی تو وہ کہنے لگا۔ مجھے تیری عزت وجلال کی قسم! جب تک انسان کی زندگی کا رشتہ قائم رہے گا میں اسے گناہوں پر اکساتا رہوں گا۔ رب العزت نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ان کی زندگی کی آخری سانسوں تک ان کے گناہوں پر توبہ کا پردہ ڈالتا رہوں گا۔ سبحان اللہ!

[مکاشفة القلوب]

گناہِ صغیرہ اور گناہِ کبیرہ

جن گناہوں سے توبہ کا حکم دیا گیا ہے ان میں صغیرہ بھی ہیں اور کبیرہ بھی۔ کون کون سے گناہ کبائر میں شمار ہوتے ہیں ان کی تعداد کی تعیین میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء نے تین، بعض نے چار، کسی نے سات، کسی نے نو اور کسی نے ان کی تعداد گیارہ بتائی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول پہنچا کہ کبائر صرف سات ہیں تو آپ نے فرمایا کہ سات کہنے سے تو ستر کہنا بہتر تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کی ممانعت فرمادی ہے وہ کبیرہ ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ہر وہ گناہ جس کی سزا میں دوزخ کی وعید ہے وہ کبیرہ ہے۔

گناہِ صغیرہ بے شمار ہیں ان کی شناخت اور ان کی تعداد کے اظہار کا کوئی طریقہ نہیں صرف شہادت اور بصیرت سے ان کو پہچانا جاسکتا ہے۔ شرع کا مقصد تو یہی ہے کہ انسان کا دل گناہوں سے باز رہے، اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو اگر مومن کبیرہ گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو صغیرہ گناہ اس کے ضمن میں آجاتے ہیں اللہ عزوجل شانہٗ کا ارشاد ہے اگر تم گناہِ کبیرہ سے اجتناب کرو گے تو تمہاری چھوٹی برائیاں [صغیرہ گناہ] ہم خود ہی معاف کر دیں گے لیکن معافی کے اس ارشاد سے کسی کو لالچ میں نہ آنا

Marfat.com

چاہئے بلکہ تمام صغائر اور کبائر گناہوں سے توبہ کرنا چاہئے۔

[غنیۃ الطالبین]

گناہ کو حقیر نہ جانو

صغیرہ گناہوں کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ بے شک پہاڑ پتھر ہی سے بنتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک میدان میں جہاں نہ لکڑیاں موجود تھیں اور نہ کوئی دوسری چیز۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ فروکش ہوئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑیاں جمع کرنے کا حکم فرمایا تو اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں لکڑیاں تو نظر نہیں آتیں۔ فرمایا کسی چیز کو حقیر نہ جانو جو چیز ملے اسے لے آؤ! چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ادھر ادھر گئے اور کچھ نہ کچھ اٹھا لائے اور ایک جگہ جمع کر دیا چنانچہ ایک بڑا ڈھیر ہو گیا اس وقت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہی حال اس خیر و شر کا ہے جس کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ چھوٹا چھوٹے سے اور بڑا بڑے سے مل کر اور خیر خیر سے، شر شر سے مل کر ایک انبار ہو جاتا ہے۔

[غنیۃ الطالبین]

ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کی طرح

کہا گیا ہے کہ بندہ جب گناہوں کو چھوٹا جانتا ہے تو وہ اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک بڑا ہوتا ہے اور جب بندہ اس کو بڑا جانتا ہے تو اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاتا ہے۔ بندۂ مومن کا گناہِ صغیرہ کو گناہ کبیرہ جاننا اس کے ایمان کے بڑے ہونے اور معرفتِ الٰہی سے زیادہ قریب ہونے کے باعث ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مومن اپنے گناہ کو اپنے اوپر پہاڑ کی طرح سمجھتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے کہ کہیں اسکے اوپر نہ گر پڑے اور منافق اپنے گناہ کو ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کی طرح [یعنی حقیر] جانتا ہے جس کو وہ ہاتھ سے اڑا دیتا ہے۔

[غنیتہ الطالبین]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَأ مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

یعنی اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا

قرآن کا فرمان عالی شان

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأ مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ۔

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۴ ع ۳]

مذکورہ بالا آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا وہ دوزخ میں گیا۔

[خزائن العرفان]

کمزور ترین ایمان

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اسے چاہئے کہ قوتِ بازو سے مٹا دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اسے دل سے برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔ [یعنی یہ ایمان والوں کا کمزور ترین فعل ہے]

Marfat.com

بعض نے یہ کہا ہے کہ ہاتھوں سے برائی کا ختم کرنا حاکموں کے لئے ہے۔ زبان سے برائی کے خلاف جہاد کرنا علماء کرام کے لئے اور دل میں برا سمجھنا عوام کے لئے ہے اور بعض کا قول ہے جو شخص جس قوت کا مالک ہو اسی قوت سے برائی کو ختم کرنا چاہئے۔

[مکاشفة القلوب]

ہر کلمہ کے بدلے ایک سال کی عبادت

سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب! اس شخص کا بدلہ کیا ہوگا جس نے اپنے بھائی کو بلایا اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا؟ اللہ عزوجل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ہر کلمہ کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھ دی جاتی ہے اور میری رحمت کو اسے جہنم میں جلاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

[مکاشفة القلوب]

مگر خود نہیں رکتا

حدیث قدسی ہے اللہ عزوجل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے اے انسان اس جیسا نہ بن جو توبہ میں تاخیر کرتا ہے امیدیں طویل رکھتا ہے اور بغیر کسی عمل کے آخرت کی طرف لوٹتا باتیں نیکوں کی کرتا ہے عمل منافقوں جیسا کرتا ہے اگر اسے دے دیا جائے تو قناعت نہیں کرتا اگر نہ دیا جائے تو صبر نہیں کرتا وہ دوسروں کو برائی سے روکتا ہے مگر خود نہیں رکتا۔

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے کسی خلاف سنت بات پیدا کرنے والے کو جھڑک دیا اللہ عزوجل شانہ اس کے دل کو ایمان واطمینان سے بھر دے گا اور جو ایسے شخص کی توہین کرتا ہے اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن بے خوف کر دے گا اور جس نے نیکی کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا وہ زمین پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے۔

[مکاشفة القلوب]

بے عمل مبلغ

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے معراج کی رات ایسے

Marfat.com

آدمیوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل شانہٗ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ،

کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱ ع ۵]

لہٰذا مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیں۔ برائیوں سے روکیں مگر اپنے آپ کو بھی نہ بھولیں۔ اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۰۔ ع ۱۵]

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومنوں کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اب جو نیکی کا حکم دینا بند کردے وہ اس ممدوح جماعت میں نہیں ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان قوموں کی مذمت کی ہے جنہوں نے امر بالمعروف کو چھوڑ دیا تھا۔ اللہ عزوجل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔

جو بری بات کرتے آپس میں نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۶ ع ۱۵]

بے رحم حاکم مسلط کردے گا

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نیکی کا حکم دیتے رہنا اور

Marfat.com

برائی سے روکتے رہنا نہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر ایسے حاکم مقرر کردے گا جو تمہارے بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا تمہارے بچوں پر رحم نہیں کرے گا تمہارے بڑے بلائیں گے لیکن ان کی بات نہیں مانی جائے گی وہ مدد طلب کریں گے مگر ان کی مدد نہیں کی جائے گی وہ بخشش طلب کرے گا مگر انہیں بخشا نہیں جائے گا۔

[مکاشفة القلوب]

انبیاء کی طرح نیک عمل کئے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہ نے قریہ [گاؤں] والوں پر عذاب بھیجا ان میں اسی ہزار ایسے بھی تھے جنہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح نیک عمل کئے۔ پوچھا یہ کیسے ہوا؟ حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ اللہ کے لئے کسی کو برا نہیں سمجھتے تھے اور نہ وہ نیکی کا حکم دیتے تھے اور نہ ہی وہ برائی سے روکتے تھے۔

[مکاشفة القلوب]

تین سو حوروں سے شادی

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ایسا شخص [یعنی نیکی کا حکم کرنے والا اور برائی سے روکنے والا] جنت میں تمام بالا خانوں سے اوپر یہاں تک کہ شہداء کے بالا خانوں سے بھی اوپر ایک بالا خانہ میں ہوگا جس کے اوپر سبز زمرد کے تین سو دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ نور سے معمور ہوگا اور وہاں پر تین سو پاک دامن حوروں سے ان کی شادی کی جائے گی جب وہ کسی ایک حور کی طرف متوجہ ہوگا وہ کہے گی تمہیں وہ دن یاد ہے جب تم نے نیکی کا حکم دیا تھا اور برائی سے روکا تھا۔ دوسری کہے گی آپ کو وہ جگہ یاد ہے جہاں آپ نے نہی عن المنکر اور امر بالمعروف کیا تھا۔

[مکاشفة القلوب]

رب تبارک وتعالیٰ کے لئے عمل

روایت ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تم نے کبھی میرے

Marfat.com

لئے بھی عمل کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے بار الٰہ! میں نے تیرے لئے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، صدقات دیئے، تیرے آگے سجدے کئے، تیری حمد کی، تیری کتاب کو پڑھا اور تیرا ذکر کرتا رہا۔ اللہ عزوجل شانہ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ! [علیہ السلام] نماز تیری دلیل، روزہ تیرے لئے ڈھال، صدقہ تیرے لئے سایہ، تسبیح تیرے لئے جنت میں درخت، کتاب کا پڑھنا تیرے لئے جنت میں حور وقصور اور میرا ذکر تیرا نور۔ بتا تو نے میرے لئے کیا عمل کیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب ذوالجلال! وہ کون سا عمل ہے جو میں تیرے لئے کروں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تو نے کبھی میری وجہ سے کسی سے محبت کی؟ یا تو نے میری وجہ سے کبھی کسی سے دشمنی کی؟ تب موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ سب سے اچھا عمل اللہ عزوجل شانہ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے کسی سے دشمنی رکھنا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

پیارے دینی بھائیو! آج اگر کوئی کسی سے دوستی کرتا ہے تو اپنے مفاد کے لئے، کوئی کسی سے دشمنی کرتا ہے تو ذاتی عناد کی خاطر ہمیں چاہئے کہ اگر ہم کسی سے دوستی کریں تو صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یا کسی سے دشمنی کریں تو صرف اللہ عزوجل شانہ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے۔ یہی ہمارے لئے فلاح دارین ہے۔

گناہ نہیں لکھے جائیں گے

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل شانہ کی بارگاہ میں کون سے شہید کی عزت زیادہ ہے؟ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جوان ظالم حاکم کے سامنے گیا اور اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اسی پاداش میں اسے قتل کر دیا گیا اور اگر اسے نہیں قتل کیا گیا تو وہ جب تک زندہ رہے گا اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے۔ سبحان اللہ!

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

سب سے افضل شہید

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے افضل شہید وہ شخص ہے جو ظالم حاکم کے سامنے گیا اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اسی وجہ سے شہید کر دیا گیا تو ایسے شہید کا ٹھکانا جنت میں حضرت حمزہ اور حضرت امام جعفرِ طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان ہوگا۔ سبحان اللہ!

[مکاشفة القلوب]

نیکوں کا کیا قصور

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میں تمہاری امت کے چالیس ہزار نیکوں اور ساٹھ ہزار بروں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کیا نیکوں کا کیا قصور؟ اللہ عزجل شانہ نے فرمایا انہوں نے میرے دشمنوں کو دشمن نہیں سمجھا اور باہم میل ملاپ سے رہتے رہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہمیں نیکی کا اس وقت حکم کرنا چاہئے جب ہم مکمل طور پر نیکیوں پر عمل کریں اور برائیوں سے کنارہ کش ہو جائیں؟ مصطفیٰ جان رحمت تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نیکیوں کا حکم دیتے رہو اگرچہ مکمل طور پر عمل نہ کر سکو، تم برائیوں سے روکتے رہو اگرچہ تم مکمل طور پر اس سے کنارہ کش نہ ہو سکے ہو۔

ایک نیک شخص نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ جب تم میں سے کوئی نیکی کا حکم دینا چاہے تو اسے چاہئے کہ اپنے نفس کو صبر کا عادی بنائے اور پروردگار عالم سے ثواب کی امید رکھے کیونکہ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ کبھی تکلیفوں میں نہیں مبتلا ہوتا۔

[مکاشفة القلوب]

دریا کے مقابلے میں قطرہ

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں گناہ نہ ہوتا ہو اور وہ اس بات کا انکار

Marfat.com

کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایسا عذاب نازل کرنے والا ہے جو سب لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمام نیک کام جہاد کے مقابلے میں ایسے ہیں جیسے بڑے دریا کے سامنے ایک قطرہ اور امر بالمعروف [اچھی باتوں کا حکم دینا] کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے دریائے عظیم کے مقابلے ایک قطرہ۔

[کیمیائے سعادت]

ایسی جگہ لعنت برستی ہے

انسان جو بات کہتا ہے اس کا تعلق اس کی ذات سے ہے صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرمانِ الٰہی ہے۔ اللہ عزوجل شانہ خاص بندوں پر عوام کے سبب سے عذاب نازل نہیں فرمائے گا۔ اس وقت کہ وہ کسی منکر [برے کام] میں مبتلا دیکھے اور اس کو منع نہ کرے اور خاموش رہے۔ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسی جگہ مت بیٹھو جہاں کسی کو ظلم سے قتل کیا جائے یا ظلم سے مارا جائے کہ ایسی جگہ لعنت برستی ہے۔ اس شخص پر بھی جو دیکھے اور منع نہ کرے۔

[کیمیائے سعادت]

گناہ پر راضی

صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس شخص کے سامنے کوئی گناہ ہوتا ہے اور اس سے وہ نفرت کرتا ہے تو ایسا شخص غائب کے مانند ہے [یعنی اس کے سامنے ہوا ہی نہیں] اور اگر وہ وہاں موجود نہیں ہے لیکن اس گناہ پر راضی ہے تو گویا وہ گناہ اس کے سامنے ہو رہا ہے۔

حبیب خدا سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایسی جگہ جہاں کوئی بری بات ہو رہی ہو اور دیکھنے والا احتساب نہ کرے کہ اس احتساب کے باعث نہ تو اس کی موت وقت سے پہلے آئے گی اور نہ اس کی روزی کم ہوگی۔ یہ فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات کی دلیل ہے کہ ظالموں کے گھروں میں یا ایسی جگہ جہاں کوئی ظالم ہو اور اس کو روکنے کی طاقت نہ ہو تو بغیر ضرورت نہیں جانا چاہئے۔ یہی سبب تھا کہ اسلاف کرام میں سے بہت سے

Marfat.com

حضرات گوشہ نشیں ہو گئے تھے کیونکہ وہ بازار اور راستوں کو منکرات سے خالی نہیں پاتے تھے۔
[کیمیائے سعادت]

مومن پر فرض ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو بھی رسول دنیا میں تشریف لائے ان کے حواری یعنی اصحاب ہوتے تھے جو اس رسول کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول علیہ السلام کی سنت کے مطابق کام کرتے تھے یہاں تک کہ ان اصحاب کے بعد ایسے لوگ آئے جو منبروں پر بیٹھ کر نیک اور اچھی باتیں تو کرتے تھے لیکن خود برے معاملات کیا کرتے تو اس وقت ہر مومن پر فرض ہے اور اس پر حق ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ ہاتھوں سے جہاد کرے اگر ہاتھوں سے نہ کر سکے تو زبان سے کرے اور اگر زبان سے بھی نہیں کر سکے تو وہ کمزور ایمان والا ہے۔
[کیمیائے سعادت]

گناہوں کے باعث شہر کو زیروزبر کر دیا گیا

سرورِ کائنات تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل شانہ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو زیروزبر کر دو [یعنی ختم کر دو] فرشتے نے کہا کہ الٰہی فلاں شخص جس نے کبھی ایک لمحہ بھی گناہ میں نہیں گزارا اس شہر میں موجود ہے پھر میں اس شہر کو کیسے زیرو زبر کر دوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا جاؤ ایسا ہی کرو کیونکہ اس شخص نے کبھی دوسروں کے گناہ پر ناگواری کا اظہار نہیں کیا ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شہر کے تمام باشندوں پر جس کی آبادی اٹھارہ ہزار مردوں پر مشتمل ہو اور ان کے اعمال پیغمبروں کے اعمال کی طرح ہوں، عذاب نازل فرماتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ایسا کیوں ہے؟ تاجدار مدینہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ انہوں نے اللہ عزوجل شانہ کے لئے دوسروں پر غیظ وغضب اور ان کا احتساب نہ کیا

Marfat.com

[یعنی برے کاموں کی وجہ سے ان سے ناراض نہ ہوئے اور ان کو نہ روکا]۔

[کیمیائے سعادت]

آپس میں گالی گلوج

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت ان کے دلوں سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوج اختیار کرے گی تو اللہ عزوجل شانہٗ کی نگاہ سے گر جائے گی۔ العیاذ باللہ۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ مذکورہ بالا حدیث پاک کی تینوں چیزیں آج عام پائی جاتی ہیں۔ لوگ دنیا کے لئے طرح طرح کی جھوٹی باتیں کرتے ہیں۔ دنیا کے مال و دولت کے لئے مکر و فریب سے کام لیتے ہیں۔ دنیا کے حصول ہی کو سب سے بڑی چیز سمجھتے ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بھی اپنا دامن بچائے ہوئے ہیں حتی کہ اپنے گھروں میں بھی اس پر عمل نہیں کرتے، اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا، اچھے کام کرنے کا حکم تک نہیں دیتے اور اگر خلافِ شرع کوئی کام ہو رہا ہو، اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف کوئی کام کر رہا ہو تو اس کو نہ روکتے ہیں نہ رکتے ہیں۔ گالی گلوج تو اس دور کے نوجوانوں کا تکیہ کلام بن چکا ہے۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو گالی دینا کوئی معیوب بات سمجھتے ہی نہیں اگر یہ سب باتیں ہمارے معاشرے میں برقرار رہیں گی تو اس حدیث شریف کے رو سے یقیناً ہمارے دلوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خوف نکل جائے یہ قوم اللہ عزوجل شانہ کی نگاہ کرم سے گر جائے گی پھر اس قوم کا راستہ ترقی کے بجائے تنزلی کی طرف گامزن ہوگا۔ ہمیں چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کریں۔ دنیا کی محبت دل سے نکال دیں اور آپس میں گالی گلوج سے پرہیز کریں۔

Marfat.com

خود عمل نہیں کرتے

صاحب لولاک سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات ایک جماعت کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کترے جاتے تھے۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے واعظین اور مقررین ہیں کہ دوسروں کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

[مشکوٰۃ شریف]

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ قیامت کے دن تمام مجمع کے سامنے مجھے پکار کر یہ سوال نہ کیا جائے کہ جتنا علم حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا؟ اس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے۔

عذاب کا مُسلّط ہونا

حضرت جریز بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور وہ جماعت وقوم قدرت رکھنے کے باوجود اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ عزوجل شانہ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

[ابن ماجہ]

پیارے دینی بھائیو! کیا آپ نے اپنے گھر کا جائزہ لیا؟ کیا آپ نے غور وفکر کیا کہ آپ کا لاڈلا بیٹا کیا کرتا ہے۔ وہ نماز کا پابند ہے یا نہیں اس کی صحبت اچھے لوگوں کے ساتھ ہے یا برے لوگوں کے ساتھ۔ اگر آپ جان بوجھ کر خاموشی اختیار کریں گے اور آپ کی اولاد خلاف شرع کوئی کام کرے گی تو آپ بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا آپ کو چاہئے کہ سختی کے ساتھ تاکید کریں۔ اپنے گھر والوں کو اپنی اولاد کو نیکی کا حکم دیں اور جبراً بری باتوں اور خلاف شرع کاموں سے روکیں۔

دعاء قبول نہ ہوگی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم ایک مرتبہ دولت کدہ پر تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم معاملہ پیش آیا ہے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی سے کوئی گفتگو نہ فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ میں حجرے کی دیوار سے لگ کر سننے کے لئے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آقائے دو جہاں سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ عزوجل شانہ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعاء مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مدد چاہو اور تمہاری مدد نہ کی جائے۔ حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کلماتِ طیبہ ارشاد فرمانے کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے۔

[ابن ماجه]

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو عمل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے

معلوم ہونا چاہئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا واجب ہے اگر کوئی شخص معذور نہیں اور اس کو ترک کرے گا تو گنہ گار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ کا ارشاد ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ و اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۴ ع ۲]

اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فریضہ ہے لیکن ایسا فریضہ جو فرض کفایہ ہے۔ جب ایک جماعت اس پر کاربند ہو جائے تو کافی ہے لیکن اگر کوئی اس کام کو انجام نہ دے تو سب لوگ گنہ گار ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ،

وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۷ ع ۱۳]

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا

حضرت لقمان علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹے کو نماز کی تاکید اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیا جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ،

اے میرے بیٹے! نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۱ ع ۱۱]

راستے کا حق

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی بہت تاکید کی ہے لہٰذا اگر کوئی شخص برا کام ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھے تو ایمانی تقاضہ یہ ہے کہ اسے طاقت سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اسے زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی نہ روک سکے تو برائی کو دل سے برا جانے۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے مجلس قائم کرنا [بعض اوقات] ضروری ہوتا ہے جس میں ہم آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجلس قائم کرنا ضروری ہی ہے تو راستے کا حق ادا کرو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا

Marfat.com

اے اللہ کے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راستے کا حق کیا ہے؟ حضور کریم سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نگاہ نیچے رکھنا، لوگوں کو تکلیف دینے سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔

[بخاری شریف]

نیکیوں کا حکم دیتے رہو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہمیں نیکی کا اس وقت حکم کرنا چاہئے جب ہم مکمل طور پر عمل کریں اور برائیوں سے اس وقت روکنا چاہئے جب ہم مکمل طور پر برائیوں سے کنارہ کش ہو جائیں؟ شفیع محشر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نیکیوں کا حکم دیتے رہو اگرچہ تم مکمل طور پر عمل نہ کر سکو اور برائیوں سے روکتے رہو اگرچہ تم مکمل طور پر گناہوں سے کنارہ کش نہ ہو سکے ہو۔

[مکاشفة القلوب]

صبر کا عادی

ایک نیک شخص نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب تم میں سے کوئی نیکیوں کا حکم دینا چاہے تو اسے چاہئے کہ اپنے نفس کو صبر کا عادی بنائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے کیونکہ جو شخص اللہ عزوجل شانہ پر اعتماد کرتا ہے وہ کبھی تکلیفوں میں مبتلا نہیں ہوتا۔

[مکاشفة القلوب]

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حق گوئی

ایک مرتبہ کسی کافر بادشاہ نے اپنا ایک وکیل دہریہ کو بغداد شریف بھیجا اور تین باتوں کی تعلیم دے کر کہا جو کوئی ان کا جواب دے اپنے دین پر رہے اور جو جواب نہ دے وہ ہمارا دین قبول کرے۔

اوّل یہ کہ خدا کیا کرتا ہے؟

دوسرا یہ کہ خدا کیا کھاتا پیتا ہے؟

تیسرا یہ کہ وہ کیا چیز ہے اور اس کا منہ کس طرف ہے؟ جب وہ دہریہ وہاں پہنچا اور سب

Marfat.com

لوگوں کو جمع کر کے یہ تینوں باتیں بلند آواز سے کہیں لیکن ظالم حاکم کے ڈر سے اس وقت کسی نے جواب نہ دیا حاکم کے ڈر سے سب زار و قطار رونے لگے اتفاقاً حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے اور آپ کی عمر صرف پندرہ برس تھی۔ ایمانی جذبہ آپ کے دل میں بیدار ہوا جس کو آپ روک نہ پائے اس کے قریب جا کر کہنے لگے تو منبر سے اتر ہم منبر پر بیٹھ کر جواب دیں گے کیونکہ جواب دینے والے کا مرتبہ پوچھنے والے سے زیادہ ہوتا ہے وہ یہ بات سنتے ہی ہیبتِ حق سے ڈر کر فوراً منبر سے نیچے اتر گیا۔ آپ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ یہی کرتا ہے۔ تجھے منبر سے اتار دیا اور مجھے چڑھا دیا، تجھے ذلت دی اور مجھے عزت دی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔

دوسرا یہ کہ وہ ذات پاک کھانے پینے سے پاک ہے کسی چیز کی حاجت نہیں رکھتا بلکہ سب کی حاجت پوری کرتا ہے۔

تیسرا یہ کہ شمع جو رات میں روشن ہوتی ہے اس کا منہ کس طرف ہے اگر تم بتا دو تو ہم بتا دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا منہ کس طرف ہے۔ وہ کافر یہ جواب سن کر مبہوت ہو گیا اور بھاگ گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ حق کے آتے ہی باطل بھاگ جاتا ہے جیسا کہ قرآن کا فرمان ہے:

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔

بے شک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی صلاحیتوں سے منور تھا۔

تبلیغ میں سستی

دین کی تبلیغ میں سستی کرنا اسلام کی اشاعت میں رکاوٹ کا باعث بن جاتی ہے اس لئے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فریضہ سے کوتاہی کرنے والوں کو پسند نہیں فرمایا بلکہ ایک مثال سے سمجھایا کہ برائی کو نہ روکنا تباہی اور بربادی کا سبب بنتا ہے اور دین کی تبلیغ کو چھوڑنا بھی ہلاکت کا سبب ہے۔

Marfat.com

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حدود میں سستی کرنے والوں اور ان میں مبتلا ہونے والوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ ڈالا تو کچھ لوگ کشتی کے اوپر والے حصے میں رہے اور کچھ لوگ نیچے والے حصے میں۔ نیچے والے پانی لے کر اوپر والوں کے پاس سے گزرے انہیں اس پر تکلیف ہوئی تو انہوں نے کلہاڑی لی اور کشتی کا نچلا حصہ توڑنا شروع کیا۔ دوسرے نے کہا تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ کہا کہ میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی کی ضرورت ہے اگر وہ اس کا ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے بچالیں گے اور اپنی جانوں کو بھی اور اگر چھوڑ دیں تو اسے ہلاک کردیں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کرلیں گے۔

[بخاری شریف]

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم لوگ کسی بھی حالت میں تباہ ہوسکتے ہیں جب کہ ہم میں صالحین اور نیک لوگ موجود ہوں؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں جب کہ برائی بہت زیادہ غالب آجائے۔

ہاتھ میں اَنگار لینا

حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ارشاد ربانی ہے ''تم پر اپنی جانوں کو بچانا لازم ہے گمراہ ہونے والا تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا جب کہ تم ہدایت پر ہو۔'' حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! میں نے اس کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخیل کی تابعداری کی جارہی ہے، خواہشات کی پیروی ہورہی ہے، دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے، ہر کوئی اپنی ہی رائے پر قائم ہے اور ایسا معاملہ دیکھو کہ کوئی چارۂ کار نظر نہ آئے تو تم پر خود کو بچانا لازم ہے۔ عوام کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے آگے صبر کے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا ایسا ہے جیسا مٹھی میں انگار لینا۔ ان دنوں میں عمل کرنے والوں کو پچاس آدمیوں

Marfat.com

کے برابر ثواب ہے جو اسی طرح عمل کرتے ہوں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب؟ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے پچاس کے برابر ثواب ملے گا۔

[ترمذی، ابن ماجه]

پیارے دینی بھائیو! ایسا زمانہ جس میں برائی چاروں طرف پھیل جائے اس دور میں اپنے نیک اعمال کو مضبوطی سے قائم رکھنا چاہئے اپنے دامن کو گناہوں سے بچانا چاہئے۔ جو شخص ایسے نازک دور میں عمل پیرا ہوگا اس کو پچاس آدمیوں کا ثواب ملے گا۔ یعنی قرون اولیٰ کے پچاس مسلمانوں کے اعمال کے برابر ثواب ملے گا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنت میں

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے افضل شہید وہ ہے جو ظالم حاکم کے پاس گیا، اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اسی وجہ سے اسے قتل کر دیا گیا ایسے شہید کا ٹھکانہ جنت میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ہوگا۔

ابو عبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور اس وقت اس کا پاؤں رکاب میں تھا [یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] کون سا جہاد افضل ہے؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظالم حاکم کے سامنے حق بات کو بلند کرنا۔

[نسائی]

جنت سنواری جاتی ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مشرکین سے لڑنے کے علاوہ بھی اور کوئی جہاد ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ابوبکر! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] اللہ تعالیٰ کی زمین پر ایسے مجاہدین رہتے ہیں جو شہداء سے افضل ہیں، زمین

Marfat.com

پر چلتے پھرتے ہیں رزق پاتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ملائکہ میں ان پر فخر کرتا ہے، ان کے لئے جنت سنواری جاتی ہے جیسے ام سلمیٰ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سنوارا گیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نیکی کا حکم کرنے والے، برائیوں سے روکنے والے، اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی اور اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے ہیں۔

خاموش رہا

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں میری امت کو اپنے حکمرانوں سے کافی تکلیفیں پہنچیں گی ان سے نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس پر اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے جہاد کیا یہ وہ شخص ہے جو پوری طرح سبقت لے گیا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس نے اللہ عزوجل شانہ کے دین کو پہچانا اور اس کی تصدیق کی۔ تیسرا وہ آدمی ہے جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کو پہچانا اور اس پر خاموش رہا اگر کسی کو نیکی کرتے دیکھا تو اس سے محبت کرنے لگا اگر کسی کو غلط کام کرتے دیکھا تو اس سے ناراض رہا یہ سب اندرونی حالات کے سبب نجات پائیں گے۔

[بیہقی]

مصیبت میں ڈال دیا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی باتوں کا حکم دو، بری باتوں سے روکو اس سے قبل کہ تمہارے نیک لوگوں کی دعائیں قبول نہ ہوں اور تم معافی چاہو تو معاف نہ کیا جائے۔ اچھی طرح سمجھ لو اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا نہ رزق کو کم کرتا ہے نہ عمر میں کمی ہوتی ہے خوب سن لو! یہودی علماء اور عیسائی عابدوں نے نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا جب چھوڑ دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے پیغمبروں کی زبان سے ان پر لعنت بھیجی اور سب کو مصیبت میں ڈال دیا۔

Marfat.com

گناہوں کی مجلس

پیارے دینی بھائیو! گناہ کے کاموں سے گناہوں کی مجلس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ بری صحبت اور بری مجلس انسان کو لے ڈوبتی ہے۔

حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب زمین پر گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہو اور وہ اسے ناپسند کرے تو ایسا ہے جیسے وہاں موجود نہیں اور جو موجود نہیں لیکن اس سے راضی ہے تو وہ ایسا ہے جیسے موجود ہو۔ العیاذ باللہ۔

[ابوداؤد]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کسی جگہ یا کسی مجلس میں گناہ کا کام ہو رہا ہو تو جو بھی وہاں موجود ہے پہلے تو اسے روکنے کی کوشش کرے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو اس کو ناپسند کرے اور نفرت کا اظہار کرے تو اس کا اس طرح ناپسند کرنا اور نفرت کرنا اس کے لئے ایسا ہے جیسے وہ شخص اس بری مجلس میں شامل نہیں تھا مگر اس کے برخلاف اگر کوئی شخص اس بری مجلس میں موجود نہ ہو لیکن اس مجلس کے بارے میں سننے کے بعد دلچسپی کا اظہار کرے یا خوش ہو جائے تو اس کا اس طرح خوش ہونا اس بری مجلس میں شامل ہونے کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

سب کو عذاب

عدی بن عدی الکیندری کا بیان ہے کہ ہمارے مولیٰ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ان سے میرے جدّ امجد نے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کے باعث عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان برے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں اگر انہوں نے ایسا کیا تو اللہ عزوجل شانہٗ خاص و عام سب کو عذاب دے گا۔

[شرح السنة]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو چاہئے کہ وہ ہر حال میں امر بالمعروف کی تاکید کریں اور لوگوں کو اپنی طاقت کے مطابق برے کاموں سے روکیں تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے راضی رہے۔

دو[۲] قسم کے مسلمان

مسلمان دو طرح کے ہیں۔ ایک تو اللہ کے خاص بندے ہیں جو ہر وقت اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت کرتے ہیں اس کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ عزوجل شانہ ان کی نیکیوں سے راضی ہوتا ہے اور دوسرے عام لوگ ہیں جن کے اعمال خاص لوگوں سے کم درجہ رکھتے ہیں کیونکہ عوام الناس اکثر گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں جس سے بعض اوقات اللہ تبارک وتعالیٰ سخت ناراض ہو کر ان پر عذاب نازل فرماتا ہے تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور برائیوں کو ترک کر دیں۔ مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے خاص بندوں کو عوام الناس کے اعمال کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا سوائے اس کے کہ اگر اللہ کے خاص بندے طاقت رکھتے ہوئے امر بالمعروف کی تبلیغ نہ کریں اور اپنے سامنے برے کام ہوتے ہوئے دیکھ کر انہیں نہ روکیں تو پھر اس کوتاہی کی وجہ سے انہیں بھی عوام کے ساتھ عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

دوسروں کو نصیحت خود کو فضیحت

بے عمل مبلغ کا انجام دردناک ہے اس کے لئے سخت عذاب ہے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی وہ پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے۔ جہنمی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے۔ اے فلاں! کیا بات ہے آپ اس حال میں ہیں جب کہ آپ تو ہمیں دنیا میں نیکی کا حکم کرتے تھے اور برائی سے روکتے تھے؟ وہ شخص کہے گا میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا۔ تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود بری باتوں سے نہیں رکتا تھا۔

[بخاری شریف]

Marfat.com

سُرخ اونٹوں سے بہتر

حضرت سہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح خیبر کے دن مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ تبارک وتعالیٰ فتح عطا فرمائے گا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ عزوجل شانہٗ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے محبت ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رات بحث ومباحثہ میں گزار دی کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا۔ سبھی صبح کے وقت بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ ہر شخص کو امید تھی کہ یہ جھنڈا اسے عطا کیا جائے گا۔ صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہیں؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو پیغام بھیجو، چنانچہ وہ لائے گئے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحت یاب ہوگئے گویا کہ انہیں درد تھا ہی نہیں۔ سبحان اللہ! تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا میں اس سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا باوقار طریقے پر جاؤ یہاں تک کہ ان کی زمین پر اترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ۔ اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض سے آگاہ کرو۔ پس خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمائی تو یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

[بخاری شریف]

بنی اسرائیل کا گناہوں میں مبتلا ہونا

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوگئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پھر علماء ان کی مجلسوں میں شامل ہوتے رہے اور ان کے ساتھ کھاتے

Marfat.com

پیتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں سے ملا دیا تو ان پر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت فرمائی۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے گزر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہاں تک کہ تم انہیں پوری طرح روک لو۔

[ترمذی]

بھلائی کی کنجیاں

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ خیر خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کنجیاں انسان ہیں۔ اس بندہ کو خوش خبری ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر خواہی کے کھولنے کی اور برائی کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے اور اس بندے کے لئے ہلاکت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے برائی کو کھولنے اور بھلائی کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے۔

[ابن ماجه]

پیارے دینی بھائیو! نیک اعمال ایک طرح کے خزانے ہیں اور اسی طرح برائی کے خزانوں کو کھولنے اور برائیوں کو بند کرنے کی کنجیاں ہیں۔ چند حضرات ان کنجیوں کی طرح ہوتے ہیں جن سے وہ خزانے کھولے اور بند کئے جاتے ہیں۔ ایسے حضرات نمائندہ کی حیثیت رکھتے ہیں جو حضرات خیر کے نمائندے ہوں یعنی لوگوں میں امر بالمعروف کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں ان کے لئے ثواب کی خوش خبری ہے۔ اس کے خلاف جو برائی کے نمائندے ہیں اور برائی کو پھیلاتے ہیں وہ برائی کی کنجی ہیں ان کے لئے ہلاکت ہے۔

برابر کا ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہدایت کی طرف بلانے والے کے لئے اس کی پیروی کرنے والوں کے

Marfat.com

برابر ثواب ہے۔ جب کہ اس کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی اور برائی کی طرف بلانے والے کو اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوتا ہے جب کہ ان کے گناہوں میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی۔

[مسلم شریف]

پیارے دینی بھائیو! کسی شخص کی تبلیغ سے اگر کوئی راہ ہدایت پر آ کر نیک کام کرنے لگ جائے تو تبلیغ کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا نیک کام کرنے والے کو ملے گا کیونکہ ہدایت کی طرف بلانے والوں کا بڑا درجہ اور مقام ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ نیک کام کرنے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی ایسے ہی گناہوں اور برائیوں میں ملوث کرنے والوں کو بھی گناہ ہوتا ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے خود برائیوں سے بچ کر دوسروں کو گناہوں سے بچنے کی تاکید کرے۔

برائی دور کردے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو اس کو دور کردے۔

[ترمذی]

مسلمانوں کی سیرت آئینے کی طرح صاف ہونی چاہئے یعنی برائیوں سے پاک صاف ہونی چاہئے لہٰذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان بھائی میں کوئی برائی دیکھے تو اس کی وہ برائی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسے گناہوں سے بچنے کی تاکید کرے۔

خیر خواہی

حضرت تمیم بن اوس داری سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا کس کی خیر خواہی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اور مسلمانوں کے بادشاہوں کی اور عام مسلمانوں کی۔

[مسلم]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! خیر خواہی کس کی کرنی چاہئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی خیر خواہی کرو۔ اللہ عزوجل شانہ کی خیر خواہی یہ ہے کہ اس کی حمد وثنا اور عبادت کی جائے۔ کتاب اللہ کی خیر خواہی یہ ہے کہ اس پر یقین کے ساتھ عمل کیا جائے اور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خیر خواہی یہ ہے کہ ان کی اتباع کی جائے اور مسلمانوں کے بادشاہوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ راہِ حق پر چلنے کے لئے ان کی مدد کی جائے اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ نیک کام کرنے کا حکم دیا جائے اور انہیں برے کاموں سے روکا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ماں مشرکہ تھی اور میں اس کو بار بار اسلام کی دعوت دیتا رہا۔ ایک روز میں نے اسلام کی دعوت دی تو مجھے اس نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ ناگوار باتیں سنائیں۔ میں روتا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا اور وہ انکار کرتی رہتی تھی اور آج جب میں نے اسے اسلام کی دعوت دی تو آپ کے بارے میں اس نے بہت ناگوار باتیں سنائیں لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ سے دعا کیجئے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کو ہدایت دے! سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً دعا کی کہ اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ میں آپ کے پاس سے نہایت خوش ہو کر نکلا کیونکہ آپ نے میری ماں کے لئے دعا کی تھی۔ گھر پہنچ کر جیسے ہی میں دروازہ کھولنا چاہا تو میری ماں نے پیروں کی آہٹ سن کر کہا ابو ہریرہ! وہیں ٹھہرو! میں نے نہانے کے پانی گرنے کی آواز سنی۔ اتنے میں میری ماں نے قمیص پہنی اور جلدی میں چادر نہیں اوڑھی اور دروازہ کھول کر کہا اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ سبحان اللہ! میں نے واپس لوٹ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خوش خبری دی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل شانہ کا شکریہ ادا کیا اور دعاء خیر عطا فرمائی۔

Marfat.com

شراب کے مٹکے توڑ ڈالے

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک بار کہیں جا رہے تھے۔ چلتے چلتے دجلہ کے کنارے پہنچے دیکھا کہ شراب کے مٹکے کشتی سے اتارے جا رہے ہیں۔ پوچھا ان میں کیا ہے۔ کشتی والے نے کہا شراب ہے جو خلیفۂ وقت، معتصم باللہ کے لئے آئی ہے۔ وہ دس مٹکے تھے۔ حضرت کو غصہ آیا اور کشتی والے کی لکڑی مانگ کر انہوں نے نو مٹکے یکے بعد دیگرے توڑ ڈالے اور ایک مٹکا چھوڑ دیا چونکہ یہ شراب خلیفہ کے لئے لائی گئی تھی۔ اس لئے ان کو براہِ راست خلیفہ کے یہاں بھیج دیا گیا۔ معتصم باللہ نہایت ہیبت ناک صورت میں بیٹھ کر اجلاس کیا کرتا تھا، لوہے کی ٹوپی پہنتا، لوہے کی زرہ اوڑھتا اور لوہے کی کرسی پر بیٹھتا تھا۔ معتصم نے نہایت کڑک دار اور ہولناک آواز سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ حضرت شیخ نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے کیا وہ سب آپ کو بھی معلوم ہے۔ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ورنہ میں یہاں تک نہیں لایا جاتا۔ معتصم یہ جواب سن کر برہم ہوا اور پوچھا تم نے یہ حرکت کیوں کی؟ کیا تم محتسب ہو؟ شیخ نے فرمایا ہاں۔ میں محتسب ہوں! خلیفہ نے کہا تم کو کس نے محتسب بنایا؟ آپ نے فرمایا جس نے تم کو خلیفہ بنایا! خلیفہ نے کہا کوئی دلیل ہے؟ فرمایا ہاں۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ۔

[القرآن]

معتصم یہ جواب سن کر شیخ کی بیباکی سے بہت متاثر ہوا اور کہا ہم نے تم کو آج سے محتسب بنایا مگر یہ بات بتاؤ کہ ایک مٹکا تم نے کیوں چھوڑ دیا؟ آپ نے فرمایا جب میں نے نو مٹکے توڑ ڈالے تو نفس میں خیال آیا کہ اے ابوالحسن تو نے بڑی ہمت کا کام کیا کہ خلیفہ وقت سے بھی نہیں ڈرا۔ میں نے اسی وقت ہاتھ روک لیا کیونکہ پہلے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے توڑا تھا اگر یہ توڑوں گا نفس کے لئے ہوگا اسی لئے دسواں مٹکا چھوڑ دیا۔ سبحان اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اچھوں کے تصدق ہمیں بھی نفس کی مخالفت کی توفیق عطا کرے۔

وہ جید علماء کرام جن کا اثر و رسوخ قوم میں برقرار ہے ان کو چاہئے کہ وہ امراء اور حکماء

Marfat.com

کے سامنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہوں۔ مگر آج کوئی سیاسی دباؤ میں آ کر چشم پوشی کرتے ہوئے نظر آتا ہے تو کوئی حق گوئی کو پس پشت ڈال کر ذاتی مفاد کے لئے کوشاں ہے کوئی اپنی عزت وشہرت برقرار رکھنے کے لئے امراء کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

تین گروہ

برائی سے روکنے والے [نہی عن المنکر] تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اوّل بادشاہ اور حاکم جو منع کرنے کی طاقت وقدرت رکھتے ہیں۔ دوسرے علماء جو زبان سے منع کرنے والے ہیں۔ تیسرے دل سے برا جاننے والے یہ عام لوگ ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص برا کام ہوتے ہوئے دیکھے اور منع کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین مرتبہ کہے الٰہی! بلاشبہ یہ برا کام ہے۔ اگر ایسا کہہ دے گا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ثواب اس کو ملے گا۔

[غنیة الطالبین]

امام احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

اگر اس بات کا گمان غالب ہے کہ منع کرنے سے بھی برائی دور نہ ہوگی اور برائی کرنے والا اس پر جما رہے گا تو ایسی صورت میں اسے منع کرنا چاہئے یا نہیں؟ اس سلسلے میں امام احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دو قول مروی ہیں۔ ایک سے منع کرنا واجب ثابت ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ منع کرنے سے باز آ جائے، اس کے دل میں نرمی پیدا ہو جائے، اس کو اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے توفیق مل جائے۔ منع کرنے والے کی سچائی کی برکت سے اس کو ہدایت مل جائے اور وہ اپنے برے عمل سے باز آ جائے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جب تک اس بات کا یقین کامل نہ ہو کہ منع کرنے سے برائی دور ہو جائے گی، اس وقت تک منع کرنا واجب نہیں کیونکہ روکنے کا مقصد یہی ہے کہ برائی دور ہو جائے اگر قوی امکان ہے کہ برائی دور نہ ہوگی تو ترک نصیحت اولیٰ ہے۔

[غنیة الطالبین]

Marfat.com

نصیحت تنہائی میں کرنی چاہیئے

اگر ممکن ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر [یعنی اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا] تنہائی میں کرے کیونکہ تنہائی میں نصیحت کا دل پر اثر زیادہ ہوتا ہے اور آدمی بری باتوں سے بچ جاتا ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی کو علیحدگی میں نصیحت کرتا ہے وہ اسے سنوارتا ہے اور جو لوگوں کے سامنے نصیحت کرتا ہے وہ گویا ان کا عیب بیان کرتا ہے اگر تنہائی میں نصیحت کرنے کا اثر نہ ہو تو مجمع عام میں نصیحت کرنا چاہیئے اور اس سلسلے میں دوسرے لوگوں سے بھی مدد لے اگر یہ صورت بھی کارگر نہ ہو تو پھر حکومت کے آدمیوں سے مدد لے۔ بہر حال خلافِ شرع کاموں کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ جس قوم نے یہ روک ٹوک ختم کردی اور اس کام سے غافل ہوگئی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی مذمت کی ہے۔ روایت ہے کہ اللہ عزوجل شانہ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ میں تمہاری قوم میں سے چالیس ہزار نیکوں اور ساٹھ ہزار بروں کو ہلاک کروں گا۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے عرض کیا برے تو خیر اپنے کئے کی سزا پاتے ہیں لیکن نیکوں کو ہلاک کرنے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ نے ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ میری ناراضگی پر ناراض نہیں ہوئے اور بروں کے ساتھ کھانے پینے میں برابر کے شریک رہے۔

[غنية الطالبين]

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پانچ شرائط

[۱] جس نیکی کا حکم کرے اور جس بدی سے روکے اس کا خود عامل ہو۔

[۲] اللہ عزوجل شانہ کی خوشنودی حاصل کرنے، دین کو مضبوط کرنے اور اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے ہو۔ ریا شہرت اور نفس کی بیجا تعریف مقصود نہ ہو۔ اگر منع کرنے والا سچا اور مخلص ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی، توفیق خداوندی شامل ہوگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی حمایت کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جمادے گا"۔ پھر ارشاد باری تعالیٰ

Marfat.com

ہے" اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور احسان کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔" جب اخلاص کے ساتھ عمل کروگے تو کامیابی ہوگی۔

[۳] امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نرمی اور محبت کے ساتھ ہونا چاہئے۔ بدخلقی اور سختی کے ساتھ نہ ہوتا کہ نیک مقصد حاصل ہو اور برائی کرنے والوں کو شیطان کے چنگل سے آزادی حاصل ہو جو رب کی نافرمانی کو اس کی نظر میں آراستہ کر کے لایا اور برائی کرنے والوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ شیطان کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس گنہ گار کو تباہ کر دے اور دوزخ میں پہنچا دے۔ قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" شیطان اپنے گروہ والوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ دوزخی ہو جائیں"۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا" اللہ کی کتنی رحمت ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ بدخلق اور سخت ہوتے تو یقیناً یہ لوگ آپ کے گردوپیش سے پراگندہ ہو جاتے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر فرعون کے پاس بھیجا تو فرمایا۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ،

اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کر لے یا [اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے] ڈر جائے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے۔ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک کسی قوم میں یہ تین باتیں نہ ہوں، اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اس کے لئے زیبا نہیں وہ تین خصلتیں یہ ہیں جس بات کا حکم کرے خود اس پر عمل بھی کرے، جس بری بات سے منع کرے اس سے اچھی طرح واقف ہو اور جو کچھ کہے نرمی اور شفقت کے ساتھ کہے۔

[۴] امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں نرمی کے ساتھ ساتھ صبر کرنے والا اور بردبار بھی ہو، قوت برداشت کا مالک ہو، خوش خلق نرم مزاج ہو۔ اپنی نفسانی خواہشات پر قابو رکھتا ہو، پیشوا اور رہنما ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: "ہم نے ایک جماعت

Marfat.com

بنائی جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتی ہے"۔

حضرت لقمان علیہ السلام کے قصے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اچھے کام کا حکم دے بری بات سے روک جو کچھ تجھے دکھ پہنچے اس پر صبر کر یہ بڑے حوصلے کا کام ہے"۔

[۵] جس نیک کام کا حکم کرے خود بھی اس پر کاربند ہو اور جن برائیوں سے دوسروں کو روکے خود بھی ان سے بچے تا کہ دوسرے لوگ اسے دلیل نہ بنائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور قابلِ ملامت ٹھہرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تم دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے"۔ ایک شاعر کا قول ہے:

لَاتَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَاْتِیَ مِثْلَهٗ
عَارٌ عَلَیْکَ اِذَا اَتَیْتَ عَظِیْمٌ

جس بات کو تو خود کرتا ہے اس سے دوسروں کو نہ روک، اگر ایسا کرے گا تو تیرے لئے بڑی شرم کی بات ہوگی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ توریت میں آیا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو مجھے یاد دلاتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے دوسروں کو میری طرف بلاتا ہے اور خود مجھ سے بھاگتا ہے، تیرا یہ ڈرانا بیکار ہے اس آخری فقرے سے مراد یہ ہے کہ جو دوسروں کو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے مگر اپنے آپ کو چھوڑ دیتا ہے اس کا یہ نصیحت کرنا بیکار ہے اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے اسے خوب جانتا ہے۔
[غنیة الطالبین]

معروف اور منکر

جو بات کتاب یعنی قرآن مقدس اور احادیث اور عقل کے موافق ہو وہ معروف ہے اور جو بات اس کے خلاف ہو وہ منکر اور بدی ہے۔ معروف اور منکر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن کا واجب ولازم ہونا یا حرام ہونا عوام اور خواص سب جانتے ہیں۔ واجب ہونا مثلاً پانچوں وقت کی نماز، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، حج وغیرہ کی فرضیت اس سے سبھی واقف

Marfat.com

ہیں اور حرام ہونا مثلاً زنا، شراب نوشی، چوری راہ زنی، سود خوری، ایسے گناہوں سے روکنا عوام کے ذمہ بھی اسی طرح ہے جس طرح خواص کے ذمہ ہے۔

دوسری قسم ہے جسے خواص کے علاوہ عوام نہیں جانتے مثلاً ان باتوں پر اعتقاد جو باری تعالیٰ کے بارے جائز اور ناجائز ہیں۔ اس قسم میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر علماء کا کام ہے۔ عام آدمی کو جائز نہیں کہ عالم سے معلومات حاصل کرنے سے پہلے ایسے امور کا رد یا انکار کرے۔

[غنية الطالبين]

اَدب ضروری ہے

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلے با ادب ہو جاؤ پھر علم حاصل کرو۔ ابو عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے بیان کیا جاتا ہے کہ فلاں عالم کو تمام اگلوں اور پچھلوں کے برابر علم ہے تو مجھے اس سے نہ ملنے کا افسوس نہیں ہوتا لیکن اگر مجھے معلوم ہو کہ فلاں شخص کو ادب نفس حاصل ہے تو مجھے اس سے ملنے کی آرزو ہوتی اور ملاقات نہ ہونے کا افسوس ہوتا اس موقع پر ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ ایک شہر ہے جس کے پانچ قلعے ہیں۔ ایک سونے کا دوسرا چاندی کا تیسرا لوہے کا چوتھا اینٹوں کا اور پانچواں کچی اینٹوں کا۔ جب تک حفاظت کرنے والے کچی اینٹوں کے قلعہ کی حفاظت کریں گے تب تک دشمن دوسرے قلعوں کی طرف راغب نہیں ہوگا۔ اگر قلعہ والے اس کی حفاظت چھوڑ دیں گے تو دشمن دوسرے قلعے کی طرف راغب ہوگا۔ یہاں تک کہ سارے قلعوں کو ویران کر دے گا۔ یہی مثال ایمان کی ہے۔ اس کے پانچ قلعے ہیں۔ پہلا قلعہ یقین کا ہے دوسرا اخلاص کا، تیسرا فرائض کا، چوتھا ایمان وسنن کا اور آخری قلعہ حفظ وآداب [مستحبات کی پابندی] کا۔ جب بندہ مستحبات کی پابندی ترک کر دے گا تب شیطان سنن وایمان پھر فرائض، پھر اخلاص پھر یقین پر حملہ کر دے گا۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ہر معاملہ میں مستحب کا پابند رہے۔

[غنية الطالبين]

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ

اسلام میں تبلیغ بڑی اہم عبادت ہے۔ تمام عبادتوں کا فائدہ خود اپنے آپ کو ہوتا ہے مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے۔ درہ بنت ابولہب سے روایت ہے کہ کسی نے حضور انور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین بندہ کون ہے؟ تو حضور اقدس تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی باتیں بتانے والا، برائیوں سے روکنے والا، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اچھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ اللہ کا بھی خلیفہ ہے اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی اور اس کی کتاب کا بھی خلیفہ ہے۔ اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اس پر ظالم بادشاہ مسلط ہوں گے اور ان کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

[تفسیر نعیمی]

بہترین جہاد

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بھلائی کا حکم دو برائی سے منع کرو تمہاری زندگی بخیر گزرے گی۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تبلیغ بہترین جہاد ہے۔

[تفسیر کبیر]

مبلغ بن جاؤ

اے مسلمانو! نہ تو دنیا ہی میں مشغول ہو جاؤ کہ تبلیغ کو چھوڑ دو اور نہ تم دنیا کو چھوڑ کر مبلغ ہی بن جاؤ بلکہ تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو زندگی بھر تبلیغ اور دعوت خیر کرے اچھی طرح عالم بنے اور اپنا مقصد زندگی اسے بنائے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے ہر مسلمان پر عالم بننا فرض نہیں بلکہ ان میں ایک جماعت علماء کی بھی ہونی چاہئے۔ جب ہر شہر میں ڈاکٹر، حاکم، دکاندار وغیرہ ضرور ہونا چاہئے تو ہر شہر میں عالم بھی ہونا چاہئے کہ ان لوگوں سے دنیاوی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور عالم سے دینی حاجت روائی

Marfat.com

ہوتی ہے۔تبلیغ میں پہلے نرمی کی جائے پھر سختی کی جائے۔

[تفسیر نعیمی]

پیاری اُمّت

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت دو قسم کی ہے۔ایک وہ جن کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی ہیں اور جن پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ماننا فرض ہے اسے امتِ دعوت کہتے ہیں۔دوسری امت وہ ہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح طور پر مان بھی لیا اور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان بھی لائے، انہیں امت اجابت کہتے ہیں۔سارا عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت دعوت ہے اور تمام مسلمان امت اجابت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت اجابت تمام امتوں سے پیاری ہے دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امتوں سے افضل ہے خود قرآن ارشاد فرماتا ہے ''تم بہتر ہو ان امتوں میں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اے محبوب کی امت! تم ساری گزشتہ امتوں سے بہتر ہو تمہیں لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا کہ تم ہی قیامت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں گواہی دو گے اور گواہ مدعی کو بڑا پیارا ہوتا ہے۔تو تم سارے انبیاء علیہم السلام کو پیارے ہوئے تمہارے ذریعہ لوگوں میں تبلیغ ہوگی اور کافر مسلمان ہوں گے۔تمہارے ہی ذریعہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آئیں گی تمہاری ہی بقاء سے لوگوں کی بقا ہوگی۔تمہاری شان یہ ہونی چاہئے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق دنیا والوں کو بھلائی سکھائے۔ برائیوں سے بچائے تم اللہ عزوجل شانہ پر بھروسہ رکھو۔اگر تبلیغ کرتے ہوئے تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو برداشت کرو۔جیسے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں ایسے ہی آپ کی امت ساری امتوں کی سردار ہے۔آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے صحابہ سے افضل دوسری تمام امتیں امت محمدیہ میں ہونے کی تمنا کرتے تھے۔ اللہ عزوجل شانہ نے دیگر امتوں کو نسبی ناموں سے پکارا ''یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْل یاَ یُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْا'' مگر اس پیاری

Marfat.com

امت کو "یٰۤاَیُّهَاَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" کے دل کش و پیارے خطاب سے نوازا۔ پچھلی امتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں مگر اس امت میں تا قیامت ایک فرقہ حق پر رہے گا۔ اس امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح دین کی خدمت کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے مسلمانو! تم سے امتوں کا ستر[۷۰] کا عدد پورا ہوا ان سب میں تم افضل اور اللہ عزوجل شانہ کو زیادہ پیارے ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت جنتی ہے سوائے منکر کے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے میرے رب نے وعدہ کرلیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار شخص بغیر حساب وعذاب جنت میں جائیں گے جن میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار اس کے طفیلی ہوں گے۔ امام بغوی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آقائے دوعالم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت ہم سے پہلے دیگر انبیاء کرام پر حرام ہے اور ہماری امت سے پہلے دیگر امتوں پر حرام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاحِ لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں میری امت کی ہوں گی اور باقی چالیس صفیں ساری امتوں کی۔

[تفسیر نعیمی]

پیارے دینی بھائیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں سرورِ کائنات مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ ہمارا رتبہ ایسا ہے کہ کوئی امت ہمارے رتبے تک پہنچ نہیں سکتی۔ ہم افضل الامم ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم دین کی تبلیغ کریں، اسلام کی اشاعت میں کوشاں رہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں۔

اپنے رب کی طرف بلاؤ

پیاری دینی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم ہر ایک کو اسلام کی دعوت دیں اس کے فضائل

Marfat.com

ومحاسن سے آگاہ کرائیں اور لوگوں کو نیک کام کرنے کی طرف راغب کریں اور بری باتوں سے روکیں لیکن اس انداز سے یہ کام انجام دیں کہ دل پر اس کا اثر ہو۔ حسن اخلاق کے ساتھ ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں اور حکمت اور اچھی تدبیر سے کام لیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ،

اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ۔ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۴ ع ۲۲]

یعنی مخلوق کو دین اسلام کی دعوت دیں۔ پکی تدبیر سے وہ دلیل مراد ہے جس سے حقانیت واضح ہوجائے اور شبہات ختم ہوجائیں اور اچھی نصیحت سے مراد ترغیبات اور ترہیبات ہیں۔

حق بات کہنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی کہ ہم تنگی، آسانی خوشی اور ناخوشی اور ہم پر ترجیح دیئے جانے میں بات سنیں گے اور مانیں گے اور امارت کی اہلیت رکھنے والوں سے امارت پر جھگڑا نہیں کریں گے ہاں اگر ان باتوں کا کھلم کھلا کفر کیا جارہا ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل موجود ہے۔ نیز یہ کہ ہم جہاں بھی ہوں حق بات کہیں گے۔ احکام الٰہی کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے۔

[ریاض الصالحین]

نفرت کا اظہار

ام المومنین ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب تم پر کچھ لوگ حاکم بنائے جائیں گے کہ تم ان کے بعض کاموں کو اچھا سمجھو گے اور بعض کاموں کو برا سمجھو گے تو جس نے نفرت کا اظہار کیا وہ بریٔ الذمہ ہوگیا اور جس نے انکار کیا وہ محفوظ ہوگیا لیکن جو راضی ہوا اور ان کے پیچھے چلا [وہ

Marfat.com

محفوظ نہ ہوگا] صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیکن ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ حضور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز ادا کرتے رہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے دل سے برا سمجھا لیکن ہاتھ یا زبان سے انکار کی طاقت نہیں رکھتا وہ گناہ سے بچ گیا اور اس نے اپنی ذمہ داری ادا کردی اور جس نے حسب طاقت انکار کردیا وہ بھی اس گناہ سے محفوظ رہا اور جو ان کے کاموں پر راضی ہوا، ان کا پیروکار ہوا وہ گناہ گار ہے۔

[ریاض الصالحین]

سونے کی انگوٹھی

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا پھر فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک آگ کی چنگاری ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے۔ صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا اپنی انگوٹھی اٹھالو اور اس سے نفع حاصل کرو اس نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ اسے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے۔

[ریاض الصالحین]

بدترین حاکم

حضرت ابوسعید بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبید اللہ بن زیاد کے پاس تشریف لے گئے اور کہا اے لڑکے! میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین حاکم وہ ہیں جو ظلم وستم کرتے ہیں لہٰذا تو اپنے آپ کو ان میں شمار ہونے سے بچا۔ ابن زیاد نے کہا بیٹھ جاؤ! تم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں بھوسہ کے مثل ہو۔ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا ان کے لئے بھی بھوسہ تھا۔ بے شک بھوسہ ان کے بعد یا ان کے غیر میں ہے [یعنی ان میں

Marfat.com

سے کوئی ناکارہ یا برا نہ تھا]

[ریاض الصالحین]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز تبلیغ

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سید صاحب کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی دل میں خیال پیدا ہوا کہ سونے کی انگوٹھی پہننا تو حرام ہے آپ [آلِ رسول] سادات کرام کا ادب واحترام بہت زیادہ کرتے تھے۔ آپ نے دل میں سوچا کہ اگر حاضرانِ مجلس کے سامنے منع کروں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ سید صاحب ناراض ہو جائیں اور آپ سید صاحب کو ناراض کرنا نہیں چاہتے تھے اور دوسری طرف امر بالمعروف دامن گیر تھا۔ آپ نے حسن تدبیر سے کام لیا اور سید صاحب سے فرمایا حضور یہ انگوٹھی مجھے بہت پسند ہے اگر آپ عنایت فرمائیں تو بڑی نوازش ہوگی۔ سید صاحب نے فوراً انگوٹھی اتاری اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کی۔ آپ نے جیب میں رکھ لیا پھر کچھ دنوں کے بعد کچھ اور سونا ملا کر زیور تیار کرائے اور سید صاحب کی صاحبزادی کو بطور ہدیہ پیش کئے۔ جب سید صاحب صورت حال سے آگاہ ہوئے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کافی متاثر ہوئے۔

محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تبلیغ

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ لوگوں کی اجتماعات میں تشریف لے جاتے اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے۔ فرماتے اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ گردانو۔ ابولہب آپ کے پس پشت کہا کرتا اے لوگو! یہ تمہیں تمہارے باپ دادا کے دین سے پھیرنا چاہتے ہیں ان کے قریب نہ جانا۔ بعض کفار قریش حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جادوگر بعض شاعر اور بعض کاہن ومجنون تک کہتے تھے۔ [توبہ نعوذ باللہ] بعض بدبخت کافر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ انور پر کوڑا کرکٹ پھینکتے، آپ کے دروازہ پر خون ڈالتے، راستوں میں کانٹے وغیرہ بچھاتے اور جسم اطہر پر پتھر پھینکتے تھے۔ یہ بدبخت ایسے شقی تھے کہ ان میں سے ایک نے

Marfat.com

سجدے کی حالت میں اتنی شدت سے گردن کو دبایا۔ قریب تھا کہ آپ کی چشمان مبارک باہر نکل پڑتیں۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گلا مبارک خوب شدت سے دبایا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ درمیان میں آ گئے اور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ ایا اس بد بخت نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی اور سر کو اس زور سے گھسیٹا کہ داڑھی کے اکثر بال اکھڑ گئے اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک زخمی کر دیا۔

[مدارج النبوۃ، جلد دوم]

ماں کی بات نہ مانی

ایک رات امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے۔ سحری کے وقت ایک ایسے گھر سے گزرے جہاں سے ایک عورت کی آواز آئی اپنی بیٹی کو کہہ رہی تھی اٹھو اور دودھ میں پانی ملا دو۔ لڑکی نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے اور اس حکم کا سارے شہر میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ ماں نے کہا اٹھ! یہاں نہ عمر [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] دیکھ رہا ہے نہ اعلان کرنے والا۔ لڑکی نے جواب دیا خدا کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کی خلاف ورزی نہیں کروں گی اور اس کی مخالفت کی مرتکب نہ ہوں گی۔ صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کو بلایا اور کہا فلاں گھر میں چلے جاؤ وہاں ایک خوبصورت لڑکی ہوگی اگر ابھی تک اس نے کسی سے نکاح نہیں کیا ہے تو اس سے نکاح کر لو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے نیک اور صالح اولاد دے۔ عاصم راضی ہو گئے اور اس لڑکی سے نکاح کر لیا۔

[شواھد النبوۃ]

بت کی آنکھوں سے آنسو جاری

حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بہت بڑے عالم باعمل اور ولی کامل تھے۔ نوجوان لڑکوں کو تعلیم دیتے، ایک دن کچھ نوجوان مدرسہ دیر سے پہنچے۔ آپ نے پوچھا تم لوگ اتنی

Marfat.com

دیر سے کیوں آئے۔ انہوں نے جواب دیا حضرت آج اتوار کا دن ہے۔ عیسائی سبھی گرجا گھر میں جمع ہوکر عبادت کرتے ہیں ہم لوگ وہیں دیکھنے گئے تھے۔ آپ نے پوچھا تم وہاں کون سا کام انجام دے کر آئے ہو وہ نوجوان لڑکے کہنے لگے حضرت ہم مسلمان ہیں گرجا گھر میں ہمارا کیا کام ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اتوار کو ہمارے ساتھ چلنا پھر دیکھنا کہ گرجا گھر میں مسلمانوں کو کیا کام ہوتا ہے۔ سب لڑکے تعجب کرنے لگے۔ جب اتوار کا دن آیا تو حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو کر کے لباس پہن کر سبھوں کو ساتھ لے کر گرجا گھر پہنچے۔ دیکھا کہ شہر کے تمام عیسائی اپنے طور پر ہاتھ باندھے عبادت میں مشغول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر بڑے بت کے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ حضرت نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سورہ مائدہ کی یہ آیت کریمہ سوالیہ انداز میں پڑھنے لگے:

یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو، اللہ کے سوا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۷ ع ۶]

یہ آیت کریمہ سنتے ہی پتھر کے بت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگیا اور وہ بت زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر ٹکڑا بلند آواز سے کلمۂ شہادت "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" پڑھنے لگا یہ حال دیکھ کر تمام عیسائی گھبرا کے حضرت شیخ نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں پر گر گئے اور کلمہ طیبہ پڑھ کر سبھی اسلام میں داخل ہوگئے۔ سبحان اللہ!

حضرت نے اپنے شاگردوں سے مخاطب ہوکر فرمایا دیکھا تم نے کہ گرجا میں مسلمانوں کا کیا کام ہوتا ہے۔ یہ سن کر شاگردوں کی آنکھوں سے مسرت کے آنسو جاری ہوگئے۔

ہر شخص اپنے گھر والے کا مبلغ

پیارے دینی بھائیو! ہر گھر کا بزرگ جن کا رعب و دبدبہ گھر والوں پر قائم ہے ان کو اپنے

Marfat.com

گھر کی تبلیغ کرنا چاہئے یعنی اپنے گھر والوں کو سیدھی راہ بتائیں۔ نیک کاموں کی ترغیب دیں اور برے کاموں سے روکیں۔ اگر گھر میں خلافِ شرع کوئی کام ہو رہا ہو اس کو منع کریں۔ اگر بچے گھر میں ٹی وی، وی سی آر دیکھیں تو فوراً سختی کے ساتھ منع کریں اور ساتھ ہی ساتھ بڑوں کو بھی گانے بجانے اور دیگر خلافِ شرع جو کام کرتے ہوں اس سے روکیں، گھر کی عورتوں کو تاکید کریں کہ نماز کی پابندی کریں اور پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں، اچھے اخلاق کی تعلیم دیں، لوگوں سے ملنے جلنے کے اسلامی طریقے سکھائیں اسلامی سلام وکلام کا انداز بتائیں، انگریزی تہذیب وتمدن سے گھر والوں کو دور رکھیں کیونکہ صرف اپنے آپ کو بچانا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے خاندان والوں کو اپنے ماتحت میں رہنے والوں کو، اپنے گھر والوں کو بھی گناہ کے کاموں سے بچانا ضروری ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اپنی رعیت کے متعلق سوال کئے جاؤ گے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم کو ہمارے گھر والوں کے متعلق بھی پوچھا جائے گا والدین کو اپنی اولاد کے بارے سوال کیا جائے گا کہ تم نے اس کو نیک کام کی ترغیب دی یا نہیں، اچھی باتوں کا حکم دیا یا نہیں، بری باتوں سے روکا یا نہیں؟ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گھر والوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔

فیشن پرست

پیارے دینی بھائیو! اس دور میں مسلمانوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا ہے اور نئے فیشن میں اپنے آپ کو فنا کر دیا ہے مسلمان اس وقت تک ترقی کی طرف گامزن نہیں ہو سکتے جب تک کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل نہ کریں۔ اسی لئے مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ:

نئے تعلیم یافتہ لوگوں نے مسلمانوں کی موجودہ پستی اور ان کی بیماریوں کا علاج یہ سوچا ہے کہ مسلمان مغربی تہذیب میں اپنے آپ کو فنا کر ڈالیں اس طرح کہ مرد تو داڑھیاں منڈوا دیں اور مونچھیں لمبی کریں۔ کوٹ، پتلون، ہیٹ، استعمال کریں، نماز کو خیر باد کہہ دیں اور اپنے کو ایسا ظاہر کریں کہ یہ کسی انگریز کے فرزند ہیں اور عورتوں کو گھر سے باہر نکالیں، پردہ

Marfat.com

نہ کریں، اپنی بیویوں کو ساتھ لے کر بازاروں، کمپنی، باغوں اور تفریح گاہوں میں گھومتے پھریں، رات کو بیگم کے ساتھ سنیما جائیں اگر کوئی ان کو اچھی باتوں کا حکم دے ان کو برائیوں سے روکے تو انہیں ملایا بڈھا کہہ کر ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اگر قوم کا یہی حال رہا تو پھر تباہی اور بربادی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ ہمیں چاہئے کہ ان برائیوں کو چھوڑ دیں، اسلامی تہذیب وتمدن کو اپنائیں، خود اچھی باتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اچھی باتوں کا حکم دیں، خود برائیوں سے دور رہیں اور دوسروں کو بھی برائیوں سے منع کریں۔

اے اللہ! تو گواہ ہو جا

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں ملک شام میں تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا۔ آپ نے پوچھا یہ پانی کہاں سے لائے ہو؟ میں نے تو ایسا خوشگوار پانی نہیں دیکھا۔ آسمان کا پانی بھی ایسا اچھا نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا ایک نصرانی بڑھیا کے گھر سے لے کر آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کرنے کے بعد اس بڑھیا کے پاس تشریف لے گئے اور کہا اے بڑی بی! اسلام لے آؤ اللہ تبارک وتعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر بھیجا ہے۔ بڑھیا نے اپنے سر سے چادر اتار دی اس کے بال سفید دوب کی طرح تھے اور کہا میں انتہائی بوڑھی ہو چکی ہوں اور اب میری موت کے دن بالکل قریب ہیں [یعنی اب میں کیا اسلام لاؤں گی] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ ہو جا کہ میں تبلیغ کر چکا۔ اسلق فرماتے ہیں کہ میں نصرانی المذہب اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے برابر اسلام کی دعوت دیتے رہے اور فرماتے رہے کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تم سے مسلمانوں کی امانتوں میں مدد لیا کروں۔ جب تک تم نصرانی ہو میرے لئے حلال نہیں کہ میں مسلمانوں کی امانتوں کے سلسلے میں تم سے کوئی کام لوں کیونکہ تم دین پر نہیں ہو۔ میں ہمیشہ انکار کرتا رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دین میں کوئی جبر نہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات کا پیمانہ لبریز ہو چکا تو مجھے آزاد کر دیا اور فرمایا جہاں تیرا جی چاہے چلا جا۔ [یہ قصہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے]

[سنی فضائل اعمال]

Marfat.com

امر بالمعروف کی چند صورتیں

[۱] اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ ان سے کہے تو وہ اس کی بات مان لے گا اور بری بات سے باز آجائے گا تو امر بالمعروف واجب ہے [۲] اگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو ترک کرنا افضل ہے [۳] اگر معلوم ہو کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صبر نہ کر سکے گا یا اس کی وجہ سے فتنہ وفساد پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی جب بھی چھوڑنا افضل ہے [۴] اگر معلوم ہو کہ وہ اگر اسے ماریں گے تو صبر کر لے گا تو ان لوگوں کو برے کام سے منع کرے اور یہ شخص مجاہد ہے [۵] اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے نہ ہی گالیاں دیں گے تو اسے اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ امر بالمعروف کرے۔

[عالمگیری]

امر بالمعروف کے متعلق چند ضروری مسائل

- اگر اندیشہ ہے کہ اگر امر بالمعروف کرے گا تو اسے قتل کر ڈالیں گے یہ جانتے ہوئے اس نے کیا اور لوگوں نے مار ہی ڈالا تو یہ شہید ہوا۔

[عالمگیری]

- امراء کے ذمہ امر بالمعروف ہاتھ سے ہے کہ اپنی قوت سے کام لیں اور علماء کے ذمہ زبان سے ہے کہ اچھی بات کرنے اور بری بات سے روکنے کو زبان سے کہہ دیں اور عوام الناس کے ذمہ دل سے برا جاننا ہے۔

[عالمگیری]

انتباہ

یہاں عوام سے مراد وہ لوگ ہیں کہ ان میں نہ ہاتھ سے روکنے کی ہمت ہے اور نہ زبان سے منع کرنے کی جرأت۔ جس نے کسی کو برا کام کرتے دیکھا اور خود بھی اس برے کام کو کرتا ہے تو اس برے کام سے منع کر دے کیونکہ اس کے ذمہ دو چیزیں واجب ہیں۔ برے کام کو چھوڑنا اور دوسرے کو برے کام کرنے سے منع کرنا۔ اگر ایک واجب کو چھوڑ دیتا ہے تو

Marfat.com

دوسرے واجب کو کیوں چھوڑے۔

[عالمگیری]

● کسی نے گناہ کیا پھر سچے دل سے تائب ہوگیا تو اسے یہ نہ چاہئے کہ قاضی یا حاکم کے پاس اپنے جرم کو اس لئے پیش کرے کہ حدِ شرع قائم کی جائے کیونکہ پردہ پوشی بہتر ہے۔

[عالمگیری]

● ایک شخص کو دوسرے کا مال چراتے دیکھا اگر مالک کو خبر کر دیتا ہے تو چور اس پر ظلم کرے گا تو خبر نہ کرے اور یہ اندیشہ نہ ہو تو خبر کر دے۔

[عالمگیری]

گناہ کا وبال

حضرت بلال بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ جب تک چھپا رہتا ہے اس وقت تک گناہ کرنے والے کے سوا کسی اور کو نقصان نہیں پہنچتا ہے اور جب سامنے آجاتا ہے اور اس کی اصلاح نہیں کی جاتی تو اس کا نقصان عام لوگوں پر پہنچتا ہے۔ لوگوں پر لازم ہے جس سے گناہ سرزد ہو رہا ہے اس کو روکیں اور گنہ گار کی اصلاح کریں لیکن اگر خاموش رہتے ہیں تو اس سے گناہ کی خرابی اور وبال بڑھ جاتا ہے اور سب لوگ اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں اس طرح بدکاروں کی بدکاری میں نیکو کار بھی شریک ہو جاتے ہیں اگر انہوں نے روکا اور نصیحت کی تو یہ شرکت ختم ہو جاتی ہے [یعنی نیکو کار بدکاروں کی لپیٹ میں نہیں آتے]

[غنیۃ الطالبین]

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ صَلٰوۃً وَّ سَلَامً
مَّا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔

صبر اور شکر کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنَ۔

تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲ ع ۳]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ بندہ اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی ناشکری نہ کرے بلکہ ہر حال میں اس کا شکر ادا کرتے رہے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کا شکر ادا کرنا اور مصیبتوں پر صبر کرنا بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ صبر کرنے والے کا اللہ تبارک وتعالیٰ مددگار ہے اور صبر کرنے پر اجر عظیم عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ شکر اور صبر کرنے والے کو پسند فرماتا ہے ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں رب تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں اور ہر مصیبت پر صبر کریں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے شاکرین وصابرین بندوں میں سے ہوں۔

صبر روشنی ہے

حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ترازو کو بھر دے گا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے۔ قرآن مجید ترے موافق یا مخالف حجت ہے ہر انسان اس حال

Marfat.com

میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے یا تو اسے آزاد کرتا ہے یا تباہ کرنے والا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے مالکِ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ نے انہیں عطا فرمایا پھر مانگا آپ نے دے دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو مال تھا ختم ہو گیا جب آپ اپنے دستِ مبارک سے سب مال دے چکے تو ان سے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے تم سے روک کر جمع نہیں کرتا جو سوال کا ہاتھ بڑھانے سے بچتا رہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو صبر کی کوشش کرتا ہے اللہ عزوجل شانہٗ اسے صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے اور کسی شخص کو صبر سے بہتر کشادہ تر عطیہ نہیں دیا گیا۔

[مسلم شریف]

مصیبتوں پر صبر کرنا سات سو درجات بلند

جو شخص عبادتِ الٰہی میں صبر کرتا ہے اور ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے اسے قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ تین سو ایسے درجات عطا فرمائے گا جن میں ہر درجہ کا فاصلہ زمین وآسمان کے برابر ہوگا اور جو شخص رب تبارک وتعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے صبر کرتا ہے اسے چھ سو درجات عطا ہوں گے جن میں ہر درجہ کا فاصلہ ساتویں آسمان سے ساتویں زمین کے فاصلہ کے برابر ہوگا اور جو مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اسے سات سو درجات عطا ہوں گے ہر درجہ کا فاصلہ تحت الثریٰ سے عرشِ اعلیٰ کے برابر ہوگا۔

[مکاشفة القلوب]

ربِّ کعبہ کی قسم تم مومن ہو

خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ایک جماعت سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم مومن ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں فراخ دستی میں شکر ادا کرتے ہیں اور رب تعالیٰ کی قضا پر راضی رہتے ہیں۔ تاجدارِ مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ربِّ کعبہ کی قسم تم مومن ہو!

Marfat.com

آزمائش

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے معمولی رزق پر راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کے اعمال پر راضی ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے راضی ہو جاتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے اگر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کر لیتا ہے اور اگر وہ آزمائش پر راضی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے [اپنے خاص بندوں میں] چن لیتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

رحمت میں شکر! زحمت میں صبر!

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کتنا اچھا ہے کہ اس کے تمام کام خیر و برکت کے باعث ہیں اور یہ صرف ایمان والوں ہی کو حاصل ہے کہ اگر اسے کوئی خوشی حاصل ہو تو اللہ عزوجل شانہٗ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ فرماتا ہے جب میں کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کر دوں اور وہ ان پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے اسے جنت عطا کروں گا دو چیزوں سے مراد آنکھیں ہیں۔ [یعنی وہ نابینا ہو کر صبر کرے]

[ریاض الصالحین]

یہ تو کتا بھی کرتا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ دو بزرگ آپس میں ملے تو گفتگو شروع ہوئی۔ ایک نے دوسرے سے مزاج پرسی کے بعد پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے تو انہوں نے جواب دیا اگر کچھ مل جاتا ہے تو اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں اگر نہیں ملتا ہے تو صبر کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا یہ تو کتا بھی کرتا ہے کہ اگر مل گیا تو کھا لیا اور اپنے مالک کا شکر ادا کیا اور مالک نے نہ دیا تو صبر کیا۔

Marfat.com

دوسرے نے پہلے سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے تو انہوں نے جواب دیا اگر مل جاتا ہے تو دوسروں کو دے دیتا ہوں اگر نہیں ملتا ہے تو شکر ادا کرتا ہوں۔

پیارے دینی بھائیو! صبر اور شکر بڑی فضیلت وثواب کا باعث ہے۔ ہمارے اسلاف کرام نے صبر اور شکر کی وہ مثالیں پیش کی ہیں جو ہمارے لئے باعث نصیحت اور قابل تقلید ہیں۔

کانٹا چبھنے پر گناہ معاف

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو تھکاوٹ، بیماری، غم، تکلیف حتی کہ کانٹا چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ مسلمانوں کو کانٹا چبھنے یا اس سے زیادہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑتے ہیں۔

[بخاری ومسلم]

صبر کے فضائل قرآن میں نوّے سے زائد مقامات پر

پیارے دینی بھائیو! صبر کے فضائل اللہ عزوجل شانہٗ نے قرآن مقدس میں نوے سے زیادہ مقامات پر بیان فرمایا ہے اور اکثر درجات اور بھلائیوں کو صبر سے منسوب کیا ہے اور انہیں صبر کا پھل قرار دیا ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے ایسے انعامات رکھے ہیں جو کسی اور کے لئے نہیں رکھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا صبر آدھا ایمان ہے۔ تھوڑی سی وہ چیز جو تمہیں یقین اور پختہ صبر سے مل جائے اور جس شخص کو ان میں سے کچھ حصہ عطا کیا جائے تو اس سے اگر رات کی عبادت[1] اور دن کے روزے فوت ہو جائیں تو کوئی پرواہ نہیں۔

[مکاشفة القلوب]

صبر جنت کا خزانہ ہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[1] یہاں عبادت اور روزوں سے نفل روزے ہیں۔ آسی۔

Marfat.com

سے ایمان کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا ایمان صبر اور سخاوت کا نام ہے اور فرمایا صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ ایک مرتبہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا "صبر"!

مصیبتوں پر صبر

پیارے دینی بھائیو! جب کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مصیبت میں ڈال کر اس کی آزمائش کرتا ہے اگر کوئی مصیبت میں شکوہ وشکایت کرے تو اس کو ملنے والا اجر ختم ہو جاتا ہے لہٰذا شکایت کر کے اپنی نیکیوں کو ضائع نہ کریں۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تکلیف کے آنے پر کوئی شخص ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اگر ضروری ہو تو یہ کلمات کہے یا اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور جب میرا مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔

[بخاری ومسلم]

صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے

رحمتِ دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی ناپسندیدہ پر تمہارا صبر کرنا بہت عمدہ چیز ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو نہیں پا سکتے جب تک کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر نہ کرو۔ صبر کرنے والا شخص مہربان آدمی ہوتا ہے اور اللہ عزوجل شانہٗ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ جس نے قناعت کی وہ معزز ہوا اور جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا۔ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

[مکاشفة القلوب]

Marfat.com

رحمتِ کاملہ کا سایہ

دانائے غیوب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رب تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس بندے پر میں نے ایک بیماری نازل کی اس نے اس پر صبر کیا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہیں کی تو اگر میں اس کو صحت دوں تو اس سے بہتر گوشت و پوست اس کو دوں گا اور اگر دنیا سے اسے اٹھاؤں گا تو اپنی رحمتِ کاملہ کے سایہ میں لے جاؤں گا۔

شرم آتی ہے

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے رب تبارک وتعالیٰ سے دریافت کیا کہ الٰہی اس شخص کی جزا کیا ہے جس نے مصیبت اور غم میں تیرے واسطے صبر کیا۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے فرمایا اس کو ایمان کی خلعت پہناؤں گا اور اس کو کبھی اس سے نہیں چھینوں گا۔ میں نے جس کے جسم یا مال یا اولاد پر آفت بھیجی اور اس نے اس پر اچھی طرح صبر کیا یا اچھے صبر سے مقابلہ کیا مجھے شرم آتی ہے کہ اس سے حساب لوں اور اس کو میزان اور نامہ اعمال کے پاس بھیجوں۔

[کیمیائے سعادت]

اندھے ہونے کا اجر دیدارِ الٰہی

اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ قیامت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمائے گا اے جبرئیل علیہ السلام کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں جس کی بصارت [بینائی] چھین لوں اس کا اجر کیا ہے۔ اس کا اجر یہ ہے کہ میں اس کو اپنے دیدار کی دولت سے نوازوں گا۔

شیخ فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیوی ایک بار گر پڑیں اور ان کا ناخن ٹوٹ گیا، وہ ہنسنے لگیں تو شیخ نے دریافت کیا کہ ناخن ٹوٹنے سے درد نہیں ہو رہا ہے۔ بیوی نے جواب دیا کہ ثواب آخرت کی خوشی میں مجھے درد کا احساس نہیں ہوا۔

[کیمیائے سعادت]

صبر کر!

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ بیمار ہوا اور میں نے

Marfat.com

دعا کی کہ الٰہی مجھے شفا دے۔ ایک آواز آئی اے جنید! جو کچھ تجھ سے فرمایا گیا ہے کہ اس میں مشغول رہ اور جس میں مبتلا کیا گیا ہے اس پر صبر کر! خواجہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میرے پیر میں درد ہوا۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پیر میں پھونک دی۔ غیب سے آواز آئی اے جنید! [رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ] کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنے نفس کے لئے صرف کرتے ہو۔

[سبع سنابل]

بے صبر انسان کی مثال

پیارے دینی بھائیو! صبر آدھا ایمان ہے۔ صبر کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے اور جو صبر نہ کرے اس کے لئے بھلائی نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "خُلِقَ الْاِنْسَانُ هَلُوْعًا" یعنی انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے۔ کتاب "لب لباب" میں ہے کہ ہلوع کوہ قاف کے پیچھے ایک جانور ہے جو روزانہ سات جنگلوں کی ہری گھاس خالی کر دیتا ہے اور تمام سوکھی گھاس پات کھالیتا ہے۔ سات دریا کا پانی پیتا ہے۔ گرمی اور سردی میں بے تاب رہتا ہے اور ہر رات اس خیال میں گزارتا ہے کہ کل کیا کھائے گا۔ اللہ عزوجل شانہٗ انسان کو بے صبری میں اس جانور سے تشبیہ دی ہے۔

[سبع سنابل]

جنت میں سب سے پہلے

مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو راحت اور تکلیف میں [یعنی ہر حال میں] رب تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جو کوئی مصیبت میں مبتلا ہوا اور اس نے صبر کیا اور جب اس کو عطا کیا گیا تو اس نے شکر ادا کیا اور اس پر کسی نے ظلم کیا تو اس نے بخش دیا اور اگر اس نے ظلم کیا تو استغفار کی تو ان لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

[عوارف المعارف]

بے حساب اجر

اللہ عزوجل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے "صبر کرنے والوں کو بے حساب دیا جائے گا" امام

Marfat.com

جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو صبر کرنے کا حکم دیا اور ان میں سب سے برتر حصہ رحمتِ دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مقرر کیا کیونکہ اللہ عزوجل شانہٗ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صبر کو آپ کی ذاتِ مقدس سے نہیں بلکہ اپنی ذاتِ مبارکہ سے منسوب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ "وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ" آپ کے صبر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے صبر کے متعلق دریافت کیا آپ اس کے متعلق جواب دے رہے تھے کہ آپ کے پاؤں پر بچھو چڑھ گیا اور کئی بار ڈنک مارا۔ لوگوں نے دیکھ کر کہا آپ نے اس کو ہٹایا کیوں نہیں۔ انہوں نے جواب دیا "مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ صبر کے بارے میں لوگوں کو بتاؤں اور خود صبر نہ کروں۔"

[عوارف المعارف]

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی بہشت میں

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ صبر جمیل یہ ہے کہ مصیبت والے اور غیر مصیبت والے میں فرق نہ ہو سکے۔ مصیبت کے وقت کپڑا پھاڑنا منہ پر ہاتھ مارنا اچھی بات نہیں ناصبری کی علامت ہے۔

سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی رمیضہ اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میرے شوہر کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ان کی عدمِ موجودگی میں میرا بیٹا مر گیا۔ میں نے اس پر چادر ڈال دی۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تو دریافت کیا کہ بیمار بیٹے کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا آج رات وہ بہت آرام سے ہے۔ اس کے بعد میں کھانا لائی۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ اس دن میں نے ہر دن سے زیادہ اپنا بناؤ سنگھار کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے صحبت کی پھر میں نے باتوں باتوں میں ان سے کہا کہ میں نے فلاں پڑوسی کو ایک چیز ادھار کے طور پر دے رکھی تھی جب میں نے مانگی تو وہ بہت شور کرنے لگا۔ شوہر نے کہا یہ تو عجیب بات ہے۔ لوگ بڑے احمق اور نادان ہیں۔ تب میں نے ان سے کہا کہ ہمارا بیٹا تو مر چکا ہے وہ لڑکا تو تمہارے پاس خداوند کریم کی امانت تھی، اس نے

Marfat.com

واپس لے لی۔ یہ سن کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"۔ صبح کو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ماجرا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا۔ رحمتِ دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل رات تم پر مبارک رات تھی، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے ابوطلحہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کی بیوی رمیضہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہا] کو بہشت میں دیکھا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

زبان ذاکر، دِل شاکر، مومنہ بیوی

مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کا مرتبہ جو کھانا کھائے اور شکر کرے اس شخص کی مانند ہے جو روزہ دار ہو اور صبر کرے قیامت کے دن ندا دی جائے گی اس وقت کوئی شخص نہیں اٹھے گا ان لوگوں کے سوا جنہوں نے مال میں خدا کا شکر ادا کیا ہو۔

جب مال جمع کرنے کے سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا ہم مال جمع کریں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: زبان ذاکر، دل شاکر، اور مومنہ بیوی تین چیزوں پر قناعت کرو۔

[کیمیائے سعادت]

مصیبت میں زیادہ شکر گزار

مصیبت اور تکلیف بڑی اچھی چیز ہے جو انسان کو گناہوں سے پاک کرتی ہے اور گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ عادت تھی کہ بڑی خواہش اور چاہت سے بیماری اور درد کی التجا کرتیں اور جس روز بخار، درد اور تکلیف میں مبتلا نہ ہوتیں تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتیں اے پروردگار! شاید تو اس بڑھیا کو بھول گیا ہے جو آج تکلیف نازل نہیں فرمائی۔

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جس دن کسی درد یا تکلیف یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے تو شکرانہ میں اس روز ہزار رکعت نماز ادا کرتے۔

[اسرار الاولیاء]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! ہمارے اسلاف کرام سے ہمیں عبرت حاصل کرنا چاہئے اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے زیادہ عبادت کرتے اور خوش ہوتے لیکن ہم پر اگر کوئی مصیبت آتی ہے تو شکوہ وشکایت کرتے ہیں۔ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے شکر اور صبر کے ثواب سے ہم محروم رہتے ہیں۔

پتھر کا رونا

روایت ہے کہ ایک پیغمبر کا گزر ایک چھوٹے سے پتھر سے ہوا اس سے بہت سا پانی جاری تھا۔ یہ دیکھ کر پیغمبر کو تعجب ہوا۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے پتھر کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ پتھر نے کہا جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا ہے "وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ" [انسان اور پتھر دوزخ کا ایندھن ہوں گے] تب سے میں اسی طرح رو رہا ہوں۔ پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ الٰہی اس پتھر کو بے خوف کر دے۔ ان کی یہ دعا قبول ہوئی پھر دوبارہ انہی پیغمبر کا اس پتھر کے پاس سے گزرنا ہوا تو دیکھا پانی اسی طرح جاری تھا۔ انہوں نے پتھر سے دریافت کیا کہ اب کیوں رو رہے ہو۔ اس نے جواب دیا پہلے میرا رونا خوف کی وجہ سے تھا اور اب میرا رونا شکر گزاری کا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے دیوانو! افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے "انسان اور پتھر دوزخ کا ایندھن ہوں گے" سن کر پتھر روئے لیکن انسان کو کوئی فکر نہ ہو اللہ کے لئے آنسو نہ بہائے۔ اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو جائے ایسے انسان سے وہ پتھر ہی بھلا ہے۔

گدھے پر سے گر گئے

حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گدھے پر سے گر گئے انہوں نے کہا الحمدللہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے کس بات پر شکر ادا کیا انہوں نے جواب دیا اس گدھے پر سے گرنا میرے مقدر میں لکھا جا چکا تھا اور گدھے پر سے گرنے سے یہ آفت ٹل گئی اس آفت کے گزر جانے پر میں نے شکر ادا کیا۔

کسی بزرگ کے سر پر ایک شخص نے طشت بھر کر مٹی ڈال دی انہوں نے شکر ادا کیا۔

Marfat.com

لوگوں نے پوچھا یہ شکر کا کون سا موقع ہے انہوں نے کہا۔ میں تو اس لائق تھا کہ مجھ پر انگارے ڈالے جاتے اس کے بجائے راکھ ڈالی گئی یہ تو مقام شکر گزاری کا ہے۔

مال کی چوری

ایک شخص سرورِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ چور میرا تمام مال چرا کر لے گیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مال ضائع نہ ہو اور بیمار نہ ہو اس میں بھلائی نہیں اس کو آخرت کا ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جس بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس پر بلا نازل فرماتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ،

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ،

کسبِ حلال کی فضیلت اور کسبِ حرام کی مذمّت

قرآن کا فرمان عالی شان

وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَہٗ بِرٰزِقِیْنَ۔

اور تمہارے لئے اس میں روزیاں کردیں اور وہ کردیئے جنہیں تم رزق نہیں دیتے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۴ ع ۲]

وَجَعَلْنَا اٰیَۃَ النَّھَارِ مُبْصِرَۃً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ۔

اور دن کی نشانیاں دکھانے والی کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۵ ع ۲]

پیارے دینی بھائیو! رزق حلال کمانے والوں کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ دنیا میں عزت عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بلند درجات سے نوازتا ہے۔ اِن آیات میں ایک ہی حکمِ خداوندی نمایاں ہے کہ انسان دنیا میں پھیل کر روزی تلاش کرے اپنی محنت اور جستجو سے اللہ تعالیٰ کے پھیلائے ہوئے رزق کو اکٹھا کرے۔ روزی فضل خداوندی ہے اس لئے اللہ عزوجل شانہٗ کے فضل کو تلاش کرنا عین سعادت مندی ہے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کو چھوڑ کر مال ودولت کے حصول کا غلام بن جانا سب سے بڑی بدقسمتی اور ذلت ورسوائی ہے لہٰذا حلال روزی کمانا انسان پر فرض عین ہے مگر ایسے درویش اور فقراء جو حالتِ جذب میں ہوں یا فنا فی اللہ کے مقام پہ ہوں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ انہیں

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ خود رزق پہنچاتا ہے۔ محنت سے کما کر اپنا اور اپنے اہل وعیال کی پرورش کرنا فرائض میں سے ہے کیونکہ کسب حلال سے اپنے آپ کو خود کفیل کرنا اور اپنے بچوں کو دوسروں کی محتاجی سے بچانا سب سے بڑی عبادت ہے بلکہ اہلِ تقویٰ کے نزدیک حلال روزی جزوِ ایمان ہے۔

راہِ خدا میں ہے

اپنے آپ کو اور اہلِ وعیال کو لوگوں سے بے پرواہ رکھنا اور کسبِ حلال سے ان کی کفالت کرنا راہِ دین میں جہاد کرنا ہے اور بہت سی عبادات سے افضل ہے۔ ایک دن حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ صبح سویرے ایک قوی جوان ادھر سے گزرا ایک دکان میں چلا گیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے فرمایا افسوس اس قدر سویرے راہِ خدا میں اٹھا ہوتا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو کیونکہ اگر وہ اپنے آپ کو اپنے ماں باپ یا اپنی اولاد کو لوگوں سے بے پروا کرنے جاتا ہے [یعنی دوسروں کی محتاجی سے بچانے] تو بھی وہ خدا کی راہ میں ہے اور گر فخر اور لاف زنی اور مالداری کے لئے جاتا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔

[کیمیائے سعادت]

چہرہ چاند کی طرح

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے بے پرواہ ہونے یا اپنے پڑوسیوں اور عزیزوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی نیت سے دنیا میں کسب حلال کرتا ہے قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن اور تابناک ہوگا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سچا تاجر قیامت کے دن صدیقین اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[کیمیائے سعادت]

تجھ سے زیادہ عابد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا تو پوچھا تو کیا کام کرتا ہے۔ اس نے عرض

Marfat.com

کیا عبادت کرتا ہوں۔ پوچھا رزق کہاں سے کھاتا ہے۔ عرض کیا میرا ایک بھائی ہے وہ مجھے روزی مہیا کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تیرا بھائی تجھ سے زیادہ عابد ہے۔

شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تاجر مسلمان کو خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور فرمایا تجارت کرو کیونکہ روزی کے دس حصے ہیں۔ نو حصے فقط تجارت میں ہیں۔

[کیمیائے سعادت]

آسمان سے سونا چاندی نہیں بھیجتا

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر مفلسی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کسب نہ چھوڑو اور یہ نہ کہو کہ حق تعالیٰ روزی [بغیر محنت] دیتا ہے کیونکہ اللہ عزوجل شانہٗ آسمان سے سونا چاندی نہیں بھیجتا یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات پر قادر ہے مگر کسی حیلہ سے ہی روزی عطا فرماتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

فرائض کے بعد فرض عین

ارکانِ اسلام یعنی ایمان، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کے بعد مسلمانوں پر کوئی فرض عائد ہوتا ہے تو وہ حلال روزی کمانا ہے اس سے بھی حلال روزی کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے کہ کسب حلال انسان کے لئے کتنا ضروری ہے۔ قیامت کے روز جس طرح دوسرے فرائض کو پورا کرنے کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس حد تک اس نے اس فرضِ عین کو پورا کرنے پر توجہ دی تھی۔ اسی طرح روزی کے متعلق بھی سوال ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزی کا حلال ذریعہ تلاش کرنا فرض کے بعد فرض عین ہے۔

[بیہقی]

حلال روزی

حلال روزی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے۔ لہٰذا ہر وقت حلال روزی پر اللہ تبارک

Marfat.com

وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے۔ نافع کا بیان ہے کہ میں شام اور مصر کی طرف اپنا مالِ تجارت بھیجا کرتا تھا میں نے عراق کی طرف مال بھیجنے کی تیاری کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ اے ام المومنین! میں شام کی طرف مالِ تجارت بھیجا کرتا تھا مگر اب عراق کی طرف بھیج رہا ہوں۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ایسا نہ کرو تمہیں اپنے نفع بخش تجارت سے کیا دشمنی ہے جب کہ میں نے سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے روزی کا ایک سبب بنا دے تو اسے نہ چھوڑے جب تک اس میں رکاوٹ نہ آئے یا نقصان نہ ہونے لگے۔

[ابن ماجه]

ہاتھ کی کمائی

ہاتھ کی کمائی رزق حلال حاصل کرنے کا سب سے اعلیٰ اور بلند ذریعہ ہے اس کے متعلق خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

[بخاری شریف]

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! کون سا ذریعۂ معاش پاکیزہ ہے؟ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز تجارت۔

[مسند احمد]

پیارے دینی بھائیو! پیشہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے الگ الگ ہے۔ کسی میں ہاتھ کی محنت زیادہ ہوتی ہے کسی میں جسم کے دوسرے اعضاء مثلاً آنکھ، دماغ، پاؤں وغیرہ ایسے سارے پیشے جس میں محنت ومشقت صرف ہو وہ ہاتھ کی کمائی میں شمار کئے جاتے ہیں اور ایسی کمائی اس کمائی سے افضل ہے جو بیٹھے بٹھائے بغیر محنت کے حاصل ہو کیونکہ جو مال

Marfat.com

انسان کو بغیر محنت کے مل جاتا ہے انسان اس کی قدر نہیں کرتا اور خرچ کرتے وقت ایسے کاموں میں خرچ کر ڈالتا ہے جن کا شمار اسراف [فضول خرچی] میں ہوتا ہے اس کے برعکس اپنے ہاتھوں سے محنت کی کمائی کو خرچ کرتے وقت انسان کو بڑا احساس اور درد ہوتا ہے اور ضرورت کے کاموں پر خرچ کرتا ہے ہاتھ کی کمائی کے بعض کام ایسے ہیں جنہیں دوسرے لوگ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں مثلاً ہاتھ سے جوتیاں بنانا، کپڑوں کی سلائی کرنا، کھیتی کرنا، تنور میں روٹیاں لگانا اس کے علاوہ اور بھی دوسرے کام جنہیں مالدار لوگ اختیار کرنا پسند نہیں کرتے لیکن ہر وہ کام جس میں محنت درکار ہو اور جائز ہو اس سے نفرت نہیں کرنا چاہئے کیونکہ کسی پیشے کو حقیر سمجھنا کم عقلی اور بے وقوفی ہے۔

حرام کا لقمہ

رزق حلال کمانے اور کھانے میں بہت برکت ہے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رزق حلال سے انسان مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ حضور پرنور فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سعد! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] حلال کی کمائی کھاؤ، تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے یعنی تمہاری دعاء قبول ہوگی۔ خدا کی قسم! جب بندہ حرام کا لقمہ پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس روز تک اس کا عمل قبول نہیں کیا جاتا اور جس بندہ کا گوشت حرام سے پلا ہوا ہو تو جہنم کی آگ اس کے بہت لائق ہے۔

[ترغیب]

جنت میں داخل ہونا

پیارے دینی بھائیو! حلال کی کمائی کھانا خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر چلنا اور لوگوں کو ایذا رسانی سے بچانا جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہیں کیونکہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والثنا نے ارشاد فرمایا جس نے پاکیزہ کمائی کھائی اور سنت کے مطابق کام کیا اور لوگوں کو ایذا رسانی سے امن میں رکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[ترمذی شریف]

Marfat.com

سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں یہ چار باتیں موجود ہوں تو دنیا کے چھوٹ جانے سے کوئی حرج نہیں۔ امانت کی حفاظت بات کی سچائی اچھی عادت اور کھانے پینے میں پاکیزگی یعنی پاکیزہ روزی۔

[مسند احمد]

پیارے دینی بھائیو! رزقِ حلال کے استعمال سے انسان اخلاق مند اور نیکوکار ہو جاتا ہے۔ رزق حلال سے پرورش پانے والی اولاد شرم وحیا کا پیکر ہوا کرتی ہے۔ نیک اور شریف انسان ہمیشہ انسانوں کا ہمدرد مہمان نواز، بڑوں کا ادب اور بچوں اور چھوٹوں پر شفقت کا ہاتھ رکھنے والا ہوگا گویا رزقِ حلال انسان کو دوسرے سے ممتاز کر دیتا ہے اور معاشرے میں حقیقی عزت کا حق دار بنتا ہے۔

رزقِ حلال کے بغیر تقویٰ نہیں

رزق حلال سے انسان کی طبیعت نیکی کی طرف مائل ہوتی ہے۔ انسان عبادت گزار ہوتا ہے اور اس میں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ رزق حلال سے پرورش شدہ اولاد والدین کی فرمانبردار ہوتی ہے اور اپنی اولاد کا شمار نیک پرہیز گار متقیوں اور صالحین میں ہوتا ہے۔ رزق حلال کھانے والے کا چہرہ نورانی ہوتا ہے۔ حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ اس وقت تک متقی نہیں ہوسکتا جب تک قیامت والے کاموں کو چھوڑ کر ان کاموں کو نہ کرنے لگ جائے جس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

[ابن ماجہ]

مصروفِ جہاد

ایک بزرگ سے دریافت کیا گیا کہ عابد کا درجہ افضل تر ہے یا امانت دار تاجر کا۔ اس بزرگ نے جواب دیا امانت دار تاجر کو فضیلت حاصل ہے کیونکہ وہ مصروفِ جہاد رہتا ہے وہ اس طرح کہ شیطان ترازو تولتے وقت اور دیگر تجارتی لین دین میں اسے گمراہ کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور امانت دار تاجر اس کی مخالفت کرتا ہے اس باہمی کشمکش میں شیطان

Marfat.com

کو مغلوب کر دیتا ہے اور یہ بھی جہاد ہے۔

لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹے کسب کو مت چھوڑنا کیونکہ جو گداگری اختیار کرتا ہے تو وہ لوگوں کا محتاج بن جاتا ہے اس کا دین تنگ ہو جاتا ہے عقل کمزور ہو جاتی ہے اور اس سے مروت جاتی رہتی ہے اور لوگ اسے حقیر جاننے لگتے ہیں۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتھ جنت میں

ایک دفعہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص اُٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرے پیشے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں درزی کا کام کرتا ہوں۔ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سچائی سے یہ کام کرے تو بہت اچھا قیامت کے دن تو حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرے پیشے کی نسبت آپ کی رائے مبارکہ کیا ہے؟ صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تو کیا کام کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا میں کھیتی باڑی کرتا ہوں۔ رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہت اچھا کام ہے کیونکہ یہ کام حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ یہ مبارک کام اور فائدہ مند کام ہے۔ خداوند قدوس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء سے تجھے برکت دے گا اور قیامت کے دن بہشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک ہوگا۔

[هشت بهشت]

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دکانداری ترک کر دی

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ دکانداری کیا کرتے تھے۔ جب آخری زمانے میں آپ کو مسلمانوں کی حقیقت معلوم ہوئی تو آپ نے دکانداری ترک کر دی۔ لوگوں نے کہا آپ نے دکان کیوں چھوڑ دی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ دکانداری کے ہمراہ مسلمانی ٹھیک طور پر نہیں رہتی تو میں نے دکانداری چھوڑ دی۔

[هشت بهشت]

Marfat.com

روزی کمانے والا خدا کا دوست ہوتا ہے لیکن اسے چاہئے کہ نماز باجماعت ہر وقت ادا کرے اور شریعت کی حد سے باہر قدم نہ رکھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایسا روزی کمانے والا خدا کا پیارا اور صدّیق ہے۔

جنت واجب ہوگئی

حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے پوچھا آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو عبادت کے لئے مسجد میں بیٹھ جائے اور کہے خدا مجھے رزق دے گا۔ امام صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا وہ جاہل ہے۔ شریعت نہیں جانتا اس لئے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے میری روزی میرے نیزہ کے سایہ میں رکھی ہے۔ یعنی جہاد کرنے میں اور اوزاعی نے حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہٗ کو دیکھا کہ لکڑیوں کا گٹھا گردن پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپ کا یہ کسب کب تک رہے گا۔ آپ کے مسلمان بھائی آپ کے اس رنج و تکلیف کو دور کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا چپ رہو۔ حدیث شریف میں ہے جو کوئی طلب حلال کے لئے ذلیل جگہ کھڑا ہوگا اس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے۔

[کیمیائے سعادت]

کسب کرنا بہتر ہے

اگلے زمانے میں ایک بزرگ تھے ان کے تین سو ساٹھ دوست تھے وہ بزرگ ہمیشہ عبادت میں مشغول رہتے اور سال بھر ہر رات ایک دوست کے یہاں مہمان رہتے ان کے دوستوں کی یہ عادت تھی کہ انہیں فارغ البال رکھتے یہ معاملہ اس وجہ سے تھا کہ بھلائی کا دروازہ لوگوں پر کھلا رہے۔

ایک بزرگ کے تین۳ دوست تھے مہینہ بھر ہر رات ایک دوست کے پاس رہتے لیکن جب ایسا زمانہ ہو کہ بغیر سوال کئے اور ذلّت اٹھائے لوگ دینے کی طرف راغب نہ ہوں اور اپنی بسر اوقات کے لئے کسب کرنا بہتر ہے کیونکہ مانگنا برا ہے۔ یہ صرف ضرورت کے وقت حلال ہے۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

فرشتے کی لعنت

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص عیب دار چیز بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن [بددیانت] تاجروں کا حشر نافرمانوں کے ساتھ ہوگا مگر جو تاجر خدائے تعالیٰ سے ڈرے حرام سے بچے جھوٹی قسم نہ کھائے اور سچ بولے [تو اس کا حشر فاجروں کے ساتھ نہ ہوگا]

[ترمذی شریف]

سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسب معاش

سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تعلیم سے فارغ ہوئے تو آپ کو فکر معاش لاحق ہوئی۔ عرب میں زیادہ تر لوگوں کا پیشہ تجارت تھا اس لئے انہوں نے بھی یہی شغل اختیار کیا اور اس سلسلہ میں دور دور ممالک کا سفر کیا۔ اس سے آپ کو بڑے تجربے اور فوائد حاصل ہوئے۔ قبول اسلام سے قبل بھی آپ کا یہی شغل تھا اور اسلام لانے کے بعد بھی آپ اس پر قائم رہے۔ خیبر کے فتح کے بعد سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو ایک قطعہ اراضی دے دیا تھا اور آپ نے ایک زمین ایک یہودی سے لی تھی لیکن یہ دونوں زمینیں انہوں نے کارِ خیر کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔ خلافت کے بعد بقدر کفالت وظیفہ مقرر ہوا پھر کبار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے وظائف کے ساتھ آپ کا بھی وظیفہ مقرر ہوا۔

پاک ہی کو دوست رکھتا ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ عزوجل شانہٗ نے مومنین کو بھی اس کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا اس نے رسولوں سے فرمایا "یٰۤاَیُّهَا

Marfat.com

الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صٰلِحًا" اے رسولو! پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو اور مومنین سے فرمایا "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ" اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا ان میں پاک چیزوں سے کھاؤ، پھر بیان فرمایا کہ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے بال پریشان ہیں اور بدن گرد آلود ہیں وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب کہتا ہے مگر حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام پینا حرام، لباس حرام پھر اس کی دعاء کیوں کر مقبول ہو [یعنی اگر قبول کی خواہش ہو تو کسب حلال اختیار کرو کیونکہ بغیر اس کے قبول دعاء کے اسباب بیکار ہیں]

[مسلم شریف]

حلال سے یا حرام سے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے۔ حلال سے یا حرام سے۔

[بخاری شریف]

صدقہ مقبول نہیں

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے اگر اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں خرچ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں۔ اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے [یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب ہیں] اللہ تبارک وتعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا ہاں نیکی سے برائی کو محو فرماتا ہے بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔

[شرح السنہ]

قسم کھاتے ہیں

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تُجّار [تجارت کرنے والے] بدکار ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال نہیں کی

Marfat.com

ہے۔فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں بیع حلال ہے لیکن یہ لوگ بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں اس میں جھوٹے ہوتے ہیں۔

[طبرانی]

تاجروں کی کمائی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ ان تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں اور جب ان کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں تو اس کے خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اس کی مذمت نہ کریں۔اور جب اپنی کسی چیز کو فروخت کریں تو ان کی تعریف میں مبالغہ [حد سے زیادہ تعریف] نہ کریں ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ ڈالیں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔

[بیہقی]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور جہالت ہی سے صاحبِ ثروت اور مالدار تھے۔لاکھوں روپے کا تجارتی کاروبار تھا لیکن زندگی کے ہر دور میں آپ کا دامن دولت کے برے اثرات سے ہمیشہ پاک رہا اور آپ کی دولت ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کی تقویت کے لئے صرف ہوتی۔اپنی غیر معمولی ثروت کی وجہ سے غنی کہلاتے تھے۔نقد و دولت کے علاوہ متعدد علاقے بھی تھے۔خیبر میں آپ کو سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے ایک جاگیر عطا فرمائی اس کے علاوہ آپ نے بعض زمینیں بھی خریدی تھیں۔آپ کی دولت کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ زندگی میں لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے بعد بھی آپ کے پاس کافی روپیہ موجود تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضرت عثمان غنی اللہ تعالیٰ عنہ خود زراعت نہیں فرماتے تھے البتہ اپنی زمینیں بٹائی پر دیتے تھے کہ پیداوار میں سے دو ثلث کاشتکار کو ملتا تھا اور صرف ایک ثلث آپ کا حق ہوتا تھا۔

Marfat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام کا کسب معاش

سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ عزوجل شانہٗ نے نہ صرف انسانوں پر حکومت عطا فرمائی تھی بلکہ جنات کے بھی آپ بادشاہ تھے مگر اس کے باوجود زنبیل بنا کر گزارہ کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے دورِ حیات میں مختلف کام کیے۔ کبھی بھیڑ بکریاں چرائیں اور کبھی محنت و مزدوری کی گویا رزق حلال کمانے کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ہر پیغمبر نے محنت اور صداقت سے حلال روزی حاصل کی اور اس پر ہی توکل اور صبر کیا۔

کلام نہیں فرمائے گا

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے تکلیف وعذاب ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ خائب وخاسر کون لوگ ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تکبر سے کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سامان فروخت کرنے والا۔

[مسلم شریف]

ایک لاکھ نیکی

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ایک لاکھ نیکی عطا فرمائے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور ایک لاکھ درجات بلند فرمائے گا اور اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ وہ دعا یہ ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ

Marfat.com

شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! جب آپ بازار میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھ لیں۔ آپ اجرِ عظیم کے مستحق ہوں گے۔ آج ہم طرح طرح کی لغویات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ فحش کلامی میں وقت گزارتے ہیں جب کہ تھوڑے تھوڑے عمل میں کثیر نیکیاں ملتی ہیں۔ ہمیں اس کا پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کی جستجو میں رہنا چاہئے۔

جنّت میں داخل کر دیا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانہ گذشتہ میں ایک شخص کی روح قبض کرنے جب فرشتہ آیا اس سے کہا گیا تجھے معلوم ہے تو نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔ اس نے کہا میرے علم میں کچھ اچھا کام نہیں ہے اس سے کہا گیا غور کر کے بتاؤ اس نے کہا اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کو بیع کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا تھا اگر مالدار بھی مہلت مانگتا تو اسے بھی مہلت دیتا تھا اور تنگدست سے درگزر کرتا تھا یعنی معاف کرتا تھا۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار ہوں اے فرشتو! مرے اس بندہ کو درگزر کرو۔

[مسلم شریف]

لکڑیوں کا گٹھا

حضرت ابوعبداللہ زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر جنگل میں جائے اور لکڑیوں کا گٹھا لا کر اسے بیچ دے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے چاہے اسے دیں یا نہ دیں۔

[ریاض الصالحین]

مالکِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کسب معاش

اپنے ہاتھوں سے اپنا رزق کمانا یا کوئی کاروبار کرنا ہر انسان کا اولین فریضہ ہے۔

Marfat.com

چنانچہ سنِ شعور کو پہنچنے کے بعد آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذریعہ معاش اختیار کرنے پر غور و فکر کیا۔ عموماً یہی ہوتا ہے کہ اولاد اپنے آباء و اجداد کا موروثی پیشہ اختیار کر لیتی ہے چنانچہ تاجدار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اپنے خاندانی دستور کے مطابق تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔

چچا ابوطالب کا شغل بھی تجارت تھا اس سلسلے میں وہ اکثر شام جایا کرتے تھے۔ ابوطالب سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک لمحہ کے لئے جدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ سفر کی تکلیفوں کے باوجود آپ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے اور تجارتی مال کی خرید و فروخت سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجربہ ہوا۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے تجارت کا پیشہ اپنا لیا دوسرے علاقوں سے مختلف چیزیں اور کھانے کا سامان لاتے اور ان کو فروخت کرتے۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سنِ بلوغت میں تجارت کے معاملات میں ایک مثالی اخلاق و کردار پیش کیا۔ صادق اور امین تو آپ بچپن ہی سے مشہور تھے۔ تجارت میں آپ نے اتنی دیانت اور صداقت سے کام لیا کہ آپ کی شہرت بحیثیت ایک ایماندار تاجر دور دور تک پھیل گئی۔ آپ خریدار پر مال کا نقص ظاہر کرتے اور منافع نہایت موزوں لیتے اور لین دین میں میانہ روی اور اخوت کو مدنظر رکھتے۔ آپ کے اس تاجرانہ رویہ سے لوگ بے حد متاثر ہوئے حتی کہ مکہ کی ایک رئیس خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے تجارتی تجربہ اور دیانتداری سے بڑی متاثر ہوئیں ان کا تجارتی کاروبار بڑا وسیع تھا۔ انہوں نے آپ کی دیانتداری اور صداقت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ میرا سامانِ تجارت فروخت کرنے کے لئے دوسرے ملکوں میں لے جایا کریں اور جو معاوضہ میں دوسروں کو دیتی ہوں اس کا دوگنا معاوضہ آپ کو دوں گی۔ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سامان لے کر بصریٰ تشریف لے گئے اس سفر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام میسرہ بھی آپ کے ساتھ تھا وہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات سے بے حد متاثر ہوا اور واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرمایا وہ آپ کے پاکیزہ اخلاق سے پہلے ہی متاثر تھیں لیکن میسرہ کے کہنے پر اور زیادہ گرویدہ ہو گئیں بعد میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہو گئی۔ شادی کے بعد ان کا

Marfat.com

سارا تجارتی کاروبار رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا اور آپ نے اعلان نبوت تک بخوبی سرانجام دیا اور ایک ایماندار تاجر کی حیثیت سے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کردار ہمیشہ اس دھرتی پر شمعِ ہدایت رہے گا۔

عبادت قبول نہیں

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس نے دو درہم میں کپڑا خریدا اس میں ایک درہم حرام کا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک جسم پر رہے گا پھر اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں داخل کر کے فرمایا یہ دونوں بہرے ہو جائیں اگر میں نے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! حرام کھانے کا ایک برا اثر یہ بھی ہے کہ حرام خور کی عبادت بارگاہِ خدا وندی میں قبول نہیں ہوتی جس طرح نماز کے لئے جسم کا پاک ہونا ضروری ہے ایسے ہی نماز سے پہلے انسان کا باطن بھی پاک ہونا چاہئے اور باطن کی پاکیزگی کے لئے حلال کھانا ضروری ہے اس لئے جو شخص حرام کی کمائی کو اپنے ساتھ استعمال کر کے نماز پڑھے اس کی نماز مقبول نہیں چونکہ خدائے تعالیٰ اپنی اطاعت چاہتا ہے اور حرام سے بچنا عین اس کی اطاعت ہے۔ لہٰذا وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ ہو وہ کیسے قبول ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے حدیث میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ حرام کمائی سے خریدا ہوا کپڑے پہن کر نماز قبول نہیں ہوتی۔

کوئی فائدہ نہیں

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے کمر جھک جائے اور روزہ رکھتے رکھتے جسم سوکھ کر بال کے برابر ہو جائے تو بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ حرام خوری سے پرہیز نہ کیا جائے کیونکہ حرام خوری کی وجہ سے نماز اور روزے قبول نہیں ہوتے۔

حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ حرام خور کے تمام اعضاء گناہ میں مشغول

Marfat.com

رہتے ہیں خواہ وہ چاہے خواہ وہ نہ چاہے اور جو شخص حلال کھاتا ہے اس کے تمام اعضاء محو عبادت رہتے ہیں اور توفیق خیر ہمیشہ اس کے شامل حال رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی چراگاہ

حضرت نعمان بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو مشتبہ [شک والی] چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت بچالی اور جو مشتبہ امور میں پڑا وہ حرام میں پھنس جائے گا جیسے چرواہا چراگاہ کے نزدیک چرائے تو خطرہ ہے کہ اس میں جاکے چریں۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار ہوجاؤ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ حرام امور ہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جسم میں ایک لوتھڑا ہے وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے وہ خراب ہوجائے تو سارا جسم خراب ہوجاتا ہے، خبردار ہوجاؤ وہ دل ہے۔

[بخاری شریف]

وضاحت

حلال وحرام کے لحاظ سے چیزوں کی تین قسمیں ہیں۔ [۱] بالکل حلال جن کے متعلق شرع میں صریحاً حلال ہونے کا حکم موجود ہے [۲] بالکل حرام جن کے متعلق شرع میں حرام ہونے کا حکم موجود ہے اس کے علاوہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہات میں ہیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن میں حلت وحرمت کے دلائل متعارض ہیں یعنی ان میں حلال یا حرام ہونے کی واضح دلیل نہیں۔ اس صورت میں شک والی چیزوں کو چھوڑ دینا بہتر ہے لہٰذا جو مشتبہ چیزوں سے بچ جاتا ہے اس کا دین اور عزت بچ جائے گی اور مشتبہ چیزوں میں پھنس جائے گا۔ ہوسکتا ہے وہ حرام میں پھنس جائے لہٰذا مشتبہات سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا کسب معاش

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے اور

Marfat.com

رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اس وقت معاش کی تنگی کے باعث پریشان حال تھے اس لئے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچپن ہی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت اپنے ذمہ لے لی اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی ہونے تک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ اعلان نبوت کے بعد سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو دعوت حق دی اور یہ فریضہ ہجرت مدینہ منورہ تک جاری رہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبلیغ اسلام میں سرگرمِ عمل رہے۔ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی وجہ سے آپ کو ذریعہ معاش اختیار کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گیا اور الگ مکان میں رہنے لگے اس وقت آپ کا کوئی خاص ذریعہ معاش نہ تھا بلکہ محنت مزدوری کیا کرتے تھے جو مل جاتا اسی سے اپنے اوقات گزار لیتے تھے۔ اکثر اوقات تو ہفتوں تک گھر سے دھواں نہ اٹھتا تھا۔ بھوک کی شدت ہوتی تو پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ مزدوری کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے مدینہ منورہ کے باہر عوالی[1] نامی آبادی میں ایک ضعیفہ کچھ اینٹ پتھر جمع کر رہی تھی خیال ہوا شاید اپنا باغ سیراب کرنا چاہتی ہیں اس کے پاس پہنچ کر اجرت طے کی اور پانی کھینچنے لگے یہاں تک کہ ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔ غرض اس محنت و مشقت کے بعد ایک مٹھی کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ دورِ خلافت میں بھی آپ کے ایثار و تقویٰ کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

[سیرۃ الصحابہ]

تجارت میں نیّت کیا ہو

تجارت میں جاتے وقت یہ نیت کرے کہ میں اس لئے تجارت کرتا ہوں کہ اپنے اہل و عیال کو روزی فراہم کروں تا کہ لوگوں کی محتاجی سے بے نیاز ہو اور مخلوق سے کسی قسم کی لالچ نہ رہے تا کہ اس قدر روزی میسر آ جائے کہ دل جمعی کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت

[1] شہر مدینہ کے باہری آبادی کا نام ہے کسی مخصوص آبادی کا نہیں۔ آسی۔

Marfat.com

کرسکوں اور آخرت کے راستے پر چل سکوں اور یہ بھی نیت کرے کہ پورا دن لوگوں کے ساتھ نصیحت، شفقت اور امانت سے پیش آؤں گا اور یہ بھی نیت کرے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کروں گا اور جو خیانت کا مرتکب ہو اسے باز رکھنے کی کوشش کروں گا اگر اس طرح سے نیت کرلی جائے تو یہ دنیا کے کام بھی اعمالِ آخرت بن جائیں گے۔

[کیمیائے سعادت]

بہترین تجارت بہترین پیشہ

حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین تجارت کپڑے کی تجارت ہے اور بہترین پیشہ خرازی ہے یعنی چھاگل اور مشک وغیرہ سینا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر جنت میں تجارت ہوتی تو بزازی [کپڑا فروخت کرنا] کی تجارت ہوتی اور اگر دوزخ میں تجارت ہوتی تو صرافی [یعنی روپے پیسے کا لین دین] کی تجارت ہوتی۔

[کیمیائے سعادت]

ابلیس کا بیٹا

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا ایک بیٹا ہے اس کا نام زنبور ہے وہ اپنے باپ کا نائب اور خلیفہ بن کر بازاروں میں موجود رہتا ہے۔ ابلیس اسے سکھاتا رہتا ہے کہ تو بازار میں جا کر جھوٹ، مکر وفریب، دغابازی اور قسم کھانے کی رغبت دلایا کر اور ایسے شخص سے چمٹا رہو جو سب سے پہلے بازار جاتا ہے اور سب کے بعد آتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ سب جگہوں سے بری جگہ بازار ہے اور بازار کے لوگوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو کاروبار کے لئے بازار پہنچ جائے اور سب کے بعد واپس آئے تو دکاندار کو چاہئے کہ یہ بات اپنے اوپر لازم اور ضروری قرار دے کہ جب تک صبح کے وقت اوراد وظائف اور نماز صبح سے فارغ نہ ہو بازار کا رخ نہ کرے اور جب اس دن کی روزی کمائے تو واپس آجائے اور مسجد میں جا کر عمرِ آخرت کی روزی کمانے میں مصروف ہو جائے کیونکہ آخرت کی مدت بہت لمبی ہے اور اس کی روزی کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور انسان

Marfat.com

آخرت کے توشے سے بالکل مفلس اور تنگدست ہے۔

[کیمیائے سعادت]

استاذ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیشہ

سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استادِ محترم سیدنا حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوپٹہ بیچتے تھے۔ جب دوحبہ [معمولی] نفع کما لیتے تو گٹھری اٹھا کر گھر آجاتے۔ حضرت ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ میں آج مٹی کے کام کے لئے جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابن بشار! تم روزی ڈھونڈتے ہو اور موت تمہیں ڈھونڈتی ہے جو تمہیں ڈھونڈ رہی ہے اس سے تم نہیں چھوٹ سکتے اور جسے تم ڈھونڈ رہے ہو وہ تمہیں ضرور مل کر رہے گی لیکن شاید تم نے حریص کو محروم اور کاہل کو رزق کھانے والا نہیں دیکھا۔ ابن بشار نے کہا میری مِلک میں صرف دانگ [ایک قسم کا سکہ] ہے جو ایک سبزی فروش کے ذمہ ہے آپ نے فرمایا: تمہاری ایمانداری پر افسوس ہے کہ ایک دانگ اپنی ملک میں رکھنے کے باوجود مٹی کے کام پر جا رہے ہو۔

[کیمیائے سعادت]

ایک تاجر کا قصہ

کسی بزرگ نے ایک تاجر کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ خداوند قدوس نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے پچاس ہزار صحیفے میرے سامنے رکھے میں نے عرض کیا یا اللہ! یہ پچاس ہزار صحیفے کن کن کے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تو نے دنیا میں پچاس ہزار افراد سے لین دین کیا یہ ان میں سے ہر ایک کے متعلق اعمال نامہ ہے چنانچہ میں نے ہر صحیفہ میں اول سے آخر تک ہر ایک کے ساتھ کئے ہوئے لین دین کو دیکھا۔

[کیمیائے سعادت]

پیارے دینی بھائیو! اگر کسی نے ایک روپیہ بھی کسی سے حیلہ وفریب کر کے لیا ہوگا تو اس کے عوض پکڑا جائے گا اور کوئی چیز اسے فائدہ نہ دے گی۔ ہمیں چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے

Marfat.com

لوگوں کے ساتھ لین دین میں حساب وکتاب درست رکھیں تا کہ کسی کا ناحق ایک پیسہ بھی اپنے پاس نہ آجائے ورنہ کل قیامت کے دن اس کا جواب دینا پڑے گا۔

بیت المقدس سے فرشتے کی ندا

صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیت المقدس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر رات آواز دیتا ہے کہ جو حرام کھاتا ہے خداوند قدوس نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے اور نہ سنت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبادت کے دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے طلب حلال میں ہیں۔ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تلاش حلال میں تھک کر رات کو گھر آتا ہے اسے سونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے اور صبح جب اٹھتا ہے تو اللہ عزوجل شانہٗ اس سے خوش رہتا ہے سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے جو لوگ حرام سے بچتے ہیں۔ مجھے شرم آتی ہے کہ میں ان سے حساب لوں۔

[کیمیائے سعادت]

خوفِ خدا

ایک دفعہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کے ہاتھ سے دودھ پی لیا بعد میں آپ کو خیال آیا کہ یہ دودھ حلال طریقہ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگشت مبارک حلق میں ڈال کر قے کر دیا اور آپ کو اس قدر خوف اور ڈر پیدا ہوا کہ روح پرواز ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا اور آپ نے عرض کیا بار خدایا میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے جو میری رگوں میں باقی رہ گیا ہے اور قے کے ذریعہ باہر نہیں نکلا۔

[کیمیائے سعادت]

ایک لاکھ درہم

طبرانی کی حدیث ہے جس نے مال حرام جمع کر کے اس سے کسی کو آزاد کیا اور صلہ رحمی کی یہ اس کے لئے ثواب کے بجائے عذاب اور گناہ کا موجب ہوگا۔ جس نے حرام کا مال جمع کیا پھر اسے صدقہ کر دیا تو اسے کوئی اجر وثواب نہیں ملے گا اور اس کا گناہ اسی پر رہے گا۔

Marfat.com

حضرت سفیان ثوری کا ارشاد ہے جو شخص مال حرام سے صدقہ وخیرات دیتا ہے وہ گویا ناپاک کپڑوں کو پیشاب سے دھونے کی کوشش کرتا ہے اس طرح وہ پہلے سے بھی زیادہ ناپاک ہوجاتے ہیں۔

ابن مبارک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ایک لاکھ درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے کہ شبہے کا ایک درہم میں اس کے مالک کولوٹادوں۔

حرام کی کمائی

اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان چال چلن اور عادت کو اس طرح بانٹ دیا ہے جس طرح تمہاری روزی کو تمہارے درمیان تقسیم کردیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا اپنے دوستوں اور غیر دوستوں سب کو ہی دیتا ہے لیکن دین تو صرف اپنے دوستوں ہی کو عطا فرماتا ہے جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین دے دیا اس کو اپنا پیارا دوست بنالیا ہے خدا کی قسم بندہ اسی وقت مسلمان ہوسکتا ہے جب کہ اس کا دل اور زبان مسلمان ہوجائے اور ایماندار اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ اس کا پڑوسی اس کے ظلم اور تکلیفوں سے محفوظ رہے اور جو شخص حرام کی کمائی کرکے صدقہ خیرات کرے وہ صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک قبول نہیں ہوتا اور جو خرچ کیا جائے گا اس میں برکت نہیں ہوگی اور جو اپنے مرنے کے بعد چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کا سامان ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ برائی کو حرام سے معاف نہیں فرماتا البتہ برائی کو بھلائی سے معاف فرماتا ہے اور ناپاک ناپاک کو نہیں مٹا سکتا۔ [یعنی ناپاک اور حرام مال گناہ کو نہیں مٹا سکتا اگر مال حرام سے صدقہ کیا جائے تو کوئی ثواب حاصل نہ ہوگا]

[ترغیب]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسب معاش

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذریعۂ معاش تجارت تھا اور اکثر کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ اسلام سے قبل بھی آپ کا یہی پیشہ تھا ابتداء ہی سے سلیم الفطرت تھے خود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں قریش میں سب سے بڑا متمول تاجر تھا۔ عہدِ اسلام میں بھی یہی مشغلہ جاری رہا اور مالِ تجارت لے کر دور دراز ممالک کا سفر فرمایا کرتے۔ چنانچہ حضور

Marfat.com

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے ایک سال پہلے تجارت کے خیال سے بصرہ تشریف لے گئے۔

[سنن ابن ماجه]

ہجرت مدینہ منورہ کے بعد آپ نے تجارت کا پیشہ اختیار فرمایا اور رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصال تک اسے جاری رکھا۔ آپ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ بزازی کی دکان [یعنی کپڑے کی دکان] کیا کرتے تھے۔ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بنے تو ظاہر ہے کہ خلافت کے کام انجام دینے کے لئے تمام وقت آپ نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دیا اس بنا پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے مشورہ کر کے آپ کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو منظور فرمالیا اور فرمایا قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کی حاجت روائی کے لئے قاصر نہ تھا لیکن اب مسلمانوں کے کام میں مشغول ہوں تو ابوبکر صدیق [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کا خاندان حسب ضرورت ان کے مال سے کھائے گا اور ان کا کام کرے گا۔ ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وظیفہ کی تفصیل یہ بیان کی ہے کہ ان کو دو چادریں ملتی تھیں جب وہ پرانی ہو جاتی تھیں تو انہیں واپس کر کے دوسری لے لیتے تھے۔ سفر کے موقع پر سواری اور خلافت سے پہلے جو خرچ تھا اس کے موافق اپنے اور اپنے متعلقین کے لئے خرچ لیتے تھے۔

کہاں سے حاصل کیا؟

حضرت زید ابن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ پیا اور اسے پسند فرمایا۔ پلانے والے سے فرمایا کہ یہ دودھ تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے آپ کو بتایا کہ میں ایک پانی کی جگہ سے گزرا جس کا نام بھی لیا تو وہاں زکوٰۃ کے اونٹ تھے جنہیں لوگ پانی پلا رہے تھے۔ انہوں نے میرے لئے ان کا دودھ دیا تو میں نے اپنے برتن میں ڈال لیا یہ وہی دودھ تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور قے کر دی۔

[بیهقی]

Marfat.com

نیکی خدا کا خزانہ ہے

حضرت یحیٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نیکی اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے اس کی چابی دعاء ہے اور اس چابی کے دانداے لقمۂ حلال ہے۔ حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھی ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا مگر چار چیزوں کے ذریعے [۱] سنت کے مطابق تمام فرائض ادا کرے [۲] پرہیز گاری کے مطابق رزقِ حلال کھائے [۳] تمام ناشائستہ حرکات اور کاموں سے ظاہر و باطن میں دست کش ہو جائے۔ [۴] موت تک اسی حالت میں رہے۔ بزرگوں نے فرمایا جو شخص چالیس روز شبہے کا کھانا کھاتا ہے اس کا دل سیاہ اور زنگ آلود ہو جاتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

حضرت وہب بن الورد اس وقت تک کوئی چیز نہ کھاتے جب تک یہ جان نہ لیتے کہ کہاں سے آئی ہے۔ ایک دن آپ کی ماں نے آپ کو دودھ کا پیالہ دیا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے آیا ہے، اس کی قیمت کس نے ادا کی ہے اور کس سے خریدا ہے، جب سب کچھ دریافت فرمالیا تو پوچھا یہ بکری کہاں چرتی ہے، پتہ چلا کہ جہاں چرتی تھی وہ مسلمانوں کا حق تھا۔ آپ نے دودھ نہ پیا۔ ماں نے فرمایا پی لے۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے۔ آپ نے فرمایا میں اسکی رحمت تک اس کی نافرمانی سے کیسے پہنچوں گا اور میں یہ نہیں چاہتا۔

[کیمیائے سعادت]

کیا گناہ ہے؟

علی بن معبد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں کرایہ کے مکان میں رہتا تھا۔ ایک روز میں نے خط لکھا اور ارادہ کیا کہ دیوار سے مٹی لے کر اسے خشک کروں پھر خیال آیا کہ دیوار میری مِلک نہیں اس لئے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے، پھر دل میں کہا اتنی تھوڑی مٹی لینے میں کیا گناہ ہے تو تھوڑی سی مٹی لے کر ڈال لی رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ کو کہہ رہا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ خاکِ دیوار کی کوئی حیثیت نہیں انہیں کل قیامت کے دن اس کا انجام معلوم

Marfat.com

ہوگا۔ جولوگ پرہیز گاری کے اس درجہ میں ہوتے ہیں وہ تھوڑی اور معمولی چیز سے اس وجہ سے پرہیز کرتے ہیں کہ ممکن ہے اگر ایسا کیا تو زیادہ کرنے کی عادت پڑ جائے اور زیادہ کرنے کا راستہ کھل جائے گا اور اس لئے کہ آخرت میں وہ متقی لوگوں کے درجہ سے نہ گر جائیں۔

[کیمیائے سعادت]

پرہیز گاری کا عظیم درجہ

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گرفتار کئے گئے، چند روز بھوکے رہے۔ ایک پارسا عورت نے جو آپ کی مریدہ تھی اپنے حلال سوت کے پیسوں سے کھانا پکا کر بھیجا۔ آپ نے نہ کھایا۔ اس عورت نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو کچھ میں نے آپ کے پاس بھیجا حلال تھا اور آپ بھوکے تھے۔ آپ نے وہ کھانا کیوں نہ کھایا۔ آپ نے فرمایا وہ کھانا ظالم کے طباق [بڑی رکابی] میں ڈال کر میرے پاس آیا کیونکہ وہ طباق جیل خانہ کے محافظ کے ہاتھ کا تھا میں نے اس وجہ سے پرہیز کیا میں نے خیال کیا کہ یہ ظالم کی قوت سے مجھ تک پہنچا ہے شاید وہ قوت حرام سے حاصل ہوئی ہو اور یہ اس پرہیز گاری کا عظیم ترین درجہ ہے۔ کسی ظالم سے کوئی چیز نہ کھائے کیونکہ وہ حرام کھاتا ہے اور اس کی قوت بھی حرام سے ہوتی ہے۔

[کیمیائے سعادت]

نیک لوگوں کا دستور

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس حلال چیزیں چھوڑیں اس ڈر کی وجہ سے کہ کہیں حرام میں نہ پڑ جاؤں اسی لئے نیک لوگوں کا دستور تھا کہ اگر کسی سے سو درہم لینے ہوتے تھے تو اس میں سے ایک کم لیتے تھے کہ کہیں زیادتی نہ ہو جائے۔

[کیمیائے سعادت]

مشک کی خوشبو

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مالِ غنیمت کی مشک اپنے گھر میں رکھے ہوئے

Marfat.com

تھے تا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے مسلمانوں کے پاس فروخت کر دیں۔ ایک روز آپ گھر تشریف لائے تو آپ کی بیوی کے دوپٹہ سے مشک کی خوشبو آئی پوچھا یہ کیا ہے؟ بیوی نے جواب دیا میں مشک تول رہی تھی اس سے میرے ہاتھ خوشبو لگ گئی وہ میں نے دوپٹہ سے مل لی۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوپٹہ ان کے سر سے اتار کر دھوتے پھر سونگھتے اور مٹی سے ملتے اس وقت تک دھوتے رہے جب تک کہ خوشبو بالکل ختم نہ ہوگئی۔ پھر دوپٹہ استعمال کے لئے بیوی کو دیا۔ اگرچہ اس قدر خوشبو کا لگ جانا قابل عمل گرفت نہ تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ برائی کا دروازہ بالکل بند ہو جائے تا کہ وہ کسی دوسری برائی تک نہ پہنچا دے۔

[کیمیائے سعادت]

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے جو چیز ایسی معلوم ہوئی جو تمہیں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرے میں نے تمہیں اس کا حکم دیا اور جو چیز بھی ایسی میرے علم میں تھی جو تمہیں دوزخ سے قریب اور جنت سے دور کر دے میں نے تمہیں اس سے منع کیا۔ روح الامین [جبرئیل علیہ السلام] نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی نفس اس وقت تک مر نہیں سکتا جب تک اپنے رزق کی متعین مقدار پوری نہ کرے اگرچہ وہ رزق اس کے پاس تاخیر سے پہنچے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق کے سلسلے میں حسن طلب سے کام لو رزق میں تاخیر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تم اللہ کی معصیت میں مبتلا ہو کر رزق حاصل کرو۔ اللہ عزوجل شانہٗ کے پاس جو چیز ہے وہ اس کی نافرمانی کر کے حاصل نہیں کی جا سکتی۔

[احیاء العلوم]

دین کی حفاظت

زید بن مسلمہ اپنی زمین میں شجر کاری کر رہے تھے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادھر سے گزرے تو فرمایا کہ زید! اپنے دین کی حفاظت اور لوگوں سے بے نیاز ہونے کے لئے یہ

Marfat.com

بہترین کام ہے جس میں تم مشغول ہو اس میں یہ بھی فائدہ ہے جو شاعر احیحہ نے اشارہ کیا ہے [میں اپنے باغ زوراء کی خدمت میں اسلئے ہمہ تن مصروف ہوں کہ دوستوں کے لئے صاحب مال ہی کریم ہوتا ہے] حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بے کاری پسند نہیں میں اس شخص پر حیرت زدہ ہوں جو نہ دنیا کے کام میں مصروف ہو نہ دین کے کام میں لگا ہوا ہو۔

[احیاء العلوم]

کوئی پیشہ اختیار کرنا

ایوب کہتے ہیں کہ کوئی پیشہ اختیار کرنا جس میں کچھ مل جائے لوگوں کے سامنے دست طلب دراز کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مرنے کے لئے سب سے زیادہ اس جگہ کو پسند کروں گا جہاں میں اپنے اہل وعیال کے لئے خرید وفروخت کرتا ہوں۔ ہیثم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ کبھی کبھی مجھے یہ اطلاع ملتی ہے کہ فلاں شخص میری برائی کرتا ہے جب مجھے یہ بات یاد آتی ہے کہ میں اس کا محتاج نہیں ہوں تو اس کی برائی کی میرے نزدیک کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ ایک مرتبہ سمندر میں طوفان آیا حضرت ابراہیم بن ادہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ لوگوں کے ساتھ کشتی میں سوار تھے لوگوں نے عرض کیا دیکھئے طوفان میں کتنی شدت ہے تو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ شدت نہیں ہے شدت تو یہ ہے کہ آدمی کسی کا دست نگر [محتاج] ہو۔

ایوب فرماتے ہیں کہ ابو کلابہ نے مجھ سے فرمایا کہ بازار کا پیچھا مت چھوڑنا بازار سے دولت حاصل ہوتی ہے اور دولت سلامتی کا بڑا ذریعہ ہے۔

[احیاء العلوم]

پرندوں کا رزق تلاش کرنا

ایک مرتبہ آقائے نعمت مالکِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پرندوں کے متعلق ارشاد فرمایا صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ حدیث شریف کا منشا یہ ہے کہ پرندے تک طلب رزق کے لئے نکلتے ہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

تجارت کے لئے بحر و بر کا سفر کرتے دور دور ممالک میں جاتے اور کوئی اپنے باغوں میں کام کرتے۔

[احیاء العلوم]

عبادت کا پہلا مرحلہ

ابو سلیمان دُرّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک عبادت اس کا نام نہیں کہ اپاہج بن کر بیٹھ جاؤ۔ دوسرے لوگ تمہیں کھانا کھلائیں روٹی کی فکر کرنا عبادت کا پہلا مرحلہ ہے۔ پہلے روٹی کی فکر پھر عبادت کرو۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اعلان کیا جائے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے مبغوض تھے یہ سن کر وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جو مسجدوں میں مانگا کرتے تھے۔

[احیاء العلوم]

ذخیرہ اندوزی

بعض لوگ گرانی [مہنگائی] کی امید میں غلے وغیرہ کی ذخیرہ اندوزی کر لیتے ہیں اور لوگوں کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتے۔ یہ فعل عمومی ظلم کے مترادف ہے۔ شریعت نے ذخیرہ اندوزی کرنے والے کی مذمت فرمائی۔ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے چالیس روز تک غلے کو روکے رکھا اس کے بعد وہ غلہ صدقہ کر دیا تو یہ صدقہ اس گناہ کا کفارہ نہیں بنے گا جو اس نے ذخیرہ اندوزی کی صورت میں کیا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز تک غلہ کی ذخیرہ اندوزی کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بری ہوا [یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کا اس سے کوئی تعلق نہیں]۔

[احیاء العلوم]

دل کا سخت ہو جانا

سیدنا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چالیس دن تک غلہ کی ذخیرہ

Marfat.com

اندوزی کرے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ یعنی لوگوں کی ضرورت اور پریشانی کا احساس اس کے دل سے ختم ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے ذخیرہ اندوزی کیا ہوا غلہ نذرِ آتش کر دیا تھا [یعنی آگ میں جلا دیا تھا]

سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص باہر سے غلہ خرید کر لائے اور اسی روز کی قیمت پر فروخت کر دے تو گویا اس نے وہ غلہ خیرات کر دیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔

[احیاء العلوم]

سزا سے بچ جاؤں

ایک بزرگ سوداگر کا واقعہ ہے کہ وہ واسط میں رہتے تھے وہاں سے انہوں نے گیہوں کی ایک کشتی بصرہ سے وکیل کے ساتھ روانہ کی اور اسے یہ ہدایت کی کہ جس روز یہ کشتی بصرہ پہنچے اسی دن کی قیمت پر فروخت کر دینا اتفاق ایسا ہوا کہ ان دنوں غلے کی قیمت کم تھی، بعض ہمدرد تاجروں نے وکیل کو ایک ہفتہ تاخیر کرنے کا مشورہ دیا انہوں نے نفع کے خیال سے بیچنے میں تاخیر کر دی اور بہت زیادہ نفع ہوا۔ وکیل نے اپنے موکل بزرگ سوداگر کو یہ خوش خبری لکھ کر بھیجی کہ تمہارا مال کئی گنا قیمت پر فروخت ہوا ہے۔ بزرگ نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم نے یہ کیا حرکت کی؟ میری ہدایت تو یہ تھی کہ دین کی قیمت پر زیادہ نفع کمائیں ہم دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑا منافع پر صابر تھے۔ تم سے جو غلطی سرزد ہوئی اس کی تدارک کی یہی صورت ہے کہ میرا خط ملتے ہی تمام مال بصرہ کے فقراء کو صدقہ کر دو اس صدقے کا ثواب مجھے ملے یا نہ ملے لیکن یہ تو ممکن ہے کہ غلہ کی ذخیرہ اندوزی میں جو گناہ ہوا ہے اس کی سزا سے بچ جاؤں۔

[احیاء العلوم]

بیٹے کو نصیحت

ایک تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو نصیحت کی کہ اپنے بیٹے کو دو چیزوں کی تجارت مت کرانا۔ غلے اور کفن کی۔ غلہ کا تاجر چاہتا ہے کہ غلہ مہنگا ہو جائے اور کفن کا تاجر چاہتا ہے

Marfat.com

کہ لوگ مرتے رہیں اور اپنے بیٹے کو دو پیشے اختیار کرنے مت دینا ایک قصائی کا پیشہ اور دوسرا زرگری [سونار کا پیشہ] کا اس لئے کہ قصائی کا دل سخت ہوجاتا ہے اور زرگر سونے چاندی سے دنیا کو زینت دیتا ہے۔

[احیاء العلوم]

کھوٹا سکّہ

نقد کی تجارت میں کھوٹے سکوں کو رواج دینا عام نقصانوں سے تعلق رکھتا ہے اور یہ بھی ظلم کے ہم معنی ہے۔ کیونکہ اس معاملے میں دوسرا فریق انجانے کی بنیاد پر نقصان اٹھائے گا اور اگر واقف ہوا تو دوسرے لوگوں میں اس کا رواج دے گا اس طرح یہ نقصان عام ہوجائے گا اس نقصان کی تمام ذمہ داری اس شخص پر ہوگی جس نے کھوٹے سکوں کو سب سے پہلے رواج دیا اور وہی اس طریقے کا موجد قرار پائے گا۔ سرورِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کوئی برا طریقہ نکالا اس کے بعد کسی نے اس پر عمل کیا تو اس پر [موجد] خود اس کا گناہ ہوگا اور اس شخص کا گناہ بھی جس نے بعد میں اس طریقے پر عمل کیا اور ان کے گناہوں میں کچھ کم نہ ہوگا۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ سو درہم چُرانے کے مقابلے میں ایک کھوٹا سکہ رائج کرنے کا گناہ زیادہ ہے اس لئے کہ چوری ایک معصیت ہے ایک دفعہ ہوئی ختم ہوگئی اور کھوٹے سکے کا رواج دینا ایک ایسا گناہ ہے جس کا سلسلہ موت پر بھی ختم نہیں ہوتا بلکہ اگر بعد کے لوگ بھی اس پر چلنے لگیں تو یہ سلسلہ صدیوں تک طول کھینچ سکتا ہے صدیوں تک طول پکڑنے والا یہ گناہ اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا جس نے کھوٹا سکہ چلایا وہ شخص یقیناً نیک بخت ہے جس کے گناہوں کا سلسلہ اس کی موت پر ختم ہوجائے اس شخص کی بدبختی میں کیا شبہ ہوسکتا ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کے گناہوں کا سلسلہ ختم نہ ہو اور گناہوں کی وجہ سے وہ عذاب میں مبتلا رہے۔

[احیاء العلوم]

پیارے دینی بھائیو! ہرگز ہرگز آپ جعلی نوٹ نہ چلائیں ورنہ سخت عذاب کے مستحق ہوں

Marfat.com

گے۔لوگ دنیاداری کے لالچ میں جعلی روپیوں کو مارکیٹ میں ترویج دیتے ہیں جس سے قوم وملک کو بہت بڑا نقصان ہوتا ہے اس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جو جعلی نوٹوں کا کاروبار کرتے ہیں اور اپنی آخرت کو خراب کر لیتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔اللہ عزوجل شانہٗ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلائے۔آمین۔

گھوڑے کا جواب

ایک مجاہد اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھوڑے پر سوار جہاد میں شریک تھا اچانک ایک کافر میرے سامنے آیا میں نے اس پر گھوڑا چڑھا کر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن گھوڑے نے ساتھ نہیں دیا اور وار خالی گیا۔دوسری اور تیسری مرتبہ کے حملے میں بھی ایسا ہی ہوا۔اس شکست سے مجھے بہت بڑا قلق ہوا سارا دن یہی خیال رہا کہ آج گھوڑے نے خلاف توقع بزدلی کا ثبوت دیا ہے اور میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔خیمے میں واپس آنے کے بعد بھی یہی سوچتا رہا۔اسی پریشانی کے عالم میں اور حزن وملال کی کیفیت کے ساتھ خیمے کی لکڑی پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔خواب میں میں نے دیکھا کہ گھوڑا مجھ سے مخاطب ہے اور شکست کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ تم نے تین بار حملہ کیا لیکن تینوں مرتبہ تمہیں میری وجہ سے ناکامی ہوئی۔کل کی بات یاد کرو کہ تم نے میرے لئے چارہ خریدا تو چارہ والے کو ایک درہم کھوٹا دیا۔حرام غذا کھلا کر مجھ سے اطاعت کی امید رکھتے ہو اس خواب کے بعد میری آنکھ کھل گئی دل خوف سے لرزاں تھا فوراً گھاس والے کے پاس پہنچا اس سے اپنا کھوٹا سکہ واپس لے کر کھرا سکہ دیا۔

[احیاء العلوم]

تجارت میں جھوٹی قسم

آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے اس تاجر کے لئے جو یہ کلمات کہے: کیوں نہیں، اللہ کی قسم، نہیں اللہ کی قسم، اور ہلاکت ہے صانع [کسی چیز کو بنانے والا] کے لئے کل اور پرسوں پر کام کو ٹالنے سے۔

شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جھوٹی قسم سامانِ تجارت کو رواج

Marfat.com

دینے والی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر نگاہِ کرم نہیں فرمائے گا متکبر عیالدار دے کر احسان جتلانے والا اور اپنا سامانِ تجارت کو قسم کھا کر رواج دینے والا۔

[احیاء العلوم]

ریشم کے تاجر

یونس بن عبید ریشم کے تاجر تھے کسی نے ان سے ریشم دکھلانے کے لئے کہا۔ خادم نے ریشم کے گولے لا کر رکھ دیئے اور ان کو پھیلا کر یہ الفاظ کہے: اے اللہ! ہمیں جنت عطا فرما! ابن عبید نے خادم سے کہا کہ یہ مال اپنی جگہ رکھ آؤ اور خریدار سے معذرت کر لی خوف یہ تھا کہ کہیں یہ جملہ جو خادم کی زبان سے نکل گیا ہے اس چیز کی تعریف مراد نہ ہو یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے دنیا میں تجارت بھی کی اور دین کو ضائع ہونے سے بھی بچالیا وہ اس حقیقت پر ایمان رکھتے تھے کہ آخرت کا نفع دنیا کی منفعتوں سے زیادہ بہتر اور دائمی ہے۔

[احیاء العلوم]

جو دھوکہ دے ہم میں سے نہیں

پیارے دینی بھائیو! خرید وفروخت میں دھوکہ دہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اپنے مالوں میں جو خرابی ہو اس کو ظاہر کر دینا چاہئے تا کہ دھوکہ دہی اور فریب بازی نہ ہو اور گناہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ غلہ فروخت کر رہا تھا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ غلہ پسند آیا مگر ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو بھیگا ہوا ملا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ غلہ اندر سے کیوں بھیگا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ بارش سے بھیگ گیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اگر ایسا تھا تو یہ بھیگا ہوا غلہ اوپر کی طرف رکھتے اس کے بعد تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

[احیاء العلوم]

Marfat.com

عیب ظاہر کردیں

ایک شخص اپنی اونٹنی فروخت کررہا تھا۔خریدار آیا اونٹنی دیکھی۔فروخت کرنے والے کی بتائی ہوئی قیمت تین سو درہم ادا کئے اور اونٹنی لے کر چل دیا۔حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دوران کسی اور خیال میں مستغرق تھے انہیں خرید وفروخت کی تفصیلات کا علم نہ تھا جب انہوں نے یہ دیکھا کہ خریدار اونٹنی لے کر جارہا ہے تو اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے گئے اور روک کر دریافت کیا کہ تم نے یہ اونٹنی گوشت کے لئے لی ہے یا سواری کے لئے؟ اس شخص نے بتلایا کہ میں نے سواری کے لئے اسے خریدا ہے۔حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس صورت میں یہ اونٹنی سستی ہے میں نے اس کے پاؤں میں زخم دیکھا ہے شاید سفر میں یہ تمہارا ساتھ نہ دے۔خریدار واپس آیا فروخت کرنے والے کو سو درہم کم دینا پڑا جب خریدار چلا گیا تو فروخت کرنے والے نے حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تم نے میرا نقصان کرادیا ہے۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر یہ عہد کیا تھا کہ ہم ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کریں گے اس کے بعد حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان فرمائی کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کوئی چیز اس کا عیب بتائے بغیر فروخت کرے اور نہ اس شخص کے لئے جائز ہے جو اس عیب سے واقف ہو کر خاموش رہے۔

[احیاء العلوم]

دودھ میں پانی

ایک گوالے کا واقعہ ہے کہ وہ اپنی گائے کے دودھ میں پانی ملا کر بیچتا تھا۔ایک مرتبہ سیلاب آیا اور گائے بہہ گئی۔گوالے کے لڑکے نے کہا کہ وہ متفرق پانی جو ہم ملایا کرتے تھے سیلاب کی صورت اختیار کر گیا اور ہمارا سرمایۂ حیات بہا کر لے گیا۔

مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب خرید وفروخت کرنے والے سچ بولتے ہیں اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں تو انہیں ان کی خرید وفروخت میں برکت ہوتی ہے اور جب جھوٹ بولتے ہیں اور عیب چھپاتے ہیں تو برکت ختم ہو جاتی ہے۔ابوداؤد میں ہے کہ صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہاتھ دونوں

Marfat.com

شریکوں پر ہے جب تک وہ آپس میں خیانت نہ کریں اور جب خیانت کرتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر سے اپنا ہاتھ اٹھالیتا ہے۔

[احیاء العلوم]

پیارے دینی بھائیو! یہ بات یار کھئے جس طرح زکوٰۃ اور صدقات کی ادائیگی سے مال کم نہیں ہوتا اسی طرح خیانت اور جھوٹ بولنے سے مال نہیں بڑھتا۔ دنیا کی دولت کے تمام تر فائدے موت کے وقت ختم ہوجاتے ہیں مرنے کے بعد آدمی اپنی کروڑوں کی دولت سے فائدہ اٹھانے کا اہل نہیں رہتا۔ البتہ دولت کے تمام تاریک گوشے دولت کے ذریعہ کمائے ہوئے تمام گناہ موت کے بعد بھی اس کی رفاقت کا فرض انجام دیتے ہیں۔ اس صورت میں کون عقل مند چاہے گا کہ وہ ادنی چیز کے عوض اعلیٰ چیز فروخت کردے دین کی سلامتی بہرحال اعلیٰ وارفع ہے۔

اخلاص

آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض کیا گیا کلمہ کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کا مطلب کیا ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اخلاص یہ ہے کہ کلمہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اسے روک دے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حرام کردہ چیز کو حلال سمجھے وہ قرآن کریم پر ایمان نہیں رکھتا۔

[احیاء العلوم]

بدترین شخص

ایک تابعی کہتے ہیں اگر میں جامع مسجد میں داخل ہوں اور وہاں عبادت گزاروں کا ہجوم دیکھوں اور لوگ مجھ سے یہ دریافت کریں کہ ان میں بزرگ کون ہے تو میں یہ کہوں گا کہ ان میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو خیر خواہی میں سب سے آگے ہو اب اگر لوگ کسی خاص شخص کی طرف اشارہ کر کے یہ کہیں کہ فلاں شخص خیر خواہی کا زیادہ ثبوت دیتا ہے تو میں یہ

Marfat.com

کہوں گا یہی شخص سب سے اچھا ہے اسی طرح اگر لوگ مجھ سے بدترین شخص کے متعلق دریافت کریں تو میں جواب دوں گا بدترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فریب دے اگر کسی شخص نے بتلایا کہ فلاں شخص میں فریب دینے کی عادت ہے میں کہوں گا یہی بدترین شخص ہے۔ فریب ہر معاملہ میں حرام ہے۔ خرید و فروخت میں بھی اور کاریگری میں بھی یہ کہنا درست نہیں کہ عیب ظاہر کرنے سے تجارت نہیں چلتی دکاندار کو چاہئے کہ اچھا مال رکھے اگر بالاتفاق کوئی چیز خراب ہو جائے تو اسے اپنے استعمال کے لئے رکھ لے یا عیب ظاہر کر کے کم نفع پر فروخت کرے۔ کم پر صبر کرنا بڑی چیز ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس میں برکت دے گا۔

[احیاء العلوم]

عیب ظاہر کر دیا

حضرت ابن سیرین نے ایک بکری فروخت کی اور خریدنے والے سے کہہ دیا کہ اس میں ایک عیب ہے وہ یہ ہے کہ پاؤں سے چارہ کا برتن الٹا کر دیتی ہے حسن ابن صالح نے ایک باندی فروخت کی تو خریدار سے فرمایا کہ ایک بار اس باندی کی ناک سے خون نکلا تھا۔ بہرحال دیندار لوگ معاملات کرتے وقت عیب ظاہر کر دیتے ہیں۔

[احیاء العلوم]

جنّت فروخت کرنا

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک رتی کے عوض ہلاکت کیوں خریدوں چنانچہ جب وہ کسی سے کوئی چیز لیتے تو آدھی رتی کم لیتے اور جب کسی کو کوئی چیز دیتے تو ایک رتی سے زیادہ دیتے یہ بھی فرماتے کہ اس شخص کی ہلاکت میں کیا شبہ ہے جو ایک رتی کے عوض میں جنت فروخت کر دے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے وہ شخص کتنے زبردست نقصان سے دوچار ہے جو طوبیٰ بیچ کر ہلاکت خریدے۔ یہ بزرگانِ دین اس طرح کے معاملات میں احتیاط اس لئے بھی کرتے تھے کہ ذرا سی بے احتیاطی بھی لوگوں کی حق تلفی ہے اور حق تلفی ان گناہوں میں سے ہے جن کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور اس کا امکان بھی کم ہے کہ ان لوگوں سے معافی مانگ لی جائے جن کی حق تلفی ہوئی ہے کیونکہ دکاندار جب حق تلفی پر

Marfat.com

آمادہ ہوتا ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی زد میں کون کون لوگ ہیں۔

[احیاء العلوم]

حج اور عمروں سے افضل

فضیل ابن عیاض نے اپنے صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ دینار دھو رہے ہیں۔ معلوم کرنے پر انہوں نے بتایا کہ میں اسے بھنانا چاہتا ہوں۔ دھونے کی ضرورت اس لئے پیش آئی تا کہ میل کچیل کی وجہ سے دینار کا وزن زیادہ نہ ہو۔ فضیل نے فرمایا بیٹے! تمہارا یہ عمل دو حج اور بیس عمروں سے افضل ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ تاجر کی نجات کیسے ہوگی یہ شخص تو لتا ہے دن کو قسمیں کھاتا ہے رات کو نیند کے مزے لوٹتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جس طرح دو پتھروں کے درمیان دانہ گھس جاتا ہے اسی طرح دو خرید و فروخت کرنے والے کے درمیان برائی بھی اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔

[احیاء العلوم]

بندوں کے حقوق

ایک بزرگ نے کسی مخنث [ہیجڑہ] کی نماز جنازہ پڑھائی۔ لوگوں نے عرض کیا یہ شخص بدکار تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارا مقصد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس دو ترازو ہیں یا دو پاٹ تھے کہ ایک سے لیتا تھا اور دوسرے سے دیتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ ایسا تھا تب تو واقعی اس کی بدکاری میں کوئی شبہ نہیں اور اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہے جس کا معاف ہونا مشکل ہے۔ ہاں اگر وہ اللہ کے حقوق تلف کرتا تھا تو یہ اس کا اور اس کے معبود کا معاملہ ہے وہ خود نمٹ لے گا۔

خرید و فروخت میں ناپ تول ٹھیک کرنا چاہیے۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْوَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ،

Marfat.com

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں
اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔

[ترجمة: کنزالایمان، پ ۳۰ ع ۸]

کم تولنا

جو شخص غلے میں مٹی یا کنکری وغیرہ ملا کر فروخت کرے گا وہ کم تولنے والوں میں شمار ہوگا۔ اگر قصائی نے معمول کے برخلاف گوشت میں ہڈیاں زیادہ تولیں تو وہ بھی کم تولنے والا ہوگا۔ باقی چیزوں کو بھی اسی پر قیاس کیا جائے چنانچہ جب بزاز [کپڑا فروخت کرنے والا] کپڑا خریدتا ہے تو ناپتے ہوئے کپڑے کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے اور جب فروخت کرتا ہے تو خوب کھینچ کر ناپتا ہے تو یہ بھی کم تولنے والوں میں شمار ہوگا اور ایسے تمام لوگ ویل کی وعید میں داخل ہیں۔

[احیاء العلوم]

دین میں خیر خواہی دنیا و مافیہا سے بہتر

یونس بن عبید کی دکان میں مختلف پوشاکیں برائے فروخت رہا کرتی تھیں بعض کی قیمت دوسو درہم تھی اور بعض کی چارسو درہم۔ ایک مرتبہ وہ اپنے بھتیجے کو دکان پر بٹھا کر نماز کے لئے چلے گئے ایک اعرابی آیا اور اس نے چارسو درہم کی پوشاک طلب کی۔ لڑکے نے چارسو کے بجائے دوسو درہم والی پوشاک دکھلائی۔ اعرابی نے خوشی خوشی قیمت ادا کی اور پوشاک لے کر چلا گیا۔ یونس بن عبید نماز پڑھ کر واپس آرہے تھے۔ اعرابی کے ہاتھ میں پوشاک دیکھی تو سمجھ گئے کہ وہ اس کی دکان سے آرہا ہے۔ قیمت معلوم کی اس نے بتلایا کہ میں یہ پوشاک چارسو درہم میں خرید کر لا رہا ہوں۔ یونس بن عبید نے کہا اس کی قیمت دوسو درہم سے زیادہ نہیں اس لئے تم واپس جاؤ اور اپنے دوسو درہم وصول کرو۔ اعرابی نے کہا اول تو یہ پوشاک ہمارے شہر میں پانچ سو درہم سے کم میں نہیں ملتی دوسری بات یہ ہے کہ میں اس قیمت پر راضی ہوں۔ یونس بن عبید نے کہا بھائی بحث نہ کرو میں تمہاری بھلائی کے لئے کہہ رہا ہوں۔ دین میں خیر خواہی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے بالآخر اس کو دکان پر واپس لے گئے اور دوسو درہم

Marfat.com

واپس کیے بعد میں اپنے بھتیجے کو ڈانٹا کہ تمہیں شرم نہیں آئی اتنا نفع لیتے ہوئے۔ تم نے اللہ کا خوف محسوس نہیں کیا۔ لڑکے نے کہا چچا جان اس نے یہ قیمت اپنی مرضی سے دی تھی میں نے جبر نہیں کیا تھا۔ یونس بن عبید نے جواب دیا اس کے باوجود تمہیں خیر خواہی کرنی تھی، تمہیں اس کے ساتھ وہ سلوک کرنا چاہئے تھا جو تم خود اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

[احیاء العلوم]

کم نفع نہ ٹھکراؤ

حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہ درہ ہاتھ میں لے کر کوفہ کے بازاروں میں گشت لگایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اے تاجرو! اپنا حق لو۔ اپنا حق لینے ہی میں سلامتی ہے۔ کم نفع نہ ٹھکراؤ ایسا نہ ہو کہ تم محروم کر دیئے جاؤ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کی مالداری کا سبب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تین باتوں نے میری دولت میں اضافہ کیا ہے۔ ایک یہ کہ میں کم نفع کی پرواہ نہیں کرتا اگر کسی چیز میں معمولی نفع بھی ملے تو بیچنے میں تردد نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ جب کوئی مجھ سے جانور مانگتا ہے میں اس کے بیچنے میں تردد نہیں کرتا۔ تیسرے یہ کہ میں ادھار بیچنے کا قائل نہیں ہوں۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک ہزار اونٹنیاں خریدی ہوئی قیمت پر فروخت کر دیں۔ نفع میں اس کی رسیاں بچیں ایک رسی کی قیمت ایک درہم تھی۔ اس حساب سے ایک ہزار درہم نفع ہوا۔ ایک ہزار درہم اس طرح بچ گئے کہ جس دن اونٹنیاں فروخت ہوئیں اس دن انہیں کھانا کھلانا نہیں پڑا۔

[احیاء العلوم]

حلال کے علاوہ کچھ نہ کھائیں

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا تو آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس یہ دودھ کہاں سے آیا۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے تھنوں سے۔ پھر آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بکری کہاں سے آئی تھی۔ جس کا یہ دودھ ہے۔ عرض کیا گیا کہ بکری فلاں جگہ سے آئی تھی اس

Marfat.com

سوال وجواب کے بعد آپ نے دودھ پیا اور لوگوں سے ارشاد فرمایا ہم انبیاء کے گروہ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ حلال کے علاوہ کچھ نہ کھائیں اور نیک کام کے علاوہ کچھ نہ کریں۔ اس حکم کا تعلق صرف انبیاء کی جماعت ہی سے نہیں بلکہ اس حدیث کی رو سے تمام مسلمانوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیا ہے۔

[احیاء العلوم]

تیس[۳۰] قرآن پاک ختم کرنا

کسی بزرگ نے ایک ابدال کو کھانے کے لئے کچھ پیش کیا۔ انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ حلال غذا کے علاوہ کچھ استعمال نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دل مستقیم رہتے ہیں اور فرمایا حالت یکساں رہتی ہے۔ ہم پر ملکوت کے راز منکشف ہوتے ہیں اگر ہم لوگ تین دن بھی وہ غذا استعمال کریں جو تم لوگ استعمال کرتے ہو تو جو کچھ علم یقین ہمیں حاصل ہے وہ سب ختم ہو جائے گا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں ایک مہینہ میں تیس قرآن پاک ختم کرتا ہوں ابدال نے کہا تمہارے اس عمل سے میرا وہ شربت بہتر ہے جو میں نے رات کو پیا تھا۔

راوی کا بیان ہے کہ ابدال نے رات کے وقت جنگلی ہرن کا دودھ پیا تھا۔

[احیاء العلوم]

خرید وفروخت کے متعلق متفرق مسائل

☆ انڈا خریدا توڑا تو گندہ نکلا۔ دام واپس ہوں گے۔ گیہوں غلہ وغیرہ خریدا اس میں خاک ملی ہوئی نکلی اگر خاک اتنی ہے جتنی عادۃً ہوا کرتی ہے تو واپس نہیں کر سکتا اور اگر عادت سے زیادہ ہے تو کل واپس کر دے۔

[بہار شریعت]

☆ گیہوں میں کچھ خاک ملی ہوئی تھی اڑ گئی اور وزن کم ہو گیا یا گیہوں میں نمی تھی خشک ہو کر وزن کم ہو گیا واپس نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

☆ گٹھلیاں جو کھجور میں ہوں نبولے جو روئی کے اندر ہوں یا دودھ جو تھن کے اندر، ان سب کو بیچنا منع ہے۔

[درمختار]

☆ پانی جب تک کوئیں یا نہر میں ہے اس کو فروخت کرنا جائز نہیں جب اس کو گھڑے وغیرہ میں بھر لیا اب مالک ہو گیا، فروخت کر سکتا ہے۔

[عالمگیری]

☆ انسان کے بال کی بیع درست نہیں اور انہیں کام میں لانا بھی جائز نہیں، مثلاً ان کی چوٹیاں بنا کر عورتیں استعمال کریں، یہ حرام ہے، حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔

☆ عورت کے دودھ کو بیچنا جائز ہے اگرچہ اسے نکال کر کسی برتن میں رکھ لیا ہو۔

[بہار شریعت]

☆ آذانِ جمعہ کے شروع سے ختم نماز تک بیع مکروہ تحریمی ہے اور آذان سے مراد پہلی آذان ہے کہ اسی وقت سعی واجب ہوتی ہے مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا مریض ان کی بیع میں کراہت نہیں۔

[درمختار]

☆ جو شخص راستہ میں خرید و فروخت کرتا ہے اگر راستہ کشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے سے راہ گیروں پر تنگی نہیں ہوتی تو حرج نہیں اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہو جائے تو اس سے سودا خریدنا نہیں چاہئے کہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب کوئی خریدے گا نہیں تو بیٹھے گا کیوں۔

[عالمگیری]

☆ چرخہ کاتنا عورتوں کا کام ہے مرد کو چرخہ کاتنا مکروہ ہے۔

[عالمگیری]

☆ جو شخص حرام طریقے سے مال جمع کیا اور مر گیا ورثہ کو اگر معلوم ہو کہ فلاں فلاں کے یہ مال ہیں تو ان کو واپس کر دیں اور معلوم نہ ہو تو صدقہ کر دیں۔

[عالمگیری]

☆ اگر مال میں شبہ ہو تو ایسے مال کو اپنے قریبی رشتہ دار پر صدقہ کر سکتا ہے یہاں تک کہ

Marfat.com

اپنے باپ بیٹے کو دے سکتا ہے اس صورت میں یہ ضروری نہیں کہ اجنبی ہی کو دے۔

[عالمگیری]

جب تک بستی میں نہ جاؤ گے رزق نہ پاؤ گے

روایت ہے کہ ایک عارف نے دنیا سے اس قدر کنارہ کشی اختیار کی کہ لوگوں سے بچ کر جنگل میں نکل گئے اور یہ عہد کرلیا کہ میں کسی سے کوئی چیز طلب نہیں کروں گا۔ میرا رزق خود میرے پاس جب آئے گا تب کھاؤں گا۔ چلتے چلتے وہ ایک پہاڑ کے دامن میں پہنچے اور وہاں سات دن تک بیٹھے رہے لیکن کھانے کی کوئی چیز نہیں ملی یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گئے اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ الٰہی اگر تو مجھے زندہ رکھنا چاہتا ہے تو میرا رزق مجھے عطا فرمادے جو تو نے میری قسمت میں لکھ دی ہے ورنہ مجھے موت دے دے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو الہام ہوا کہ میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہوں میں تم کو اس وقت تک رزق نہیں دوں گا جب تک تم بستی نہ جاؤ اور لوگوں کے ساتھ رہنا سہنا نہ شروع کردو۔ اس الہام کے بعد وہ شہر میں داخل ہوگئے اور لوگوں سے ملے جلے اسی وقت ان کے لئے کوئی کھانا لایا اور کسی نے پانی پیش کیا جب وہ کھا پی چکے ان کو کچھ دہشت دور ہوئی اس وقت ہاتف غیبی نے ان سے کہا تم چاہتے تھے کہ دنیا چھوڑ کر تمام عالم اور حکمت الٰہی کو باطل کردو کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کے ہاتھوں رزق دینے سے زیادہ محبوب ومرغوب یہ ہے کہ بندے بندوں کو رزق پہنچائیں۔

[عوارف المعارف]

رزق کے معاملہ میں خدائے تعالیٰ پر تہمت

محمد اسکاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جس نے معاش کے دروازے کو قدرت کی چابی کے بغیر کھولنا چاہا وہ مخلوق کے سپرد کردیا گیا [یعنی اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق منقطع ہوجاتا ہے] ایک عابد وزاہد اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اچھا خاصہ پیشہ ور شخص تھا۔ خدا کو یوں منظور ہوا کہ میں اسے ترک کردوں اسی وقت میرے دل میں یہ بات کھٹکنے لگی کہ معاش کہاں سے آئے گی؟ اس وقت

Marfat.com

ہاتف غیب نے مجھے آواز دے کر کہا تم دنیا کو چھوڑ کر میری طرف راغب ہو لیکن افسوس کہ رزق کے معاملہ میں مجھ پر تہمت لگاتے ہو یہ تو میرا ذمہ ہے کہ میں اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو تیرا خادم بنادوں یا ایک منافق کو جو میرے دشمنوں میں سے ہو تیرا محکوم کردوں [اب جس کو تو پسند کرے]۔

[عوارف المعارف]

نفس کے لئے روٹی کا نہ لینا

روایت ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز شارع باب الشام کی طرف روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر انہوں نے آٹا خریدا اس وقت کوئی قُلی وہاں موجود نہ تھا آخر کار ایوب نامی قلی اتفاق سے مل گیا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ آٹا اٹھوا کر گھر لائے۔ حضرت امام احمد بن حنبل نے ایوب حمال کو اجرت دی جب اجرت دے کر گھر میں واپس آئے تو دیکھا کہ گھر کے لوگوں نے تمام آٹے کی روٹیاں پکالی ہیں اور چونکہ روٹیاں بہت کم ہوگئیں تھیں اس لئے سکھانے کے لئے تخت پر پھیلا دی تھیں۔ ایوب حمال نے انہیں دیکھ لیا تھا۔ ایوب ہمیشہ روزے سے رہا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند صالح سے کہا کہ تم ایوب کو روٹی دے دو۔ صالح نے ایوب کو دو روٹیاں دیں مگر انہوں نے واپس کر دیا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انہیں یہاں رکھ دو جب کچھ دیر گزر گئی تو انہوں نے فرمایا ایوب کو روٹیاں دے دو۔ اس بار صالح نے روٹیاں دیں تو انہوں نے لے لیا۔ صالح بہت تعجب کرتے ہوئے واپس آئے تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم پہلی دفعہ روٹیاں واپس کرنے اور دوبارہ لے لینے پر حیران ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایوب ایک نیک اور صالح مرد ہیں پہلی مرتبہ جب انہوں نے روٹیوں کو دیکھا تو ان کے نفس میں ان کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس کی نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جب ان کو روٹیاں دی گئیں تو انہوں نے واپس کر دیں۔ [کیونکہ وہ نفس کی خواہش کو پورا کرنا نہیں چاہتے تھے] اور جب ملنے سے مایوس ہوگئے تو دوبارہ ہم نے ان کو بھیجیں اور انہوں نے قبول کرلیا۔

[عوارف المعارف]

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درے مارنا

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سائل کو مانگتے ہوئے سنا تو آپ نے اپنے ساتھی سے فرمایا میں نے تم سے کہا کہ سائل کو کھانا دے دو! انہوں نے کہا جی میں نے کھانا دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو اس کی بغل کے نیچے ایک جھولی روٹیوں سے بھری ہوئی تھی اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تیرے اہل وعیال ہیں، اس نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو سائل نہیں بلکہ سوداگر ہے۔ یہ کہہ کر اس کی جھولی لے لی اور ضرورت مند حضرات کے سامنے خالی کر دی اور اس کو درے مارے۔

[عوارف المعارف]

دوسروں کو دے دو

شیخ ابوزرعہ طاہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے شیوخ کی اسناد کے ساتھ سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ آپ اس شخص کو مرحمت فرما دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہیں۔ یہ سن کر آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے لے لو اور اسے اپنے لئے خرچ کرو یا دوسروں کو دے دو۔ جب تمہارے پاس ایسا کوئی مال آئے جس کی تم کو ضرورت نہیں ہے اور نہ تم نے اس کو مانگا تھا تو اس کو قبول کر لو اور جو نہ آئے اس کی لالچ مت کرو۔

[عوارف المعارف]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی چیز ہمیں ملے تو لے لینا چاہئے اور اس کو دوسرے دینی بھائیوں کو دے دینا چاہئے۔ اگر ضرورت ہو تو بقدرِ ضرورت اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں اور قربان جایئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ضرورت نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم فرمائی کہ میری عطا سے انکار مت کرو لے لو۔ ضرورت نہ ہو تو اپنے دوسرے دینی بھائیوں کو دے دو۔ سبحان اللہ!۔

□□

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ ؕ

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

سنّتوں پر عمل کرنے کی فضیلت

قرآن کا فرمان عالیشان

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے۔

[ترجمہ کنز الایمان پ ۹ ع ۱۷]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت میں منافقوں والی روش اختیار نہ کرو یعنی سنت کی اتباع میں منافقانہ عمل یہ ہے کہ ظاہراً سنت پر عمل کیا جائے لیکن دل سے اس کی مخالفت کی جائے ایسے عمل کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جزا تو صرف اس عمل کی ملے گی جس میں اخلاص ہوگا۔

رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق عمل کرنے کو اتباعِ سنّت کہا جاتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع اور پیروی تمام مسلمانوں پر ضروری ہے آپ کی سنت درحقیقت احکام قرآنی کی اطاعت کا عملی نمونہ ہے اتباع سنت سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں دل کو سکون ملتا ہے روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے ایمان میں

Marfat.com

استقامت آتی ہے رزق میں اضافہ ہوتا ہے درجات میں بلندی ہوتی ہے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے ذات حق کی قربت حاصل ہوتی ہے اتباعِ سنت سے عشق رسول میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اتباعِ سنّت میں فائدہ ہی فائدہ ہے ہر شخص کو دل و جان سے اتباع سنت کی کوشش کرنا چاہئے اور اتباع سنت میں ہمیشہ محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش نظر رکھیں۔

اتباعِ سنت میں سو شہیدوں کا ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

[بیہقی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانو! فتنہ فساد اور برائیوں کے دور میں سنت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کی شہادت کے برابر ہے کیونکہ شہید تو ایک بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم کھا کر جان دیتا ہے لیکن فساد کے دور میں سنت پر عمل کرنے والے عمر بھر لوگوں کے طعنے سنتے ہیں اور رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں لہٰذا ہر انسان قدم قدم پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو تھام کر سو شہیدوں کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو بلند مقام حاصل ہوا ان کو خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار ہوا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بشر حافی! (رحمۃ اللہ علیہ) جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے ہمعصروں سے بلند مقام کیوں دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اس لئے کہ تم نیکوں کی خدمت کرتے ہو میری سنت اور اہل سنت سے محبت رکھتے ہو۔

سنت کو زندہ کرنے کا ثواب

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری کسی سنت کو رواج دیا جو میرے بعد متروک ہو گئی تھی (یعنی اُس پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا) تو اُس کو اُس سنت پر عمل کرنے والوں کے مجموعی

Marfat.com

ثواب کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی اور جس کسی نے کوئی گمراہی میں نئی چیز کی بنیاد ڈالی اور اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام راضی نہ ہوئے تو اُن عمل کرنے والوں کے مجموعی گناہوں کے برابر گناہ ہوگا اور اُن کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی۔

[ابن ماجه]

وقت گزرنے کے ساتھ اکثر لوگ کسی نہ کسی سنت پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو اس حالت میں اگر کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرے اس پر خود عمل کرے اور دوسروں کو عمل کی دعوت دے تو اسے تمام عمل کرنے والے حضرات کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا یہ کتنا اجر عظیم ہے۔

سنت پر عمل اور انعامِ الٰہی

حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک جماعت کے ساتھ تھا اس دوران ہمارے کچھ لوگ غسل کے لئے کپڑے اتار کر پانی میں اتر گئے لیکن مجھے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد تھی جس میں آپ نے فرمایا ہے جو اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ برہنہ غسل خانہ میں داخل نہ ہو بلکہ تہبند باندھے لہٰذا میں نے اس حدیث پر عمل کیا رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ہاتف غیبی مجھے ندا کر کے کہہ رہا ہے کہ اے احمد! تمہیں بشارت ہو کہ رب کائنات نے سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرنے کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرما دی اور تمہیں لوگوں کا پیشوا بھی بنا دیا میں نے اس ھاتف غیبی سے دریافت کیا کہ آپ اپنا نام تو بتائیں تو اس ھاتف غیبی نے فرمایا میں جبرئیل علیہ السلام ہوں۔

[شفا شریف]

سنّت کی پیروی

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سفر میں تھے ایک جگہ آپ نے اپنی اونٹنی کو گھمایا (چکر دیا) ساتھیوں نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا مجھے اس کے بارے میں معلوم

Marfat.com

نہیں صرف اتنا یاد ہے کہ میں تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسا کرتے دیکھا تھا لہٰذا سنت کی پیروی میں میں نے ایسا ہی کیا ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ تشریف لے گئے جب آپ کی نظر حجر اسود پر پڑی تو آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا تو عام پتھروں کی طرح ہے جو نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھ کو بوسہ نہ دیتا یہ کلمات ادا کرنے کے بعد آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

[شفا شریف]

سنت چھوڑنے والا حوضِ کوثر سے بھگایا جائے گا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور اُمت مسلمہ کی تعریف میں ایک حدیث بیان کی کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے حوض سے ہنکائے اور بھگائے جائیں گے جس طرح اونٹوں کو ہنکا دیا جاتا ہے لیکن میں انہیں پلاؤں گا ادھر آ وَادھر آ وَ میرے بندے پر مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں آپ کی سنت کو چھوڑ کے اپنا طریقہ بنالیا یہ معلوم ہونے کے بعد میں ان سے کہوں گا دور ہو جا، دور ہو جا، دور ہو جا۔

خلافِ سنّت

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ایک موثر تقریر کی جس کو سن کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور دل ڈر گئے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے گویا رخصت ہونے والے کی نصیحت ہے تو ہمیں وصیت فرمایئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم کو خدا سے ڈرنے اور اپنے امراء کی اطاعت کا حکم دیتا ہوں اگر چہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت کچھ اختلاف دیکھے گا تم میرا اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ مضبوطی سے تھامے رہنا اور نئی باتوں سے بچنا کیونکہ ہر نئی بات

Marfat.com

بدعت ہے اور ہر بدعت[1] گمراہی ہے۔

[ابوداؤد]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث میں اس بات کی تاکید کی گئی کہ ان کاموں پر سختی سے عمل کرو جو تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہے اور پھر انہیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اپنایا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی پیروی

رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کے طریقوں کو اپنانے سے منع فرمایا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ شفیع روز محشر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پہلی قوموں کی پیروی کرو گے ہاتھ در ہاتھ اور گز در گز یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ[2] کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی گھسو گے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اور کون؟

[بخاری و مسلم]

جنت میں داخل ہوگا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے حلال روزی کھائی اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی زیادتی سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج کل ایسے لوگ بہت ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد بھی ہوں گے۔

[ترمذی]

تہتر[۷۳] فرقے

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں منقسم

[1] یہاں بدعت سے مراد بدعت سیئہ ہے بدعت حسنہ نہیں کیونکہ جو بدعت حسنہ پر عمل کرے وہ ثواب کا مستحق ہے۔
[2] گوہ ایک رینگنے والا جانور جو چھپکلی سے مشابہ ہوتا ہے۔ (مؤلف آسی)

Marfat.com

ہوئے تھے لیکن میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور ان میں بہتّر فرقے دوزخی ہوں گے صرف ایک فرقہ دوزخی نہ ہوگا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا وہ کون لوگ ہوں گے تو آپ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا اس نے مجھے حیاتِ نو بخشی اور مجھے حیات نو دینے والا میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

[شفاء شریف]

اتباعِ سنت نصیب ہو جائے

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے صرف چند گھنٹے پہلے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کفن مبارک میں کتنے کپڑے تھے اور آپ کی وفات کس میں ہوئی؟ اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی انتہائی تمنا تھی کہ زندگی کے ہر لمحات میں تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا مرنے کے بعد کفن اور وفات کے دن میں بھی مجھے آپ کی اتباع نصیب ہو جائے۔

[بخاری]

محبوب کی ادا

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر قول و فعل یہاں تک حرکات و سکنات کی اتباع کرتے تھے ایک دفعہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کرنے کے بعد مسکرائے لوگوں نے بے موقع مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح وضو کر کے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ سبحان اللہ

صوفی کون؟

حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک صوفی

Marfat.com

کون ہے؟ آپ نے جواب دیا میرے نزدیک صوفی وہ لوگ ہیں جو سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قائم رہے ایک روز حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دوستوں سے کہا چلو آج اس شخص کو دیکھیں جس نے خود کو ولی مشہور کر رکھا ہے۔ اس کی عبادت کی شہرت تھی جب حضرت چلے تو وہ ولی اپنے گھر سے مسجد جانے کے لئے نکلا اور اس نے قبلہ کی طرف تھوکا یہ دیکھ کر بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا واپس چلو یہ شخص رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کا امین نہیں ہے پھر یہ مقامات اولیاء کا امین کیسے ہوسکتا ہے۔

[عوارف المعارف]

جَو کی روٹی

ایک مرتبہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک ایسی جماعت پر ہوا جس کے سامنے کھانے کے لئے بھنی ہوئی مسلم بکری رکھی ہوئی تھی لوگوں نے آپ کو کھانے کے لئے بلایا تو آپ نے یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی میں بھلا ان لذیذ کھانوں کو کھانا کیسے گوارہ کر سکتا ہے۔

ایک عارف کا فرمان

ایک عارف باصفا کا ارشاد ہے اگر تو شیخ کو ہوا پر اڑتا ہوا یا پانی پر چلتا ہوا یا آگ وغیرہ کھاتا ہوا دیکھے لیکن وہ عملاً اللہ تعالیٰ کے کسی فرض یا نبی کی کسی سنت کا تارک ہو تو وہ جھوٹا ہے اس کا دعویٰ محبت باطل ہے اور یہ اس کی کرامت نہیں استدراج[1] ہے حضرت احمد الحوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اتباع سنت کے بغیر ہر عمل باطل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جس نے سنت کو ضائع کیا اس پر میری شفاعت واجب نہیں۔

[سنّی فضائل اعمال]

وہ مجھ سے نہیں ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ تین شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج

---

[1] غیر مسلم سے خرق عادت افعال کا ظاہر ہونا وہی افعال اگر کسی ولی سے ظاہر ہو تو کرامت ہے۔ (آسی)

Marfat.com

کے گھروں کے پاس آئے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کو پوچھنے لگے جب انہیں بتایا گیا تو ایسا محسوس ہوا کہ گویا انہوں نے حضور کی عبادت کو کم سمجھا اور کہا کہ حضور کے سامنے ہم لوگ کیا ہیں ان کو زمانہ گذشتہ بھی اور آئندہ بھی گناہوں سے بچایا گیا ہے ان میں سے ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا کبھی بھی شادی نہیں کروں گا اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے سنو! خدا کی قسم میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں پھر بھی میں روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

[بخاری]

سنت کی پابندی کرامت سے بڑھ کر

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں ایک مہمان آیا تقریباً دو ماہ تک رہا آخر جب رخصت ہونے لگا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا آپ ہمارے یہاں آئے دو ماہ تک رہے اور اب رخصت ہو رہے ہیں لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ کس کام سے آئے تھے مہمان نے شرماتے ہوئے کہا حضور! گستاخی معاف میں دور دراز علاقے سے یہ سن کر آیا تھا کہ آپ بڑے صاحب کرامت، ولی ہیں مگر افسوس کہ اتنے دن رہنے کے باوجود میں نے کوئی کرامت نہ دیکھی اس لئے میں ناامید ہو کر جا رہا ہوں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا میرے دوست ایک بات بتلاؤ تم اتنے دن میرے ساتھ رہے تم نے میرا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے خلاف دیکھا مہمان نے سادگی سے جواب دیا نہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! یہی میری کرامت اور یہی میری ولایت ہے ہوا میں اڑنا اور پانی پر چلنا اتنی بڑی کرامت نہیں جتنی بڑی کرامت مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ہے کیونکہ سنت ہی اصل راستہ ہے جس پر انسان چل کر راہ نجات حاصل کر سکتا ہے۔

❑❑

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہ مَنْ بَدَأَ هُمْ بِالسَّلَامِ

س

سلام کے آداب اور سنتیں

قرآن کا فرمان عالیشان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا۔

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو

[ترجمہ کنزالایمان پ۱۸ ع ۱۰]

غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول اجازت چاہے پھر سلام کرے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

سلام سے محبت بڑھتی ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر رسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں تم نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

[مسلم شریف]

Marfat.com

سب کو سلام کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کی کونسی چیز اچھی ہے؟ آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہیں پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔

[بخاری و مسلم]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں۔(۱) جب وہ بیمار ہو جائے تو عیادت کرے۔(۲) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں حاضر ہو۔(۳) جب وہ بلائے تو جواب دے۔(۴) جب اس سے ملے تو سلام کرے۔(۵) جب چھینکے تو جواب دے۔(۶) سامنے اور غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔

[نسائی]

سلام میں پہل کرنے والا رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مخبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔

[ترمذی]

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔

[بیہقی]

کون، کس کو سلام کرے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمی کو سلام کرے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

ملاقات کرنے والے دو آدمیوں میں سے پہلے کون سلام کرے؟ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ مقرب ہے۔

[ریاض الصالحین]

پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو اسے سلام کہے اگر درمیان میں درخت، دیوار یا کوئی پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو دوبارہ سلام کرے۔

[ریاض الصالحین]

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے۔

[ترمذی شریف]

کھانے کے لئے نہ بلاؤ جب تک سلام نہ کر لے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مختار کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہئے اور کسی کو کھانے کے لئے نہ بلاؤ جب تک کہ وہ سلام نہ کر لے۔

[ترمذی شریف]

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوال سے پہلے سلام ہے جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے اسے جواب نہ دو۔

حضرت آدم علیہ السلام کا سلام کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا فرمایا۔

Marfat.com

ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا اللہ عزوجل شانہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا ان فرشتوں کو سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں پس وہی جواب آپ کی اولاد کے سلام کا ہوگا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر السلام علیکم کہا فرشتوں نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا اور آپ نے فرمایا جو شخص جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔

[بخاری و مسلم]

سلام کرنے کے لئے بازار جانا

حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے اور وہ ان کو اپنے ہمراہ بازار لے جاتے جب ہم صبح کے وقت بازار جاتے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹیا چیزوں کے بیچنے والے اور تاجر و مسکین کے سامنے سے گزرتے تو اسے سلام کہتے حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مجھے بازار لے جانے لگے میں نے عرض کیا آپ بازار جا کر کیا کریں گے آپ نہ خرید و فروخت کے لئے ٹھہرتے ہیں نہ کسی چیز کے متعلق پوچھتے ہیں نہ بھاؤ دریافت کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں میرا خیال ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر گفتگو کریں انہوں نے فرمایا اے پیٹ والے حضرت طفیل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیٹ کچھ بڑا تھا) ہم بازار صرف سلام کے لئے جاتے ہیں جس سے ملاقات ہوتی ہے اس کو سلام کہتے ہیں۔

[ریاض الصالحین]

سلام نہ کرنے والا بخیل ہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور یہ عرض کیا کہ فلاں شخص کے میرے باغ میں کچھ پھل ہیں ان کی وجہ سے مجھے تکلیف ہے سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے آدمی بھیج کر اسے بلایا اور یہ فرمایا کہ اپنے پھلوں کو بیچ ڈالو اس نے کہا نہیں بیچوں گا آپ نے فرمایا ہبہ کر دو اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جنت کے پھل کے عوض بیچ دو اس نے کہا نہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے بڑھ کر بخیل میں نے نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے (یعنی اگر کوئی شخص سلام کرنے میں بخل کرتا ہے تو اس شخص سے بھی زیادہ بخیل ہے)

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک سے ہمیں عبرت حاصل کرنا چاہئے اور سلام میں پہل کرنے کی عادت ڈالنا چاہئے آج امیر غریبوں کو سلام کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں یا سلام میں پہل کرنے میں اپنی ہتک سمجھتے ہیں جب کہ سلام کرنے میں پہل کرتا ہے وہی اللہ کا مقرب بندہ ہے لہٰذا آپ سلام کرنے میں نہ بخل کریں اور نہ ہی شرم محسوس کریں ورنہ آپ کا شمار بخیلوں میں ہوگا۔ العیاذ باللہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بچوں کو سلام کرتے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بچوں کے سامنے سے گزرتے اور بچوں کو سلام کرتے۔

حضرت امامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مجلس پر گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین بت پرست اور یہود سب ہی تھے رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کیا (یعنی مسلمانوں کی نیت سے)

[بخاری]

راستہ کا حق

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ہمیں راستہ میں بیٹھنے سے چارہ نہیں وہاں ہم آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ تاجدار عرب وعجم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کو بیٹھنا ہی ہے تو راستہ کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا۔ تکلیف

Marfat.com

دہ چیز کو دور کرنا۔ سلام کا جواب دینا۔ اچھی بات کا حکم کرنا۔ بُری باتوں سے منع کرنا۔ دوسری روایت میں ہے راستہ بتانا بھولے ہوئے کو۔ فریاد کرنے والے کی فریاد سننا۔

[بخاری ومسلم]

سلام کرنے پر کتنی نیکی

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ ایک شخص رحمت دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور السلام علیکم کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا وہ شخص بیٹھ گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس کے لئے دس (یعنی دس نیکیاں) پھر دوسرا شخص آیا اور السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا وہ شخص بیٹھ گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس کے لئے بیس (بیس نیکیاں) پھر تیسرا شخص آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جواب دیا وہ شخص بیٹھ گیا آپ نے ارشاد فرمایا اس کے لئے تیس (تیس نیکیاں)

اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا اور فرمایا اس کے لئے چالیس اور فضائل اسی طرح ہوتے ہیں (یعنی جتنا کام زیادہ ہوگا ثواب بھی بڑھتا جائے گا)

[شرح السنہ]

یہود ونصاریٰ کا سلام

افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت (یعنی اس کی مثل کوئی کام) کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ یہود ونصاریٰ کے ساتھ تشبہ نہ کرو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔

[ترمذی شریف]

سلام کو رواج دو

حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام

Marfat.com

المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی اختیار کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب سب لوگ سوئے ہوئے ہوں (یعنی نماز تہجد) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا: ۱) مریض کی عیادت کرنا۔ ۲) جنازے کے ساتھ جانا۔ ۳) چھینکنے والے کو جواب دینا۔ (یعنی یرحمک اللہ کہنا) ۴) کمزور کی مدد کرنا۔ ۵) مظلوم کی امداد کرنا۔ ۶) سلام کو عام کرنا۔ ۷) اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا۔

[ریاض الصالحین]

سلام سے نیکی اور زندگی میں اضافہ

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ سید الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجلس سے اٹھے تو سلام کہے کیونکہ سلام کہنا گناہوں کا کفارہ ہے اور فرشتے اس کی بخشش کے طلب گار ہوتے ہیں جو شخص مجلس سے اٹھتے وقت سلام کہتا ہے تو خداوند قدوس کی رحمت اس پر نازل ہوتی ہے اور اس کی نیکیاں اور زندگی زیادہ ہوتی ہے۔

[ھشت بھشت]

سلام کرنے سے سو[۱۰۰] حج کا ثواب

حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواجہ یوسف حسن چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی سنا کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھتا ہے اور سلام کہتا ہے اسے ہزار نیکیاں ملتی ہیں اس کی ہزار حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا اور ایک سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ایک سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور سو حج اور عمرہ اس کے نام درج کئے جاتے ہیں اور رحمت کے سو تھال اس بندے کے سر پر قربان کرتے ہیں۔

[انیس الارواح]

Marfat.com

سلام کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ میں نے چاہا کہ کوئی ایسا موقع ملے کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجلس میں تشریف لانے کے وقت یا تشریف لے جانے کے وقت سلام کروں لیکن موقع نہ ملا جب کبھی میں نے سلام کرنا چاہا تو رسول کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سلام کر دیتے۔ کہتے ہیں کہ سلام کرنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ پیغمبر جو گزرے ہیں سب سے پہلے سلام کہا کرتے تھے۔

[هشت بهشت]

سلام کا مستحب طریقہ

مستحب یہ ہے کہ پہلے سلام کرنے والا یہ الفاظ کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" جمع کا صیغہ استعمال کرے یعنی علیک کے بجائے علیکم کہے اگرچہ جسے سلام کہہ رہا ہے تنہا ہی کیوں نہ ہو اور جواب دینے والا واؤ عطف کے ساتھ "وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" کہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہ حضرت جبرئیل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا "وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ"

[رياض الصالحين]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اندازِ سلام

سیدنا حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ ہم رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ کا حصہ رکھ دیتے آپ رات کو تشریف لاتے تو اس طریقہ سے سلام کہتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا سن لیتا پس رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے مطابق تشریف لائے اور سلام کہا۔

[رياض الصالحين]

Marfat.com

علیک السّلام نہ کہو

حضرت ابوجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا "عَلَیْکَ السَّلامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عَلَیْکَ السَّلام" نہ کہو کیونکہ یہ مُردوں کا سلام ہے۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! ہم کو سلام سنت کے مطابق کرنا چاہئے اور وہ یہ ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" اس سے ثواب بھی زیادہ ملے گا اور سنت بھی ادا ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص صرف "سلام" کہے

اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو صرف "سلام" کہے تو جواب نہ دیا جائے اور اس کو بتادے کہ یہ اسلامی طریقہ نہیں ہے عورتوں کو بھی باہم سلام کرنا مستحب ہے لیکن کسی مرد کا جوان عورت کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر عورت کا چہرہ کھلا ہو۔ (یعنی بے پردہ ہو) تو ایسی حالت میں اگر اسے سلام کیا جائے تو کچھ حرج نہیں۔ بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے اس طرح سلام کی عادت پیدا ہوتی ہے اگر کوئی جوئے یا شراب میں مصروف ہوں تو ان کو سلام نہ کرے ہاں اگر وہ خود سلام کریں تو جواب دے دے اگر یہ قوی اُمید ہو جواب نہ دینے سے اپنے اعمال پر شرمندہ ہوں گے اور گناہوں سے باز آئیں گے تو سلام کا جواب نہ دے۔ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترکِ سلام نہ کرے۔

[غنیۃ الطالبین]

نرمی لازم ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک یہودی آیا اور انہوں نے کہا: " اَلسَّامُ عَلَیْکَ " آپ نے فرمایا "وَعَلَیْکُمْ" ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تم لوگوں پر موت، اللہ کی لعنت، اور اس کا غضب رحمت دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

Marfat.com

ٹھہرو! تم پر نرمی لازم ہے سختی اور بدزبانی سے بچو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جو اس یہودی نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا میں نے وہ بات ان پر لوٹا دی ان کے متعلق میری بات قبول کی جاتی ہے جب کہ ان کی قبول نہیں کی جاتی۔

[بخاری]

پیارے دینی بھائیو! یہودی نے کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو السام علیک کہا عربی میں اَلسَّامُ کے معنی موت کے ہے لہٰذا اسی وجہ سے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات اُسی کی طرف لوٹا دی یعنی موت تم پر ہو۔

سلام کرو برکت ہوگی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو سلام کریں اس سلام کی وجہ سے محبت بڑھے گی نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور گھر میں خیر و برکت ہوگی۔

گڈ مورننگ

پیارے دین بھائیو! آج ہمارا ماحول انگریزی تہذیب میں بدل رہا ہے یہاں تک کہ ہمارا اسلام کرنا بھی انگریزی میں بدل چکا ہے۔ ہمارے نوجوان اور بچے "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کے بجائے گڈ مورننگ اور گڈ افٹرنون کہتے ہیں کتنی افسوسناک بات ہے کہ یہ انگریزی طریقہ کو اپنا کر ایک سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے ہیں اور ثواب سے بھی محروم ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اسلامی سلام کو رواج دیں اور سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنائیں اور بعض حضرات سلام کے بجائے آداب کہتے ہیں یہ بھی اسلامی سلام نہیں ہے اور کوئی سلام کے جواب میں خوش آمدید کہتے ہیں اور یہ بھی اسلامی سلام نہیں ہے اور کوئی

Marfat.com

سلام کے جواب میں خوش رہو جیتے رہو کہتے ہیں یہ بھی سلام کا جواب نہیں بلکہ سلام کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہٗ کہنا چاہئے کہ ہم آج سے عہد کریں کہ انگریزی سلام کو چھوڑ کر اسلامی سلام کو عام کریں گے اپنے بچوں اور جوانوں کو اسلامی سلام سکھائیں گے۔

سلام سکھانے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے

بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام بچوں کو سلام کیا کرتے تھے اس سے بچوں کو سلام کرنے کی عادت پڑتی ہے اور بچے سلام کرنے لگتے ہیں۔ مجھے وہ واقعہ یاد ہے کہ ایک مرتبہ طالب علمی کے زمانے میں میرے استاذ محترم پیرومرشد حضرت علامہ محمد یونس صاحب قبلہ مریادی مدرسہ میں داخل ہوئے اور مجھے سلام کئے میں نے سلام کا جواب دیا اور میں خود شرمندہ ہوا پھر میں ہمیشہ احتیاط کرنے لگا جوں ہی وہ مدرسہ میں داخل ہوتے فوراً میں سلام کرتا پھر ایسا نہ ہو کہ سلام کرنے میں دیر ہو جائے اور وہ مجھے سلام کر دیں۔

پیارے دینی بھائیو! اسی طرح سے آپ اگر بچوں اور کم عمر والوں کو سلام کریں گے تو وہ خود ان کو سلام کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور وہ بھی دوسروں کو سلام کرنے لگیں گے۔

سَلام کے متعلق ضروری مسائل

- ایک شخص کو سلام کرے جب بھی کہے السلام علیکم اور دو یا دو سے زیادہ ہوں جب بھی السلام علیکم کہے اور جواب میں بھی ویسا ہی کہے یعنی وعلیکم۔ علیک یا علیکما نہ کہے۔
- سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں "السّلام علیکم و رحمة اللہ وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ"۔
- سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں " وَعلیکم السّلام وَرحمة اللہ وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ"
- سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے بلاوجہ دیر کی تو گنہ گار ہوگا اور یہ گناہ جواب دینے سے ختم نہ ہوگا بلکہ توبہ کرنی ہوگی

[درمختار]

Marfat.com

- ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور کسی نے سلام نہ کیا تو سب نے سنت کو ترک کیا سب پر الزام ہے اگر ان میں سے ایک نے سلام کیا تو سب بری ہو گئے اور افضل یہ ہے کہ سبھی سلام کریں۔ یوں ہی اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہ گار ہوئے اور ایک نے جواب دے دیا تو سب بری ہو گئے اور افضل یہ ہے کہ سب جواب دیں۔

[عالمگیری]

- لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے۔

[خانیہ]

- شہری دیہاتی کو سلام کرے گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے چھوٹا بڑے کو سلام کرے سوار پیدل والے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کرے پیچھے سے آنے والا آگے آنے والے کو سلام کرے۔

[عالمگیری]

- مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔

[عالمگیری]

- جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے اور بچوں کے سامنے سے گزرے تو ان کو بھی سلام کرے۔

[عالمگیری]

- کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف علیکم کہے۔

- کوئی شخص مسجد میں آیا اور حاضرین مسجد کی تلاوت قرآن اور ذکر و تسبیح میں مشغول ہیں تو سلام نہ کرے کیونکہ یہ سلام کا وقت نہیں اسی لئے فقہا فرماتے ہیں کہ ان کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔

[عالمگیری]

Marfat.com

- درس وتدریس، علمی گفتگو، اذان، اقامت، خطبہ جمعہ اور خطبہ عیدین، کے وقت سلام نہ کرے اسی طرح سے جب عالم وعظ کہہ رہا ہو مجلس میں آ کر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔

[عالمگیری]

- کسی نے کہہ دیا فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو جواب اس طرح دے "وَعلَیْکَ وَ عَلَیْہِ السَّلَامَ"

[عالمگیری]

- حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں میرا اسلام عرض کر دینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔

[درالمحتار]

سلام کا ہدیہ

حضرت عبدالاعلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابی بلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیماری کا حال سن کر ان کی عیادت کو گئے اور ان کی نازک حالت دیکھ کر کہنے لگے اے ابن ابی بلال (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا اسلام عرض کرنا اور اگر ہو سکے مطلع کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا اسلام عرض کر دیا ہے یا نہیں؟ چنانچہ حضرت ابن بلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا اور تین دن کے بعد ابن ابی بلال اپنی بیوی کو خواب میں ملے اور فرمایا عبدالاعلیٰ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو جانتی ہو؟ وہ بولیں نہیں! فرمایا ان کا پتہ لے کر میرا پیغام انہیں پہنچا دو کہ میں نے ان کا سلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچا دیا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام فرمایا ہے۔

[شرح الصدور]

پیارے دینی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج بھی اپنی امت کا سلام قبول فرماتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حاجی حضرات جب بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنا اور دوسروں کا سلام عرض کرتے ہیں تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جواب سے نوازتے ہیں۔

- خط میں سلام لکھا ہوا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے یہاں جواب دو طرح کا

Marfat.com

ہوسکتا ہے زبان سے جواب دے اور دوسری صورت ہے کہ سلام کا جواب لکھ بھیجے۔
[در مختار]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خط کے سلام کا پہلے جواب دیتے

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب خط پڑھا کرتے تو آپ اس کا جواب زبان سے دے کر پھر آپ آگے کا مضمون پڑھتے۔

- سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔
- انگلی یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام کرنا منع ہے اور اگر زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کہے اور ہاتھ سے اشارہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
اَلْاِسْتِذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ

گھر میں داخل ہونے کے آداب اور سنتیں

قرآن کا فرمان عالیشان

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ،

پھر اگر ان میں سے کسی کو نہ پاؤ جب بھی مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۱۸ ع ۱۰]

پیارے دینی بھائیوں! اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب آپ کسی کے یہاں جائیں تو اندر جانے کی اجازت طلب کریں اگر اجازت ملے تو اندر جائیں اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائیں کیونکہ یہی اللہ عزوجل شانہ کا فرمان۔

جواب نہ ملنے پر واپس

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس آئے اور یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا تھا میں نے اُن کے دروازے پر جا کر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو میں واپس چلا آیا اب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم کیوں نہیں آئے میں نے کہا میں آیا تھا اور دروازہ پر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو میں واپس چلا آیا۔

اور رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص تین بار

Marfat.com

اجازت مانگے اور جواب نہ ملے تو واپس جائے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ گواہ لاؤ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا فرمایا ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر گواہی دی۔

[بخاری مسلم]

اس کے لئے اجازت ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں مکان میں گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیالے میں دودھ ملا اور فرمایا ابو ہریرہ اصحاب صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا لاؤ (دودھ پلانے کے لئے) میں نے انہیں بلایا وہ آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے۔

[بخاری]

ایک دوسری روایت کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص بلایا جائے اور اسی بلانے کے ساتھ ہی آئے یہی بلانا اس کے لئے اجازت ہے یعنی اس صورت میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی بھیجنا ہی اجازت ہے۔

[ابو داؤد]

کیا میں اندر آ سکتا ہوں

حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں ہم سے بنو عامر کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس نے رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی آپ گھر میں تشریف فرما تھے اسنے کہا کیا میں داخل ہو جاؤں تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا باہر جا کر اس شخص کو اجازت مانگنے کا طریقہ سکھاؤ اور اسے کہو کہ وہ یوں کہے السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں، اس شخص نے سن لیا اور کہا السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں چنانچہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دے دی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔

Marfat.com

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور سلام کئے بغیر اندر داخل ہو گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں۔

[ترمذی، ابوداؤد]

پیارے دینی بھائیو! جب آپ کسی کے یہاں جائیں تو سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے سب سے پہلے سلام کریں اور اس کے بعد اجازت طلب کریں اجازت ملنے پر اندر داخل ہوں بغیر اجازت جانا اچھی بات نہیں کیونکہ نہ معلوم صاحب خانہ گھر میں کس حالت میں ہو اور آپ اندر داخل ہو جائیں جس سے دونوں کو شرمندگی اٹھانی پڑے لہٰذا جب بھی آپ کسی کے گھر جائیں تو سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ضرور عمل کریں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ثواب عظیم ملے گا۔

اندر آنے کے لئے ماں سے بھی اجازت لے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے شہنشاہ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہوں نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اجازت لے کر اُس کے پاس جاؤ!

انہوں نے کہا میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے)

حضور رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجازت لے کر جاؤ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو اس نے عرض کیا نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو اجازت حاصل کرو۔

پیارے دینی بھائیو! سرکارِ مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیا ہی بہترین تعلیم ہے کوئی شخص نہیں چاہتا کہ اپنے گھر والوں کو برہنے دیکھے اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی

Marfat.com

تعلیم فرمائی کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت مانگو تا کہ کسی کو بے پردہ دیکھنے کی نوبت نہ آئے اور شرمندگی کا باعث ہو۔

سلام نہ کرے اجازت نہ دو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اجازت طلب کرنے سے قبل سلام نہ کرے اُسے اجازت نہ دو۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کے دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ دائیں بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے اور یہ فرماتے السلام علیکم السلام علیکم اس کی وجہ یہ تھی کہ اُس زمانے میں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

[ابو داؤد]

پیارے دینی بھائیو! ہمارے نبی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتادیا کہ جب کسی کے یہاں جائیں تو پہلے سلام کریں اور دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہوں کیونکہ یہ خلاف ادب ہے اور اجازت ملنے پر اندر جائیں۔

کسی کے لئے یہ حلال نہیں

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو یہ حلال نہیں کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت حاصل کئے نظر کرے اور اگر نظر کرلی تو داخل ہی ہوگیا اور یہ نہ ہو کہ کسی قوم کی امامت کرے اور یہ خاص اپنے لئے دعاء کرے ان کے لئے نہ کرے اگر ایسا کیا تو ان کی خیانت ہے۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! بغیر اجازت کے کسی کے گھر میں نہ جھانکیں کیونکہ یہ گناہ کا کام ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور جب کوئی امامت کرے تو دعاء تمام مسلمانوں کے لئے کرنا چاہئے صرف اپنے لئے دعاء نہیں مانگنا چاہئے۔

آنکھ پھوڑ دے تو گناہ نہیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت لئے جھانکے اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو نہ دیت ہے نہ قصاص (یعنی نہ جرمانہ ہے نہ بدلہ ہے)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اجازت سے قبل پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لئے حلال نہ تھا اور اگر کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی شخص ایسے دروازے پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اس کی نظر گھر والوں پر پڑ گئی (یعنی انجانے میں) تو اس کی خطا نہیں گھر والوں کی ہے۔ (یعنی گھر والوں نے پردہ کیوں نہیں لگایا)

[ترمذی]

تین بار اجازت مانگیں

پیارے دینی بھائیو ہم جب کسی کے گھر جائیں تو تین بار اجازت طلب کریں اس کے باوجود جواب نہ ملنے پر واپس ہو جائیں یہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اجازت تین مرتبہ ہے اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ واپس لوٹ جاؤ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اجازت اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ نظر کی حفاظت رہے۔

[ریاض الصالحین]

شیطان پر دروازہ بند

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ عزوجل شانہ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنی اولاد سے کہتا ہے آج یہاں نہ تمہاری رات گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں کھانا مل سکتا ہے جب ذکر خدا کئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے آج کی رات یہیں ٹھہرنا اور جب کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا کھانے کو بھی مل گیا اور رہنے کو بھی مل گیا۔

[ابن ماجہ]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ شیطان آپ کے ساتھ نہ رہے نہ کھائے تو سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کریں اور گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لیں یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ لیں اور کھاتے وقت بھی اللہ کا نام لے لیں تو شیطان نہ تو آپ کے گھر میں ٹھہر سکتا ہے نہ کھانا کھا سکتا ہے۔

مفلسی دُور ہوگی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مفلسی اور تنگدستی کی شکایت کی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کر کے داخل ہو چاہے کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک بار سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ) پڑھو اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر اللہ عزوجل شانہ نے اس کو اتنی دولت عطا فرمائی کہ اس نے اپنے ہمسایوں کی بھی خدمت کی۔

[القول البدیع]

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کریں گے تو ثواب کے علاوہ گھر میں خیر و برکت بھی ہوگی گویا کہ سنت پر عمل کرنے میں ہمارے لئے دین اور دنیا دونوں کی بھلائی ہے۔

سلام ہی سلام

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور گھر سے باہر جاؤ تو سلام کر کے جاؤ!

[حصن حصین]

سیدھا راستہ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی گھر کے دروازہ سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جب وہ آدمی کہتا ہے بسم اللہ تو دونوں فرشتے کہتے ہیں تو نے سیدھی راہ اختیار کی اور جب وہ آدمی کہتا ہے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا باللہ" تو فرشتے کہتے ہیں اب تو

Marfat.com

ہر آفت سے محفوظ ہے جب بندہ کہتا ہے "تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ" تو فرشتے کہتے ہیں اب تجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں اس کے بعد اس شخص کے پاس دو شیطان جو اس پر مسلط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں فرشتے کہتے ہیں (یعنی شیطان سے) اب تم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو! اس نے سیدھا راستہ اختیار کیا تمام آفتوں سے محفوظ ہو گیا اور خدا کی مدد کے علاوہ اس کو کسی مدد کی ضرورت نہیں۔

پیارے دینی بھائیو! ہمیں اپنا معمول بنالینا چاہئے کہ جب بھی ہم گھر سے نکلیں تو پہلے "بسم اللہ" پڑھیں اس کے بعد "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" پڑھیں اس کے بعد "تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ" پڑھ لیا کریں تا کہ اللہ عزوجل شانہ کی مدد ہمارے ساتھ ہو اور ہم تمام آفتوں سے محفوظ رہ سکیں اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ شیطان رجیم ہم کو سیدھے راستہ سے بہکا نہیں سکتا اگر ہم راہ حق سے بہک گئے تو دین و دنیا دونوں جگہ ہم نقصان میں رہیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اور ہمیں سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنا نام بتاؤ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں میں (یعنی میں میں کیا ہوتا ہے آپ اپنا نام بتاؤ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ میں میں کہنا پسند نہ تھا)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں ایک رات باہر نکلا تو کیا دیکھا کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا چل رہے ہیں میں چاند کے سائے میں چلنے لگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوذر ہوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

[ریاض الصالحین]

میں جبرئیل ہوں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ معراج کے ضمن میں اپنی مشہور روایت بیان فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ شبِ اسریٰ کے دولہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے آسمان دنیا پر لے گئے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون ہے؟

فرمایا جبرئیل ہوں پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں پھر دوسرے آسمان کی طرف لے گئے دروازہ کھلوایا پوچھا کون ہے؟

فرمایا جبرئیل ہوں پوچھا گیا آپ کے ہمراہ کون ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں تیسرے چوتھے حتیٰ کہ تمام آسمانوں پر پوچھا گیا کہ کون ہے؟

توانہوں نے فرمایا جبرئیل ہوں۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ کون ہے تو آپ یہ نہ کہیں کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتائیں یا کنیت یا تخلص بتائیں جس سے آپ مشہور ہیں کیونکہ میں کہنا خلاف سنت ہے نام بتانا سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سنتِ جبرئیل علیہ السلام اور سنت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہے اس سے یہ بھی فائدہ ہے کہ پوچھنے والے کو دوبارہ یہ نہیں پوچھنا پڑے گا کہ آپ کا نام کیا ہے لہٰذا پوچھنے پر آپ اپنا نام بتلائیں۔

تاک جھانک

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ کو جھانکا تو حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیزہ کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرۂ مبارکہ کے سوراخ سے جھانکا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوہے کی کنگھی سے سر مبارک کھجا رہے تھے فرمایا اگر میرا دھیان اس طرف ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس لوہے کہ کنگھی کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا نظر سے بچاؤ کے لئے ہی تو اجازت مانگنے کا حکم ہے۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک کو بار بار پڑھیں اور ذہن نشین کرلیں خاص کر ہمارا نوجوان طبقہ جو چلتے پھرتے ٹرینوں اور بسوں سے دوسروں کے گھروں میں تاک

Marfat.com

جھانک کرتے ہیں کتنی بُری بات ہے کتنی معیوب بات ہے اس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت ناراض ہوتے تھے اگر آپ اسی طرح دوسروں کے گھروں میں جھانکیں گے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا حاصل نہیں ہوگی ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تانک جھانک پر ناراضگی کا اظہار فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ لوہے کی کنگھی اس کی آنکھ میں چبھو دیتا۔

پیارے دینی بھائیو! آپ اپنے پیارے نبی کی ناراضگی نہ حاصل کریں اور آج سے عہد کریں کہ کسی دوسرے کے گھر میں تاک جھانک نہیں کریں گے اللہ عزوجل شانہ اپنے پیارے حبیب کے صدقے وطفیل ہمیں سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

گھر میں داخلہ

گھر میں داخل ہونے سے قبل دروازے پر کھڑا ہو کر کھنکارے اور کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا" بعض احادیث میں آیا ہے کہ جب مومن اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے دروازے پر دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے مال اور گھر والوں کی نگہداشت کرتے ہیں اور شیطان سرکش اپنے ستر شیطانوں کو مقرر کر دیتا ہے واپس ہو کر جب مومن اپنے دروازے کے قریب پہونچتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں الٰہی !اگر یہ حلال کمائی کر کے لوٹا ہے تو اس کو توفیق عطا فرما۔ پھر جب وہ کھنکار کرتا ہے تو فرشتے قریب آجاتے ہیں اور جب "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا" کہتا ہے تو شیطان روپوش ہو جاتے ہیں اور وہ دونوں فرشتے آکر اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو جاتے ہیں جب دروازہ کھول کر بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان چلے جاتے ہیں اور فرشتے اس کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہیں اس کے گھر کی ہر چیز کو سنوار دیتے ہیں اور اس کا دن آرام سے گذرتا ہے جو کچھ وہ کھاتا پیتا ہے وہ پاک اور حلال ہوتا ہے دن رات جتنا عرصہ بھی وہ گھر میں رہتا ہے اس کی جان سکون سے رہتی ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی مسلمان ان باتوں پر عمل نہیں کرتا تو فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں شیطان اس آدمی کے گھر میں گھس جاتے ہیں اور گھر کی ہر چیز اس کی نظر میں قبیح (بُرا) بنا دیتے ہیں گھر والوں کی طرف سے ایسی باتیں سنواتے ہیں جو اس کو ناگوار گذرتی ہے یہاں تک کہ اس کے گھر والوں کے ساتھ جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اگر وہ بغیر بیوی

Marfat.com

کے ہے تو اس پر اونگھ اور سستی طاری ہو جاتی ہے مردار کی طرح سوتا ہے اٹھ کر بیٹھتا ہے تو غیر مفید چیزوں کی آرزو کرتا ہے وہ خبیث النفس ہو جاتا ہے اُس کا کھانا پینا سونا سب کچھ اپنے لئے بگاڑ لیتا ہے۔

[غنية الطالبين)

گھر میں داخل ہونے کے متعلق ضروری باتیں

جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے تو پہلے اندر داخل ہونے کی اجازت حاصل کرے پھر اندر جائے۔

- جب گھر میں داخل ہو تو پہلے سلام کرے پھر گفتگو شروع کرے۔
- کسی کے دروازے پر جا کر آواز دی اُس نے کہا کون ہے؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ ''میں'' بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے کیونکہ میں کا لفظ تو ہر شخص اپنے کو کہہ سکتا ہے یہ جواب ہی کب ہوا۔
- جب کسی کے گھر میں بیٹھیں تو ادھر اُدھر تاک جھانک نہ کریں یہ معیوب بات ہے۔
- جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعاء پڑھیں '' بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''
- جب کسی کے گھر میں بیٹھے ہوں تو نگاہ نیچی رکھیں۔
- واپسی پر اہل خانہ سے اجازت طلب کریں اور شکریہ ادا کرتے ہوئے رخصت ہوں۔
- اپنے گھر میں بھی آتے اور جاتے وقت سلام کریں برکت ہوگی۔
- اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ'' کہیں کہ باعث ثواب و برکت ہے۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا

کھانا کھانے کے آداب وسنن

قرآن کا فرمان عالیشان

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ۔

اور کھا جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔

[ترجمہ کنزالایمان ۷ ع ۲]

کھانے میں بھی عبادت کا ثواب

قرآن مقدس میں اللہ عزوجل شانہ نے کھانے پینے کے ساتھ ساتھ نیک کام کرنے کا بھی حکم فرمایا جو کوئی اس نیت سے کھانا کھائے کہ مجھے علم دین، نیک عمل اور آخرت کی راہ چلنے کی طاقت حاصل ہو تو اس کا کھانا بھی عبادت ہوگا اسی لئے نبی آخرالزماں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو ہر چیز کا ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنے منہ میں رکھے یا وہ اپنے اہل وعیال کے منہ میں رکھے۔ آدمی حرص سے نہ کھائے کسب حلال سے بقدر ضرورت کھائے اور کھانا کھانے کے آداب ملحوظ خاطر رکھے۔

[کیمیائے سعادت]

جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہادی اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لئے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی آخر الزماں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے۔

[مسلم، ابوداؤد]

داہنے ہاتھ سے کھاؤ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتے کہ میں بچہ تھا اور رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پرورش[1] میں تھا۔ کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا۔ آقائے دو جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔

[بخاری]

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لیا تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا اور نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھا تو شیطان کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھاتے وقت بسم اللہ نہ پڑھا تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔

[مسلم]

اکٹھا کھانے میں برکت ہے

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اکٹھا ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لئے اسمیں برکت ہوگی۔ ابن ماجہ کی رویت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم

---

[1] یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوتیلا بیٹا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں۔ (مؤلف آسی)

Marfat.com

کھانا کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم شاید الگ الگ کھاتے ہو عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اکھٹے ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو برکت ہوگی۔

بسم اللہ بھول جائے تو یوں کہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ" ایک روایت میں ہے کہ یوں کہے "بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَ اٰخِرِهٖ"۔

[ترمذی / بیہقی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تبسم فرمایا

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا جب کھانا کھا چکا صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا یہ لقمہ اٹھایا اور یہ کہا بسم اللہ اوّلہ وآخرہٗ رسول کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔

[ابو داؤد]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، کھانا پیش کیا گیا شروع میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہوا! شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب کھاتے وقت بسم اللہ پڑھے تھے پھر ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھایا۔

[شرح السنہ]

وہ کھانا بیماری ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کھانے پر اللہ عزوجل شانہ کا نام ذکر نہ کیا ہو وہ بیماری ہے اور اس کھانے میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔

[ابن عساکر]

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شروع نہ کرتے کھانے میں ہم ہاتھ نہ ڈالتے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے، ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے کوئی اسے ڈھکیل رہا ہو اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور یہ فرمایا جب کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہو جاتا ہے۔ شیطان اس لڑکی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائیں میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس اعرابی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم ہے اسکی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے اس کے بعد نبی کریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا یعنی بسم اللہ پڑھا اور کھانا کھایا۔

[مسلم]

یہ پڑھنے سے بیماری نہ ہوگی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کھائے تو یہ کہہ لے "بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" پھر اس سے کوئی بیماری نہ ہوگی۔

بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا طریقہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کائنات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے نہ پانی پیئے کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیئے اور داہنے ہاتھ سے لے اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اعظم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ نہ پونچھے جب تک چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹا نہ دے۔

[بخاری ومسلم]

یعنی ایسے شخص کو چٹائے جو کراہت ونفرت نہ کرتا ہو۔ مثلاً تلامذہ ومریدین کہ یہ استاذ و شیخ کے جھوٹے کو تبرک جانتے ہیں اور بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

برتن کا استغفار کرنا

حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاحِ لامکاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لئے استغفار کرے گا اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ برتن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔

[ترمذی]

اگر لقمہ گر جائے تو صاف کر کے کھالے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب خدا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے، کھانے کے وقت بھی حاضر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو دائیں ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔

[ابن ماجه]

Marfat.com

تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچوں انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ اعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے دیکھا۔ انگوٹھا اور جو انگلی اس سے قریب ہے اور درمیانی انگلی پھر میں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ درمیانی انگلی اور اس سے قریب کو پھر انگوٹھے کو چاٹ رہے ہیں۔

کھانے کے کس حصے میں برکت ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

[مسلم]

انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

[مسلم]

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا انہوں نے اٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھ سے اشارہ کیا (یعنی حقارت و ذلت کی بات ہے کہ انہوں نے گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھالیا) کسی نے ان سے کہا خدا امیر کا بھلا کرے (حضرت معقل بن یسار امیر و سردار کی حیثیت سے تھے) یہ گنوار کنکھیوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا اور آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے۔ انہوں نے فرمایا ان عجمیوں کی وجہ سے

Marfat.com

میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے ہم کو حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھائے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔
[ابن ماجه]

گری ہوئی روٹی کھانے سے مغفرت

عبداللہ بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی برکات سے ہے جو شخص دستر خوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

[طبرانی]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اچھی چیز کا احترام کرو یہ چیز (روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔

[ابن ماجه]

گرم کھانے میں برکت نہیں

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں۔

[ابوداؤد]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دستر خوان اٹھاتے وقت یہ دعا پڑھتے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب دستر خوان اٹھایا جاتا اس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّ لَا مُوَدَّعٍ وَّ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا"

[بخاری]

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعاء پڑھتے

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوکر یہ دعاء پڑھتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ"

[ترمذی]

اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہادی اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے۔ کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو حمد کرتا ہے۔

[مسلم]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے والا شکر گذار ویسا ہی ہے جیسا روزہ دار صبر کرنے والا۔

[ترمذی]

اول بسم اللہ آخر الحمد للہ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالک انس و جاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جانے لگے تو الحمد للہ کہے۔

کھانے پر سے اٹھنے کی ممانعت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے پر سے اٹھنے کی ممانعت کی جب تک کہ کھانا نہ اٹھالیا جائے۔

[ابن ماجہ]

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صاحبِ معراج حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دستر خوان چنا جائے تو کوئی شخص دستر خوان سے نہ اٹھے جب تک دستر خوان نہ اٹھایا جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ کھا

Marfat.com

چکا ہو جب تک سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باقی ہو۔

[ابن ماجه]

اس حدیث کی بناء پر علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کی کم خوراک ہو تو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذرت پیش کرے تا کہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو۔

محتاجی دور ہوتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صاحب قاب وقوسین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (یہاں وضو سے مراد ہاتھ منہ دھونا ہے) محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین کی سنتوں میں سے ہے۔

[طبرانی]

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو کرنا یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا برکت ہے۔ اس کو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کھانے کی برکت اس کے پہلے وضو کرنا اور اس کے بعد وضو کرنا ہے (اس حدیث پاک میں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے)

[ترمذی]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت وضو کر (یعنی ہاتھ منہ دھو لے)

[ابن ماجه]

کھانا جوتے اتار کر کھاؤ

حضرت ابو عبس بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب اسریٰ کے دولہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے کے وقت جوتے اتار لو یہ اچھا طریقہ ہے

Marfat.com

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار لو اس سے تمہارے پاؤں کے لئے راحت ہے۔

[حاکم]

چھری کانٹے سے کھانا کھانا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (کھاتے وقت) گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اس کو دانت سے نوچ کر کھاؤ کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔

[ابو داؤد]

پیارے دینی بھائیو! آجکل انگریز کی تقلید میں بہت سے مسلمان بھی چھری کانٹے سے کھاتے ہیں یہ بہت بُرا طریقہ ہے اور اگر بوجہ ضرورت چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا جائے کہ گوشت اتنا گلا ہوا نہیں ہے کہ ہاتھ سے توڑا جا سکے یا دانتوں سے نوچا جا سکے یا ران بھنی ہوئی ہے کہ دانتوں سے نوچنے میں تکلیف ہوگی تو چھری سے کاٹ کر کھانے میں حرج نہیں اسی قسم کے بعض موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول فرمانا آیا ہے اس سے آجکل کے چھری کانٹے سے کھانے کی دلیل لانا صحیح نہیں ہے۔

کھاتے وقت تکیہ لگانا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

[بخاری]

میز پر کھانا متکبرین کا طریقہ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوان پر کھانا نہیں تناول فرمایا نہ چھوٹے چھوٹے پیالوں میں کھایا اور نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پتلی چپاتی دیکھی بھی نہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ

Marfat.com

کس چیز پر وہ لوگ کھانا کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا دسترخوان پر۔

[بخاری]

پیارے دینی بھائیو! خوان تپائی کی طرح اونچی چیز ہوتی ہے جس پر امراء کے یہاں کھانا چنا جاتا ہے تاکہ کھاتے وقت جھکنا نہ پڑے اس پر کھانا کھانا متکبرین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اس زمانے میں میز پر کھاتے ہیں چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا کھانا بھی امراء کا طریقہ ہے کہ ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔

کھانے کو ناپ لیا کرو

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کو کبھی عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوئی تو کھالیا ورنہ چھوڑ دیا۔

[بخاری]

کھانا بیچ سے نہ کھاؤ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دو عالم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن میں "ثرید" (ایک کھانے کا نام) پیش کیا گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کناروں سے کھاؤ بیچ سے نہ کھاؤ کہ بیچ میں برکت اترتی ہے۔

[ترمذی]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔

[مسلم]

Marfat.com

پیٹ سے بڑا کوئی برتن نہیں

حضرت مقدام ابن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اکرم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی کے پیٹ سے زیادہ بڑا برتن نہیں ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔ اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے اور تہائی پانی کے لئے اور تہائی سانس کے لئے۔

[ابن ماجه]

ہادیٔ اعظم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ظرف (برتن) جو بھرا جائے پیٹ سے زیادہ بڑا نہیں۔ اگر تمہیں پیٹ میں کچھ ڈالنا ہی ہے تو ایک تہائی میں پانی اور ایک تہائی ہوا اور سانس کے لئے رکھو۔

[طبرانی]

دو لقموں میں تمام کھانا کھالیا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمت دو عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں تمام کھانا کھا گیا تو رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

[ریاض الصالحین]

سرکہ بہترین سالن ہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خانہ سے سالن طلب فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ بھی نہیں آقائے نعمت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منگوایا پھر تناول فرمانے لگے اور فرماتے جاتے تھے سرکہ بہترین سالن ہے، سرکہ بہترین سالن ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا داہنے ہاتھ

Marfat.com

سے کھاؤ اس نے کہا میں طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا اللہ کرے تجھ میں طاقت ہی نہ ہو۔ اس کو تکبر نے روکا تھا (یعنی وہ شخص تکبر کی وجہ سے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا) چنانچہ وہ شخص اپنا ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا۔

[ریاض الصالحین]

قیامت میں سب سے زیادہ بھوکا کون

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سید دو عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ڈکار کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا اپنی ڈکار کم کر اس لئے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔

[ترمذی]

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے کہ سید دو عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک ساتھ والے سے اجازت نہ لے لے۔

[مسلم]

وہ ہم میں سے علیحدہ رہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم میں سے علاحدہ رہے یا فرمایا وہ ہماری مسجد سے علاحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں آقائے دو جہاں حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کو پیش کر دو اور ان سے فرمایا تم کھالو اس لئے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں کہ تم ان سے باتیں نہیں کرتے یعنی ملائکہ سے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا حاضر کیا جاتا تو تناول فرمانے کے بعد اس کا بقیہ میرے پاس بھیج دیتے۔ ایک دن کھانے کا برتن میرے پاس بھیج دیا اس میں سے کچھ نہیں تناول فرمایا کیونکہ

Marfat.com

اس میں لہسن پڑا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا کیا یہ حرام ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ مگر میں بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں میں نے عرض کیا جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناپسند کرتے ہیں میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

[مسلم و بخاری]

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہسن کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

[ترمذی]

بھوک اور جھوٹ اکٹھا مت کرو

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو پیش فرمایا ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے۔ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا مت کرو۔

[ابن ماجہ]

پیارے دینی بھائیو! بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھالینا چاہئے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ۔ بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے لوگ اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک ان سے بار بار نہ کہا جائے کھانے سے انکار کرتے اور اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے۔ پیارے بھائیو! جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔

پیٹ میں جہنم کی آگ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فخر کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتارتا ہے۔

اگر کھانے میں مکھی گر جائے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دیدو (اور پھینکدو) کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسری میں شفاء ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جسمیں بیماری ہے (یعنی وہی بازو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے لہٰذا پور مکھی کو غوطہ دیکر پھینکدو)

[ابوداؤد]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اسے اگر خلال سے نکالے تو تھوکدے اور زبان سے نکالے تو نگل جائے۔ جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔

[ابن ماجہ/دارمی]

برتن دھوکر پینے سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پیٹ بھرنے سے پہلے ہی ہاتھ کھینچ لے، انگلی کو زبان سے صاف کرے، روٹی کے ٹکڑے چن لے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ایسا کرے گا اس کی گذر میں وسعت ہوگی اور اس کی اولاد بے عیب اور سلامت رہے گی اور وہ ٹکڑے حور عین کا مہر ہوگا اور اگر برتن کو دھوکر اس کا دھون پی جائے تو ایسا ثواب ہوگا گویا ایک غلام آزاد کیا۔

[کیمیائے سعادت]

کھانے میں سات چیزوں کا دھیان رکھیں

(۱) کھانے سے پہلے ہاتھ منہ دھو کے کھانا کھانا جب زادِ آخرت کی نیت سے ہو تو عین عبادت ہے۔ (۲) دستر خوان پر کھانا، میز یا اونچی چیز پر کھانا نہ کھائے دستر خوان پر کھانا تواضع وانکساری ہے۔ رسول عربی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دستر خوان پر ہی کھانا تناول فرماتے تھے (۳) داہنا زانو اٹھا کر بائیں پسلی دبا کر بیٹھے تکیہ لگا کر نہ کھائے۔ (۴) نیت کرے کہ قوتِ عبادت کے لئے کھاتا ہوں خواہش کے لئے نہیں اور تھوڑا کھانے کا ارادہ کرے زیادہ کھانا آدمی کو عبادت سے روکتا ہے۔ (۵) جب تک بھوک نہ ہو کھانے کی

Marfat.com

طرف ہاتھ نہ بڑھائے کھانے میں جو سنت ہے ان میں بہتر سنت بھوک ہے اسلئے بھوک سے پہلے کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔ جو کوئی کھانا شروع کرے اُس وقت بھی بھوکا ہو اور رکھانے سے ہاتھ کھینچتے وقت بھی بھوکا رہتا ہو وہ ہرگز ڈاکٹر اور طبیب کا محتاج نہ ہوگا (۶) جو کچھ حاضر ہو اس پر صبر کرے، عمدہ کھانا نہ ڈھونڈے۔ (۷) جو کسی ساتھی کے ساتھ کھاتا ہو تو جب تک وہ نہ آئے تب تک کھانا شروع نہ کرے۔

[کیمیائے سعادت]

غذا میں سب سے اہم بات

غذا میں سب سے اہم بات اس کا حلال ہونا ہے حلال وہ چیز ہے جس کی شریعت نے اجازت دی ہے اسی طرح اللہ عزوجل شانہ اپنے بندوں کے لئے بہت کچھ پیدا کر دی ہے اگر شریعت نے اس قدر سہولت نہ دی ہوتی تو دشواری کا سامنا ہوتا اور حلال چیز کا حاصل کرنا سخت مشکل ہو جاتا۔

[عوارف المعارف]

ایک بزرگ کا معمول

ایک بزرگ کا معمول تھا کہ وہ کھانے سے قبل قرآن پاک کی کسی سورت کی تلاوت شروع فرما دیتے تھے اور اسی تلاوت کے درمیان وہ کھانا کھا لیتے تھے کہ ذکر الٰہی کے انوار سے کھانے کے تمام اجزاء منور ہو جائیں اس طرح کھانے کے بعد کوئی برائی رونما نہیں ہوتی تھی اور نہ ان کے دل و دماغ میں کوئی تغیر پیدا ہوتا تھا۔

[عوارف المعارف]

ستر بیماریوں سے شفاء

کھانے کا آغاز نمکین چیز سے کیا جائے اور نمکین ہی پر ختم کیا جائے اور رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے کھانے کا آغاز نمک سے کرو اور نمک ہی پر اس کو ختم کرو۔ کیونکہ نمک ستر بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ ان بیماریوں میں جنون، جذام، پیٹ کا درد ڈاڑھ کا درد بھی شامل ہے۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں پاؤں کے انگوٹھے میں کسی کیڑے نے کاٹ لیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس وہ سفید نمک لاؤ جو آٹے میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ میں نے نمک پیش کیا آپ نے اس کو، ہتھیلی پر رکھ کر تین مرتبہ زبان سے لیا اس کے بعد جو نمک بچ رہا اس کو کاٹے ہوئے حصہ پر رکھ دیا جس سے درد کو سکون ہو گیا۔

[عوارف المعارف]

میں متکبر نہیں

روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفتاً پیش کی گئی (بھنی ہوئی بکری) تو دوزانو ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو تناول فرمانے لگے یہ دیکھ کر ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کس طرح بیٹھے ہیں؟ رسول کائنات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہ نے مجھے بندہ (انکساری کرنے والا) پیدا کیا ہے، سرکش اور متکبر پیدا نہیں کیا۔

[عوارف المعارف]

فرشتے حاضر ہوتے ہیں

دسترخوان پر سرکہ اور سبزیوں کا ہونا برکت کا سبب اور مسنون ہے۔ اگر دسترخوان پر سبزیاں موجود ہیں تو اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے میں اس وقت ان کے پاس موجود تھی۔ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا دن کا کھانا موجود ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب میں فرمایا جی ہاں روٹی، کھجوریں اور سرکہ موجود ہے۔ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خوب سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے۔ الٰہ العالمین سرکہ میں برکت عطا فرما کہ مجھ سے پہلے آنے والے پیغمبروں کا یہ سالن تھا اور جس گھر میں سرکہ موجود ہوتا ہے وہ گھر ویران نہیں ہوتا۔

[عوارف المعارف]

Marfat.com

کون شخص زیادہ گنہگار

جب کھانا کسی کے سامنے رکھا جائے تو اس کو حقیر نہ سمجھے۔ حضور اقدس سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نہیں معلوم ان دو شخصوں میں سے کون سا شخص زیادہ گنہگار ہے ایک وہ جو حاضر کئے ہوئے کھانے کو حقیر سمجھے یا وہ شخص جو اپنے کھانے کو حقیر اور معمولی سمجھ کر اس کو حاضر کرنے سے کترا رہا ہو۔

[عوارف المعارف]

آزما کے تو دیکھئے

پیارے دینی بھائیو! یقیناً اکٹھا کھانے میں برکت ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے اکٹھا کھاؤ برکت ہوگی آپ کو میں اپنا ذاتی تجربہ بتاؤں یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں مدرسہ مدینۃ العلوم، جلالی پورہ بنارس میں زیر تعلیم تھا۔ مطبخ سے کھانا کم ملنے پر کچھ طلباء نے شکایت کی تو ہمارے استاذ محترم حضرت علامہ مولانا احمد القادری صاحب قبلہ جو صدر مدرس کے منصب پر فائز تھے انہوں نے طلباء کو بلایا اور پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تم اپنے اپنے کمروں میں الگ الگ مت کھاؤ بلکہ دسترخوان بچھاؤ اور سب اکٹھا بیٹھ کر کھاؤ انشاء اللہ تعالیٰ برکت ہوگی۔ ہم نے ویسا ہی کیا پھر کبھی شکایت نہ رہی اور کھانے میں برکت ہونے لگی۔

پیارے دینی بھائیو! آپ بھی اس حدیث پر عمل کریں تو ضرور کھانے میں برکت ہوگی کیونکہ فرمانِ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حق ہے۔

شیطان کے پھندے میں

ایک بندۂ خدا نے شیطان سے پوچھا تو یہ بتلا کہ انسان پر کیسے قابو پالیتا ہے شیطان نے کہا میں اسے غصہ اور شہوت کے وقت زیر کرتا ہوں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیطان کا ایک راستہ انسان کا پیٹ بھرا ہونا ہے اگرچہ وہ رزق حلال سے ہی بھرا گیا ہو کیونکہ پیٹ بھر جانا شہوتوں کو ابھارتا

Marfat.com

ہے اور شیطان کا یہی ہتھیار ہے۔

[مکاشفة القلوب]

جو سرخ دسترخوان پر کھائے اُسے بہشت میں ایک شہر ملے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دسترخوان کا رنگ سرخ تھا جو آسمان سے اترتا تھا۔ اس میں روٹیاں اور نمک ہوتا تھا۔ پس جو شخص دسترخوان پر روٹی نمک کے ساتھ کھائے تو ہر لقمہ کے ساتھ سو نیکی لکھی جاتی ہے، سو درجے بہشت میں بند ہوتے ہیں اور بہشت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ہوگا اور جو شخص سرخ دسترخوان پر نمک کے ساتھ روٹی کھاتا ہے اسے بہشت میں ایک شہر ملے گا اور جب روٹی کھانے سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جو دسترخوان پر روٹی کھاتا ہے اللہ عزوجل شانہ اسے نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔

[هشت بهشت]

اگر فرعون بھوکا رہتا

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا آپ بھوکے رہنے کی زیادہ تعریف کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اگر فرعون بھوکا رہتا تو ہرگز "اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی" یعنی میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں، نہ کہتا۔ اگر قارون بھوکا رہتا تو باغی نہ ہوتا لومڑی چونکہ بھوکی رہتی ہے اس لئے ہر ایک اس کی تعریف کرتا ہے جب پیٹ بھر جاتا ہے تو نفاق پیدا ہوتا ہے اسی لئے اللہ عزوجل شانہ کا کافروں کے بارے میں ارشاد ہے "کافر لوگ عیش کرنے اور کھانے پینے میں ایسے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

کھانے کے بعد پانی نہ پینا سنت ہے

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے سے پہلے پانی نوش فرماتے یا کھانے کے درمیان پانی پیتے کھانا کھانے کے بعد اس وقت تک پانی نہ پیتے جب تک کھانا ہضم نہ ہو جاتا۔ اہل طب کا کہنا ہے کہ کھانا کھانے سے قبل پانی پینا گویا سونا ہے اور درمیان میں پانی پینا چاندی اور کھانا کھانے بعد پانی پینا سیسہ ہے۔ کھانا کھانے سے قبل یا درمیان

Marfat.com

میں پانی پینا غذا کے ہضم کرنے میں معدہ کا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جبکہ آخر میں پانی پینے سے معدہ کے عمل میں نقصان آجاتا ہے اس لئے کھانا کھانے کے بعد پانی پینے سے گریز کرنا چاہئے۔ اگر کوئی مجبوری ہو مثلاً لقمہ رک گیا ہو تو اس کے لئے پانی پی سکتے ہیں مگر کھانا ختم کرنے کے بعد پانی پینے کو عادت بنالینا خلاف سنت ہے۔

گوشت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ آپ نے گوشت کو جنتیوں کے کھانوں کا سردار فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شوربے والا اور بھنا ہوا گوشت شوق سے تناول فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر بھنا ہوا گوشت کھایا ہے۔

[شمائل شریف]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ اقدس میں ایک عورت نے دو چپاتیاں اور تھوڑا سا پکا ہوا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیالے میں رکھ کر کسی چیز سے ڈھانپ دیا اور تاجدار عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیغام بھیجا رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ پیالہ اٹھا کر دیکھا وہ گوشت اور روٹی سے بھرا ہوا تھا یہ دیکھ کر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حیران رہ گئیں اور سمجھ گئیں کہ یہ اللہ عزوجل شانہ کی طرف سے برکت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا؟ عرض کی یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

یہ سن کر رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پیاری بیٹی! تجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کے مشابہ بنایا ہے ان کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جب ان سے کوئی پوچھتا کہ یہ چیز کہاں سے آئی؟ تو وہ یہی جواب دیتیں۔ پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت امام حسن اور امام حسین

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ گوشت اور روٹی سیر ہو کر تناول فرمایا مگر پیالہ میں گوشت بدستور موجود رہا۔ پھر حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ کھانا ہمسایوں میں تقسیم فرمادیا۔ اللہ عزوجل شانہ اس کھانے میں خیر کثیر اور برکت عطا فرمادی۔

[خصائص کبریٰ]

بہترین گوشت

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گوش پیٹھ کا ہے۔

[ترمذی]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کہیں سے (بکری کا) گوشت آیا اس میں دست کا گوشت خدمت اقدس میں پیش کیا گیا کیونکہ دست کا گوشت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند بھی تھا اور رحمت دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔

[شمائل ترمذی]

مرغی کا گوشت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغی کا گوشت بھی کھایا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔

[بخاری و مسلم]

مچھلی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ''جیش خبط'' کا جہاد کیا ہم پر ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر مقرر کیے گئے تھے ہم کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ سمندر نے ایک مچھلی (کنارے پر) پھینکا ہم نے ایسی مچھلی کبھی نہ دیکھی تھی اس کو عنبر کہا جاتا تھا ہم اس کو نصف ماہ تک کھاتے رہے (ایک دن) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مچھلی کے ایک کانٹا کو

Marfat.com

پکڑا (اور اسے زمین پر رکھا وہ ہڈی اتنی بڑی تھی کہ) اونٹ سوار اس کے نیچے سے گذر گیا جب ہم واپس آئے تو رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو ہم نے عرض کیا تو حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھاؤ وہ رزق ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے اگر تمہارے پاس اس مچھلی کا کچھ گوشت ہو تو، ہمیں بھی کھلاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم نے اس مچھلی کا گوشت بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کیا اور تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا۔

[بخاری شریف]

روغن زیتون

حضور تاجدار عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روٹی کو زیتون سے چپڑ کر تناول فرمایا ہے اور بہت پسند فرمایا۔ حضرت عمرو ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زیتون کا تیل کھاؤ اور مالش میں استعمال کرو اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے پیدا ہوتا ہے۔

[شمائل ترمذی]

کدّو

حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سبزیوں میں کدّو[1] بہت پسند تھا۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور دعوت دی میں بھی ساتھ ہی تھا اس درزی نے جو کی روٹی اور شوربہ پیش خدمت کیا جس میں کدو اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ میں نے نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے کنارے سے کدّو تلاش فرما کر تناول فرما رہے تھے میں اس روز کے بعد ہمیشہ کدّو کو پسند کرنے لگا۔

[مدارج النبوۃ جلد اوّل]

حضرت جابر بن طاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو کدّو کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے جا رہے ہیں۔ میں نے

---

[1] کدّو مشہور سبزی ہے جس کو بعض لوگ دودھی اور لوکی بھی کہتے ہیں۔ انگلش میں 'بوٹل گورڈ' Bottle Gourd کہا جاتا ہے۔ آسی۔

Marfat.com

عرض کیا کہ ان کا کیا بنے گا؟ حضور اکرم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سالن میں اضافہ کیا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدّو بہت پسند تھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی دعوت میں تشریف لے گئے کھانا حاضر خدمت کیا گیا اس کھانے میں کدّو تھا چونکہ مجھے معلوم تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدّو مرغوب ہے اس لئے میں اس کے ٹکڑے ڈھونڈ ڈھونڈ کر سامنے کر دیتا تھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تناول فرما لیتے تھے۔

[شمائل ترمذی]

کدّو سے محبت

منقول ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد ہیں ان کے سامنے اس روایت کا ذکر آیا ہے کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدّو بہت پسند تھا اس مجلس میں ایک شخص نے کہہ دیا کہ میں تو اس کو پسند نہیں کرتا یہ سن کر حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا کہ اپنے ایمان کی تجدید کرو ورنہ میں تمہیں ضرور قتل کر ڈالوں گا۔

[مرقاۃ شرح مشکوٰۃ]

انگور

جب اہل طائف نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت اسلام کا بری طرح جواب دیا تو واپسی پر رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زخمی حالت میں عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ کے باغ میں تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے غلام کے ہاتھ ایک تھال میں انگور کا ایک خوشہ پیش کیا جسے رحمت کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔

[ابن ہشام]

کھانے کے آداب اور سنتیں

- کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا۔
- کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھے نہ جائیں۔

Marfat.com

- کھانے کے بعد ہاتھ دھوکر رومال یا تولیہ سے پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔ آٹے یا بیسن یا صابون سے ہاتھ دھوئیں تا کہ بو باقی نہ رہے۔
- کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں اور ختم کر کے الحمدللہ پڑھیں۔
- بسم اللہ بلند آواز سے کہے کہ اگر ساتھ والوں کو یاد نہ ہو تو اس سے سن کر انہیں یاد آجائے۔
- روٹی پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔
- ہاتھ یا چھری کو روٹی سے نہ پوچھیں
- بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک کر کھانا بھی مکروہ ہے۔
- تکیہ لگا کر یا ننگے سر کھانا خلاف ادب ہے۔
- روٹی کا کنارہ توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کا کھالینا اسراف ہے۔
- داہنے ہاتھ سے کھانا کھائے۔
- ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دسترخوان پر گر گیا اسے چھوڑ دینا اسراف ہے بلکہ پہلے اس کو اٹھا کر کھائے۔
- رکابی یا پیالے کے بیچ سے شروع نہ کرے بلکہ کنارے سے کھائے۔
- جو کنارہ اپنے قریب ہو وہاں سے کھائے۔
- کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے۔
- یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑا رکھے۔
- گرم کھانا نہ کھائے
- کھانے پر پھونک نہ مارے اور نہ کھانا کو سونگھے
- کھانے کے وقت باتیں کرتا جائے بالکل چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر بیہودہ باتیں نہ بکے بلکہ اچھی باتیں کرے۔
- کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے۔
- کھانے کی ابتداء نمک سے کی جائے اور اسی پر ختم کیا جائے۔

Marfat.com

کھانے کے متعلق چند ضروری مسائل

- جوان آدمی کو یہ اندیشہ ہے کہ سیر ہو کر کھائے گا تو شہوت کا غلبہ ہوگا تو کھانے میں کمی کرے کہ شہوت کا غلبہ نہ ہو مگر اتنی کمی نہ کرے کہ عبادت میں کمی آجائے۔

[عالمگیری]

- راستہ اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔
- کھانا کھاتے وقت جب کوئی آجاتا ہے تو اسے کھانے کو پوچھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''آؤ کھانا کھاؤ'' اگر نہ پوچھیں تو طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا تک نہیں۔ مسلمان بھائی کو کھانے کے لئے بلانا اچھی بات ہے مگر بلانے والے کو چاہئے کہ یہ پوچھنا محض نمائش کے لئے نہ ہو بلکہ دل سے پوچھے۔
- یہ رواج عام ہے کہ جب کھانا کھانے کے لئے پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے بسم اللہ، یہ نہ کہنا چاہئے کہ یہاں بسم اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں۔ اس موقع پر بسم اللہ کہنے کو علماء نے بہت سخت ممنوع فرمایا بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنا چاہئے مثلاً اللہ تعالیٰ برکت دے۔
- کھانے میں پسینہ ٹپک گیا یا رال ٹپک پڑی یا آنسو گر گیا وہ کھانا حرام نہیں کھایا جاسکتا ہے۔ گیہوں کے ساتھ آدمی کا دانت بھی چکی میں پس گیا تو اس آٹے کو نہ خود کھا سکتا ہے اور نہ جانوروں کو کھلا سکتا ہے۔

[عالمگیری]

- گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔

[عالمگیری]

- باغ میں پہنچا وہاں پھل گرے ہوئے ہیں تو جب تک مالک کی اجازت نہ ہو پھل نہیں کھا سکتا۔

انتباہ

بعض دسترخوان پر اشعار لکھے رہتے ہیں ان کا بچھانا اور ان پر کھانا منع ہے۔

[بہار شریعت]

Marfat.com

کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ"

انتباہ

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تصنیف "کیمیائے سعادت" میں فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دسترخوان پر جب ہری چیز ہوتی ہے تو ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ (یعنی سبزی ساگ وغیرہ)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَآئِماً فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْ۔

پانی پینے کے آداب اور سنن

قرآن کا فرمان عالیشان

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔

کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔

[ترجمہ کنز الایمان پ۸ ع ۱۰]

حضور علیہ الصلوٰۃ السلام تین سانس میں پانی پیتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور مسلم شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید ہے۔

اونٹ کی طرح پانی مت پیو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی ایک سانس میں نہ پیو۔ جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو اور تین سانس میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو اور جب برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ (یعنی الحمد للہ کہو)

[ترمذی]

پینے کے برتن میں پھونکنا منع ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مخبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع فرمایا ایک شخص نے عرض کیا برتن میں کبھی کوڑا دکھائی دیتا ہے، رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے گرا دو اس نے عرض کیا کہ ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا برتن کو منہ سے جدا کر کے سانس لو۔

[ابوداؤد]

کھڑے ہو کر پانی پینا منع ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مالک انس وجاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیئے اور جو بھول کر کوئی ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔

[مسلم]

وضو کا بچا ہوا پانی کیسے پیئیں

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لئے رحبۂ کوفہ میں بیٹھ گئے جب عصر کا وقت آیا ان کے پاس پانی لایا گیا۔ انہوں نے پیا اور وضو کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور یہ فرمایا کہ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں اور جس طرح میں نے کیا نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔

[بخاری]

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلقاً کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں حالانکہ وضو کے بچے ہوئے پانی کا یہ حکم نہیں بلکہ اس کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اسی طرح سے آب زم زم کو بھی کھڑے ہو کر پینا سنت ہے یہ دونوں پانی اس حکم سے الگ ہیں

Marfat.com

اوراس میں حکمت یہ ہے کہ جب کھڑے ہوکر پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضاء کی طرف سرایت کرتا ہے اور یہ نقصان دہ ہے مگر یہ دونوں پانی برکت والے ہیں ان سے برکت حاصل کرنا مقصد ہے، لہٰذا تمام اعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے۔

صدرالشریعہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ مسلم کا جوٹھا پانی بھی کھڑے ہوکر پینا چاہئے مگر میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا صرف دو ہی پانیوں کا کتابوں میں استثناء مذکور پایا۔

[اسلامی اخلاق و آدب]

داہنے کو مقدم رکھو

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بکری کا دودھ دوہا گیا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جو کنواں تھا اسکا پانی اس میں ملایا گیا یعنی لسی بنائی گئی پھر مختار دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا نبی کریم حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے نوش فرمایا آپ کی بائیں طرف سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی تھے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر کو دیجئے عادل اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعرابی کو دیا کیونکہ یہ داہنے جانب تھے اور ارشاد فرمایا داہنا مستحق ہے پھر اس کے بعد جو داہنے ہو داہنے کو مقدم رکھا کرو۔

[بخاری و مسلم]

کتّے کی طرح پانی میں منہ نہ ڈالو

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بل جھک کر پانی میں منہ ڈال کر پینے سے منع فرمایا اور ایک ہاتھ سے چلّو لے کر پانی پینے سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ کتے کی طرح پانی میں منہ نہ ڈالے اور نہ ایک ہاتھ سے چلو لے کر پیئے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر خدا ناراض ہے (غیر مسلم) اور رات میں جب کسی برتن میں پانی پیئے تو اسے حرکت دے لے مگر جب کہ وہ برتن ڈھکا ہو تو ہلانے کی ضرورت نہیں اور جو شخص برتن سے پینے پر قادر ہے اور تواضع کے طور پر ہاتھ سے

Marfat.com

پیتا ہے اللہ عزوجل شانہ اس کے لئے نیکیاں لکھتا ہے جتنی اس کے ہاتھ میں انگلیاں ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس مٹی کا برتن تھا کہ انہوں نے اپنا برتن بھی پھینک دیا اور یہ کہا کہ یہ بھی دنیا کی چیز ہے۔

ہاتھ سے پاکیزہ کوئی برتن نہیں

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مالک کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں پانی پیو کہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔

[ابن ماجه]

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ساقی (جو لوگوں کو پانی پلاتا ہے) وہ سب کے آخر میں پیئے گا۔

[ترمذی]

غلام آزاد کرانے کا ثواب

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانی، نمک اور آگ آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم پانی کو تو ہم نے سمجھ لیا مگر نمک اور آگ کا منع کرنا کیوں حلال نہیں، آقائے نعمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے حمیرہ[1] جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے پورے صدقہ کیا جو آگ سے پکایا اور جس نے نمک دیا گویا اس نے تمام اس کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمان کو اس جگہ پانی کا گھونٹ پلایا۔ جہاں پانی ملتا ہے تو گویا گردن آزاد کیا (غلام) اور جس نے مسلمان کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی نہیں ملتا ہے گویا اسے زندہ کر دیا۔ سبحان اللہ (ابن ماجہ)

پانی چوس کر پیو

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

[1] آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیار سے حمیرا کہا کرتے تھے۔ آمی۔

Marfat.com

ارشاد فرمایا پانی کو چوس کر پیو کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم (یعنی جلد ہضم ہونے والا) اور بیماریوں سے بچاؤ ہے۔

ترجیح نہیں دوں گا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا آپ نے نوش فرمایا اور آپ کے داہنی جانب ایک چھوٹا لڑکا تھا (یہ شخص عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے) اور بائیں جانب بڑے بڑے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تھے آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے اگر تم اجازت دو تو بڑوں کو دے دوں اس لڑکے نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کی جانب سے ملنے والے اپنے حصہ پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

[ریاض الصالحین]

سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غیر قوم بھی متاثر ہوتی ہے

پیارے دینی بھائیو! سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہمیں قائم رہنا چاہئے اس سے غیر مسلموں پر کافی اثر پڑتا ہے اور دین اسلام سے متاثر ہوتے ہیں میرے مخلص عزت مآب جناب الحاج ابراہیم نمک والے کا بیان ہے کہ میری دکان پر ایک غیر مسلم آیا میں کھڑے ہو کر بہت سی چیزیں ان کو دکھلایا لیکن ان کو کوئی چیز پسند نہ آئی۔ آخر کار میں تھک کر ایک گلاس پانی لیا اور وہیں زمین پر بیٹھ گیا اور تین سانس میں پانی پیا وہ شخص کہنے لگا کہ کیا اب تک مسلمانوں میں یہ رواج باقی ہے؟ (یعنی بیٹھ کر پانی پینا) میں نے کہا یہ رواج نہیں بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے جن کو ان سے محبت ہوگی وہ بیٹھ کر ہی پانی پیئے گا وہ شخص کہنے لگا آپ لوگوں کی یہی باتیں (یعنی یہی طریقے) ہیں جس کی وجہ سے دوسری قوم اسلام قبول کرتی ہے پیارے دینی بھائیو اگر ہم اپنی زندگی کو سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق گزاریں تو بلاشبہ غیر ہماری زندگی کی تہذیب کو دیکھ کر ہمارے مذہب کی طرف راغب ہوگا۔

Marfat.com

اسی طرح سے بیان کیا جاتا ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ ٹرین میں سفر کر رہے تھے ٹرین میں ایک غیر مسلم نوجوان کچھ کھانے کی چیزیں خریدا اور کھڑے ہو کر کھانے لگا۔ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نوجوان سے کہا بیٹا کھڑے ہو کر نہ کھاؤ بیٹھ کر کھاؤ اس نوجوان نے کہا میں مسلمان نہیں ہوں تو حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے تم مسلمان نہیں ہو لیکن انسان تو ہو انسان بیٹھ کر کھاتا ہے اور جانور کھڑے ہو کر اتنا سننے کے بعد وہ نوجوان فوراً بیٹھ گیا اور اس نوجوان کے دل میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ادب واحترام پیدا ہو گیا اور وہ کافی متاثر ہوا۔

پیارے دینی بھائیو! اسی طرح اگر ہم اپنی زندگی کو سنت کے ڈھانچہ میں ڈھال لیں تو یقیناً ہمارے کردار وافعال سے غیر قوم سبق حاصل کرے گی اور اس طرح دین کی تبلیغ ہو گی۔

ان کے لئے دنیا میں تمہارے لئے آخرت میں

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ریشمی کپڑوں کے استعمال اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ اُن (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو آدمی سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

ٹھنڈا اور میٹھا پانی

بلاشبہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھنڈا اور میٹھا پانی پسند فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین آپ کے لئے بیر سُقیا سے پانی لاتے تھے جو مدینہ منورہ سے دو منزل کے فاصلے پر ہے اور وہ چھتیس ۳۶ میل کی مسافت ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے شاگرد سے فرمایا اے فرزند من! پانی کو ٹھنڈ

Marfat.com

کر کے پیو کیونکہ ٹھنڈے پانی سے دل کی گہرائیوں سے شکر ادا ہوتا ہے شاگرد نے عرض کیا اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے پانی کو دیوار پر ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھا پھر اس پر دھوپ آ گئی اور اسے نہ اٹھایا اور گرم ہو گیا اور اسی گرم پانی کو پی لیا اور کہا کہ اے بھائی میں اپنے نفس کی لذت کے لئے نہیں پیتا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا وہ شخص صاحب حال ہے اس کی پیروی نہیں کرنا چاہئے کہتے ہیں اس شخص سے مراد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔

[مدارج النبوت جلد اول]

ایسی چیز جو کھانے اور پینے کا کام دے

آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دودھ کو بہت پسند فرماتے تھے آپ نے فرمایا کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کا کام دے سوائے دودھ کے۔ سبحان اللہ۔

[مدارج النبوت جلد اول]

شہد میں پانی ملا کر پینا

حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہد میں ملا کر نوش فرماتے اور صبح سویرے نوش فرماتے اور جب تھوڑا وقت گزر جاتا اور بھوک معلوم ہوتی کھانے میں سے جو کچھ موجود ہوتا تناول فرماتے صاحب مواہب ابن قیم نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اس میں صحت کی حفاظت ہے اس پر ماہر طبیبوں کے علاوہ کسی کو دسترس نہیں ہو سکتی اس لئے کہ شہد کا شربت یا شہد کو ناشتے میں چاٹنا۔ بلغم کو چھانٹتا ہے اور معدے کو صاف کرتا ہے اس کے فضلات کو دور کرتا ہے اور اعتدال کے ساتھ معدے کو گرم کرتا ہے اور جوڑوں کو کھولتا ہے اور ٹھنڈا پانی سرد تر ہے جو گرمی کو کاٹتا ہے اور صحت کی حفاظت کرتا ہے۔

[مدارج النبوت جلد اول]

تین چیز دے تو منع نہ کرے

مالک انس و جاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں اگر کوئی دے تو منع نہ کرنا چاہئے (۱) دودھ (۲) تکیہ (۳) خوشبودار تیل اور ایک حدیث میں تیل کی

Marfat.com

جگہ خوشبو آیا ہے۔ سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی خالص دودھ نوش فرماتے اور کبھی سرد پانی ملا لیتے یعنی لسی، اس لیے کہ دودھ دوہتے وقت دودھ گرم ہوتا ہے اور ان ممالک میں گرمی غالب ہے تو دودھ کی گرمی کو پانی کی سردی سے مارتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ٹھنڈا دودھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج شریف کے مناسب موافق آتا ہو،
[مدارج النبوت جلد اوّل]

بکری کے دودھ میں پانی ملا کر نوش کرنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے وہ انصاری اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا اگر تمہارے پاس پرانے مشکیزہ میں رات کا بھرا ہوا پانی ہے تو لاؤ ورنہ اس کیاری سے پانی پیتا ہوں اس انصاری نے عرض کیا ہاں میرے پاس باسی پانی ہے جو پرانے مشکیزہ میں ہے پھر اس نے پیالے میں پانی لیا اور اپنے جھونپڑے میں جا کر بکری کا دودھ دوہکر اس میں ملایا پھر سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پانی کو نوش فرمایا۔
[مدارج النبوت اوّل]

بلّی سے بدتر

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص کھڑے ہو کر پانی پی رہا ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس پانی کو قے کر دے اس شخص نے کہا کس لئے میں قے کروں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھ بلّی پانی پیئے اس شخص نے کہا میں اچھا نہیں جانتا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تیرے ساتھ جس نے پانی پیا ہے وہ بلّی سے بدتر ہے کہ وہ شیطان ہے۔
[مدارج النبوت]

سیراب ہو گیا

حضرت فضلہ بن عمر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید

Marfat.com

المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک برتن میں دودھ دوہا آپ نے دودھ نوش فرمایا اور بچا ہوا مجھے عنایت فرمادیا میں نے وہ دودھ پیا تو سیراب ہوگیا میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سات بکریوں کا دودھ پی جاتا تھا مگر سیراب نہ ہوتا تھا (لیکن آج تھوڑا سا پی کر سیراب ہوگیا)

[خصائص کبریٰ]

سَتّو پینا سنت ہے

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے پاس ستو لائے گئے انہوں نے ان کو پانی میں گھول کر نوش فرمایا۔

[بخاری]

پھلوں کا پانی

مالک کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کا پانی بھی پسند فرمایا ہے یعنی انگور یا کھجور میں پانی ڈال کر رکھ دیا جاتا جب اس پھل کا رس پانی میں شامل ہوجاتا تو آپ نوش فرمالیتے جسے نبیذ کہا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس پیالے میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پینے کی چیزیں شہد، نبیذ پانی اور دودھ پلایا ہے۔

[مسلم شریف]

سرد پانی کے متعلق قیامت میں سوال

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہمیں کونسی نعمت حاصل ہے۔ ہم نے تو پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی ہے اللہ عزوجل شانہٗ نے نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی ان سے فرمایئے تم جو جوتے پہنتے ہو اور ٹھنڈا پانی پیتے ہو کیا یہ نعمتیں نہیں ہیں؟

Marfat.com

ترمذی کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم سے کونسی نعمتوں کا سوال ہوگا (قیامت کے دن) ہمیں تو پانی اور کھجوروں کے سوا کوئی غذا ہی میسر نہیں ہے ہر وقت تلواریں ہماری گردنوں میں لٹکی ہوتی ہیں اور دشمنوں سے لڑائیوں میں مصروف رہنا پڑتا ہے وہ کونسی نعمت ہے جس کے متعلق سوال ہوگا نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہیں نعمتیں ملیں گی۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے انسان سے جن نعمتوں کا سوال ہوگا وہ یہ ہوں گی کہ اللہ عزوجل شانہٗ فرمائے گا میں نے تمہیں تندرستی نہیں دی تھی؟ اور تمہیں پینے کے لئے ٹھنڈا پانی نہیں دیا تھا۔

[مکاشفة القلوب]

ٹھنڈا پانی نعمت ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ کاشانہ نبوت سے باہر تشریف لائے تو آپ کو اچانک حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مل گئے آپ نے پوچھا اس وقت گھر سے باہر کس لئے آنا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم بھوک نے ہمیں گھروں سے نکالا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا میں بھی بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلا ہوں تھوڑی دیر کے بعد آپ سب ایک انصاری کے گھر تشریف لائے مگر وہ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس انصاری کے متعلق پوچھا تو اس کی بیوی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ ہمارے لئے ٹھنڈا پانی لینے گئے ہیں اسی وقت وہ انصاری بھی واپس آ گئے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھ کر کہا الحمد للہ! آج میں باعزت مہمانوں کی میزبانی کا شرف حاصل کر رہا ہوں پھر وہ گئے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لائے جس میں کچی پکی بہت سی کھجوریں تھیں انہوں نے عرض کیا تناول فرمایئے اور چھری اٹھائی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ والی کا خیال رکھنا (یعنی دودھ والی کو ذبح نہ کرنا) چنانچہ انہوں نے بکری

Marfat.com

ذبح کی اور آپ سب نے بکری کا گوشت اور کھجوریں تناول فرمائیں پانی پیا جب کھانے اور پانی سے سیراب ہو چکے تو نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم! اے ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تم سے قیامت کے دن نعمتوں کے متعلق ضرور سوال کیا جائے گا۔

[مکاشفة القلوب]

اسلام میں چھوت چھات نہیں

پیارے دینی بھائیو! بعض لوگ بائیں ہاتھ میں کٹورا یا گلاس لے کر پانی پیتے ہیں خصوصاً کھانا کھاتے وقت داہنے ہاتھ سے پانی پینے کو خلاف تہذیب جانتے ہیں ان کی یہ تہذیب، تہذیب نصاریٰ ہے۔ اسلامی تہذیب داہنے ہاتھ سے پینا ہے آج کل ایک فیشن یہ بھی ہے کہ گلاس میں پینے کے بعد جو پانی بچا ہوا سے پھینک دیتے ہیں کہ اب وہ پانی استعمال شدہ ہو گیا جو دوسرے کو نہیں پلایا جائے گا یہ غیروں کا طریقہ ہے اسلام میں چھوت چھات نہیں اور مسلمان کے جوٹھے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں اور اس وجہ سے پانی کو پھینکنا اسراف ہے۔

پانی پینے کے آداب

- پانی بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے پیئے۔
- تین سانس میں پئیں پہلی اور دوسری مرتبہ ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پی ڈالیں اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔
- پانی کو چوس کر پیئے غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔
- جب پانی پی چکے الحمدللہ کہے۔
- سبیل کا پانی مالدار شخص بھی پی سکتا ہے مگر وہاں سے کوئی شخص پانی کو گھر نہیں لے جا سکتا کیونکہ وہاں پینے کے لئے رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لئے ہاں اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اجازت ہو تو لے جا سکتا ہے۔
- لوٹوں میں بچا ہوا پانی بعض لوگ پھینک دیتے ہیں یہ ناجائز و اسراف ہے۔
- بسم اللہ پڑھ کر دودھ پئیں اور پینے کے بعد یہ دعاء پڑھیں۔

Marfat.com

- "اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْ نَا مِنْہُ" پانی پینے کے بعد "الحمدللہ" پڑھیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم؛

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:خَیْرُکُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ.

مہمان نوازی کے آداب و سنتیں

قرآن کا فرمان عالیشان

"ھَلْ اتکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرَاھِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ اِذْدَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا، قَالَ سَلٰمٌ ، قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ ، فَرَاغَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ،فَقَرَّبَہٗٓ اِلَیْھِمْ قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ،"

اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا پھر اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم کھاتے نہیں۔

[ترجمہ کنز الایمان ۲۶ ع ۱۹]

ولیمہ میں ستو اور کھجوریں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر سے واپسی میں خیبر اور مدینہ منورہ کے مابین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک شہنشاہ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا میں نے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا ولیمہ میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی آقائے نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا دستر خوان بچھائے گئے اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈال دیا گیا ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ میں ستو اور کھجوریں تھیں۔

Marfat.com

ولیمہ کی دعوت میں شریک ہونا چاہیے

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے حاضر ہونا چاہئے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہئے پھر اگر چاہے کھائے چاہے نہ کھائے۔

[مسلم]

کون سا ولیمہ کا کھانا بُرا ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بُرا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگ بلائے جاتے ہیں اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور جس نے دعوت کو ترک کیا (بلا سبب انکار کر دیا) اس نے اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ایک روایت میں ہے کہ ولیمہ کا کھانا بُرا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اسے منع کرتا ہے اور اس کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ عزوجل شانہ اور رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

[مسلم، بخاری]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پر ہمیں عمل کرنا چاہئے جب ہم دعوت ولیمہ کریں تو اپنے پڑوس کے صرف مالدار لوگوں ہی کو نہ بلائیں بلکہ غریبوں کو بھی دعوت دیں کیونکہ جس ولیمہ کے لئے غریبوں کو دعوت نہ دی جائے وہ ولیمہ کا کھانا بُرا ہے اور اس حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو آتا ہے اس کو منع کرتے ہیں یعنی غرباء اور اس کو دعوت دی جاتی ہے جو انکار کرتا ہے اس سے مراد مالدار متکبر لوگ ہیں وہ جلدی دعوت قبول نہیں کرتے لہٰذا ہمیں غریبوں کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

دعوت کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ"

Marfat.com

جو بغیر بلائے جائے وہ چور ہے

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔

[ابوداؤد و ترمذی]

سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مالک انس و جاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پہلے دن کا کھانا (یعنی شادیوں میں) حق ہے یعنی ثابت ہے اور اسے کرنا چاہئے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لئے ہے) جو سنانے اور شہرت کے لئے کوئی کام کرے گا اللہ عزوجل شانہ اس کو سنائے گا یعنی اس کو سزا دے گا۔

[ترمذی]

پہلے کس کی دعوت قبول کرے

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص دعوت دینے بیک وقت آئیں تو جس کا دروازہ تمہارے دروازہ سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو ایک روایت میں ہے کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور فخر کے طور پر دعوت کریں رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا ہے۔

[ابو داؤد]

فاسقوں کی دعوت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[بیہقی]

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ اتنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لئے کافی ہو میں رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ساتھ دعوت

Marfat.com

کروں گا غلام نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا اور حضرت ابوشعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نبی اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلانے آئے ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ ہو لئے رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوشعیب ہمارے ساتھ یہ چلا آیا اگر تم چاہو اسے اجازت دو اور چاہو تو نہ اجازت دو انہوں نے عرض کیا میں نے ان کو اجازت دی۔

[بخاری و مسلم]

پیارے دینی بھائیو! اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بغیر بلائے چلا آئے تو ظاہر کر دے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحب خانہ کو اختیار ہے اسے اجازت دے یا نہ دے کیونکہ ظاہر نہ کرے گا تو صاحب خانہ کو ناگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسروں کو کیوں لایا۔

جو اللہ پر ایمان رکھے وہ مہمان کی عزت کرے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے۔

[مسلم]

اور جو شخص اللہ عزوجل شانہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات بولے یا چپ رہے۔

ایک اور روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

تین دن کے بعد صدقہ ہے

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت کرے ایک رات اس کا جائزہ ہے۔ (یعنی ایک دن کے بعد جو گھر کے لئے پکائے وہ پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔

[بخاری و مسلم]

مہمانی کروں یا بدلہ لوں

ابولاحوص جشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں میں نے عرض کیا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا اس نے میری مہمانی نہیں کی وہ اب میرے یہاں آیا ہے تو اس کی مہمانی کروں یا بدلہ لوں رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔

[ترمذی]

مہمان کو دوازے تک رخصت کرے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے۔

[ابن ماجہ]

بے تکلف دوست کے گھر

سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں ان کا کھانا نوش فرمایا کیونکہ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے تھے کہ وہ اس سے خوش ہوں گے حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دوستوں کے ساتھ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر تشریف لے جاتے اور جو کچھ پاتے کھاتے جب حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے گھر تشریف لاتے تو اس سے بہت خوش ہوتے ایک جماعت نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں ایسا ہی معاملہ کیا جب حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو فرمایا کہ تم لوگوں نے اگلے بزرگوں کے اخلاق کو مجھے یاد دلایا کہ انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

کھانے پینے میں بے تکلفی ایک بزرگ کا واقعہ

ایک دوست نے ایک بزرگ سے تکلف کیا انہوں نے فرمایا تم جب اکیلے ہوتے ہو تو ایسا نہیں کھاتے اور میں بھی اکیلے میں ایسا نہیں کھاتا تو جب ہم اور تم اکھٹے ہوں تو تکلف ختم کر دو یا میں آنا موقوف کر دوں۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مصطفیٰ جان رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ہمیں فرمایا ہے کہ تکلف نہ کرنا اور جو کچھ حاضر ہو اس سے بھی دریغ نہ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روٹی کا ٹکڑا اور خشک چھوہارے ایک دوسرے کے سامنے لاتے اور فرماتے کہ وہ شخص گنہگار ہے جو ما حضر چیز جان کر (یعنی جو حاضر ہو) سامنے نہ لائے یا وہ شخص جس کے سامنے حاضر کریں اور وہ اسے حقیر جانے۔

[کیمیائے سعادت]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین شرط پر دعوت قبول کرتے

ایک شخص نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعوت دی۔ آپ نے فرمایا تین شرائط سے تیرے گھر آؤں گا ایک یہ کہ بازار سے کچھ نہ لائے دوسری یہ ہے کہ جو کچھ تیرے گھر میں ہو اس میں سے کچھ پھیر نہ لیجائے جا تیسری یہ ہے کہ اپنے اہل وعیال کا پورا حصہ بچا۔ حضرت یونس علیہ السلام روٹی کا ٹکڑا اور جو ترکاری ہوتی وہی دوستوں کے سامنے رکھتے اور فرماتے اگر اللہ عزوجل شانہ تکلف کرنے والوں پر لعنت نہ کرنا تو میں تکلف کرتا۔

[کیمیائے سعادت]

حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ

کچھ لوگوں میں باہم جھگڑا تھا انہوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو تلاش کیا تا کہ ان کے درمیان فیصلہ کردیں۔ وہ لوگ آپ کے مکان پر حاضر ہوئے آپ کو تو نہ پایا ایک خوبصورت عورت دیکھی متعجب ہوئے کہ حضرت زکریا علیہ السلام پیغمبروں ہو کر ایسی خوبصورت عورت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں جب آپ کو ڈھونڈا تو ایک جگہ مزدوری کرتے ہوئے پایا حضرت زکریا علیہ السلام وہاں کھانا کھا رہے تھے ان لوگوں نے آپ سے باتیں کیں اور آپ نے کھانے کے لئے نہ کہا جب اٹھے تو وہاں سے ننگے پاؤں چلے ان لوگوں کو آپ سے ان تینوں کاموں کا سرزد ہونا تعجب خیز معلوم ہوا انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ (علیہ السلام)، یہ کیا باتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ خوبصورت عورت اس لئے رکھتا ہوں کہ میرے دین کو بچائے میری آنکھ اور دل کہیں نہ لگ جائے اور تم سے کھانے کو جو نہ کہا تو اس لئے کہ یہ میری مزدوری تھی کہ کام کروں اگر کم کھاتا تو کام میں کمی کرتا اور یہ کام کرنا مجھ پر فرض تھا اور ننگے پاؤں اس لئے چلا کہ اس زمین کے مالکوں میں جھگڑا ہے میں نہیں چاہتا کہ اس زمین کی مٹی

Marfat.com

میرے جوتے میں بھرے اور دوسرے کی زمین میں جائے تو اس سے معلوم ہوا کہ کاموں میں سچائی تکلف کرنے سے بہتر ہے۔

[کیمیائے سعادت]

اس کھانے کا حساب نہیں

کسی دوست کی ضیافت کرنا زیادہ تعداد میں صدقہ کرنے سے بہتر ہے حدیث شریف میں آیا ہے تین چیزوں کا بندے سے حساب نہ لیا جائے گا ایک تو وہ جو سحری کے وقت کھائے گا دوسرا جس سے روزہ افطار کرے گا تیسرا جو کچھ دوستوں کے ساتھ کھائے گا حضرت جعفر ابن محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھو تو جلدی مت کرو تا کہ دیر ہو کیونکہ زندگی کے اس لمحے کا حساب نہ ہوگا حضرت حسن بصری فرماتے ہیں بندہ جو کچھ کھاتا پیتا ہے اور اپنے ماں باپ کو کھلاتا ہے اس کا حساب ہوگا لیکن جو کھانا دوستوں کے ساتھ کھاتا ہے اس کا حساب نہ ہوگا۔

[کیمیائے سعادت]

کسی کو کھانا کھلانا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں ایک صاع کھانا بھائیوں کے سامنے رکھنا مجھے اس سے زیادہ عزیز ہے کہ ایک غلام آزاد کروں، ایک بزرگ کی عادت تھی کہ جب بھائیوں کے سامنے دستر خوان بچھاتے تو بہت سا کھانا لگاتے اور کہتے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کھانا دوستوں کے آگے بڑھے اس کا حساب نہ ہوگا میں چاہتا ہوں کہ جو کھانا دوستوں کے سامنے بڑھے اس میں سے کھاؤں۔

[کیمیائے سعادت]

میں بھوکا تھا

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ عزوجل شانہ قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے ابن آدم میں بھوکا ہوا اور تو نے مجھے کھانا نہ دیا آدمی عرض کرے گا اے خداوند قدوس تو کیونکر بھوکا ہوا تو رب کائنات ہے تجھ کو کھانے کی کچھ ضرورت نہیں ارشاد خداوندی ہوگا تیرا بھائی تھا تو اگر اس کو کھانا دیتا تو گویا مجھ کو دیتا۔ رسول عربی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

Marfat.com

مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا پانی دیتا ہے حق تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے سات خندق دور رکھتا ہے ہر ایک خندق کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔

[کیمیائے سعادت]

فیّاضی

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقیروں کو دعوت کرتے اور خرمے ان کے آگے رکھتے اور کہتے جو زیادہ کھائے گا ایک ایک گٹھلی کے پیچھے اسے ایک ایک درہم دوں گا پھر گٹھلیاں گنتے کہ کس کے پاس زیادہ ہیں اور ہر گٹھلی کے پیچھے اسے ایک درہم دیتے۔

[کیمیائے سعادت]

لوٹا گروی رکھ کر ضیافت کرنا

ایک شخص حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا انہوں نے جو کی روٹی کا ٹکڑا اور نمک اس شخص کے سامنے پیش کیا اور وہ شخص بولا اگر نمک میں سعتر[1] ہوتا تو بہتر ہوتا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے تھے لہٰذا لوٹے کو گروی رکھ سعتر خرید لائے وہ شخص جب روٹی کھا چکا تو کہنے لگا۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَنَعَنَا بِمَا رَزَقَنَا" شکر ہے اس اللہ کے لئے جس نے مجھ کو قناعت کی توفیق بخشی اس چیز پر جو روزی مجھے دی۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تجھ کو قناعت ہوتی تو مجھے لوٹا گروی رکھنے کی نوبت نہ آتی۔

[کیمیائے سعادت]

پیارے دینی بھائیو! یہ بات دھیان میں رکھیں جب کسی کے یہاں آپ جائیں تو کسی چیز کی فرمائش نہ کریں ممکن ہے کہ وہ چیز میزبان کے گھر نہ ہو یا تو ان کو کہیں سے لانے میں پریشانی ہوگی یا تو پھر انکار کریں جس کی وجہ سے آپ بھی شرمندہ ہوں گے اور میزبان بھی شرمندہ ہوگا۔

جنت الفردوس سے حصّہ

میزبان اگر مہمان کا حکم بجالانے پر دل سے راضی ہو تو مہمان سے پوچھے کہ آپ کیا چاہتے

---

[1] پہاڑی پودینہ جس سے لوگ روٹی کھاتے ہیں۔ مؤلف آسی

Marfat.com

ہیں اور کس چیز کی آرزو کرتے ہیں اس لئے کہ جو میزبان مہمان کی آرزو بر لانے میں کوشش کرتے ہیں اور خاطر تواضع میں لگے رہتے ہیں تو ہزار نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور ہزار برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹائی جاتی ہیں اور ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں اور تین جنتوں میں سے اسے حصّے دیئے جاتے ہیں ایک فردوس دوسری عدن اور تیسری خلد۔

[کیمیائے سعادت]

لاؤں یا نہ لاؤں

پیارے دینی بھائیو! آپ مہمان سے یہ نہ پوچھیں کہ فلاں چیز لاؤں یا نہ لاؤں آپ فلاں چیز۔کھائیں گے یا نہیں یہ مکروہ اور بُرا ہے بلکہ جو کچھ موجود ہے لے آئیں اگر مہمان نہ کھائے تو واپس لے جائیں پوچھنے پر مہمان شرمائیں گے اور ہاں نہیں کہیں گے۔

مہمان سے دشمنی خدا سے دشمنی

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مہمان خود آجائے تو کچھ تکلف نہ کر اور اگر تو بلائے تو کچھ اٹھا نہ رکھ یعنی جو تکلف تجھ سے ہو سکے کر رسولِ عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مہماندار نہیں اس میں خیر نہیں اور ارشاد فرمایا مہمان کے واسطے تکلف نہ کر کیونکہ جب تکلف کرو گے تو اس کے ساتھ دشمنی رکھو گے اور جو شخص مہمان سے دشمنی رکھتا خدا اس کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

قرض لے کر مہمان نوازی کرنا سنت ہے

اگر کوئی غریب مہمان آجائے تو اس کے لئے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی کرنا سنت ہے لیکن دوستوں کے لئے جو ایک دوسرے کے ملاقات کو جاتے ہیں تکلف نہ کرنا چاہئے کہ تکلف کرتے کرتے محبت ہی جاتی رہے گی نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا فلاں یہودی سے کہو کہ مجھے آٹا قرض دے میں رجب کے مہینے میں ادا کر دوں گا کہ ایک مہمان میرے پاس آیا ہوا ہے یہودی نے کہا جب تک کچھ گروی نہیں رکھو گے نہ دوں گا

Marfat.com

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں واپس آیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم! میں آسمان وزمین میں امین ہوں اگر وہ دے دیتا تو میں ادا کر دیتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اب میری زرہ لے جا اور گروی رکھ کر لا حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرہ گروی رکھ کر آٹا لے آئے۔

[کیمیائے سعادت]

حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان ڈھونڈتے

حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان کو ڈھونڈنے ایک دو میل جاتے تھے جب تک مہمان نہ ملتا کھانا نہ کھاتے ان کے صدق وخلوص کی برکت سے ان کی مشہد میں رسم ضیافت باقی ہے حتیٰ کہ کوئی رات مہمان سے خالی نہیں جاتی اور کبھی سو دو سو مہمان آجاتے۔

[کیمیائے سعادت]

قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو میٹھا لقمہ کھلائے گا قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور جو لذیذ چیز اس کی خواہش کے مطابق کھلائے گا ہزار نیکیوں کا ثواب پائے گا اور مسلمان کے پیٹ میں ایک آنت ہے جو میٹھی چیز کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں بھرتی

پیٹ بھرنے کے لئے دعوت قبول نہ کرے

پیٹ کی خواہش مٹانے کے لئے دعوت قبول نہ کرے کہ یہ جانوروں کا کام ہے بلکہ سنت کی اتباع کی نیت کرے اور اس بات سے بچنے کی نیت کرے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دعوت قبول نہ کرے گا وہ گنہگار ہوگا اسی وجہ سے بعض علماء کرام نے دعوت قبول کرنے کو واجب کہا ہے اور دعوت قبول کرنے میں مسلمان بھائی کے اعزاز و عزت کی نیت کرے۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

جلدی کام شیطان کا

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جلدی شیطان کا کام ہے مگر پانچ چیزوں میں جلدی چاہئے۔[۱] مہمان کو کھانا کھلانے میں [۲] مُردوں کی تجہیز و تکفین میں [۳] لڑکیوں کے نکاح میں [۴] قرض ادا کرنے میں [۵] گناہوں سے توبہ کرنے میں۔

[کیمیائے سعادت]

مہمان میزبان کے گھر کس طرح رہے

جانے میں جلدی نہ کرے اچھی جگہ نہ بیٹھے جہاں میزبان کہے وہاں بیٹھے عورتوں کے حجرے کے برابر نہ بیٹھے جہاں سے کھانا لاتے ہیں وہاں بار بار نہ دیکھے چپ بیٹھے جو شخص قریب ہے اس کی مزاج پرسی کرے اگر کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو منع کرے اگر منع نہ کرسکے تو وہاں سے اٹھ جائے راستہ دور ہونے کی وجہ سے دعوت رد نہ کرے توریت میں ہے بیمار پرسی کے لئے ایک میل جا جنازہ کے ساتھ دو میل جا مہمان کے لئے تین میل جا دینی بھائی کی ملاقات کے لئے چار میل جا،

[کیمیائے سعادت]

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال تقویٰ

ایک شخص نے لوگوں کو دعوت دی اس کا بیٹا باپ کو بغیر اطلاع کئے حضرت جنید قدس سرہٗ کو بھی بلالایا آپ جب اس کے گھر کے دروازے پر پہونچے اس کے باپ نے اندر نہ جانے دیا آپ واپس آگئے لڑکا دوبار بلانے آیا آپ تشریف لے گئے پھر اس کے باپ نے اندر جانے نہ دیا آپ پھر واپس آئے اس طرح حضرت جنید قدس سرہٗ چار بار تشریف لائے تاکہ اس لڑکے کا دل خوش ہو اور ہر بار واپس گئے تاکہ اس کے باپ کا دل خوش ہو۔

[کیمیائے سعادت]

دعوت کے متعلق چند ضروری مسائل

- دعوت ولیمہ سنت ہے۔
- ولیمہ میں جس کو بلایا جائے اس کو جانا سنت ہے یا واجب (علماء کے دونوں قول ہیں)

Marfat.com

- ولیمہ کے علاوہ دوسری دعوتوں میں بھی جانا افضل ہے۔

[عالمگیری]

- دعوت ولیمہ کا حکم جو بیان کیا گیا اس وقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا مقصد ادائے سنت ہو اور اگر فخر کرنا مقصد ہے یا یہ کہ میری تعریف میں واہ واہ ہوگی، جیسا کہ اس زمانے میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے تو ایسی دعوت میں نہ شریک ہونا بہتر ہے، خصوصاً اہل علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیے۔

[رد المختار]

- دعوت میں جانا اس وقت سنت ہے کہ وہاں گانا بجانا لہو ولعب نہ ہوگا اگر معلوم ہے کہ وہاں خرافات ہیں تو نہ جائے۔
- دعوت ولیمہ صرف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو ہی دن تک یہ دعوت ہوسکتی ہے اس کے بعد ولیمہ ختم۔

[عالمگیری]

انتباہ

- ہندوستان میں شادیوں کے پروگرام اور تقریبات کا سلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے سنت سے آگے بڑھنا ریا وسمعہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔
- دوسرے کے یہاں کھانا کھا رہا ہے سائل نے مانگا اس کو یہ جائز نہیں کہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا دے۔

[عالمگیری]

- کھاتے وقت صاحب خانہ کا بچہ آگیا تو اس کو یا صاحب خانہ کے نوکر کو اس کھانے میں سے نہیں دے سکتا۔

[عالگیری]

- مہمان کو چار باتیں دھیان میں رکھنا چاہئے جہاں بٹھائے وہیں بیٹھے جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو یہ نہ کہنے لگے کہ اس سے اچھا تو میں گھر ہی میں کھاتا ہوں اور بغیر اجازت صاحب خانہ کے یہاں سے نہ اٹھے اور جب وہاں سے جائے تو اس کے لئے دعا کرے میزبان کو چاہئے کہ وقتاً فوقتاً کہے کہ اور کھاؤ۔

Marfat.com

- میزبان کو چاہئے کہ مہمان کی خاطر داری میں خود مشغول ہو کہ خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔
- مہمان تھوڑے ہوں تو میزبان ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جائے کہ یہی تقاضائے مروت ہے اور بہت سے مہمان ہوں تو ان کے ساتھ نہ بیٹھے بلکہ ان کی خدمت اور کھلانے میں مشغول ہو۔

[عالمگیری]

- جس نے تحفہ بھیجا اگر اس کے پاس حلال و حرام دونوں قسم کے مال ہوں مگر غالب مالِ حلال ہے تو اس کے قبول کرنے میں حرج نہیں اور یہی حکم اس کے یہاں دعوت کھانے کا ہے اور اگر غالب مال حرام ہے تو نہ ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی دعوت کھائے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ یہ چیز جو اسے پیش کی گئی ہے حلال ہے۔

[عالمگیری]

- جس شخص پر اس کا قرض ہے اگر اس نے دعوت کی اور قرض سے پہلے بھی اس طرح دعوت کرتا تھا قبول کرنے میں حرج نہیں اگر پہلے بیس دن میں دعوت کرتا تھا اور اب دس دن میں کرتا ہے یا اب اس نے کھانے میں تکلفات بڑھا دیئے تو دعوت قبول نہ کرے کہ یہ قرض کی وجہ سے۔

[عالمگیری]

اخلاق اللہ عزوجل شانہٗ کے ہاتھ میں

سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر ایسے شخص پر ہوا جس کے پاس بہت سے اونٹ اور گائیں تھیں مگر اس نے مہمانی نہ کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گذر ایسی عورت سے ہوا جس کے پاس چھوٹی چھوٹی بکریاں تھیں اس نے رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی تب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو کو دیکھو اللہ عزوجل شانہ کے ہاتھ میں اخلاق ہے۔

[مکاشفة القلوب]

ایمان کیا ہے

اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا۔

خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حج مبرور کیا ہے آپ نے جواب دیا کھانا کھلانا اور میٹھی بات کرنا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس گھر میں مہمان داخل نہیں ہوتے اس گھر میں فرشتے بھی داخل نہیں ہوتے۔

[مکاشفة القلوب]

دعوت قبول کرلوں گا

امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے گائے یا بکری کی پتلی سی پنڈلی کی بھی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر مجھے جانور کا دست ہدیہ کیا جائے تو میں قبول کرلوں گا۔

[مکاشفة القلوب]

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ

حضرت امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بار کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو راستے میں کھڑے ہوئے لوگوں سے سوال کر رہے تھے (یعنی ایسے فقیروں کے پاس سے گذرے) اور انہوں نے روٹی کے ٹکڑے زمین پر پھیلائے رکھے تھے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ خچر پر سوار تھے جب آپ ان کے قریب پہنچے تو آپ نے ان کو سلام کیا انہوں نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا اے ابن رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ نے ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائیں آپ نے فرمایا اچھا بے شک اللہ عزوجل شانہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا پھر آپ سواری موڑ کر اترے اور ان کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کھانے لگے کچھ کھا کر ان کو سلام کر کے سوار ہو گئے (وہاں سے تشریف لے گئے)

[عوارف المعارف]

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا بَنِیْ خمذاللّٰہ وَ اسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَ لَھُمَا (الحدیث)

مصافحہ ومعانقہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالیشان

"وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ"

اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسار کج نہ کرو اور زمین میں اترا کر نہ چل بیشک اللہ تعالیٰ کو نہیں بھاتا کوئی اترانا اور فخر کرنا۔

[ترجمہ کنز الایمان پ ۲۱ ع ۱۱]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جب کسی سے گفتگو کریں تو حسنِ اخلاق سے پیش آئیں تکبر اور گھمنڈ کو اللہ تعالیٰ بالکل پسند نہیں فرماتا۔ تکبر اور گھمنڈ بُری چیز ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص آپ کے پاس آئے اور مصافحہ اور معانقہ کریں تو یہ حسنِ اخلاق کا بلند ترین مقام ہے۔ آپس میں محبت واخوت بڑھتی ہے اور دونوں کے درمیان جو کشیدگی رہتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے اور دونوں کے دل سے فخر وتکبر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حدیث پاک میں مصافحہ اور معانقہ کی تاکید اور فضیلت ہے۔ آپ کو چاہئے کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کا رواج عام کریں تاکہ مسلمان بھائیوں میں اخوت ومحبت پیدا ہو اور سنت رسول پر عمل بھی ہو جائے۔ ملاقات کے وقت دوسروں سے ہاتھ ملانا سنت ہے جسے مصافحہ کہا جاتا ہے۔ ایسے ہی ملاقات یا سفر سے واپسی پر یا کسی خوشی کے موقع پر گلے ملنا سنت ہے جسے معانقہ کہا جاتا ہے ان دونوں کے فضائل مندرجہ ذیل احادیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

دونوں مسلمان کی مغفرت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے ایک دوسری روایت میں ہے جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ عزوجل شانہٗ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

[ترمذی ابوداؤد]

کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں (نماز چاشت) پڑھے تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہ رہے گا مگر جھڑ جائے گا۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! مصافحہ کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ اس سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور ساتھ ساتھ انسان کے دل سے فخر و تکبر ختم ہو جاتا ہے اور انسان اچھے اخلاق والا کہلاتا ہے اور آپس میں محبت اور اخوت بڑھتی ہے۔

مصافحہ کا دستور صحابہ کرام میں بھی تھا

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں مصافحہ کا دستور تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔

[بخاری]

گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں

حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپس میں مصافحہ کرو دل کی عداوت جاتی رہے گی اور آپس میں تحفہ کا لین دین کرو محبت پیدا ہوگی دشمنی ختم ہو جائے گی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان نے ملاقات کی اور ایک نے دوسرے سے مصافحہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پہ ہے کہ ان کی دعا کو قبول کرے اور ہاتھ جدا نہ ہونے

Marfat.com

پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی کے ان کا کوئی اور مقصد نہ ہو تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔

[امام احمد]

گذشتہ گناہوں کی بخشش

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور ایک دوسرے کے دل میں عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گذشتہ گناہوں کو بخش دے گا او رجو شخص اپنے بھائی کی طرف نظر رحمت سے دیکھے اس کے دل میں دشمنی نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (یعنی مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

[طبرانی]

پیارے دینی بھائیو! جب آپ اپنے دینی بھائیوں سے ملیں تو مصافحہ ضرور کریں اس کی بہت بڑی فضیلت ہے درخت کے پتوں کی طرح گناہ جھڑ جاتے ہیں اور آپس میں محبت بڑھتی ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل بھی ہو جاتا ہے۔

مزاج کیسا ہے؟

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لئے جھک جائے فرمایا

Marfat.com

نہیں۔ انہوں نے کہا کیا چمٹ جائے اور بوسہ لے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے حضور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔
[ترمذی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصافحہ کیا

ایک شخص نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا تم لوگ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تم سے مصافحہ کرتے تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے جب کبھی ملاقات کی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ کیا۔ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آدمی بھیجا میں گھر پر موجود نہ تھا جب آیا تو مجھے خبر دی گئی میں حاضر ہوا اس وقت مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر تھے مجھے چمٹا لیا تو یہ خوب ہی اچھا تھا خوب ہی اچھا۔
[ابو داؤد]

گلے لگایا اور بوسہ دیا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول عربی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت کیا کہ وہ کہاں ہیں؟ تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور وہ بھی چمٹ گئے پھر فرمایا اے اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ اور اُسے محبوب بنالے جو اسے محبوب رکھے۔
[بخاری ومسلم]

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ میں آئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان میں تشریف فرما تھے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا گھسیٹتے ہوئے برہنہ یعنی بغیر چادر اوڑھے ہوئے کسی کے پاس جاتے نہیں دیکھا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔
[ترمذی]

Marfat.com

یہی میرا مقصد تھا

رسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری شخص جن کی طبیعت میں مزاح تھا وہ باتیں کر رہے تھے اور لوگوں کو ہنسا رہے تھے رحمت دو عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لکڑی سے ان کی کمر میں ایک کونچا دیا انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے اس کا بدلہ دیجئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بدلہ لے لو انہوں نے کہا آپ قمیض پہنے ہوئے ہیں میرے بدن میں قمیض نہیں ہے۔ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قمیض ہٹا دی وہ انصاری چمٹ گئے اور پہلو کو بوسہ دیا اور کہا کہ میرا مقصد یہی تھا (یعنی بدلہ لینا مقصد نہ تھا)

[ابوداؤد]

پیارے دینی بھائیو! یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی محبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بوسہ دینے کے لئے طرح طرح کے بہانے تلاش کیا کرتے تھے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان چھڑکتے تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ان کی سنت پر عمل کریں تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے راضی ہو جائیں۔

دو آنکھوں کے درمیان بوسہ

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا یہ بھی اس وفد میں تھے یہ کہتے ہیں جب ہم مدینہ میں پہونچے اپنی منزلوں سے جلدی جلدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیتے۔

[ابو داؤد]

ایک اور روایت میں ہے رسول عربی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

[ابو داؤد، الکلام الاوضح]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بوسہ دیتے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے پھر اپنی جگہ بٹھاتے اور جب مصطفیٰ جان رحمت ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع شروع میں مدینہ میں آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کے یہاں گیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار میں لیٹی ہوئی تھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے اور پوچھا بیٹی کیسی ہو اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

[ابو داؤد]

حسنِ اخلاق

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پکڑتا تا کہ آپ سے کوئی بات کرے تو آپ اس وقت تک اپنا دست مبارک نہ چھڑاتے جب تک کہ وہ آپ کا ہاتھ نہ چھوڑتا اور جب تک کوئی شخص آپ سے مصروف گفتگو رہتا آپ اپنا چہرۂ مبارک اس سے نہ پھیرتے اور اس کی بات مکمل ہونے تک صبر وضبط سے کام لیتے۔

[کیمیائے سعادت]

امیر المومنین کے ہاتھ کو بوسہ

بزرگان دین کے ہاتھوں کو بوسہ دینا سنت ہے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ رحمت دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان پیار سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو ان پر ستر رحمتیں تقسیم ہوتی ہیں ان میں سے ایک کو انہتر رحمتیں ملتی ہیں جو زیادہ خندہ پیشانی سے ملتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

جنت کے باغ میں سیر

ایک دفعہ ایک شرابی نوجوان کسی گلی سے گذر رہا تھا اور حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

آتے دکھائی دیئے وہ نوجوان حضرت ابراہیم ادہم کے پیروں سے لپٹ گیا اور ادب و احترام کے ساتھ دست بوسی کی اسی رات وہ نوجوان خواب میں دیکھا کہ جنت کے باغ میں سیر کر رہا ہے عجیب درداس کے دل میں پیدا ہوا سوچنے لگا میں تو گنہ گار ہوں! یہ مرتبہ مجھ کو کیسے ملا آواز آئی تم ٹھیک کہتے لیکن تم نے میرے ایک دوست کی دست بوسی کی تھی اسی لئے میں نے تم کو یہ مرتبہ عطا فرمایا وہ نوجوان خواب سے بیدار ہوا حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوا توبہ کیا اور مرید ہو گیا۔

[اسرار الاولیاء]

مصافحہ سنت ہے

مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت حدیث سے ہے جتنی بار ملاقت ہو ہر بار مصافحہ مستحب ہے مصافحہ کے مطلقاً جواز سے یہ معلوم ہو گیا کہ نماز کے بعد جو اکثر مصافحہ کرنے کا مسلمانوں میں رواج ہے یہ بھی جائز ہے اور بعض کتابوں میں جو اس کو بدعت کہا گیا ہے تو اس سے بدعت حسنہ مراد ہے (یعنی اچھی بدعت)

[دو مختار]

مصافحہ کرنے کا طریقہ

مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی سے ملائے فقط انگلیوں کے چھو جانے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں ہاتھوں کے درمیان کپڑا وغیرہ نہ ہو۔

[رد المختار]

مصافحہ کا یہ طریقہ وہ ہے جو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا (یعنی ہر ایک کا ایک ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوا۔

[بخاری]

فقہائے کرام کا ایک طریقہ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے داہنے ہاتھ سے اور بایاں بائیں سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

ترقی یافتہ دور کا مصافحہ

پیارے دینی بھائیو! آج مسلمان ہر کام کو انگریز کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کرتا ہے یہاں تک کہ سلام ومصافحہ بھی انگریزوں کے طریقہ پر ادا کرنے لگے ہیں پیارے دینی بھائیو! آپ اسلامی طریقہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کرتے ہوئے مصافحہ کریں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا سنت نہیں بلکہ انگریزوں کا طریقہ ہے آج ایسا ماحول بن گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے اور نہ ہی آپ ثواب کے مستحق ہوں گے بلکہ آپ ثواب کے مستحق اس وقت ہوں گے جبکہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے ہوئے سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ادا کریں۔

مصافحہ اور معانقہ کے متعلق چند ضروری باتیں

- معانقہ کرنا بھی جائز ہے جبکہ خوفِ فتنہ اور محل شہوت نہ ہو۔
- عورت کا عورت کے منہ کو بوسہ دینا مکروہ ہے۔ [درمختار]
- مصافحہ کے بعد اپنا ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔
- عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔
- والد، استاد پیر ومرشد کے ہاتھ چوم سکتے ہیں۔
- عورت پیر کا ہاتھ نہ چومے بلکہ ان سے پردہ کرے۔
- قرآن شریف کو بوسہ دینا بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح کو بوسہ دیتے تھے اور یہ کہتے یہ میرے رب کا عہد اور اس کی کتاب ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قرآن شریف کو بوسہ دیتے اور چہرے سے مَس کرتے۔ [درمختار]
- عورتیں آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کر سکتی ہیں۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: لَایُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ رَجُلاً مِّنْ مَجْلِسِہٖ

بیٹھنے کے آداب اور سنن

قرآن کا فرمان عالیشان

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ"

اے ایمان والوں جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا۔

[ترجمہ کنز الایمان پ۲۸ ع۳]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہونچے جبکہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ اُن کے لئے مجلس میں جگہ کی جائے گی مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزرا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لئے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق گزرا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

[تفسیر خزائن العرفان]

جگہ کشادہ کرو

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہ کرے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جائے

Marfat.com

لیکن خود ہٹ جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو۔

[بخاری و مسلم]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ بیٹھنے والوں کو چاہئے کہ آنے والے کے لئے ہٹ جائیں اور جگہ دے دیں اور یہ کہ آنے والا کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ اُن سے کہے کہ سرک جاؤ مجھے بھی جگہ دے دو پیارے بھائیو! ایسا کرنے سے کوئی تکلیف نہ ہوگی اگر مجلس میں آپ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھیں تو اس کا دل دکھے گا اور یہ ناپسندیدہ بات ہے۔

کوئی چیز چھوڑ جائے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ کون و مکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر واپس آ گیا تو اس کا وہی حقدار ہے۔ (جبکہ بہت جلد آ جائے)

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھتے اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کر تشریف لے جاتے مگر واپسی کا ارادہ ہوتا تو نعلین مبارک یا کوئی چیز وہاں چھوڑ جاتے اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ پتہ چلتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں گے اور سب لوگ ٹھہرے رہتے۔

[ابو داؤد]

پیارے دینی بھائیو! آپ کسی مجلس میں بیٹھیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی کو تکلیف نہ ہو جہاں تک ہو سکے لوگوں کو پھلانگتے ہوئے آگے نہ جائیں اس سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو تکلیف ہوگی کسی دینی بھائی کی دل آزاری کرنا حرام ہے لہٰذا آپ مجلس میں داخل ہوتے وقت اس بات کا لحاظ رکھیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جگہ سے سرک گئے

حضرت واثلہ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مالک کون و مکاں

Marfat.com

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف فرما تھے اس کے لئے شہنشاہ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی جگہ سے سرک گئے اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جگہ کشادہ موجود ہے (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں)

آقائے نعمت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا مسلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے اس کے لئے سرک جائے۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث پاک پر ہمیں عمل کرنا چاہئے سبحان اللہ غور کرنے کا مقام ہے کہ حضور دو عالم کے شہنشاہ ہیں لیکن ایک ادنیٰ شخص کے لئے سرک جاتے ہیں، یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن اخلاق کا بہترین نمونہ ہے ہمیں چاہئے کہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے مجلس میں شامل ہونے والے کے لئے جگہ کشادہ کریں یہ سنت بھی ہے اور انسانی اخلاق بھی اور ساتھ ہی ساتھ اجر عظیم بھی۔

یہ جائز نہیں

سیّد المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان اُن کی اجازت کے بغیر بیٹھنا کسی کے لئے جائز نہیں۔

[ریاض الصالحین]

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فخر المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کسی کو حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان جدائی کردے (یعنی دونوں کے درمیان بیٹھ جائے)

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! خلاف ادب بات ہے کہ جب دو آدمی بیٹھے ہوں تو آپ اُن کے درمیان جا کر بیٹھ جائیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان عالی شان کے مطابق یہ جائز نہیں ہاں اگر وہ آپ کے دوست یا قریبی رشتہ دار ہوں اور آپ کو بیٹھنے کی اجازت دیں تو کوئی حرج نہیں اسی طرح جب دو شخص آپس میں گفتگو کر رہے ہوں تو بلا ضرورت ان کے قریب

Marfat.com

جا کر کھڑا ہونا بُری بات ہے آپ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چلیں انشاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا کی رسوائی سے آپ ضرور محفوظ رہیں گے۔

اِس قسم کا بیٹھنا انکساری ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اشرف الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے احتبا کرتے۔

پیارے دینی بھائیو! احتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکساری میں شمار ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر فعل مبارک تواضع اور انکساری سے مزین تھا ہمیں بھی چاہئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تواضع اور انکساری کو اپنائیں اور اپنے دل سے فخر و تکبر کو نکال دیں تا کہ شیطان ہم پر کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

جن پر خدا کا غضب ہے

حضرت عمرو بن شدید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ بائیں ہاتھ کو پیٹھ کر لیا اور اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی پر ٹیک لگا لی رسول عربی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور یہ ارشاد فرمایا کہ کیا تم اُن لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر خدا کا غضب ہے۔

[ابو داؤد]

جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اعظم حضور صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہاں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی (یعنی مجلس کے کنارے پر بیٹھتے اسے چیر کر اندر نہیں گھستے)

[ابو داؤد]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لئے وہ لوگ جگہ میں وسعت کر دیں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کو راضی کر لے۔

[طبرانی]

گناہ معاف

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو شخص مجلس سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دے گا اور جو شخص مجلس خیر اور مجلس ذکر میں ان کلمات کو کہے گا خداوند قدوس اُن کے لئے اس خیر پر مہر کر دے گا جس طرح کوئی شخص انگوٹھی سے مہر کرتا ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ"

پیارے دینی بھائیو! یہ خیال رکھیں کہ جب آپ کسی مجلس میں شرکت کریں تو یہ دُعاء ضرور پڑھ لیں یہ سنت رسولِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنا بھی ہو جائے گا اور ہمارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے اور ہم کو ہمیشہ نیک کام کرنے کی توفیق اللہ عزوجل شانہٗ کی طرف سے عطا ہوگی۔

جوتے اتار لو

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بیٹھو جوتے اتار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے اور سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی سایہ میں بیٹھا ہو اور سایہ اس سے اٹھ جائے اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو

Marfat.com

اور کچھ حصہ سایہ میں ہو تو وہاں سے اٹھ جائے۔

[ابو داؤد]

پیارے دینی بھائیو! ایسی جگہ نہ بیٹھیں کہ وہاں بیٹھنے سے آپ کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ اور کچھ حصہ سائے میں ہو بلکہ دھوپ ہی میں بیٹھیں یا سایہ میں بیٹھیں جہاں دھوپ اور سایہ دونوں ہوں ایسی جگہ بیٹھنا خلاف سنت ہے لہٰذا ایسی جگہ بیٹھنے سے پرہیز کریں۔

حلقہ کے درمیان بیٹھنا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلقہ کے درمیان بیٹھنے والے پر لعنت فرمائی۔

ابو مجلز سے روایت ہے کہ ایک شخص حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر یہ شخص ملعون ہے یا یہ کہا کہ خداوند قدوس نے محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حلقہ کے درمیان بیٹھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیوں! جب کچھ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے ہوں تو اس کے درمیان نہ بیٹھیں کہ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لعنت ہے اور یہ خلاف ادب بھی ہے کہ آپ لوگوں کے بیچ میں گھس کر بیٹھ جائیں بلکہ طریقہ ہے کہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

اُن کے لئے حسرت ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر کئے بغیر مجلس سے اٹھ جاتے ہیں ان کے لئے حسرت ہوگی۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! جب آپ کسی مجلس میں بیٹھیں تو اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر ضرور کریں اگر آپ دنیاوی باتوں کے لئے مجلس میں بیٹھے ہوں تو مجلس ختم ہوتے وقت ضرور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کریں اور پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تاکہ مجلس ذکر

Marfat.com

خیر پر ختم ہو اور دنیوی مجلس آپ کے لئے باعث ثواب ہو جائے۔

مجلس کا انعقاد

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کچھ لوگ مجلس کا انعقاد کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور بارگاہ رسالت میں ھدیۂ درود شریف بھیجے بغیر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو وہ اُن کے لئے باعث نقصان ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔

رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عتاب میں ہے اور جو کسی بستر پر لیٹ جائے اور اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر نہ کرے وہ بھی عتاب میں ہے۔

[ریاض الصالحین]

میرے پیارے دینی بھائیو! اِس حدیث شریف سے معلوم ہو گیا کہ ہمیں ہر وقت ہر مجلس میں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا شکر اور پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتے رہنا چاہئے اس طرح ہماری زندگی کا ہر لمحہ عبادت الٰہی میں گزرے گا اور شیطان ہم پر کامیاب نہیں ہو پائے گا۔

یہ بھی سنت ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شہنشاہ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو تکیہ پیش کیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین پر ہی بیٹھ گئے۔

[بخاری]

پیارے دینی بھائیو! زمین پر بیٹھنا انکساری اور تواضع ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تواضع و انکساری کے مجسمہ تھے ہمیں بھی چاہئے کہ سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے انکساری کو اپنائیں اور کبھی موقع ملے تو زمین پر بیٹھ جائیں تا کہ یہ سنت بھی ادا ہو جائے اور انکساری سے شیطان کے منہ پر طمانچہ بھی لگے۔

Marfat.com

بیٹھنے کے متعلق ضروری باتیں

- جب کسی مجلس میں بیٹھیں تو ادب واحترام کے ساتھ بیٹھیں۔
- مجلس میں بیٹھ کر سرگوشی کرنا اور تاک جھانک کرنا معیوب بات ہے۔
- بزرگوں اور استادوں کی نشست گاہ پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔
- آپ جب ٹرین یا بس میں سفر کریں تو سامنے کی سیٹ پر پیر نہ رکھیں یہ قانوناً اور شرعاً قابل مذمت ہے۔
- جہاں بڑے بزرگ بیٹھے ہوں وہاں پیر پھیلا کر بیٹھنا اچھی بات نہیں۔
- استادوں اور والدین کے سامنے زانوئے ادب تہ کر کے بیٹھیں۔
- جب کسی مجلس میں جائیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں بلکہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔
- بیٹھنے میں پردہ پوشی کا خیال رکھیں خصوصاً خواتین جب بیٹھیں تو اپنے دوپٹہ، شلوار کو درست کر کے بیٹھیں تا کہ اچھی طرح پردہ پوشی ہو سکے اگر چہ خواتین ہی کی مجلس کیوں نہ ہو۔
- جب خواتین اپنے بچوں کو دودھ پلائیں تو پردہ کا خاص خیال رکھیں دوپٹے یا چادر سے ڈھانک لیں اگر چہ اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو یہی ادب ہے۔
- جب بیٹھیں تو قبلہ شریف اور مدینہ منورہ کی طرف پیر نہ پھیلائیں جان بوجھ کر اس طرف پیر پھیلانا گناہ ہے۔
- جب بیٹھیں تو سرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھ سے گھیر لیں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیں اس طرح بیٹھنا سنت ہے۔
- چار زانو یعنی پالتی مار کر بیٹھنا بھی سنت ہے۔
- پیر پر پیر چڑھا کر بیٹھنا خلاف ادب ہے۔
- جس مجلس میں بیٹھیں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور درود شریف ضرور پڑھیں
- ہمیشہ اچھے لوگوں اور اچھی مجلس میں بیٹھیں اور بُرے لوگوں اور بُری مجلس سے دور رہیں۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ شَانُہٗ:

لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا

چلنے کے آداب اور سنتیں

قرآن کا فرمان عالیشان

"وَعِبَادُالرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَاخَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا"

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں۔

[ترجمہ کنز الایمان پ ۱۹ ع ۴]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے نیک بندے زمین پر آہستہ چلتے ہیں زمین پر اکڑ کر چلنا اللہ عزوجل شانہٗ کو پسند نہیں کہ انسان کو ہمیشہ عاجزی اور انکساری سے زندگی گزارنا چاہئے دوسری جگہ ارشاد باری ہے زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔

زمین میں دھنسا دیا گیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا گھمنڈ میں تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔

[بخاری و مسلم]

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چلنا

سیدنا حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے عرض کیا گیا آپ نے کیسا دیکھا انہوں نے فرمایا محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفید اور نمکین حسن والے تھے جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا ڈھال سے اتر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے۔

[ابو داؤد]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انداز رفتار

سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باوقار رفتار کے ساتھ چلتے سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بوقت رفتار آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذرا جھک کر چلتے اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آپ کسی بلندی سے اتر رہے ہیں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ اس قدر تیز چلتے تھے گویا زمین آپ کے قدموں کے نیچے سے لپیٹی جا رہی ہے ہم لوگ آپ کے ساتھ چلنے میں ہانپنے لگتے اور مشقت میں پڑ جاتے تھے مگر شہنشاہ عرب و عجم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تکلف بغیر کسی مشقت کے تیز رفتاری کے ساتھ چلتے رہتے تھے۔

[شمائل ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! ہم کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ذرا جھک کر چلنا چاہئے تا کہ دیکھنے والا مغرور نہ کہے سینہ تان کر اور اکڑ کر چلنا یہ مغروروں کی عادت ہے اور اللہ عزوجل شانہ مغروروں کو بالکل پسند نہیں کرتا اب آپ کو چند احادیث مغروروں کے بارے میں سناتا ہوں آپ اس سے عبرت حاصل کریں۔

تین شخص پر مخصوص عذاب

سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو کان دو آنکھیں اور بولنے والی زبان ہوگی وہ کہے گی مجھے تین شخصوں پر مقرر

Marfat.com

کیا گیا ہے ہر متکبر کے لئے اللہ عزوجل شانہٗ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے کے لئے اور تصویر بنانے والے کے لئے۔

[مکاشفة القلوب]

پیارے دینی بھائیو! تکبر اور گھمنڈ کرنا کتنی بری بات ہے روز محشر عذاب ان کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے آج اگر کسی کے پاس دولت زیادہ ہو جاتی ہے تو گھمنڈ اور فخر میں مگن رہتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ ایک دن ہمیں دنیا کو چھوڑ جانا ہے اور اللہ عزوجل شانہ کو حساب دینا ہے۔

پیارے دینی بھائیو! آپ تکبر اور غرور سے پرہیز کریں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو غرور بالکل پسند نہیں۔

جنت اور جہنم کی گفتگو

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور جہنم نے آپس میں گفتگو کی جہنم بولا میں نے سرکشوں اور متکبروں کو اپنے لئے پسند کیا ہے جنت نے کہا میرے اندر کمزور ضعیف اور مصیبت زدہ لوگ آئیں گے۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات کوہ صفا پر ہوئی کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رونے لگے۔ لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے انہوں نے رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر تکبر ہوگا اللہ عزوجل شانہٗ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

[مکاشفة القلوب]

حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ایک مرتبہ انسانوں جنوں پرندوں اور درندوں سے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو چنانچہ آپ دو لاکھ انسانوں اور دو لاکھ جنوں کے ساتھ تخت پر

Marfat.com

جلوہ فرما ہوئے اور اتنی بلندی تک جا پہونچے کہ وہاں سے فرشتوں کی تسبیحات کی آواز آسانی سے سنی جارہی تھی پھر وہاں سے نیچے اترے یہاں تک کہ ان کے قدم سمندر کو چھونے لگے حضرت سلیمان علیہ السلام نے آواز سنی اگر تمہارے کسی ساتھی کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا تو جتنی بلندی تک میں تم کو لے گیا ہوں، اس سے بھی زیادہ گہرائی میں اُسے دھنسا دوں گا۔

[مکاشفة القلوب]

مغرور کم عقل ہوتا ہے

حضرت محمد بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے کہ انسان کے دل میں جتنا تکبر داخل ہوتا ہے اتنا ہی اس کی عقل کم ہو جاتی ہے اور اگر تکبر تھوڑا ہو تو اس حساب سے عقل کم ہوتی ہے۔

پیارے دینی بھائیو! مذکورہ بالا احادیث اور بزرگان دین کے اقوال سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ تکبر کتنی بری چیز ہے تکبر کی ہی وجہ سے شیطان ذلیل وخوار ہوا جس انسان میں تکبر ہو وہ انسان کہلانے کے لائق نہیں ہے کیوں کہ اس میں شیطان کی خصلت پیدا ہو جاتی ہے اور منکر شیطان کی اتباع کرتا ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اپنے آپ کو تکبر جیسی بری چیز سے دور رکھیے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پائے اقدس

شہنشاہ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس پاؤں چوڑے پر گوشت ایڑیاں کم گوشت والی تلوا اونچا جو زمین سے نہ لگتا تھا دونوں پنڈلیاں قدرے پتلی اور صاف وشفاف پاؤں کی نرمی اور نزاکت کا یہ عالم تھا کہ ان پر پانی ذرا بھی نہیں ٹھہرتا تھا۔ نبی محترم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلنے میں بہت سے وقار اور تواضع کیساتھ قدم شریف کو زمین پر رکھتے تھے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ چلنے میں میں نے حضور رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا مگر آپ نہایت ہی وقار اور سکون کے ساتھ چلتے رہتے تھے مگر پھر بھی ہم سب لوگوں سے آپ آگے ہی رہتے تھے۔

[شمائل ترمذی]

Marfat.com

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی ہم نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے حمد ہے خدایا۔

[سرکار اعلیٰ حضرت]

دو عورتوں کے درمیان چلنا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے سامنے عورتیں آجائیں تو ان کے درمیان میں نہ گزرو داہنے یا بائیں راستہ لے لو۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمیں عورتوں کے درمیان نہیں چلنا چاہئے اس سے شیطان ہمارے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور ہماری شہوت کو ابھارتا ہے لہٰذا جب راستہ چلیں تو اگر خواتین سامنے آجائیں تو ان کو راستہ دے دیں۔

پیاری دینی بہنوں کو چاہئے کہ جب راستہ چلیں اور کوئی مرد آرہا ہو تو ایک طرف ہو جائیں تاکہ اس مرد کے بدن سے مس ہونے سے بچ سکیں یہی خواتین کے شایان شان ہے اور یہی شرم وحیا ہے۔

چلتے ہوئے اِدھر اُدھر نہ دیکھیں

سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہ چلتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھتے یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کا دامنِ مبارک جھاڑیوں میں الجھ جاتا۔

پیارے دینی بھائیو! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرم وحیا کے پیکر تھے پھر ادھر ادھر کیسے دیکھتے کیوں کہ راہ چلتے ہوئے ادھر ادھر جھانکنا بڑی معیوب بات ہے نظریں نیچی کئے ہوئے چلنا چاہئے یہی ادب وتہذیب ہے آج کل کے نوجوان راہ چلتے ہوئے دوسروں کو چھیڑنا

Marfat.com

خصوصاً جوان لڑکیوں کو چھیڑنا اپنا مشغلہ بنا لیتے ہیں یہ بہت بڑے گناہ کا کام ہے اخلاق وادب کے خلاف بات ہے راہ چلتے ہوئے کسی کو چھیڑنا شریف لوگوں کا کام نہیں ہمیں چاہئے کہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے نیچی نگاہ کئے ہوئے چلیں۔

جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں!

پیارے دینی بھائیو! حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس راستے اور جس گلی سے گزرتے وہ گلی مہک جاتی اور خوشبو کافی دیر تک برقرار رہتی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب آقائے دو جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرتے تو کسی کو پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ عشاق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے جسم اقدس کی خوشبو کے ذریعہ آپ تک پہنچ جاتے اس لئے اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

[حدائق بخشش]

جب چلیں جوتے کی آواز نہ ہو

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت گرمی کے دن میں بقیع شریف کی طرف تشریف لے جاتے اور آپ کے پیچھے دوسرے لوگ آتے جب آپ ان کے جوتوں کی آواز سنتے بہت ناگوار معلوم ہوتی اور آپ بیٹھ جاتے یہاں تک کہ وہ لوگ آگے بڑھ جاتے۔

[ابن ماجه]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں اس طرح چلنا چاہئے کہ جوتوں میں بالکل آواز پیدا نہ ہو آج کل کے کچھ نوجوان بوٹ اور شوز پہن کر پیر پٹخ کر چلتے ہیں کہ بہت آواز پیدا ہوتی ہے ان کو چاہئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کریں اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چلنے کی کوشش کریں۔

Marfat.com

عورتوں سے فرمایا

حضرت ابواسد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک بار دیکھا شہنشاہ عرب وعجم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے راستے میں مرد اور عورت آپس میں مل گئے رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا تم پیچھے ہٹ جاؤ تمہیں راستہ کے درمیان نہیں چلنا چاہئے اور راستہ کے کناروں کو لازم پکڑو جب امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا عورتیں دیواروں کی طرف ہو گئیں اور دیواروں سے لگ کر چلنے لگیں ان کے کپڑے دیواروں سے لگ جاتے تھے۔

[ابو داؤد]

پیارے دینی بھائیو! اُس دور کی عورتیں ایسی ہوتی تھیں کہ انہوں نے فوراً عمل شروع کر دیا لیکن افسوس اس دور کی عورتوں کو اگر کوئی حدیث بتائی جائے کوئی نصیحت کی جائے تو دقیانوسی بوڑھا یا مُلّا کہہ کر مذاق اڑاتی ہیں اور ماحول ایسا بن چکا ہے کہ عورتوں اور مردوں کا مل جل کر چلنا کوئی بری بات نہیں اسکول اور کالج میں لڑکے اور لڑکیاں آپس میں ہنسی مذاق چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی رہیں تو ایسے ماحول سے اپنے آپ کو دور رکھیئے۔

مذہب اسلام سب سے اچھا ہے

شمع رسالت کے پروانو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے "اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ" بیشک اللہ کے نزدیک پسندیدہ مذہب اسلام ہے۔ اور کیوں نہ ہو آزاد خیال معاشرے کے گن گانیوالے حضرات ذرا یہ سوچیں کہ جہاں ماڈرن تہذیب نے آج عورت کو محض نمائشی شے بنا کر رکھ دیا ہے وہیں اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے ایک بہن کو عزت دی، ایک بیوی کو اس کا وقار دیا اور ماں کے قدموں کے تلے جنت رکھ دی۔ حقیقت پسندی کی نگاہ سے دیکھنے والا ہر شخص اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ اسلام نے عورت کو قید نہیں کیا بلکہ سر بازار رسوا ہونے سے بچا لیا ہے۔ کیوں کہ جہاں نمائشی ماڈرن تہذیب کی

Marfat.com

دلدادہ خواتین اپنی عزت ووقار کا سودا بازار میں کرتی نظر آتی ہیں ایک نیک اسلامی خاتون اپنے شوہر کی خدمت کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرتی ہے۔ آج کسی بھی آفس کسی بھی فیکٹری میں کام کرنے والی عورت سے پوچھئے... وہ بظاہر تو مسکرائے گی مگر اس کے دل سے نکلتی ہوئی کراہیں کہہ رہی ہوں گی ہائے میرے بچوں کا مستقبل! میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ ان کی صحیح تربیت کر سکوں! اور کرے بھی وہ کیسے جبکہ وہ بذات خود حسن اخلاق اور آداب معاشرہ کے زیور سے آراستہ نہیں ہے۔ اسلام نے عورت کو ایک باپ کی شفقت اور ایک شوہر کی محبت کا وہ مضبوط حصار عطا کیا ہے کہ کسی غیر کی مجال نہیں کہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ اور اسی لئے تو اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی کہ وہ اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کریں تا کہ وہ ہمیشہ اس سے خوش رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے فتنے سے بچائے۔

(آمین)

چلنے کے متعلق کچھ باتیں

- کبھی بھی اکڑ کر نہ چلیں کیونکہ یہ مغروروں کا طریقہ ہے۔
- درمیانی چال چلیں نہ زیادہ تیز چلیں نہ بالکل آہستہ۔
- اگر کوئی راستے میں کھڑا ہو تو بالکل لگ کر نہ چلیں بلکہ تھوڑا ہٹ کر چلیں تا کہ اس کو تکلیف نہ ہو۔
- راستے میں دو عورتیں کھڑی ہوں یا مل کر چل رہی ہوں تو ان کے بیچ سے نہ گزریں۔
- چلنے میں احتیاط کریں کہ جوتے کی آواز پیدا نہ ہو۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا، وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝

سونے کے آداب اور سنتیں

قرآن کا فرمان عالیشان

"وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهٖ"
اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا سونا اور اس کا فضل تلاش کرنا

[ترجمہ کنزالایمان پ ۲۱ ع ۶]

اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ رات اور دن میں سونا یہ اللہ کی نشانیوں میں ہے اور اس کا فضل تلاش کرنا یہ اللہ عزوجل شانہٗ کی نشانیوں میں سے ہے اللہ عزوجل شانہٗ نے اپنے فضل وکرم سے رات اور دن پیدا فرمائے تا کہ دن کو اس کا بندہ حلال روزی تلاش کرے اور جب رات آجائے تو اس میں سو کر اپنی تھکان دور کرے اگر انسان غور وفکر کرے تو بلاشبہ معلوم ہوگا یہ رات اور دن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

سونے کا سنت طریقہ

پیارے دینی بھائیو! سونے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ سوتے وقت قبلہ رو ہو کر داہنی طرف چہرہ کریں اور بایاں ہاتھ رخسار (گال) کے نیچے ہو اس کے بعد جب دل چاہے کروٹ بدل لیں سیدھے لیٹ جائیں یا بائیں لیٹ جائیں لیکن اوندھے لیٹنا منع ہے۔ سونے سے پہلے قرآن پاک کی چند سورتیں پڑھیں آیۃ الکرسی چاروں قل سورۂ فاتحہ کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھنا مسنون ہے سوتے وقت باوضو ہو کر سونا زیادہ بہتر ہے اگر کوئی بُرا خواب نظر آئے تو بیدار ہونے پر شیطان سے پناہ مانگنے کے لئے تعوذ پڑھنا چاہئے (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) اور کروٹ بدل کر پھر سونا چاہئے۔

Marfat.com

داہنی کروٹ لیٹنا سنت ہے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو منزل میں اترتے تو داہنی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے کچھ ہی پہلے اترتے تو داہنے ہاتھ کو کھڑا کرتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر لیٹتے۔

[شرح السنه]

پیٹ کے بل لیٹنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے سوئے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس طرح لیٹنے کو خدا وند قدوس پسند نہیں فرماتا۔

[ترمذی]

حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک شخص نے اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دی اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنا اللہ عزوجل شانہٗ کو ناپسند ہے میں نے دیکھا تو وہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

[ریاض الصالحین]

جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا اے جندب (یہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہے) یہ جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے یعنی اس طرح کافر لیٹتے ہیں یا اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جہنمی جہنم میں اس طرح لیٹیں گے۔

[ابن ماجه]

بے روک والی چھت پر سونا منع ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر روک نہ ہو (یعنی منڈیر نہ ہو)

[ترمذی]

علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ایسی چھت پر رات میں رہے جس پر روک نہیں (یعنی منڈیر نہیں) ہے اس سے میں بری الذمہ ہوں یعنی اگر رات کو چھت سے گر جائے تو اس کا ذمہ دار خود ہے۔

[ابو داؤد]

پیارے دینی بھائیو! اگر ہم سنت پر عمل کریں تو بلاشبہ ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں آج آئے دن اخباروں میں یہ خبر آتی ہے کہ فلاں جگہ بچہ چھت پر سے کھیلتا ہوا گر گیا اور ہلاک ہو گیا، ایک سال پہلے کی بات ہے بنارس میں ایک لڑکا چھت پر پتنگ اڑا رہا تھا چھت سے گر کر ہلاک ہو گیا اسی طرح لوگ رات کو سوتے ہوئے گر جاتے ہیں اور جانی نقصان ہوتا ہے یہ فرمان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے ہمیں چاہئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر سنت کو عملی جامہ پہنائیں۔

عصر کے بعد سونا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔

ہر رات سوتے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ فخر انبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو دونوں ہاتھ دعاء مانگنے کے انداز میں اٹھاتے پھر ان پر۔ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝" پڑھ کر دم فرماتے اور تمام جسم مبارک پر جہاں جہاں ہاتھ جاتا پھیر لیا کرتے تھے ایسے ہی تین مرتبہ فرماتے سر اقدس اور چہرۂ انور سے شروع کرتے پھر بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن۔

[شمائل ترمذی]

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بستر مبارک

سونے سے پہلے بستر کو کناروں سے پکڑ کر جھاڑنا سنت ہے تاکہ اگر کوئی موذی چیز بستر پر ہو تو وہ دور ہو جائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا کہ آپ بستر کو سونے سے پہلے جھاڑ لیتے شہنشاہ عرب وعجم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر انتہائی سادہ ہوتا تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ شہنشاہ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ آرام فرماتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کے ریشے بھرے ہوئے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی اس نے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر شریف دیکھا کہ دوتہہ کی ہوئی ٹاٹ کا بستر ہے تو اس عورت نے میرے پاس ایسا بستر بھیجا جس میں اون بھری ہوئی تھی جب سرور دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اسے دیکھا تو فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی اس نے آپ کا بستر شریف دیکھا تو اس نے یہ بستر بھیج دیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اسے واپس کر دو اس کے بعد آپ نے فرمایا اگر میں چاہتا تو اللہ عزوجل شانہٗ میرے پاس سونے چاندی کے پہاڑ حاضر کر دیتا۔ مطلب یہ ہے کہ میرا بستر میرا زہد ہے میں نے اپنی غریبی کی وجہ سے نہیں بلکہ ایسا بستر اپنے رب کی محبت اور اس کی رضا کے لئے اختیار کیا ہے۔

[مدارج النبوت اوّل]

چٹائی کے نشان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک پر

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فخر رسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو آپ چٹائی پر آرام فرما رہے تھے اور چٹائی کا نشان آپ کے پہلو مبارک پر پڑا ہوا تھا اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کاش آپ اس سے بہتر اور نرم بستر پسند فرماتے آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے دنیا سے کیا لینا ہے دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار

Marfat.com

گرمی میں سفر کر رہا ہو پھر ستانے کے لئے کچھ دیر درخت کے نیچے بیٹھ جائے اس کے بعد وہ سفر کو چل دے۔

[مدارج النبوت]

پیارے دینی بھائیو! مذکورہ بالا حدیثوں کو پڑھنے سے آپ کو اندازہ ہو گیا کہ دونوں جہاں کے مالک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسا بستر استعمال فرماتے تھے اگر وہ چاہتے تو نرم سے نرم بستر استعمال کر سکتے تھے لیکن امت کا خیال کرتے ہوئے انہوں نے سادگی اختیار کی۔

ہم اپنی زندگی کا جائزہ لیں سادگی کو ہم نے چھوڑ دیا ہے طرح طرح کے نرم و نازک بستر پر زندگی گزار رہے ہیں اپنے عیش و آرام کے لئے طرح طرح کا سامان موجود ہے آج ہم ایئر کنڈیشن میں سوتے ہیں کیا ہم نے کبھی سوچا ہے کہ مرنے کے بعد ہماری قبر میں کون سا ایئر کنڈیشن ہوگا سوائے زمین کے اور کوئی بستر نہ ہوگا۔

سنو! ہم قبر میں بھی ایئر کنڈیشن لگا سکتے ہیں۔ مگر ہم کو آج ہی دنیا میں اس کا انتظام کرنا پڑے گا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچنا ہوگا اپنی زندگی کو سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں گزارنا ہوگا اپنی زندگی کے لمحات ذکر و وظائف اور درود شریف میں گزارنے ہوں گے۔ خوف خدا کو اپنانا ہوگا یقیناً ہماری قبر میں جنت الفردوس سے ٹھنڈی ہوا آئے گی یہی آخرت کا ایئر کنڈیشن ہے۔

ان کے لئے دنیا ہمارے لئے آخرت

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک کوٹھری میں چٹائی پر سو رہے تھے اور اس کا نشان آپ کے پہلوئے مبارک پر پڑ گیا تھا میں یہ حالت دیکھ کر رونے لگا اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے؟ کس نے تمہیں رلایا اے عبداللہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں نے عرض کیا قیصر و کسریٰ تو ریشم کے فرش پر سوئیں اور آپ چٹائی پر آپ نے فرمایا اے عبداللہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رو و نہیں ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت ہے۔

[مدارج النبوت اوّل]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر چلنا چاہئے جو آخرت کو پسند کرے اسے سادگی اختیار کرنا چاہئے نہ کہ قیصر وکسریٰ کی طرح شان وشوکت کیونکہ یہ دنیا تو مومن کے لئے قید خانہ ہے۔

مالک کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر ہی لیٹ جاتے

ایک روایت میں ہے کہ چٹائی پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہوئی تھی اور سر مبارک کے نیچے ٹاٹ کا تکیہ کھجور کی چھال سے بھرا ہوا رکھا تھا۔

مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یہ وہ قوم ہے جن کو دنیا میں اچھی اچھی چیزیں دینے میں جلدی کی گئی ہے اور ہم وہ قوم ہیں جنہیں آخرت میں اچھی اچھی چیزیں دینے کے لئے دیر کی گئی اگر نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بستر بچھا دیا جائے تو اس پر آرام فرما لیتے تھے ورنہ زمین پر ہی آرام فرما لیتے۔

[مدارج النبوت]

ایک سیٹھ کا واقعہ

ایک سیٹھ جس کو عیش وآرام میں رہنے کی عادت تھی کہنے کو تو مسلمان تھا لیکن نماز روزہ حج وزکوٰۃ سے کوسوں دور تھا سیر وتفریح کے لئے لندن اور غیر ممالک چلے جاتا لیکن حج کرنے کا ارادہ کبھی نہ کیا عیش وآرام کی ہر چیز اس کے پاس موجود تھی گھر میں ایئر کنڈیشن تھا اتفاق سے ایک دن بجلی چلی گئی اور گرمی کا موسم تھا سیٹھ کی حالت گرمی سے ناقابل بیان ہوگئی او رمچھلی کی طرح تڑپنے لگا اور بڑی مشکل سے رات گزری۔

پیارے دینی بھائیو! اگر ہم سادگی اختیار کریں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر چلیں تو ہمیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اگر وہ سیٹھ سادگی سے زندگی بسر کرتا تو یہ پریشانی اس کو نہ ہوتی مال ودولت ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ عیش وآرام میں خرچ کریں۔

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کافی دولت تھی ہزاروں اونٹ راہ خدا میں دیتے تھے اور ان کی زندگی کی سادگی کو دیکھیں تو آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں اگر اللہ عزوجل شانہٗ نے آپ کو مال ودولت عطا فرمایا ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

Marfat.com

نقش قدم پر چلئے آپ کے لئے دو جہاں میں کامیابی ہے۔

سلطنت کو ٹھکرا دینا

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ بلخ کے بادشاہ تھے آپ کی زندگی بڑی شان وشوکت سے گزر رہی تھی شاہی پولیس آپ کے آگے پیچھے چلتی تھی ایک رات آپ شاہی بستر پر آرام فرما تھے چھت پر ایک آہٹ معلوم ہوئی آپ نے پوچھا چھت پر کون ہے؟ کسی نہ جواب دیا میرا اونٹ گم ہوگیا ہے میں اسے تلاش کر رہا ہوں حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اے نادان اونٹ کبھی چھت پر بھی چڑھا ہے کہ تو اسے ڈھونڈ رہا ہے؟ کسی نے جواب دیا اے غافل تو اللہ عزوجل شانہٗ کو شاہی بستر اور شاہی تخت پر ڈھونڈتا ہے اگر چھت پر اونٹ تلاش کرنا نادانی ہے تو شاہی لباس اور شاہی تخت پر خداوند قدوس کو تلاش کرنا کون سی عقلمندی ہے حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس غیبی آواز کا بے حد اثر ہوا۔ صبح کے وقت جب آپ تخت شاہی پر بیٹھے تو ایک اجنبی دربار میں داخل ہوا اس کا ایسا رعب ودبدبہ تھا کہ اسے کوئی روک نہ سکا اجنبی داخل ہوتے ہی کہنے لگا یہ مسافر خانہ مجھے پسند نہیں حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہ مسافر خانہ کہاں ہے یہ تو میرا محل ہے۔

اس اجنبی نے پوچھا آپ سے پہلے یہ محل کس کے پاس تھا؟ آپ نے جواب دیا میرے والد گرامی کے پاس اجنبی نے پھر پوچھا اور آپ کے والد صاحب سے پہلے یہ محل کس کے پاس تھا؟ آپ نے جواب دیا میرے دادا جان کے پاس تھا؟ اجنبی نے کہا گویا آپ سے پہلے آپ کے والد رہتے تھے اور آپ کے والد سے پہلے آپ کے دادا رہتے تھے آپ خود ہی فرمایئے کہ مسافر خانہ کسے کہتے ہیں؟ مسافر خانہ تو وہی ہے کہ ایک جائے دوسرا آئے یہ کہہ کر اجنبی باہر نکل گیا حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لرز گئے اور تخت سے اترے اور اس اجنبی کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ اسے پالیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں خضر (علیہ السلام) ہوں حضرت ابراہیم ادہم کے دل پر کافی اثر ہوا آپ نے تخت شاہی کو ٹھکرا دیا ایک جنگل میں ریاضت ومجاہدہ کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ولایت کے منصب پر فائز ہوگئے۔

[تذکرۃ الاولیاء]

Marfat.com

سونے اور جاگنے کی دعائیں

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا ہاتھ مبارک رخسار (گال) کے نیچے رکھتے اور یہ دعاء پڑھتے "اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ" (اے اللہ میرا مرنا اور میرا جینا تیرے نام کے ساتھ ہے) اور جب نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرِ" تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

[بخاری]

سوتے وقت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد

عبدہ بنت خالد بن معدان کا بیان ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو انتہائی شوق اور اشتیاق کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو نام لے کر یاد کرتے اور دعاء مانگتے کہ یا اللہ! میرا دل ان حضرات کی محبت میں بے قرار ہے اور میرا اشتیاق اب حد سے بڑھ چکا ہے لہٰذا تو مجھے جلد وفات دے کر ان لوگوں کے پاس پہنچا دے یہی کہتے کہتے ان کو نیند آجاتی۔

[شفا شریف]

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے　　کھلے آنکھ صلِ علیٰ کہتے کہتے

عرش کا طواف

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص باوضو سوئے اللہ عزوجل اس کی روح کو اجازت دیتا ہے کہ وہ عرش کا طواف کرے اور وہاں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے۔

[کشف المحجوب]

رات لمبی ہے

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف مکاشفۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کی پیشانی پر

Marfat.com

سوتے وقت تین گرہیں لگاتا ہے ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے رات لمبی ہے سوتا رہ جب وہ بیدار ہو اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور خوش ہو کر اچھی حالت میں صبح کرتا ہے۔

[مکاشفة القلوب]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سونے کا انداز

اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ داہنی کروٹ پر لیٹ کر اپنے پیر کو موڑ لیتے مریدین نے عرض کیا حضور آپ اس طرح کیوں لیٹتے ہیں امام عشق و محبت نے والہانہ انداز میں جواب دیا جب میں پیر کو موڑ لیتا ہوں تو میری حالت لفظ محمد کی طرح ہو جاتی ہے ایک عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس سے بڑی نعمت کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا سونا بھی اپنے محبوب کے نام کی ہیئت پر ہو۔

پیارے دینی بھائیو! اس کو کہتے ہیں محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں چاہئے کہ ہم سنت رسول پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقش قدم پر گزاریں۔

سونے سے پہلے آگ کو بجھا دو

سیدنا حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر رسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے برتن کو ڈھانک کر رکھو اور دروازے بند کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ چوہا بتی کو کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھروں کو جلا دیتا ہے۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر جل گیا اور گھر والے بھی جل گئے ان لوگوں کا واقعہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے اس لئے جب سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔

[بخاری]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! جب آپ سونے لگیں تو کھانے کے برتن اور پانی کے برتن ڈھانک دین تا کہ وہ دھول مٹی اور کسی کیڑے وغیرہ سے محفوظ رہیں۔ اور آگ کو بجھا دیں تا کہ آگ سے گھر جل نہ جائے۔

پیارے دینی بھائیو! فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے ہمارا ہی فائدہ ہے۔

مغفرت ہو جاتی ہے

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فخر انبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اس وقت شب اسریٰ کے دولہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے آپ نے وہ تکیہ میرے آگے ڈال دیا اور فرمایا اے سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اگر کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی سے ملنے جائے اور وہ تعظیماً اسکے لئے تکیہ پیش کر دے تو خداوند قدوس اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی آپ کے پاس آتا ہے اور آپ تکیہ یا مسند پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے ہیں تو سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے تکیہ تو ان کو پیش کیجئے آپ کی مغفرت بھی ہو جائے گی آنے والے کی تعظیم بھی ہو جائے گی اور آپ کے حسن اخلاق کا اظہار بھی ہو جائے گا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام الانبیاء ہونے کے باوجود ایک صحابی کو اپنا تکیہ پیش فرمایا یہ آپ کے حسن اخلاق کی بہترین مثال ہے۔

تکیہ سے ٹیک لگانا

حضرت سمرہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوریئے پر نماز پڑھتے تھے اور اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ دباغت دی ہوئی یعنی خشک کی ہوئی کھال پر آپ نماز ادا فرمائیں۔

سونے کے متعلق چند ہدایات

- دن کی ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔

Marfat.com

- سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو گال کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے۔
- سوتے وقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا اپنے اعمال کے علاوہ کوئی دوسرا وہاں نہ ہوگا۔
- سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہونا چاہئے جس حالت پر انسان ہوتا ہے اسی حالت میں اٹھتا ہے۔
- سو کر صبح سویرے اٹھ جائے اٹھتے ہی خدا کو یاد کرے اور نماز فجر ادا کرے اور دل میں پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری اختیار کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔[عالمگیری]
- جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال ہو جائے تو ان کو الگ الگ سلانا چاہئے یعنی لڑکا جب اتنا بڑا ہو جائے اپنی ماں یا بہن یا کسی عورت کیساتھ نہ سوئے۔[درمختار]
- میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچہ کو اپنے ساتھ نہ سلائیں۔

[درمختار]

- سونے سے پہلے مسواک کرنا اور وضو کرنا سنت ہے۔
- سونے میں کعبہ شریف اور روضۂ انور کی طرف پاؤں نہ کریں۔
- قرآن مجید اور مذہبی کتابوں کی طرف پاؤں کرنا منع ہے۔
- نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا سنت ہے۔
- نیند سے اٹھنے کے بعد بستر کو لپیٹ کر رکھیں ورنہ شیطان استعمال کرتا ہے۔
- قیلولہ کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔[عالمگیری] کیونکہ قیلولہ سے شب بیداری کرنے میں مدد ملتی ہے جو رات کو دیر تک جاگتے ہیں ذکر الٰہی اور کتب بینی میں مشغول رہتے ہیں قیلولہ سے اُن کی تکان دور ہو جاتی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْبِسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبِیَاضَ فَاِنَّھَا خَیْرٌ مِّنْ ثِیَابِکُمْ

لباس کے آداب وسنن

قرآن کا فرمان عالیشان

"یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاساً یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشاً ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیْرٌ ؕ"

اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس اتارا کہ وہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائیں اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بھلا۔

[ترجمہ کنزالایمان پ۸ ع ۱۰]

ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی صحیح ہے اور پرہیز گاری کا لباس ایمان، حیا، نیک خصلتیں، نیک اعمال ہیں اور یہ لباس بے شک زینت سے افضل و بہتر ہیں۔

[تفسیر خزائن العرفان]

کھاؤ اور پہنو اور تکبر نہ کرو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو جو چاہے کھا اور جو چاہے پہن جب تک دو باتیں نہ ہوں اسراف اور تکبر (یعنی فضول خرچی اور فخر)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اشرف المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وسلم کو حبرہ بہت پسند تھا یہ ایک قسم کی دھاری دار چادر تھی جو یمن میں بنتی تھی۔

[بخاری و مسلم]

اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھسیٹے (یعنی اتنا نیچا کرے کہ زمین سے لگ جائے) اس کی طرف اللہ عزوجل شانہٗ نظر رحمت نہیں فرمائے گا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو اترانے کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اس کی طرف خداوند قدوس نظر رحمت نہیں فرمائے گا انہیں سے ایک روایت ہے کہ ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیچے تہبند کا جو حصہ ہے وہ آگ میں ہے۔

[بخاری]

وعید اُن کے لئے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتم النبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا تہبند لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں اس کا پورا خیال رکھوں حضور فخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے لٹکاتے ہیں۔ (یعنی جو جان بوجھ کر تہبند نیچا کرتے ہیں ان کے لئے یہ وعید ہے)

[بخاری]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان سفید کپڑے پہنو

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ افضل المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاک اور ستھرے ہیں اور انہیں میں سے اپنے

Marfat.com

مردوں کو کفناؤ۔

[ترمذی]

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب میں اچھے وہ کپڑے ہیں جنہیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو سفید ہیں یعنی سفید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے کو کفنانا اچھا ہے۔

[ابن ماجه]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص سرخ (لال) کپڑا پہنے ہوئے گزرے انہوں نے خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا تو تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

[ابو داؤد]

ردّی حالت میں ہونا ایمان سے ہے

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ سید الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پر بس کرو جتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے بچو اور کپڑے کو پُرانا نہ سمجھو جب تک کہ پیوند نہ لگالو۔

[ترمذی]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا سنتے نہیں ہو؟ کیا سنتے نہیں ہو؟ ردّی حالت میں ہونا ایمان سے ہے، ردّی حالت میں ہونا ایمان سے ہے (یعنی پرانا کپڑا پہننا)

[ابو داؤد]

ذلّت کا کپڑا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ عزوجل شانہٗ اس کو ذلّت کا

Marfat.com

کپڑا پہنائے گا۔
[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا وہ شخص جو درویش نہ ہو اور ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علماء کے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو ایسے شخص کو ذلّت کا کپڑا پہنا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ فخر الرسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے ایک شخص کو پراگندہ سر دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کر لے؟ اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھوئے۔
[نسائی]

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو۔
[ترمذی]

حضرت ابو الاحوص سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں خاتم النبیین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے گھٹیا تھے آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا خدا کا دیا ہوا ہر قسم کا مال ہے اونٹ، گائے بکری گھوڑے غلام۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت و کرامت کا اثر تم پر دکھائی دینا چاہئے۔
[نسائی]

ریشم پہننے والوں کے لئے آخرت میں حصہ نہیں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ افضل المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی مگر اتنا (یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو انگلیاں بیچ والی اور کلہ کی انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔

[بخاری و مسلم]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لباس دھو کر پلانا بیماریوں کے لئے شفا ہے

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک کسروانی جبّہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور دونوں چاکوں میں دیباج [ریشمی] کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور یہ کہا کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبّہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا اور جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا میں نے لے لیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں کو شفا کے لئے پلاتے ہیں۔

[مسلم شریف]

سونا اور ریشم عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونا اور ریشم میری اُمت کی عورتوں کے لئے حلال ہیں اور مردوں کے لئے حرام ہیں۔

[نسائی]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کُسُم[1] کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انہیں مت پہنو میں نے کہا انہیں دھو ڈالوں آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جلا دو!

[مسلم شریف]

کپڑا پہننے کی دُعا

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مخبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[1] ایک قسم کا پھول ہے جس سے سرخ رنگ کے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ (مؤلف آسی)

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا جو شخص کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخشد یئے جائیں۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ"

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے پہنایا اور میری کسی طاقت اور قوت کے بغیر مجھے نصیب کیا۔

[ابوداؤد شریف]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرۂ انور چاند سے زیادہ حسین

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے چاندنی رات میں امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سرخ حلّہ پہنے ہوئے تھے یعنی اس میں سرخ دھاریاں تھیں میں کبھی شہنشاہ عرب وعجم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

[ترمذی شریف]

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیوند لگی ہوئی چادر شریف

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیوند لگی ہوئی چادر شریف اور موٹا تہبند نکالا اور یہ کہا محسن اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات انہیں میں ہوئی (یعنی بوقت وفات اسی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے)

[بخاری ومسلم]

باریک دوپٹہ پھاڑنا

روایت ہے کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کا دوپٹے پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دے دیا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک

Marfat.com

کپڑے پہن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آئیں تو آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دینا چاہئے سوائے منہ اور ہتھیلی کے۔

[ابو داؤد شریف]

بدن نہ جھلکے

دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند قبطی کپڑے لائے گئے آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجھے دیا اور یہ فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو اور ایک ٹکڑے کی قمیص بنوا لو اور ایک اپنی بیوی کو دے دینا وہ اوڑھنی بنا لے گی جب میں چلا تو اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا لگا لے تا کہ بدن نہ جھلکے۔

[ابوداؤد شریف]

اسلامی خواتین کا پردہ اور زمانے کی عریانیت

میری پیاری دینی ماں اور بہنو! آپ مذکورہ بالا حدیث کو بغور پڑھیں اور اپنا جائزہ لیں کہ آپ کی زندگی، آپ کا لباس کیا اس حدیث کے مطابق ہے؟ آپ اس لباس کو اپنائیں جو قرآن و احادیث کے مطابق ہو، اس لباس کو ہرگز نہ اپنائیں جو دین اسلام سے ہٹ کر ہو ورنہ آپ عذاب کے مستحق ہوں گی۔

اگر دورِ حاضر کا جائزہ لیا جائے تو آج پردہ کا فقدان نظر آتا ہے حجاب اور پردہ مسلم معاشرہ میں کم ہوتے جا رہے ہیں عورتیں محسن اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کو نظر انداز کر رہی ہیں اور مغربی تہذیب و تمدن کے دلدل میں دھنستی جا رہی ہیں اور کچھ ماؤں اور بہنوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ پردہ میں رہنا صحت و ذہن کے لئے مضر ہے۔ اور آزادیٔ نسواں کے ساتھ ناانصافی ہے لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جن ماں بہنوں میں ذرا بھی نسوانیت ہوگی وہ ان باتوں کو کبھی تسلیم نہیں کریں گی کیونکہ پردہ میں رہنا ان کے صحت و ذہن کے لئے نقصان دہ نہیں ہے جو پردہ میں خوش رہتی ہیں البتہ جو خواتین پردہ

Marfat.com

سے بیزار رہتی ہیں اور پردہ سے گھبراتی ہیں ان کے ذہن نے بے پردگی قبول کرلی ہے اگر ان کے لئے نقصان دہ ہوتو کوئی تعجب نہیں۔

آج ایسا ماحول بن چکا ہے کہ عورتیں جب اپنے علاقہ سے دور بازار یا پارک، تفریح گاہوں میں جاتی ہیں تو نقاب کا رخ اُلٹ دیتی ہیں گویا کہ اپنوں سے پردہ غیر سے کیا پردہ او رکچھ اسلامی بیٹیاں دوپٹے گلے میں اس طرح ڈالے رہتی ہیں جیسا کہ کوئی مصیبت زدہ اپنے گلے میں پھانسی کا پھندہ ڈال کر اپنی موت کا انتظار کر رہا ہو اور کچھ لڑکیاں انگریزی تہذیب میں اس طرح پھنس چکی ہیں کہ پردہ سے بے نیاز ہوکر پارکوں اور تفریح گاہوں میں دعوت نظارہ دیتی پھرتی ہیں سرکارِ مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن کچھ عورتیں برہنے آئیں گی جبکہ دنیا میں لباس پہنتی تھیں اشارہ ان عورتوں کی طرف ہے جو دنیا میں باریک اور تنگ لباس پہنتی ہیں بعض لڑکیاں ایسا چست اور باریک لباس پہن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں جس سے جسم کا نشیب وفراز نمایاں ہوجاتا ہے اور منچلے نوجوان محو نظارہ ہوتے ہیں لیکن یہ محترمہ شرم وحیا سے عاری گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ قرآن ارشاد فرماتا ہے ''اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ گھر سے باہر نہ نکلو، ایام جاہلیت کی بے پردگی کی طرح'' رحمت دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' بے پردہ گھر سے باہر نہ نکلو جب باہر نکلو تو اپنے آپ کو ایک چادر میں لپیٹ لو تا کہ غیر محرم نہ دیکھے اور نہ ہی تم غیر محرم کو دیکھو اگر چہ وہ اندھا ہو تو تم اندھی نہیں ہو''۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کپڑا باریک ہو تو اس کے نیچے دوسرا کپڑا لگا لو تا کہ بدن نہ جھلکے۔ لیکن افسوس آج ایسا ماحول بن چکا ہے کہ فیشن میں کپڑے پر اتنا سوراخ بنا دیتے ہیں کہ برملا جسم جھلکتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ مسلم ماں اور بہنوں کو پردے میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین۔

ان عورتوں پر لعنت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ (مشابہت کریں) اور ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے تشبہ کریں۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ اشرف المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور اس

Marfat.com

عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہیں۔

[ابو داؤد شریف]

میری پیاری دینی بہنو! آج لڑکیوں کے لئے مردانہ لباس پہننا ایک فیشن بن چکا ہے لڑکیاں بلا تامل مردوں کے لباس پہن لیتی ہیں ایسی لڑکیوں پر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت ہے اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ پر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی لعنت نہ ہو تو آج سے ہی مردانہ لباس پہننے سے توبہ کیجئے اور عہد کیجئے کہ مردانہ لباس نہیں پہنوں گی اور لعنتی ہونے سے بچوں گی۔

بھائی صاحب نہیں! بہن صاحبہ!

ایک دیہاتی پہلی بار شہر میں آیا اسے ایک پتہ معلوم کرنا تھا آگے آگے ایک شخص چلتا ہوا نظر آیا اس نے آواز دی اے بھائی! اے بھائی صاحب! لیکن وہ شخص پیچھے مڑ کر دیکھتا ہی نہیں تھا۔ دیہاتی غصے میں لال پیلا ہو گیا۔ دوڑ کر اس کے سامنے گیا جب اس کا چہرہ دیکھا تو سکتے میں آ گیا اور آہستہ سے بولا! اوہ! بھائی صاحب نہیں، بہن صاحبہ ہے وہ لڑکی غصے میں بولی "میں مسٹر نہیں سسٹر ہوں"۔

پیاری دینی بہنو! آپ مبادا مبادا ایسا لباس استعمال نہ کریں کہ آپ کی شکل بہن سے بھائی کی ہو جائے اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لعنت ایسی عورتوں پر ہے جو مردوں کا لباس پہنے۔

کرامت کا حلّہ پہنائے گا

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قدرت کے باوجود اچھے کپڑے پہننا تواضع کے طور پر چھوڑ دے اللہ عزوجل شانہٗ اس کو کرامت کا حلہ پہنائے گا۔

[ابو داؤد شریف]

داہنے سے شروع کرے

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عرب و عجم مالک

Marfat.com

کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قمیص پہنے تو داہنے سے شروع کرے۔
[ترمذی شریف]

اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ قیامت کے دن تین (قسم کے) آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا نہ اس کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات تین بار دہرائے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کہا وہ لوگ ذلیل اور ناکام ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تہبند لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ سودا بیچنے والا۔
[ریاض الصالحین]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پاجامہ پہننا ثابت نہیں

پاجامہ پہننا سنت ہے کیونکہ اس میں بہت زیادہ ستر عورت ہے اس کو سنت اس معنی میں کہا گیا ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پہنا۔ خود خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہبند پہنا کرتے تھے پاجامہ پہننا ثابت نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑے میلے نہ ہوتے

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ طبیعت کے مالک تھے اس کی علامت یہ ہے کہ خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسد اطہر یعنی بدن مبارک سے لگنے کی وجہ سے کبھی آپ کے کپڑے میلے نہ ہوتے تھے اور نہ آپ کے لباس مبارک میں جوں پڑتی تھی اور نہ کپڑوں پر اور نہ آپ کے جسم مبارک پر مکھی بیٹھتی تھی۔
[مدارج النبوۃ]

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب ترین لباس

امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبوب ترین لباس قمیص مبارک تھی اگر چہ تہبند اور چادر شریف بھی بکثرت پہنا کرتے تھے لیکن قمیص کا پہننا زیادہ پسند تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیرہن مبارک سوتی اور تنگ دامن اور آستین والا تھا اور آپ کی قمیص میں بٹن لگی ہوتی تھیں حضور فخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص مبارک میں سینہ کے مقام پر جیب تھی اور یہ قمیص کی سنت ہے۔

[مدارج النبوت]

مومن کی خوبی

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کا ستھرا رکھنا اور کم پر راضی ہونا بہت پسند ہے۔ حضور سید عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میلے اور گندے کپڑے کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیب وزینت میں تکلف اور مبالغہ کو بھی پسند نہ فرماتے۔

[مدارج النبوۃ]

کمبل اوڑھنا بھی سنت ہے

پیارے دینی بھائیو! کمبل اوڑھنا بھی سنت ہے۔ کیونکہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی موسم کے لحاظ سے یعنی سردی میں کمبل اوڑھا کرتے تھے یہ کمبل عموماً اون کا بنا ہوتا تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک منقش کمبل میں نماز ادا فرمائی نماز کے دوران نقوش پر نظر پڑی تو آپ نے نماز کے فوراً بعد فرمایا یہ کمبل ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے آؤ اور ان کا سادہ کمبل میرے پاس لے آؤ کیونکہ یہ کمبل نماز میں اپنی طرف متوجہ کر سکتا ہے اور خشوع وخضوع میں رکاوٹ

Marfat.com

کا باعث بن سکتا ہے اس لئے آپ نے وہ کمبل حضرت ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے کر سادہ کمبل لے لیا۔

مجھے خوب ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے

رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود شلوار پہنی ہے اس بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بازار سے چار درہم میں پاجامہ خریدا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا آپ نے پہننے کے لئے خریدا تو آقائے دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میں اسے سفر و حضر میں اور رات و دن پہنوں گا کیونکہ مجھے خوب ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے اور اس سے بہتر ستر پوش دوسرا لباس نہیں دیکھا اور اکثر محدثین نے اس حدیث کو ضعیف بیان کیا ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پائجامہ خریدنا ثابت ہے۔

[مدارج النبوت]

تہبند پہننا سنت ہے

فخر رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جسم کے نچلے حصّے پر ایک چادر باندھا کرتے تھے جسے تہبند یا لنگی کہا جاتا ہے آپ کا تہبند اوپر سے ناف کے نیچے کی جانب سے پنڈلیوں پر ٹخنوں سے اوپر ہوتا آپ نے ٹخنوں سے نیچے یا کسی اور کپڑے کو لٹکانے سے منع فرمایا ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ٹخنوں کے نیچے تہبند کا جو حصہ ہے وہ آگ میں ہے۔

[بخاری شریف]

ایک صوفی کا جواب

ایک صوفی سے کہا گیا کہ آپ کا لباس پھٹا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں! لیکن حلال کمائی سے بنایا گیا ہے ان سے کہا گیا کہ آپ کا لباس میلا بھی ہو گیا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں! لیکن یہ پاک ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص دس درہم کا کپڑا خریدے ان درہموں میں ایک درہم بھی حرام کا ہو تو خداوند قدوس اسکی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

[عوارف المعارف]

Marfat.com

لباس میں بھی رب تبارک وتعالیٰ کی رضا ہے

ایک دن حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٹے کپڑے پہنے ہوئے نکلے لوگوں نے جب اُن سے کہا تو ان کو معلوم ہوا کہ وہ اُلٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں انہوں نے چاہا کہ اس کو سیدھا کر کے پہن لیں لیکن فوراً ہی انہوں نے یہ ارادہ ترک کر دیا اور فرمایا کہ جب میں نے کپڑے پہنے تھے تو نیت یہ تھی کہ میں اسے اللہ کی رضا کے لئے پہن رہا ہوں اور اب صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے پہلی نیت کو فسخ نہیں کروں گا (چنانچہ آپ نے لباس اسی طرح الٹا پہنے رکھا)

[عوارف المعارف]

ایک ہی لباس

حضرت شیخ جریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بغداد کی جامع مسجد میں ایک شخص مقیم تھا جو سردی اور گرمی کے موسم میں صرف ایک ہی کپڑے میں رہتا تھا جب اس سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس شخص نے اپنا قصہ اس طرح بیان کیا کہ میں بہت سے کپڑے پہننے کا عادی تھا ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں داخل ہو گیا ہوں اتنے میں وہاں میں نے اپنے ساتھی درویشوں کی جماعت کو دیکھا کہ وہ لوگ دستر خوان پر بیٹھے ہوئے ہیں میں بھی اُن کے ساتھ بیٹھنا چاہا کہ اسی درمیان کچھ فرشتوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر دستر خوان سے الگ کر دیا اور کہا کہ یہ لوگ ایک کپڑے والے ہیں اور تمہارے پاس دو کپڑے ہیں (یعنی دو قمیص) تم ان کے ساتھ نہیں بیٹھو گے اس وقت سے میں نے عہد کر لیا کہ ایک ہی کپڑا پہنوں گا یہاں تک کہ وفات پاؤں۔

[عوارف المعارف]

لباس کے متعلق چند ضروری مسائل

- اتنا لباس جس سے ستر عورت چھپ جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ اللہ نے دیا ہے تو اس نعمت کا اظہار کیا جائے یہ مستحب ہے۔

Marfat.com

- بہتر یہ ہے کہ اونی یا سوتی یا کتان کے کپڑے بنوائے جائیں جو سنت نبوی کے موافق ہوں نہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوں نہ گھٹیا بلکہ درمیانی ہو۔
- سبز کپڑوں کو بھی بعض کتابوں میں سنت لکھا گیا ہے سفید کپڑے بہتر ہیں۔ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے سیاہ کپڑے بھی بہتر ہیں حضور شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

[رد المحتار]

انتباہ

اس زمانے میں بعض لوگ پاجامہ کی جانگھیاں پہننے لگے ہیں، اس کے ناجائز ہونے میں کیا کلام کہ گھٹنے کا کھلا ہوا حرام ہے اور بہت لوگوں کے کرتے کی آستین کہنی کے اوپر ہوتی ہے یہ بھی خلاف سنت ہے اور یہ دونوں کپڑے انگریزوں کی تقلید میں پہنے جاتے ہیں اس چیز نے ان کی قباحت میں اور اضافہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرمائے کہ مسلمان کفار کی تقلید اور ان کی وضع قطع سے بچیں۔ آمین

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جو انہوں نے اپنے لشکروں کے لئے بھیجا تھا جن میں بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تھے اس کو مسلمان پیش نظر رکھیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں اور ارشاد یہ ہے کہ عجمیوں کے بھیس سے بچو ان جیسی وضع قطع نہ بنالینا۔

- ریشم کا کپڑا مردوں کے لئے حرام ہے اور اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو تو جائز ہے۔

[در مختار]

- عورتوں کو ریشم پہننا جائز ہے اگرچہ خالص ریشم ہو۔ [کتب عامه]
- ریشم کی ٹوپی اگرچہ عمامہ کے نیچے ہو یہ بھی ناجائز ہے۔ [در مختار]
- قرآن مجید کا جزدان ایسے کپڑے کا بنانا جس کا پہننا منع ہے تو اس میں قرآن مجید رکھ سکتا ہے۔ [رد المحتار]
- ریشم کے مصلیٰ پر نماز پڑھنا حرام نہیں۔ مگر اس پر نماز پڑھنا نہیں چاہئے۔ [بہار شریعت]

Marfat.com

- فقہا اور علما کو ایسے کپڑے پہننے چاہئے کہ وہ پہچانے جائیں تا کہ لوگوں کو ان سے استفادہ کا موقع ملے اور علم کی وقعت لوگوں کے ذہن نشین ہو۔ [رد المحتار]
- سونے چاندی کے بٹن کرتے میں لگانا جائز ہے۔ [درمختار]
- اگر بٹن میں زنجیر ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہے کیونکہ زنجیر زیور کے حکم میں ہے اور زیور مردوں کو حرام ہے۔ [بہار شریعت]
- جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہارِ غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے۔ [عالمگیری]
- سیاہ پٹے لگانا بھی ناجائز ہے اولاً تو وہ سوگ کی صورت ہے دوم یہ کہ نصاریٰ کا یہ طریقہ ہے۔ [بہار شریعت]
- ایام محرم میں پہلی محرم سے بارہویں محرم تک تین رنگ کے کپڑے نہ پہنے جائیں سیاہ رافضیوں کا طریقہ ہے، سبز تعزیہ داروں کا طریقہ ہے۔ سرخ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے۔ [بہار شریعت]
- اون یا بالوں کے کپڑے انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ کپڑے پہنے۔ [عالمگیری]
- موٹے کپڑے پہننا اور پُرانا ہو جائے تو پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے۔ [عالمگیری]
- پاجامہ بیٹھ کر پہنا جائے یعنی دونوں پیر پائجامہ میں بیٹھ کر ڈالیں پھر کھڑے ہو کر باندھ لیں۔
- پہلے کرتا پہنا جائے پھر پاجامہ
- سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیاطین تمہارے کپڑے استعمال کرتے ہیں لہٰذا جب لباس اُتارو تو اسے تہ کر لو کیونکہ شیطان تہہ کئے ہوئے کپڑوں کو نہیں پہنتا۔ [طبرانی]
- نیا کپڑا جمعہ سے پہننا چاہئے۔
- ناک منہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے اسی طرح پسینہ پونچھنے کے لئے رومال رکھنا جائز ہے اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو منع ہے۔ [عالمگیری]

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

[اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی]

کنگھی کرنے اور خوشبو ملنے کا بیان

خوشبو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوشبو بہت زیادہ پسند تھی، آپ ہمیشہ عطر کا استعمال فرماتے تھے حالانکہ خود آپ کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو پھوٹتی تھی جس گلی سے آپ گزر جاتے تھے وہ گلی معطر ہو جاتی آپ فرمایا کرتے تھے مردوں کی خوشبو ایسی ہونی چاہئے کہ خوشبو پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے کوئی آپ کے پاس خوشبو بھیجتا تو آپ کبھی رد نہیں فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ خوشبو کے تحفہ کو رد مت کرو کیونکہ یہ جنت سے نکلی ہوئی ہے۔

[شمائل ترمذی]

عمدہ خوشبو

مالک کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے تو اس قدر تیز خوشبو مشک کی مانند پھیلی کہ سارا گھر مہک گیا۔

[زرقانی]

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی مشک یا عطر ایسا نہیں سونگھا جو شہنشاہ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینہ مبارکہ سے زیادہ خوشبودار ہو۔

[شمائل ترمذی]

کافور ملا کر دھونی لیتے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کو نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس اور داڑھی شریف میں پاتی تھی۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص عود کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی چیز کو نہیں ملاتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

[مسلم شریف]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سر میں تیل ڈالتے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھی کرتے تھے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے۔ (یعنی دھوئے تیل لگائے کنگھا کرے۔)

[ابو داؤد]

گویا وہ شیطان ہے

عطا ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرماتے تھے ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی طرف اشارہ کیا گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ شخص درست کر کے واپس آیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر رات سرمہ لگاتے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں سرمہ دانی تھی جس سے ہر رات سرمہ لگاتے تھے۔ تین سلائیاں اِس آنکھ میں اور تین اُس آنکھ میں۔

[ترمذی]

Marfat.com

سُرمہ لگانا سنت ہے

مرد اور عورت دونوں کے لئے سرمہ لگانا سنت ہے۔ سرمہ رات میں لگانا چاہئے اور دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں ڈالنا سنت ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اثمد کا سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرو اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی تیز کرتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے۔

خوشبو، تکیہ دودھ قبول کرنا سنت ہے

پیارے دینی بھائیو! ہدیہ کا قبول کرنا سنت ہے خصوصاً خوشبو، دودھ، تکیہ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں نہیں لوٹانی چاہئے۔ خوشبو، تکیہ اور دودھ۔

حضرت ابو عثمان ہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو ریحان (ایک خوشبو کا نام ہے) دیا جائے اسے چاہئے کہ رد نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے آیا ہے۔

[شمائل ترمذی]

لال گلاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسینے کا صدقہ ہے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مجھے اوپر آسمان کی طرف لے جایا گیا تو زمین میری جدائی سے رو پڑی پھر جب میں معراج سے واپس ہوا تو میرا پسینہ زمین پر ٹپکا تو سرخ گلاب کا پھول اُگا تو سن لو جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہتا ہے وہ لال گلاب سونگھ لے۔

[نسیم الریاض جلد دوم]

پیارے دینی بھائیو! لال گلاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسینے کا صدقہ ہے ہمیں چاہئے کہ عقیدت و محبت سے گلاب کا پھول سونگھیں اور سونگھتے وقت آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

Marfat.com

جو شخص میرے بدن کی خوشبو سونگھنا چاہے وہ لال گلاب سونگھے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

مکان میں مشک کی خوشبو

حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سونے سے پہلے درود شریف کا متعین تعداد میں وظیفہ کیا کرتے تھے ایک رات خواب میں دیکھتے ہیں کہ مصطفیٰ جان رحمت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے اور ان کے گھر کو نور سے منور فرمایا اور کہا اپنا منہ سامنے لاتا کہ اس کو بوسہ دوں اس لئے کہ تو درود شریف بہت پڑھتا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شرم آئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اپنا منہ لے جاؤں لیکن میں نے اپنے رخسار کو رحمت دو عالم حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دہن مبارک کے سامنے کر دیا آپ نے میرے رخسار کو بوسہ دیا جب میں بیدار ہوا تو میرا سارا مکان مشک کی خوشبو سے بھرا ہوا تھا اور آٹھ روز تک میرے رخسار سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔

[جذب القلوب]

بہترین خوشبو

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور دوپہر کے وقت قیلولہ فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آرام فرماتے وقت کافی پسینہ آتا تھا۔ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا شیشی لے کر آپ کا پسینہ جمع کرنے لگیں مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں کھل گئیں فرمایا اے ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا کر رہی ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا پسینہ جمع کر رہی ہوں تاکہ خوشبو کے لئے استعمال کروں کیونکہ اس کی خوشبو سب سے بہتر ہے۔

[مسلم شریف]

عطرِ جنت میں بھی ایسی خوشبو کہاں جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

Marfat.com

نہ پھر چاہے دلہن پھول

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری بیٹی کا نکاح ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے آپ کچھ خوشبو عنایت فرمادیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ایک شیشی لے آؤ۔ دوسرے روز وہ ایک شیشی لے کر آیا رحمت عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں بغل مبارک سے اس شیشی میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اسے لے جا اور اپنی بیٹی سے کہدینا اسے لگا لیا کرے۔ جب وہ دلہن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینہ مبارکہ کو لگاتی تو تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام ''خوشبو والوں کا گھر مشہور ہوگیا''۔

[طبرانی]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَصْنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَماً

انگوٹھی پہننے کا بیان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی شریف

"عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَّخَذَ خَاتَماً مِّنْ فِضَّۃٍ لَہٗ فَصٌّ حَبْشِیٌّ وَنَقْشُہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں ایک حبشی نگینہ لگا ہوا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔

[ابن ماجه شریف]

پیارے دینی بھائیو! انگوٹھی پہننا سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے لیکن وہ انگوٹھی جو شریعت میں جائز ہو صرف چاندی کی انگوٹھی جائز ہے اور صرف ایک نگینہ اس میں لگا ہوا ہو اگر ایک سے زائد ہو تو جائز نہیں اگر چاندی کے علاوہ دوسری چیزوں کی انگوٹھی پہنے تو گناہ گار ہوگا۔ چاندی کی مقدار وہ ہونا چاہئے جو شرع نے مقرر کیا ہے۔ یعنی ایک مثقال سے کم ہو۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ و قیصر و نجاشی کو خط لکھے جائیں تو کسی نے عرض کیا کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ امام بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا ایک سطر میں محمد، دوسری میں رسول، تیسری سطر میں اللہ۔

[بخاری و مسلم]

Marfat.com

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سنت ہے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

[نسائی]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی تھا۔

[بخاری و مسلم]

نگینہ ہتھیلی کی جانب

ایک روایت میں ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب انگوٹھی پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی جانب ہوتا۔

ہاتھ میں انگارہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو اتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے کسی نے ان سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالو اور کسی کام میں لانا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا سونے کی انگوٹھی اور رکوع میں قرآن شریف پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

[مسلم شریف]

بُت کی بو آتی ہے

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا بات ہے تم سے بت کی بو آتی ہے انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے۔ فرمایا کیا بات ہے تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو اسے بھی پھینکا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی بناؤں فرمایا چاندی کی انگوٹھی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! یعنی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو اس سے زائد نہ ہونا چاہئے اور انگوٹھی چاندی ہی کی ہو۔ سونا، پیتل، لوہا اور دوسری چیزوں کی انگوٹھی ناجائز ہے۔ لہٰذا آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صرف چاندی کی انگوٹھی پہنیں اور ہرگز ہرگز دوسری دھاتوں کی انگوٹھی نہ پہنیں ورنہ آپ گنہگار ہوں گے اور اس انگوٹھی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی خلاف ورزی بھی ہوگی۔

سونے کی انگوٹھی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سونے کی انگوٹھی جس میں حبشی نگینہ لگا ہوا تھا بھیجی چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سونے سے نفرت تھی آپ نے اسے چھڑی سے چھوا پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابوالعاص کو بلایا اور فرمایا اے میری بیٹی اسے پہن لے۔

[ابن ماجه]

انگوٹھے میں انگوٹھی پہننا منع ہے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے انگوٹھے اور چھنگلیاں میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنے تھے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک انگوٹھی

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

کی انگوٹھی چاندی کی تھی وہ انگوٹھی آپ کے دست مبارک میں رہی آپ کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی اس کے بعد حضرت ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ مبارک انگوٹھی بیر اریس میں گر پڑی بیر اریس ایک کنوئیں کا نام ہے جو مسجد قبا کی جانب ہے۔ یہ انگوٹھی حضرت معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے بیر اریس میں گر پڑی حضرت معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم تھے یہ بھی صحابی ہیں اس انگوٹھی کو بہت تلاش کیا گیا اور کنوئیں کا پانی تک نکالا گیا اور اسے صاف کیا گیا مگر وہ انگوٹھی نہ ملی علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس انگوٹھی میں کچھ اسرار تھے جس سے کارہائے ملک وملت کا انتظام وابستہ تھا جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں صفت تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی گم ہو جانے کے بعد تفرقے اور فتنے ظہور پذیر ہوئے اور اس کی ابتدا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے ہوتی ہے اور قیامت تک خون خرابے ہوتے رہیں گے۔

[مدارج النبوت]

عقیق کی انگوٹھی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عقیق کی انگوٹھی پہنو اور دایاں ہاتھ زینت کا بہت مستحق ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہنو کیونکہ یہ محتاجی دور کرتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ عقیق انگوٹھی مبارک ہے اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عقیق کی انگوٹھی پہنی وہ بھلائی دیکھے گا۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یاقوت زرد کی انگوٹھی پہننا طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔

[مدارج النبوت اول]

انتباہ

چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن مرد کو پہننا جائز ہے اور

Marfat.com

دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ یا اس سے زیادہ چاندی کی او رسونے کانسے پیتل لوہے تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں گھڑی زنجیر سونے چاندی کی مرد کو حرام او ردھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہے۔

[احکام شریعت]

انگوٹھی کے متعلق ضروری باتیں

لوہا پیتل تانبا جست وغیرہ ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد اور عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں فرق اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے نگینہ نہیں، نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہوسکتا ہے عقیق، یاقوت، زمرد، فیروزہ وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے۔

[درمختار]

- لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو ایسی انگوٹھی کو پہننا منع نہیں۔ [عالمگیری]
- انگوٹھی انہیں کے لئے مسنون ہے جن کو مہر کی حاجت ہوتی ہو جیسے سلطان، قاضی اور علماء جو فتوے پر مہر کرتے ہیں ان کے دوسروں کے لئے جن کو مہر کرنے کی حاجت نہ ہو مسنون نہیں مگر پہننا جائز ہے۔ [عالمگیری]
- مرد کو چاہئے کہ اگر انگوٹھی پہنے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورتیں نگینہ پشت کی طرف رکھیں کہ ان کا پہننا زینت کے لئے ہے۔ [ھدایہ]
- نگینہ پر کسی جانور کی تصویر کندہ نہ کرائے۔ [درمختار]

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عَمَامَۃٌ سَوْدَآءُ

عَمامہ شریف کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

"قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ"

اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخشدے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

[ترجمہ:کنز الایمان پ ۳ ع ۱۲]

ملّتِ اسلامیہ کے شیدائیوں! اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کی محبت کا دعویٰ تب ہی سچا ہوسکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی ضروری سمجھے، جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی نہیں کرتے ان کا دعویٰ محبت جھوٹا ہے ہم کو چاہئے غلام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بن کر اپنی زندگی گزاریں۔ کون نہیں چاہتا کہ اپنے محبوب کی ادا کو اپنائیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جو لباس پہنتے تھے اور جو لباس پسند فرماتے تھے اسی کو پہنیں سید المرسلین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمامہ شریف سر اقدس پر باندھتے تھے اس کی فضیلت اور تاکید احادیث مبارکہ میں آئی ہے لہٰذا آپ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے عمامہ باندھیں اور اس سے ثواب حاصل کریں۔

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمامہ باندھتے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تھے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے۔

[ترمذی]

عمامہ فرشتوں کا نشان ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹھ کے پیچھے لٹکاؤ۔

[بیہقی]

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہمارے عمامہ ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔

[ترمذی]

عمامہ باندھنے سے عقل اور بزرگی بڑھتی ہے

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ باندھو تا کہ عقل اور بزرگی زیادہ ہو اور مسلمانوں کو عمامہ کے ہر پیچ کے بدلے قیامت کے دن ایک نور دیا جائے گا ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ کو لازم پکڑو کہ یہ فرشتوں کی سنت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمامہ کا شملہ اکثر پیٹھ کے پیچھے چھوڑتے اور کبھی داہنی طرف بھی چھوڑتے تھے۔

[الکلام الاوضح]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سیاہ عمامہ باندھتے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ جان رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور آپ

Marfat.com

کے سر انور پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

[ریاض الصالحین]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمامہ شریف اور اس کے نکات

پیارے دینی بھائیو! جاننا چاہئے کہ نبی اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمامہ شریف نہ اتنا وزنی اور بڑا تھا کہ جس سے سر مبارک پر بوجھ معلوم ہو اور نہ اتنا چھوٹا اور ہلکا ہوتا کہ سر مبارک پر تنگ ہو عمامہ شریف سات گز کا شرعی ہے۔ شرعی گز ایک ہاتھ کا ہوتا ہے جو بیچ کی انگلی سے کہنی تک ہے چوبیس انگل کی مقدار ہے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمد رسول اللہ" کے حروف کی گنتی کے برابر کیونکہ کلمہ طیبہ میں چوبیس حروف ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک عمامہ شریف تھا جس کا نام آپ نے "سحاب" رکھا تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جتنے گھوڑے سواری کے جانور تھے ہر ایک کا آپ تجویز کردہ نام رکھتے تھے۔ آپ کے عمامہ شریف کے نیچے سر مبارک سے چمٹی ہوئی ٹوپی ہوتی تھی یہ ٹوپی سر سے پیوست ہوتی تھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو شملہ چھوڑتے جو دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ شریف کو گول باندھتے اور عمامہ شریف کے بیچ کو سر مبارک پر لپیٹتے اور اس کے سرے کو عمامہ شریف میں اڑستے اور دوسرے سرے کو چھوڑتے اور لٹکاتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر سید الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمامہ باندھا تو میری پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان سرا لٹکایا۔ ایک روایت میں ہے کہ جنگ بدر میں فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لئے آئے تو اسی طرح عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

[مدارج النبوۃ اول]

دینی بھائی کے سر پر عمامہ باندھ دینا آقا کی سنت ہے

پیارے دینی بھائیو! آپ عمامہ استعمال کریں اور دوسروں کو اس کی طرف رغبت دلائیں

Marfat.com

اگر کوئی دوسرا اپنے سے نہ باندھ سکتا ہو تو آپ ان کے سر پر عمامہ باندھیں کیونکہ دوسروں کے سروں پر عمامہ باندھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے جیسا کہ ابھی حدیث گزری کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر عمامہ باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا۔

ستر [۷۰] رکعتوں سے افضل

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمامہ باندھو اس سے مومن کی بُردباری بڑھے گی۔ عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کے ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

عمامہ دیکھ کر شیطان بھاگتا ہے

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اس وقت وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب عمامہ باندھ چکے تو میری طرف توجہ فرمائی اور کہا کہ تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تو تم سے منہ پھیر لے گا اے فرزند! عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک یہ فرشتے عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

[جامع صغیر]

اے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو! آپ عمامہ باندھیں کیونکہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے، اس سے شیطان بھاگتا ہے، فرشتے سلام بھیجتے ہیں، نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، مومن کا وقار بڑھتا ہے، عقل بڑھتی ہے، نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

واقعہ

ایک انگریزی تہذیب یافتہ نوجوان آیا اور مجھ سے کہنے لگا مسلمانوں کو عمامہ (پگڑی) نہیں باندھنا چاہئے میں نے کا کیوں صاحب؟ نوجوان نے جواب دیا میں نے علماء سے سنا

Marfat.com

ہے کہ دوسروں کی مشابہت نہیں کرنا چاہئے۔ سکھ اور پنجابی پگڑی باندھتے ہیں اس لئے مسلمانوں کو نہیں باندھنا چاہئے میں نے کہا جو بات اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے علماء سے پوچھ لیا کریں ان کی پگڑی اور ہماری پگڑی میں فرق ہے ہم شملہ چھوڑتے ہیں اور وہ شملہ نہیں چھوڑتے ہم پگڑی ٹوپی کے اوپر باندھتے ہیں اور وہ بغیر ٹوپی کے باندھتے ہیں دونوں میں کافی فرق ہے، میں نے اس سے کہا کہ مسلمان جب کوئی سنت پر عمل کرتا ہے تو آپ کو دوسروں سے مشابہت نظر آتی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد عورت کی مشابہت کرے اس پر لعنت ہے اور آپ نے داڑھی مونچھ صاف کر کے عورتوں جیسی شکل بنالی ہے کیا یہ مشابہت نہیں وہ نوجوان اتنا سنتے ہی فوراً وہاں سے رفو چکر ہو گیا۔

پیارے دینی بھائیو! آپ کسی انگریزی تہذیب یافتہ کے بہکاوے میں نہ آئیں بلکہ آپ یہ سمجھ کر اس چیز کو اپنائیں کہ ہمارے محبوب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری ادا ہے اور یہی ہمارے لئے باعث فخر ہے کہ ہمارے سرکار محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے راضی ہو جائیں کیونکہ ؎

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم !
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

عمامہ کے متعلق چند ضروری مسائل

- عمامہ باندھنا حدیث متواترہ سے ثابت ہے۔ [اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی]
- عمامہ کھڑے ہو کر قبلہ رو باندھیں۔
- عمامہ فرشتوں کا نشان ہے۔ [حدیث]
- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چھوٹا عمامہ سات ہاتھ کا اور بڑا عمامہ بارہ ہاتھ کا تھا۔ بس اسی سنت کے مطابق کا عمامہ استعمال کرے اس سے بڑا نہ رکھے۔
- بعض لوگ بہت بڑا عمامہ باندھتے ہیں ایسا نہ کرے کہ سنت کے خلاف ہے، بعض لوگ ایسی پگڑی باندھتے ہیں جس کی لمبائی چالیس پچاس گز ہوتی ہے اس طرح کی پگڑیاں ہرگز نہ باندھیں۔

Marfat.com

- جب عمامہ اتارنا ہو تو جس طرح لپیٹ کے باندھے تھے اسی طرح کھولیں یکبارگی نہ اُتاریں۔
- عمامہ باندھیں تو شملہ پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان لٹکائیں۔
- بعض لوگ عمامہ میں شملہ نہیں چھوڑتے یہ خلاف سنت ہے۔
- شملہ زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں تکلیف نہ دے۔
- جب عمامہ باندھیں تو اس کے نیچے ٹوپی ضرور رکھیں۔
- عمامہ باندھنے سے عقل بڑھتی ہے۔
- عمامہ باندھنے والوں سے شیطان بھاگتا ہے۔
- عمامہ باندھ کر ادا کی ہوئی نماز بغیر عمامہ والی نماز سے ستر گنا زیادہ افضل ہے۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِذَا اُنْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ ۔

جوتے پہننے کے آداب وسنن

قرآن کا فرمان عالی شان

"اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی۔

بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے۔

[ترجمہ:کنز الایمان پ ۱۶ ع ۱۰]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل شانہٗ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تو پاک جنگل طویٰ میں ہے اس وجہ سے اپنے جوتے اتار دے۔ پیارے دینی بھائیو اس سے معلوم ہوا کہ جوتے پہن کر مقدس جگہ میں جانا خلاف ادب لہٰذا آپ جب خانہ کعبہ یا کسی مسجد میں داخل ہوں تو جوتے اتار لیں اسی طرح جب آپ بزرگانِ دین کے آستانوں پر حاضری دیں تو جوتے اتار لیں تا کہ بے ادبی نہ ہو اور فرمان خداوندی پر عمل بھی ہو جائے۔

جوتے بکثرت استعمال کرو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے گویا وہ سوار ہے (یعنی کم تھکتا ہے)

Marfat.com

جوتے پہننے کا مسنون طریقہ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جوتا پہنے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتار دے تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتار دے کہ داہنا پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

[بخاری]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں جوتے پہننے اور اُتارنے میں بھی ثواب مل سکتا ہے لیکن کب؟ اس وقت جب ہم سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق جوتے پہنیں اور اتاریں اور جوتے پہنتے وقت یہ خیال کریں کہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح سے جوتے پہنتے اور اتارتے تھے تو انشاءاللہ اس کام میں بھی ثواب دیا جائے گا۔

ایک جوتا پہن کر نہ چلیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے۔

[مسلم]

ایک دوسری جگہ حضرت ابورزّین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے اے اہل عراق! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھتا ہوں؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی شخص کے جوتا کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرا جوتا پہن کر نہ چلے جب تک وہ اُسے ٹھیک نہ کر لے۔

[نسائی]

پیارے دینی بھائیو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا ہی پیارے تعلیم ہے کہ اگر ایک جوتا ٹوٹ جائے تو اس کو درست کر لو یا دونوں ہی کو پیر سے نکال لو۔ ایک جوتا پہن کر چلنا کتنی معیوب بات ہے راہ چلتے لوگ ہنسیں گے اور مذاق اڑائیں گے جس سے شرمندگی اٹھانی پڑے گی لہٰذا آپ ایسے موقع پر سنت پر عمل کریں اور ایک جوتا پہن کر نہ چلیں تا کہ کوئی آپ کا مذاق نہ اڑا سکے۔

Marfat.com

کھڑے ہوکر جوتا پہننا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! یہ حکم ان جوتوں کا ہے جنکو کھڑے ہوکر پہننے میں پریشانی ہوتی ہے جن میں تسمے باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بوٹ اور جوتے بھی بیٹھ کر پہنے کہ اس میں فیتہ باندھنا پڑتا ہے اور کھڑے ہوکر باندھنے میں دشواری ہوتی ہے اور جو اس قسم کے نہ ہوں مثلاً چپل، سینڈل وغیرہ جس میں فیتہ باندھنا نہیں ہوتا ان کو کھڑے ہوکر پہننے میں مضائقہ نہیں۔

کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی رہیں

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو پراگندہ سر دیکھتا ہوں انہوں نے کہا کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو زیادہ بنے سنورے رہنے سے منع فرماتے تھے اس نے کہا کیا بات ہے آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں انہوں نے کہا کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں رہیں۔

[ابوداؤد]

پیارے دینی بھائیو! عاجزی اور انکساری کے طور پر کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی رہنا چاہئے تاکہ رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول پر عمل بھی ہو جائے اور دل سے فخر و تکبر کا خاتمہ بھی ہو جائے مشہور ولی اللہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر ننگے پاؤں رہتے تھے۔ بہت سے بزرگان دین مقامات مقدسہ مثلاً مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ میں ادباً ننگے پاؤں چلنا پسند کرتے تھے۔

اللہ کے نیک بندے

اللہ کے ایک ولی ننگے پیر سفر کر رہے تھے پیر میں جوتا نہ ہونے کی وجہ سے آبلے پڑ گئے دل میں خیال آیا کہ پروردگار میں تیرا فرمانبردار بندہ ہوں تیری عبادت میں کوئی کمی نہیں کرتا

Marfat.com

لیکن میرے پاس پہننے کے لئے جوتا تک نہیں اس کے بعد وہ بزرگ نماز پڑھنے کے لئے ایک جامع مسجد میں گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص عبادت میں مصروف ہے اور اُس کے دونوں پیر نہیں ہیں۔ یہ اللہ کے ولی فوراً سجدہ میں گر گئے اور عرض کیا اے میرے مولیٰ تو مجھے معاف فرمادے تیری نعمت کا میں شکریہ ادا نہیں کرسکتا میرے پاس تو صرف جوتا نہیں ہے لیکن اس کے پاس تو پیر ہی نہیں ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اللہ عزوجل شانہٗ کی دی ہوئی نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور کسی بھی حالت میں رب ذوالجلال کی ناشکری نہ کریں۔

مردانی عورت پر لعنت

ابی اُبی ملیکہ سے روایت ہے کہ کسی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انہوں نے فرمایا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

[ابوداؤد]

میری پیاری دینی بہنو!

عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن سے مردوں کی مشابہت ہو اس سے پرہیز کریں لیکن آج کا معاشرہ انگریزی تہذیب میں اتنا رنگ چکا ہے کہ ہماری دینی بہنیں بھی اس میں پیش پیش نظر آتی ہیں کچھ بہنیں تو ایسی ہیں جن کو دیکھ کر یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ یہ ابنِ آدم ہیں یا بنت آدم! ایک حکایت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اس کو پڑھئے اور اس ترقی یافتہ دور کا ماتم کیجئے۔

حضرت مولانا ابوالنور بشیر صاحب علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں ایک ماہنامہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ایک صاحب کسی دوکان پر داخل ہوئے تو وہاں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے چھوٹے چھوٹے بال بالکل لڑکوں کی طرح کٹے ہوئے تھے ان صاحب نے اپنے پاس کھڑے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کیوں جناب! یہ لڑکی ہے یا لڑکا؟ اس نے جواب دیا یہ لڑکی ہے اور میری بیٹی ہے ان صاحب نے کہا معاف فرمایئے گا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ اس

Marfat.com

کے باپ ہیں اس نے جواب دیا آپ غور سے دیکھئے میں اس کا باپ نہیں بلکہ ماں ہوں۔
میری پیاری بہنو! اس ماڈرن زمانے نے لڑکیوں کو لڑکا بنا دیا آپ اس ماڈرن تہذیب سے دور ہیں۔

الاماں تہذیب حاضر الاماں لڑکیاں لڑکے ہیں لڑکے لڑکیاں

نعلین شریف کا نقشہ پاس رکھنے کی اہمیت

پیارے دینی بھائیو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین پاک کا نقشہ اپنے پاس رکھنا بڑی فضیلت کا باعث ہے عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نقشِ پاک کو سر آنکھوں سے لگاتے ہیں درد کی جگہ نعلین شریف کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ کی لوٹ مار سے حفاظت ہوتی ہے شیطان کے مکر و فریب سے امان ملتی ہے حاسدوں کی شر اور فساد سے حفاظت ہوتی ہے مسافت آسانی سے طے ہو جاتی ہے چنانچہ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔
[مدارج النبوت اوّل]

نعلین اقدس

شہنشاہ کون و مکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین اقدس کی شکل و صورت اور نقشہ ایسا ہی تھا جیسے ہندوستان میں چپل ہوتی ہے چمڑے کا ایک تلا ہوا تھا جس میں تسمے لگے ہوتے تھے آپ کی مقدس نعلین پاک میں دو تسمے عام طور پر لگے ہوتے تھے جو کروم چمڑے کے ہوا کرتے تھے۔
[سیرۃ المصطفیٰ]

جوتے پہننے کے متعلق چند ضروری باتیں

- جوتا جب پہنیں داہنے سے شروع کریں اور جب اتاریں تو بائیں سے اتاریں۔
- ایک جوتا پہن کر نہ چلیں۔
- جب کہیں بیٹھیں تو جوتے اتار دیں پیر کو آرام ملے گا۔

Marfat.com

- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین مبارک کا نقش پاک ساتھ رکھیں تا کہ فیوض و برکات حاصل ہوں۔
- کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مردوں کو عورتوں کا جوتا اور عورتوں کو مردوں کا جوتا استعمال نہیں کرنا چاہئے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لعنت ہے۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلسِّوَاکُ مُطْھِرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ

مسواک کے فضائل کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

[ترجمہ : کنز الایمان پ۲۸ ع ۴]

ملت اسلامیہ کے شیدائیو! اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل شانہٗ کا یہ فرمانا ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ ہمیں دیں وہ ہم لے لیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس کام کو کرنے کا حکم دیں اس کام کو کریں اور جس چیز سے منع فرمائیں وہ نہ کریں جو کام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کرنے کا حکم دیا اگر وہ کام ہم کریں تو ہمارے لئے اجر وثواب ہے مسواک کرنا آقائے دو جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں ہمیں چاہئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسواک کی عادت ڈالیں تا کہ اجر وثواب کے مستحق ہوں۔

ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دینا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

Marfat.com

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی نیند سے بیدار ہوتے دہن مبارک میں مسواک ملتے (یعنی مسواک کرتے)

[ریاض الصالحین]

مسواک کی تاکید

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں مسواک کی بہت زیادہ تاکید کی ہے۔

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے کون سا کام کرتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مسواک فرماتے۔

[بخاری و مسلم]

مسواک کی مقدار

پیارے دینی بھائیو! شریعت میں مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کئے جاتے ہیں سنت یہ ہے کہ یہ کسی پھول یا پھلدار درخت کی نہ ہو کڑوے درخت کی ہو موٹائی چھنگلی کے برابر ہو لمبائی بالشت سے زیادہ نہ ہو دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں بے دانت والے انسان انگلی پھیر لیا کریں مسواک کرنا وضو میں، تلاوت قرآن کے وقت، دانت پیلے ہونے پر، سو کر بیدار ہونے پر، بھوک یا دیر تک خاموشی یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بو آنے پر سنت ہے۔ حنفیوں کے نزدیک مسواک سنتِ وضو ہے سنت نماز نہیں اور امام شافعی کے نزدیک مسواک کرنا سنت نماز ہے۔ لہٰذا باوضو آدمی حنفیوں کے نزدیک مسواک نہ کرے۔

[مراۃ المناجیح]

مسواک اللہ کی رضا کا سبب ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ صاف کرنے والی ہے۔ اللہ کی رضا کا سبب ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں۔ ختنہ کرنا، عطر ملنا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

[ترمذی]

مسواک کے فوائد

پیارے دینی بھائیو!

مسواک کے بیشمار فوائد ہیں یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، منہ کی صفائی ہے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ رب کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ کافر اگر مسواک کرے تو ایک فائدہ اس کو بھی ملے گا کہ اس کا منہ صاف ہو جائے گا۔ دیگر فوائد سے محروم رہے گا۔ لیکن اگر مومن مسواک کرے گا تو منہ کی صفائی کے ساتھ ساتھ رب کی رضا بھی حاصل ہو جائے گی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیدار ہو کر مسواک کرتے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب خدا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رات و دن میں جب بھی سو کر اٹھتے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے اور فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھے دھونے کے لئے دیتے تھے تو میں پہلے اس سے مسواک کر لیتی تھی پھر دھو کر آپ کو دیتی تھی۔

[ابوداؤد]

عورتوں کے لئے مسواک کا حکم

سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانثار خواتین اسلام! آپ کے لئے مستحب یہ ہے کہ مسّی استعمال کریں انگلی سے دانت صاف کریں کیونکہ آپ کے مسوڑے بہت کمزور ہوتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسواک بطور تبرک کیا کرتی تھیں پھر دھو کر تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی تھیں۔ آپ کے لئے یہی بہتر ہے کہ مسواک نہ کریں ورنہ آپ کے مسوڑھوں کو نقصان پہنچے گا۔

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں مسواک فرمائی

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں میرے پاس دو شخص آئے جن میں سے ایک دوسرے سے بڑا ہے میں نے مسواک چھوٹے کو دی تو مجھ سے کہا بڑے کو دیجئے لہٰذا میں نے مسواک بڑے کو دے دی۔

[مسلم]

پیارے دینی بھائیو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب میں مسواک فرمانا مسواک کی فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے۔ اگرچہ یہ واقعہ خواب کا ہے مگر نبی کا خواب بھی وحی ہوتی ہے ہمیں چاہئے کہ ہم مسواک کی عادت ڈالیں۔

حضرت جبرئیل امین نے مسواک کرنے کو کہا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جب بھی جبرئیل علیہ السلام آئے تو مجھ سے مسواک کرنے کو کہا میں ڈرا کہ کہیں اپنے منہ کے اگلے حصے کو نہ چھیل ڈالوں (یعنی اتنی زیادہ مسواک کروں جس سے مسوڑھے چھل جائیں)

[احمد]

نماز کا ثواب ستر گنا زیادہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نماز کے لئے مسواک کی جائے وہ اس نماز پر ستر گنا زیادہ ہے جس نماز کے لئے مسواک نہ کی جائے۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! اگر ہم کسی ایک نماز کے لئے مسواک کر لیتے ہیں تو ہمیں ایک نماز کے بدلے میں ستر نماز کا ثواب ملتا ہے اگر ذرا وقت نکال کر مسواک کر لیں تو دیگر فوائد کے علاوہ اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

Marfat.com

مسواک کان پر

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر بھاری نہ جانتا تو انہیں نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو تہائی رات تک پیچھے ہٹا دیتا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں نماز کے لئے یوں آتے تھے کہ ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی جیسے منشی کے کان میں قلم جب بھی نماز کو کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے پھر وہیں مسواک رکھ لیتے۔

[ترمذی]

منہ کو مسواک سے صاف کرو

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں انہیں مسواک سے صاف کرو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ کون و مکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے دہن مبارک کو مسواک سے صاف فرماتے۔

[ابن ماجہ]

روزی میں برکت

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک کو لازم کر لو اس میں سستی نہ کرو کیونکہ اس میں چوبیس خوبیاں ہیں اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ کی رضا حاصل ہوتی ہے، روزی میں برکت ہوتی ہے، منہ کی صفائی ہوتی ہے، مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں، سر کے درد سے آرام ملتا ہے، داڑھ کا درد ختم ہوتا ہے، چہرے کے نور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

ہر مرض سے شفا ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں مسواک میں موت کے علاوہ ہر مرض سے شفا ہے۔

[دیلمی]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! ہمیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس مبارک سنت پر ضرور عمل کرنا چاہئے تاکہ دین و دنیا کے فوائد سے مستفیض ہو سکیں۔

مجھ پر تین چیزیں فرض اور میری امت کے لئے سنت ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں لیکن میری امت کے لئے سنت ہیں ان میں سے ایک مسواک ہے۔

[مدارج النبوۃ]

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشقو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مسواک میرے لئے فرض ہے اور میری امت کے لئے سنت ہے۔ لہٰذا ہمیں اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس سنت پر عمل کرنا چاہئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری مسواک فرمانا

ایک واقعہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات ظاہری سے قبل مسواک فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہادیٔ اعظم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری آغوش اور سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اچانک عبدالرحمٰن ابن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں سبز مسواک تھی تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نظر مبارک مسواک کی طرف دراز فرمائی میں نے جان لیا کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی مسواک کو پسند فرما رہے ہیں اور اس کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں پھر میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کیا میں اسے آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اشارہ فرمایا۔ ہاں میں نے اسے لے کر نرم کیا پھر مسواک حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ہاتھ مبارک میں دی آپ نے خوب مسواک فرمائی اور اس سے زیادہ فرمائی جتنی آپ کی عادت کریمہ تھی اس کے بعد مجھے واپس کی تو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے آخری دن میں میرے لعاب دہن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لعاب دہن میں ملا دیا جو کہ روز آخرت کا پہلا دن تھا۔

[مدارج النبوت دوم]

Marfat.com

مسواک سے جانکنی کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

مشائخ کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

پیارے دینی بھائیو! ایک مومن کے لئے بہت بڑی نیک بختی کی بات ہے کہ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت زبان پر کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) " جاری ہو ورنہ شیطان تو ہمیشہ ہی کوشش کرتا رہتا ہے کہ مرتے وقت معاذ اللہ انسان کو کلمہ نصیب نہ ہو اور اس کی عاقبت خراب ہو جائے ہمیں چاہئے کہ ہم مسواک کی عادت بنالیں تا کہ وقت نزع بھی سلامتی نصیب ہو اور سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور محبوب ادا کے پیروکار بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک دائیں ہاتھ سے کرے پہلے اوپر کے دانتوں میں مسواک کرے پھر نیچے کے دانتوں میں اس کے بعد پھر اسی طرح بائیں طرف بھی مسواک کرے پھر دانتوں کے اندر کی جانب بھی اس ترتیب سے مسواک کریں جب بھی وضو کریں تو مسواک ضرور کریں اگر کسی وجہ سے منہ کی بو کی کیفیت بدل گئی ہو تو مسواک کرنا سنت ہے۔

[کیمیائے سعادت]

مسواک کے متعلق ضروری باتیں

- مسواک کرنا سنت ہے، رب کی رضا ہے، منہ کی صفائی ہے۔
- مسواک کرنے والے کو جانکنی کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

Marfat.com

- بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔
- مسواک پھول یا پھلدار درخت کی لکڑی کی نہ ہو بلکہ کڑوی لکڑی کی ہو۔
- مسواک کی لمبائی ایک بالشت سے زیادہ نہ ہو۔
- جب بھی مسواک کرنا ہو اسے دھو کر کریں مسواک کرنے کے بعد اسے دھو کر رکھیں۔
- مسواک کے فضائل بیشمار ہیں۔ مسواک کرنے والے پر بڑھاپا جلدی نہیں آتا۔
- آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے۔
- موت کے علاوہ ہر چیز کے لئے شفا ہے۔
- مسواک کی برکت سے پل صراط پر سے جلدی گذر جائے گا۔
- فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں۔
- منہ کی گندگی اور دانتوں کی زردی دور کرتی ہے۔
- مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ • کھانا ہضم کرتی ہے۔ • بلغم مٹاتی ہے۔
- قرآن کے معنی کی پاکیزگی کو دل میں اتارتی ہے۔
- کلام کی وضاحت وفصاحت بڑھاتی ہے۔
- معدہ کو قوی اور مضبوط کرتی ہے، شیطان کو ناراض کرتی ہے۔
- پت ختم کرتی ہے۔
- دانت اور سر کے درد کو مٹاتی ہے۔ • موت کی سختی سے بچاتی ہے۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

لٰکِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَحْفِیْ شَارِبِیْ وَاُعْفِیْ لِحْیَتِیْ

داڑھی رکھنے کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَلَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْ

نہ میری داڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال

[ترجمہ: کنز الایمان پ۱۶ ع۱۴]

مصطفیٰ جان رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس غلامو! اس آیت کریمہ میں حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ بیان ہے جبکہ اُن کی قوم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے واپس آئے تو غیرت دینی سے جو آپ کی سرشت میں تھی جوش میں آ کر حضرت ہارون علیہ السلام کے سر کے بال داہنے ہاتھ سے اور داڑھی بائیں ہاتھ سے پکڑی اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں کہ داڑھی قرآنِ مقدس کی روشنی میں بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کی داڑھی کی لمبائی کم سے کم ایک مشت تو تھی ہی جبھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے پکڑی لہٰذا قرآن سے بھی ثابت ہو گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام داڑھی رکھتے تھے جو لوگ داڑھی رکھنے سے انکار کرتے ہیں وہ اس آیت مقدسہ سے سبق حاصل کریں اور بعض حضرات جو ایک مشت سے کم رکھتے ہیں وہ اس آیت مبارکہ سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی داڑھی مبارک....

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الاراء تصنیف احیاء العلوم میں

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک لمبی او ر باریک تھی اور سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک چوڑی اور سارا سینہ بھرے ہوئے تھے۔

مردوں کو داڑھی عورتوں کو چوٹی

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث پاک میں ہے سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بے شک اللہ عزوجل شانہ کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے۔

"سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَزَیَّنَ النِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ"

پاکی ہے اُسے جس نے مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے زینت دی۔

پیارے دینی بھائیو! بلاشبہ اللہ عزوجل شانہ نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت دی اور عورتوں کو لمبے بالوں سے خوبصورتی عطا فرمائی داڑھی مردوں کی شان ہے مردوں اور عورتوں کے چہروں کے مابین فرق پیدا کرنے والی ہے اور لمبے بال عورتوں کی پہچان ہیں لیکن انگریزی تہذیب نے مردوں کی شان اور عورتوں کی پہچان دونوں کو غائب کر دیا۔

میاں کی داڑھی اور بیوی کی چوٹی ہوگئی غائب
دکھایا آکے یورپ نے تماشہ فیشن کا

داڑھی مردوں کی شان ہے

سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانثار اُمتیو! بے شک داڑھی مردوں کی شان ہے جب چہرے پر داڑھی مونچھ نکل آتی ہے تو لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ بالغ ہوگیا اور اگر کسی کے چہرے پر کافی عمر ہونے کے بعد بھی داڑھی مونچھ نہیں نکلتی تو لوگوں کا تخیل مخنث (نامرد) ہونے کی طرف جاتا ہے تو بلاشبہ داڑھی مردوں کی شان ہے اور شعائر اسلام سے ہے لیکن افسوس اس ماڈرن دور نے مردوں کے چہرے سے داڑھی اور عورتوں کے سر سے چوٹی غائب کر دی۔

Marfat.com

غیرت مردانگی مرگئی یا خدا کیا ہوگیا زمانے کو
لڑکیا ہوگئیں حد سے باہر اور کیا ہوگیا زنانے کو

آتش پرستوں کی مخالفت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھیں کترو داڑھیاں بڑھاؤ آتش پرستوں کے خلاف کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ مشرکوں کے خلاف کرو مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں زیادہ رکھو۔

[طحاوی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو داڑھی منڈانے والوں سے نفرت

جب سرور کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعوتِ اسلام کے لئے بادشاہ وقت کے پاس رقعہ روانہ فرمایا خسرو پرویز نے رقعہ مبارکہ کو پھاڑ ڈالا اور باذان کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلا لائے باذان نے اپنے داروغہ اور ایک پارسی کو مدینہ منورہ روانہ کیا یہ دونوں جب بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے ہوئے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے شہنشاہ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کی طرف نظر فرماتے ہوئے بہت کراہت محسوس کی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا کہ تم اپنی داڑھیاں منڈا لو ان دونوں نے کہا کہ ہمارے رب پرویز نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا لیکن مجھے میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا۔

[لمعة الضحیٰ]

قاطع کفر وضلالت محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والو! آپ اس حدیث پاک پر غور کریں کہ اس وقت وہ دونوں اسلام نہ لائے تھے اور نہ ان کو اسلام کے احکام معلوم تھے پھر بھی ان کی صورت دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نفرت ظاہر فرمائی پھر جو مسلمان

Marfat.com

جان بوجھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی مخالفت کرے اور مجوسیوں کافروں اور گمراہوں کے موافق گندی صورت بنائے تو رحمت دوعالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس قدر ناراض ہوتے ہوں گے۔

پیارے دینی بھائیو! ایک بات یاد رکھئے آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے اگر یہود و نصاریٰ جیسی شکل وصورت پر اٹھائے گئے اور اگر ایسی صورت دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نفرت ظاہر کی تو سمجھ لو ٹھکانہ جہنم ہی ہوگا۔

[العیاذ باللہ تعالیٰ]

رسولِ خدا نے دیا نہ سہارا تو پھر کیا کرو گے؟

مخالفت یا موافقت

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مونچھیں کترواؤ داڑھیوں کو بڑھاؤ یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔

[طبرانی]

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا داڑھیاں پوری رکھو اور مونچھیں تراشو۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا اور فرمایا وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں منڈواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔

[بیہقی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے دیوانو! آج وہ نوجوان اپنی زندگی کا جائزہ لیں جو صبح وشام اپنے چہرے سے داڑھی کو صاف کرتے ہیں کیا ان کا یہ کام کافروں اور مشرکوں کی موافقت میں نہیں ہے؟ بلاشبہ ان کا داڑھی منڈانا غیروں کی موافقت میں ہے اور بے شک داڑھی منڈانا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی مخالفت ہے خدارا انصاف کریں اور اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کس کی موافقت میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔

Marfat.com

ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے کس کی مخالفت کررہے ہیں امتی ہوکر اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کررہے ہیں۔ داڑھی منڈا کر کس کی موافقت کررہے ہیں ان کے دشمن کی موافقت کررہے ہیں کیا کوئی عقل مند اپنے دشمن کی موافقت کرتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں میرے عزیز بھائیو! دونوں جہان کی رسوائی سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ آپ سنت پر عمل کریں ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موافقت کریں اور اپنے دشمنوں کی مخالفت کریں۔

فرشتے قسم کھاتے ہیں

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ عزوجل شانہ کے کچھ فرشتے ہیں کہ وہ اس طرح قسم کھاتے ہیں اس کی قسم جس نے اولادِ آدم کو داڑھی سے زینت بخشی۔

[المعة الضحیٰ فی عفاء اللحیٰ : از علیٰ حضرت فاضل بریلوی]

پیارے دینی بھائیو! قسم اس چیز کی کھائی جاتی ہے جو اونچا مقام رکھتی ہو قرآن کی قسم کھائی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کی قسم کھائی جاتی ہے تو فرشتوں نے اس کی قسم کھائی جس نے انسان کو داڑھی سے زینت بخشی معلوم ہوا کہ داڑھی کا مقام بھی بہت بلند ہے اور اس کی عظمت اور بزرگی بے پناہ ہے۔

محبت کی نشانی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے دیوانو! داڑھی محبت کی نشانی ہے جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہے اور داڑھی نہ رکھے تو اس کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کون شخص نہیں چاہتا کہ اپنا لباس اپنی وضع قطع اور رہنا سہنا چہرے اپنے محبوب کی طرح نہ کرلے اگر کسی کو کسی سے محبت ہوجاتی ہے تو اس کی ہر ادا کو اپنا لیتا ہے۔ وہ جس رنگ کو پسند کرتا ہے یہ بھی پسند کرتا ہے، اس کا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا جس طرح سے ہوتا ہے یہ بھی اسی طرح کرتا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی بھی داڑھی مبارک نہیں منڈائی تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا یہ کیسے گوارہ کرسکتا ہے کہ داڑھی منڈائے، داڑھی رکھنا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے کی نشانی ہے جو داڑھی منڈائے گویا اس نے محبت کی نشانی مٹائی۔

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! اگر آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچی محبت ہے تو آج سے عہد کیجئے کہ آئندہ کبھی داڑھی نہیں منڈائیں گے اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق داڑھی رکھیں گے۔

داڑھی منڈانے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نہیں

حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہے۔

[مسند الفردوس]

رحمتِ دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔

[ابن ماجه]

سیاح لامکاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالیشان ہے جو میری سنت سے منہ پھیرے گا وہ میرے گروہ سے نہیں۔

[ابن عساکر]

میرے پیارے دینی بھائیو! مذکورہ بالا حدیثوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ دوسروں کے طریقے پر چلنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وفادار غلام نہیں ہو سکتا کیونکہ غلام کا کام یہ ہے کہ آقا کے فرمان کے مطابق کام کرے، بلاشبہ داڑھی منڈانے والا مجوسیوں اور نصرانیوں کے نقش قدم پر چلتا ہے یقیناً داڑھی منڈانے والا غلامانِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے نہیں ہو سکتا بھلا ہو بھی کیسے سکتا ہے جبکہ داڑھی منڈانے والوں سے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت نفرت ہے۔

داڑھی کی اہمیت

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو علماء و حکمائے کاملین میں سے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے پاؤں میں لنگڑا پن تھا آنکھ ایک ہی تھی داڑھی پیدائشی طور پر نہ تھی ان کے دوست احباب ان کے لنگڑا ہونے یا کانا ہونے پر افسوس

Marfat.com

نہ کرتے تھے بلکہ داڑھی نہ ہونے پر کراہیت کا ذکر کرتے اور کہتے کاش اگر بیس ہزار میں بھی داڑھی ملتی تو حضرت احنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خرید لیتے۔

[لمعة الضحیٰ فی عفاء اللحیٰ]

پیارے دینی بھائیو! کانا، لنگڑا ہونا عیب نہیں بلکہ داڑھی نہ رکھنا عیب ہے کیوں نہ ہو کہ کانا اور لنگڑا ہونا نامردی کی علامت نہیں لیکن داڑھی ضرور مرد ہونے کی علامت ہے کیوں کہ عورتوں کے لئے داڑھی ہونا عیب ہے اور مردوں کے لئے نہ ہونا عیب ہے لیکن افسوس ہے اُن نوجوانوں پر جو پیسے خرچ کر کے اس عیب کو مول لیتے ہیں قربان جایئے ہمارے اسلافِ کرام پر جو بیس ہزار قیمت دے کر بھی داڑھی کے حصول کے متمنی تھے اور افسوس ہے ہمارے نوجوانوں پر جو روپے خرچ کر کے داڑھی کا صفایا کرتے ہیں اور مردانہ صورت کو زنانہ بناتے ہیں۔

داڑھی منڈانے والے کی گواہی قبول نہیں

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی۔

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملے میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ چنا کرتا تھا حضرت امیر المومنین نے اس کی شہادت قبول نہ فرمائی۔

پیارے دینی بھائیو! قابل افسوس بات ہے کہ اگر آپ داڑھی منڈاتے ہیں تو آپ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اگر آپ نے رمضان المبارک میں چاند دیکھ لیا تو آپ کے کہنے اور گواہی دینے سے روزہ نہیں رکھا جائے گا عید نہیں منائی جائے گی باوجود یکہ آپ مسلمان ہیں۔ لیکن آپ کی بات کا کوئی اعتبار نہیں میرے عزیز بھائیو! داڑھی کی کتنی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے کتنا اونچا مقام ہے اس کو منڈانے پر مسلمان ہو کر بھی اس کی بات کا کوئی اعتبار نہیں وہ نوجوان جو داڑھی منڈانے کے عادی ہیں آج سے عہد کریں کہ داڑھی منڈانا چھوڑ دیں گے اور سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عمل کریں گے۔

Marfat.com

تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے

حضرت یاسر بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے، بھڑوا، (دلال) مردانی عورت اور شراب کا عادی۔

[طبرانی]

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔

[امام احمد]

پیارے دینی بھائیو! کتنی افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ہو کر اُن پر رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت ہو جو داڑھی منڈاتے ہیں یقیناً وہ اپنی شکل عورتوں کی طرح بناتے ہیں کیوں کہ عورتوں کو داڑھی مونچھ نہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی۔ پیارے بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ پر تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت نہ ہو تو فوراً اپنے خیالات و افعال بدل ڈالو داڑھی منڈانا چھوڑ دو تا کہ حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو جائے۔

کاش داڑھی مل جاتی

سیدنا حضرت شریح قاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ میں رائے لیتے تھے ان کو پیدائشی داڑھی نہ تھی وہ فرماتے کاش مجھے دس ہزار دے کر داڑھی مل جاتی۔

[لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ]

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانثار غلامو! ہمارے اسلاف کرام ایسے گزرے ہیں کہ وہ ہمیشہ داڑھی رکھتے تھے اور اگر کسی کو پیدائشی داڑھی نہ ہوتی تو وہ ہمیشہ تمنا کرتے تھے کہ کاش ہماری بھی داڑھی ہوتی اور ہمارے چہرے پر بھی نور کا سہرا سجا ہوتا۔ جو لوگ آج داڑھی منڈاتے ہیں وہ بھی داڑھی کی تمنا کریں گے جب روز محشر حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام اُن سے نفرت کا اظہار کریں گے اوران سے اپنا منہ پھیر لیں گے تو اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ہم دنیا میں داڑھی رکھتے تو آج شفیع روز محشر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے چہرہ نہ پھیرتے اگر آپ چاہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیزاری کا اظہار نہ فرمائیں تو آج ہی سے داڑھی رکھ لیجئے تا کہ آپ کا چہرہ نورانی ہو جائے اور زمانہ دیکھے تو کہے، واقعی اپنے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا غلام ہے۔

داڑھی کا مذاق نہ اڑاؤ

آج لوگ داڑھی رکھنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں داڑھی منڈانا بالاتفاق حرام ہے ایک تو حرام کام خود کرتے ہیں دوسرے اسلامی بھائی جو داڑھی رکھتے ہیں اپنے چہرے کو محبت کی نشانی سے سجاتے ہیں سنت پر عمل کر رہے ہیں ان کی مذاق اڑاتے ہیں۔ داڑھی رکھنے والوں کو طرح طرح کے جملے اور الفاظ سے کوسا جاتا ہے اگر کسی نے داڑھی رکھ لیا تو چچا، بڑے میاں، مُلّا جی کہہ کر حقارت سے بلاتے ہیں یہ اپنے مسلمان بھائی ہی دوسرے بھائی کو حقیر گردانتے ہیں ذرا سوچو تو سہی تم نے کس کا مذاق اڑایا ایک سنت کا مذاق اڑایا گویا تم نے سنت کا مذاق اڑا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیف پہنچائی، تم کو ذرا بھی شرم نہیں آتی امتی ہو کر اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کا مذاق اڑاتے ہو ذرا ہوش میں آؤ سنت کا مذاق اُڑانا چھوڑ دو آج سے داڑھی رکھو دونوں جہان کی رسوائی سے بچو۔

آپ بیتی

یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب میں دار العلوم حنفیہ قلابہ بمبئی میں زیر تعلیم تھا میں اور میرے عزیز دوست حافظ وقاری عظیم الدین دونوں بازار میں کچھ ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے گئے ایک دکان کے سامنے کھڑے ہوئے تو دکاندار جس کی عمر تقریباً چالیس سال ہوگی چہرے سے مونچھ داڑھی صاف تھی کہنے لگا بولو چچا کیا چاہئے ہم دونوں کی عمر تقریباً سولہ سترہ سال کی رہی ہوگی چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی تھی قاری عظیم الدین صاحب نے برجستہ کہا بھتیجے پہلے چچا کو سلام تو کرو پھر پوچھو کیا لینا ہے اتنا سننا تھا کہ اس چالیس سالہ شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور کہا معاف کرنا بیٹا غلطی ہوگئی تم تو میرے بیٹے کی عمر کے ہو آئندہ کسی کو اس طرح

Marfat.com

نہیں بلاؤں گا مجھے معاف کرنا۔

پیارے اسلامی بھائیو! کہنے کا مطلب یہ ہے کہ داڑھی کو اور لوگوں نے تو بعد میں پہلے اپنے بھائیوں نے حقیر سمجھنا شروع کر دیا اور بوڑھے ہونے کی علامت سمجھ لیا ہے۔ جبکہ داڑھی تو سنت پر عمل کرنیوالے کی پہچان ہے ہمیں چاہئے کہ داڑھی رکھیں اور داڑھی رکھنے والوں کی تعظیم کریں۔

کافروں کی عادت

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں داڑھی منڈانا ممنوع ہے کیونکہ یہ کافروں کی عادت ہے درمختار میں ہے کہ مرد کو داڑھی منڈانا حرام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کرنے میں عورتوں سے مشابہت ہے اسی طرح عورتوں کو سر کے بال کاٹنا حرام ہے کیونکہ مردوں سے مشابہت ہے۔

داڑھی ایک مشت سے زیادہ ہو تو کاٹ سکتے ہیں

حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر زائد کو کاٹ ڈالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہمارے ائمہ اور جمہور علماء کے نزدیک اگر داڑھی حد سے زیادہ بڑھ جائے کہ انگشت نمائی ہو مکروہ ہے اور ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے اور ایک مشت سے زائد کو کاٹنا مسنون ہے۔

[لمعة الضحیٰ]

تین شخص پر نظر رحمت نہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں پر اللہ عزوجل شانہٗ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائے گا ماں باپ کا نافرمان مردانی عورت [مردوں کی وضع بنانے والی] اور عورتوں کا دلال ایک دوسری روایت میں ہے کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہے وہ عورت جو مردوں کی وضع اپنائے اور وہ مرد جو عورتوں کی وضع اپنائے۔

[بیہقی]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ داڑھی منڈانے والا عورتوں کی شکل کو اپناتا ہے تو صبح وشام اس پر اللہ عزوجل کا غضب ہوتا ہے، اللہ کی پناہ اے لوگو! لِلّٰہ! غضب کے نہیں رحمت وعافیت کے حقدار بنو اور ویسے اعمال کرو جن سے کہ رضائے الٰہی ملے۔

ہجڑوں کی نقل

ایک مشت سے کم داڑھی کترنے کو جیسے بعض مغربی عیسائی اور مخنث کرتے ہیں کسی نے بھی جائز نہیں کہا اور ساری داڑھی کا مونڈنا تو یہودیوں کافروں اور مجوسیوں کا فعل ہے۔

[درمختار]

پیارے بھائیو! انسانوں میں تین جنس ہیں ایک مرد، جن کو اللہ عزوجل شانہ نے داڑھی کی زینت عطا فرمائی تا کہ عورتوں کی جنس سے ممتاز ہو، دوسری عورت جن کو اللہ عزوجل شانہ نے گیسو زلف دراز عطا فرمائے تا کہ ان کی خوبصورتی بڑھے اور ان کی زینت دوبالا ہو، تیسرا ہجڑا، جو اپنی داڑھی مونچھ صاف کرا کے زنانہ لباس پہن لیتا ہے اب داڑھی مونچھ صاف کرانے والے ہی فیصلہ کریں کہ وہ تین جنسوں میں سے کون سی جنس میں داخل ہیں اسی لئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے داڑھی مونڈانے والوں سے نفرت کی اور ان پر لعنت فرمائی کہ ان کی شکل عورت کے مشابہ ہوتی ہے اور جو مرد اپنی شکل صورت عورت جیسی اختیار کرے اس پر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت ہوتی ہے۔ (العیاذ)

سبھوں نے داڑھی رکھی

پیارے دینی بھائیو! جملہ انبیاء کرام علیہم السلام نے داڑھی رکھی، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داڑھی رکھی، اور رکھنے کی سخت تاکید کی اور داڑھی نہ رکھنے والوں سے اظہار نفرت فرمایا خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے داڑھی رکھی اور داڑھی رکھنے والوں کو پسند فرمایا، جملہ اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داڑھی رکھی اور تمام ائمہ کرام بالخصوص حضرت امام اعظم، حضرت امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے داڑھی رکھی اور داڑھی رکھنے کا حکم دیا اور داڑھی منڈانے کو حرام فرمایا۔ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک دراز اور چوڑی تھی، حضرت خواجہ سلطان الہند

Marfat.com

معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے داڑھی رکھی اور اپنے مریدین متعلقین کو داڑھی رکھنے کی تاکید فرمائی، مجدد دین وملت امام عشق ومحبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی داڑھی رکھی اور اپنے مریدین اور متعلقین کو سختی کے ساتھ داڑھی رکھنے کی تاکید فرمائی۔

گویا جملہ مشائخ عظام اور اولیاء کرام نے داڑھی رکھی، کوئی یہ نہیں بتا سکتا کہ فلاں ولی اللہ کو داڑھی نہ تھی معلوم ہوا کہ جتنے اللہ کے برگزیدہ اور نیک بندے گزرے ہیں سبھوں نے داڑھی رکھی اور داڑھی کو پسند فرمایا، اور داڑھی رکھنے کا حکم دیا اگر کوئی شخص ان محبوبانِ خدا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے داڑھی رکھ لے اور اللہ تعالیٰ ان محبوب بندوں کے غلاموں میں قبول فرمالے تو زندگی کا بیڑا پار ہے اور حاصل رضائے محبوب پروردگار ہے کیوں کہ

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

[از حافظ شیرازی]

کیا یہی محبت ہے

داڑھی مونڈانا صاف کرانا انگریزوں کا طریقہ ہے گویا جو داڑھی مونڈائے وہ انگریزوں کے نقش قدم پر ہے آج کا نوجوان ہر کام کھانا پینا سونا جاگنا وضع قطع سب انگریزوں کے طریقے پر کرنا پسند کرتا ہے کاش اتنی محبت رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوتی تو دونوں جہان میں سرخروئی حاصل ہوتی میرے ایک عزیز دوست حافظ قاری مظفر حسین کا بیان ہے کہ ان کے پڑوس میں ایک شخص تھا جو ہمیشہ لمبے بال رکھتا جو کانوں کو ڈھانکے ہوئے ہوتے۔ اچانک اس نے سر منڈالیا قاری صاحب قبلہ نے اس سے پوچھا آپ نے بال کیوں منڈالئے؟ اس نے جواب دیا دراصل بات یہ ہے کہ میں نے ایک فلم دیکھی جس میں ہیرو بال منڈار کھے تھے تو میں نے اس کے اسٹائل پر اپنا بال بھی منڈالیا۔ (العیاذ باللہ)

پیارے دینی بھائیو! کیا یہی امتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ہے کہ غیروں کی تقلید میں اپنا سر منڈائے اور اپنے آقا ومولیٰ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں

Marfat.com

داڑھی نہ رکھے اللہ تعالیٰ سبھوں کو غیروں کی تقلید سے دور رکھے سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اگر عورت کو داڑھی نکل آئے

پیارے دینی بھائیو! داڑھی چار انگشت واجب ہے اس سے قدرے زیادہ ہو تو جائز ہے مگر بہت زیادہ مکروہ ہے چار انگشت سے کم کرانا سخت منع اور منڈانا حرام ہے اگر عورت کو داڑھی نکل آئے تو چاہئے کہ اسے منڈا دے۔

[مرات المناجح]

ردالمختار میں ہے کہ منہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کو داڑھی نکل آئے یا مونچھ نکل آئے تو اسے دور کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے کہ اسے دور کرے۔

پیارے دینی بھائیو! وہی داڑھی جو مردوں کو منڈانا حرام ہے عورت کو منڈانا مستحب قرار دیا گیا صرف اسی لئے کہ عورت کا چہرہ داڑھی کی وجہ سے مردوں کے چہرے کی طرح نہ ہو جائے۔

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب علیہ الرحمۃ اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں سندھ میں ایک عورت ہے جس کے چہرے پر تین انچ لمبی داڑھی اور مونچھیں بھی ہیں لوگ اس عورت کو دور دور سے بڑی حیرت کے ساتھ دیکھنے آتے ہیں۔

لوگوں کی اس حیرت پر حیرت ہے کہ ایک عورت کے چہرے پر اگر داڑھی نظر آئی تو کیا ہوا جبکہ اس زمانے میں ہزاروں لاکھوں مردوں کے چہروں پر داڑھی نظر نہیں آتی جس طرح ایک عورت چہرے پر داڑھی کا نظر آنا ایک انوکھی بات ہے بالکل اسی طرح ایک مرد کے چہرے کا داڑھی سے خالی ہونا ایک بڑی بے شرمی کی بات ہے۔

چہرہ بگاڑنے والوں پر لعنت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہ کی لعنت اس پر ہے جو کسی جاندار کا مثلہ کرے (یعنی چہرہ بگاڑے)

شہنشاہ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ

Marfat.com

کرے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور فرشتے اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ مثلہ کرنے سے منع فرماتے اگر چہ کاٹ کھانے والا کتا ہو۔

[طبرانی]

پیارے دینی بھائیو! یاد رکھیئے مثلہ کہتے ہیں چہرے کے بگاڑنے کو بلاشبہ مرد کو داڑھی منڈانا مثلہ ہے کیوں کہ چہرہ بگڑ کر عورت کے چہرے کی طرح ہو جاتا ہے اور عورت کو بال منڈانا یا کٹانا مثلہ ہے کیوں کہ چہرہ بگاڑ کر مرد کی طرح ہو جائے گی اسی لئے تو دونوں پر انسان فرشتے اور اللہ عزوجل کی لعنت ہے اس زمانے میں جہاں مسلم معاشرے میں بھی داڑھی منڈانے کا رواج عام ہے وہیں عورتوں کے بال کٹانے کا رواج بھی بتدریج ترقی کر رہا ہے دونوں پر ہی اللہ کی لعنت ہے۔

میں باپ نہیں ماں ہوں

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ایک ناچ گھر میں ایک ناچنے والے نے کمال کا ڈانس کیا کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے داد دیتے ہوئے کہا واہ رے لڑکی کمال کر دیا تو نے۔ دوسرا شخص جو ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا کہا۔ وہ میرا بیٹا ہے۔ پہلا شخص کہنے لگا بھائی صاحب معاف کیجئے۔ دوسرے شخص نے کہا میں اس کا باپ نہیں ماں ہوں۔

پیارے بھائیو! اس کو مثلہ نہیں تو اور کیا کہیں گے کہ لڑکے نے تو ایسا چہرہ بگاڑ لیا کہ لڑکی کی طرح ہو گیا اور ماں نے چہرہ بگاڑ لیا کہ باپ کی طرح دکھائی دینے لگی ایسے ہی شخص پر اللہ عزوجل شانہٗ اور فرشتے کی لعنت ہے اور یقیناً معاشرے کی پھٹکار اور طعنے کے حقدار اور آخرت میں بروز حشر یہی لوگ ذلیل وخوار ہوں گے خدائے تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین

گیسو بریدہ گالی ہے

اعلیٰ حضرت امام عشق ومحبت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرد کو داڑھی منڈانا یا کترنا مثلہ ہے اسی طرح عورت کو سر منڈانا یہ مسئلہ بہت ہی واضح ہے عام و خاص تمام مسلمان اس سے باخبر ہیں اور ہر عقلمند جانتا ہے کہ جیسے عورت کے حق میں چوٹی

Marfat.com

منڈی ہوئی کہنا گالی ہے، اسی طرح سے مرد کے لئے داڑھی منڈا کہنا گالی ہے، البتہ جو ناپاک طبیعت ہوتے ہیں اور ہیجڑا بن کر محفلوں میں ناچتے ہیں اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ بجاتے ہیں ان کے لئے کوئی شرم کی بات نہیں۔

[لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحی]

دوعالم کے مختار محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتیو! بلاشبہ عورتوں کی چوٹی کاٹنا شرعاً جرم کی بات ہے اور مردوں کو داڑھی منڈانا بہت بڑے گناہ کا کام ہے پہلے زمانے میں نوابوں کے گھر اگر کنیز (نوکرانی) سے کوئی غلطی ہو جاتی تھی تو سزا کے طور پر اس کی چوٹی کاٹ دی جاتی تھی جس کی وجہ سے اس کا سر نیچا ہو جاتا اور بے حد شرم محسوس کرتی اور اس دور میں لڑکیاں انگریزی تہذیب کو اپناتے ہوئے چوٹی کاٹ لیتی ہیں اور مردانہ لباس پہن کر سرعام بازار میں چلتی ہیں اور منچلے نوجوانوں کی نگاہیں اُن کا تعاقب کرتی ہیں لیکن محترمہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں، اسی طرح آج کے نوجوان داڑھی مونچھ مونڈ کر عورتوں کی شکل بنا کر چلتے ہیں پہلے زمانے کے لوگ اپنی بہادری کا اظہار کرتے ہوئے کہتے تھے اگر میں نہ کر سکا تو اپنی مونچھ منڈا لوں گا مطلب یہ نکلا کہ داڑھی مونچھ مردوں کی شان ہے، لیکن آج کے نوجوان مونچھ پہلے سے منڈائے ہوئے ہیں مردانہ شان اپنے چہرے سے کیسے ظاہر کریں گے۔

داڑھی کے متعلق چند ضروری باتیں

- اپنی داڑھی سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق رکھیں۔
- داڑھی منڈانا بالاتفاق حرام ہے کسی امام کے نزدیک جائز نہیں۔
- داڑھی ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔
- داڑھی منڈانے والا داڑھی رکھنے والوں کی امامت نہیں کر سکتا۔
- داڑھی منڈانیوالوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔
- داڑھی منڈانا مثلہ ہے یعنی چہرہ بگاڑنا اور مثلہ کرنے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے

Marfat.com

- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو داڑھی منڈانیوالوں سے سخت نفرت ہے۔
- داڑھی منڈانیوالا فاسق معلن ہے۔
- داڑھی منڈانے والا صبح وشام اللہ تعالیٰ کے غضب میں گزارتا ہے۔
- اگر داڑھی کی لمبائی ایک مشت سے زیادہ ہو تو کاٹنا مسنون ہے۔
- اگر عورت کو داڑھی نکل آئے تو اس کا منڈانا مستحب ہے۔
- داڑھی کا مذاق اڑانا حرام ہے اگر کسی نے داڑھی کا مذاق شعائر اسلام اور سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سمجھ کر اڑایا تو اسلام سے خارج ہو جائے گا۔
- داڑھی منڈانا عورتوں اور ہیجڑوں سے مشابہت کرنا ہے اور ایسوں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لعنت ہے۔
- داڑھی رکھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کی نشانی ہے۔
- داڑھی منڈانا کافروں مجوسیوں عیسائیوں کا طریقہ ہے۔
- داڑھی مردوں اور عورتوں کے مابین فرق پیدا کرتی ہے۔
- داڑھی چہرے پر اللہ کا نور ہے۔
- داڑھی منڈانا مردوں کی شان میں توہین ہے۔
- داڑھی منڈانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت قیامت میں نہ ہوگی۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلْفِطْرَۃُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ"

حجامت بنوانے اور ناخن ترشوانے کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا

[ترجمہ: کنز الایمان پ ۳۰ ع ۲۰]

پیارے دینی بھائیو! اِس آیت کریمہ میں خداوند قدوس جل شانہٗ کا فرمان ہے کہ ہم نے انسان کو اچھی شکل وصورت عطا فرمائی لہٰذا ہمیں چاہئے ہم اپنی شکل وصورت کو شریعت کے مطابق رکھیں وضع قطع درست رکھیں بال صاف ستھرا اور سنت کے مطابق رکھیں ہاتھ پاؤں کے ناخن برابر کاٹتے رہیں تا کہ شکل وصورت ان جوگیوں کی طرح نہ ہو جائے جن کے بال اور ناخن بے تحاشا بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی شکل وصورت دیکھ کر عجیب کراہت معلوم ہوتی ہے اور بڑے بڑے ناخن دیکھ کر گھن بھی آتی ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر اچھی شکل وصورت عطا فرمائی تو ہم شریعت کے مطابق اپنی اچھی شکل وصورت برقرار رکھیں۔ خود خالق کائنات نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: " لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔"

Marfat.com

پانچ چیزیں فطرت سے ہیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں۔
(۱) ختنہ کرنا (۲) موئے زیرناف مونڈنا (۳) مونچھیں کم کرنا (۴) ناخن ترشوانا (۵) اور بغل کے بال اکھیڑنا۔

ایک دوسری روایت میں ہے مصطفیٰ جان رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

[مسلم]

جو ناخن نہ ترا شے وہ ہم میں سے نہیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو موئے زیرناف نہ مونڈے اور ناخن نہ ترا شے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔

[ترمذی]

چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور فرماتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرناف مونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں (یعنی چالیس دن کے اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں)

[مسلم شریف]

بڑھاپا قیامت میں نور ہوگا

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا جو اسلام میں بوڑھا ہوا یہ بُڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بال نہ اکھاڑو کیوں کہ وہ مسلم کا نور ہے جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے نیکی لکھے گا اور خطا مٹا دے گا اور درجہ بلند کرے گا۔

[ابو داؤد]

بال نیزہ بن جائے گا

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا عرض کیا اے رب یہ کیا ہے اللہ عزوجل شانہٗ نے ارشاد فرمایا اے ابراہیم! (علیہ السلام) یہ وقار ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میرا وقار زیادہ کر سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قصداً سفید بال اکھاڑے گا قیامت کے دن وہ بال نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔

[دیلمی]

کچھ بال منڈانا کچھ چھوڑ دینا

سیدنا حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا حضرت نافع سے پوچھا گیا قزع کیا چیز ہے حضرت نافع نے کہا بچے کا سر کچھ مونڈ دیا جائے اور کچھ جگہ چھوڑ دیا جائے ایک دوسری روایت میں ہے کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو اس سے منع کیا اور یہ فرمایا کہ سب مونڈ دیا سب چھوڑ دو۔

[مسلم]

جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے

پیارے دینی بھائیو! جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو

Marfat.com

جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیونکہ ناخن کا بڑا ہونا تنگیٔ رزق کا سبب ہے ایک حدیث میں ہے کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے مونچھیں کتر واتے اور ناخن ترشواتے ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اللہ عزوجل شانہٗ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اس کے لئے رحمت ہے اور اس کے گناہ مٹائے جائیں گے۔

ناخن تراشنے کا مسنون طریقہ

ناخن تراشنے کا آسان طریقہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلی پر ختم کرے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی پر شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اس کے بعد دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن ترشوائے اس طرح سے داہنے ہاتھ سے شروع ہوا اور داہنے پر ہی ختم ہوا۔

[در مختار]

اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت امام احمد رضا فاضل بریلوی کا بھی یہی معمول تھا۔

پاؤں کے ناخن تراشنے کا طریقہ

پیارے دینی بھائیو! پاؤں کے ناخن ترشوانے میں کوئی ترتیب منقول نہیں بہتر یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اسی ترتیب سے ناخن ترشوائے یعنی دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کرے۔

[درمختار]

چند ضروری باتیں

- دانت سے ناخن نہ چبائے نہ کاٹے یہ مکروہ ہے اور اس سے مرض برص (معاذ اللہ) پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔
- ہر جمعہ کو اگر ناخن نہ ترشوائے تو پندرہویں دن ترشوائے اور انتہائے مدت چالیس دن ہے۔
- موئے زیر ناف دور کرنا سنت ہے اور بہتر جمعہ کا دن ہے اور پندرہویں روز صاف کرنا

Marfat.com

بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زائد گزار دینا مکروہ اور ممنوع ہے۔

- موئے زیر ناف استرے سے مونڈنا چاہئے اور اس کو ناف کے نیچے سے شروع کرنا چاہئے اور مونڈنے کی جگہ اگر کوئی بال اڑانے کا صابن استعمال کرے تو یہ بھی جائز ہے۔
- موئے زیر ناف عورت کو اکھیڑ ڈالنا سنت ہے۔

[عالمگیری]

- بغل کے بال اکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا بھی جائز ہے۔
- ناک کے بال نہ اکھاڑے کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہونے کا ڈر ہے بھنوں کے بال اگر بڑے ہو گئے تو ترشوا سکتے ہیں۔
- جنابت کی حالت میں بال ترشوانا یا ناخن ترشوانا مکروہ ہے۔
- مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے ہوں تو حرج نہیں۔

[عالمگیری]

- عورتوں کو سر کے بال کٹوانا ناجائز اور گناہ ہے۔
- ترشوانے اور منڈانے میں جو بال نکلے انہیں دفن کر دے اسی طرح ناخن کا تراشہ پاخانہ یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے۔
- موئے زیر ناف ایسی جگہ ڈال دینا کہ دوسروں کی نظر پڑے ناجائز ہے۔
- چار چیزوں کو دفن کر دینا چاہئے خون، بال، ناخن اور حیض کا کپڑا۔

[عالمگیری]

- مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔

[درالمختار]

- حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں چیزیں ثابت ہیں اگرچہ مونڈانا صرف احرام سے باہر ہونے کے وقت ثابت ہے دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں ہاں بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مونڈانا ثابت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کبھی نصف کان کی لو تک ہوتے اور جب بڑھ جاتے تو شانہ مبارک سے چھو جاتے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیچ سر میں مانگ نکالتے۔

Marfat.com

- مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو ان کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندھتے ہیں یہ سب ناجائز اور خلاف شرع ہے تصوف بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات کی پوری طرح پیروی کرنے اور خواہشات نفس کو مٹانے کا نام ہے۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَ یَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ

چھینک اور جماہی کے آداب

قرآن کا فرمان عالی شان

قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرَہ

میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے

[ترجمہ : کنز الایمان پ۲۲ ع۸]

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانو! ہمیں ہر حال میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ کے بل لیٹے، تو معلوم ہوا کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہو شکر ادا کرنے کے لئے الحمد للہ بہترین کلمہ ہے۔ آیت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ شکر کرنیوالے بندے کم ہیں۔ اگر ہم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور الحمد للہ کہیں تو ہمارا نام شکر گذار بندوں میں ہوسکتا ہے۔ چھینکنے پر الحمد للہ کہنا بہت فضیلت رکھتا ہے اور چھینک کا جواب دینا واجب ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب ہم چھینکیں تو الحمد للہ ضرور کہیں۔

چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے۔

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے تو اس پر یہ حق ہے کہ "یَرْحَمُکَ اللہ" کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب انسان جماہی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ سستی کی دلیل ہے اور ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب انسان جماہی لیتے وقت "ہا" کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے اور منہ میں گھس جاتا ہے۔ اسی لئے حکم ہے جب جماہی آئے تو اپنا ایک ہاتھ منہ میں رکھ لے۔

چھینک آئے تو الحمدللہ رب العالمین کہے

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کہے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا "یرحمک اللہ" کہے اور جب یہ یرحمک اللہ کہہ لے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہ کہے "یَھْدِیْکُمُ اللہ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ" حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب چھینک آئے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہے

[بخاری]

چھینکنے والے کے لئے فرشتے یرحمک اللہ کہتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مالک انس و جاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں "رب العا لمین" اور اگر وہ "رب العالمین" کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں "یرحمک اللہ"

روایت ہے کہ ایک شخص کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چھینک آئی اس نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تو میں بھی کہتا ہوں کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" مگر اس کے کہنے کی یہ جگہ نہیں۔ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی۔ ہمیں

Marfat.com

یہ بتایا ہے کہ اس موقع پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہیں۔

[ترمذی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الحمد للہ کہنے والے کو جواب دیا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے اس کو جواب دیا اور مجھ کو نہیں دیا۔ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس نے الحمد للہ کہا اور تو نے نہیں کہا۔

[بخاری]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسے جواب دو اور جو الحمد للہ نہ کہے اسے جواب نہ دو۔

[مسلم شریف]

تمام گناہ معاف

جب مومن کو چھینک آتی ہے اور وہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ عزوجل شانہٗ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور بہشت میں اس کے نام کا ایک درجہ مقرر ہوتا ہے اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ جب دوسری چھینک لیتا ہے تو اس کے والدین کو بھی بخش دیا جاتا ہے اور تیسری مرتبہ چھینک لیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ زکام ہے۔

[ھشت بھشت]

چھینک دوزخ کی آگ کے درمیان پردہ ہے

چھینک کا جواب دینا "یرحمک اللہ" کہنا گناہوں کا کفارہ ہے اور درجات کی زیادتی کا سبب ہے اور چھینک دوزخ کی آگ کے درمیان پردہ کا کام دیتی ہے اور ہزار نیکیاں اس کے نام لکھی جاتی ہیں اور قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھی جائیں گی تو

Marfat.com

عرش وکرسی سے زیادہ اس کا وزن ہوگا۔

[هشت بهشت]

پہلی چھینک آدم علیہ السلام کو آئی

سب سے پہلی چھینک حضرت آدم علیہ السلام کو آئی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وہیں موجود تھے تو انہوں نے جواب میں یرحمک اللہ کہا۔

جو شخص چھینکنے کے بعد ایک دفعہ "الحمدللہ رب العالمین" کہتا ہے اور جو شخص چھینک کا جواب دیتا ہے تو خداوند قدوس اس کو بہشت میں پیغمبروں کی ہمسائیگی عطا فرماتا ہے اور اس کو بہشت میں ایک شہر عطا فرماتا ہے۔

[هشت بهشت انیس الارواح]

چھینک میں آواز کم نکالنا سنت ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھینک کے وقت دہن مبارک پر ہاتھ یا کپڑا رکھ دیتے اور آواز کو پست کرتے۔

[ریاض الصالحین]

پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے دیوانو! جب آپ کو چھینک آئے آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کریں اور جہاں تک ہو سکے آواز کو کم نکالنے کی کوشش کریں اور منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لیں تا کہ دوسروں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے یہ تعلیم دی اور اس دور کے مدبروں کا کہنا ہے کہ یہ دوسروں کے لئے مضر ہے اور چھینک کے وقت منہ پر ہاتھ یا رومال وغیرہ رکھ لینا اچھی تہذیب ہے اور اس سے دوسروں کو برا بھی نہیں لگے گا۔

جماہی کے وقت منہ میں ہاتھ رکھ لیں

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہوتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

Marfat.com

اے ملّتِ اسلامیہ کے جاں نثارو! جب آپ کو جماہی آئے تو آپ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کریں تا کہ ہم شیطان کے شر سے محفوظ رہ سکیں اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ جماہی کے وقت اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیں۔

اگر نماز میں جماہی آئے تو اسے روکے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو پسند نہیں کرتا۔ تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور الحمدللہ کہے تو جو مسلمان سنے اس پر حق ہے کہ "یرحمک اللہ" کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب نماز میں تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو اسے چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور "ہا، وہا" نہ کرے کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے اور شیطان اسے دیکھ کر ہنستا ہے۔

[مجموعة الصحاح]

اگر زکام سے چھینک آئے

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہا پھر دوبارہ چھینک آئی تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے زکام، ہو گیا ہے۔ یعنی جب بار بار چھینک آئے تو جواب کی حاجت نہیں۔

[عالمگیری]

جب چھینک آئے تو بہتر ہے کہ "الحمدللہ رب العالمین" کہے اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے "یرحمک اللہ" پھر چھینکنے والا یہ کہے "یَغْفِرُ اللہ لَنَا وَ لَکُمْ" یا یہ کہے "یَھْدِیْکُمُ اللہ وَ یُصْلِحُ بَا لَکُمْ" اسکے علاوہ دوسری بات نہ کہے۔

[عالمگیری]

- خطبہ کے وقت کسی کو چھینک آئے تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔

[خانیہ]

Marfat.com

- چھینکنے والے کو چاہئے کہ زور سے الحمدللہ رب العالمین کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے۔

[رد المختار]

- دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے الحمدللہ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔

[ردا لمختار]

فائدہ

اگر چھینکنے والے سے پہلے سننے والے نے الحمدللہ رب العالمین کہا تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ شخص دانتوں اور کانوں اور تخمہ[1] سے محفوظ رہے گا اور ایک حدیث میں ہے کہ کمر کے درد سے محفوظ رہے گا۔

[رد المختار]

- چھینک کے وقت سر جھکا لے اور منہ چھپا لے اور آواز کم کرے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔
- کافر کی چھینک کا جواب نہیں اگر کافر نے چھینکنے کے بعد الحمدللہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ کہا جائے۔

[رد المختار]

- جماہی لینے میں ہاہا کی آواز نہ نکالیں یہ معیوب حرکت ہے۔
- جماہی کو روکنا چاہئے
- جب جماہی آئے تو بہتر ہے کہ ہاتھ کی پشت منہ پر رکھیں۔
- اگر چھینکنے والا الحمد نہ کہے تو جواب کی ضرورت نہیں۔

[مسلم]

وہ بات حق ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سچی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آجائے۔

[طبرانی]

---

[1] تخمہ ایک قسم کی قے جو بدہضمی یا غذا کے فساد سے ہوتی ہے۔ مؤلف آسی

Marfat.com

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب کوئی بات کی جائے اور چھینک آجائے تو وہ حق ہے۔ دعاء کے وقت چھینک آجانا سچا گواہ ہے۔

پیارے دینی بھائیو! اس مقدس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دعاء کے وقت چھینک آجائے تو اس کی مقبولیت کی علامت ہے۔ اگر کسی گفتگو کے دوران چھینک آجائے تو وہ بات حق ہونے کی علامت ہے۔ مگر نادان قسم کے لوگ ایسے وقت چھینک آنے کو منحوس قرار دیتے ہیں۔ یہ لوگوں کی جہالت ہے۔

چھینک اور جماہی سے متعلق ضروری باتیں

- چھینک کا جواب دینا واجب ہے جبکہ چھینکنے والا الحمدللہ کہے۔
- چھینک کا جواب فوراً دینا واجب ہے۔ اسی طرح اتنی آواز سے کہا جائے کہ وہ سن لے۔ [درمختار]
- چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے دوبارہ چھینک آئی تو دوبارہ جواب دینا واجب نہیں جو الحمدللہ رب العالمین کہتا ہے تو اس سے ستر بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔
- نماز میں چھینک آئے تو الحمد للہ نہ کہے۔
- اگر نماز میں قیام کی حالت میں جماہی آئے تو سیدھے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھیں اور قیام کے علاوہ باقی ارکان میں الٹے ہاتھ کی پشت رکھیں۔
- جماہی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کبھی جماہی آنا شروع ہو تو فوراً دل میں یہ خیال کریں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام جماہی سے پاک تھے انشاء اللہ تعالیٰ جماہی رک جائے گی۔

انتباہ

بہت سے لوگ چھینک کو بدفالی خیال کرتے ہیں مثلاً کسی کام کے لئے جا رہا تھا اور کسی کو چھینک آگئی تو سمجھتے ہیں کہ اب وہ کام نہیں بنے گا یہ جہالت ہے کہ بدفالی کوئی چیز نہیں اور پھر ایسی چیز کو بدفالی کہنا جس کو حدیث شریف میں شاہد عدل اور حق بات کی علامت فرمایا ہے۔ سخت غلطی ہے۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

عُوْدُ والْمَرِیْضَ وَ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَ فُکُّوَ الْعَانِیَ

مریض کی عیادت کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ،
نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی
[ترجمہ : کنز الایمان پ۲۷ ع۱۳]

محسنِ انسانیت شفیع الامم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلامو! جس نے دنیا میں کوئی نیکی کی اللہ عزوجل شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اس کا بدلہ عطا فرمائے گا آج دنیا میں اگر ہم معمولی سی نیکی کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر عطا فرمائے گا، اگر کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو ہم اس کی عیادت کو جائیں، اس کی مزاج پرسی کریں، اس کی بہت بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے ،آج ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کی عیادت اور مزاج پرسی کرنا چھوڑ دیا ہے، اگر ایک مسلمان کی دلجوئی کے لئے اس کی عیادت کریں گے اور مزاج پرسی کریں گے تو اللہ تعالیٰ نیک کام کے بدلے ضرور اپنا احسان بندوں پر فرمائے گا کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے، بندہ ذرہ برابر نیکی کرتا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ اس کا بھی اجر عطا فرماتا ہے جیسے قرآن مقدس میں ارشاد ہے "فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ" جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو آپ ان کی عیادت کو جائیں ان کی مزاج پرسی کریں کیونکہ یہ ایسی نیکی ہے کہ فرشتے ندا دیتے ہیں کہ اے خیر کی طرف چلنے

Marfat.com

والوں اے بھلائی کی طرف چلنے والو تمہارے لئے خوشخبری ہے تو یہ رب کی طرف سے بندے کو بڑا اجر ہے۔

عیادت کو جانا سنت ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے "لَا بَاسَ طَلْهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی" یعنی کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعرابی سے بھی یہی فرمایا۔

[بخاری]

میں بیمار ہوا تم نے عیادت نہ کی

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے)

رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا۔ عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے، فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم نے دیا ہوتا تو تو اس کو (یعنی اس کے بدلے اجر وثواب کو) میرے پاس پاتا فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا میرا فلاں بندہ تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے نہ پلایا اگر پلایا ہوتا تو اسے میرے یہاں پاتا۔

[مسلم شریف]

Marfat.com

جنت کے پھل

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے پھل چنتے میں رہا۔ سبحان اللہ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دعاء کرے، کیوں کہ اس کی دعاء فرشتوں کی دعاء کی طرح ہے۔

[ابن ماجه]

ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی دینی بھائی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کو جائیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور آپ کے لئے ستر ہزار فرشتے دعاء بھی کریں گے۔ اللہ عزوجل شانہٗ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ سے خوش ہوں گے۔

جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا جائے گا۔

[ابو داؤد]

Marfat.com

تیرا چلنا اچھا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا۔

[ابن ماجه]

اللہ کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو! مریض کی عیادت میں فائدے ہی فائدے ہیں ایک تو سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جہنم سے دور ہونے کا سبب ہے اور جنت میں مقام بھی مل جاتا ہے اور فرشتے بھی دعاء کرتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دینی بھائی جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کریں مزاج پرسی کریں اور اُن سے دعاء کرنے کے لئے کہیں کیونکہ مریض کی دعاء قبول ہوتی ہے۔

ایک دن میں پانچ کام جنتیوں میں نام

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو پانچ چیزیں ایک دن میں کرے گا اللہ عزوجل شانہٗ اس کو جنتیوں میں لکھدے گا (۱) مریض کی عیادت کرنا۔ (۲) جنازہ میں حاضر ہونا (۳) روزہ رکھنا (۴) جمعہ کو جانا (۵) غلام آزاد کرنا۔

[ابن حبان]

جنت میں داخل ہوگا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج تم میں کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا عرض کیا میں نے۔ آپ نے فرمایا آج کون جنازے کے ساتھ گیا عرض کیا میں نے۔ آپ نے فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی عرض کیا میں نے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ خصلتیں کسی میں جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔

[ابن خزیمه]

Marfat.com

عیادت کو جائے تو یہ دعاء پڑھے

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعاء پڑھے "اَسْئَالُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ[1]" اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔

[ابو داؤد]

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کی بیمار پرسی کرنا (۳) جنازوں کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا اور (۵) چھینک کا جواب دینا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کی عیادت کرو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہا کرو۔

[ریاض الصالحین]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودی کے لڑکے کی عیادت کی

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی کا لڑکا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کیا کرتا تھا وہ ایک دفعہ بیمار ہوا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے اس کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اسلام قبول کرلو لڑکے نے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھا جو قریب ہی بیٹھا ہوا تھا باپ نے کہا ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو پس وہ اسلام لے آیا رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو جہنم سے بچالیا۔

[بخاری]

---

[1] ترجمہ: اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے اس کا کہ تجھے شفا دے۔

Marfat.com

شفا کے لئے دُعاء کریں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی بیمار پرسی فرماتے تو دایاں ہاتھ مریض پر رکھتے اور فرماتے اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف دور کردے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا، یا اللہ! حضرت سعد کو شفا عطا فرمایا اللہ! حضرت سعد کو شفا عطا فرما! [مسلم]

درد کی شکایت

حضرت ابو عبداللہ عثمان ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے جسم کے درد کی شکایت کی تو مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جسم کے اس حصے پر ہاتھ رکھو جہاں درد محسوس کر رہے ہو اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو! "اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اَحَاذِرُ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام امام المرسلین حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ بیمار ہیں فرمایا ہاں! حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ کلمات کہے اللہ کے نام سے ہر اس بیماری سے دم کرتا ہوں جو آپ کو تکلیف پہنچائے ہر نفس کی برائی یا ہر حاسد کی نظر سے آپ کو دم کرتا ہوں اللہ عزوجل شانہٗ آپ کو شفا عطا فرمائے اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔
[ریاض الصالحین]

جہنم کی آگ سے محفوظ

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ھدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ دونوں

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں سب سے بڑا ہوں اور جب کوئی شخص کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں، جب کوئی شخص کہتا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی تعریف ہے اور میری ہی بادشاہی ہے، جب بندہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کی توفیق میں ہی عطا کرنے والا ہوں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص بیماری کی حالت میں یہ کلمات کہے پھر فوت ہو جائے تو اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔

[ترمذی]

پیارے دینی بھائیو! آپ حالت بیماری میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے رہیں، " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ" کی کثرت کریں، اگر اسی حالت میں موت ہوگئی تو جہنم کی آگ کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی، لوگ حالت بیماری میں طرح طرح کی لغویات بکتے ہیں، اللہ عزوجل شانہ کی ناشکری کرتے ہیں، اور نازیبا کلمات بکتے ہیں، لہٰذا اِن باتوں سے پرہیز کریں کیونکہ درد، زخم، بیماری گناہوں کا کفارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حال میں اپنا شکر اور صبر کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین۔

طبیعت کیسی ہے؟

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس بیماری کی عیادت سے باہر تشریف

Marfat.com

لائے جس میں آپ نے وصال فرمایا لوگوں نے کہا اے ابوالحسن! رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ کیسی ہے؟

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا الحمد للہ افاقہ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا پیالہ تھا آپ اپنا دست مبارک پیالے میں ڈال کر اپنے چہرۂ انور پر ملتے پھر یہ دعاء مانگتے۔ یا اللہ! موت کی سختی اور بیہوشیوں میں میری مدد فرما۔

[ریاض الصالحین]

بخار میں مبتلا ہونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو بخار تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ شدید بخار میں مبتلا ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہاں مجھے اس قدر بخار ہوتا ہے جتنا تم سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔

[بخاری و مسلم]

بیمار یا طبیب

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بیمار ہو گئے خلیفۂ وقت جو آپ کی بڑی عزت کرتا تھا اس نے ایک قابل طبیب کو آپ کے پاس علاج کرانے کے لئے بھیجا یہ طبیب آتش پرست تھا اس نے جب آپ کا قارورہ دیکھا تو کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے یہ کوئی خدا پرست بزرگ ہیں ان کا جگر خدا کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر کہنے لگا کہ جس دین میں ایسے کامل لوگ ہوں وہ دین ہرگز باطل نہیں ہو سکتا لہٰذا میں مسلمان ہوتا ہوں یہ کہا اور حضرت کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مسلمان ہو گیا خلیفۂ وقت نے جب یہ قصہ سنا تو خوش ہو کر کہنے لگا کہ میں نے تو سمجھا تھا کہ طبیب کو بیمار کے پاس بھیجتا ہوں حالانکہ میں نے خود ایک بیمار کو طبیب کے پاس بھیجا تھا۔

[تذکرۃ الاولیاء]

Marfat.com

گناہوں سے پاک

پیارے دینی بھائیو! مومن مصائب پر صبر کئے بغیر ایمان کی حلاوت کو پا نہیں سکتا، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص رات بھر بیمار رہا اور صبر کر کے اللہ عزوجل شانہٗ کی رضا کا طالب ہوا تو وہ شخص گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے کہ اپنی پیدائش کے وقت تھا، اس لئے جب تم بیمار ہو جاؤ تو عافیت کی تمنا نہ کرو۔

ضحاک کہتے ہیں جو شخص چالیس راتوں میں ایک رات بھی تکلیف میں مبتلا نہ ہوا تو اللہ عزوجل شانہٗ کے یہاں اس کے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

مریض کا گناہ نہیں لکھا جاتا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بندۂ مومن کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے بائیں شانے والے فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کے گناہوں کو لکھنا بند کر دو اور دائیں کندھے والے فرشتہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں وہ بہترین نیکیاں لکھو جو اس سے سرزد ہوتی ہیں۔

[مکاشفة القلوب]

ایک حیرت انگیز واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک نہایت ہی بدکار انسان تھا اہل شہر جب اس کی بدکاریوں سے عاجز آ گئے تو اللہ تعالیٰ سے اس سے محفوظ رہنے کی دعاء مانگنے لگے، اللہ عزوجل شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل کے فلاں شخص کو شہر سے باہر نکال دو، حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے اور اسے اس بستی سے نکال دیا، تو اس نے ایک ایسے غار پر ٹھکانا بنایا جہاں نہ کوئی انسان تھا اور نہ ہی کسی چرند و پرند کا گزر تھا اور قریب کہیں آبادی نہ تھی، اس غار میں آ کر وہ جوان بیمار ہو گیا اور اس کی تیمارداری کے لئے کوئی شخص بھی اس کے پاس موجود نہ تھا، کمزوری سے زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا کاش اس وقت اگر میری ماں میرے پاس ہوتی تو مجھ پر شفقت کرتی اور میری بے بسی پر روتی اگر میرا باپ ہوتا تو میری

Marfat.com

مدد کرتا، اگر میری بیوی ہوتی تو میری جدائی پر روتی اگر میرے بچے اس وقت موجود ہوتے تو کہتے اے رب ہمارے گنہ گار باپ کو بخش دے، جس کو شہر بدر کر دیا گیا ہے اور دوسری بستی سے بھی نکال دیا اور وہ غار میں بھی ہر ایک چیز سے ناامید ہو کر دنیا سے آخرت کی طرف چلا ہے۔ پھر وہ جوان کہنے لگا اے اللہ! تو نے مجھے والدین اور بیوی بچوں سے تو دور کیا ہے مگر اپنے فضل و کرم سے دور نہ کرنا، میرے جسم کو گناہوں کے سبب جہنم کی آگ میں جلانا اسی دم اللہ نے ایک فرشتہ اس کے باپ کا ہم شکل بنا کر ایک حور کو اس کی ماں بنا کر، اور ایک حور کو اس کی بیوی کی ہم شکل بنا کر، اور غلمانِ جنت کو اس کے بچوں کی روپ میں بھیج دیا یہ سب اس کے قریب آ کر بیٹھ گئے اور اس کی تکلیف میں افسوس ظاہر کرنے لگے جوان انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسی خوشی میں اس کا انتقال ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں غار کی طرف جاؤ وہاں ہمارا ایک دوست مر گیا ہے تم اس کی تکفین تدفین کا انتظام کرو۔

حکم الٰہی کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام جب غار میں پہنچے تو انہوں نے وہاں اسی جوان کو مرا ہوا پایا جس کو انہوں نے پہلے شہر پھر بستی سے نکال دیا اس کے آس پاس حوریں تعزیت کرنے والوں کی طرح بیٹھی ہوئی تھیں موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے رب العزت! یہ تو وہی جوان ہے جسے میں نے تیرے حکم سے شہر اور بستی سے نکال دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام میں اس کے بہت زیادہ رونے اور عزیزوں کے فراق میں تڑپنے کی وجہ سے اس پر رحم کیا ہے اور فرشتہ کو اس کے باپ کی اور حور و غلمان کو اس کی ماں بیوی اور بچوں کے ہم شکل بنا کر بھیجا ہے جو اس کی تکلیفوں پر روتے رہے، جب یہ مرا تو اس کی بیچارگی پر زمین و آسمان والے روئے اور میں ارحم الراحمین پھر کیوں نہ اس کے گناہوں کو معاف کرتا۔

[مکاشفة القلوب]

بے چارہ مسافر ہے

جب کسی مسافر پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے یہ بیچارہ

Marfat.com

مسافر ہے اپنے اہل وعیال اور اپنے ماں باپ کو چھوڑ چکا ہے جب یہ مرے گا تو اس پر کوئی افسوس کرنے والا بھی نہ ہوگا تب اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کو اس کے والدین اولاد دوست و احباب کی شکل میں بھیجتا ہے جب وہ انہیں اپنے قریب دیکھتا ہے تو انہیں کافی خوشی ہوتی ہے اور اسی حالت میں اس کی موت ہو جاتی ہے۔

پھر وہ فرشتے پریشان حال ہو کر اس کے جنازہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور قیامت تک اس کی مغفرت کی دعاء کرتے ہیں۔

مریض کی طبیعت بہل جائے گی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کے لئے درازیٔ عمر کی دعاء کرو اگرچہ اس سے کوئی فائدہ نہیں لیکن مریض کی طبیعت بہل جائے گی۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی اور فرمایا تجھے کسی چیز کی آرزو ہے؟ اس نے جواب دیا گیہوں کی روٹی کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کے پاس گیہوں کی روٹی ہو اپنے بھائی کے لئے بھیج دے اور فرمایا جب کوئی مریض کسی چیز کی آرزو کیا کرے تو اسے کھلا دیا کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب آدمی کسی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے جب بیٹھتا ہے تو رحمتِ الٰہی اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

[ابن ماجه]

پچاس برس کی عبادت!

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے ایک نبی نے پچاس برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اللہ عزوجل شانہٗ نہ اس نبی کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے تجھے بخش دیا، نبی نے عرض کیا یا اللہ! میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا بخشا کس چیز کو گیا؟

اللہ عزوجل شانہٗ نے ان کی ایک رگ کو بند کر دیا جس کی وجہ سے ساری رات نہ سو سکے، صبح

Marfat.com

کو جب اُن کے پاس فرشتہ آیا تو انہوں نے رگ بند ہو جانے کی شکایت کی تب فرشتہ بولا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تیری پچاس برس کی عبادت سے تیری یہ ایک شکایت افزوں ہے۔

[مکاشفة القلوب]

عیادت کے متعلق ضروری باتیں

- کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو جانا سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔
- جب کوئی بیمار ہو جائے تو آپ اس کی عیادت کو جائیں اس کی مزاج پرسی کریں اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھیں اور شفا کی دعاء کریں۔
- مریض کو اپنے لئے دعاء کرنے کہیں کیونکہ مریض کی دعاء جلد قبول ہوتی ہے۔
- جب عیادت کو جائیں تو مریض کے لئے دعاء کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مرض کی شفا کے لئے دعاء فرماتے تھے۔
- مریض کو تسلی دیں، اس کے سر پر ہاتھ پھیریں، اور اس کا حوصلہ بڑھائیں اور اس سے کہیں کہ گھبراؤ نہیں تمہیں بہت جلد صحت یابی میسر ہو جائے گی۔
- مریض کے لئے کچھ تحفہ لے جائیں تا کہ مریض کا دل خوش ہو اور آپ سے محبت بڑھے۔
- مرض کی حالت میں درود شریف اور کلمہ وغیرہ پڑھتے رہیں۔
- جب عیادت کو جائیں تو یہ دعاء سات بار پڑھیں۔ "اَسْئَالَ اللّٰہ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرَشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّشْفِیکَ" اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اللہ سے شفا کی دعا کریں۔

حالت بیماری میں نازیبا الفاظ استعمال نہ کریں بلکہ تکلیف اور پریشانی میں صبر کریں اللہ عزوجل شانہٗ اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْھِنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ

سفر کے آداب و سنتیں

قرآن کا فرمان عالی شان

"وَجَعَلَ لَکُمْ مِنَ الْفُلْکِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُھُوْرِہٖ ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّکُمْ"

اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو۔

[ترجمہ : کنز الایمان پ۲۵ ع۷]

پیارے دینی بھائیو! اللہ عزوجل شانہٗ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری سواری کے لئے کشتیوں اور چوپایوں کو بنایا ان کے ذریعہ سفر کرو اور اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو کہ اگر یہ سواریاں نہ ہوتیں تو سفر کرنے میں کتنی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا تمہاری جان کو کتنی تکلیف پہونچتی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کی سہولت کے لئے سواری کے اسباب مہیا فرمائے تو بندے کو اپنے رب کا شکر گزار بندہ بننا چاہئے اور حالت سفر میں بھی اللہ عزوجل شانہٗ کی یاد سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

تنہا سفر نہ کرے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تنہا سفر کرنے کے نقصان کا جیسے مجھے علم ہے اگر لوگوں کو بھی معلوم ہوتا تو کوئی شخص رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک سوار شیطان ہے دو سوار شیطان ہے اور تین سوار قافلہ ہے۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! تنہا سفر نہیں کرنا چاہئے چونکہ سفر میں پریشانیاں پیش آسکتی ہیں اور تنہا آدمی گھبرا جاتا ہے اگر تین آدمی ہوں ان میں سے ایک کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو باقی دو ساتھی مل کر اس مصیبت کو دور کر سکتے ہیں اسی لئے مخبر صادق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تنہا سفر نہ کریں۔ ہمیں چاہئے کہ فرمانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے تنہا سفر نہ کریں۔

ایک کو امیر بنالیں

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لا مکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔

[ابو داؤد]

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سفر میں قوم کا سردار (امیر) وہ ہے جو ان کی خدمت کرے جو شخص خدمت میں سبقت لے جائے گا تو شہادت کے سوا کسی عمل سے دوسرے لوگ ان پر سبقت (آگے) نہیں لے جاسکتے۔

[بیہقی]

پیارے دینی بھائیو! جب بھی آپ سفر کریں تو ایک کو امیر بنالیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے ایسے شخص کو اپنا امیر بنائیں جس کے اخلاق اچھے ہوں اور کئی سفر بھی کر چکا ہو تا کہ صحیح رہنمائی کر سکے۔

عجیب و غریب واقعہ

ایک شخص ایک لڑکے کو لئے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس طرح کسی کے

Marfat.com

ساتھ رہتا ہو جس طرح یہ لڑکا تیرے ساتھ رہتا ہے اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین! میں اس لڑکے کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں۔ میں سفر کے لئے روانہ ہوا جبکہ یہ بچہ میری بیوی کے پیٹ میں تھا بیوی نے مجھے سفر پر روانہ ہوتے وقت کہا مجھے اس حال میں چھوڑ کر جارہے ہو تو میں نے بیوی سے کہا "اَسْتَوْدَعُ اللہ مَا فِی بَطْنِکَ" جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے اسے خدا کے حوالے کرتا ہوں۔

جب سفر سے واپس آیا تو اس بچے کی ماں مر چکی تھی ایک رات میں نے دور سے آگ جلتی ہوئی دیکھی میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کیسی آگ ہے لوگوں نے کہا کہ تیری بیوی کی قبر سے آگ جلتی ہے اور ہر رات ہم لوگ اس آگ کو دیکھتے ہیں میں نے کہا کہ میری بیوی تو نماز کی پابند اور روزہ دار تھی اس کی قبر میں آگ جلنے کی وجہ کیا ہے میں قبر پر گیا اور قبر کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چراغ قبر میں جل رہا ہے اور یہ بچہ اس میں کھیل رہا ہے اسی حالت میں میں نے آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تو نے صرف یہ بچہ ہمارے حوالہ کیا تھا وہ ہم نے تجھے دے دیا اگر اس کی ماں کو بھی ہمارے سپرد کر جاتا تو وہ بھی ہم تجھے واپس کر دیتے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک وہ تجھ سے اس سے زیادہ مشابہ ہے جتنا ایک گھوڑا دوسرے گھوڑے سے مشابہ ہوتا ہے۔

[عوارف المعارف]

پیارے دینی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ جب آپ سفر پر جائیں تو اپنے اہل و عیال اور مال و اسباب اللہ تعالیٰ کے سپرد کر جائیں اور جاتے وقت دُعا کریں کہ پروردگار تو میرے اہل و عیال اور مال و اسباب کی حفاظت فرما۔ خداوند قدوس ضرور حفاظت فرمائے گا۔

سفر سے جلدی لوٹنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رات میں منزل پر اُترو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

سید عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے سونا اور کھانا پینا

Marfat.com

سب کو روک دیتا ہے لہٰذا جب کام ہو جائے جلدی گھر کو واپس ہو۔

[مسلم شریف]

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز ادا کرتے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ کون و مکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کے لئے مسجد ہی میں بیٹھ جاتے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں امام الرسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا جب ہم مدینہ منورہ میں آ گئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو!

[بخاری شریف]

پیارے دینی بھائیو! جب آپ سفر سے واپس آئیں تو سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے دو رکعت نماز ادا کریں تا کہ ہمارا قدم سنت پر قائم و دائم رہے۔

عورت کا تنہا سفر کرنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن رات کی مسافت کا سفر اختیار کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی اختیار نہ کرے جب تک کہ اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو اور محرم کے بغیر کوئی عورت سفر پر نہ نکلے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں جنگ میں لکھا جا چکا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ جاؤ اور حج کرو۔

[ریاض الصالحین]

Marfat.com

میری مقدس بہنو! کسی بھی عورت کو جائز نہیں کہ بغیر محرم کے سفر کرے محرم وہ قریبی رشتہ دار ہے جس سے نکاح جائز نہیں مثلاً بھائی، باپ، بیٹا، وغیرہ۔ لہٰذا جب آپ سفر کو جائیں تو کسی محرم کے ساتھ جائیں چاہے وہ حج جیسا مقدس سفر ہی کیوں نہ ہو بعض عورتیں بغیر محرم کے حج کرنے کے لئے جاتی ہیں یہ ناجائز اور گناہ ہے۔

میری پیاری بہنو! ایسا ماحول بن گیا ہے کہ شوہر گھر میں رہتا ہیں اور بیوی لندن، پیرس کا سفر کرتی ہے مسلم خواتین کو چاہئے کہ ہرگز ہرگز تنہا سفر نہ کریں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکم عدولی نہ کریں ورنہ حسرت کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آج کے اس ماحول میں خواتین تنہا سفر کرنا فیشن سمجھتی ہیں یہ ان کی کج فہمی ہے پارکوں اور تفریح گاہوں میں بے نقاب گھومتی پھرتی ہیں اور منچلے نوجوان جملے کستے ہیں۔ میری پیاری بہنو! آپ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قائم رہیں بلاضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں اور جائیں تو کسی محرم کے ساتھ جائیں۔

سفر کس لئے کرے

پیارے دینی بھائیو! جہاں تک ہو سکے سفر نفس کی پیروی کے لئے نہ کرے بلکہ خداوند تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کرے ہمیشہ باوضو رہے اور اپنے وظائف کو ترک نہ کرے مناسب یہ ہے کہ سفر ادائے حج کے لئے کرے، کافروں سے جہاد کے لئے کرے، مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے کرے، طلب علم کے لئے کرے، کسی ولی اللہ کے مزار مقدس کی زیارت کے لئے یا کسب حلال کے لئے کرے اس کے علاوہ گناہوں کے کاموں کے لئے سفر نہ کرے۔

[کشف المحجوب]

سامانِ سفر

پیارے دینی بھائیو! سفر کی حالت میں گدڑی، جاءنماز، لوٹا، جوتیاں اور عصا ضرور رکھنا چاہئے تاکہ گدڑی کو اوڑھیں اور مصلّے پر نماز پڑھیں، لوٹے سے طہارت اور وضو کریں اور عصا (لاٹھی) سے مضر چیزوں کو دفع کریں۔ لاٹھی کے فوائد اور بھی ہیں اور وضو کے بعد جوتیاں پہن کر جانماز تک آسکے اس کے علاوہ دوسری چیزوں کو بھی سنت کی ادائیگی کے لئے

Marfat.com

ساتھ میں رکھ سکتے ہیں مثلاً کنگھی، ناخن تراش، سرمہ دانی اس کے علاوہ دوسری ضرورت کی چیز رکھ سکتے ہیں۔

[کشف المحجوب]

علم کی تلاش میں سفر کرنا

علم کی تلاش میں سفر کرنا ضروری ہے کیونکہ علم حاصل کرنا ضروری ہے حدیث مبارکہ میں ہے جو شخص تلاش علم میں گھر سے نکلتا ہے وہ واپس آنے تک خدائے تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ اس طالب علم کے پاؤں کے نیچے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں سلف صالحین میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جنہوں نے ایک حدیث کے لئے لمبا لمبا سفر کیا ہے حضرت شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو شخص شام سے یمن تک کا سفر کرے صرف ایک کلمہ سیکھنے کے لئے جو دین کے لئے فائدہ مند ہو تو اس کا سفر کرنا ضائع نہ ہوگا (یعنی اسکو اجر عظیم ملے گا) اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے سفر اس علم کی تلاش کے لئے ہو جو توشۂ آخرت کا ذریعہ ہو۔

[کیمیائے سعادت]

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کا سفر

لوگوں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ بکری کا بچہ پیٹھ پر اٹھائے جا رہے ہیں دریافت کیا گیا آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں آپ نے فرمایا فلاں گاؤں جا رہا ہوں کہ وہاں خوراک سستے داموں میں ملتی ہے لوگوں نے کہا آپ بھی اس مقصد کے لئے سفر کرنا درست جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جہاں روزگاری زیادہ ہو وہاں دین سلامت رہتا ہے اور دل کو فراغت حاصل ہوتی ہے اور حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستور تھا کہ آپ برابر سفر کرتے رہتے آپ ایک شہر میں چالیس روز سے زیادہ قیام نہیں فرماتے تھے۔

[کیمیائے سعادت]

چار رکعت نماز سفر سے قبل پڑھے

سفر پر روانہ ہونے سے پہلے دو نمازیں ادا کرے ایک تو نمازِ استخارہ سفر اختیار کرنے

Marfat.com

سے پہلے ادا کرے۔ دوسری نماز سفر پر روانہ ہوتے وقت چار رکعت ادا کرے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا سفر کا خیال ہے اور میں نے وصیت لکھی ہے میں وہ وصیت باپ یا بھائی یا بیٹے کے سپرد کروں؟ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سفر کو روانہ ہوتا ہے اور چار رکعت نماز کو اپنا خلیفہ بناتا ہے تو خداوند قدوس کے نزدیک اس سے بہتر کوئی پسندیدہ عمل نہیں جبکہ وہ سفر کے لئے سامان باندھ چکا ہو اور اس نماز کے بعد یہ دُعا کرے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَتَقَرَّبُ بِھِنَّ اِلَیْکَ فَاخْلُفْنِیْ خَلِیْفَۃً فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَ ھِیَ خَلِیْفَۃٌ فِیْ اَھْلِہٖ وَ مَالِہٖ وَ دَارَتْ حَوْلَ دَارَہٗ حَتّٰی یَرْجِعَ فِیْ اَھْلِہٖ"۔

اے اللہ میں تیرا قرب چاہتا ہوں اس چار رکعت نماز کے ساتھ پس نائب بنا تو ان کو میرے اہل میں میرے مال میں اور یہ چار رکعتیں اس کے اہل اور اس کے مال میں اس کا نائب بنی رہتی ہیں اور اس کے واپس آنے تک اس کے گرد گھومتی رہتی ہیں۔

[کیمیائے سعادت]

حالت سفر میں موت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مدنی شخص کا مدینہ منورہ ہی میں انتقال ہوگیا۔ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازے کی نماز پڑھائی پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کاش یہ شخص اپنی جائے پیدائش کے بجائے کہیں اور فوت ہوتا؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اس میں کیا مصلحت ہے؟ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا ہے تو جائے پیدائش سے اس مقام تک جہاں اس نے وفات پایا وہ تمام حصہ جنت میں شمار ہوتا ہے۔

[عوارف المعارف]

Marfat.com

قدرت الٰہی کا مشاہدہ

پیارے دینی بھائیو! جب آپ سفر کریں تو دنیا کے عجائبات کو دیکھ کر خدائے تعالیٰ کی قدرت کو یاد کریں کہ اس مالک دوجہاں نے کیسی کیسی چیزیں پیدا فرمائی ہیں کوئی اونچی عمارت دیکھیں کوئی اونچا پہاڑ دیکھیں یا کوئی خوبصورت پارک خوبصورت باغات دیکھیں تو خداوند قدوس کی کاریگری کو یاد کریں کہ خالق کائنات نے کائنات میں انسان کے لئے کیسی کیسی نعمتیں اور خوبصورت چیزیں پیدا فرمائیں ہیں۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صوفیاء کرام سے خطاب کیا کرتے تھے کہ جب جاڑے نکل جائیں اور بہار کا موسم آجائے اور درختوں پر نئے پتے نکل آئیں تو اس وقت سیر وسفر بہت اچھا ہے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

برگِ درختاں سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

عارف باللہ کے لئے درخت کے سبھی ہری پتی اللہ تبارک وتعالیٰ کی معرفت کا بحر ذخار ہے۔ انسان جب اس میں غور وفکر کرتا ہے تو دنیا کے پیدا کرنے والے کا علم حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو مسافر محبوب ہیں

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو مسافر سب سے زیادہ محبوب ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ کون سے مسافر ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے دین کی حفاظت کے لئے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں وہ سب قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اکٹھے ہوں گے۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے ایک جنگل میں قیام کیا اور گیارہ دن تک کچھ نہیں کھایا آخر کار نفس نے مجھے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ جنگل کی سبزی میری طرف بڑھ کر آرہی ہے یہ دیکھتے ہی وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ سبزہ واپس ہوگیا تھا کسی نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سبزی سے مدد حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوگیا تھا (یعنی نفس چاہتا تھا کہ اس کو کھا کر بھوک مٹاؤں)

Marfat.com

حقیقت میں یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے دین کی حفاظت کے لئے اِدھر اُدھر دنیا میں بھاگتے پھرتے ہیں اور ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔

[عوارف المعارف]

اہل وعیال کے لئے تحفہ لانا سنت ہے

پیارے دینی بھائیو! جب آپ سفر سے واپس آئیں تو کسی کو بھیج کر یا کسی ذریعہ سے خبر دے دیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا ہی کیا کرتے تھے دو آدمیوں نے اس کی خلاف ورزی کی اور اچانک اپنے گھر میں داخل ہوئے تو دونوں نے اپنے گھروں میں ایسی ناپسندیدہ چیز دیکھی جس سے ان کو کافی دکھ ہوا اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

اپنے اہل وعیال کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لانا سنت مؤکدہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کچھ بھی ساتھ نہ لائے تو تھیلے میں پتھر ہی ڈال کر لائے یہ ایک سنت کی تاکید کی مثال ہے۔

[کیمیائے سعادت]

پیارے دینی بھائیو! آپ اس سنت پر عمل کریں جب سفر سے واپس آئیں تو بال بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لائیں اس سے گھر والے خوش ہو جائیں گے اور محبت بڑھے گی اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عمل بھی ہو جائے گا۔

عبداللہ ابن عمر کی یار سائی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے آپ کو خط دیا کہ فلاں آدمی کو دے دینا آپ نے وہ خط لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں نے سواری والے سے یہ شرط نہیں کی ہے آپ کا ایسا کرنا کمال تقویٰ کی وجہ سے تھا۔

پیارے دینی بھائیو! سواری پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالیں اور جو شخص سواری پر طاقت سے زیادہ بوجھ لادے گا اور بلا وجہ مارے گا کل قیامت میں وہ سواری سوار سے جھگڑے گی۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

سنیچر اور جمعرات کا سفر مبارک ہے

پیارے دینی بھائیو! جب آپ سفر کریں تو سنت کے مطابق کریں سفر جمعرات کے دن صبح کے وقت شروع کریں کیونکہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر جمعرات کے دن شروع کرتے تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو آدمی سفر پر جانا چاہے یا کسی سے کوئی مقصد حاصل کرنا چاہے تو چاہئے کہ وہ صبح کے وقت کرے، کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: " اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا یَوْمَ السَّبْتِ " اے اللہ میری امت کے لئے ہفتے کے دن صبح کے وقت میں برکتیں عطا فرما۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ سنیچر اور جمعرات کے دن صبح کے وقت سفر کرنا مبارک ہے۔

[کیمیائے سعادت]

پہلے ساتھی پھر سفر

سفر میں مستحب یہ ہے کہ مسافر سفر کا ساتھی تلاش کرے وہ ایسا ہو کہ نیک کام میں اس کا مددگار رہو جیسا کہ کہا گیا ہے پہلے ساتھی تلاش کرو پھر سفر کرو "اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ" حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے اور اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

شیخ عبداللہ مروزی علیہ الرحمہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بار ابوعلی الرباطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے ہمسفر بنے تو شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں امیر بنوں یا آپ بنیں گے حضرت ابوعلی الرباطی نے کہا کہ آپ امیر ہیں چنانچہ شیخ عبداللہ اپنا اور ابوعلی علیہ الرحمہ کا سامان کمر پر لادے چلتے رہے اسی حالتِ سفر میں ایک رات بارش ہوگئی چنانچہ شیخ عبداللہ مروزی علیہ الرحمہ تمام رات شیخ ابوعلی علیہ الرحمہ کے سرہانے کھڑے رہے ان کو بارش سے بچانے کے لئے اپنی کملی سے ڈھانکے رہے اور جب ابوعلی علیہ الرحمہ ان کو روکتے تو وہ فرماتے کیا میں تمہارا امیر نہیں ہوں کیا تم پر میری اطاعت واجب نہیں۔

[عوارف المعارف]

پیارے دینی بھائیو! امیر بننے کا مطلب ہے دوسروں کی خدمت کرنا دیکھا آپ نے

Marfat.com

ایک بزرگ امیر بننے کے بعد اپنے ساتھی کی خدمت ایک خادم کی طرح کرتے رہے لیکن آج اگر کسی قوم کا کوئی عہدہ مل جاتا ہے تو قوم کی خدمت کرنے کے بجائے خود کو مخدوم الوقت سمجھتے ہیں دوسروں کو خدمت کرنا تو دور کی بات سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتے ہیں ایسے لوگوں کو ان بزرگوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

الوداع کرنا مستحب ہے

سفر کے موقع پر اپنے بھائیوں کو رخصت کرنا مستحب ہے اور ان کے حق میں دُعاء کرنا چاہئے کہ کسی بزرگ کا ارشاد ہے کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ تک گیا پھر جب میں ان سے جدا ہونے لگا تو وہ مجھے چھوڑنے کے لئے دور تک آئے اور کہا کہ میں نے رسولِ خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے کہا کہ اے فرزند! بلاشبہ جب کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کی امانت میں دے دیا جاتا ہے تو وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے اور میں تیرا دین تیری امانت اور تیرے عمل کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

[عوارف المعارف]

مسافر کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے

پیارے دینی بھائیو! جب کوئی مسلمان بھائی سفر کے لئے جائے تو اس کے حق میں دُعائے خیر کریں اور اس کو اللہ کے سپرد کردیں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سفر اختیار کرے تو تم کو چاہئے کہ اپنے بھائی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے کہ اللہ عزوجل شانہٗ ان دُعاؤں میں برکت عطا فرماتا ہے جو اس (مسافر) کے حق میں کرتے ہیں رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی کو رخصت فرماتے تو ارشاد فرماتے! اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرے لئے زادراہ بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو جس طرف توجہ کرے اس میں خیر عطا فرمائے۔

Marfat.com

فرشتے دُعاء کرتے ہیں

بعض اکابرین سلف فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل شانہٗ سفر کرنے والوں پر فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے جو ان کے سفر کے مقصد پر نظر رکھتے ہیں ہر مسافر کو اس کی نیت کے مطابق اجر عطا فرماتا ہے جس کا مقصد دنیا ہوتی ہے اسے دنیا ملتی ہے اس کی آخرت گھٹا دی جاتی ہے اور دنیا کی خواہش اور لالچ اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور جس کا مقصد آخرت ہوتا ہے اسے بصیرت ملتی ہے اس کے لئے عبرت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتے اس کی مغفرت اور کامیابی کے لئے دعاء کرتے ہیں۔

[احیاء العلوم]

سفر میں لاٹھی ساتھ رکھنا سنت ہے

سفر میں لاٹھی ساتھ رکھنا چاہئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عصا (لاٹھی) ساتھ رکھنا انبیاء کریم علیہم السلام کی سنت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ لاٹھی ساتھ رکھنے کے بہت سے فوائد ہیں کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ نیک لوگوں کی عادت ہے، موذی جانوروں کو مارنے کے لئے ہتھیار ہے، کمزور کا سہارا ہے۔ منافقوں کو ذلیل کرنے والی ہے، نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہے، جس مومن کے پاس لاٹھی ہوتی ہے شیطان اس سے بھاگتا ہے منافق اور بدکار اس سے ڈرتا ہے نماز کے وقت سترہ[1] بن جاتی ہے۔ تھک جانے پر اس سے سہارا لیا جاتا ہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے فرمایا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے درختوں کے پتے جھاڑتا ہوں اس کے علاوہ دوسری ضرورتیں پوری کرتا ہوں۔

[غنیۃ الطالبین]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ سفر میں لاٹھی ساتھ رکھیں تاکہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت بھی ادا ہو جائے اور اس سے دوسرے فائدے بھی حاصل کئے جائیں لیکن آج کے نوجوان اس سنت کا مذاق اڑاتے ہیں اور لاٹھی لے کر چلنے والے کو بڑے میاں، بڈھے میاں،

---

[1] سترہ: وہ چیز ہے جس کو نمازی سامنے رکھتا ہے تاکہ گزرنے والے کو انتظار نہ کرنا پڑے۔ آسی۔

Marfat.com

انکل جی اور دوسرے تحقیر آمیز لفظوں سے مخاطب کرتے ہیں آج کا ماحول ایسا بن چکا ہے کہ سنت پر عمل کرنا تو دور کی بات سنت پر عمل کرنے والے کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔
[معاذ اللہ]

میرے استاذ محترم حضرت مولانا جمال الدین قادری صاحب قبلہ کانکی دیناجپوری جو فارسی زبان کے ماہر ہیں انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ بیٹا! کسی بوڑھے کی توہین نہ کرنا بڑوں کا ادب کرنا کسی کے بڑھاپے کا مذاق نہ اڑانا کیونکہ ہر انسان کو بوڑھا ہونا ہے پھر انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک شخص جس کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھک گئی تھی لاٹھی کا سہارا لے کر چل رہے تھے ایک نوجوان سامنے سے آیا اور کہنے لگا بوڑھے میاں آپ نے یہ کمان کتنے میں خریدی ہے اس نے ہانپتے ہوئے جواب دیا، بیٹا قیمت مت پوچھو یہ کمان تمہیں بھی مفت ملنے والی ہے (یعنی تمہیں بڑھاپا آئے گا) اس کے بعد میرے استاذ محترم نے یہ کہا شعر کہا

جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

سفر میں دوست کی مدد کرنا

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل بندے کی مدد فرماتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص سواری پر آیا وہ دائیں بائیں نظر دوڑانے لگا سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس سفر کا سامان زیادہ ہو وہ اس کے حوالے کردے جس کے پاس سامان نہیں۔
[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں دوست کی مدد کرنا چاہئے اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو اسے تنہا نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ اس مصیبت کو دور کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ بہت زیادہ اجر وثواب کا کام ہے۔

اپنے لئے دُعاء کرنے کو کہنا سنت ہے

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دی اور فرمایا ہمیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات سے میں اس قدر خوش ہوا کہ اگر دنیا کی ساری چیزیں مل جاتیں تو میں خوش نہ ہوتا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین دُعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں مظلوم کی دُعا مسافر کی دُعا اور بیٹے کے خلاف باپ کی دُعا۔

[ترمذی]

سفر میں کیا پڑھے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ وصیت فرمائیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تقویٰ اختیار کرو اور بلند جگہ چڑھتے وقت اللہ اکبر کہو جب وہ شخص چلا گیا تو سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! اس کے لئے سفر کی دوری کو لپیٹ دے اور اس کا سفر آسان کر دے۔

[ترمذی]

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی وادی کے اوپر چڑھتے تو نہایت بلند آواز سے "لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر" کہتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنے نفس سے نرمی برتو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے وہ تمہارے ساتھ ہے بے شک وہ سننے والا اور قریب ہے۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! جب آپ سفر کریں تو اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر کرتے رہیں فضول باتوں اور قصہ کہانیوں سے گریز کریں بلکہ درود شریف اور "لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر" پڑھتے رہیں سنت پر بھی عمل ہو جائے گا اور آپ کی مشکلات بھی آسان ہو جائیں گی اور آپ کا سفر بھی ذکر الٰہی میں گزر جائے گا۔

Marfat.com

سواری پر سوار ہوتے ہوقت کی دُعا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر پر جانے کے لئے سواری پر تشریف فرما ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہہ کر یہ دُعا پڑھتے "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"

[ریاض الصالحین]

سفر کے متعلق چند ضروری مسائل

- عورت بغیر شوہر یا محرم کے تین دن یا زیادہ کا سفر نہ کرے کیونکہ عورت کا تنہا سفر کرنا جائز نہیں۔
- سفر کے لئے والدین سے اجازت لے۔
- علم دین کے لئے سفر کیا اور والدین سے اجازت نہ لی تو کوئی حرج نہیں یہ نافرمانی نہیں کہلائے گی۔
- سفر میں جائے نماز، لوٹا، مسواک، لاٹھی، کنگھی، ناخن تراش ساتھ رکھے تا کہ سنت پر عمل کر سکے۔
- مسافر پر نمازِ قصر ہے یعنی ظہر کی چار رکعت فرض میں صرف دو رکعت پڑھے۔ عصر کی فرض نماز میں دو رکعت پڑھے اور عشاء کی فرض نماز میں چار رکعت کی جگہ دو رکعت اور تین رکعت وتر واجب بھی پڑھے۔
- مسافر نماز مغرب اور نماز فجر اور وتر میں قصر نہیں کرے گا۔
- مسافر نے اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کیا تو اب وہ مسافر نہ رہا اب اس پر قصر نہیں۔
- کام پورا ہو جانے کے بعد فوراً گھر واپس ہو جائیں۔
- سفر میں دوستوں اور ساتھیوں کی مدد کریں۔

Marfat.com

● رخصت ہوتے وقت گھر والوں اور مال واسباب کو اللہ کے سپرد کریں۔

حالتِ سفر میں اپنے لئے اور مسلمان کے لئے دُعاء کرتے رہیں کیونکہ مسافر کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کی خاطر سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

□□

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغَبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

نکاح کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً۔

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں، دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۴ ع ۱۲]

اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نکاح نہ کرو اور اگر بیویوں کو برابر نہ رکھ پاؤ گے تو ایک ہی شادی کرو جس طرح سے انسانی زندگی کے لئے کھانا پینا ضروری ہے اسی طرح نسل کی بقا کے لئے نکاح ضروری ہے۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے اسے مباح کیا ہے لیکن شہوت کے لئے نہیں بلکہ شہوت کو نکاح کے لئے پیدا کیا ہے تا کہ لوگ نکاح کریں اور دین کی راہ پر چلنے والے پیدا ہوں اور راہِ دین پر چلیں اور اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت کریں۔

نکاح کرنا نفل عبادت سے بہتر

پیارے دینی بھائیو! جتنے آدمی زیادہ ہوتے ہیں اللہ عزوجل شانہٗ کے بندے بڑھتے ہیں اور سید الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت زیادہ ہوتی ہے اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نکاح کرو تا کہ تم زیادہ ہو کہ قیامت کے دن تمہارے سبب سے اور پیغمبروں کی امت پر فخر کروں گا حتی کہ اس حمل کے سبب بھی فخر کروں گا جو اپنی ماں کے پیٹ

Marfat.com

سے گر جائے جو شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ اولاد بڑھے اور خداوند قدوس کی بندگی کرے تو اس کے لئے بڑا ثواب ہے اسی لئے باپ کا بڑا درجہ ہے اور استاد کا حق اس سے بھی زیادہ ہے کیونکہ باپ پیدائش کا سبب ہے اور استاد راہ پہنچاننے کا ذریعہ ہے اسی لئے بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ نکاح کرنا نفل عبادات میں مشغول رہنے سے بہتر ہے۔

[کیمیائے سعادت]

میرا نکاح کردو

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اسلاف کرام بے نکاح رہنے سے نفرت رکھتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو بیویاں طاعون میں انتقال کر گئیں اور خود ان کو طاعون ہوا تو انہوں نے فرمایا میرے مرنے سے پہلے میرا نکاح کر دو میں نہیں چاہتا کہ بغیر بیوی کے مروں۔ نکاح کرنے میں دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اولاد ہونے پر امتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کثرت ہوگی اس کے سبب آپ فخر کریں گے اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بانجھ عورت کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا کہ اس کو اولاد نہیں ہوتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر گھر میں کھجور کی چٹائی بچھی ہو تو بانجھ عورت سے بہتر ہے۔ عورت بدصورت جننے والی خوبصورت بانجھ عورت سے بہتر ہے۔

[کیمیائے سعادت]

نکاح سنت ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نکاح میری سنت ہے۔ پس میری سنت پر جس نے عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ پس تم لوگ نکاح کرو تا کہ میں تم سے امت کو زیادہ کرنے والا بنوں۔

شیخ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں بہت سی بیویاں رکھنا دنیاداری نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں بہت زیادہ زاہد تھے۔ چار بیویاں اور سترہ لونڈیاں رکھتے تھے۔

[عوارف المعارف]

Marfat.com

ستر رکعت سے بہتر

سیدنا حضرت یحیٰ بن زکریا علیہ السلام نے محض سنت کی اتباع کے لئے نکاح کرلیا تھا انہوں نے بیوی سے قربت نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر اتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اوران کی اولاد ہوگی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شادی شدہ شخص کی ایک رکعت نماز غیر شادی شدہ شخص کی ستر رکعتوں سے بہتر ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ میری عمر میں اگر دس دن بھی باقی رہ جائیں تب بھی مجھے یہ پسند ہے کہ میں نکاح کروں اور اللہ تعالیٰ سے غیر شادی شدہ حالت میں نہ ملوں۔

[عوارف المعارف]

شرم گاہ کی حفاظت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچی رکھتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو استطاعت مالی نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو محبت کرنے والوں کے لئے نکاح سے اچھی کوئی چیز نہیں۔

[ابن ماجه]

نیک بیوی

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا ایک سامان ہے اور دنیا کے سامان میں نیک عورت سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ہم کیا اختیار کریں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم نے فرمایا شکر گزار دل ذکر کرنے والی زبان اور نیک بیوی جو آخرت کے کاموں پر تمہاری مدد کرے اختیار کرو۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا مومن اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد جو اپنے لئے بہتر چیز تلاش کرے وہ نیک بیوی ہے کہ اگر اسے حکم دے تو اطاعت کرے اس کی جانب دیکھے تو خوش ہوا کرے اگر وہ کسی بات کے کرنے پر قسم کھالے تو اسے پوری کردے اگر شوہر کہیں چلا جائے تو اس کی غیر موجودگی میں اپنی جان و مال کی نگہبانی کرے۔

[ابن ماجه]

ایک بزرگ نے فوراً نکاح کیا

ایک بزرگ نکاح کرنے میں عذر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ پیاس کے مارے بے تاب ہیں۔ لڑکوں کا ایک گروہ ان کے ہاتھوں میں چاندی سونے کے کٹورے ہیں اور لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ اس بزرگ نے بھی پانی مانگا انہیں کسی لڑکے نے نہ دیا اور کہا ہم میں کوئی تیرا بیٹا نہیں ہے وہ بزرگ جب خواب سے بیدار ہوئے تو اسی وقت نکاح کیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نکاح کیا اس نے اپنے آدھے دین کو حفاظت میں لے لیا۔

[کیمیائے سعادت]

عورت کے لئے ثواب ہی ثواب

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی ایک عورت جس کا نام حولا تھا، نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میرا شوہر فلاں شخص ہے۔ میں ہر رات عطر لگا کر اور سنگھار کر کے شب زفاف کی دلہن کی طرح ہو جاتی ہوں۔ جب وہ آکر اپنے بستر میں لیٹ جاتا ہے تو میں اس کے لحاف میں گھس جاتی ہوں۔ ان کاموں سے میرا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے مگر میرا شوہر میری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا بیٹھ جاؤ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں اسی درمیان آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا یہ خوشبو کیسی ہے؟ کیا حولا آئی ہے؟ پھر حولا نے اپنا قصہ عرض

Marfat.com

کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جا اس کی بات سن اور اس کا حکم مان! حولا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں ایسا ہی کروں گی مجھے اس کا کیا ثواب ملے گا؟ آپ نے جواب دیا جو عورت اپنے شوہر کی آراستگی اور درستی کے لئے کوئی چیز اٹھا رکھتی ہے تو اس کے عوض اس کو ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور جو حاملہ عورت حمل کی تکلیف کو برداشت کرتی ہے اس کے لئے رات کو قیام کرنے کا اور دن کو روزہ رکھنے کا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب پیدائش کے وقت درد شروع ہوتا ہے تو ہر دور کے بدلے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب بچہ ماں کے پستان سے دودھ کی چسکی لیتا ہے تو ہر چسکی کے عوض اس عورت کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب عورت اپنے بچہ کا دودھ چھڑاتی ہے تو آسمان سے ندا آتی ہے کہ اے عورت تو[1] نے ماضی کے سب کام پورے کر دیئے اب جو زمانہ باقی ہے اس کا کام شروع کر!

[غنية الطالبين]

شادی شدہ مردوں کا ثواب

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مردوں کے ثواب کا کیا حال ہے؟ یہ سوال سن کر آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا جو مرد اپنی بیوی کا ہاتھ اس کو بہلانے کے لئے پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک نیکی عطا فرماتا ہے جب مرد پیار سے گلے میں ہاتھ ڈالتا ہے اس کے حق میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ عورت کے ساتھ مباشرت کرتا ہے تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جاتا ہے اور جب غسل [جنابت] کرتا ہے تو بدن کے جس بال سے پانی گزرتا ہے اس کے ہر بال کے عوض اس کو ایک نیکی دی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور غسل [جنابت] کے عوض جو کچھ ثواب اس کو دیا جائے گا وہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوگا۔ اللہ عزوجل شانہٗ اس پر فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے

---

[1] یعنی پچھلی زندگی کے سارے گناہ معاف ہو گئے اب از سرِ نو زندگی شروع کر۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

میرے بندے کو دیکھو کہ اس سرد رات میں غسل جنابت کے لئے اٹھا ہے اسے میرے پروردگار ہونے کا یقین ہے۔ تم بھی اس بات پر گواہ رہنا کہ میں نے اس کو بخش دیا۔
[غنیته الطالبین]

عورت کے لئے بہشت کے ستر دروازے

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سنا کہ جو عورت اپنے شوہر کی فرماں برداری کرتی ہے وہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگی اور جس عورت کا شوہر اس کو بستر پر طلب کرے اور وہ نہ آئے تو اس کی تمام کی ہوئی نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں وہ ایسی صاف ہو جاتی ہیں جیسے سانپ کینچلی اتارنے کے بعد۔ اگر عورت مر جائے اور اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر عورت سے اس کا شوہر راضی ہو تو اس کے لئے بہشت کے ستر درجے قائم ہوتے ہیں۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تنبیہ میں لکھا دیکھا ہے جو رات اپنے شوہر سے ترش روئی سے پیش آئے اور اس کی طرف نہ دیکھے تو اس کے اعمال نامہ میں آسمان کے تاروں کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ پھر فرمایا اگر شوہر کے ناک کے ایک نتھنے سے خون جاری ہو اور دوسرے سے بدبودار پانی اور عورت اسے زبان سے صاف کرے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں ہوتا اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کو حکم فرماتے کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔
[انیس الارواح]

نیک بیوی سے بہتر کوئی نعمت نہیں

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تمہاری دنیا سے تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے میرا محبوب کیا ہے۔ عورت، خوشبو، اور نماز۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت گھر کی غم خواری کرتی ہے کھانا پکانا برتن دھونا جھاڑو مارنا ایسے کاموں کو انجام دیتی ہے اگر مرد یہ کام کرنے لگے تو علم و عمل اور کثرتِ عبادت سے محروم رہے گا۔

Marfat.com

اس لئے دین کی راہ میں عورت اپنے شوہر کے لئے یار و مددگار ہوتی ہے۔ حضرت ابوسلیمان درانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ نیک عورت امور دنیا سے نہیں بلکہ اسباب آخرت سے ہے۔ تجھے فارغ البال رکھتی ہے تا کہ تو آخرت کے کاموں میں مشغول رہے۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان کے بعد نیک عورت سے بہتر کوئی نعمت نہیں۔

[کیمیائے سعادت]

وہ جنتی ہے

آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنی بیوی کی بد خوئی اور اذیت پر صبر کرے گا وہ جنتی ہے۔

[طبرانی]

روایت ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ آئے۔ آپ نے ان کی ضیافت کی اس کی وجہ سے آپ بار بار گھر میں آتے جاتے رہے۔ آپ کی بیوی برابر آپ کو ستا رہی تھی۔ آپ خاموشی کے ساتھ برداشت کرتے رہے۔ آپ کے مہمان صورتِ حال سے آگاہ تھے لیکن ادب کی وجہ سے دریافت نہیں کرتے تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام صورتِ حال سمجھ گئے اور مہمانوں سے فرمایا کہ تعجب نہ کرو اس لئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ الٰہی جو عذاب مجھ پر آخرت میں کرے وہ دنیا ہی میں مجھے دینا۔ مجھے حکم ہوا اے یونس علیہ السلام تیرا عذاب فلاں شخص کی بیٹی ہے۔ اس سے نکاح کر لے پس میں نے اس سے نکاح کر لیا اب اس کے ہاتھوں مجھ پر جو عذاب ہو رہا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو لیکن میں اس پر صابر ہوں۔

[عوارف المعارف]

ہزاروں شہیدوں کا ثواب

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے مردوں میں بہترین مرد وہ ہے جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور میری امت کی عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہے۔ ایسی عورت کو رات دن ہزاروں شہیدوں کا

Marfat.com

ثواب ملتا ہے۔ان عورتوں میں سے ہر عورت جنت کی حورعین پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہے جیسی فضیلت تم میں سے ادنیٰ مرد پر میری ہے۔امت کی عورتوں میں وہ عورت سب سے بہتر ہے جو اپنے شوہر کی خواہش کے مطابق فرماں برداری کرتی ہے۔گناہ کے کاموں کے سوا میری امت کے مردوں میں بہتر وہ مرد ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اس طرح مہربانی سے پیش آتا ہے جس طرح ایک ماں اپنے بچے کے ساتھ ایسے مرد کے لئے ہر رات دن سو شہیدوں کا ثواب ہے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ کہ عورت کو ہزار شہیدوں کا ثواب اور مرد کو سو شہید کا ثواب۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم کو نہیں معلوم کہ اجر وثواب میں عورت مرد سے بڑھ کر اور افضل ہے۔جنت میں اللہ تعالیٰ مرد کے درجات میں اضافہ اس لئے فرمائے گا کہ اس کی بیوی اس سے خوش ہے اور اس کے لئے دعا کرتی ہے کیا تم کو نہیں معلوم کہ عورت کے لئے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ شوہر کی نافرمانی ہے۔

[غنیته الطالبین]

ایک بزرگ کا واقعہ

ایک بزرگ تھے۔ان کی بیوی فوت ہوگئی۔دوسرے نکاح کے لئے لوگ بضد ہوگئے مگر وہ راضی نہ ہوئے اور فرمایا تنہائی میں یکسوئی بہت ہے اور ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور مردوں کا ایک گروہ آگے پیچھے اترتا ہے اور ہوا میں جاتا ہے۔جب ان کے پاس آئے تو ایک نے کہا کہ کیا یہ وہی مرد بدبخت ہے دوسرے نے کہا ہاں یہ وہی مرد بدبخت ہے۔ان سب کے بعد ایک لڑکا آیا ان سے پوچھا کہ ان لوگوں نے بدبخت کس کو کہا۔اس نے کہا تم ہی کو تو کہا ہے اس لئے کہ پہلے تمہارے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ آسمان پر لے جاتے تھے اب نہ معلوم تم نے کیا کیا ہے کہ ایک ہفتہ ہوا کہ تمہیں مجاہدین کے زمرے سے نکال دیا گیا ہے۔وہ بزرگ جب بیدار ہوئے تو فوراً نکاح کیا تا کہ پھر مجاہدین میں داخل ہو جائیں۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

راز کی بات

اپنی بیوی سے جماع کرنے کی حالت وکیفیت کا کسی سے تذکرہ کرنا جائز نہیں یہ رذالت اور چھچھوراپن ہے۔ عقلاً اور شرعاً بھی برا ہے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو بیوی سے جماع کرتا ہے اور دروازہ بند کر لیتا ہے اور اپنے اوپر پردہ ڈال لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پردے میں چھپ جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے لوگ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو اپنے اس فعل کو لوگوں میں بیان کرتا پھرے کہ میں نے ایسا کیا ویسا کیا۔ یہ سن کر لوگ خاموش ہوگئے اس کے بعد آپ نے عورتوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جو [اس راز] کو بیان کرتی پھرے۔ عورتیں خاموش رہیں لیکن ایک نوجوان عورت نے زانو کے بل کھڑے ہوکر اور آگے بڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ایسی باتیں مرد بھی کرتے ہیں اور عورتیں بھی کرتی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو مرد یا عورتیں ایسی باتیں کرتی ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک شیطان ایک شیطانیہ سے کسی گلی میں ملا اور اس سے جماع کیا اور لوگ ان کو دیکھتے رہے۔

[غنیته الطالبین]

جہاد کے برابر

حضرت ثابت بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے عورتوں نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عورتوں کی طرف سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا مرد بزرگی میں بڑھ گئے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا اجر پا گئے۔ ہم عورتوں کے لئے کسی ایسے عمل کا تذکرہ نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے عمل کی برابری کر سکیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا گھر میں بیٹھ کر تم میں سے ہر ایک کا کام کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے

Marfat.com

عمل کے برابر ہے۔

[غنیته الطالبین]

بہترین شوہر اور بہترین بیوی

بہترین شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی خوش خلقی اور حسن سلوک سے پیش آئے۔

☆ بہترین بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کی فرماں برداری کو اپنا فرضِ منصبی سمجھے۔

☆ بہترین شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔

☆ بہترین بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے۔

☆ بہترین شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک رکھے۔

☆ بہترین بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتی رہے۔

☆ بہترین شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کے علاوہ غیر عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔

☆ بہترین بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کی آمدنی سے زیادہ مطالبہ نہ کرے۔

☆ بہترین شوہر وہ ہے جو اپنی بیوی کو دینداری کی ترغیب دے۔

☆ بہترین بیوی وہ ہے جو شوہر کی مصیبت میں وفاداری کا ثبوت دے۔

☆ بہترین شوہر وہ ہے جو بیوی کے رنج و غم میں دل جوئی کرے۔

☆ بہترین بیوی وہ ہے جو پردے میں رہ کر شوہر کے ناموس کی حفاظت کرے۔

☆ بہترین شوہر وہ ہے جو بیوی کی بدکلامی پر صبر کرے۔

☆ بہترین بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر کی زیادتی پر صبر کرے۔

☆ بہترین شوہر وہ ہے جو بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھ کر معمولی غلطیوں کو معاف کرے۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ

موت کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔ اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۰ ع ۱۲]

پیارے دینی بھائیو! بلاشبہ اگر کوئی ذات باقی رہنے والی ہے تو وہ خالقِ کائنات کی ذات ہے ورنہ ہر ایک کے لئے موت لازم ہے۔ قرآن مقدس میں رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات جو عظمت و بزرگی والا ہے'' ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد ربانی ہے ''ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اس دنیا کو دیکھیں تو ہر معاملہ میں اختلاف نظر آرہا ہے لیکن موت میں کسی کا اختلاف نہیں۔ موت کے متعلق ہندو سے دریافت کریں یا یہودی سے، عیسائی سے پوچھیں یا مجوسی سے یا اس سے سوال کریں جس کے دل میں ایمان کا نور روشن ہو یا اس سے سوال کریں جس کا دل نور ایمان سے خالی ہو ہر ایک کا یہی جواب ہوگا کہ ایک دن سب کو مرنا ہے''۔

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج ہماری کل تمہاری باری ہے

Marfat.com

ہوشیار شخص

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانو! جو کوئی اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آخر ایک دن مرنا ہے اور قبر میں سونا ہے، منکر نکیر کے سوالات اور قیامت برحق ہے پھر جنت میں جانا ہوگا یا دوزخ میں۔ ایسا شخص موت کو کبھی نہیں بھولے گا اور اگر دانش مند ہے تو ہمیشہ سفر آخرت کی تیار میں لگا رہے گا اور دوسری کسی چیز سے واسطہ نہیں رکھے گا۔ آقائے دو جہاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوشیار ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کو روکا اور ایسا عمل کیا جو مرنے کے بعد کام آئے۔

[کیمیائے سعادت]

موت کو یاد کرو شہادت کا درجہ پاؤ گے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کوئی شخص ایسا بھی ہے جس کو [بغیر شہادت کے] شہیدوں کا درجہ ملے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جو شخص دن بھر میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرے۔ [اسے یہ درجہ ملے گا]

موت کی یاد زاہد بنا دیتی ہے

روایت ہے کہ حضور اکرم سیاح لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک قبیلہ پر ہوا جو اونچی آواز سے ہنس رہے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم اپنی مجلس میں اس چیز کا ذکر کرو جو ساری لذتوں کا مٹا دیتی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ موت ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا موت کو اکثر یاد کر کہ وہ تجھے دنیا میں زاہد بنا دے گی اور تیرے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

موت کو یاد کرنا رات کے قیام سے بہتر ہے

سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے موت کو یاد کرنا رات دن کے قیام اور عبادتِ فاضلہ [یعنی نفلی عبادت] سے بہتر ہے۔

زاہدوں میں سب سے زیادہ اچھا زاہد وہ ہے جو موت کو یاد رکھے اور ہمیشہ موت کے شغل میں رہے۔ ایسا زاہد اپنی قبر میں بہشت کا سبزہ زار دیکھے گا۔

اس کے بعد خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے جو حضرت آدم علیہ السلام کو یاد کرے اور صلوٰۃ اللہ علیہ تین بار کہے خداوند قدوس اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور ان کے پڑوس میں ہوگا اور جو حضرت داؤد علیہ السلام کو یاد کرے اور تین مرتبہ صلوٰۃ اللہ علیہ کہے بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا اور جو انبیاء کرام علیہم السلام کو یاد کرے اللہ عزوجل شانہٗ اس پر دوزخ کی آگ حرام کرے گا۔

[هشت بهشت]

موت سے چھٹکارہ نہیں

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ایک شخص گھبرایا ہوا آیا اور کہنے لگا حضور! ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھے سرزمینِ ہند پہنچا دے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہاں سے کیوں جانا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا ابھی ابھی میں نے ملک الموت کو دیکھا ہے جو مجھے گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔ حضور میری خیر نہیں۔ مجھے ابھی ہند پہنچا دیجئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا ہوا اس کو فوراً ہند چھوڑ آئی۔ تھوڑی دیر کے بعد ملک الموت حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے! خدا کا مجھے حکم تھا کہ اس شخص کی جان سرزمینِ ہند میں قبض کروں میں حیران تھا کہ اس کی جان ہند میں قبض کرنے کو فرمایا گیا ہے اور یہ یہاں آپ کے پاس کھڑا ہے۔ میں اسی حیرانی میں تھا کہ خود ہی اس نے ہند جانے کی تمنا ظاہر کر دی۔ چنانچہ وہ جس وقت سرزمین ہند میں اترا اس کا وقت آچکا تھا اسی وقت میں نے وہاں اس کی جان قبض کر لی۔

[مثنوی شریف]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! موت سے بھاگنا مشکل ہے جہاں پہنچو گے یہ آجائے گی اور جس کی موت جہاں لکھی ہوئی ہے وہیں ہوگی۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ ایک شاعر کہتا ہے:

دو چیز آنکہ کشد زور زور
یکے آب ودانہ دیگر خاکِ گور

یعنی دو چیزیں انسان کو بہت جلد کھینچتی ہیں۔ ایک تو رزق اور دوسری چیز قبر کی مٹی کہ جہاں موت لکھی ہوتی ہے۔ انسان وہیں پہنچ جاتا ہے۔

بڑا دانش مند کون

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں دس اشخاص کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انصار کی جماعت میں سے ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا دانش مند کون ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دین اور دنیا کی بزرگی حاصل کیے ہوئے ہیں۔

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی راحت چھین لی ہے۔ ایک موت کی یاد نے، دوسرے اللہ عزوجل شانہٗ کے روبرو کھڑا ہونے کے اندیشہ نے۔

موت کا ذکر

شہنشاہِ کونین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واعظ کو نصیحت کرنے کے لئے موت کا ذکر کافی ہے۔ سید عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کسی شخص کی تعریف کر رہے تھے۔ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ موت کا ذکر اس کے دل پر کیا اثر کرتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا موت کی بات تو ہم نے اس کے منہ سے کبھی نہیں سنی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا پھر تو تم اس کو جیسا نیک سمجھتے ہو وہ ویسا نہیں ہے۔ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اگر چرندے جانور موت کا وہ احوال جانتے جو تم جانتے ہو تو ہرگز چکنا

Marfat.com

گوشت کسی انسان کے کھانے میں نہیں آتا یعنی سب جانور فکر سے دبلے ہو جاتے۔

[کیمیائے سعادت]

موت کی تکلیف

ایک صاحب اکثر مریضوں سے موت کی سختی کے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے جب وہ خود مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو لوگوں نے ان سے موت کی شدت کے بارے میں سوال کیا وہ کہنے لگے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آسمان اور زمین مل گئے ہیں اور میری روح سوئی کے ناکے سے نکل رہی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر موت کی تکلیف کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو سب پہاڑ پگھل جائیں۔[اللہ اکبر]

[مکاشفته القلوب]

پسینہ کس لئے آرہا ہے

رحمت دو عالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مریض کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کس حال میں ہے اور پسینہ اسے کس لئے آرہا ہے۔ موت کی تکلیف، درد اور شدت کی وجہ سے پسینہ آرہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو جہاد پر ابھارتے اور فرماتے اگر تم جہاد میں شامل نہ ہوگے تب بھی ضرور مرنا ہے۔ خدا کی قسم مجھے تلوار کے ایک ہزار وار بستر پر مرنے سے زیادہ آسان نظر آتے ہیں۔

امام اوزاعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ مردہ قبر سے اٹھنے کے وقت تک موت کی سختی کو محسوس کرتا رہے گا[یعنی مرنے کے بعد سے قیامت کے روز اٹھنے تک اسے موت کی تکلیف کا احساس ہوتا رہے گا]

مرنے سے ڈرنا

پیارے دینی بھائیو! موت سے کسی فرد کو چھٹکارہ نہیں ہے پھر بھی انسان موت سے ڈرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے دنیا آباد کر لی ہے اور آخرت ویران کر لی لیکن جنہوں نے دنیا ترک کر کے آخرت بسالی وہ موت سے نہیں ڈرتے۔

Marfat.com

سلیمان بن عبدالمالک نے ایک بار حضرت ابو حازم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ ہم مرنے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا اس لئے کہ تم نے دنیا آباد کرلی اور عاقبت برباد کرڈالی۔ پس آبادی سے نکل کر ویرانے کو جانے پر کس کا دل چاہتا ہے۔ سلیمان نے پھر پوچھا کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے پیش ہونے کی کیا صورت ہوگی؟ تو آپ نے جواب دیا کہ نیک آدمی تو یوں پیش ہوگا جیسے کوئی گم شدہ آدمی گھر لوٹے اور گھر والوں سے خوشی خوشی ملے اور برے آدمی کی مثال یوں ہوگی جیسے کوئی بھاگا ہوا غلام پکڑا جائے اور اسے اس کے مالک کے سامنے پیش کیا جائے اور وہ لرزتا، کانپتا اور ڈرتا ہوا پیش ہو۔

[روض الفائق]

مسافر کی طرح رہو

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خاتم النبین حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو اور تندرستی کی حالت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے [نیک اعمال کا] سامان اختیار کرو۔

[بخاری]

موت کو یاد کرو دل نرم ہوگا

ایک عورت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کہا کہ میرا دل بہت سخت ہے۔ نرم کرنے کی کیا ترکیب کروں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تو موت کو کثرت سے یاد کر تیرا دل نرم ہو جائے گا۔ چنانچہ اس عورت نے اس بات پر عمل کیا تو اس کا دل نرم ہو گیا پھر اس عورت نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی کہ ہر رات علماء کرام کو جمع کرتے وہ حضرات قیامت اور موت کے احوال بیان کرتے تو تمام لوگ اس قدر روتے جس طرح ماتم

Marfat.com

کرنے والے روتے ہیں اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی ہر مجلس میں صرف موت، دوزخ اور آخرت ہی کی بات کیا کرتے تھے۔

موت کو بھول جانے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے

حضرت ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے گھر میں ایک قبر کھود لی تھی اور ہر روز کئی مرتبہ اس میں جا کر لیٹتے تھے تا کہ موت کا خیال دل میں تازہ رہے ان کا قول تھا کہ اگر ایک دن میں ایک لمحہ کے لئے بھی موت کو بھول جاؤں تو میرا دل سیاہ ہو جائے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا تم موت کو کثرت سے یاد کرو اس کے دو فائدے ہیں اگر تم تکلیف میں مبتلا ہو تو موت کی یاد سے تم کو تسلی ہو گی اور موت کا ذکر تمہارے آرام کو تلخ کرے گا۔

[کیمیائے سعادت]

عبرت حاصل کرو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے دیوانو! بزرگوں نے فرمایا ہے "فَاِنَّ السَّعِیْدَ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ" یعنی نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ پاؤں، آنکھ، انگلیوں اور زبان اور دوسرے اعضاء کا خیال کرے یہ تمام اعضاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے اور تھوڑے دنوں میں یہ بدن زمین کے کیڑوں کی غذا بن جائے گا پھر تم اپنی صورت کا خیال کرو جو قبر میں ہو گی۔ ایک سڑا گلا ہوا مردار بن جائے گی۔ اس طرح کے خیالات دل میں لاؤ تا کہ دل موت سے خبردار رہے تا کہ گناہوں سے بچے یوں سرسری طور پر موت کو یاد کرنا کچھ اثر نہیں کرتا انسان ہمیشہ دیکھتا ہے کہ لوگ جنازے لے جا رہے ہیں اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ اس قسم کے نظارے ہمیشہ ہوتے رہیں گے لیکن خود کو کبھی مردہ کی حالت میں خیال نہیں کرتا جو بات دیکھی نہیں جاتی ہے وہ کبھی خیال میں نہیں آتی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سچ بتا! کیا یہ موت ہمارے لئے نہیں لکھی ہے یہ اور جنازہ جو لوگ جا رہے ہیں سچ بتا کیا یہ مسافر نہیں ہیں جو پھر جلد ہی لوٹ آئیں گے لوگ ان کو مٹی میں دفن کر کے ان کی میراث [جائیداد] کھاتے ہیں اور اپنے

Marfat.com

حال سے غافل رہتے ہیں۔

لمبی زندگی

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے بارے میں کسی چیز سے اتنا اندیشہ مجھے نہیں ہے جتنا میں تمہاری ان دو خصلتوں سے ڈرتا ہوں کہ تم لالچ کی پیروی کرو گے اور لمبی زندگی کی امید رکھو گے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز اتنی خریدی کہ ایک ماہ تک کام آئے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا تو ارشاد فرمایا اے اسامہ! ادھار کی زندگی پر بڑا بھروسہ رکھتا ہے۔ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب میں آنکھ بند کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ آنکھ کھولنے سے پہلے موت آجائے گی اور جو لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں سمجھتا ہوں کہ ابھی موت آجائے گی اور وہ حلق میں رہ جائے گا۔ اے لوگو! اگر عقل رکھتے ہو تو خود کو مردہ سمجھو۔ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ آکر رہے گی اور اس سے نہ بچو گے۔

[کیمیائے سعادت]

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

موت کا پیغام

ایک دن ملک الموت حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا تم ملاقات کے لئے آئے ہو یا روح قبض کرنے؟ ملک الموت نے کہا صرف ملاقات کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب میری موت قریب آئے اور تم روح قبض کرنے کے لئے آنے والے ہو تو پہلے مجھے آگاہ کر دینا۔ ملک الموت نے کہا بہتر۔ میں آنے سے پہلے دو تین قاصد بھیج دوں گا جب حضرت یعقوب علیہ السلام کا آخری وقت آیا اور ملک الموت روح قبض کرنے کو پہنچے تو آپ نے فرمایا تم نے وعدہ کیا تھا کہ آنے سے پہلے قاصد بھیجو گے۔ ملک الموت نے کہا میں نے ایسا ہی کیا ہے۔ پہلے آپ کے کالے بال سفید ہوئے یہ پہلا قاصد تھا پھر بدن کی

Marfat.com

طاقت وتوانائی ختم ہوئی یہ دوسرا قاصد تھا اور بعد میں آپ کا بدن جھک گیا یہ تیسرا قاصد تھا۔ اے یعقوب [علیہ السلام] ہر انسان کے پاس میرے تین قاصد آتے ہیں۔

ہر بال میں موت

سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میت کے بالوں میں سے ایک بال زمین آسمان میں رہنے والوں پر رکھ دیا جائے تو سب مر جائیں کیونکہ میت کے ہر ایک بال میں موت ہوتی ہے اور موت جب کسی چیز پر طاری ہوتی ہے تو وہ چیز فنا ہو جاتی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام پر موت آسان ہے

روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے خلیل! تم نے موت کو کیسا پایا؟ انہوں نے عرض کیا جیسے سیخ کو گیلی اون میں ڈال کر کھینچا جائے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ہم نے تمہارے لئے موت کو بہت آسان کر دیا ہے۔

مروی ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ [علیہ السلام] تم نے موت کو کیسا پایا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا جیسے چڑیا جال میں پھنس جاتی ہے اور وہ مرتی نہیں بلکہ راحت طلب کرتی ہے اور نہ رہائی پاتی ہے کہ اڑ جائے۔ [یہی حال نزع کے وقت انسان کا ہوتا ہے] دوسری روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں نے ایسا درد محسوس کیا جیسے زندہ بکری کی کھال قصائی اتار رہا ہو۔

روایت ہے کہ وصال کے وقت تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پانی کا پیالہ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں اپنا دست [ہاتھ] مبارک ڈال کر پیشانی پر ملتے تھے اور فرماتے تھے اے اللہ! عزوجل شانہٗ مجھ پر موت کی سختیوں کو آسان فرما اور حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھڑی رو رہی تھیں۔ ہائے میرے ابا کی تکلیف! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تیرے باپ پر آج کے بعد کوئی دکھ نہیں ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہمیں موت کی شدت کے متعلق بتایئے! حضرت کعب نے کہا امیر المومنین! موت ایسی ٹہنی کی طرح ہے جس میں

Marfat.com

بہت زیادہ کانٹے ہوں اور وہ انسان کے جسم میں داخل ہوگئی ہو اور اس کے ہر ہر کانٹے نے ہر رگ میں جگہ پکڑ لی ہو اور پھر اسے ایک آدمی انتہائی سختی سے کھینچے تو کچھ باہر آجائے اور باقی جسم میں رہ جائے۔

پیارے دینی بھائیو! یہ احوال تو ان مقدس ہستیوں کے تھے جن کے لئے موت کی سختی آسان کردی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دوست اور محبوب ہیں۔ ہم جو گناہوں سے آلودہ ہیں ہماری کیا حالت ہوگی ہمارے لئے تو موت کی سختی ان اللہ والوں سے زیادہ ہوگی۔ اے اللہ! ہم سبھوں پر موت کی سختی کو آسان فرما اور ہم سبھوں کا ایمان پر خاتمہ فرما۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھتے ہی بے ہوش ہوگئے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے کہا کیا تم مجھے اپنی وہ صورت دکھا سکتے ہو جس میں تم گنہ گاروں کی روح قبض کرنے جاتے ہو؟ ملک الموت نے کہا آپ میں دیکھنے کی تاب نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا میں دیکھ لوں گا۔ چنانچہ ملک الموت نے کہا تھوڑی دیر توجہ دوسری طرف کیجئے۔ جب آپ نے کچھ دیر کے بعد دیکھا تو ایک کالا آدمی جس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے، کالے کپڑے پہنے ہوئے اور اس کے منہ اور نتھنوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور دھواں اٹھ رہا تھا۔ سامنے نظر آیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر بے ہوش ہوگئے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو دیکھا کہ ملک الموت سابقہ شکل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا فاسق وفاجر کے لئے موت کی اور کوئی سختی نہ ہو تب بھی صرف تمہاری صورت دیکھنا ہی ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

[مکاشفته القلوب]

عبرت آموز واقعہ

ایک دن کسی بادشاہ نے سواری کے ارادہ سے لباس پہننا چاہا نوکروں نے طرح طرح کے لباس حاضر کئے۔ اس نے سب سے بہتر لباس پہنا اور بہت سے گھوڑے حاضر کئے گئے ان میں سے بہتر گھوڑا سواری کے لئے منتخب کیا اس پر سوار ہوکر بڑی شان وشوکت سے باہر نکلا۔ فخر کے باعث کسی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ اسی درمیان ملک الموت نے میلے

Marfat.com

لباس والے فقیر کی صورت میں اس کو سلام کیا۔ بادشاہ نے جواب نہیں دیا۔ اس فقیر نے لگام پکڑ لی بادشاہ نے کہا اے فقیر لگام چھوڑ دے شاید تجھے معلوم نہیں کہ میں بادشاہ ہوں۔ فقیر نے کہا مجھے تجھ سے کام ہے بادشاہ نے کہا اچھا ٹھہر میں گھوڑے سے نیچے اتر آؤں۔ فقیر نے کہا کہ اترنے کی فرصت نہیں ہے۔ اس وقت کام چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے تنگ آ کر کہا بتا کیا کام ہے؟ فقیر نے بادشاہ کے کان میں کہا کہ میں ملک الموت ہوں اس لئے آیا ہوں کہ تیری روح قبض کروں! یہ سنتے ہی بادشاہ کا رنگ اڑ گیا اور بات کرنے کی بھی طاقت نہ رہی۔ بمشکل کہا مجھے اتنی فرصت دے دو کہ میں گھر جا کر ان سے رخصت ہولوں ملک الموت نے کہا یہ ممکن نہیں پھر ملک الموت نے روح قبض کر لی اور بادشاہ مردہ ہو کر گھوڑے سے گر پڑا۔

مومن کہتا ہے مرحبا مرحبا

ملک الموت نے راستے میں ایک مومن کو دیکھا اور کہا مجھے تم سے ایک راز کی بات کہنی ہے۔ پوچھا وہ کیا ہے۔ کہا کہ میں ملک الموت ہوں۔ اس نے جواب دیا مرحبا مرحبا میں تو بہت دنوں سے تمہارے انتظار میں تھا۔ مجھے تمہارا آنا بہت عزیز ہے، لو میری جان حاضر ہے قبض کر لو۔ ملک الموت نے کہا کہ اگر تم کو کچھ کام ہے تو پہلے اس کو کر لو۔ مرد مومن نے جواب دیا کہ مجھے اپنے پروردگار کے دیکھنے سے زیادہ کوئی ضروری کام نہیں ہے۔ تب ملک الموت نے کہا اچھا جس حالت میں تمہاری مرضی ہو اس حالت میں تمہاری روح قبض کرو۔ مرد مومن نے جواب دیا ذرا ٹھہر جاؤ وضو کر کے نماز پڑھتا ہوں تم سجدے کی حالت میں روح قبض کر لینا۔ چنانچہ ملک الموت نے ایسا ہی کیا۔ سبحان اللہ!۔

[کیمیائے سعادت]

مردہ زندہ ہو گیا

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا گزر کسی قبرستان پر ہوا ان کی دعاء سے اللہ تعالیٰ نے ایک مردہ کو زندہ کر دیا وہ اٹھا اور بولا اے لوگو! مجھ سے کیا چاہتے ہو میری موت کو پچاس سال گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک جاں کنی کی سختی مجھے یاد ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی مومن کے مرتبہ میں کچھ باقی رہ جاتا ہے

Marfat.com

جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہ کرسکا تو اللہ تبارک وتعالیٰ سکرات موت کو اس پر سخت فرما دیتا ہے تا کہ وہ اس طرح ان درجات کو حاصل کرے اور اگر کسی کافر نے نیکی کی تو اس کی جزا میں سکرات اس پر آسان کر دیتا ہے تا کہ اس کا کچھ حق خداوند قدوس کے ذمہ نہ رہے۔

زندہ کون مردہ کون؟

اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اور اللہ عزوجل شانہٗ کا ذکر نہ کرنے والا زندہ اور مردہ کی مثال ہے یعنی جو ذکر خداوندی کرتا رہتا ہے وہ تو زندہ ہے اور جو غافل ہے وہ مردہ ہے۔ جو انسان خدا کی یاد کو بھول چکا ہے خواہ وہ چلتا پھرتا اور کھاتا پیتا نظر آئے پھر بھی وہ مردہ ہے اور جس انسان نے خدا کی یاد اور محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دل کی دنیا سجائی اور کثرتِ ذکر سے دل کو روشن کرتا رہا وہ جہاں کہیں بھی نظر آئے زندہ ہے۔ غافل بازار میں بھی مردہ ہے اور ذاکر مزار میں رہ کر بھی زندہ ہے۔

ذکر سے دل جس کا تابندہ نہیں
لاکھ زندہ ہو مگر زندہ نہیں

[فلسفۂ موت وحیات]

محافظ فرشتے

جب کوئی انسان مرتا ہے تو مرنے سے پہلے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو دیکھتا ہے اگر وہ آدمی نیک ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر دے تو نے ہمیں بہت سی اچھی مجلسوں میں بٹھایا اور بہت ہی نیک کام لکھنے کو دیئے اور اگر مرنے والا گنہ گار ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر نہ دے تو نے بہت ہی بری مجلسوں میں ہمیں بٹھایا اور فحش کلام سننے پر مجبور کیا اللہ تعالیٰ تجھے بہتر جزا نہ دے۔ اس وقت انسان کی آنکھ کھلی کی کھلی رہ جاتی ہے اور وہ کسی چیز کو نہیں دیکھ پاتا سوائے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے۔

[مکاشفته القلوب]

Marfat.com

پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو

امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو! [۱] جوانی کو بڑھاپے سے پہلے [۲] تندرستی کو بیماری سے پہلے [۳] مالداری کو مفلسی سے پہلے [۴] اطمینان کو پریشانی سے پہلے [۵] زندگی کو موت سے پہلے۔

عمر کا آخری میدان

حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی آخری عمر میں بہت عبادت کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ عبادت میں کچھ کمی کر دیں تو کیا مضائقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا جب گھوڑے کو لڑائی میں جانا ہو تو وہ اپنا تمام زور لگا دیتا ہے اسی طرح یہ وقت میری عمر کا آخری میدان ہے قیامت قریب ہے اپنی عبادت میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

[کیمیائے سعادت]

حساب سے پہلے حساب کرو

پیارے بھائیو! ہم کبھی تنہائی میں بیٹھ کر اپنے برے اعمال کا حساب تو لگائیں حساب قبر اور حساب حشر سے پہلے اپنے برے اعمال کا حساب کریں۔ اگر ہماری عمر کے تیس برس گزر چکے ہیں تو تیس برس کے دس ہزار آٹھ سو [۱۰۸۰۰] دن ہوتے ہیں۔ اگر ہم سے ایک دن میں دس گناہ بھی سرزد ہوئے ہوں گے تو تیس برس کے ایک لاکھ آٹھ ہزار گناہ ہوئے حالانکہ ہم سے ایک دن میں سینکڑوں گناہ بھی ہو جاتے ہیں۔ ایک ایک گناہ پر قبر اور دوزخ کے وہ زہریلے اور خطرناک سانپ بچھو ڈسیں گے جو اتنے زہریلے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر ڈنک مار دے تو اس کے اثر سے ہزار برس زمین میں سبزہ نہ اگے گا۔ منکر نکیر کے وہ بھاری بھاری آتشیں گُرز کہ ایک گُرز بھی کسی پہاڑ پر مار دیا جائے تو پہاڑ جل کر راکھ ہو جائے۔ دوزخ کی وہ گرمی کہ اگر سوئی کے ناکہ کے برابر دنیا میں چھوڑ دی جائے تو تمام دنیا والے گرمی کی وجہ سے مر جائیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر کسی نے قصداً ایک وقت کی نماز چھوڑ دی ہو تو ایک نماز چھوڑنے کے عوض اسّی حُقبہ دوزخ میں رہنا ہوگا اور ایک حقبہ اسّی برس کا ہوتا ہے گویا کہ ایک نماز چھوڑنے کے عوض چھ ہزار چار سو برس تک جہنم میں رہنا ہوگا۔

Marfat.com

دنیا کی حقیقت

ایک مرتبہ کسی شخص نے خواب میں وحشت ناک منظر دیکھا جس سے وہ شخص خوفزدہ ہوکر اپنے پیرومرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوااور اپنا ڈراؤنا خواب بیان کر کے اس کی تعبیر پوچھی اور خواب کا حال یوں بیان کیا کہ میں ایک نہایت ہی ہرے بھرے جنگل سے گزر رہا ہوں اچانک میں نے دیکھا کہ ایک شیر میرے پیچھے چلا آرہا ہے میں نے اپنی حفاظت کے لئے تیز دوڑنا شروع کیا۔ شیر نے میرا پیچھا کیا۔ دوڑتے دوڑتے میں تھک کر چلنے سے مجبور ہوگیا۔ اسی دوران مجھے سامنے ایک گڑھا نظر آیا میں نے گڑھے میں کود جانے کا ارادہ کیا تاکہ شیر کے حملے سے بچ سکوں لیکن جوں ہی میں نے گڑھے کے اندر دیکھا کہ اس گڑھے میں ایک لمبا چوڑا خطرناک اژدہا منہ پھیلائے بیٹھا ہے۔ یہ حال دیکھ کر کہ میرے پیچھے شیر اور سامنے گڑھا، اس میں خطرناک اژدہا اور چلنے کی طاقت نہیں۔ میرے ہوش وحواس قابو سے باہر ہونے لگے۔ اچانک میری نظر ایک درخت پر پڑی جو گڑھے کے بالکل قریب تھا اور شاخیں اس کے اوپر جھکی ہوئی تھیں میں شاخ پکڑ کر لٹک گیا اور سوچنے لگا کہ شیر اور اژدہے سے محفوظ ہوگیا لیکن میں نے دیکھا کہ جس شاخ کو پکڑ کر میں پناہ لئے ہوئے تھا اسی ٹہنی کو دو چوہے جس میں ایک کالے رنگ کا اور دوسرا سفید تھا جڑ سے کاٹ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد میں اسی خوف میں گھرا ہوا تھا کہ اتفاق سے اسی درخت پر مجھ کو شہد کا ایک چھتہ نظر آیا اس میں سے ایک قطرہ زبان پر لگایا اس کا ذائقہ بہت ہی لذیذ محسوس ہوا پھر میں شہد چاٹنے میں ایسا منہمک ہوا کہ مجھے شیر اور اژدہے کا خیال نہ رہا اور نہ ہی چوہوں کا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ اچانک ٹہنی جڑ سے کٹ گئی اور شیر نے مجھے چیر پھاڑ کر گڑھے میں پھینک دیا۔

پیرومرشد اس خواب کو سن کر فرمانے لگے اے مرید! تیرا یہ خواب کوئی افسانہ نہیں بلکہ ایک سچی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے ایک خواب کے ذریعہ دنیا کی حقیقت سے آگاہ فرمایا ہے۔ غور سے سن! جنگل سے مراد دنیا ہے اور شیر تیری موت ہے کہ اس سے آدمی چھٹکارہ نہیں پاتا۔ اژدہا تیرے بداعمال ہیں جو قبر میں ڈسیں گے اور ٹہنی تیری عمر ہے۔ دو چوہے

Marfat.com

رات اور دن ہیں جو تیری عمر کی ٹہنی کو کاٹ رہے ہیں۔ سفید چوہا دن اور کالا چوہا رات ہے اور شہد کا چھتہ دنیا کی شہوات اور خواہشات ہیں جس میں انسان مشغول ہو کر موت قبر اور سزا سب کو بھول جاتا ہے۔

[مخزن اخلاق]

پیارے دینی بھائیو! اس واقعہ سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ موت ہمارے پیچھے ہے اور عذاب قبر ہمارے سامنے ہے لہٰذا ہر وقت موت، عذاب حشر، دوزخ، موت کی سختی کو یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتے رہیں۔

ملک فانی میں فنا ہر شئے کو ہے سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا علمی تجھے سمجھا چکے مان یا مت مان آخر موت ہے

انسانی کھوپڑی کی داستان

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک انسانی کھوپڑی کے قریب سے ہوا۔ آپ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا بحکم الٰہی مجھ سے بات کر۔ کھوپڑی بولی اے روح اللہ! میں فلاں زمانے کا بادشاہ تھا۔ ایک مرتبہ میں اپنے ملک میں تاج سر پر رکھے لشکر کے گھیرے میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا اچانک ملک الموت میرے سامنے آ گیا جسے دیکھ کر میرا ہر عضو معطل ہو گیا اور میری روح پرواز ہو گئی۔

جانکنی کے وقت کیا کرنا چاہئے

پیارے دینی بھائیو! روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا دارومدار ہے۔ شیطان لعین ایمان چھین لینے کی فکر میں رہتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس کا آخری کلام "لا الہ الا اللہ" ہو یعنی کلمہ طیبہ پڑھے وہ جنت میں داخل ہوا۔ جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں۔ جانکنی کی حالت میں اس کے پاس بلند آواز سے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھیں مگر اسے

Marfat.com

پڑھنے کا حکم نہ دیں جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں تا کہ اس کا آخری کلام "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہو۔ جانکنی کی سختی دیکھیں تو سورۂ یٰسین اور سورۂ رعد پڑھیں۔

جانکنی کے متعلق ضروری باتیں

- تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔
- اس وقت سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب ہے مثلاً لوبان وغیرہ سلگائیں۔

[عالمگیری]

- موت کے وقت حیض ونفاس والی اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں مگر جس کا حیض ونفاس منقطع ہو گیا ہو اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو نہ آنا چاہئے اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔
- اس وقت اس کے لئے دعاء خیر کرتے رہیں کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے فرشتے آمین کہتے ہیں۔
- جب روح نکل جائے تو آنکھ بند کرتے وقت یہ دعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ۔

[درمختار]

- مرتے وقت (معاذ اللہ) اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کیونکہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بیہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا ہو۔

[درمختار]

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلَاثَۃُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ.

جنازہ کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ۔
اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۰ ع ۱۷]

اس آیت کریمہ میں سید دوعالم حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیثِ مشہور سے ثابت ہے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

پیارے دینی بھائیو! جنازہ میں شرکت فرمائیں کیونکہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے اور جنازہ میں شرکت کرنا بڑی فضیلت کا باعث ہے اور بڑا اجر و ثواب ہے۔

جنازہ میں شریک ہونے کا ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھی گئی تو اس کے لئے ایک قیراط [کا ثواب] ہے اور جو دفن کرنے تک موجود رہا اس کے لئے دو قیراط ہیں، عرض کیا گیا قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی مثل۔

[مسلم]

Marfat.com

سفارش قبول کی جاتی ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس میت کی نماز جنازہ میں سو آدمی شریک ہوں اور سب کے سب اس کے لئے سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

[ریاض الصالحین]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ جنازہ میں شرکت کریں اور اپنے دینی مرحوم بھائی کے لئے دعا کریں تا کہ اللہ عزوجل شانہٗ اس کی مغفرت فرمادے اور اس طرح بھی ثواب لکھا جائے گا اور جنازہ میں شرکت کرنے کی سنت پر عمل بھی ہو جائے گا۔

جنازہ باعثِ عبرت ہے

جنازہ دیکھنے والوں کے لئے باعث عبرت ہے۔ اس میں عقل مندوں کے لئے یاددہانی ہے مگر نادان اس سے غافل ہی ہوتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ دوسرے کے جنازے دیکھتے رہیں گے اور یہ نہیں سمجھتے کہ انہیں بھی یقیناً ایک دن اسی طرح اٹھایا جائے گا۔

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھائی فوت ہوا تو آپ روتے ہوئے جنازہ میں نکلے اور فرمایا خدا کی قسم اس وقت تک میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوں گی جب تک کہ مجھے معلوم نہ ہو جائے کہ میرا ٹھکانہ کون سا ہے۔

تین خوف سے نجات

حضرت ابراہیم التیات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو مردہ پر رحم کا اظہار کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر تم میت کے بجائے اپنے آپ پر رحم کرتے تو تمہارے لئے بہتر تھا کیونکہ وہ تین خوف سے نجات پا گیا ہے۔ اس نے ملک الموت کا چہرہ دیکھ لیا ہے۔ موت کا مزہ چکھ چکا ہے اور خاتمہ کے خوف سے بے خوف ہو گیا ہے۔

ایک گنہ گار کا عجیب وغریب واقعہ

بصرہ کے قریب ایک آدمی جو گناہوں میں مشغول رہتا تھا مر گیا تو اس کی بیوی نے ایسا

Marfat.com

کوئی آدمی نہ پایا جو جنازہ اٹھانے میں اس کا ہاتھ بٹاتا کیونکہ اس کے ہمسائے اس کے کثرت گناہ کی وجہ سے کنارہ کش ہوگئے تھے۔ اس نے دو مزدور اجرت پر لئے جو اسے جنازہ گاہ میں لے گئے مگر کسی نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور اسے دفن کرنے کے لئے چلے۔ اس علاقہ کے نزدیک پہاڑ میں ایک بہت بڑا زاہد رہتا تھا۔ زاہد نے نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا تو شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ زاہد پہاڑ سے اترا ہے تا کہ فلاں شخص کی نماز جنازہ پڑھائے۔ شہر کے سب لوگ وہاں جمع ہوگئے اور انہوں نے زاہد کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی۔ لوگوں کو زاہد کے اس فعل سے سخت حیرت ہوئی زاہد نے کہا مجھ سے خواب میں کہا گیا کہ فلاں جگہ جاؤ وہاں تمہیں ایک جنازہ نظر آئے گا جس کے ساتھ صرف ایک عورت ہوگی تم اس شخص کی نماز جنازہ پڑھو کیونکہ اس کی بخشش ہوگئی ہے۔ زاہد نے اس عورت سے پوچھا اس کی بخشش کی کیا وجہ ہے؟ تو اس نے جواب دیا سارا دن تو شراب خانے میں گزرتا اور نشہ میں مست رہتا۔ صبح کے وقت جب ہوش آتا تو کپڑے بدل کر وضو کرتا اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھا کرتا تھا اور اس کے گھر ہمیشہ دو یتیم رہا کرتے تھے جن کے ساتھ وہ اولاد سے زیادہ مہربانی سے پیش آتا تھا اور رات کی تاریکی میں جب نشہ سے افاقہ پاتا تو روتا اور کہتا اے رب کریم! جہنم کے کونوں میں سے کون سے کونے کو میرے اس خبیث نفس سے تو پر کرے گا۔ زاہد یہ سنتے ہی لوٹ گیا اور اس کی بخشش کا راز کھل گیا۔

[مکاشفته القلوب]

ایک مسلمان کا دوسرے پر چار حق

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور اکرم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں۔ [۱] سلام کا جواب دینا [۲] دعوت قبول کرنا [۳] مر جائے تو جنازہ میں حاضر ہونا [۴] بیمار ہو تو عیادت کرنا۔

[ابن ماجه]

جنت واجب ہو جاتی ہے

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین

Marfat.com

حصوں میں تقسیم کر دیتے، پھر فرماتے کہ رسولِ اعظم سرورِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں اس کے لئے [واجب] ہو جاتی ہے۔

[ابوداؤد]

حضور انور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میت کو غسل دیا اور اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ چالیس مرتبہ اس کی بخشش فرماتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

آخرت کی پہلی منزل

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قبروں پر کھڑے ہوتے تو رویا کرتے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا کہ آپ جنت اور دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں اور نہیں روتے لیکن قبروں پر کیوں روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر صاحب قبر اس سے نجات پا لیتا ہے تو بعد کی منزلیں اس کے لئے آسان ہو جاتی ہیں اور اگر اس سے نجات نہیں پاتا تو بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوتی ہیں۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قبر انسان سے یہ کلام کرتی ہے کہ میں کیڑوں، تنہائی، غربت اور اندھیرے کا گھر ہوں میں نے تیرے لئے یہی کچھ تیار کیا ہے تو میرے لئے کیا تیار کر کے لایا ہے؟

[مکاشفتہ القلوب]

میّت کو نہلانے کا طریقہ

میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے۔ نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں۔ اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجاء کرائے پھر

Marfat.com

نماز کی طرح وضو کرائے یعنی منہ کہنیوں سمیت ہاتھ سر کا مسح پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر داہنے کروٹ پر لٹا کر اسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں وضو اور غسل کا اعادہ نہ کریں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔

کفن پہنانے کا طریقہ

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں۔ [۱] لفافہ [۲] ازار [۳] قمیض اور عورت کے لئے سنت پانچ کپڑے ہیں۔ [۱] لفافہ [۲] ازار [۳] قمیص [۴] اوڑھنی [۵] سینہ بند۔ پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پوچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں۔ سب سے پہلے لفافہ بچھائیں پھر ازار بچھائیں پھر قمیص بچھائیں پھر میت کو اس پر لٹائیں اور قمیص پہنائیں داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگائیں۔ ناک، ہاتھ، گھٹنے پر کافور لگائیں پھر ازار لپیٹیں۔ پہلے بائیں جانب سے پھر دائیں جانب سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھیں تاکہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

عورت کو قمیص پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینہ پر رہے پھر ازار اور لفافہ لپیٹیں پھر سب سے اوپر سینہ بند، پستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھیں۔

[عالمگیری]

جنازہ میں کندھا دینا عبادت ہے

پیارے دینی بھائیو! جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے بھائیوں کے جنازے میں کندھا دے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔ سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں اور یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ چلے تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو شخص جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی یقیناً مغفرت فرما دے گا۔

کفنی لکھنے کا فائدہ

ایک بزرگ نے بصرہ کے بازار میں ایک میت کو دیکھا جسے اٹھانے والے چار آدمیوں کے سوا کوئی اور اس کے ساتھ نہ تھا۔ یہ بزرگ حیران رہ گئے کہ اتنے بڑے شہر میں اس غریب کے جنازہ کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ بزرگ بھی ساتھ چل دیئے۔ قبرستان پہنچے تو اس کا جنازہ پڑھا گیا پھر اسے دفنایا گیا۔ اس بزرگ نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا بات ہے کوئی شخص اس کے جنازہ میں ساتھ نہ آیا۔ انہوں نے ایک عورت کی طرف اشارہ کیا جو قریب ہی کھڑی تھی کہ اس سے پوچھئے ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ چنانچہ وہ عورت کے پاس پہنچے عورت نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی پھر ہنسنے لگی۔ انہوں نے اس سے قصہ پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ یہ مرنے والا میرا بیٹا تھا اور بڑا ہی بدکار تھا۔ تین دن سے بیمار تھا رات اس نے مجھ سے کہا کہ ماں جب میں مر جاؤں تو کسی کو اطلاع نہ کرنا اس لئے کہ لوگ میرے مرنے سے خوش ہوں گے اور جنازہ کے لئے کوئی نہ آئے گا۔ ہاں میری انگوٹھی پر کلمہ شریف لکھوا کر میری انگلی میں پہنا دینا پھر اپنا پیر میرے گال پر رکھ کر کہنا یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم کی سزا ہے اور میرے دفنانے کے بعد میرے لئے دعاء کرنا اور یہ کہنا اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ چنانچہ میں نے وصیت کے مطابق سب کچھ کیا ہے اور اس وقت جب کہ میں نے دعا کہ تو مجھے اپنے بیٹے کی آواز سنائی دی کہ ماں! میں اپنے رحیم وکریم رب کے پاس پہنچ گیا ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہو گیا ہے۔ یہ سن کر میں ہنس پڑی۔

[روح البیان]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! میت کے کفن پر کلمہ شریف لکھنا اور میت کے لئے دعا کرنا بڑا مفید ہے پھر جو لوگ کفن پر کلمہ شریف لکھنے کو جائز نہیں سمجھتے وہ گویا نہیں چاہتے کہ میت کی بخشش ہو۔ ہمیں چاہئے کہ کفن میں کلمہ شریف لکھیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

بسم اللہ شریف لکھنے کی فضیلت

شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی طرف طاق کھود کر اس میں رکھیں۔ کفن میں عہد نامہ لکھنا جائز ہے اور اس سے مغفرت کی امید ہے۔ میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی تو انتقال کے بعد وصیت کے مطابق سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انہیں خواب میں دیکھا حال پوچھا تو کہا جب مجھے قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے تو فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھا تو کہا کہ تو عذاب سے بچ گیا۔

پیارے دینی بھائیو! اس کو اس طرح بھی لکھ سکتے ہیں کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف اور سینہ پر کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھیں مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ ایک نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ خبر پہنچی تھی اور کسی نے نہ پڑھی تو سبھی گنہ گار ہوئے۔ نماز جنازہ کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ نماز جنازہ کے لئے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے گا تو ادا ہو جائے گی۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور باندھ لے اور ثناء پڑھے:

"سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے۔ بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ دعاء پڑھے جو حدیثوں

Marfat.com

میں آئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مِنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ۔

ترجمہ:

اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے وفات دے اسے ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔

[ابن ماجه]

اگر میت نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعاء پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا" اور اگر میت لڑکی ہو تو اَجْعَلْھَا اور شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے۔

ترجمہ:

اے اللہ! اس کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعۃ کر دے۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں

"بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور ایک روایت میں "بسم اللہ" کے بعد "فی سبیل اللہ" بھی آیا ہے۔

میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کریں۔ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں اور نہ کھولی گئی تو بھی حرج نہیں۔ تختے لگانے کے بعد مٹی دی

Marfat.com

جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" دوسری بار "وفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ" اور تیسری بار "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى" مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورہ بقرہ کا اول وآخر پڑھیں۔ سرہانے کی طرف الم سے مُفْلِحُونَ تک اور پائنتی کی طرف اٰمَنَ الرَّسُولُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن مقدس اور میت کے لئے دعاء واستغفار کریں اور یہ دعاء کریں کہ قبر کے سوالات میں ثابت قدم رہے۔

قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا منع ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جوتے پہن کر قبرستان میں چلتے دیکھا تو فرمایا جوتے اتار دے۔ نہ قبر والے کو تو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

اوّل اور آخر قبر ہے

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بار جنازے کی نماز پڑھی جب لوگ جنازے سے فارغ ہو گئے اور قبر درست کر چکے تو آپ اس قبر پر بیٹھ کر بہت روئے پھر آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ اے لوگو! سنو! اول اور آخر قبر ہے۔ دنیا کے آخر قبر ہے اور آخرت کے اول قبر ہے۔ پھر تم ایسے عالم سے کیوں نہیں ڈرتے جس کے اول قبر ہے اور جب اول وآخر تمہارا یہ ہے تو اے غافلو! اول وآخر کو درست کر لو۔ آپ کے اس وعظ سے لوگ بہت متاثر ہوئے اور سب رونے لگے۔

[سچی حکایات]

پیارے دینی بھائیو! انسان کو چاہئے کہ منزل قبر کو ہر وقت یاد رکھے اور ایسے کام کرے جن کی وجہ سے قبر میں آرام ملے اور جب قبرستان جائے تو اس سے عبرت حاصل کرے۔ وہاں پہنچ کر دنیا کی باتیں نہ کرے جیسے کہ آج کل قبرستان میں بھی لوگ تجارت وکاروبار کی باتیں کرتے ہیں۔

Marfat.com

آبادی قبرستان کی

ایک گھوڑ سوار نے جاتے ہوئے ایک شخص سے پوچھا بھئی! آبادی یہاں سے کتنی دور ہے؟ اس شخص نے جواب دیا آپ اپنی دائیں طرف دیکھئے سامنے آبادی نظر آرہی ہے۔ گھوڑ سوار نے ادھر دیکھا تو اسے ایک قبرستان نظر آیا اس نے دل میں سوچا کہ یہ شخص یا تو دیوانہ ہے یا کوئی مرد کامل۔ پھر اس نے اس سے کہا کہ بھائی میں نے آبادی کا پوچھا ہے اور تم قبرستان بتا رہے ہو۔ اس نے جواب دیا میں نے اس لئے بتایا کہ ہر جگہ سے لوگوں کو یہاں آتے دیکھا ہے اور یہاں سے کسی کو کہیں جاتے نہیں دیکھا اور آبادی کہتے ہی اس مقام کو ہیں جہاں دور دور سے لوگ آئیں وہاں سے پھر ویرانے کو نہ جائیں۔ میری نظر میں تو یہی آبادی ہے۔

[روض الفائق]

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

[فاضل بریلوی]

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رَأَیْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوْبًا الصَّدَقَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا وَالْقَرْضُ بِثَمَانِیَۃَ عَشَرَ۔

قرض دینے کی فضیلت کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۹ ع ۱۴]

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس جاں نثارو!

اپنے مسلمان بھائیوں کو ضرورت کے وقت قرض دینا بڑا ثواب کا کام ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے اگر کوئی شخص صدق نیت سے کسی سے ضرورت کے وقت قرض لیتا ہے تو اللہ جل شانہٗ اس کی ادائیگی کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے جو مسلمان بھائی اپنے مقروض بھائی [یعنی جس کے پاس قرض پاتا ہو] سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے تو اسے اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے جس کا بیان حدیثوں میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا فرما دے گا۔

حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرض لیا کرتی تھیں ان کے بعض رشتہ داروں نے انہیں قرض لینے سے روکا لیکن حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کی بات نہیں مانی اور فرمایا: میں نے اپنے محبوب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص قرض لے اور جانتا ہے کہ وہ ادا کرنے کی نیت سے لے رہا ہے تو اللہ عزوجل شانہٗ اس کا قرض دنیا ہی میں ادا فرما دے گا۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک قرض دار اپنا قرض ادا نہیں کرتا اللہ جل شانہٗ اس کے ساتھ ہوتا ہے، اگر وہ قرض ناجائز کام کے لئے نہ لیا ہو۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خزانچی سے فرماتے کہ میرے لئے قرض لو، کیونکہ جب سے میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ حدیث سنی ہے میں نہیں چاہتا کہ ایک رات بھی ایسی گزاروں کہ خدا میرے ساتھ نہ ہو۔
[ابن ماجه]

ہر روز صدقہ کرنے کا ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قرض دار کو تنگی کی حالت میں مہلت دے اللہ جل شانہٗ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرماتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تنگ دست کو مہلت دے گا اسے ہر روز صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص مہلت گزرنے کے بعد بھی مہلت دیتا رہے گا تو اس کو ہر روز اتنے ہی صدقہ کا ثواب ملے گا۔
[ابن ماجه]

قرض دینے والے کی بخشش ہو گئی

حضرت ابوالسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ شفیع المذنبین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اللہ جل شانہٗ اسے اپنے سائے میں لے لے، تو وہ قرض دار کو مہلت دے یا قرضہ معاف کر دے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا انتقال ہو گیا تو خداوند قدوس نے اس سے فرمایا کہ تو نے کیا عمل کیا؟ تو اس شخص نے کہا میں لوگوں کو نقد مال قرض دیتا تھا پھر تنگ حال کو مہلت دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے بھی یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔
[ابن ماجه]

Marfat.com

قرض دار ہو کر مرجانا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا گناہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک گناہ کبیرہ کے بعد جس سے خداوند تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ یہ ہے کہ کوئی شخص قرض دار مرجائے اور اتنی جائیداد نہ چھوڑے جو قرض ادا کرنے کے لئے کافی ہو۔

[ابوداؤد]

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے خداوند قدوس اس کے ذمہ سے ادا کر دیتا ہے اور جو شخص لوگوں کا مال تلف کرنے کی نیت سے لیتا ہے خداوند تعالیٰ اس کو تلف کر دیتا ہے۔

[بخاری]

بعد وفات بھی اَدائے قرض فرمایا

حضرت میمون کردی فرماتے ہیں میں نے حضرت عروہ بن بزار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد دوسرے دن خواب میں دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا فلاں شخص جو لوگوں کو پانی پلاتا ہے اس کا ایک درہم میرے ذمہ ہے میرے گھر کے فلاں طاق میں میرا ایک درہم رکھا ہے۔ برائے کرم آپ اس طاق سے وہ درہم لے کر اس پانی پلانے والے کو دے دیں تاکہ میں قرض سے سبک دوش ہو جاؤں۔ حضرت میمون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اس شخص کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ کیا حضرت عروہ بن بزار کو تمہیں کچھ دینا تھا؟ اس نے بتایا ہاں ایک درہم میرا ان کے ذمہ ہے۔

حضرت میمون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عروہ کے گھر گیا اور ان کے بتائے ہوئے طاق کو دیکھا تو وہاں ایک درہم رکھا تھا چنانچہ میں نے وہ اٹھایا اور پانی پلانے والے کو دے دیا۔

[شرح الصدور]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! قرض کی ادائیگی بہت ضروری ہے اور اللہ والے اپنی وفات کے بعد بھی اپنا قرض ادا کر دیتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ قرض کی ادائیگی میں تاخیر نہ کریں کیونکہ معلوم نہیں کب موت آجائے اور مقروض ہو کر اس دنیا سے جائیں، موت آنے سے پہلے قرض ادا کر دیں تو بہتر ہے تاکہ دوسرے کے قرض کا بوجھ اپنے سر لے کر اس دارِ فانی سے رخصت نہ ہوں۔

جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا

پیارے دینی بھائیو! گزشتہ زمانے میں اللہ کے ایسے نیک بندے ہوتے تھے جو یہ چاہتے تھے کہ قرض دار ہمارا قرض ادا نہ کرے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہر روز ہمارے لئے سارے قرض کے صدقے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ہر درہم دس درہم کے برابر ہے اور قرض کا درہم اٹھارہ درہم کے برابر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرض صرف حاجت مند انسان ہی لیتا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

خدا کی لعنت

حدیث شریف میں ہے جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیت کرتا ہے کہ میں اچھی طرح ادا کروں گا تو خداوند قدوس چند فرشتے اس پر مقرر فرماتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے۔ اور اگر قرض دار قرض ادا کر سکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بغیر ایک گھڑی بھی اگر دیر کرے گا تو گنہ گار ہوگا اور ظالم قرار پائے گا چاہے روزے کی حالت میں ہو یا نماز کی حالت میں۔ یا نیند کی حالت میں ہو اس کے ذمہ گناہ لکھا جاتا ہے اور ہر وقت اس پر خدا کی لعنت ہوتی ہے اور یہ ایسا گناہ ہے کہ نیند کی حالت میں بھی لکھا جاتا ہے اور ادا کرنے کے لئے یہ شرط نہیں کہ نقد روپیہ ہو بلکہ اگر کوئی چیز فروخت کر کے ادا کر سکتا ہے مگر فروخت نہیں کرتا تب بھی گنہ گار ہوگا۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

وہ شخص قیامت میں چور ہوگا

صہیب الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ادا نہ کرنے کی نیت سے قرض لیا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے اس کی ملاقات چور بن کر ہوگی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ محبوبِ خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس حال میں انتقال کیا کہ اس میں تین باتیں نہ تھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک تکبر، دوسری چوری، تیسرا قرض۔

[ابن ماجه]

قرض دار مومن کی روح معلّق رہتی ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی روح اس کے قرض کی وجہ سے معلق [لٹکی] رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اس پر ایک دینار یا ایک درہم قرض ہو تو اس کی نیکیاں قرضہ کے عوض میں قرض خواہ کو دی جائیں گی کیونکہ نہ وہاں دینار ہیں نہ درہم۔

[ابن ماجه]

خدا کی ضمانت ہی کافی ہے

بنی اسرائیل میں ایک شخص کو ہزار اشرفیوں کی ضرورت پڑی تو وہ ایک شخص کے پاس گیا اور اس سے ایک ہزار اشرفیاں بطورِ قرض مانگیں، اس نے کہا قرض میں دیتا ہوں مگر کوئی گواہ لاؤ، اس نے کہا خدا کا گواہ ہونا کافی ہے۔ قرض دینے والے نے کہا تو کسی ضامن ہی کو لے آؤ، اس نے کہا ضمانت بھی خدا کی کافی ہے۔ قرض دینے والا بولا تو نے سچ کہا یہ لو میں تمہیں خدا کی ضمانت پر ایک ہزار اشرفیاں قرض دیتا ہوں۔ فلاں مدت تک میری یہ رقم ادا کر دینا۔

Marfat.com

اس شخص نے ایک وقت مقرر کر کے ہزار اشرفیاں قرض لیں اور پھر تجارت کے لئے سمندر پار چلا گیا اور جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوا تو مقررہ وقت کو قرض واپس کرنے کے لئے جہاز کی تلاش میں ساحل پر آیا تا کہ وقت پر پہنچ کر قرض ادا کر سکے۔ مگر اسے کوئی جہاز نہ ملا۔ پھر اس نے ایک لکڑی کو لیا اور اسے کرید کر اس میں سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار اشرفیاں بھر کر ایک خط قرض دینے والے کے نام لکھا اور وہ خط بھی لکڑی کے اندر رکھا پھر اس لکڑی کے اس سوراخ کو اچھی طرح بند کر کے سمندر کے کنارے لایا اور کہا:

اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے تیری ضمانت پر ایک ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں وہ شخص تیری ضمانت پر راضی ہو گیا تھا۔ اب چونکہ قرض کی مدت ختم ہو رہی ہے اور مجھے کوئی جہاز نہیں ملا کہ میں اس کا قرض واپس کر سکوں اب میں تجھ کو یہ امانت سپرد کرتا ہوں۔ اس نے قرض تیری ضمانت پر دیا تھا اور میں یہ قرض تیری امانت پر دیتا ہوں۔ یہ رقم اس تک پہنچا دے۔ یہ کہہ کر وہ لکڑی سمندر میں بہا دی اور خود واپس چلا آیا۔

ادھر قرض دینے والا مدت ختم ہونے پر ساحل کے کنارے اس امید پر آیا کہ شاید سوداگر میرا قرض لے کر واپس آیا ہو، اس نے سمندر میں دیکھا کہ ایک لکڑی بہتی ہوئی کنارے آ لگی۔ اس نے لکڑی کو نکالا اور جلانے کی نیت سے گھر لے آیا۔ جب اسے چیرا تو اسے اندر سے ایک ہزار اشرفیاں اور ایک خط نکلا۔

ایک مدت کے بعد وہ سوداگر جب واپس آیا تو اس خیال سے کہ شاید وہ لکڑی نہ ملی ہو ایک ہزار اشرفیاں لے کر اس کے پاس آیا اور کہا خدا کی قسم میں تمہارا قرض ادا کرنے کے لئے جہاز کی تلاش میں رہا مگر افسوس کہ مجھے جہاز نہ مل سکا۔ یہ لو ایک ہزار اشرفیاں، قرض دینے والے نے پوچھا مگر یہ تو بتاؤ کیا تم نے میری طرف کوئی خط لکھ کر مجھے کچھ بھیجا تھا۔ اس نے کہا ہاں جب میں نے کوئی جہاز نہ پایا ایک لکڑی میں سوراخ کر کے ہزار اشرفیاں بھر کر ایک خط اس میں ڈال کر اللہ کی امانت اور حفاظت میں وہ لکڑی میں نے تجھے بھیجی تھی۔ قرض دینے والے نے کہا سن لو! وہ لکڑی مجھ تک پہنچ چکی ہے اور میرا سارا مال مجھے مل چکا ہے۔ اب یہ ہزار اشرفیاں تم واپس لے جاؤ۔

[سچی حکایات، جلد ۵]

Marfat.com

ملتِ اسلامیہ کے پیارے ایمان والو!

سچائی اور دیانت داری بڑی اچھی چیز ہے جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔

پیارے بھائیو! اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ضرورت پر قرض لینا جائز ہے اور قرض کے لئے وقت مقرر کرنا چاہئے اور پھر مدت ختم ہونے سے قبل ہی قرض ادا کر دینا چاہئے۔ نہ یہ کہ لینے والا دینے سے بے فکر ہو جائے اور قرض دینے والا مایوس ہو جائے ''قرض حسنہ'' اسی کا نام ہے کہ جائز ضرورت پر لے لو اور وقت مقررہ پر واپس کر دو۔ مگر آج لوگوں نے شاید ''قرض حسنہ'' کا مطلب یہ سمجھ لیا ہے کہ قرض دینے والا مانگے تو وہ ہنس کر ٹال دے۔ ایسا ہرگز نہیں کیونکہ یہ حق العباد ہے جس کا ادا ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ بروز حشر اس کا حساب ضرور لیا جائے گا۔

نرمی سے کام لو

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا حق طلب کرے تو اس میں نرمی اور درگزر سے کام لے، چاہے پورا ادا ہو یا نہ ہو۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مالکِ انس و جاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اپنا حق نرمی سے حاصل کر خواہ پورا حاصل ہو یا نہ ہو۔

[ابن ماجه]

رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانو! اگر آپ کا کوئی مقروض ہے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا امتی جان کر اس سے نرمی کے ساتھ مطالبہ کیجئے کیونکہ یہی فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ لہٰذا ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے اور قرض دار سے نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہئے کہ حسنِ اخلاق و نرمی سے مخلوق سے پیش آنا سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاص طرۂ امتیاز ہے جو ہمارے لئے انمول خزانہ ہے۔

Marfat.com

ضرورت کے وقت قرض لینا سنّت ہے

حضرت عبداللہ ابن ربیعہ کا بیان ہے کہ مالکِ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے وقت مجھ سے تیس یا چالیس ہزار درہم قرض لئے جب واپس تشریف لائے تو انہیں اسی وقت ادا فرمایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا: اللہ تمہاری اولاد میں اور تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے اور فرمایا قرض کا بدلہ پورا ادا کرنا اور تعریف کرنا ہے۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو قرض بہتر طور پر ادا کریں۔

[ابن ماجه]

وہ قوم پاک نہیں ہو سکتی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے قرض کے تقاضے کے لئے آیا اور اس نے سخت کلامی کی، یہاں تک کہ اس نے یہ کہا کہ اگر آپ نے میرا قرضہ ادا نہیں کیا تو میں آپ کو بدنام کروں گا۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسے ڈانٹا "کیا تو نہیں جانتا کہ کس سے باتیں کر رہا ہے"۔ اس اعرابی نے جواب دیا میں اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ قرض دینے والے کی طرف داری کیوں نہیں کر رہے ہو پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کہ تمہارے پاس اگر کھجوریں ہو تو ہمیں دے دو جب ہمارے پاس آئیں گی تو ادا کریں گے۔ خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں کیوں نہ دوں گی، خولہ نے کھجوریں بھیجیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعرابی کا قرض ادا فرمایا اور اسے کھانا کھلایا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے میرا پورا پورا حق ادا کیا۔ آپ نے فرمایا بہترین لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ قوم کبھی پاک نہیں ہو سکتی جس کا کمزور شخص اپنا قرضہ نہ لے سکے۔

[ابن ماجه]

Marfat.com

رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والو! اگر کوئی قرض خواہ آپ سے اپنا قرض مانگے اور سختی سے پیش آئے تو آپ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یہی سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کیونکہ وہ اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا ہے اس نے آپ کو ضرورت کے وقت قرض دیا لہٰذا آپ اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ قرض خواہ اپنا قرض مانگنے کے لئے سختی سے پیش آسکتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو اپنا قرض طلب کر رہا تھا اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سخت کلامی کی۔ جس پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین غصے میں آگئے تو آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض دینے والے کو لینے والے پر سختی کرنے کا اس وقت تک حق حاصل ہے جب تک وہ قرض ادا نہ کرے۔

[ابن ماجه]

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرہیز گاری

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نماز جنازہ کے لئے تشریف لے گئے۔ دھوپ کافی تیز تھی اور وہاں کوئی سایہ نہ تھا۔ اسی جگہ ایک شخص کا مکان تھا اس مکان کی دیوار کا سایہ دیکھ کر لوگوں نے آپ سے عرض کیا آپ اس کے سائے میں کھڑے ہو جائیں۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس مکان کا مالک میرا قرض دار ہے اگر میں نے اس کی دیوار سے کچھ نفع حاصل کیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک کہیں سود لینے والوں میں شمار نہ ہو جاؤں۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس قرض سے کچھ نفع لیا جائے وہ سود ہے۔ چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دھوپ میں کھڑے رہے۔

[تذكرة الاولياء]

قرض دینے کا ثواب

قیس ابن رومی کہتے ہیں سلیمان بن عدنان نے علقمہ کو ایک ہزار درہم تنخواہ کے وعدے

Marfat.com

پر قرض دیئے۔ جب انہیں تنخواہ ملی تو سلیمان نے سختی سے تقاضا کیا۔ علقمہ نے اسے ادا کر دیا۔ چند ماہ گزرنے کے بعد علقمہ پھر سلیمان کے پاس آئے اور ان سے ایک ہزار درہم پھر تنخواہ کے وعدے پر مانگے۔ انہوں نے وعدہ کیا اور ام عتبہ سے کہا تمہارے پاس جو مہر لگی تھیلی رکھی ہے وہ لے آ، وہ اسے لے کر آئی۔ سلیمان بولے یہ وہی تھیلی ہے جو تم نے مجھے قرض میں ادا کی تھی میں نے اس سے ایک درہم بھی نہیں نکالا۔ علقمہ کہنے لگے جب تمہیں ضرورت نہ تھی تو تم نے میرے ساتھ اتنا سخت سلوک کیوں کیا۔ سلیمان نے جواب دیا ایک حدیث کی وجہ سے میں نے تم پر سختی کی تھی۔ علقمہ نے پوچھا وہ کون سی حدیث ہے۔ سلیمان بولے آپ نے ابن مسعود کی یہ حدیث بیان کی تھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اپنے کسی مسلم بھائی کو دو بار قرض دے گا تو اللہ عزوجل شانہٗ اسے اتنے صدقے کا ثواب عطا فرمائے گا۔

[ابن ماجه]

قرض دار کا تحفہ قبول نہ کرے

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ بعض لوگ اپنے مسلمان بھائی کو قرض دیتے ہیں پھر قرضہ لینے والا قرضہ دینے والے کے پاس تحفہ بھیجتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے اگر کوئی شخص کسی کو قرضہ دے پھر قرض لینے والا تحفہ دے تو یہ تحفہ قبول نہ کرے یا سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو اور کوئی چیز قبول نہ کرے۔ ہاں اگر پہلے سے تحفہ کا لینا دینا ہوتا تھا تو کوئی حرج نہیں۔

[ابن ماجه]

اللہ تعالیٰ قیامت میں قرض ادا فرما دے گا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرض دار سے بدلہ لیا جائے گا۔ البتہ اگر تین باتوں میں قرض دار ہوگا تو اس سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا

Marfat.com

ہو اور پھر وہ کمزور ہو جائے اور قرض لے کر اپنی قوت بڑھائے اور اس کی نیت دشمنانِ خدا سے مقابلہ کرنے کے لئے قوت بڑھانا ہو۔ دوسرا وہ شخص کہ اس کے گھر کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے یہاں کفن دفن کے لئے کچھ نہ ہو۔ تیسرا وہ شخص جو بلا نکاح رہنے سے اپنے دین پر خوف کھاتا ہو [یعنی اگر شادی نہیں کرے گا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا] تو یہ اپنی شادی کے لئے قرض لے۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں صورتوں میں قیامت کے دن اس کا قرض ادا فرمادے گا۔

[ابن ماجه]

اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز کے لئے ایک جنازہ لایا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو کیونکہ یہ قرض دار تھا [یعنی میں اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کا ذمہ لیتا ہوں آپ نے فرمایا پورا ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا جی ہاں پورا ادا کروں گا اور اس شخص پر اٹھارہ یا انیس درہم قرض تھا۔

[ابن ماجه]

فرض، قرض، مرض

مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلامو! بزرگوں کا کہنا ہے کہ کسی فرض کو کم مت سمجھو کیونکہ معلوم نہیں کہ موت کب آجائے اور فرض کی ادائیگی ہم سے رہ جائیں۔ لہٰذا فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی نہ کر، اسی طرح آپ جب کسی سے کوئی قرض لیں تو اس کو اپنے اوپر ایک بوجھ سمجھیں جہاں تک ہو سکے اسے جلدی ادا کریں ایسا نہ ہو کہ ہم قرض دار ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو جائیں اور قیامت میں ہم رسوا ہوں لہٰذا ہمیں قرض جلد سے جلد ادا کر دینا چاہئے۔ اسی طرح کسی مرض کو معمولی نہ سمجھیں بلکہ اس کا علاج کرائیں کیونکہ یہ ایک ناقص چنگاری کی طرح ہے جسے گھر میں جلنے دیا جائے تو رفتہ رفتہ سارا گھر تباہ کر دے گی۔ ٹھیک اسی طرح مرض کیسا بھی ہو چھوٹا نہیں ہوتا، اس کا علاج ضروری ہے۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہَ ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ ۔

رِیا کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا۔

لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۵ ع ۱۸]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ جو کام بھی کریں دکھاوے کے لئے نہ کریں کیونکہ ریاکاری حرام ہے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کی طرف سے سخت وعید ہے اور ریاکار کے لئے سخت عذاب ہے۔ ریا والی عبادت روزہ، نماز، حج وزکوٰۃ اور دیگر وظائف سے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ سب لوگوں کو دکھانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ عبادت میں ثواب اس وقت ملتا ہے جب صرف خدا کو راضی کرنے کے لئے کی جائے۔ لہٰذا کوئی بھی کام لوگوں کو دکھانے کے لئے نہ کریں۔

ریا شرک خفی ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کررہے تھے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے۔ ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا وہ شرکِ خفی ہے۔ آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے طول دیتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔

[ابن ماجہ]

Marfat.com

شرکِ اصغر کیا ہے

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کائنات سید دوعالم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جس چیز کا تم پر زیادہ خوف ہے وہ شرکِ اصغر ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! شرکِ اصغر کیا چیز ہے۔ حضور اقدس تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ریا کاری ہے۔

جس دن بندوں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، ریا کرنے والوں سے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا ان کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لئے کام کرتے تھے، جا کر دیکھو کہ وہاں تمہیں کوئی بدلہ اور کچھ ملتا ہے۔

[بیہقی]

شمع رسالت کے پروانو! ریا کاری بہت بری چیز ہے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کے یہاں اس کا کوئی اجر نہیں۔ یعنی اس کی کوئی عبادت قبول نہیں۔ آپ کوئی عبادت کریں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں۔

بروزِ محشر ایک منادی کی ندا

حضرت ابن سعید ابن ابی فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ تمام اولین وآخرین کو اس دن جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں تو ایک منادی ندا کرے گا جس نے کوئی کام اللہ کے لئے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے۔ کیونکہ رب تبارک وتعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمام شرکاء میں شرکت سے بے نیاز ہوں۔ جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا میں اس کو شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا [یعنی اس کا کچھ ثواب نہ دوں گا]

ریا کی سزا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام المرسلین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سنانے کے لئے کام کرے گا اللہ عزوجل شانہٗ اس کو سنائے گا اور جو ریا کرے گا تو اللہ عزوجل شانہٗ اسے ریا کاری کی سزا دے گا۔

[مسلم]

کیوں روتے ہو؟

ایک روز امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] میں تشریف لے گئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روضۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک بات میں نے رسول کائنات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ مجھے رلاتی ہے۔ میں نے رسول کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ کے ولی سے دشمنی کرے وہ اللہ سے لڑائی کرتا ہے۔

[ابن ماجه]

جس نے ریا کے ساتھ صدقہ دیا

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اعظم سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ جس نے ریا کے ساتھ نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔

بت اور پتھر نہیں پوجیں گے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے، کسی نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا ایک بات میں نے تاجدار مدینہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ یاد آ گئی، اسی بات نے مجھے رلایا۔ حضور اقدس سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے یہ

Marfat.com

فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی امت پر شرک اور خفیہ شہوت کا اندیشہ کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا ہاں مگر وہ لوگ چاند و سورج پتھر اور بت کو نہیں پوجیں گے بلکہ اپنے عمل میں ریا کریں گے اور خفیہ شہوت یہ ہے کہ صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دے گا۔
[امام احمد]

گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسولِ کائنات سید المرسلین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جس آدمی کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ شخص ہوگا جو شہید ہوا تھا، اسے لایا جائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا۔ وہ پہچان لے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تو نے کیا عمل کیا، وہ کہے گا میں تیرے راستے میں لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو اس لئے لڑا کہ تجھے بہادر کہا جائے اور تجھے بہادر کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

ایک شخص وہ ہوگا جس نے قرآن سیکھا اور قرآن پڑھا اسے نعمتیں یاد دلائی جائیں گی وہ پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا، دوسروں کو سکھایا اور قرآن کی تلاوت کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا تو نے صرف اس لئے علم حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تا کہ قاری کہا جائے، پس تجھے عالم اور قاری کہا گیا پھر حکم الٰہی سے اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

ایک شخص وہ ہوگا جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فراخی عطا فرمائی اور طرح طرح کا مال دیا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے نعمتیں یاد دلائے گا وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا جس جگہ مال کا خرچ کرنا تجھے پسند ہے میں نے تیری رضا کے لئے ایسی جگہ خرچ کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا بلکہ تیرا مطلب یہ تھا کہ تجھے سخی کہا جائے پس تجھے سخی کہا گیا، پھر حکم الٰہی ہوگا کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔
[ریاض الصالحین]

Marfat.com

جلد حاصل ہونے والی خوش خبری

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم سرورِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے بارے میں بتایئے جو نیک عمل کرتا ہے اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مومن کو جلد حاصل ہونے والی خوش خبری ہے۔

[مسلم]

پیارے دینی بھائیو! اگر کوئی شخص اللہ عزوجل شانہٗ کے لئے نیک عمل کرتا ہے اور اس کے دل میں ریا کاری نہیں ہے اور لوگ اس نیک عمل کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں تو کوئی حرج نہیں اس کو اس نیک کام کا اجر دیا جائے گا یہ ریا کاری میں داخل نہیں۔

ریا کار اور جُبُّ الحزن

حضور نور مجسم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جُبُّ الحزن [غم کے گڑھے] سے خدا کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جُبُّ الحزن کیا ہے۔ تاجدار مدینہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ جہنم کا ایک غار ہے جو ریا کار عالموں کے لئے بنایا گیا ہے اور جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے۔

حضور اکرم سیاحِ لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ریا کار کو قیامت کے دن پکارا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اے ریا کار! اے مکار! تیرا عمل ضائع ہوا اور تیرا اجر باطل ہو گیا جا اور اپنا اجر اور اپنی مزدوری اسی سے مانگ جس کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

لوہے سے بھی زیادہ مضبوط

حضور اقدس سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو زمین کانپنے لگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا فرمایا اور پہاڑوں کی میخیں اس میں ٹھونک دی گئیں۔ فرشتوں نے کہا کہ رب تبارک وتعالیٰ نے پہاڑوں سے زیادہ مضبوط کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی تب خالق کائنات نے لوہے کو پیدا کیا۔ لوہے نے پہاڑوں میں سوراخ کر دیا تب فرشتوں نے کہا کہ لوہا پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ تب

Marfat.com

حق تعالیٰ نے آگ کو پیدا فرمایا۔ آگ نے لوہے کو گلا دیا پھر پانی کو پیدا فرمایا۔ پانی نے آگ کو بجھا دیا پھر ہوا کو پیدا فرمایا ہوا نے پانی کو روک دیا۔ اس پر فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے کہ مضبوط ترین چیز کیا ہے۔ فرشتوں نے کہا خداوند قدوس سے دریافت کرنا چاہئے کہ اس کی مخلوق میں سب سے زیادہ مضبوط کون ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی تمام مخلوق سے زیادہ مضبوط ہے جو اپنے دائیں ہاتھ سے خیرات دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو میں نے اس سے زیادہ کسی مخلوق کو مضبوط نہیں بنایا ہے۔

حضور اقدس سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عرش کے سائے میں جس روز کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا وہ شخص رہے گا جس نے دائیں ہاتھ سے صدقہ دیا اور اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی۔

[کیمیائے سعادت]

آسمان وزمین میں لعنت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آخرت کے عمل سے آراستہ ہو اور وہ آخرت کا طالب نہیں ہے اس پر آسمان وزمین میں لعنت ہے۔

[طبرانی]

جنت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں

عدی ابن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ کونین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کچھ لوگوں کو جنت کا حکم ہوگا جب وہ جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لئے سامان تیار کر رکھا ہے دیکھیں گے پکارا جائے گا کہ انہیں واپس کرو۔ جنت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی ہوگی اور یہ لوگ کہیں گے اے رب! اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا اور جو کچھ اپنے اولیاء کے لئے جنت میں تیار کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا۔ اللہ عزوجل شانہٗ ارشاد فرمائے

Marfat.com

گا ہمارا مقصد ہی یہی تھا۔ اے بدبختو! جب تم تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو خشوع [عاجزی] سے ملتے تھے۔ لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے، لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی۔ لوگوں کے لئے گناہ چھوڑے میرے لئے نہیں چھوڑے لہٰذا تم کو آج عذاب کا مزہ چکھاؤں گا اور ثواب سے محروم کروں گا۔

[طبرانی]

سات فرشتے سات آسمان

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاحِ لامکاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے آسمانوں کو پیدا فرمانے سے پہلے سات فرشتے پیدا کئے اس کے بعد سات آسمانوں کو پیدا فرمایا اور ہر ایک فرشتے کو ایک ایک آسمان پر مؤکل فرمایا اور اس کو اس کی دربانی سونپ دی جب زمین کے فرشتے جن کا نام ''حفظہ'' ہے اور ان کا کام یہ ہے کہ صبح سے شام تک بندوں کے اعمال لکھتے رہیں جب بندے کے اعمال کو اٹھا کر پہلے آسمان پر لے جاتے ہیں اور اس بندے کی عبادت کی تعریف کرتے ہیں کہ جس نے ایسی عبادت کی ہو جو سورج کے نور کی طرح روشن ہے تو وہ فرشتہ جو پہلے آسمان کا دربان ہے کہتا ہے کہ اس کی عبادت کو اس کے منہ پر مار دو کہ میں اہل غیبت کا دربان ہوں اور حق تعالیٰ کا مجھے حکم ہے کہ بدگوئی کرنیوالے کے عمل کو یہاں سے آگے نہ جانے دوں پھر دوسرے شخص کے عمل کو جو غیبت سے پاک ہو دوسرے آسمان تک لے جاتے ہیں وہاں دربان فرشتہ کہتا ہے اس کی عبادت کو لے جاؤ اور اس کے منہ پر مارو کیونکہ اس نے یہ عمل دنیا کے لئے کیا ہے اور اس نے مجلسوں اور محفلوں میں لوگوں کے سامنے اپنے عمل پر فخر کیا ہے۔ مجھے حکم ہے کہ میں اس کے عمل کو آگے نہ بڑھنے دوں۔ اس کے بعد دوسرے کے عمل کو اوپر لے جائیں گے اس میں صدقات نماز اور روزوں کا حساب ہوگا۔ حفظہ فرشتے اس کے نور سے حیران ہوں گے دوسرے آسمان سے گزر کر جب تیسرے آسمان پر پہنچیں گے تو وہاں کا مؤکل فرشتہ کہے گا کہ میں تکبر کا مؤکل ہوں اور مجھے حکم ہے کہ میں متکبّروں کے عمل کو روکوں، یہ شخص لوگوں کے سامنے تکبر کیا کرتا تھا۔

Marfat.com

پھر ایک ایسے شخص کے اعمال لے جائیں گے جو تسبیح نماز وحج کے نور سے روشن ہوں گے تو چوتھے آسمان کا دربان فرشتہ کہے گا یہ اعمال اس کے منہ پر ماردو میں غرور نخوت کا مؤکل ہوں اس بندے کے یہ اعمال غرور کے بغیر نہ تھے میں اس کے یہ اعمال یہاں سے آگے جانے نہ دوں گا۔ پھر دوسرے کے اعمال کو اوپر لے جائیں گے وہ عمل حسن وجمال میں اس دلہن کی طرح آراستہ ہوگا جو سج دھج کے ساتھ شوہر کے گھر جاتی ہے پانچویں آسمان کا مؤکل فرشتہ کہے گا اس شخص کے عمل کو اس کے منہ پر مارو اور اس کی گردن پر ڈال دو کہ میں حسد کا مؤکل ہوں جو کوئی علم وعمل میں اس شخص کے درجہ تک پہنچتا تھا تو یہ اس پر حسد کرتا تھا اور اس کو بیان کرتا تھا اور مجھے حکم ہے کہ حاسدوں کے عمل کو آگے نہ جانے دوں۔

ایک دوسرے شخص کے عمل کو اوپر لے جایا جائے گا اس میں روزہ، نماز، حج وعمرہ سب ہوں گے چھٹے آسمان کا مؤکل فرشتہ کہے گا کہ یہ عمل اس کے منہ پر مارو کیونکہ یہ شخص کسی غریب، مصیبت زدہ پر رحم نہیں کرتا تھا بلکہ خوش ہوتا تھا۔ میں فرشتۂ رحمت ہوں مجھے حکم ہے کہ میں بے رحم اور سنگ دل کے عمل کو یہاں سے آگے نہ جانے دوں۔

پھر ایک شخص کے عمل کو اوپر لے جایا جائے گا جو روزہ، نماز، نفقہ جہاد کے سبب سورج کی طرح روشن ہوگا اور اس کی بزرگی کا شور آسمانوں پر چاروں طرف برپا ہوگا تین ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلیں گے اور ساتویں آسمان تک کسی کو طاقت نہ ہوگی کہ اس کو روکیں۔ ساتویں آسمان کا مؤکل فرشتہ کہے گا یہ عمل اس کے منہ پر ماردو اور اس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ اس نے یہ عمل اللہ کے لئے نہیں کیا ہے بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ علماء کے نزدیک ہمارا نام ونشاں ہو اور سارے جہاں میں اس کی شہرت ہو مجھے حکم ہے کہ اس کے عمل کو آگے نہ جانے دوں جو عمل خالصاً اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے نہ ہو وہ ریا ہے اور خداوند قدوس ریا کے عمل کو قبول نہیں فرماتا۔

اس کے بعد ایک شخص کے عمل کو ساتویں آسمان سے اوپر لے جائے گا اس میں تمام نیک اخلاق ہوں گے۔ ذکر وتسبیح اور ہر قسم کی عبادات ہوں گی تمام آسمانوں کے فرشتے اس کے عمل کے اردگرد چلیں گے یہاں تک کہ وہ بارگاہ الٰہی تک پہنچ جائے گا اور سب فرشتے گواہی دیں گے کہ یہ عمل پاک اور با اخلاص ہے اس وقت خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا اے فرشتو! تم اس کے عمل کے نگہبان تھے اور میں اس کے دل کا نگہبان ہوں اس نے یہ عمل میرے

Marfat.com

واسطے نہیں کیا اس کے دل میں نیت کچھ اور ہی تھی اس پر میری لعنت ہے۔ تب تمام فرشتے کہیں گے یا الٰہی! اس پر تیری لعنت ہے اور سب کی لعنت ہے۔ اس وقت تمام آسمان اور تمام فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔

[کیمیائے سعادت]

نماز پھر سے پڑھو

ایک زاہد ایک بادشاہ کا مہمان ہوا جب کھانے کا وقت آیا تو اس نے ضرورت سے کم کھایا اور نماز پڑھنے میں جلدی کی تا کہ لوگ اس کو اچھا سمجھیں اور عبادت گزار جانیں لیکن جب گھر واپس آیا تو دوبارہ کھانا کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ زاہد کے ذہین لڑکے نے باپ سے پوچھا کیا آپ نے بادشاہ کے یہاں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا؟ باپ نے جواب دیا میں نے بادشاہ کے گھر بہت کم کھایا تا کہ یہ بات کام آئے۔ تو لڑکے نے کہا ابا جان! نماز بھی پھر سے پڑھئے کہ آپ نے کچھ نہیں پڑھا تا کہ یہ بات کام آئے۔

[گلستان سعدی]

تمہارے لئے دو ثواب

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میں اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا ایک شخص آ گیا اور یہ بات مجھے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا [یہ ریا تو نہ ہوا] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابو ہریرہ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] تمہارے لئے دو ثواب ہے ایک پوشیدہ عبادت کرنے کا اور دوسرا اعلانیہ کا بھی۔

[ترمذی]

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانو! عبادت خالصاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ عبادت اگر لوگوں پر ظاہر ہوگئی اور طبعاً یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے اچھی حالت پر پایا اس طبعی مسرت سے ریا نہیں ہوتا بلکہ ریا یہ ہے کہ شروع ہی سے لوگوں کے دکھاوے کی نیت ہو۔ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

Marfat.com

اخلاص کا ثواب

ایک بزرگ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ بزرگ نے جواب دیا جو عمل میں نے خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تھا اسے نیکیوں کے پلڑے میں پایا اور جس عمل میں ریا کا دخل تھا اسے گناہوں کے پلڑے میں پایا۔ چنانچہ انار کا دانہ جو میں نے ایک مرتبہ راہ میں پڑا دیکھ کر اٹھالیا تھا نیکیوں کے پلڑے میں پایا اور ایک بلی جو میرے گھر میں مرگئی تھی وہ بھی اس پلڑے میں تھی اور ایک ریشمی دھاگہ جو میں نے اپنی ٹوپی میں ٹانک لیا تھا گناہوں کے پلڑے میں رکھا ہوا پایا لیکن مجھے یہ دیکھ کر حسرت ہوئی کہ میرا گدھا جس کی قیمت سو دینار تھی وہ بھی میرے گھر میں ہی مرا تھا۔ مجھے نیکیوں کے پلڑے میں دکھائی نہ دیا آخر میں نے خداوند قدوس سے پوچھ لیا کہ اے اللہ! بلی تو نیکیوں کے پلڑے میں ہے اور گدھا نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا جہاں تو نے بھیجا تھا وہیں پہنچ گیا۔ یاد ہے تو نے مرنے پر کہا تھا "الیٰ لعنت اللہ" اگر تو اس کی جگہ فی سبیل اللہ کہہ دیتا تو آج اسے بھی نیکیوں کے پلڑے میں دیکھتا۔

اسی طرح ایک مرتبہ میں نے خدا کی راہ میں صدقہ دیا تھا وہ بھی ضائع ہو گیا تب مجھے یاد آیا کہ ہاں ٹھیک ہے کیونکہ جب میں صدقہ دے رہا تھا تو لوگ دیکھ رہے تھے اور ان کا وہ دیکھنا مجھے بڑا اچھا لگ رہا تھا۔

[کیمیائے سعادت]

اللہ تعالیٰ کی رضا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک رات تہجد کی نماز کے بعد دعا کی اے اللہ! مجھے بتادے کہ جنت میں میرا ساتھی کون ہوگا؟ جواب ملا فلاں چرواہا۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیران رہ گئے۔ صبح اس چرواہے کی تلاش میں نکلے جب اس سے ملاقات ہوئی تو دو تین دن اس کے ساتھ رہنے کا ارادہ کیا۔ اس کا حال دیکھنے کے بعد ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس چرواہے سے دریافت کیا بھائی! میں نے تو دیکھا ہے کہ پنجوقتہ نماز پڑھنے کے سوا تم کوئی ایسا کام نہیں کرتے جو اس قدر قبولیت کا باعث ہو شاید یہ درجہ تمہیں تمہارے کسی باطنی معاملے کی وجہ سے ملا ہے؟ چرواہا مسکرایا اور کہا خواجہ جنید! میں

Marfat.com

ایک جاہل آدمی ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ معاملہ کس کو کہتے ہیں اور باطن کیا ہوتا ہے۔ میں تو ایک سیدھا سادہ آدمی ہوں۔ البتہ میرے اندر دو خصلتیں ہیں ایک تو یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان پہاڑوں کو سونے کا کر دے اور انہیں میرے قبضے میں دے دے اور پھر یہ میرے ہاتھ سے جاتے رہیں تو مجھ کو ان کے چلے جانے کا کوئی رنج وغم نہ ہوگا۔ دوسری بات یہ کہ کوئی میرے ساتھ وفا کرے یا جفا مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو رہا ہے۔ خواجہ جنید! [رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ] میں نے اپنا کام اپنے محبوب رب کے حوالے کر دیا ہے۔ خواہ وہ مجھے اب زندہ رکھے یا مار ڈالے اس کی مرضی پر راضی ہوں۔ چرواہے کا جواب سن کر حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سمجھ میں آ گیا کہ کیوں اسے جنت میں میرا ساتھی بنایا گیا ہے کیونکہ جس کی نیت میں خلوص ہو اس کے سامنے صرف رضائے الٰہی ہوتی ہے۔

وہی عمل قبول کرتا ہوں

رسولِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن کچھ مہر شدہ اعمال نامے لائے جائیں گے اس وقت مولیٰ تبارک وتعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا اس اعمال نامے کو پھینک دو اور اس کو قبول نہ کرو۔ فرشتے بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے الٰہی تیری عزت وجلال کی قسم ہم کو تو ان اعمال ناموں میں بھلائی ہی معلوم ہوتی تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا ہاں لیکن یہ عمل دوسروں کے لئے تھا میں صرف وہی عمل قبول کرتا ہوں جو خالصاً میرے لئے ہو۔

[غنية الطالبين]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

امام المرسلین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے یا الٰہی! میری زبان کو جھوٹ سے پاک فرما، میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما۔ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے پوشیدہ احوال کو جانتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے تاجدار مدینہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر تمہیں پانچ چیزوں کی جانب راغب کرتا ہو۔

Marfat.com

[۱] دنیا کی رغبت نکال کر زہد کی رغبت دلاتا ہو [۲] ریا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دے [۳] غرور چھڑا کر تواضع کی رغبت دلائے [۴] کاہلی اور سستی سے بچا کر پند و نصیحت کی راہ بتائے [۵] جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے۔

ہونٹ اور آگ کی قینچی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں میرا گزر ایسے لوگوں کی طرف سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں کہ دوسروں سے تو کہتے تھے اور خود اس کام کو نہیں کرتے تھے۔ جس چیز کو وہ اچھا جانتے تھے اس کا حکم دوسروں کو دیتے تھے اور خود وہ کام کرتے تھے جن کو وہ برا جانتے تھے، لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔

[غنیۃ الطالبین]

ریا سے بچو

پیارے دینی بھائیو! اپنی تعریف اور مدح کی خواہش کو قیامت کے دن کی رسوائی سے بچنے کے لئے چھوڑ دو کیونکہ قیامت کے دن میدان محشر میں اس طرح سے منادی کی جائے گی اے ریا کار! اے فاسق! اے گمراہ! تجھے شرم نہ آئی کہ تو نے خدا کی عبادت کو مخلوق کی تعریف کے عوض میں بیچ ڈالا اور ان بے دلوں کو راضی کر لیا لیکن اپنے رب کی رضا مندی کا تجھے خیال نہ آیا۔ تو نے مخلوق کا مقرب بننے کے لئے بارگاہِ خداوندی سے دوری قبول کر لی۔ مخلوق کی تعریف حاصل کرنے کے لئے تو اس پر راضی ہو گیا کہ اللہ جل شانہٗ تیری مذمت فرمائے۔ تو نے مخلوق کی رضا مندی تلاش کی لیکن خالق کی ناراضگی سے نہیں ڈرا۔

ریا کاری سے بچنے کا علاج

پیارے دینی بھائیو! ریا سے بچنے کے لئے اپنی خیرات اور عبادات کو اس طرح چھپاؤ

Marfat.com

جیسے کوئی اپنی برائیوں اور گناہوں کو چھپاتا ہے اور دل میں خیال کرو کہ میری عبادت کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور یہی میرے لئے کافی ہے۔ دل میں یہ خیال جماؤ کہ جب مخلوق کا خالق دیکھ رہا ہے تو دوسروں کو دکھانے کی ضرورت کیا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس بات کی عادت ڈالو پھر اخلاص کی لذت محسوس ہوگی۔ اس حالت میں اگر مخلوق کو عبادت کی خبر بھی ہوگئی تو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

پارسائی ظاہر نہ ہو

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص تھا جب اس کو رونا آتا تو وہ اپنا منہ ڈھانپ لیتا تھا تا کہ لوگ اس کو نہ پہچانیں۔ یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ تنہائی میں خوفِ خدا سے رونا لوگوں کے سامنے رونے سے بہتر ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ ایک شخص ایسا تھا کہ وہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو پوشیدہ طور پر ہٹاتا۔ لوگوں کے سامنے نہیں ہٹاتا تا کہ لوگوں پر اس کا تقویٰ اور پارسائی ظاہر نہ ہو جائے۔

[کیمیائے سعادت]

دکھاوے کا روزہ

آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت سے روزہ داروں کو بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اسی طرح بہت سے شب بیدار نمازیوں کو ان کی شب بیداری کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرش لرز جاتا ہے [ان لوگوں کی ریاکاری سے] اور اللہ عزوجل شانہ غضب ناک ہوتا ہے وہ بندہ برا ہے جس کے ثواب اور الٰہی کے درمیان کوئی دوسرا بندہ حائل ہو جائے۔ بندہ ایسا اس لئے کرتا ہے کہ جو دوسرے شخص کے پاس ہے وہ اس کو مل جائے اور بندے کی رضا کے لئے اپنے جسم کو تھکاتا ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دین سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

[غنیۃ الطالبین]

Marfat.com

ریا کاروں پر جنت حرام ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مالکِ کونین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی نعمتیں پیدا فرمائیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن سے فرمایا تو کچھ کہنا چاہتی ہے تو مجھ سے کہہ! تو جنت عدن نے تین مرتبہ کہا "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ" [یعنی مومنین ہی فلاح پانے والے ہیں] پھر کہا بے شک میں ہر بخیل اور ریا کار پر حرام ہوں۔

ریا کار اللہ تعالیٰ کو فریب دیتا ہے

ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ روز قیامت میری نجات کا ذریعہ کیا ہوگا؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو فریب دینے کی کوشش نہ کرنا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں اللہ عزوجل شانہٗ کو فریب کیسے دے سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کام تو وہ کرے جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے مگر اس کا مقصد [اطاعت الٰہی نہ ہو] دوسرا ہو۔ ریا سے بچو ریا شرک ہے۔ تمام ریا کار قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے چار ناموں سے پکارے جائیں گے اے کافر! اے فاجر! اے دغا باز! اے نقصان اٹھانے والے! تیرا عمل بے کار گیا، تیرا اجر ضائع گیا، آج تیرا کوئی حصہ نہیں، اے ریا کار! تو اپنا ثواب اسی سے مانگ جس کے لئے تو عمل کرتا تھا۔

بیش قیمت لباس

ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیش قیمت لباس پہنے ہوئے اپنی مجلس میں موجود تھے۔ اس مجلس میں فرقد سنجی بھی موجود تھا اور فرقد صوف کا لباس پہنا ہوا تھا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میرا لباس جنتیوں کا ہے اور تمہارا لباس دوزخیوں کا ہے۔ تم نے ظاہر میں دنیا چھوڑ رکھی ہے لیکن تمہارے دل میں غرور اور تکبر بھرا ہوا ہے۔ لوگ

Marfat.com

آپس میں لباس سے تفاخر کرتے ہیں سنو! شاہانہ لباس پہنو! مگر دلوں کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے مردہ بنالو۔

[غنية الطالبين]

اخلاص کی کمی

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن عصر سے پہلے حضرت سہل بن عبداللہ کے پاس پہنچا میں نے دیکھا ان کے حجرے میں ایک سانپ ہے۔ میں ایک قدم آگے بڑھاتا اور پھر ایک قدم پیچھے ہٹ جاتا۔ سانپ کا ڈر مجھ پر غالب آ گیا تھا۔ حضرت سہل نے اندر سے آواز دی کیوں ڈرتے ہو؟ اندر آ جاؤ۔ جس کا ایمان خدا پر ہو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے پھر فرمایا کہ تم جمعہ پڑھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہمارے اور جامع مسجد کے درمیان ایک دن رات کی مسافت ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور روانہ ہو گئے۔ ہم لوگ تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ جامع مسجد سامنے نظر آنے لگی۔ ہم نے وہاں نماز جمعہ ادا کی پھر باہر نکل آئے۔ حضرت سہل رک گئے اور مسجد سے نکلنے والوں کو دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ کلمہ توحید پڑھنے والے تو بہت ہیں لیکن ان میں اخلاص بہت کم ہے۔

ریا کے متعلق ضروری باتیں

- ہر عبادت واطاعت اور نیک کام ریا سے پاک ہونا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔
- ریا سے نجات کی دعا مانگنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔
- اگر کوئی پوچھے کہ تمہارا روزہ ہے تو کہہ دینا چاہئے کہ ہاں ہے۔ روزہ میں ریا کو دخل نہیں یہ نہ کہے کہ دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے یعنی ایسے الفاظ نہ کہیں جن سے معلوم ہو کہ روزہ کو چھپاتا ہے کہ یہ بیوقوفی کی بات ہے۔
- کسی عبادت کو اخلاص کے ساتھ شروع کیا مگر درمیان میں ریا کا شائبہ پیدا ہو گیا تو اس وجہ سے عبادت کو نہ چھوڑیں بلکہ دل سے اسے نکالنے کی کوشش کریں۔ خوفِ خدا دل میں لائیں۔
- ریا کار پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور آسمانوں کی لعنت ہے لہٰذا خود کو ہمیشہ ریا سے

Marfat.com

دور رکھیں تا کہ لعنت سے بچ سکیں۔

- اگر کوئی عبادت میں ہے اور شیطان کے بہکاوے سے ریا آ گئی تو ریا کی وجہ سے عبادت نہ چھوڑیں ورنہ شیطان کامیاب ہو جائے گا بلکہ دل میں یہ خیال کریں کہ شیطان کے بہکاوے میں نہیں آؤں گا بلکہ اپنے رب کی رضا کے لئے میں عبادت کرتا ہوں کیونکہ شیطان پہلے عبادت سے بہکاتا ہے جب اس میں کامیاب نہیں ہوتا تو ریا کاری میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اس میں بھی کامیاب نہیں ہوتا تو عاجز ہو جاتا ہے۔
- ہر کار خیر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے کریں یہی کار خیر کا مقصد ہونا چاہئے۔

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ رُّجُلٍ مُّسْلِمٍ فَوَاقَ فَاقَۃٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔

جہاد کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً ۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۝

اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۰ ع ۱۱]

پیارے دینی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا ہے کہ تم مشرکوں سے جہاد کرو۔ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا۔ کیونکہ تم پرہیزگار رہو۔ اللہ عزوجل شانہٗ کی راہ میں لڑنے کا نام جہاد ہے اور اپنی پیاری جان کو اللہ کی راہ میں قربان کر دینے کو شہادت کہتے ہیں۔ شہادت کا بہت بڑا درجہ ہوتا ہے وہ بلا حساب وکتاب کے جنت کے اعلیٰ مقام میں داخل ہوگا اور سب سے بڑی دولت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جاتا ہے۔ جب اللہ عزوجل شانہٗ راضی ہو جائے تو پھر انہیں آخرت کا کیا غم۔

کون سا عمل افضل ہے؟

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا پھر کون سا عمل؟ آپ نے فرمایا اللہ تبارک

Marfat.com

وتعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا، پوچھا گیا پھر کونسا عمل آپ نے فرمایا حج مبرور۔

[بخاری]

ایک مہینے کے روزوں سے بہتر

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے مصطفیٰ جانِ رحمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ایک دن خدا کی راہ میں اسلامی سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر اسی میں فوت ہو جائے تو جس عمل میں مصروف تھا وہ اسی پر جاری کر دیا جاتا ہے اور اس پر اس کا رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور فتنہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر میت کا عمل ختم ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والے کا عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

مشک جیسی خوشبو

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ شہنشاہِ دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان نے اللہ عزوجل شانہٗ کے راستہ میں اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان کے وقت کے برابر بھی جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو راہِ خدا میں زخمی ہوا یا اسے چوٹ آئی تو وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ تازہ زخم کے ساتھ آئے گا۔ اس کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

[ابوداؤد]

ستر سال نماز ادا کرنے سے بہتر

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ایسی گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا چشمہ تھا۔ انہیں وہ پسند آیا تو کہنے لگے اگر میں لوگوں سے الگ ہو کر اس گھاٹی میں ٹھہر

Marfat.com

جاؤں لیکن میں تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا۔ چنانچہ بارگاہِ نبوی علیہ الصلوٰۃ میں عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں تمہارا کھڑا ہونا [راہ خدا میں چلنا] گھر میں ستر سال نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور تم کو جنت میں داخل کرے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو جس نے دو دفعہ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

[ترمذی]

ایسا کوئی عمل نہیں

روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتلایئے جو جہاد کے برابر ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تم اس بات کی تاب رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لئے روانہ ہوں تو تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ عبادت میں رہو۔ کبھی وقفہ نہ کرو۔ ہمیشہ روزے سے رہو کبھی افطار نہ کرو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کون ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہے۔

سو درجات بلند

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات پسند آئی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بار پھر ارشاد فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا اور فرمایا ایک اور عمل ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ بندے کے سو درجات بلند کرتا ہے اور ہر دو درجات کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

[مکاشفته القلوب]

جنت تلواروں کے سائے میں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد [رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ] سے سنا وہ دشمن کے سامنے فرما رہے تھے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ ایک پراگندہ حال شخص نے اٹھ کر عرض کیا اے موسیٰ! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کیا آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ فرمایا ''ہاں'' وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کہنے لگا میں تمہیں سلام کہتا ہوں پھر اپنی تلوار کے میان کو توڑ کر پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن کی جانب چل پڑا اس تلوار سے لڑتا رہا حتی کہ شہید ہو گیا۔

[مسلم]

شہادت کی تمنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والا کوئی شخص پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس آئے اور روئے زمین کی ہر چیز مل جائے لیکن شہید تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں لوٹ آئے اور دس دفعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا جائے کیونکہ وہ اپنی عزت و کرامت دیکھے گا۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لوہے میں ڈوبا ہوا [یعنی مسلح] ایک شخص رسولِ کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [پہلے] لڑائی کروں یا اسلام قبول کروں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اسلام لاؤ پھر لڑائی کرو۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول کیا پھر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن ثواب زیادہ پایا۔

[بخاری]

یہ حسین گھر شہیدوں کے لئے

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میں نے دو آدمیوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے اور مجھے درخت پر چڑھا لیا۔ انہوں نے مجھے ایک نہایت خوبصورت اور افضل مکان میں داخل کیا کہ میں نے اس جیسا حسین مکان نہیں دیکھا۔ کہنے لگے یہ گھر شہیدوں کے لئے ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کو بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

میں لایا گیا انہیں مثلہ کیا گیا تھا۔ انہیں آپ کے سامنے رکھا گیا میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانا چاہا تو بعض لوگوں نے مجھے روک دیا اس پر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے برابر اس پر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوتے ہیں۔

[ریاض الصالحین]

تیرا بیٹا جنّت الفردوس میں

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا مجھے حارثہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کے بارے میں نہیں بتائیں گے اور وہ بدر کے میدان میں شہید ہو چکے تھے۔ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں اور اگر کسی اور جگہ ہے تو اس پر خوب روؤں۔ آپ نے فرمایا اے حارثہ کی ماں! جنت کے مختلف درجے ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں پہنچ چکا ہے۔

[بخاری]

سات سو اونٹنیاں دی جائیں گی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ایک آدمی مہار ڈالی ہوئی اونٹنی لے کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے۔ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدلہ میں قیامت کے دن تجھے سات سو اونٹنیاں دی جائیں گی جو تمام کے تمام مہار والی ہوں گی۔

شہادت میں تکلیف نہیں ہوتی

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالک دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کو شہادت کے وقت صرف اس قدر تکلیف ہوتی ہے جس قدر تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔

[ترمذی]

سخت تکلیف میں مبتلا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ جس شخص نے نہ جہاد کیا نہ غازی کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے گھر کی اچھی طرح نگرانی کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے سخت تکلیف میں مبتلا کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھے سیر وتفریح کی اجازت دیجئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری امت کی سیاحت راہِ خدا میں جہاد ہے۔

[ریاض الصالحین]

بچوں کا جوشِ جہاد

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنی فوج کا معائنہ کیا اور جو لوگ کم عمر تھے ان کو واپس لوٹا دیا کہ جنگ کے خطرناک موقع پر بچوں کا کیا کام۔

حضرت رافع بن خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تم بہت چھوٹے ہو۔ تم بھی واپس چلے جاؤ تو وہ فوراً انگوٹھوں کے بل کھڑے ہو گئے تا کہ ان کا قد اونچا نظر آئے۔ چنانچہ ان کی یہ ترکیب کامیاب ہو گئی۔

[سیرۃ المصطفیٰ]

غسیل الملائکہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانبازوں میں سے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ان کو غسیل الملائکہ بھی کہا جاتا ہے اور جنگ احد کی رات ہی ان کی شادی ہوئی تھی۔ رات کو اپنی بیوی کے ساتھ گزاری اور صبح غسل جنابت سے پہلے یہ آواز آئی کہ اے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وقت تنگ ہے۔ جنگ میں شرکت کرو۔ انہوں نے اسی حالتِ جنابت میں جنگ میں شرکت کی بہت سے کافروں کو جہنم رسید کر کے خود شہید ہو گئے۔ اس کے بعد رحمتِ دو عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملاحظہ فرمایا کہ فرشتے انہیں غسل دے رہے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان کی بیوی سے حقیقت حال پوچھو! ان کی بیوی نے حقیقت بتائی۔ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غسل جنابت کی وجہ سے ہے۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

[مدارج النبوت، دوم]

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ [الحدیث]

فضائل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن کا فرمان عالی شان

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ۔

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۸ ع ۹]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نورانی وعظ ہے جسے وہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو برسوں سناتے رہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشی آج سے ہزاروں برس پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے منائی اور بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری باعث مسرت ہے اور اہل ایمان کے لئے خوشی منانے کا دن ہے لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش ایک مسلمان کے نزدیک سب سے بڑی عید کا دن ہے۔

Marfat.com

سارا گھر نور سے منور ہو گیا

حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت شریفہ کے وقت میں حاضر تھی اور میں نے ایک ایسا نور دیکھا جس سے سارا گھر روشن ہو گیا اور آسمان کے تاروں کو میں نے زمین کی طرف جھکے ہوئے دیکھا حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے اور سارا گھر نور سے بھر گیا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور تین جھنڈے میں نے دیکھے جن میں سے ایک مشرق پر گڑا ہوا تھا اور دوسرا مغرب پر اور تیسرا کعبہ کی چھت پر۔

[مدارج شریف]

فضائل میلاد

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آیت کریمہ محمد رسول اللہ کے تحت تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کرنا بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم ہے جب وہ منکرات سے خالی ہو امام سیوطی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہ میلاد شریف کو بدعت سیئہ کہہ کر منع کرتے ہیں۔

[تفسیر روح البیان]

انوار ملائکہ اور انوارِ رحمت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مولد [پیدائش کی جگہ] میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے میں نے غور کیا تو معلوم ہوا یہ انوار ان فرشتوں کے ہیں جو ایسی مجلسوں میں مقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

[فیوض الحرمین]

Marfat.com

سال میں دو مجلسیں

حضرت علامہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر [یعنی مولانا موصوف] کے مکان پر سال میں دو مجلسیں ایک ذکر وفات اور دوسری ذکر شہادت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوتی ہیں سیکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں درود شریف اور قرآن شریف پڑھا جاتا ہے وعظ ہوتا ہے پھر صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے اس کے بعد کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین کو کھلایا جاتا ہے اگر یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہیں کرتا۔

[فتاویٰ عزیزیہ]

بھنے ہوئے چنے پر فاتحہ

حضرت مولانا شاہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ ان کے والد ماجد حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب قبلہ دہلوی بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر سال بارہویں شریف کے میلاد شریف میں کھانا اور شیرینی تقسیم کرتا تھا مگر ایک سال کچھ تنگ دستی ہوگئی تو میں نے بھنے ہوئے چنے پر فاتحہ دے کر تقسیم کر دیا تو مجھے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میرے وہی چنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور رحمتِ دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو رہے ہیں۔

[اَلدُّر الثمین]

میلاد شریف کا فائدہ

رحمت دو عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آ کر ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند [یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] پیدا ہوئے ہیں۔ ابولہب سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کا اشارہ کر کے کہنے لگا جا تو آج سے آزاد ہے۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ ابولہب سخت کافر تھا۔ قرآن میں پوری سورہ "تبت یدا ابی لھب" میں اس کی مذمت موجود ہے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت میں خوشی منانے کا فائدہ اس کو ہوا۔

Marfat.com

یعنی جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا تم سے جدا ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس [کلمہ کی] انگلی سے پانی ملتا ہے [جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے] کیونکہ میں نے انگلی کے اشارہ سے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔

[بخاری شریف]

جنات نعیم

علامہ شمس الدین محمد بن الجزری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابولہب کے واقعہ کو یوں لکھتے ہیں کہ:

جب کافر ابولہب کو ولادت کی خوشی منانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت سے خوش ہو کر آپ کی محبت میں اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ میری جان کی قسم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو جناب نعیم میں داخل فرمائے گا۔

علامہ امام احمد بن محمد القسطلانی شارح بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے و خیرات کرتے اور خوشی کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ اس کی برکتوں سے سارا سال مسلمانوں کے لئے حفظ و امان کا سال ہوتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی اور مسرت کی عیدیں بنالیا۔

[ماخوذ فضائل میلاد]

Marfat.com

پیارے دینی بھائیو! امام قسطلانی کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ماہ ربیع الاول میں میلاد کی محفلوں کا منعقد کرنا ذکر میلاد کرنا کھانے پکا کر دعوتیں کرنا قسم قسم کے صدقے وخیرات کرنا خوشی کا اظہار کرنا نیک کاموں میں زیادتی کرنا اہل اسلام کا طریقہ رہا ہے اور ان کاموں کی بدولت ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا ظہور ہوتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفلیں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔

کَانَ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَ یَا مُرُ بِصَابِہٖ۔

فضائل عاشوراء

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَاللّٰہِ اِثْنَا عَشَرَ شَھْراً فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ؕ

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۰ ع ۱۱]

اس آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ حرمت والے مہینے چار ہیں۔ ان میں سے ایک محرم الحرام کا مہینہ ہے اور اسی مہینہ میں عاشورہ کا دن بھی ہے جس میں عبادت کرنے والوں کے لئے اجر عظیم مقرر کیا گیا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس دن روزہ رکھ کر اور عبادت کر کے نیکیاں حاصل کرے اور اپنے رب کو راضی کرے اور ذکر و وظائف سے اپنی آخرت کو سنوار دے۔

دس ہزار شہیدوں کا ثواب

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے محرم کی دس تاریخ یعنی یومِ عاشورہ کا روزہ رکھا اس کو دس ہزار فرشتوں دس ہزار شہیدوں اور دس ہزار حج و عمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا جائے گا۔ جس نے عاشورہ کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اللہ عزوجل شانہٗ اس کے سر کے ہر بال کے

Marfat.com

بدلے جنت میں اس کا درجہ بلند کرے گا۔ جس نے عاشورہ کی شام کسی مومن کو روزہ افطار کرایا گویا اس نے اپنی طرف سے تمام امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روزہ افطار کرایا اور ساری امت کا پیٹ بھرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن کو تمام دنوں پر فضیلت دی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں زمینوں پہاڑوں سمندروں کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا لوح وقلم کو بھی عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے۔ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے۔ ان کے بیٹے کا فدیہ عاشورہ ہی کے دن دیا گیا۔ فرعون کو عاشورہ کے دن غرق کیا، حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف عاشورہ کے دن دور کی گئی، حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف ہوئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے۔ قیامت عاشورہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

[غنیة الطالبین]

گناہوں کو مٹا دیتا ہے

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں آئندہ سال بقید حیات رہا تو نویں محرم کا روزہ بھی رکھوں گا۔

[مسلم شریف]

عاشورہ کا روزہ ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس کو ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جاتا ہے جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

Marfat.com

آسمان سے پہلی رحمت

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزے کے ساتھ ہم کو بڑی فضیلت عطا فرمائی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہاں! ایسا ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی کو اسی دن پیدا فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن وانس پر حکومت اسی دن عطا فرمائی ہے۔ آسمان سے پہلی بارش عاشورہ کے دن ہوئی۔ جس دن آسمان سے پہلی رحمت نازل ہوئی وہ عاشورہ کا دن تھا۔ جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا وہ مرض الموت کے سوا کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا۔ جس نے عاشورہ کے دن پتھر کا سرمہ آنکھ میں لگایا تمام سال اس کو آشوب چشم نہیں ہوگا۔ جس نے اس دن کسی کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم علیہ السلام کی عیادت کی۔ جس نے عاشورہ کے دن کسی کو ایک گھونٹ پانی پلایا اس نے گویا ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ عزوجل شانہٗ کی نافرمانی نہیں کی۔

نور کے ہزار محل کی تعمیر

جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور پچاس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس گزشتہ اور پچاس برس آئندہ کے گناہ معاف فرمائے گا۔ ملاء اعلیٰ میں اس کے لئے نور کے ہزار محل تعمیر کرائے گا ایک اور حدیث میں چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ مذکور ہیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ زلزال، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر بار درود شریف پڑھے۔

[غنية الطالبين]

موت کا احساس نہ ہوگا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل پر ہر سال میں ایک دن یعنی عاشورہ کا روزہ فرض کیا گیا تھا تم بھی اس دن روزہ رکھو اور اپنے گھر والوں پر زیادہ خرچ کرو۔ جس نے اس دن اپنے گھر والوں پر زیادہ خرچ کیا اللہ تعالیٰ اس کو پورے سال آسودگی عطا فرماتا ہے۔ جس نے

Marfat.com

اس دن روزہ رکھا تو وہ روزہ اس کے چالیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ جو شخص عاشورہ کی رات عبادت میں مشغول رہے اور صبح کو روزہ رکھے تو اس کو اس طرح موت آئے گی کہ اس کو مرنے کا احساس بھی نہ ہوگا۔

روزی کی فراخی

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جس نے عاشورہ کی رات عبادت کی اللہ عزوجل شانہٗ جب تک چاہے گا اس کو زندہ رکھے گا۔ حضرتِ سلیمان عیینہ فرماتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں کے خرچ میں کشادگی کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو پورے سال وسعت عطا فرماتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے پچاس سال سے [برابر] تجربہ کیا ہے اور ہمیشہ روزی کی فراخی میسر ہوئی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس نے سال بھر کے اپنے فوت شدہ صدقہ کو پالیا۔ یحیٰ بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس نے عاشورہ کے دن مشک آمیز سرمہ لگایا اس کی آنکھوں میں سال بھر تک آشوب نہیں ہوگا۔

[غنیۃ الطالبین]

عاشورہ کا روزہ جانور بھی رکھتے ہیں!

حضرت قیس بن عبادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جنگلی جانور بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماہِ رمضان کے بعد روزوں کا افضل مہینہ وہ ہے جس کو محرم کہا جاتا ہے اور فرض نماز اور وسط شب [تہجد] کی نماز کے بعد سب سے افضل نماز یوم عاشورہ کی ہے۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے مہینے یعنی محرم میں اللہ عزوجل شانہٗ نے کچھ لوگوں کی توبہ قبول فرمالی اور کچھ لوگوں کی توبہ قبول فرمائے گا۔

Marfat.com

تمام سال روزہ رکھنے کا ثواب

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ذی الحجہ کے آخری دن اور محرم کے پہلے دن کا روزہ رکھا گویا اس نے گزشتہ سال کو روزوں میں ختم کیا [یعنی سال بھر روزے رکھے] اور آئندہ سال کو بھی روزہ سے شروع کیا۔ اللہ عزوجل شانہٗ اس کے پچاس برس کے گناہوں کا اس روزہ کو کفارہ بنادے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں قریش عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور مکہ شریف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو رمضان کے روزے فرض کیے گئے پھر جس نے چاہا عاشورہ کا روزہ رکھا اور جس نے چاہا اسے چھوڑ دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو یہودیوں نے عرض کیا آج کے دن موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ حاصل ہوا اس کی وجہ سے ہم اس دن کو عظیم سمجھتے ہیں۔

شفیع روزِ محشر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہمارا تعلق زیادہ ہے۔ اس کے بعد تاجدار مدینہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔

[غنية الطالبين]

بقیہ دن پورا کرو

محمد بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے عاشورہ کے روز فرمایا تم میں سے آج کسی نے کچھ کھایا ہے۔ ہم نے جواب دیا بعض نے کھایا ہے اور بعض نے نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بقیہ دن پورا کرو۔ چاہے کھایا ہو یا نہ کھایا ہو اور گاؤں والوں کی جانب آدمی بھیجو کہ وہ بقیہ دن پورا کریں۔

[ابن ماجه]

Marfat.com

ستر ہزار فرشتے

یومِ عاشورہ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اسی دن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف لائے۔ میں نے دروازہ سے دیکھا تو وہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر چڑھے ہوئے کھیل رہے تھے۔ آپ کے دستِ مبارک میں مٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور آنکھ مبارک سے آنسو جاری تھے۔ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیل کر چلے گئے تھے تو میں آپ کے قریب گئی اور میں نے عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میں نے ابھی دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں مٹی تھی اور آپ کے آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حسین [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] میرے سینے پر کھیل رہے تھے۔ میں بہت خوش تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے وہ مٹی لا کر دی جس پر حسین [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کو شہید کیا جائے گا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے اترے جو قیامت تک آپ کے لئے آنسو بہاتے رہیں گے۔

[غنیۃ الطالبین]

سرتا بقدم ہے تنِ سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔

ماہِ رَجب کی فضیلت

قرآن کا فرمان عالی شان

اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَاللّٰہِ اِثْنَا عَشَرَ شَھْراً فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ۔

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۱۰ ع ۱۱]

اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ فتح مکہ سے قبل مسلمانوں نے مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ کا قصد کیا۔ آپس میں یہ حضرات کہنے لگے کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کفار مکہ کہیں حرمت والے مہینے میں لڑائی کرنے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینوں میں حرمت والے مہینے چار ہیں۔ یعنی رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ اللہ تعالیٰ نے ان چار مہینوں کو خاص فرمایا تا کہ ان مہینوں کی عظمت و حرمت ظاہر ہو جائے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماہِ رجب میں حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار ہونے کا حکم دیا۔ حضرت نوح علیہ السلام رجب کے روزے رکھے اور اپنے ساتھیوں کو بھی روزہ رکھوائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے

Marfat.com

ساتھیوں کو طوفان سے محفوظ رکھا اور تمام روئے زمین کو ظالموں اور مشرکوں سے پاک کر دیا۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول دو جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار کرایا۔ انہوں نے اور اس کے تمام ساتھیوں نے کشتی ہی میں روزہ رکھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات بخشی اور ڈوبنے سے محفوظ رکھا اور سیلاب کے بعد زمین کو کفر اور معصیت سے پاک فرمایا۔

رجب کے روزے کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اور رمضان میری امت کا۔ پس جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اپنے اوپر واجب کر لی۔ اسے فردوسِ اعلیٰ میں ٹھہرایا جائے گا اور جس نے رجب کے دو دن روزے رکھے تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا اور ہر اجر کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہوگا اور جس نے تین دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دے گا جس کی مسافت ایک سال کی مسافت کے بقدر لمبی ہوگی اور جس نے چار روزے رکھے اللہ عزوجل شانہٗ اس کو جذام اور جنون اور برص کے امراض سے اور دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھے گا۔

عذابِ قبر سے محفوظ

جس نے رجب کے پانچ روزے رکھے وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا اور جس نے چھ دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا اور جس نے سات روزے رکھے اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جس نے آٹھ روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جس نے نو دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہوا اٹھے گا اور اس کا منہ جنت کی طرف ہوگا اور جو دس روزے رکھے گا تو اللہ عزوجل شانہٗ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک بستر آرام کے لئے مہیا فرما دے گا۔

Marfat.com

عرش کے سایہ میں دسترخوان

جو رجب کے گیارہ روزے رکھے گا قیامت کے دن اس سے افضل اور کوئی امتی نظر نہیں آئے گا سوائے ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ رجب کے روزے رکھے ہوں اور جو بارہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے جوڑے پہنائے گا کہ اس کا ایک جوڑا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہوگا اور جو رجب کے تیرہ روزے رکھے گا قیامت کے دن عرش کے سایہ میں اس کے لئے دسترخوان بچھایا جائے گا اور اس سے اس کا دل جو چاہے گا کھائے گا۔ جس نے رجب کے چودہ روزے رکھے قیامت کے دن اللہ عزوجل شانہٗ اسے وہ چیز عطا کرے گا جو نہ کبھی دیکھی نہ اس کے بارے میں کسی نے سنا نہ کسی کے دل میں یہ خیال گزرا ہوگا جس نے رجب کے پندرہ روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے امن کے ساتھ کھڑے ہونے والوں میں شامل کردے گا۔ جہاں جب کوئی مقرب فرشتہ کا گزر ہوگا یا کسی نبی و رسول کا گزر ہوگا تو اس سے کہا جائے گا مبارک ہو تو امن والوں میں سے ہے۔

تمام گناہ معاف

ایک روایت میں ہے رجب کے پندرہ روزوں سے بھی زیادہ کا ذکر آیا ہے کہ ہادیٔ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سولہ روزے رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے اور کلام کرنے والوں کی پہلی صف میں ہوگا۔ نوٹ: صحابہ کرام، تبعی تابعین کرام، محدثین کرام، شہدائے اسلام، فقہائے کرام، مجددین کرام، اولیاء کرام وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔ اور جس نے سترہ دن کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک آرام گاہ مقرر فرمائے گا جس میں وہ آرام کرے گا اور جس نے ماہِ رجب کے اٹھارہ روزے رکھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبہ میں قیام کرے گا۔ جس نے انیس روزے رکھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ایسا محل مہیا فرمائے گا جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے محلوں کے روبرو ہوگا اور جس نے رجب کے بیس روزے رکھے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اللہ کے بندے! تیرے تمام گناہ معاف کردیئے گئے تو

Marfat.com

بخش دیا گیا اب جس قدر تیری عمر باقی ہے اس میں نیک عمل کر۔ سبحان اللہ!

[غنية الطالبين]

ایک ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رجب کا مہینہ عظمت و بزرگی والا مہینہ ہے جو شخص اس کا ایک روزہ رکھے گا اس کو ایک ہزار برس کے روزوں کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

زمین کی مقدار سونا

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ماہِ رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا تم نے ایسے مہینے کے بارے میں پوچھا ہے جس کی عہدِ جاہلیت میں بھی لوگ عظمت کرتے تھے اور اسلام نے اس کا رتبہ اور بڑھا دیا ہے کہ جس شخص نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس ماہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو سرد کر دے گا اور دوزخ کا ایک دروازہ اس کے لئے بند کر دے گا اگر زمین کے برابر اس کو سونا مل جائے تب بھی اس اجر کا بدل نہ ہو سکے گا اور نہ دنیا کی کسی چیز سے اس کا اجر پورا ہو سکے گا۔ ماہِ رجب کے روزہ دار کی جب شام ہوتی ہے تو اس وقت اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اگر دنیا کی وہ کوئی چیز مانگتا ہے تو وہی اس کو عطا کر دی جاتی ہے ورنہ اس کے لئے خیر کا اتنا ذخیرہ جمع کر دیا جاتا ہے جو ان دعاؤں کے ذخیرہ سے بہتر ہوتا ہے جو اولیاء کرام اور اصفیائے عظام کرتے ہیں۔

[غنية الطالبين]

صدیقین کے ساتھ جنت میں

جس نے رجب کے دو روزے رکھے اس کو ایسے دس صدیقوں کا ثواب ملے گا جو اپنی لمبی عمر کے ساتھ صدیق رہے اور صدیقین کی شفاعت کے برابر اس کی شفاعت اور سفارش قبول کی جائے گی وہ خود صدیقین کے ساتھ جنت میں جائے گا اور جس نے تین روزے رکھے تو اس کے افطار کے وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک میرے بندے کا حق واجب

Marfat.com

ہو چکا ہے۔ میری محبت اور دوستی اس کے لئے واجب ہو چکی ہے اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔

کرامتِ عظمیٰ

جو شخص رجب کے تیس روزے رکھے گا تو ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ اے اللہ کے ولی! کرامتِ عظمیٰ کی آپ کو بشارت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یہ کرامت عظمیٰ کیا ہے۔ امام المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ کا دیدار کرنا اور انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداءِ عظام کی رفاقت کرامت عظمیٰ ہے۔

جنتِ عدن

ماہِ رجب کے روزہ دار پر جب موت کا فرشتہ اترے گا تو نزع کے وقت اللہ تعالیٰ فردوس کا شربت اسے پلائے گا۔ اس طرح موت اس پر آسان ہو جاتی ہے کہ اس کی تکلیف اس کو قطعی محسوس نہیں ہوتی۔ قبر میں وہ سیراب رہتا ہے اور قیام محشر میں بھی سیراب رہے گا یہاں تک کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر پر پہنچ جائیگا۔ جب وہ قبر سے اٹھے گا تو ستر ہزار فرشتے موتی اور یاقوت کی اونٹنیاں قسم قسم کے زیور اور خلعتیں ساتھ لے کر آئیں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے اللہ کے دوست اپنے رب کے پاس جلد چلو! جس کی خوشنودی کے لئے تم نے اپنے آپ کو دن بھر پیاسا رکھا اور جس کی رضا طلبی کے لئے تم نے اپنے جسم کو کمزور کیا وہ قیامت کے دن فائزین کے ساتھ جنت عدن میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں ہوگا۔ اگر کوئی شخص روزانہ کے روزوں کے ساتھ اپنی روزی کے ہم وزن خیرات بھی کرے گا تو اس کا کیا ٹھکانہ، اس کا کیا ٹھکانہ، اس کا کیا ٹھکانہ، [حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلمات تین بار ادا فرمایا] جو ثواب اس کو دیا جائے گا اگر تمام مخلوق اس کا اندازہ کرنا چاہیں تو اس کے دسویں حصہ کا بھی اندازہ نہیں کر سکتی۔

[غنية الطالبين]

Marfat.com

ہزار درجہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے رجب کے مہینے میں غم دور کیا اللہ عزوجل شانہٗ اس کو فردوس میں نگاہ کی رسائی کے مقدار وسیع محل عطا فرمائے گا خوب سن لو! تم ماہِ رجب کی عزت کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ہزار درجہ بزرگی عطا فرمائے گا۔

جنت کے ایک نہر کا نام رجب ہے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام رجب ہے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا، اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ جس نے رجب کا ایک روزہ بھی رکھا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اس نہر کا پانی پلائے گا۔

حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک محل ہے اس میں صرف وہی داخل ہوگا جس نے رجب کے روزے رکھے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ رجب اور شعبان کے سوا کسی اور مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول عربی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ماہِ حرام کے تین دنوں کے روزے رکھے یعنی جمعرات، جمعہ اور سنیچر تو اللہ تعالیٰ اس کو نو سو سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

[غنیۃ الطالبین]

ہزار حوریں ملیں گی

سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مصطفیٰ جانِ رحمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا جس نے رجب کا ایک روزہ رکھا گویا اس نے ہزار برس کے روزے رکھے اور ہزار غلام آزاد کیے اور جس نے ماہِ رجب میں کچھ بھی خیرات کی

Marfat.com

اس نے گویا ہزار دینار خیرات کئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بدن کے ہر بال کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھے گا اور ہزار درجہ بلند کر کے اس کی ہزار برائیاں [گناہ] مٹادے گا۔ اس کے ہر روزے اور صدقے کے بدلے ہزار حج اور ہزار عمرے کا ثواب عطا فرمائے گا اس کے لئے جنت میں ہزار مکان ہزار محل ہزار کمرے میں ہزار خیمے اور ہر خیمے میں ہزار ایسی حوریں جو سورج سے زیادہ حسین ہوں گی ملیں گی۔

[غنیۃ الطالبین]

ستائیس رجب کے روزے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع محشر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ستائیس رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ اسی دن حضرت جبرئیل علیہ السلام رحمت دوعالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیغام الٰہی لے کر نازل ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معمول تھا کہ جب ستائیسویں رجب آتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تھے اور بعد نماز ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔ اس کے بعد وہ چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ انہوں نے فرمایا کہ آقائے دوجہاں حضور علیہ التحیۃ والثنا کا یہی معمول تھا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ التحیۃ والثنا کا ارشاد گرامی ہے کہ ماہِ رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے کہ اگر اس دن کا کوئی روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت کرے تو اس کو ایک سو برس روزے رکھنے والے اور سو سال کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا [یعنی ستائیسویں رات] یہ رات وہ ہے جس کے بعد رجب کی تین راتیں رہ جاتی ہیں اور وہ دن ہے جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت عطا فرمائی۔

چار راتوں میں عبادت

روایت ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور تھا کہ آپ سال میں چار راتیں ہر

Marfat.com

کام سے خالی کر کے عبادت کے لئے مخصوص فرمایا کرتے تھے [یعنی ان راتوں میں خاص طور پر عبادت فرماتے تھے] ماہِ رجب کی پہلی رات، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ کی رات اور ماہِ شعبان کی پندرہویں رات۔

[غنية الطالبين]

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہَ ۔

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَیُّ الصَّومِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شُعْبَانُ لِتَعْظِیْمِ رَمَضَانِ۔

شبِ برأت کے فضائل

قرآن کا فرمان عالی شان

حٰمٓ وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ؕ

حم۔ قسم اس روشن کتاب کی بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۵ ع ۱۴]

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حم یعنی روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اللہ عزوجل شانہٗ اس کا فیصلہ کر چکا ہے۔ "وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ" قسم ہے کتاب مبین کی "اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ" ہم نے قرآن برکت والی رات میں اتارا یعنی نصف شعبان کی رات میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ لیلۃ المبارکہ سے شب قدر مراد ہے۔

[غنیۃ الطالبین]

شعبان میں روزہ رکھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہیں رکھا کرتے تھے۔ آپ شعبان کا پورا مہینہ روزہ رکھتے اور ایک روایت میں ہے کہ شعبان کے مہینے میں اکثر دن روزہ رکھتے۔

[بخاری و مسلم]

Marfat.com

بہت زیادہ محبوب

شیخ ابوالنصر رحمۃ اللہ علیہ نے بالا سناد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کی ہے کہ رسولِ اعظم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرح مسلسل روزے رکھتے تھے[1] کہ ہم خیال کرنے لگتے کہ آپ کسی دن کا روزہ نہیں چھوڑیں گے۔

اور جب آپ روزہ دار نہ ہوتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ آپ کو شعبان کے روزے بہت زیادہ محبوب تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا سبب ہے آپ ماہِ شعبان میں روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا عائشہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) یہ ایسا مہینہ ہے کہ سال کے باقی عرصہ میں مرنے والوں کے نام ملک الموت کو لکھ کر اس ماہ میں دے دیئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا نام ایسی حالت میں لکھ کر دیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔

[غنیۃ الطالبین]

پتھر میں آدمی

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک روز ایک پہاڑ پر گزر ہوا۔ آپ نے اس پہاڑ پر ایک سفید پتھر دیکھا جسے آپ نے غور سے دیکھا اور اس کی خوبصورتی پر تعجب فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! [علیہ السلام] کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ایک چیز تم پر ظاہر کروں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہاں الٰہی میں چاہتا ہوں۔ چنانچہ خداوند قدوس کے حکم سے وہ پتھر پھٹ پڑا اور اس میں سے ایک مبارک شخص نکلا جس کے ہاتھ میں ایک سرسبز شاخ تھی جس کے ساتھ انگور لگے ہوئے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس شخص نے کہا اے اللہ کے پیغمبر! یہ انگور میرے ہر دن کی روزی ہے اور میں اس پتھر میں ہر وقت عبادت میں لگا رہتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تم اس پتھر میں کتنی مدت سے عبادت میں مشغول ہو وہ بولا چار سو برس سے اس پر عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں گزارش کی کہ الٰہی یہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ میرے خیال میں اس سے بڑھ کر اور

---

[1] یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شعبان کی بعض تاریخوں میں روزہ رکھتے تھے اور بعض تاریخوں میں ناغہ کرتے تھے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

کوئی خوش نصیب اور افضل نہ ہوگا۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میرے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں سے جو شخص بھی شعبان کی پندرہویں رات کو دو رکعت نماز پڑھے گا وہ اس شخص کی چار سو برس کی عبادت سے بھی زیادہ اجر پائے گا۔

[نزهته المجالس، جلد اول]

پیارے دینی بھائیو! اللہ عزوجل شانہٗ نے شعبان المعظم کی پندرہویں رات کو بڑی فضیلت دی ہے اور وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو اس رات کو جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اس کو راضی کر لیتے ہیں اور بہت سے درجے پا لیتے ہیں۔

تمام لوگوں کی بخشش

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ قریب ترین آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے۔ مشرک دل میں کینہ رکھنے والے رشتہ قطع کرنے والے اور بدکار عورت کے سوا تمام لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عائشہ! یہ کون سی رات ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات میں بندوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی آزادی دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا ضرور! پھر آپ نے نماز پڑھی اور قیام میں تخفیف کی۔

[غنية الطالبين]

شب برأت کے انعامات

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس نصف شعبان کی رات حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایئے۔ میں نے ان سے

Marfat.com

دریافت کیا کہ یہ کون سی رات ہے۔ انہوں نے کہا یہ وہ رات ہے جس رات اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرایا بشرطیکہ وہ جادوگر نہ ہو، کاہن نہ ہو، سود خور نہ ہو، شرابی نہ ہو، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بخشش اس وقت تک نہیں فرماتا جب تک وہ توبہ نہ کرلیں پھر جب رات کا چوتھائی حصہ گزر گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اپنا سر مبارک اٹھایئے۔ آپ نے ایسا ہی کیا تو دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہیں اور پہلے دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا ہے۔ خوشی ہو اس شخص کے لئے جس نے اس رات کو رکوع کیا۔ دوسرے دروازہ پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا ہے۔ خوشی ہو اس کے لئے جس نے اس رات میں سجدہ کیا۔ تیسرے دروازہ پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا تھا۔ خوشی ہو ان لوگوں کے لئے جو اس رات ذکر الٰہی کرے۔ پانچویں دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا تھا۔ خوشی ہو ان کے لئے جو اس رات میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے۔ چھٹے دروازہ پر ایک فرشتہ پکار رہا تھا اس رات میں تمام مسلمانوں کے لئے خوشی ہو ساتویں دروازے پر ایک فرشتہ ندا دے رہا تھا۔ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی آرزو اور طلب پوری کی جائے۔ آٹھویں دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا تھا کیا کوئی معافی کا طلب گار ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے جبرئیل! [علیہ السلام] یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا شام سے طلوع فجر تک۔
[غنیة الطالبین]

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ شعبان کی رات اپنے مکان سے باہر نکل رہے تھے۔ اس وقت ان کے چہرے سے ایسا ظاہر ہو رہا تھا کہ جیسے ان کو قبر میں دفن کر دیا گیا تھا اور وہ اس سے باہر نکل کر آئے ہیں۔ آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! جس شخص کی کشتی بیچ سمندر میں ٹوٹ گئی ہو اس کی مصیبت میری مصیبت سے زیادہ مشکل نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اپنے گناہوں کا تو یقین

Marfat.com

ہے لیکن میری نیکیوں کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ وہ قبول ہوتی ہیں یا میرے منہ پر ماردی جائیں گی۔

پاکی کا طلب گار

حکیم بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور جو اس سے پاکی کا طلب گار ہوتا ہے اس کو پاک فرماتا ہے اور آئندہ اسی رات تک پاک رکھتا ہے۔ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نصف شعبان کی رات میں تمام سال کے امور پیش ہوتے ہیں، کچھ لوگ سفر میں جاتے ہیں اور ان کا نام زندوں سے نکال کر مردوں میں ڈال دیا جاتا ہے کوئی نکاح کرتا ہے حالانکہ وہ بھی زندوں کی فہرست سے نکل کر مردوں کی فہرست میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

[غنية الطالبين]

❑❑

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَنْتُمْ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَ کُمْ

اچھے نام رکھنے کی فضیلت

قرآن کا فرمان عالی شان

وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۝

اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۶ ع ۱۴]

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار امتیو! اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ کسی کو طعنہ نہ دیں اور کسی کو برے نام سے نہ پکاریں۔ اچھے نام رکھنے کی فضیلت حدیثوں سے ثابت ہے۔ اپنی اولاد کا نام اسلامی رکھنا چاہئے اور نام ایسا ہونا چاہئے جس کے معنیٰ اچھے ہوں۔ حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے ناموں کو اچھے ناموں سے بدل دیتے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ اچھے نام رکھیں، برے نام نہ رکھیں۔

اولاد کا حق والد پر یہ بھی ہے کہ اچھا نام رکھے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سید الانبیاء حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اولاد کا والد پر حق یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔

[بیہقی]

حضرت عبداللہ بن جرا درضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا سرورِ کائنات صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بھائیوں کو ان کے اچھے ناموں سے پکارو، برے القاب سے نہ پکارو۔

[ابوداؤد]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیارا نام

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے ناموں میں اللہ عزوجل شانہٗ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔

[مسلم]

سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو تمہارے نام اور تمہارے والد کے نام سے بلایا جائے گا لہٰذا اچھے نام رکھو۔

[ابوداؤد]

انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر نام رکھو

حضرت ابی وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام کے نام پر نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور حرب اور مرہ برے نام ہیں۔

[ابوداؤد]

دونوں بہشت میں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے [عبادت گزار] والوں سے طلب کرو۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ کے بعد میرے لڑکا پیدا ہوا تو آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں

Marfat.com

اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت کروں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں۔

[ابوداؤد]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت میں اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد [صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم] رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

[ابن عساکر]

جنت میں جاؤ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص اللہ عزوجل شانہٗ کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے، حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے الٰہی! ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے قابل ہوئے۔ ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہیں جائے گا۔

ایک محمد دو محمد یا تین محمد

رسولِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں!

پیارے دینی بھائیو! آج ہمارا مزاج بن چکا ہے کہ ہم نئے نئے نام تلاش کرتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر نام نہیں رکھتے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑی تاکید سے فرماتے ہیں۔ تمہیں کیا نقصان ہے کہ ایک گھر میں دو تین اشخاص کا نام محمد ہو۔ اگر دو یا تین بھائیوں کا نام محمد ہو تو فیوض و برکات کے علاوہ کوئی نقصان نہیں ہے۔ ہمارے اسلافِ کرام ایسے گزرے ہیں کہ ان کا نام ان کے والد کا نام اور ان کے دادا کا نام محمد ہی ہوتا تھا۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی اولاد کا نام محمد رکھیں تاکہ اس نام کی وجہ سے گھر میں برکت ہو۔

وہ ضرور جاہل ہے

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیاحِ لامکاں حضور

Marfat.com

انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔

[طبرانی]

حضرت نبُیط بن شُریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے عذاب نہ دوں گا۔

[حلیہ]

اس کی عزت کرو

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ اِنس وجاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔

[حاکم]

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نام بدل دیا

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ ان کا نام بَرّہ تھا۔ مصطفیٰ جانِ رحمت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا تزکیہ نہ کرو [یعنی اپنی تعریف اور بڑائی نہ کرو] اللہ عزوجل شانہٗ کو معلوم ہے کہ تم میں برا اور نیک کون ہے۔ اس کا نام زینب رکھ دو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ [یعنی گنہ گار] تھا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

[مسلم]

اپنا نام سہل رکھو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

برے نام کو بدل دیتے تھے۔

[ترمذی]

سعید بن المُسَیبؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دادا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا حزن۔ آپ نے فرمایا تم سہل ہو، اپنا نام سہل رکھو کہ اس کے معنی ہیں نرم اور حزن سخت کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اسے نہیں بدلوں گا۔ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

[بخاری]

دوبار رحمتِ الٰہی کا نزول

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس دسترخوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دوبارہ مقدس کئے جائیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو دن میں دوبار اس مکان میں رحمتِ الٰہی کا نزول ہو۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے سب بیٹوں، بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا پھر اس نام پاک کے حفظ ادب کے لئے اور باہم تمیز ہونے کے لئے عرف جدا مقرر کئے۔ بحمد اللہ تعالیٰ میرے یہاں پانچ محمد اب بھی موجود ہیں اور پانچ سے زائد اپنی راہ گئے۔ [یعنی وفات پائے]

[احکام شریعت]

جب مشورہ کریں

سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے۔

Marfat.com

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

اِس دور کے ناموں پر افسوس

پیارے دینی بھائیو! آج ہمارا معاشرہ دین اسلام سے دور جارہا ہے۔ ہمارا طرز زندگی، رہن وسہن، اور تہذیب وتمدن سب میں انگریزی ماحول اثر کر رہا ہے یہاں تک کہ مسلمان اب ایسے نام رکھنے لگے کہ اس نام سے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ یہ مسلمان ہے بھی یا نہیں۔

میں ایک دفعہ اپنے دوستوں کے ساتھ ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ ہمارے سامنے ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ سامنے جو صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ مسلم ہیں یا غیر مسلم، کیونکہ چہرہ تو اسلامی ہے نہیں [یعنی چہرے سے داڑھی مونچھ بالکل صاف تھی اور لباس بھی اسلامی نہیں تھا] اگر دینی بھائی ہو تو ان کو بھی کھانے میں ساتھ بٹھالیں۔ میں نے کہا کہ نام پوچھ لیجئے تو معلوم ہو جائے گا کہ مسلمان ہے یا نہیں۔ میرے دوست نے اس سے پوچھا جناب آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا ''گڈو'' میرے دوست نے سرگوشی کے انداز میں کہا کہ اس سے معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ مسلمان ہے یا نہیں۔ میں نے دوست سے کہا آپ ان کے والد کا نام پوچھ لیں۔ جب انہوں نے والد کا نام پوچھا تو اس نے جواب دیا جی میرے والد کا نام ''پپو'' ہے۔ یہ سن کر میں نے برجستہ کہا کہ جناب آپ مسلم ہیں یا غیر مسلم؟ اس نے جواب دیا جی میں مسلمان ہوں۔

پیارے دینی بھائیو! آج لوگ اپنا نام اس طرح رکھ لیتے ہیں کہ اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ایسے نام نہ رکھیں جس سے مسلم یا غیر مسلم میں امتیاز نہ ہو سکے۔ مثلاً گڈو، پپو، چھوٹو، منا، ہمیں ایسے نام رکھنا چاہئے جو اسلامی ہوں اور نام سے ہی معلوم ہو جائے کہ مسلمان ہے مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالمصطفےٰ، محمد، احمد، غلام نبی وغیرہ۔

عورتوں کا رجحان

میری ماں بہنوں نے بھی اپنی لڑکیوں کے لئے صحابیات رضی اللہ عنہن کا مبارک، سنجیدہ

Marfat.com

اور پر وقار نام چھوڑ کر فلمی اداکاراؤں کے بھڑک دار نام پر نام رکھنا شروع کر دیا ہے جیسے نجمہ، ثریا، مشتری، پروین، نرگس وغیرہ۔ خواتین اسلام کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ ایسے نام رکھے جائیں جو صحابیات اور اولیات و نیک عورتوں کی طرف منسوب ہوں تا کہ اس نام کا اچھا اثر ظاہر ہو۔

نام بگاڑ کر نہ بلائیں

خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو! کچھ لوگ نام بگاڑ کر بلاتے ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں یہ تہذیب کے خلاف ہے بلکہ جس کا نام بگڑا ہوا ہو اس کو اچھے نام سے بلائیں۔ میرے ایک عزیز دوست جن کا نام محمد مزمّل ہے ان کے گھر والے ان کو پیارے سے ''مجو'' کہہ کر بلاتے تھے۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ اچھا خاصا نام محمد مزمل ہے۔ آپ لوگ ان کو مجو کہہ کر کیوں پکارتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہم پیار سے مجو کہتے ہیں۔ میں نے کہا پیاریہ نہیں کہ اچھے نام کو بگاڑ دیا جائے بلکہ پیار یہ ہے کہ اچھے نام سے پکاریں۔ قرآن مقدس میں اللہ عزوجل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے'' برے نام نہ رکھو'' پھر ان کے گھر والوں نے مجو کہہ کر بلانا چھوڑ دیا۔ شکر ادا کیا ہم نے کہ ایک تو ہدایت قبول کی، دوسرے قرآن مقدس کا ارشاد مان لیا۔

پیارے دینی بھائیو! آپ کسی کا نام بگاڑ کر نہ بلائیں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو آپ اسے منع کریں۔ اسی طرح اگر کوئی عائشہ کو عیشو کہہ کر پکارے تو انہیں اس طرح سے نہیں پکارنا چاہئے۔ بعض لوگ عبدالرحمٰن کے بدلے صرف رحمٰن کہہ کر بلاتے ہیں یہ بھی درست نہیں اور عبدالقادر کے عوض لوگ صرف قادر سے پکارتے ہیں جو سراسر غلط اور گناہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اچھے نام رکھیں اور پورے نام سے پکاریں جو اپنے اور صاحب نام دونوں کے حق میں مفید ثابت ہوں۔

ایسے نام نہ رکھیں

پیارے دینی بھائیو! ایسے نام نہ رکھیں جن کو علماء کرام نے منع فرمایا ہے جیسے محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد کیونکہ یہ الفاظ صرف اور صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیبا ہیں۔ اسی طرح سے یٰسین اور طٰہٰ نام رکھنا منع ہے کیونکہ اس کے معنیٰ معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کے

Marfat.com

معنیٰ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ دوسروں کے لئے درست نہ ہوں۔لفظ پاک محمد بڑھا کر لکھنا بھی منع ہے مثلاً محمد یٰسین کیونکہ محمد بڑھانے سے بھی لفظ یٰسین کا جو معنیٰ تھا وہ اب بھی ہے لیکن غلام یٰسین رکھ سکتے ہیں اسی طرح غفور الدین نام رکھنا بھی سخت منع ہے۔

[احکام شریعت]

بچوں کے نام اس طرح رکھیں

پیارے دینی بھائیو! ایسے نام رکھیں جس طرح ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ پیارا نام عبداللہ عبدالرحمٰن ہے اسی طرح دوسرے نام مثلاً غلام احمد، محمد، احمد، عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی، غلام نبی، رکھیں۔بعض متضرات کے بہکاوے میں نہ آئیں کہ غلام نبی اور عبدالنبی نام رکھنا شرک ہے۔یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔

نام کے متعلق چند ضروری باتیں

- والدین پر حق ہے کہ اپنے بچوں کا اسلامی اور اچھا نام رکھیں۔
- ایسے نام نہ رکھیں جو معنیٰ کے اعتبار سے مناسب نہ ہوں۔
- مرا ہوا بچہ پیدا ہو تو اس کا نام رکھنے کی ضرورت نہیں۔
- جو نام برے ہوں ان کو بدل کر اچھا نام رکھیں کیونکہ برے نام کو اچھے نام سے بدلنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔
- بچہ پیدا ہو کر مر گیا تو دفن سے پہلے اس کا نام رکھا جائے۔
- اگر کوئی صاحب کسی نام سے چڑتے ہوں تو ان کو اس نام سے نہ پکاریں کیونکہ کسی کی دل شکنی کرنا گناہ ہے، بلکہ اس نام سے پکاریں جو ان کو اچھا لگے۔
- ماں باپ اور استاذ اور شوہر کا نام لے کر پکارنا سخت بے ادبی ہے۔
- حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام پاک سے نہ پکاریں مثلاً اے محمد، یا محمد نہ کہیں بلکہ جب پکارنا ہو تو یا رسول اللہ! یا سیدی، یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ کر پکاریں۔
- بیوی اپنے شوہر کا نام لے کر نہ پکارے یہ بھی خلافِ ادب بات ہے بلکہ ایسے القاب سے پکارے جس سے محبت بڑھے۔

Marfat.com

- بعض جاہل عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ شوہر کا نام لینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ شوہر کا نام لینے سے ہرگز نکاح نہیں ٹوٹتا۔
- جب اللہ کے کسی نبی ورسول کا نام لیں تو علیہ السلام کہیں اور کسی صحابی کا نام لیں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کسی ولی کا نام لیں تو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں۔ اس سے آپ ثواب کے مستحق ہوں گے۔

نام کا اثر

پیارے دینی بھائیو! نام کا اثر انسان پر یقیناً ہوتا ہے جیسا کہ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حزن بدل کر سہل نہ رکھا تو اس نام کا اثر پایا گیا اور وہ سخت مزاج رہے۔ اسی طرح میرے ایک مخلص کا بیان ہے کہ ان کی لڑکی کا نام ایسا رکھا گیا جس کا معنیٰ موزوں نہ تھا اکثر و بیشتر وہ لڑکی بیمار رہتی۔ ایک عالم دین نے مشورہ دیا کہ آپ نام بدل دیں۔ انہوں نے اپنی لڑکی کا نام بدل کر شگفتہ رکھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ لڑکی کی طبیعت ٹھیک ہوگئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاء ہے کہ سبھی مسلمان بھائیوں کو اسلامی نام رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر نام رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکَہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ۔

خاموشی کی فضیلت اور گفتگو کے آداب

قرآن کا فرمان عالی شان

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ؕ

اور اپنی آواز پست کر بے شک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۱ ع ۱۱]

پیارے دینی بھائیو! اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ دھیمی اور نرم آواز میں بات کرے، چیخنا چلانا اچھی بات نہیں۔ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ گدھے کی آواز بلند ہونے کی وجہ سے مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند کرتے تھے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

اچھی گفتگو نجات کا ذریعہ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو جو شخص یہ نہ پائے تو وہ اچھی گفتگو کے ذریعہ جہنم سے نجات حاصل کرے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المرسلین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

[بخاری]

واضح گفتگو کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

کوئی بات فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تا کہ آپ سے سمجھی جا سکے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شفیع محشر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گفتگو نہایت واضح ہوتی تھی جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔

[ابوداؤد]

اچھی گفتگو کرنے والے کو انعام

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیاحِ لامکاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جس کا باہری حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! یہ کس شخص کے لئے ہوں گے؟ تاجدار عرب وعجم حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام المرسلین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے داڑھوں[1] اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کو برائی سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[ترمذی]

اپنے اعمال نامہ کو فضول باتوں سے بچاؤ

حجتہ الاسلام حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چار وجہوں سے فضول گفتگو کرنے والوں کی مذمت فرمائی۔ [۱] فضول گفتگو کراماً کاتبین کو لکھنی پڑتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ان مقدس فرشتوں سے شرم کرے اور ان کو فضول باتیں لکھنے کی تکلیف نہ دے [۲] یہ اچھی بات نہیں کہ انسان کا اعمال نامہ فضول اور بیہودہ باتوں سے بھرا ہو کیونکہ یہ اعمال نامہ خداوند قدوس کی بارگاہ میں پیش ہوگا اس لئے انسان کو چاہئے کہ بیہودہ باتوں سے بچے [۳] انسان سے قیامت کے روز کہا جائے گا کہ اپنے اعمال نامہ کو اللہ عزوجل شانہٗ کے سامنے تمام مخلوق کے روبرو پڑھ کر سنائے۔ اس وقت حشر کی سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان پیاس کی شدت سے مر رہا ہوگا، جسم پر کپڑا نہ ہوگا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی۔ ایسے حالات میں اپنے ایسے نامہ اعمال کو پڑھنا جو فضول اور بیہودہ باتوں سے بھرا ہو کس قدر تکلیف کی بات ہوگی۔ اس لئے چاہئے کہ انسان اپنی زبان سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ بولے [۴]

---

[1] داڑھوں کے درمیان سے مراد زبان ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز سے مراد شرم گاہ ہے۔ آسی۔

Marfat.com

بندے کو فضول اور بیہودہ باتوں کی وجہ سے ملامت کی جائے گی اور شرم دلائی جائے گی اور بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے ندامت اٹھانی پڑے گی۔

[منهاج العابدين]

پیارے دینی بھائیو! لہٰذا ہمیں چاہئے کہ فضول اور بیہودہ باتیں کر کے اپنے نامہ اعمال کو نہ بھریں بلکہ اللہ کا ذکر اور درود شریف، تلاوتِ قرآن اور دیگر وظائف سے نامہ اعمال کو پر کریں تا کہ کل قیامت میں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

زبان کی حقیقت

زبان جب بری باتیں کہتی ہیں تو دل سیاہ ہو جاتا ہے اور جب اس سے حق بات نکلتی ہے تو دل روشن ہوتا ہے، جب جھوٹ باتیں کرتی ہے تو دل اندھا ہو جاتا ہے اور اس آئینے کی طرح ہو جاتا ہے جس میں چمک نہیں رہتی۔ اسی وجہ سے جھوٹ بولنے والے کا خواب زیادہ تر سچ نہیں ہوتا کیونکہ اس کا دل جھوٹ بولنے کی وجہ سے اندھا ہو گیا ہے اور جو سچ بولنے کے عادی ہیں اس کے خواب سچے ہوتے ہیں۔ زبان کی آفت اور خرابی جھوٹ بولنا، گالی دینا، فضول باتیں کرنا، زبان درازی کرنا ہے۔

خاموشی میں نجات ہے

سید المرسلین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ تو حضور انور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہن مبارک سے زبان اطہر کو باہر نکال کر اس پر انگلی رکھی۔ یعنی خاموشی۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اپنی زبان کو انگلیوں سے پکڑ کر کھینچ رہے تھے اور ملتے تھے۔ میں نے کہا یا امیر المومنین! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا اس [زبان] نے مجھ کو بہت سے معاملات میں مبتلا کیا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو

اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ کے پیارے حبیب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو خداوند تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اس سے کہہ دو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان میں ہیں۔

آسان عبادت

شفیع محشر سید المرسلین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو ایک بہت ہی آسان عبادت کی خبر دوں، وہ زبان کی خاموشی اور نیک عادت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا عبادتیں دس ہیں ان میں سے نو تو خاموشی میں ہیں اور دسویں عبادت لوگوں سے بچنا اور گریز کرنا ہے۔

[کیمیائے سعادت]

زبان دانتوں تلے

جب صبح ہوتی ہے تو اعضاء زبان سے کہتے ہیں کہ اے زبان! اگر تو اپنے آپ کو محفوظ نہ رکھے گی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک مرتبہ خواجہ حاتم آصم نے صرف ایک بیہودہ بات کہی تھی تو اپنی زبان کو اس قدر دانتوں تلے دبایا کہ خون نکل آیا اور اس کے بعد عہد کر لیا کہ جب تک زندہ رہوں گا کسی سے گفتگو نہیں کروں گا۔ ایک بیہودہ بات کے بدلے وہ بیس سال تک کسی سے ہم کلام نہ ہوئے۔

جس روز اللہ تعالیٰ نے زبان کو حضرت آدم علیہ السلام کے منہ میں رکھنا چاہا تو زبان کو فرمایا اے زبان! دیکھ تیری پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ تو میرے نام کے سوا اور کوئی نام نہ لے اور میرے کلام کے سوا اور کوئی کلام نہ پڑھے اگر اس کے علاوہ تو نے کچھ اور کہا تو یاد رکھ تو اور باقی تمام اعضاء مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے زبان کو خاص کر ذکر اور قرآنی تلاوت کے لئے بنایا ہے۔

[اسرار الاولیاء]

Marfat.com

منہ میں کنکریاں

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے منہ میں کنکریاں رکھ لیتے تھے تا کہ بات نہ کر سکیں۔ حضور انور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی مومن کو خاموش اور سنجیدہ پاؤ تو اس سے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ بغیر حکمت کے نہ ہوگا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ زبان سے زیادہ اور کوئی چیز قید کرنے کے لائق نہیں ہے۔

شیخ ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیس سال تک دنیا کی بات نہیں کی وہ صبح کو اٹھتے تو قلم اور کاغذ لے کر جو بات کہنا ہوتی اس کو لکھ دیتے۔

خاموشی حکمت ہے

منقول ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام ایک سال تک حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے۔ حضرت لقمان علیہ السلام معلوم کرنا چاہتے تھے کہ وہ زرہ کیوں بناتے رہتے ہیں۔ لیکن انہوں نے نہیں پوچھا۔ جب زرہ بن کر تیار ہوگئی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو پہنا اور خود ہی فرمایا جنگ کے لئے یہ اچھی پوشاک ہے تب حضرت لقمان علیہ السلام سمجھ گئے کہ خاموشی حکمت ہے۔

جنت حرام

رسول عربی تاجدار مدینہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے شخص پر بہشت حرام ہوگی جو فحش باتیں کرے گا۔ دوزخ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے منہ سے نجاست نکلے گی اور اس کی بدبو سے تمام دوزخی فریاد کریں گے اور دریافت کریں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کو بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بری بات کہنا پسند کرتے تھے اور بری بات کہتے تھے۔

شیخ ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی فحش بات کہے گا قیامت میں اس کا منہ کتے کا ہوگا۔

[کیمیائے سعادت]

Marfat.com

کیڑے مکوڑے پر بھی لعنت نہ کرو

معلوم ہونا چاہئے کہ جانوروں، کیڑے مکوڑوں پر بھی لعنت کرنا برا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے مومن لعنت نہیں کرتا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی زمین یا کسی اور چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ چیز کہتی ہے کہ اس پر لعنت ہو جو ہماری بہ نسبت زیادہ گنہ گار ہے۔ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی چیز پر لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی لعنت سن کر فرمایا اے ابوبکر! [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] لعنت کرنا درست نہیں! رب کعبہ کی قسم آپ نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بات سے توبہ کی اور اس کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا۔

[کیمیائے سعادت]

زبان میں دوسرے کا حصہ

حضرت شعبی کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا کرتا تھا جو ہمیشہ خاموش رہ کر گفتگو سنا کرتا اور خود کبھی نہ بولتا۔ ایک بار حضرت شعبی نے اس سے فرمایا کہ میاں تم ہمیشہ چپ ہی رہتے ہو کبھی تم بھی بولا کرو۔ تو اس نے کہا میں چپ رہتا ہوں سلامت رہتا ہوں۔ سنتا ہوں اور جان لیتا ہوں۔ کان میں تو اپنا حصہ ہے اور زبان میں دوسرے کا۔

[حیوٰۃ الحیوان]

مسلمان پر لعنت کرنا اور قتل کرنا برابر ہے

کسی بزرگ کا قول ہے کہ میرے نامہ اعمال سے قیامت کے دن کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' نکلے یا کسی پر لعنت نکلے تو مجھے یہ پسند ہے کہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' نکلے۔ کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمایئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لعنت مت کر، اور ارشاد گرامی ہے کہ مسلمان پر لعنت کرنا اور اسے قتل کرنا دونوں برابر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تیرے دل کا تسبیح میں مشغول رہنا ابلیس پر لعنت کرنے سے بہتر ہے۔ پھر کسی مسلمان پر لعنت کرنا کس طرح درست ہوگا۔ اگر کوئی تمام عمر ابلیس پر

Marfat.com

ایک بار بھی لعنت نہ کرے تو اس سے قیامت میں یہ نہیں کہا جائے گا کہ تو نے ابلیس پر کیوں لعنت نہیں کی لیکن جب کسی شخص پر لعنت کریں گے تو سوال ہونے کا اندیشہ ہے کہ تو نے لعنت کیوں کی؟

تھوڑا ہنسو گے زیادہ روؤ گے

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذاق کرنے سے مطلقاً منع فرمایا ہے ہاں تھوڑی سی ظرافت کبھی کبھی جائز ہے اور حسن اخلاق میں داخل ہے۔ بشرطیکہ اس کو عادت نہ بنالیا جائے اور سچ بات کے سوا کچھ نہ کہے کیونکہ زیادہ ظرافت بھی وقت ضائع کرنا ہے اور ہنسی کا سبب ہے اور زیادہ ہنسی سے انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور کبھی مذاق سے جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے۔ میں ظرافت کرتا ہوں لیکن سوائے سچ کے اور کچھ نہیں کہتا، کوئی شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے ایک بات کہتا ہے اور اسی بات کی بدولت اپنے درجہ سے زیادہ گر جاتا ہے۔ جتنا آسمان سے زمین پر، جو میں جانتا ہوں اگر تم وہ جان لو تو تھوڑا ہنسو گے اور بہت زیادہ روؤ گے۔

تمہارا منہ خون سے بھرا ہوا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک اعرابی اونٹ پر سوار تھا۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر اس نے سلام کیا اور چاہا کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب جا کر آپ سے کچھ دریافت کرے۔ ہر چند وہ آگے بڑھنا چاہتا لیکن اونٹ پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہنسنے لگے۔ آخر کار اس اونٹ نے اعرابی کو گرا دیا اور وہ بیچارہ اس صدمے سے مر گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ شخص گر کر ہلاک ہو گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہارا منہ اس کے خون سے بھرا ہوا ہے یعنی تم اس پر ہنس جو رہے تھے۔

بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی

پیارے دینی بھائیو! کبھی کبھار تھوڑی سی ظرافت جائز ہے لیکن سچ ہو جھوٹ نہ ہو، ورنہ اس میں بھی گناہ ہے۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے

Marfat.com

فرمایا کہ بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔ وہ یہ سن کر رونے لگی۔ تب آپ نے فرمایا اے عورت! فکر نہ کر اول تجھے جوانی عطا کی جائے گی اس کے بعد بہشت میں داخل کیا جائے گا۔ اسی طرح ایک بار ایک شخص نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اونٹ پر بٹھایئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے اونٹ کے بچہ پر بٹھاؤں گا، اس نے کہا مجھے اونٹ کے بچہ پر نہیں بیٹھنا ہے وہ مجھے گرا دے گا۔ تب آپ نے فرمایا کیا کوئی ایسا اونٹ بھی ہے جو اونٹ کا بچہ نہ ہو۔

[کیمیائے سعادت]

نادان کی خاموشی

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا کرتا تھا جو ہمیشہ خاموش رہ کر گفتگو سنا کرتا تھا اور خود کبھی نہ بولتا۔ ایک بار حضرت یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے فرمایا کہ میاں تم ہمیشہ چپ ہی رہتے ہو کبھی تم بھی بولا کرو! اس نے کہا حضور! ایک مسئلہ بتایئے کہ روزہ دار افطار کس وقت کرے؟ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جب سورج ڈوب جائے تو وہ بولا کہ اگر سورج آدھی رات تک بھی نہ ڈوبے تو پھر کیا کرے؟ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے۔

[حیوٰۃ الحیوان، جلد اول]

عذاب میں مبتلا

جو زیادہ باتیں کرتا ہے وہ جھوٹ بھی زیادہ بولتا ہے اور دوسروں کی غیبت بھی کرتا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس کا کلام زیادہ ہوگا اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی، جس کا مال زیادہ ہوگا اس کے گناہ زیادہ ہوں گے، جس کے اخلاق برے ہوں گے وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

جنت کی خوش خبری

دانائے غیوب سید المرسلین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی ایک جنتی یہاں آئے گا، پس حضرت عبداللہ بن سلام دروازے سے داخل ہوئے، لوگوں نے یہ خوش

Marfat.com

خبری ان کو سنائی اور دریافت کیا کہ وہ کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے یہ خوش خبری دی گئی، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا عمل تو بہت تھوڑا ہے باقی جس کام سے میرا تعلق نہ ہوتا اس کے بارے میں لوگوں سے دریافت نہیں کیا اور نہ میں نے لوگوں کا کبھی برا چاہا۔

[کیمیائے سعادت]

باتیں کم کرو

پیارے دینی بھائیو! آج لوگ طرح طرح کی بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور بیہودہ باتیں کرنے والے کی ہمت افزائی کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ فضول بکنے والوں کو روکیں اور اسے نصیحت کریں کہ فضول باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ چنانچہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی فضول گو کو زیادہ باتیں کرتے دیکھتے تو اس سے فرماتے کہ باتیں کم کیا کرو۔

زبان کی نگہداشت

سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صحیفہ ابراہیمی میں کیا لکھا تھا۔ سرورِ کائنات حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں حکمت سے بھری ہوئی مثالیں اور عبرت آموز نصیحتیں تھیں۔ ایک عقل مند کو مناسب ہے کہ جب تک اس کی عقل کام کرتی ہے وہ اپنی زبان کی نگہداشت رکھے۔ اپنے وقتوں کی قدر کرے، اپنے حالات پر نظر رکھے جو شخص اپنے کلام کا محاسبہ کرنے لگتا ہے تو پھر وہ بامقصد کلام کرتا ہے۔

[تنبیہ الغافلین]

زبان کی احتیاط

سیاحِ لامکاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں منافق میں نہیں ہوتیں [۱] دین کی سمجھ [۲] زبان کی احتیاط [۳] چہرے پر تبسم [۴] دل کا نور [۵] مسلمانوں سے محبت۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر موجودات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا کوئی ایسا کلمہ

Marfat.com

کہہ دیتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے اللہ عزوجل شانہٗ اس کے بہت سے درجات بلند فرما دیتا ہے اور بلاشبہ بندہ کبھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کا ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے کہ اس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں گرتا چلا جاتا ہے۔ [العیاذ باللہ]

[مشکوٰۃ]

پیارے دینی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہر بات سوچ سمجھ کر بولیں ایسا نہ ہو کہ بے احتیاطی سے نکلی ہوئی بات ہمارے لئے عذاب کا سبب بن جائے اور ہماری سخت گرفت ہو۔ لہٰذا ضروری ہے کہ فضول باتوں سے اجتناب کریں اور باتوں میں احتیاط برتیں۔

گفتگو کے متعلق چند ضروری باتیں

- مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے گفتگو کرنا سنت ہے۔
- اگر کوئی آواز باریک یا موٹی نکالتا ہو تو اس کی نقل نہ اتاریں اور نہ طعنہ ماریں۔ اس کی دل آزاری ہوگی یہ گناہ ہے۔
- واضح لفظوں میں گفتگو کرنا تاکہ سامعین بآسانی سمجھ لیں کہ یہی سنت رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔
- جو شخص خاموش رہتا ہے محبت پاتا ہے۔
- اگر دو شخص گفتگو کر رہے ہوں تو اس کے درمیان بات شروع نہ کریں۔ ان دونوں کی باتوں کو پوری ہونے تک انتظار کریں۔
- گفتگو کے درمیان بار بار قہقہہ مار کر ہنسنا اچھی بات نہیں اس سے وقار ختم ہو جاتا ہے۔
- بہت زور زور سے گفتگو نہیں کرنا چاہئے بلکہ نرم لہجے میں گفتگو کرنا بہتر ہے، اگر نرمی سے کلام کریں گے تو سامنے والے پر آپ کی عظمت بڑھے گی۔
- گفتگو کے درمیان بڑوں کا ادب اور چھوٹوں کی شفقت کا دھیان رکھیں کہ یہ صاحبِ عظمت کا سلیقہ ہے۔

□□

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ ۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ ۔

دُعا کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ،

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

[ترجمہ: کنزالایمان، پ ۲۴ ع ۱۱]

پیارے دینی بھائیو! اللہ عزوجل شانہٗ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے۔ قبولِ دعا کے لئے چند شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ اخلاص کے ساتھ دعا کی جائے۔ دوسرے یہ کہ دل غیر کی طرف مشغول نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ دعا کسی ممنوع چیز کے لئے نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ اللہ عزوجل شانہٗ کی رحمت پر یقین ہو۔ پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔ جب ان شرطوں کے ساتھ دعا کی جائے تو دعا قبول کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

[تفسیر خزائن العرفان]

بددُعا نہ کرو

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی جانوں اولاد اور مال کو بددعا نہ دو کہیں اللہ عزوجل شانہٗ سے ایسی گھڑی

Marfat.com

موافقت نہ کر بیٹھو جس میں سوال اور تمہاری بد دعا قبول ہو جائے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیاحِ لامکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حالت سجدہ میں بندہ اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے [اس وقت] کثرت سے دعا مانگو۔

[مسلم شریف]

جلدی نہ کرو

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشرف الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب تک جلدی نہ کرے اور کہے "میں نے اپنے رب سے دعا مانگی، لیکن اس نے قبول نہ فرمائی۔ ایک روایت میں ہے کہ بندے کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جب تک وہ جلدی نہ کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! جلدی سے کیا مراد ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ کہتا ہے میں نے دعا مانگی، لیکن میں نہیں دیکھتا ہوں کہ قبول ہوگی پس اس وقت وہ مایوس ہو کر دعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔

[ریاض الصالحین]

اللہ تعالیٰ بے شمار دینے والا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین پر کوئی ایسا مسلمان نہیں جو اللہ عزوجل شانہٗ سے دعا کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے یا اس کی مثل کوئی برائی اس سے دور کر دیتا ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے کسی نے عرض کیا پھر تو ہم کثرت سے دعا مانگیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ عزوجل شانہٗ کثرت سے عطا فرمانے والا ہے۔

[ترمذی]

کون سی دُعا زیادہ سنی جاتی ہے

سیدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ کائنات حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا آخری رات کے درمیان اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسولِ اکرم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا مانگتا ہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔

[ریاض الصالحین]

عافیت کا سوال

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کون سی دعا افضل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کی دعا کیا کرو کیونکہ تمہیں جب دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت عطا ہوگئی تو تم کامیاب ہوگئے۔

[ابن ماجه]

دعا میں ہاتھ اٹھانا

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا رب زندہ اور مہربانی کرنے والا ہے۔ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی ہاتھ مایوس لوٹا دے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اشرف الانبیاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تو اللہ سے دعاء کرے تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کر نہ کہ ان کی پشت [پیٹھ] سے اور جب دعا سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل دے۔

[ابن ماجه]

جامع دعا

ایک شخص بارگاہِ رسالت مآب علیہ التحیۃ والثنا میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں جب اپنے رب سے سوال کروں تو کیا کہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ کہو "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ[1]" اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیاں جمع کر کے فرمایا یہ چاروں کلمات تیرے لئے دین اور دنیا دونوں جمع کر دیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مالکِ کون ومکاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس علم کا سوال کرو جو فائدہ پہنچائے اور اس علم سے پناہ مانگو جو فائدہ نہ پہنچائے۔

[ابن ماجه]

دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں مگر وہ ان کو قبول نہیں فرماتا۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم رسولِ کائنات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانتے ہو مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے پر نہیں چلتے ہو۔ قرآن کو جانتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ اللہ عزوجل شانہٗ کی نعمتیں کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ جنت سے واقف ہو مگر اس کو طلب نہیں کرتے۔ دوزخ کا اقرار کرتے ہو مگر اس سے خوف نہیں کھاتے شیطان کو پہچانتے ہو مگر اس سے مقابلہ نہیں کرتے بلکہ اس کے برخلاف اس کی موافقت کرتے ہو۔ موت سے آگاہ ہو مگر اس کی تیاری نہیں کرتے۔ مردوں کو دفن کرتے ہو مگر ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ تم نے اپنے عیبوں کو چھوڑ دیا ہے اور لوگوں کے عیبوں میں لگے ہو [پھر دعائیں کس طرح قبول ہوں گی]۔

[غنية الطالبين]

راستہ بھولنے پر یہ دعا پڑھو!

حضرت ابوسعید بن ابی روحا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک رات مکہ کے سفر میں راستہ بھول گیا۔ اچانک میں نے اپنے پیچھے آہٹ سنی تو بہت گھبرایا کہ کون ہے جب میں نے غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص قرآن پاک کی تلاوت کر رہا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہی صاحب میرے پاس آگئے اور کہنے لگے میرا خیال ہے کہ تم راستہ بھول گئے ہو۔

[1] ترجمہ: اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور سلامتی عطا فرما اور رزق عطا فرما۔ [مؤلف آسی]

Marfat.com

میں نے کہا جی ہاں ایسا ہی ہے پھر انہوں نے کہا کہ میں تم کو وہ چیز نہ بتلا دوں کہ جب تم کبھی راستہ بھولنے کے بعد پڑھ لو تو تم کو فوراً راستہ مل جائے اور اگر ڈر محسوس ہو رہا ہو تو اس کے پڑھنے سے ڈر جاتا رہے یا بے خوابی کی شکایت ہے تو وہ شکایت دور ہو جائے میں نے کہا ضرور بتایئے۔ انہوں نے کہا پڑھو!

[1]بِسْمِ اللّٰهِ ذِیْ الشَّانِ الْعَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدُ السُّلْطَانِ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَانٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ مَاشَاءَ اللّٰهُ کَانَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اچانک میں نے خود کو اپنے ہم سفروں میں پایا اس وقت میں نے ان صاحب کو بہت تلاش کیا لیکن نہیں ملے۔ ابو بلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں منیٰ میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا اس وقت میں نے یہ دعا پڑھی اچانک میرے ہمراہی مجھے مل گئے۔

دُعا قبول نہیں کروں گا

بنی اسرائیل میں ایک مرتبہ زبردست قحط پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ تین بار شہر سے باہر تشریف لے گئے اور بارش کے لئے دعا کی لیکن دعا قبول نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی مطلع فرمایا کہ تمہاری اور تمہاری قوم کی دعا قبول نہیں کروں گا۔ کیونکہ تم لوگوں میں سے ایک شخص چغل خوری کی عادت میں مبتلا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی! ہمیں بتادے کہ وہ کون شخص ہے تاکہ ہم اسے الگ کردیں۔ اللہ عزوجل شانہٗ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ [علیہ السلام] میں تمہیں چغل خوری سے منع کر رہا ہوں اور خود اس میں مبتلا ہو جاؤں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ تم سب بارگاہِ ایزدی میں اس بری عادت سے توبہ کرو۔ سب نے توبہ کی پھر بارش ہوئی اور پوری قوم کو قحط سالی سے نجات ملی۔

[احیاء العلوم]

پیارے دینی بھائیو! دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ بری عادتوں سے توبہ

---

[1] ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو صاحب رتبہ اس کی دلیل بہت عظیم ہے۔ اس کی قدرت بڑی سخت ہے۔ ہر دن وہ نئی شان میں ہے۔ شیطان سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ [مؤلف آسی]

Marfat.com

کریں۔ اللہ عزوجل شانہٗ کی عبادت کثرت سے کریں۔ گناہوں سے توبہ کریں تا کہ دعا قبول ہو۔ ساتھ ہی ساتھ فرائض کی پابندی اور حلال روزی کا لقمہ کھائیں۔ انشاء اللہ جائز دعائیں قبول ہوں گی۔

بزرگ کی دُعا

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک روز ایک جماعت کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ آپ دجلہ کے کنارے جوانوں کی ایک جماعت دیکھی جو فسق و جور میں مبتلا تھے۔ آپ کے ہمراہیوں نے عرض کیا حضور ان کے لئے بد دعا کیجئے تا کہ خداوند تعالیٰ ان سب بدمعاشوں کو غرق کر دے۔ ان کی نحوست پھیلنے نہ پائے۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہاتھ اٹھاؤ میں دعا کرتا ہوں، تم سب آمین کہنا، چنانچہ سب نے ہاتھ اٹھائے، آپ نے دعا کی کہ الٰہی! جس طرح تو نے ان کو اس جہاں میں عیش و آرام عطا فرمایا آخرت میں بھی عطا فرمانا۔ آپ کی اس دعا پر ہمراہیوں نے تعجب کیا اور وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہرو میرا مقصد ابھی ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس جماعت کی نظر جونہی معروف کرخی پر پڑی تو انہوں نے اپنے باجے توڑ ڈالے اور شراب پھینک دی اور زار و قطار رونے لگے اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں گر گئے اور سچے دل سے توبہ کی۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ دیکھ لیا تم نے؟ کہ مراد حاصل ہو گئی اور نہ ہی انہیں کوئی تکلیف پہنچی۔

[تذکرۃ الاولیاء]

تین دُعائیں

پیارے دینی بھائیو! فضول چیزوں کی دعائیں نہیں کرنی چاہئے بلکہ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے دعائیں مانگیں۔ اس چیز کے حصول کے لئے دعا مانگیں جو مرنے کے بعد کام آئے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کا نام سنوس تھا اسے حکم ہوا کہ تین دعائیں تیری قبول ہوں گی جو مانگنا ہے مانگ لے! اس نے

Marfat.com

اپنی عورت کے لئے دعا کی کہ وہ خوبصورت ہوجائے دعا قبول ہوگئی اور اس کی عورت تمام بنی اسرائیل کی عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہوگئی۔ اس عورت نے اپنا حسن و جمال دیکھا تو غرور میں آگئی اور شوہر کو ستانے لگی۔ شوہر نے تنگ آکر ایک دن غصہ میں کہا خدا تجھے کتیا بنادے۔ عورت اسی وقت کتیا بن گئی۔ بیٹوں نے ماں کا کتیا بن جانا دیکھا تو انہوں نے اپنے باپ سے سفارش کی تو اس نے پھر تیسری بار دعا کی کہ الٰہی! اسے اپنی صورت پر کردے۔ چنانچہ عورت اپنی اصل صورت پر ہوگئی اور اس شخص کی تینوں دعائیں ضائع ہوگئیں۔ لہٰذا دعا مانگنے کا سلیقہ بھی ضروری ہے۔

[احسن الدعاء]

ہر نبی کے لئے ایک مخصوص دعا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے حبیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک[1] دعا ضرور قبول ہوتی ہے تو ہر نبی نے اپنی وہ دعا مانگ لی ہے اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا رکھی ہے۔ چنانچہ وہ دعا انشاء اللہ تعالیٰ میرے ہر اس امتی کو پہنچے گی جو اس طرح مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

[مرأت]

دُعا میں ایک ہاتھ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانو! جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں تو دونوں ہاتھ اٹھائیں۔ ایک ہاتھ اٹھانا ٹھیک نہیں۔ دعا کے آداب میں یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھایا جائے۔

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سردی کی وجہ سے دعا میں صرف ایک ہاتھ باہر نکالے الہام ہوا۔ ایک ہاتھ اٹھایا ہم نے اس میں رکھ دیا جو رکھنا تھا۔ دوسرا ہاتھ اٹھاتا تو اسے بھی بھر دیتے۔

[ملفوظات اعلیٰ حضرت]

---

[1] یوں تو ہر انبیاء کرام علیہم السلام کی تقریباً سبھی دعائیں قبول ہیں مگر رب تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہر نبی کو ایک خصوصی دعا عطا ہوتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قبول کرنے کا حتمی وعدہ کیا ہے۔ مؤلف: آسی۔

Marfat.com

مصیبت پر نعم البدل ملنے کی دعا

حضرت امّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا کہ کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ پڑھے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا" تو اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو اس کی ضائع شدہ چیز سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

حضرت امّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوگیا تو میں نے [دل میں] کہا کہ ابوسلمہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] سے بہتر کون مسلمان ہوگا؟ یہ پہلا شخص ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچا لیکن پھر میں نے اس دعا کو پڑھ لیا تو اللہ عزوجل شانہٗ نے مجھے ابوسلمہ [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] سے بہتر شوہر عطا فرمایا کہ رسولِ اعظم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح فرمایا۔

[سیرۃ المصطفیٰ]

دُعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل شانہٗ کے یہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز گرامی نہیں۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کائنات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ،

□□□

Marfat.com

جامع دُعا

حدیث میں ہے اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کردوں گا، محتاجی اس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار مجبور اس کے پاس آئے گی، گو وہ اسے نہ چاہے۔

[انوار البشارہ]

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی مِّنَ الْمَعِیْشَتِہٖ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

الٰہی! تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے، تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے، تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے میرے گناہ بخش دے، میرے گناہ بخش دے۔ الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل سے پیوست ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے، اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

❑❑

Marfat.com

اسنادِ دُعائے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

روایت کرتے ہیں سلطان العارفین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو شخص اس دعا کو سنیچر کے روز بعد نماز فجر کے پڑھے یا ہر روز دس مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ہر مقصد خدا برلاوے گا، اگر دنیا میں اس کا اجر نہ ملے تو قیامت کے دن اس کا دامن گیر ہوں گا۔ دعا بزرگوار یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

سُبْحَانَ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْقَوِیُّ الْمَعَانِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ؛

خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو
ابھی مٹتے ہیں غم الم غوثِ اعظم
ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کردو
نکل جائیں سب پیچ وخم غوثِ اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے
کرو ہم پہ فضل وکرم غوثِ اعظم

مفتیٔ اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں

❑❑❑

Marfat.com

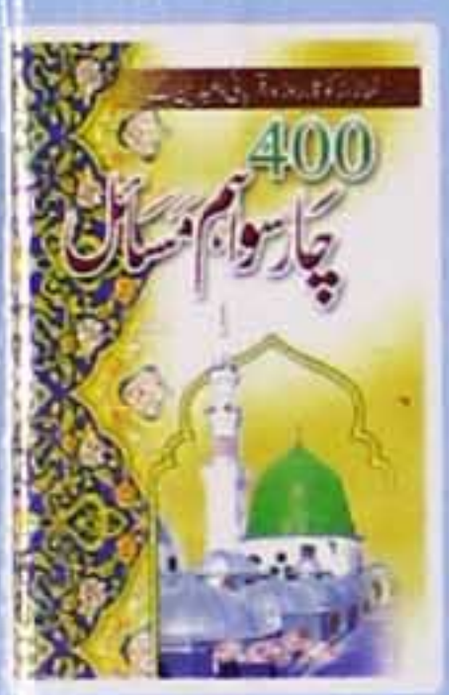

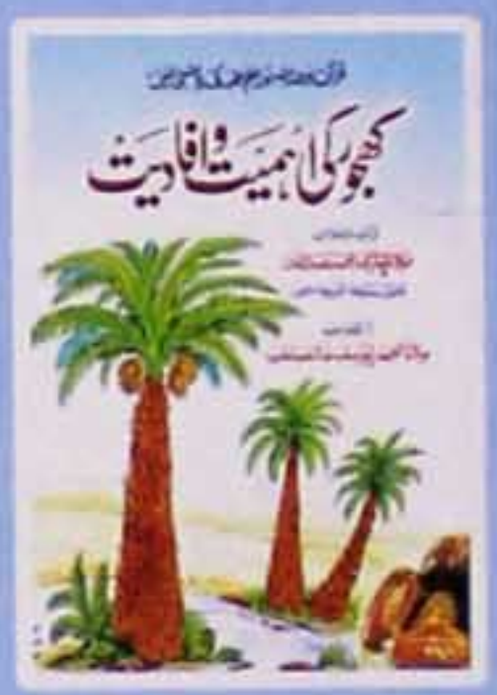

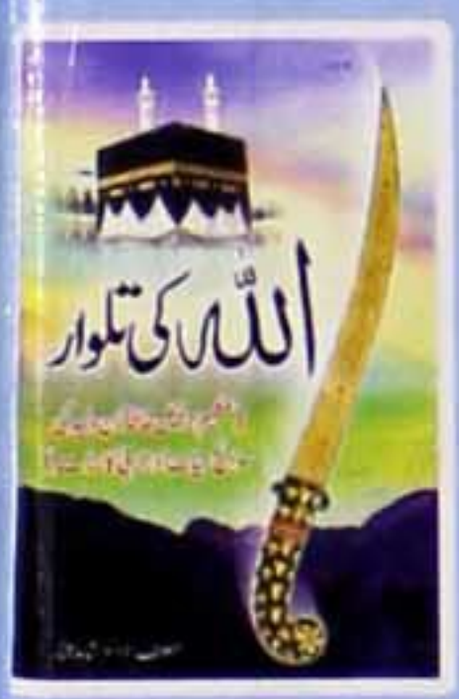

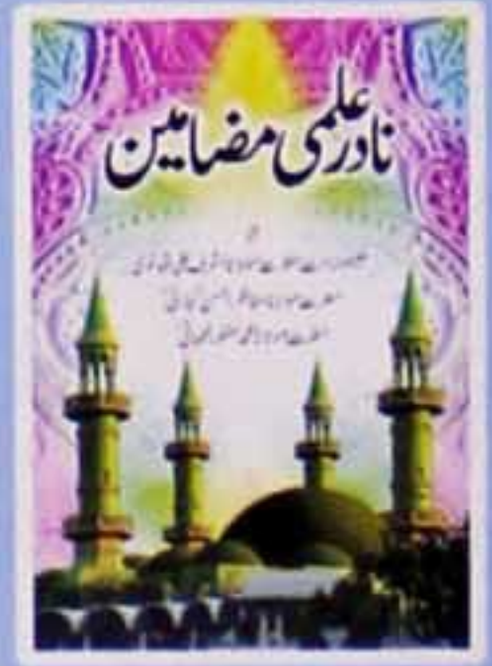

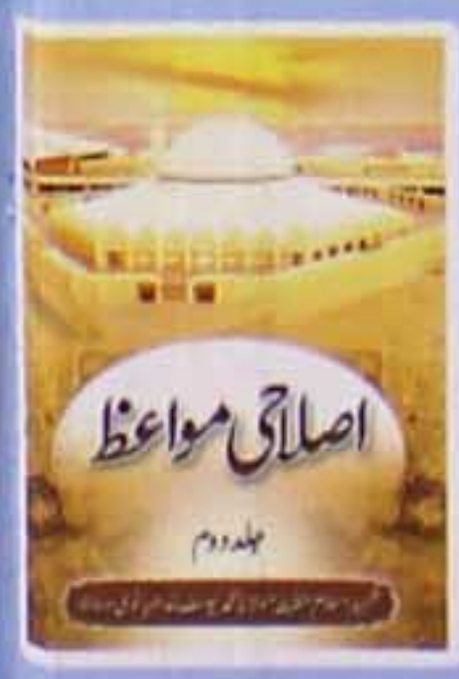

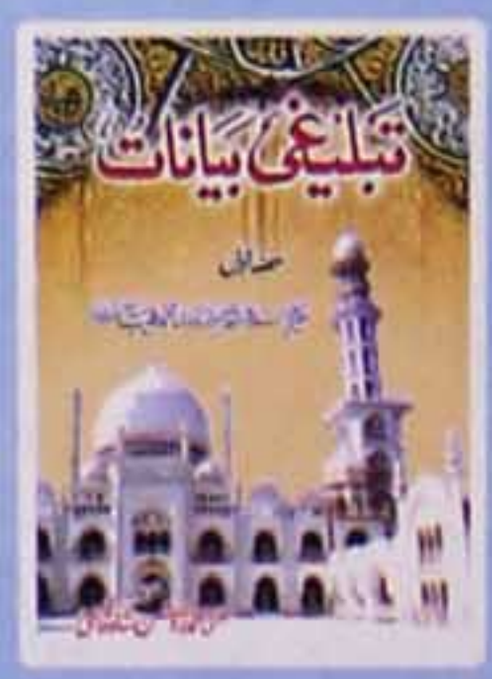

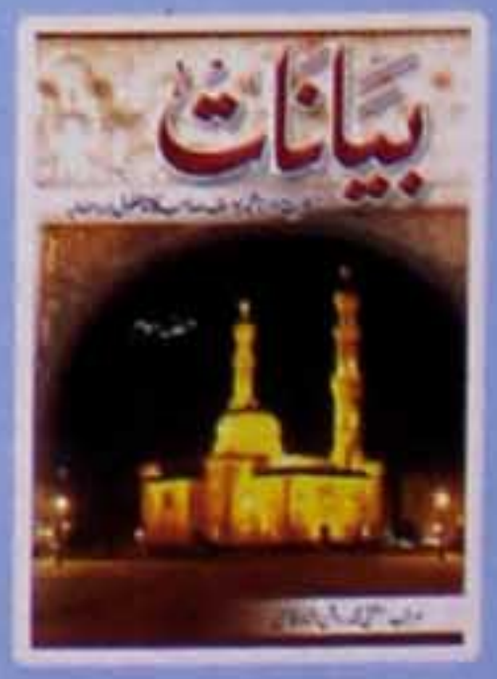

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-110 002
Ph.: 23289786, 23280786, 23289159, Fax : 23279998, Res.: 23262486
E-mail : farid@ndf.vsnl.net.in • Websites : faridexport.com • faridbook.com